فتاویٰ رضویہ ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

زیر نظر

امام احمد رضا

اور

علم حدیث

جلد اوّل

اشاعت

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ بازار ○ لاہور

فتاوٰی رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃُ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

اِمام احمد رضا

اور

عِلمِ حدیث

جلد اول

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

محمد عیسٰی رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اُردو بازار لاہور

marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

marfat.com

انتساب

گہوارۂ علم ودانش یادگار اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف

کے نام

جس کی عرفاں انگیز فضائیں ہزاروں لاکھوں عارفین و محدثین عظام و علمائے اسلام اور فقہائے کرام کی آماجگاہ تربیت بنیں اور جس کے در و دیوار سے بھی مجھے قلبی لگاؤ ہے۔ میں اپنی یہ تالیف معنون کرنے میں فرحت وانبساط محسوس کرتا ہوں

محمد عیسیٰ رضوی قادری

(فاضل جامعہ منظر اسلام)

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدیم

حضرت علامہ لیس اختر صاحب مصباحی۔ بانی و مہتمم دارالقلم، ذاکر نگر، نئی دہلی

طبقہ انبیاء و مرسلین میں پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی یہ امتیاز حاصل ہے کہ صحابۂ کرام و راویان حدیث نے آپ کی حیات مقدسہ کے ایک ایک گوشہ کو انسانیت کی ہدایت و رہنمائی کیلئے کہیں اجمال اور کہیں تفصیل کے ساتھ تاریخ کے سینے میں محفوظ کر دیا ہے۔ اور آپ کے قول و فعل کا اتنا عظیم و مستند ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ اسے سمجھنے اور جاننے کے لئے علم حدیث و اصول حدیث و اسماء الرجال کے نام سے کئی فنون علم عالم وجود میں آگئے۔

صحابہ و تابعین کرام کو پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہر چیز سے اتنا والہانہ عشق تھا کہ وہ اسے جاننے اور دیکھنے کیلئے ہمہ وقت بیتاب رہتے تھے اور ان کے ایمان کی پختگی کا یہ عالم تھا کہ صاحب زبان ہونے کے باوجود قرآن حکیم کا وہی معنی و مفہوم وہ معتبر سمجھتے تھے جس کی تصدیق آپ فرمادیا کرتے تھے اور قرآن حکیم کے اندر کسی چیز کا صراحت کے ساتھ کوئی حکم انہیں نہیں ملتا تو وہ فوراً بارگاہ رسالت کی طرف رجوع کر کے یہ دیکھتے کہ اس سلسلے میں آپ نے کیا ارشاد فرمایا، آپ کا عمل کس چیز کی تائید کرتا ہے، اعتقاد و ایمان سے لیکر اخلاق و کردار اور دنیاوی امور و معاملات وغیرہ میں صحابہ کرام کا یہی انداز اور یہی معمول تھا۔

مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ و بغداد و قاہرہ و سمرقند و بخارا وغیرہ مختلف ادوار میں مراکز علم حدیث رہے اور یہاں کی عظیم و جلیل اسلامی ہستیاں اپنے نام و خدمات کے ساتھ اہل علم کے درمیان مشہور و متعارف ہیں۔ ان کے اسماء ان کے طبقات اور ان کی خدمات کے سرسری ذکر کیلئے بھی طویل دفتر درکار ہے اور یہاں تو اتنی گنجائش بھی نہیں کہ اشارۃً بھی کچھ کہا اور لکھا جاسکے۔ کیونکہ مجھے صرف دو تین صفحات میں اپنے کچھ تأثرات پیش کر کے ایک خواہش کا احترام کرنا اور اپنے لئے کچھ سرمایۂ سعادت جمع کرنا ہے۔

متحدہ ہندوستان میں یوں تو بہت سے مقتدر علمائے کرام نے علم حدیث کی اپنے اپنے طور پر گراں قدر خدمت انجام دی ہے لیکن عاشق رسول شیخ الہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی شخصیت ان سب میں نمایاں ہے اور حضرت شیخ محقق محدث دہلوی نے حدیث نبوی کی نشر و اشاعت میں کافی دلچسپی

marfat.com

اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا ہے، اس کے ذریعہ دین کی ایک نازک دور میں نصرت وحمایت کی۔ اور حدیث نبوی کی تدریس و تبلیغ کے ساتھ عشق نبوی کو بھی مسلمانان ہند کے درمیان عام کیا۔ اور یہ ایک حسن اتفاق ہے کہ عاشق رسول امام اہلسنت حضرت مولانا احمد رضا قادری فاضل بریلوی کو حضرت شیخ محدث دہلوی کے علم راسخ و تبحر کامل و عشق رسول کے سبب غایت درجہ کی محبت و عقیدت ہے۔

امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی اپنے عہد کے ان علماء راسخین میں سے ایک ہیں جن کے وجود اور جن کے علم و بصیرت پر اس پورے عہد کو ناز ہوا کرتا ہے۔ تفسیر قرآن ہو کہ حدیث و اصول حدیث، فقہ اسلامی ہو کہ ادب و شاعری یا ریاضی و سائنس ہر شعبہ علم و فن میں آپ کو اس حد تک مہارت و ژرف نگاہی حاصل تھی کہ اس کے سارے گوشوں پر بڑی حد تک آپ کی نظر محیط تھی اور کئی درجن علوم و فنون کے اندر آپ کی یادگار اور شاہکار تصانیف بھی موجود ہیں جن میں سے بہت سی تصانیف ابھی تک منتظر طباعت ہیں۔

فتاویٰ رضویہ کے نام سے بارہ ضخیم جلدیں آپ کا اتنا زبردست دینی و علمی و فقہی کارنامہ ہے کہ جس کا مطالعہ کر کے فتاویٰ عالمگیری کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، جو عہد اورنگ زیب کے سو سے زیادہ اکابر و نامور فقہائے کرام کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ جب کہ فتاویٰ رضویہ فرد واحد کے علم و فضل کا شاہکار ہے۔ فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ رضویہ فقہ حنفی کے مستند ترین مراجع ہیں۔

عزیز گرامی قدر مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری فاضل منظر اسلام بریلی شریف کی زیر نظر کاوش و محنت رضویات کے موضوع پر تحقیق کرنے والے علماء و دانشوروں کے لئے ایک سنگ میل ہے کہ انہوں نے ایک نئی طرح ڈالی ہے، ایک نیا انداز اپنایا ہے، اور جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک فرض کفایہ ادا کیا ہے۔

آپ نے فتاویٰ رضویہ کی بارہ ضخیم جلدوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے، گویا ایک سمندر کی غواصی کی ہے اور پھر اس سے بے شمار گوہر آبدار نکال کر اصحاب علم و ارباب ذوق و عاشقان رسول مقبول کے مطالعہ کی میز کو ان سے اس طرح مزین و مرصع کر دیا کہ بصارت و بصیرت دونوں مزید روشن و منور ہو جائیں۔ ایمان و اسلام کی بزم میں اجالا پھیل جائے اور قلب و روح کا ہر گوشہ جگمگا اٹھے۔

فتاویٰ رضویہ کی سبھی جلدوں میں جتنی احادیث کریمہ مذکور و مسطور ہیں ان سب کو بڑی عرق ریزی و کد و کاوش کے ساتھ برسوں کی محنت کے بعد آپ نے جمع کیا اور آپ کی تحقیق و ترتیب کے مطابق فتاویٰ رضویہ میں شامل احادیث کریمہ کی مجموعی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ جنہیں آپ نے اسی ترتیب سے جمع کیا ہے جس ترتیب کے ساتھ فتاویٰ رضویہ میں ہیں، البتہ احادیث کی تخریج میں آپ

marfat.com

نے کہیں ابواب و فصول اور کہیں مزید مراجع و مآخذ کا اضافہ کیا ہے۔ جہاں کہیں اردو ترجمہ نہیں لکھا گیا تھا وہاں خود اپنی طرف سے آپ نے ترجمہ کیا۔ اور پھر ان دونوں ترجموں کو فرق و امتیاز کیلئے آپ نے قوسین میں، مولف، درج کر دیا ہے۔ اسی طرح قارئین کی سہولت کیلئے آپ نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ فتاویٰ رضویہ کے اندر مشمولہ رسائل کے آغاز میں خود اپنی طرف سے اس کا خلاصہ کیا اور آسان زبان میں پورے رسالہ کی بحث کو قارئین کے سامنے پیش کر دیا۔ حدیث لکھنے سے پہلے آپ نے ہر حدیث کے ساتھ ایک ضمنی سرخی بھی تحریر کر دی ہے جس سے قارئین کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ اس حدیث کے اندر کیا حکم و ہدایت ہے یا اس سے کونسا فقہی مسئلہ مستنبط ہوتا ہے۔

تین ضخیم جلدوں میں فتاویٰ رضویہ کی احادیث کو آپ نے مرتب کیا ہے جن میں سے پہلی جلد کا آپ مطالعہ فرما رہے ہیں۔ اس جلد کے اخیر میں متن حدیث کو بھی ابواب کے ضمن میں بشکل فہرست شامل کر دیا گیا ہے۔ تینوں جلدوں کے اندر جتنی بھی احادیث کریمہ کی کتابوں کے نام ہیں ان سب کی فہرست تیسری جلد کے آخر میں درج کر دی گئی ہے۔

مذکورہ باتوں کے علاوہ فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری نے تقریباً ساٹھ صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ بھی تحریر کیا ہے جس میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی علمی و فنی حیثیت کے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے جن کا تعلق علم حدیث میں آپ کی مہارت و جامعیت سے ہے مثلاً تعریف حدیث، تدوین حدیث، کتب حدیث، طبقات حدیث، اسماء الرجال وغیرہ وغیرہ۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اسی طرز پر ہمارے محققین و مصنفین دوسرے موضوعات پر بھی قلم اٹھائیں اور رضویات کے باب کو اور زیادہ وسیع کریں۔ اسی کے ساتھ اس کی بھی ضرورت ہے کہ ایسے اصحاب قلم کی حوصلہ افزائی پوری جماعت اہلسنت کی جانب سے کی جائے تاکہ یہ سلسلۂ علم و تحقیق و خیر و برکت دراز سے دراز تر ہو سکے۔

رب کائنات فاضل مرتب مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری کی اس محنت و جاں سوزی کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں قبول فرمائے اور انہیں مزید دینی و علمی خدمت کی توفیق عطا فرمائے! آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین

لئیس اختر مصباحی۔ ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

جمعۃ المبارکہ بتاریخ ۱۱ر صفر ۱۴۲۰ھ مطابق ۲۸ر مئی ۱۹۹۹ء

marfat.com

۷۸۶
۹۳

سرنامہ سخن

انسانی تاریخ میں نہ جانے عروج وزوال اور ادبار واقبال کے کتنے دور آئے اور ہر بار ایک نئی تاریخ مرتب ہوئی چونکہ خلاق عالم کو انسان کی بقاء و سلامتی منظور تھی اس لئے اسے ہر موڑ پر محفوظ رکھا اور اس کی نسل کو جلا بخشتا رہا کیونکہ یہ قدرت کی صناعی کا مظہر اتم ہے۔ اولاد آدم علیہ السلام میں جلیل القدر انبیاء بھی ہوئے اور اولیاء وعلماء اور صلحا بھی، اور جب زمین کی وسعتوں میں نسل آدم پھیلی اور کائنات کی پہنائیوں پر اولاد کا قبضہ وتسلط ہوا تو انہوں نے شر وفساد بھی کیا اور جنگ وجدال بھی، جو انسانی تاریخ کا ایک عظیم اور المناک باب ہے۔

انسانی فتنوں کے سمندر میں ہزاروں مرتبہ طغیانی آئی اور اس موج بلا کا شکار اگرچہ زیادہ تر محکوم ہی ہوتا رہا مگر کبھی ایسا بھی ہوا کہ حاکم بھی اس کی زد سے محفوظ نہ رہ سکا کہ بسا اوقات حاکم ، محکوم ہو گیا پھر جو اس پر حاکم ہوا اس کی گرفت سے وہ محفوظ ومامون نہ رہا۔

اس حیرت انگیز اور عبرت آموز تاریخ کے پردوں پر انبیاء وصلحاء کا وجود بھی مسلم رہا جو انسان کی تربیت واصلاح کا کام انجام دیتے رہے اور ان نفوس قدسیہ کے وجود وبرکت سے صالح اور نیک معاشرہ تشکیل پاتا رہا (صالح معاشرہ اسی کو کہا جاتا ہے جس میں انسان کی معاشرتی زندگی کے لئے ہر وہ چیز موجود فراہم ہو جس کی ایک صالح سیرت انسان کو ضرورت ہے) پیغمبران عظام اور صلحاء عالم کے ذریعہ سے رب کائنات کے انوار وبرکات کا ظہور ہوتا رہا اور گم گشتگان راہ کو ہدایت و رحمت کی منزلیں ملتی رہیں۔ حق کے سب سے بڑے اور اولوالعزم داعی سید الانس والجان نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر باب نبوت تو بند ہو گیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ رحمت انسانی وجود کی صلاح وفلاح کا زمانہ تھا اور حضور کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کسی دوسرے نبی کے آنے کی توقع تو نہ رہی کیونکہ وہ خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مگر انوار ربانی کا ظہور ووقوع ہوتا ہے اس لئے قرناً بعد قرن نسلاً بعد نسل علمائے امت کے ہاتھوں ان کا اظہار ورود ہوتا رہا اسی طرح اسلام کے فروغ واستحکام پر صدیاں گزر گئیں پھر ایک پر فتن دور ایسا آیا

marfat.com

جس میں نئے نئے فتنے پیدا ہوئے اور مصداق حدیث کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی ایک فرقہ ناجی ہوگا باقی سب جہنمی ہوں گے (مشکوٰۃ) لوگ مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ پر سبقت و برتری حاصل کرنے کی سعی و کوشش میں لگا رہا جس سے اسلام کا شیرازہ منتشر ہونے لگا اور ہر باطل فرقہ اپنے باطل عقائد و نظریات کی ترویج و اشاعت میں طرح طرح کے مختلف اصول و مبادی ایجاد کئے جو سراسر دین و شریعت کے خلاف تھے۔

ایسے وقت میں اہل حق کی سربلندی اور اسلام و سنت کی حفاظت و صیانت کے لئے خالق عالم جل وعلا نے مجدد ملت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ھ شہر بریلی میں پیدا فرمایا۔

صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر اس امت کے لئے ایک مجدد ضرور پیدا فرمائے گا جو امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے (ابوداؤد)

یعنی اسلامی اصطلاح میں مجدد اسے کہتے ہیں جو امت کو بھولے ہوئے احکام شرعیہ یاد دلائے، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ فرمادے، فقہ و کلام وغیرہ کے الجھے ہوئے مسائل کو سلجھادے، اپنی علمی سطوت و حشمت کے ذریعہ سے اعلاء کلمۃ اللہ فرما کر باطل اور اہل ہوا کی جھوٹی شوکت کو مٹادے۔

جب ہم چودھویں صدی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمیں مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نظر آتے ہیں جو چودھویں کے بدر اور آفتاب نیمروز کی طرح اپنی شان مجددیت میں تاباں و درخشاں ہے۔

فضل و کمال میں بلند مرتبہ اور علوم و فنون میں نابغۂ روزگار جس کے سامنے عرب و عجم اور حل و حرم کے عظیم المرتبت فضلاء اور جلیل القدر علمائے نے سر نیاز خم کئے، جس کے علمی دبدبے کے سامنے یورپ و ایشیا کے فلاسفہ مرعوب و طفل مکتب نظر آتے ہیں۔

جب کہ نیچریت، دہریت وہابیت و دیوبندیت کی تیز و تند آندھیوں سے پورے ملک کی فضا غبار آلود و مسموم ہو چکی تھی، الحاد و بے دینی کے تاریک بادل چھا گئے تھے، بدمذہبی اور بدعقیدگی کی کالی گھٹاؤں نے ایمان و ہدایت کی روشنی کو ڈھانپ لیا تھا، خود ساختہ مفکرین نے اپنی اختراعی

marfat.com

تاویلات سے اسلامی مسائل اور شرعی احکام میں ترمیم کردی تھی، مولوی اور محدث کہلانے والے خدائے ذوالجلال کی عظمت و تقدیس پر جھوٹ کے بدنما داغ لگا رہے تھے، مولانا اور مفتی بننے والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع میں توہین و گستاخی کرتے ہوئے نظر آرہے تھے، دین کے رہزن، مسلمانوں کے متاع ایمان و اسلام بے دریغ لوٹ رہے تھے، خونخوار بھیڑیے مذہب کے نام پر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑوں پر مسلسل بے رحمانہ حملے کر رہے تھے۔

ان نازک حالات میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید الانبیاء کے سچے وارث کی حیثیت سے اپنے علم و عرفان سے بدمذہبی اور بدعقیدگی کا پردہ چاک فرمایا، جلال موسیٰ کا پرتو بن کر خدائے قدوس کی ردائے عظمت میں داغ لگانے والوں پر قہر الٰہی کی بجلی بن کر گرا، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو اپنی شمشیر قلم سے موت کے گھاٹ اتار دیا، آفتاب رشد و ہدایت بن کر وہابیت کی تیز و تند آندھیوں، ایمان و اسلام کے رہزنوں اور مذہبی بھیڑیوں کا قلع قمع کیا اور اپنے تجدیدی کارناموں سے امت مرحومہ کا دین تازہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مردہ سنتوں کو زندہ کیا۔ غرضیکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی تمام فرق باطلہ کے سامنے سینہ سپر رہے اور ہر ایک کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جو ان کی تصنیفات و تالیفات سے ظاہر و باہر ہے۔

مجدد اعظم رزم گاہ حق و باطل میں

آج دنیا میں مشرکین و کفار، مرتدین اشرار اور گمراہان فجار کا کوئی ایک بھی ایسا مشہور فرقہ نہیں جس کے رد و ابطال میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی متعدد تصنیفات نہ ہوں۔

دہریہ، فلاسفہ، آریہ سماجی، یہود و نصاریٰ، ہنود و مجوس، قادیانی و نیچری، وہابی و دیوبندی و ندوی، رافضی خارجی و تفضیلی اور صلح کلی وغیرہ بے دینوں بدمذہبوں کی جس قدر فتنہ گر جماعتیں ہیں ان سبھی کے خود ساختہ اصول اور باطل اعتقادیات و نظریات کو خود انہیں کے مسلمات و مخترعہ قواعد سے اس طرح پرخچے اڑائے ہیں کہ سب ہباءً منثورا ہو گئے۔

ہندوؤں کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ نے جب دیکھا کہ ہندو برابر مسلمان ہو رہے ہیں یا نصرانیت کے چنگل میں پھنستے جا رہے ہیں تو ان کے اگوا پنڈت دیانند سرستی نے آریہ سماج کے نام

marfat.com

سے ایک مذہب جاری کیا اور مسلمانوں پر علمی دھونس جمانے کے لئے اسلامی تعلیمات کے خلاف ، یعنی اعتراض کرنا شروع کیا اس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے آریہ سماج کا بھی رد فرمایا جس کا نمونہ "کیفر کردار آریہ باور انفس الفکری قربان البقر، ہے۔" (سوانح اعلیٰ حضرت)

آپ کے زمانہ سے پہلے ہی ہندوستان میں اسلامی سلطنت کو تہہ و بالا کر کے انگریزوں نے اپنی حکومت قائم کرلی تھی، انگریز اگرچہ اعتقاداً و عملاً نرے بے دین ہیں لیکن پھر بھی رومن کیتھولک مذہب کے نام لیوا ہیں اسی مذہب کی اشاعت میں طرح طرح کا جال پھیلاتے اور لاکھوں روپے تبلیغ میں خرچ کر کے لوگوں کو نصرانی بنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اس لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے ان کے رد میں تین کتابیں تصنیف فرمائیں۔" (سوانح اعلیٰ حضرت)

انگریز کے ٹکڑوں پر پلنے والے اور ان کی کاسہ لیسی کرنے والے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر انگریز نوازی کا بے بنیاد الزام لگاتے ہیں وہ آئین اور تاریخی حقائق و شواہد کی روشنی میں دیکھیں کہ اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام احمد رضا نے انگریز کا کس طرح تعاقب فرمایا۔

یہ تینوں فرقے یعنی ہندو، آریہ سماج اور نصاریٰ غیر مسلم ہیں، جو نہ مسلمان ہیں اور نہ اپنے کو مسلمان کہلانا پسند کرتے ہیں ان کے علاوہ وہ فرقے جو اپنے کو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام کی جڑ کاٹنے میں لگے ہوئے تھے ان کے رد و ابطال پر امام احمد رضا نے خاص توجہ فرمائی۔

انہیں باطل پرست فرقوں میں ایک فرقہ نیچری ہے، نیچری لوگ زمانے کے مطابق رنگ بدلنے والے اور انگریزی سلطنت کی حمایت و طرفداری کرنے کی بدولت دنیوی حیثیت میں مرجع انعام رہتے تھے ان لوگوں نے سلطنت برطانیہ کی خطرناک سازش کو بھرپور قوت پہنچانے کے لئے مسلمانوں کے دین و ایمان لوٹنے اور اسلامی نشانات مٹانے کی پوری کوشش کی امام احمد رضا نے ان کے رد میں سات کتابیں تحریر فرمائیں اور انگریزوں کی خطرناک سازشوں کو کچل کر رکھ دیا۔

جب انگریزوں کے ولی نعمت خواہ وہابیہ نے شش مثل کا فتنہ برپا کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت آدم، حضرت ابراہیم حضرت نوح وغیرہم انبیائے علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مثل زمین کے باقی طبقوں میں اور بھی محمد، آدم، ابراہیم وغیرہ نبی ہیں، تو امام احمد رضا نے ان کے رد میں۔" تسبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال" اور جو ابہائے ترکی بہ ترکی ۱۲۹۲ھ میں تصنیف فرما کر شائع کیا جس سے یہ فتنہ ہمیشہ کیلئے معدوم ہو گیا۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

جب انگریزوں کی شہ پا کر مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا

پھر نبی اور رسول ہونے کا اعلان کیا اور حضرات انبیاء عظام کی مقدس شانوں میں گستاخیاں کرنا شروع کیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کے رد میں چھ کتابیں تصنیف فرمائیں اور ایک ماہنامہ بنام "قهر الديان على المرتد بقاديان" جاری کیا۔

جب انگریزوں کے دلی خیر خواہ وہابی دیوبندی عالموں نے مسئلہ ختم نبوت کا انکار کیا، اللہ سبوح وقدوس کے جھوٹ بولنے کو درست بتایا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر میلاد مبارک کو کتیا کا جنم قرار دیا، سرکار دو عالم مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک کو بچوں پاگلوں اور جانوروں کے علم کی طرح ٹھہرایا، اور غیر مقلد وہابیوں نے امام اعظم ابو حنیفہ وغیرہ ائمہ اسلام کی تقلید واتباع کو شرک وکفر کہا تو امام احمد رضا نے ان وہابیہ اور غیر مقلدین کے رد میں دو سو سے زیادہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

الغرض جب اور جہاں بھی کسی بدمذہب بدین نے سر اٹھایا وہیں مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے اس کا پر غرور سر کچل کر رکھ دیا اور اس کے رد میں کتابیں تصنیف کیں اور اشتہارات شائع کئے۔

کنز الایمان" یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کو قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ قرآن کریم کے کچھ ایسے ترجمے شائع ہوئے تھے جن سے ایمان واسلام اور شرعی معتقدات پر کاری ضرب پڑ رہی تھی کہ اردو ادب کے جدید معماروں نے قرآن کے عربی کلمات کو اردو میں ضرور تبدیل کر دیا تھا لیکن اس تبدیل کو کلام الٰہی کا ترجمہ ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ عربی جملے کو اردو کے قالب میں ڈھال لینا الگ بات ہے اور قرآن حکیم کی ترجمانی کرنا اور بات ہے۔

ایک انسان اپنی صلاحیت واستعداد اور دماغی کوششوں سے معیاری مصنف وقابل صد افتخار ادیب تو بن سکتا ہے، اپنی ذاتی قابلیت ومطالعہ کے زور سے اردو، عربی، فارسی، انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کا ماہر تو ہو سکتا ہے، اپنے ذہن ثاقب کی ذکاوت وتیزی سے نحو وصرف، معانی وبیان، تاریخ وفلسفہ وغیرہ کا محقق تو ہو سکتا ہے۔

لیکن قرآن حکیم کا مترجم بننا تو یہ اس کے اپنے بس کی بات نہیں، قرآن مجید کی ترجمانی کرنا، کلام الٰہی کے اصل معنیٰ ومراد کو سمجھنا، آیات ربانی کے انداز کو پہچاننا، آیات محکمات ومتشابہات میں امتیاز کرنا یہ صرف اس عالم دین کا کام ہے جس کا دماغ انوار ربانی سے روشن، جس کا قلب وسینہ عشق مصطفیٰ کا مدینہ اور جس کا ذہن بصیرت دینیہ کا حامل ہو۔

جب اس معیار پر ہم کنزالایمان کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم قادر مطلق کا مقدس کلام ہے اور کنزالایمان اس کا مہذب ترجمان ہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا علمبردار، تائید رحمانی کا سرمایہ دار، انوار ربانی کا حامل، حقائق قرآن کا ماہر، دقائق آیات کا عارف ہے جو ہمیشہ اپنے کو عبد المصطفیٰ سمجھتا کہتا اور لکھتا رہا اور جس کو ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کہتے ہیں۔

دور حاضر کے اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ کنزالایمان ہے جو قرآن کریم کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ

☆ تفاسیر معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے
☆ عقائد حقہ و مسائل اسلامیہ کا محافظ و جامع ہے
☆ اہل تفویض کے مسلک اسلم کا عکاس ہے
☆ اصحاب تاویل کے مذہب سالم کا مؤید ہے
☆ زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے
☆ عوامی لغت و بازاری بولی سے یکسر پاک ہے
☆ قرآن حکیم کے اصل منشا و مراد کو بتاتا ہے
☆ آیات ربانی کے انداز خطاب کو پہچنواتا ہے
☆ قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشاندہی کرتے ہوئے اردو زبان و ادب کے محاورات سے روشناس کراتا ہے
☆ قادر مطلق کی عظمت و تقدیس پر نقص و عیب کا دھبہ لگانے والوں کیلئے شمشیر براں ہے۔
☆ حضرات انبیاء علیہم السلام کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے
☆ عامۂ مسلمین کے لئے بامحاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے
☆ علماء و مشائخ کے لئے حقائق و معارف کا امنڈتا سمندر ہے
☆ اور زبان و ادب کے شائقین کے لئے اردو ادب کا بہترین صحیفہ و تحفہ ہے

تصنیفات: رد وہابیہ کے ساتھ ساتھ امام احمد رضا کی مختلف علوم و فنون میں تصنیفات و تالیفات موجود ہیں جو ان کے جودت طبع فکر رسا اور تجدیدی کارناموں پر شاہد عدل ہیں۔

امام احمد رضا نے اپنے اساتذہ خصوصاً اپنے والد ماجد تاج العلماء خاتم المحققین حضرت مولانا

شاہ نقی علی رضا خاں صاحب محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اکیس علوم پڑھے اور کسی استاذ سے بغیر پڑھے محض خداداد بصیرت نورانی سے ۵۵ علوم وفنون میں دسترس حاصل کی جن کے شیخ وامام کہلائے اس طرح جتنے فنون پر امام احمد رضا کو مہارت تامہ حاصل تھی ان کی تعداد انسٹھ ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

مگر جدید تحقیق کے مطابق امام احمد رضا کو ایک سو پانچ علوم وفنون پر عبور تھا اور نہ صرف یہ کہ امام احمد رضا نے ان علوم وفنون میں کمال حاصل کیا بلکہ پچاس سے زائد علوم وفنون میں انہوں نے کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔

تصنیفات اعلیٰ حضرت کی فہرست کے لئے ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمہ کی "المجمل المعدد لتالیفات المجدد، اور حیات اعلیٰ حضرت" اور حضرت علامہ و مولانا مفتی بدرالدین صاحب کی سوانح اعلیٰ حضرت اور ماہنامہ المیزان یا ماہنامہ قادری کا، امام احمد رضا نمبر "کو "انوار رضا" ملاحظہ کرنا مفید وکار آمد ہے جن میں ساڑھے پانچ سو سے زائد کتابوں کے اسماء درج ہیں۔ اس فہرست کو بھی ہم کامل نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت نے ایک ہزار سے زیادہ کتابیں تصنیف کیں۔

یہ اگرچہ مسلم ہے کہ زمانے کے دست برد سے کچھ کتابیں ضائع بھی ہو گئی ہیں اور یہ المیہ بیشتر مصنفین کے ساتھ پیش آیا ہے۔

مگر ایک روایت کے مطابق حال ہی میں مولانا عبدالستار ہمدانی پوربندر نے کتب امام احمد رضا کی ایک جدید فہرست نہایت تتبع وتلاش کے بعد مرتب کی ہے جو ساڑھے نو سو کتابوں پر مشتمل ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے بہت سے مردہ فنون مثلاً علم جفر، تکسیر، ہیئت اور نجوم کو نئی زندگی عطا کی اور علم توقیت میں ان کا کمال تو درجہ ایجاد پر تھا۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی کے مختلف علوم وفنون میں مہارت ودسترس، زور استدلال، اسلوب تحقیق، ذکاوت وتیزی اور ان کی تصنیفات میں دلائل وبراہین کے انبار دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں کتنی علوم وفنون کے ساتھ وہبی علم بھی حاصل تھا جس پر علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر سر ضیاء الدین کا واقعہ اور ان کا تاثر شاہد ناطق ہے۔

امام احمد رضا کی تقریروں، تحریروں اور تمام تصنیفات کا خلاصہ تین باتیں ہیں۔

۱- دنیا بھر کی ہر ایک لائق محبت و مستحق تعظیم چیز سے زیادہ اللہ و رسول کی محبت و تعظیم

۲ اللہ و رسول ہی کی رضا کے لئے اللہ و رسول کے دوستوں سے دوستی و محبت

۳- اللہ و رسول ہی کی خوشی کے لئے اللہ و رسول کے دشمنوں سے نفرت و عداوت۔ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اپنی ساری عمر دنیا کو انہوں نے یہی بتایا کہ جس مسلمان کے دل میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی کامل نہیں تو اس کا ایمان بھی کامل نہیں۔

شہنشاہ اقلیم سخن مجدد ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ جہاں بے پناہ گوناگوں خصوصیات کے حامل اور اوصاف متعددہ کے مالک ہیں وہاں ان کا ایک وصف ایسا ہے جو تمام اوصاف و کمالات کا جامع اور ممتاز ہے اور وہ ہے "عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" عشق رسول ہی کو انہوں نے سرمایہ زندگی اور متاع آخرت سمجھا، عشق رسول ہی ان کا محور و مرکز تھا آپ ان کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے جایئے تو آپ کو ان کے ورق ورق میں عشق مصطفیٰ کے جلوے اور ان کی سطر سطر سے عشق رسول کے سوتے پھوٹتے ہوئے نظر آئیں گے خصوصاً ان کا نعتیہ دیوان ان کے عشق رسالت کے بلند مینارے پر فائز ہونے کے ثبوت میں ایک عظیم شاہکار ہے کہ جب وہ عشق رسالت میں بے چین و مضطرب ہوتے تو اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و نعت میں نعتیہ اشعار کہہ کر سوزش عشق سے تسکین حاصل کرتے۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "جب سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد تڑپاتی ہے تو میں نعتیہ اشعار سے بے قرار دل کو تسکین دیتا ہوں ورنہ شعر و سخن میرا مذاق طبع نہیں۔"

انہوں نے ہزلیات اور خویت سے بہت دور رہ کر فن سخن کے بیشتر اصناف میں طبع آزمائی فرمائی۔ غزل، قصیدہ، مثنوی، مستزاد اور قطعات و رباعیات وغیرہ جس میدان کی طرف آگئے سکے بٹھا دیئے۔

فن سخن میں ان کی خصوصیات و کمالات کا عالم یہ ہے کہ فصاحت و بلاغت، حلاوت و ملاحت، لطافت و نزاکت، تشبیہات و استعارات، حسن تعلیل، ندرت تخئیل، جدت تمثیل، صنعت تلمیح و ترصیع، صنعت تجنیس و تسجیع، زور قوافی، بیان تسلسل، تنوع مضامین، انتہائی جوش و جذبہ والہانہ عقیدت و ارادت وغیرہ سب چیزیں ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ جس کا منہ بولتا ثبوت ان کا نعتیہ دیوان، حدائق بخشش" ہے جو حمد و نعت، دعا و التجا، سلام و منقبت، عشق و محبت، حقیقت

ومعرفت، معجزات وکرامات، شرح آیات واحادیث وغیرہ مضامین کا ایک ایسا بحر ذخار ہے جس کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ کرنا اہل بصیرت ہی کا کام ہے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

امتیازی خصوصیات (۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایسے الفاظ اور ایسے استعارے استعمال کئے ہیں جو انتہائی ادب ومحبت میں ڈوبے ہوئے ہیں تمام کلام شروع سے اخیر تک پڑھ جائیے لفظ یثرب آپ کو کہیں نہ ملے گا۔ یہ نعمہ پیارے رسول دافع البلاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے قدوم نار سے تمام بیماریوں اور برائیوں کو دور فرما کر یثرب کو طیبہ بنادیا ہے۔

(۲) حدود شریعت سے ناواقف شعراء جوش عقیدت میں اولیائے کرام کو صحابہ عظام پر فضیلت وفوقیت دے جاتے ہیں یا سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقابلہ دیگر انبیاء کرام سے اس طرح کرتے ہیں کہ حضرات انبیاء کا احترام باقی نہیں رہتا۔ امام احمد رضا کے کلام میں اس قسم کی باتیں نہ ملیں گی۔

(۳) اکثر شعراء کعبہ، عرش، حرم، مسجد، جنت رضوان وغیرہ کی حرمت پر ٹھیس لگا جاتے ہیں اور بت خانہ مے خانہ کفر وزنار وغیرہ کی عظمت ثابت کرتے ہیں یہ بہت معیوب چیز ہے امام احمد رضا کا کلام اس قسم کی لغویات سے بالکل پاک وصاف ہے۔

(۴) آپ کا کلام جھوٹ، مبالغہ، ریا، تصنع تکلف سے بالکل منزہ ہے ہر جگہ خلوص وعقیدت صدق وحقانیت اور جذب دل کی ترجمانی ملے گی۔

(۵) عقائد اہلسنت کی تبلیغ اطاعت ومحبت رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی تلقین اور باطل پرستوں کی تردید بھی آپ کے کلام کی خصوصیت ہے۔

(۶) سرکار غوثیت مآب میں بے پناہ نیاز مندانہ عقیدت بھی آپ کی امتیازی شان ہے۔

(۷) آپ کے کلام میں کہیں تو قرآن وحدیث کے بعینہ کلمات وعبارات ہیں، کہیں ان کے ترجمے ہیں اور کہیں تلمیحات واشارات ہیں۔ غرضیکہ آپ کے اشعار کے مآخذ کلام الٰہی واحادیث نبویہ کے مضامین ومعانی ہیں۔

(۸) دشمنان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقبیح وتفضیح میں آپ کا شعر وسخن بارگاہ رسالت کے شاعر سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاکیزہ کلام کا آئینہ دار ہے۔

سرنامہ کی طوالت کا خوف اگر دامنگیر نہ ہوتا تو میں ان کی ہر ایک خصوصیت کو شرح وبسط

کے ساتھ تحریر کرتا مگر چونکہ میرا مطمح نظر امام احمد رضا کی حدیث دانی میں بصیرت و وسعت ہے اور قلت صفحات بھی دامن کشاں ہے لہذا اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔

شکار ماہ کہ تسخیر آفتاب کروں
میں کس کو چھوڑوں کس کا انتخاب کروں

امام احمد رضا کی بصیرت حدیث

جب ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی ہمہ جہت شخصیت اور ان کی تصانیف عالیہ کو دیکھتے ہیں تو فن حدیث، طرق حدیث، علل حدیث اور اسماء الرجال وغیرہ میں بھی وہ انتہائی منزل کمال پر دکھائی دیتے ہیں اور یہی وہ وصف ہے جس میں کمال و انفرادیت ایک مجدد کے تجدیدی کارناموں کا رکن اہم ہے۔ فن حدیث میں ان کی جو خدمات ہیں ان سے ان کی علم حدیث میں بصیرت و وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔ حدیث کی معرفت اور اس کی صحت و عدم صحت، ضعف و سقم، حسن و غیر حسن وغیرہ جملہ علوم حدیث میں جو مہارت تامہ ان کو حاصل تھی وہ بہت دور تک نظر نہیں آتی ہے اور یہ چیزیں ان کی کتب و رسائل میں مختلف انداز پر ہیں کہیں تفصیل کے ساتھ مستدلاً ذکر ہے اور کہیں اختصار کے ساتھ ضمناً اور کہیں کہیں حدیث و معرفت حدیث اور مبادیات حدیث پر ایسی نفیس اور شاندار بحثیں ہیں کہ اگر انہیں امام بخاری و مسلم بھی دیکھتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں۔

مستخرجہ احادیث میں کہیں کہیں پر میں نے ان کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے تعریف حدیث، ضرورت حدیث اور تدوین حدیث پر قدرے روشنی ڈالی جائے۔

تعریف حدیث۔ علم حدیث کی دو قسمیں ہیں علم حدیث روایۃ علم حدیث درایۃ

علم حدیث از روئے روایت اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال اور احوال و اوصاف کی معرفت ہو اس علم کا موضوع خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے۔

حدیث از روئے درایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی عنہ کے حالات بحیثیت رد اور قبول معلوم ہوں۔

اس علم کا موضوع راوی اور مروی عنہ ہیں۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری)

ضرورت حدیث ۔ حدیث پاک کی عظمت اور شریعت میں اس کا مقام اس سے ظاہر ہے کہ حدیث اصلاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کا مجموعہ ہے اور اس کی عظمت و مقام کو اس چیز نے اور بڑھا دیا ہے کہ احادیث دراصل قرآن کریم کی شرح و تفسیر اور تمام مسائل دینیہ کا مرجع و منبع ہیں اس لئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ملنے سے صحیح و حقیقت اور مکمل اسلامی زندگی اپنانے کے لئے قرآن و حدیث دونوں کا علم دونوں کے تعلق اور دونوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول و مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے نیز احکام شرعیہ کی عملی صورت واضح کرنے کے لئے اسوہ رسول کی ضرورت ہے، احادیث رسول ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں صلوٰۃ زکوٰۃ تیمم حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے

(۱) اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

(۲) من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

(۳) ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں اس سے رک جاؤ۔ (مقدمہ ترجمہ بخاری ملخصاً)

تدوین حدیث ۔ کتابی شکل میں باضابطہ طور پر تدوین حدیث گرچہ عہد رسالت میں نہیں ہوئی تھی مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے کتابت حدیث کا اہتمام و انصرام شروع کر دیا تھا۔

عہد رسالت میں جن صحابہ کرام نے کتابت حدیث کی ابتداء کی تھی اور جن کے پاس احادیث کا کوئی مجموعہ یا صحیفہ تھا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت سعد

بن عبادہ، حضرت سعد بن ربیع، حضرت سمرہ بن جندب، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم حتی کہ وہ صحابہ جنہوں نے خود اس سلسلے میں کچھ لکھا یا لکھوایا ان کی تعداد بعض حضرات نے باون تک ذکر کی ہے، جن میں حضرات خلفائے راشدین عباولہ اربعہ اور بعض امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام بھی شامل ہیں۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریری صورت میں جو کچھ لکھوایا وہ بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، خاص طور سے دو نوشتے جن میں کسی قسم کے احکام آپ نے لکھوائے مثلاً عمرو بن حزم کے نام حضور کا تحریری نامہ اور بوشہ یمنی کے لئے حضور کا فرمان نامہ وغیرہ۔

پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سارے تدوین حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحیفے اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور مجتمع نہ تھے۔ بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ رکھا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا تو کثرت فتنہ اور ضیاع حدیث کے خوف سے انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کے لئے وقت کے ممتاز و معتمد افراد کو مقرر فرمایا جن میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قاضی مدینہ، قاسم بن محمد بن ابی بکر، ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری اور سعد بن ابراہیم کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ساری مملکت اسلامیہ میں اپنے احکام بھیجے اور مختلف علاقوں سے حدیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا جس کے نتیجے میں مشہور امام فن محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے حدیث کی دنیا میں باقاعدہ کتاب کی ترتیب و تدوین کی سعادت حاصل کی، اس کی نقلیں ادھر ادھر بھیجی گئیں، اس کے بعد دوسرے حضرات نے یہ کام کیا پھر رفتہ رفتہ یہ کام وسیع پیمانے پر آگے بڑھتا چلا گیا اور مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس کی اہمیت و ضرورت بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جاتی تو حدیث کا وسیع اور بڑا ذخیرہ سارا کا سارا ضائع ہو جاتا۔ (علوم الحدیث ملخصا)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ کتاب اللہ کے بعد احادیث ہی کا مرتبہ و مقام ہے۔ اس لئے عموماً مسائل کو جب آپ نے دلائل و براہین سے آراستہ و مزین کیا ہے تو سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش فرمائی ہیں پھر احادیث مبارکہ اس کے بعد جزئیات فقہ اور اقوال ائمہ و علماء اس طرح انہوں نے ایک ایک مسئلہ کے ثبوت و تحقیق میں دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں

حالانکہ ایک یا چند دلائل ہی سے مسئلہ مبرہن و واضح ہو جاتا مگر وہ متعدد دلیلوں سے اس طرح روشن کرتے ہیں کہ اس کا کوئی بھی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہے۔ جہاں ایک حدیث کے ذکر کر دینے سے مطلوب و مدعا ثابت ہو جائے گا وہاں پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کئی کئی حدیثیں بلا تامل پیش فرماتے ہیں جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقہ کی نہیں بلکہ حدیث کی کتاب لکھنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسی ممتاز وصف سے علماء میں منفرد و نمایاں نظر آتے ہیں اور اسے ان کی حدیث دانی میں وسعت و مہارت ہی کہا جائے گا۔

پھر یہ کہ ایک حدیث کے لئے ایک یا دو کتابوں کا حوالہ کافی ہوتا ہے مگر امام احمد رضا ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ ایک ایک حدیث میں کئی کئی کتب حدیث کا ذکر کرتے ہیں اور یہ بھی نشاندہی کرتے ہیں کہ فلاں کتاب میں ان الفاظ کے ساتھ حدیث مذکور ہے اور فلاں کتاب میں یہی حدیث ان الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ۔ اور کہیں پر یہ واضح کرتے ہیں کہ یہ حدیث فلاں کتاب میں فلاں راوی سے مروی ہے اور یہی حدیث فلاں فلاں کتابوں میں فلاں راوی سے۔ اور یہ انکشاف بھی کرتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف، حسن ہے یا غیر حسن، متواتر ہے یا مشہور، مرفوع ہے یا مقطوع۔ اور یہ کہ فلاں محدث نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور فلاں نے تضعیف اور کس محدث نے اسے کیا کہا۔ مستخرجہ حدیثوں میں ان سب کی طرف کہیں اجمالاً اور کہیں تفصیلاً اشارہ موجود ہے۔ امام احمد رضا ایک حدیث کے لئے کئی کتابوں کے حوالے اور مختلف راویوں کے نام درج کرتے ہیں اس پر مزید تمثیلات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں کہ جس میں امام احمد رضا بریلوی کی علم حدیث اور کتب حدیث اور اسماء رواۃ پر وسعت نظر کی جھلک موجود ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۴۸۶" میں سائر بنی ہاشم و سادات کرام پر حرمت زکوٰۃ ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبہ بے شذوذ شاذ و عامہ شروح معتمدہ و فتاویٰ مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پر نور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد، اس وقت جہاں تک فقیر کی نظر ہے بائیس صحابہ کرام اور تین ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں۔

حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد و البخاری و مسلم، حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد و ابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبد اللہ بن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی لہ الامام الطحاوی والحاکم وابو نعیم وابن سعد فی الطبقات وابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال، وروی عنہ الطحاوی حدیثاً آخر، والطبرانی، حدیثاً ثالثاً، حضرت عبد المطلب ابن ربیعۃ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ احمد ومسلم والنسائی، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان والطحاوی والحاکم وابو نعیم، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان، ولہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری ومسلم، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی والنسائی، ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابو رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی والطحاوی وابن حبان وابن خزیمۃ والحاکم، حضرت ہرمز یا کیسان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد والطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روی عنہ اسحٰق بن راھویہ وابو یعلی الموصلی والطحاوی والبزار والطبرانی والحاکم، حضرت ابو یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو عسیرہ رشید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہما الطحاوی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبد الرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یقال لہ صحابی، حضرت عبد الرحمٰن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الثلثۃ الترمذی۔ حضرت ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہا الربیع، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا الطحاوی، حضرت ام المومنین جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا احمد ومسلم۔

یہ تو کتب حدیث اور راویان حدیث کے نام ہیں جو ان کی بصیرت حدیث پر دال ہیں، لیکن کسی فقہی مسئلہ پر جب ان کا قلم چلتا ہے تو ایک مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں کئی کئی کتابوں کے حوالے بدتامل درج کرتے ہیں، اسی مذکورہ مسئلے کے ثبوت میں جب انہوں نے کتب فقہ کی طرف رجوع فرمایا تو اٹھارہ کتابوں کے حوالے تحریر کئے یہ ان کی فقاہت، بصیرت فقہ کی ادنی مثال ہے ورنہ وہ جب حوالہ دینے پر آتے ہیں تو سو سو کتابوں کے حوالے سپرد قلم کرتے ہیں۔

چودھویں صدی کے اس مجدد کی حدیث و فقہ میں یہ بقریت ہی ان کا طرہ امتیاز ہے۔

کتب حدیث کے جتنے بھی اصناف وانواع ہیں ان تمام اقسام کتب کے حوالے امام احمد رضا کی کتابوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں جو ان کے فکر رسا اور طرز استدلال پر شاہد ہیں۔

ذیل میں کتب حدیث کے اقسام وانواع ملاحظہ فرمائیں۔

اقسام کتب

جامع کتب حادیث کی تدوین و تالیف مختلف انداز پر کی گئی ہے اسی نوعیت و مناسبت کے اعتبار سے ان کے مختلف عناوین ہیں مثلاً جامع، مسند، سنن، علل، جزء، طراف، مستدرک، مستخرج، مجمع، زوائد، مصنف و موطا وغیرہ۔

جامع وہ کتب حدیث جن میں دین کے تمام ابواب اور مروجہ دینی عمل کے ساتھ عقائد و تفسیر، سیر و مغازی اور آداب و مناقب وغیرہ کے متعلق روایات کو جمع کیا گیا ہو جیسے بخاری و مسلم و جامع عبدالرزاق (مصنف عبدالرزاق کے نام سے جو کتاب معروف و مشہور ہے وہ دوسری ہے) جامع ثوری، جامع ابن عیینہ اور جامع ترمذی۔

مسند: اس سے مراد عموماً وہ کتب حدیث ہوتی ہیں جن میں ہر ہر صحابی سے منقول روایات یکجا ذکر کی گئی ہیں خواہ صحابی کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہو یا ان کے باہمی مراتب و فضائل کے اعتبار سے، ایسی کتب حدیث کی تعداد دو سو سے زائد ہے ہم حسب ذیل ہیں مسند احمد بن حنبل، مسند حمیدی، مسند ابوداؤد طیالسی، مسند عبد بن وغیرہ ان میں سے اول میں مسند طیالسی ہے۔

کبھی محض احادیث مرفوعہ کی جامع کتب حدیث کو بھی "مسند" کہہ دیا کرتے ہیں جیسے مسند بقی بن مخلد اندلسی جس کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہے۔ سراج الامۃ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھی مسند کے نام سے ایک مجموعہ احادیث منسوب ہے جو دراصل ان کا ترتیب دیا ہوا یا تصنیف کردہ مجموعہ نہیں ہے بلکہ ان سے مروی احادیث کا مجموعہ ہے۔

سنن: اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن کی ترتیب فقہی ابواب کے مطابق ہے اور ان میں عقائد و مناقب اور غزوات، تفسیر وغیرہ سے متعلق روایات نہیں ہوتیں اور عموماً مرفوع احادیث ہی مذکور ہوتی ہیں ان کی تعداد بھی کافی ہے۔ چند اہم و مشہور یہ ہیں سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دار قطنی، سنن دارمی، سنن شافعی۔

معاجم وہ کتب حدیث جن میں حروف تہجی کی رعایت رکھتے ہوئے راویان حدیث کی روایات کو جمع کیا گیا ہو خواہ ان راویوں میں صحابہ کا لحاظ ہو یا اپنے اساتذہ کی شہر و مقام کے محدثین و شیوخ کا۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے ان میں مشہور طبرانی کی تینوں معاجیم ہیں۔ معجم کبیر، جس میں اسماء صحابہ کی رعایت ہے۔ معجم اوسط اور معجم الصغیر۔ ان دونوں میں شیوخ کی

رعایت کی گئی ہے۔

کبھی مشائخ کا ذکر حروف تہجی کے اعتبار سے نہ کیا جائے تو بجائے معاجیم کے "مشیخے اور مشیخات" کہتے ہیں جیسے مشیخہ عبداللہ بن حمید رقزوینی۔

علل وہ کتب حدیث جن میں محض ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جن میں کسی قسم کا کوئی سقم بتایا جاتا ہے اور ان اسقام کا بھی بیان ہو جیسے علل ابن ابی حاتم اور علل دارقطنی۔

جزء وہ کتب حدیث جن میں کسی ایک راوی کی تمام روایت یا کسی ایک موضوع و پہلو سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہو اول جیسے جزء مارواہ ابوحنیفہ (مصنف ابو معشر عبدالکریم طبری متوفی ۴۷۸ھ) دوم جیسے امام بخاری کی اجزاء رفع الیدین فی الصلاۃ اور جزء القرأۃ خلف الامام۔

اطراف اس سے مراد وہ کتب حدیث ہیں جن احادیث کا ایک حصہ ذکر کرنے کے بعد تمام متون حدیث یا بعض میں مذکور اس حدیث کی تمام اسناد کو جمع کیا گیا ہو ان کی تعداد بھی بہت ہے چند مشہور حسب ذیل ہیں۔

حافظ ابراہیم بن محمد ابو مسعود دمشقی کی "اطراف الصحیحین" اور علی بن حسین ابن عساکر کی "الاشراف علی معرفۃ الاطراف" جو سنن اربعہ سے متعلق ہے اور ابوالحجاج مزی کی "تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف" اور ابوالعباس کی "اطراف الکتب الخمسہ" جو صحاح سے متعلق ہے۔

مستدرک وہ کتب حدیث جن میں کسی خاص کتاب کے مصنف کی رعایت کردہ شرائط کے مطابق رہ جانے والی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جیسے ابو عبداللہ حاکم کی "المستدرک علی الصحیحین"۔

مستخرج وہ کتب جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث صاحب کتاب کو واسطہ بنائے بغیر دوسری اسناد کے ساتھ جمع کی جائیں۔ ان کی تعداد بھی بہت ہے۔ صحیحین سے متعلق ہی دس دس ہیں دوسری کتب سے متعلق ان کے علاوہ، مثلاً بخاری سے متعلق، مستخرج اسماعیلی، (ابو بکر احمد بن ابراہیم اسماعیل ۳۷۱ھ) مسلم سے متعلق، مستخرج اسفرائنی، صحیحین سے متعلق، مستخرج ابی نعیم اصبہانی، اور ابوداؤد سے متعلق "مستخرج قاسم بن اصبغ"

معاجیم وہ کتب حدیث جن میں حدیث کی کئی کتابوں کی احادیث کو یکجا جمع کر دیا گیا ہو۔ ایسی کتابیں بھی اچھی خاصی تعداد میں ہیں چند اہم و مشہور حسب ذیل ہیں۔

۱- مشارق الانوار النبویہ — حسن بن محمد صنعانی ۶۵۰ھ جو صحیحین کی جامع ہے۔

۲- الجمع بین الصحیحین — محمد ابو نصر حمیدی اندلسی ۴۸۸ھ۔

۳- التجرید للصحاح و السنن — ابوالحسن احمد بن رزین اندلسی ۵۳۵ھ جو کہ ابن ماجہ کو چھوڑ کر بقیہ صحاح ستہ اور موطا کی جامع ہے۔

۴- جامع الاصول من احادیث الرسول ابن اثیر ۶۰۶ھ۔ یہ بھی اجزیدی مانند ہے۔

۵- جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان مغربی ۱۰۹۴ھ

اس سلسلے کی ایک اہم کتاب امام جلال الدین سیوطی کی "جمع الجوامع" ہے جس میں ان کا ارادہ پچاس سے زائد کتب کی احادیث یکجا کرنے کا تھا مگر وہ مکمل نہ کر سکے اسی کا دوسرا نام "جامع الکبیر" بھی ہے۔ شیخ علی متقی ہندی نے "جمع الجوامع" کے پورے مجموعہ کو ابواب علمیہ وفقہیہ کے مطابق مرتب کیا ہے اور ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی ہے اور پہلے اقوال کو مختلف ابواب و فصول میں ذکر کیا ہے پھر افعال کو اور اس کا نام "کنز العمال" تجویز کیا ہے جو ۱۶ جلدوں میں ہے۔ اور یہ کتاب اس حیثیت سے نہایت منفرد ہے کہ اس میں کوئی حدیث مکرر بالکل نہیں ہے۔

زوائد: وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب کی ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جو دوسری کتابوں سے زائد ہو یعنی دوسری میں مذکور نہ ہوں جیسے ابوالعباس احمد بن ابو بکر بوصیری ۸۴۰ھ کی "مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ" اس میں ابن ماجہ کی وہ احادیث ذکر کی گئی ہیں جو باقی صحاح ستہ میں مذکور نہیں ہیں اور یہی بوصیری کی "اتحاف السادۃ المھرۃ الخیرۃ" اس میں دس اہم مسانید میں صحاح ستہ سے زائد ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔

مصنف و موطا: وہ کتب جن کی ترتیب ابواب فقہ کے مطابق ہو اور ان میں احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع احادیث بھی جمع کی گئی ہوں جیسے مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ و مصنف عبدالرزاق وغیرہ اور موطا امام مالک و موطا ابن ابی ذئب وغیرہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے تلامذہ امام ابو یوسف و امام محمد و حسن بن زیاد، امام زفر وغیرہ کی کتاب الآثار کے عنوان سے جو کتب منقول ہیں وہ بھی موطا و مصنف کی قبیل سے ہیں۔ ان میں فقہی ابواب کے مطابق احادیث مرفوعہ کے ساتھ موقوف و مقطوع روایات بھی جمع کی گئی ہیں اور یہ در اصل ان روایات حدیث کا مجموعہ ہے جن کا امام اعظم ابو حنیفہ نے اپنے تلامذہ کو املا کرایا تھا اس لحاظ

سے کتاب الآثار کو اس انداز کا اولین مجموعہ اور بعد کے کاموں کے لئے بنیاد بتایا جاتا ہے۔

اربعین وہ کتب جن میں کسی ایک باب و مسئلہ سے متعلق یا چند ابواب و مسائل سے متعلق چالیس چالیس احادیث جمع کی جائیں خواہ سب ایک سند سے مروی ہوں یا متعدد اسناد سے۔ ایسی کتب بھی بہت ہیں مثلاً محی الدین یحیی نووی کی "الاربعون"۔

یہ تو وہ کتابیں ہیں جن کو ان کے مخصوص انداز تالیف کی وجہ سے مذکورہ عناوین دیئے گئے ہیں ورنہ اکثر و بیشتر کتب حدیث کی تالیف و تصنیف کی بنیاد یہی اسلوب و دستور ہے۔

ان کے علاوہ بہت سی کتابیں ایسی بھی ہیں جن کی تدوین و تالیف کی بنیاد دوسرے امور پر ہے مثلاً

کتب ترغیب و ترہیب: کسی حکم سے متعلق منقول ترغیب و ترہیب پر مشتمل احادیث کی جامع کتب جیسے عبدالعظیم منذری کی الترغیب و الترہیب، جو کہ معروف و متداول کتاب ہے۔

کتب موضوعات: وہ کتب جن میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث و آثار کو جمع کیا گیا ہو جیسے امام احمد کی کتاب الزہد، ابن ابی الدنیا کی کتاب ذم الغیبۃ، عبداللہ بن مبارک کی کتاب الزہد اور کتاب الجہاد، ابو عبداللہ مروزی کی کتاب الفتن والملاحم۔ امام ابو یوسف کی کتاب الذکر والدعاء، اور ابو نعیم اصبہانی کی کتاب فضائل الصحابہ۔

کتب احکام: وہ کتب جن میں صرف وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جو احکام و مسائل سے متعلق ہیں جیسے تقی الدین محمد بن علی معروف بہ ابن دقیق العید مالکی ۷۰۲ھ کی، الامام فی احادیث الاحکام، تقی الدین عبدالغنی حنبلی کی 'عمدۃ الاحکام' اور ابن حجر عسقلانی کی 'بلوغ المرام'

کتب تخریج: وہ کتب حدیث جن میں کسی کتاب میں ذکر کردہ احادیث کی اسنادی حیثیت کو بیان کیا گیا ہو خواہ وہ کتاب تفسیر و فقہ میں ہو یا کسی دوسرے فن میں جیسے ابو محمد زیلعی کی تخریج احادیث الکشاف، جس میں تفسیر کی مشہور کتاب، کشاف' کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور نصب الرایۃ، جو احادیث ہدایہ کی جامع ہے۔ عبدالرؤف مناوی کی 'الفتح السماوی بتخریج احادیث البیضاوی، اور عبدالرحیم بن حسین عراقی ۸۰۶ھ کی، المغنی عن حمل الاسفار، احیاء علوم امام غزالی کی تخریج احادیث میں۔

اور زیر نظر کتاب، الاحادیث المنوبہ من الصحیفۃ الرضویہ، جس میں امام احمد رضا

بریلوی قدس سرہ کی کتب سے احادیث کی تخریج کی گئی ہے۔

مفاتیح و فہارس۔ وہ کتب جن میں کسی کتاب کی احادیث کی فہرست ہو خواہ تفصیلی ہو یا کچھ اختصار کے ساتھ۔ یہ فہرست کبھی حروف تہجی یعنی احادیث کے اولیں حروف کے اعتبار سے ہوتی ہے اور کبھی موضوع کے اعتبار سے کہ کسی خاص لفظ و موضوع کا جن احادیث میں تذکرہ ہو صرف ان کو ذکر کیا جاتا ہے۔

اول جیسے مفتاح الصحیحین، مفتاح احادیث موطا مالک، فہرست لاحادیث مسلم، تقویہ

دوم جیسے مفتاح کنوز السنۃ، جس میں صحاح ستہ کے علاوہ چند دوسری اہم کتب کو ملا کر چودہ کتابوں کی فہرست ہے۔

المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، یہ صحاح ستہ کے علاوہ مؤطا مالک مسند احمد، اور مسند دارمی کی فہرست ہے اور اس موضوع پر نہایت ضخیم و وسیع ترین کتاب ہے۔ فہرست لالفاظ الترمذی، فہرست لالفاظ صحیح مسلم۔

کتب اوائل: وہ کتب جن میں حدیث کے پہلے لفظ و کلمہ کی رعایت رکھتے ہوئے حروف تہجی کے اعتبار سے احادیث کو جمع کیا گیا ہو، خواہ مقصود صرف حدیثوں کا ذکر و جمع ہو۔ جیسے سیوطی کی "الجامع الصغیر" اور الجامع الکبیر" جن میں دسیوں کتب حدیث میں ذکر کردہ احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ یا اور کوئی بات پیش نظر ہو مثلاً جو حدیثیں زبان زد عوام و خواص ہیں خواہ ان کی حیثیت کچھ ہو یعنی ضعیف وغیرہ ان کا بیان جیسے امام سخاوی کی "المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنۃ" جو بہت معتمد ہے۔ اور عجلونی ۱۱۶۲ھ کی "کشف الخفاء و مزیل الالباس" جو اس موضوع پر اہم ترین کتاب ہے۔

کتب تفسیر ماثور: وہ کتب تفسیر جن میں تفسیر کے طور پر احادیث کو ہی ذکر کیا گیا ہے اور دوسرے مسائل و مباحث بہت کم یا برائے نام ہیں۔ جیسے طبرانی کی "جامع البیان" سیوطی کی "الدر المنثور" اور شوکانی کی "فتح القدیر"۔

دیگر کتب: دوسرے فنون کی بھی بعض کتابیں ایسی ہیں کہ جن میں اہتمام و انصرام کے ساتھ بکثرت حدیثیں ذکر کی گئی ہیں اور حدیثوں کی نقل و ذکر کے حق میں ان کتابوں کو بھی خاص اہمیت و مقام حاصل ہے جیسے فقہ حنفی میں ابن ہمام کی "فتح القدیر شرح ہدایہ" فقہ شافعی میں نووی کی "المجموع شرح المہذب" فقہ حنبلی میں ابن قدامہ کی "المغنی" اور تاریخ میں

طبری کی "تاریخ الامم و الملوک" مرتضی زبیدی کی "شرح حیاء العلوم" بعنوان "اتحاف السادۃ المتقین" (علوم الحدیث)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے ان ہمہ اصناف کتب سے استفادہ کیا ہے جس کے ثبوت میں ان کی کتابیں منہ بولتی تصویریں ہیں۔

ایسا نہیں ہوا کہ امام احمد رضا نے صرف حدیث نقل کر دی اور کتاب کا حوالہ دیدیا اور بات ختم ہو گئی بلکہ ہر حدیث کو اس کے مقام و مرتبہ کے معیار پر رکھ کر استخراج کیا اور دیکھا کہ اس کا مقام تعین کیا ہے۔ تخریج احادیث کے سلسلے میں امام احمد رضا نے کئی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے دو کتابیں یہ ہیں۔

۱۔ الروض البہیج فی آداب التخریج (آداب تخریج کے بارے میں مفصل بیان)

۲۔ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (احادیث کواکب کی تخریج میں)

دنیائے حدیث میں تخریج احادیث کی حیثیت بھی مسلم رہی ہے اور اس کے فوائد سے کبھی انکار نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد رضا نے اس فن میں بھی اپنی یادگار ثبت قرطاس کی ہے جو رہتی دنیا تک زندۂ جاوید رہے گی۔

آداب تخریج اور اس کی اہمیت و افادیت اور تاریخ تخریج کی قدرے تفصیل اس طرح ہے۔

تخریج احادیث

تعریف: حدیث کے اصل ماخذ اور اس کے مرتبہ اور مقام کی تحقیق کرنا اور بیان کرنا۔

اہمیت و فائدہ: اس علم کی اہمیت و افادیت ظاہر ہے اس لئے کہ ہر دینی تقریر و تحریر میں حدیثوں کا ذکر آتا ہے اور ان کا اعتبار احادیث کے ماخذ اور مراتب کے علم پر موقوف ہے۔

تاریخ ابتدائی چند صدیوں میں حدیث سے متعلق وسعت معلومات کی بنا پر تخریج احادیث کی ضرورت پیش نہیں آئی اس لئے کہ حدیث کے سامنے آتے ہی اہل علم کے ذہنوں میں اس کے ماخذ و مراتب آجاتے تھے۔ علوم و فنون کی کثرت و وسعت اور علوم حدیث سے قلت واقفیت کی بناء پر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ عام طالبین تحقیق کا وقت، مطلوبہ احادیث کی تحقیق و جستجو میں صرف نہ ہو کر دوسرے علمی و دینی کاموں میں صرف ہو، چنانچہ بعض محققین

وقت نے فقہ اور تفسیر و تاریخ وغیرہ کی کتابوں میں ذکر کردہ حدیثوں کی مستقل کتابوں کی صورت میں تخریج کی۔

مشہور کتب تخریج تخریج کی مشہور کتابوں میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ تخریج حدیث الکشاف ابو محمد زیلعی حنفی نے اس میں تفسیر کی مشہور کتاب کشاف کی حدیثیں جمع کی ہیں۔

۲۔ نصب الرایہ فی تخریج حدیث الہدایہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ، کی حدیثوں کی تخریج ہے جو عبداللہ بن یوسف زیلعی کی تالیف ہے۔

۳۔ تخریج احادیث المہذب مہذب، فقہ شافعی کی کتاب ہے جو ہدایہ کی مانند اہمیت کی حامل ہے۔ یہ محمد بن موسیٰ حازمی کی تخریج ہے۔

۴۔ المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار مصنف عبدالرحیم بن عراقی، امام غزالی کی شہرہ آفاق کتاب، احیاء العلوم، کی تخریج ہے۔

۵۔ الفتح السماوی فی تخریج احادیث البیضاوی مصنف عبدالرؤف مناوی

۶۔ تخریج احادیث صفوۃ: مصنف شیخ احمد بن صفی اللہ مدراسی

۷۔ تسہید المبانی فی تخریج احادیث مکتوب الامام الربانی۔ مصنف شیخ محمد سعید بن صفی اللہ مدراسی

اس میں حضرت مجدد الف ثانی کے مکاتیب میں ذکر کردہ حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔

(علوم الحدیث ملخصا)

۸۔ اور زیر مطالعہ کتاب، "الاحادیث السویہ من المناصیف الرضویہ" جس میں مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی کتابوں میں ذکر کردہ حدیث کی تخریج کی گئی ہے۔

الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار

مستخرجات میں اس بات کا التزام نہیں ہے کہ جس کتاب پر تخریج کیا گیا ہے اس کے اور کتاب مستخرج دونوں کے الفاظ یکساں ہوں اس لئے کہ نظر تو اصل مضمون اور متن پر ہوتی ہے، اس لئے مصنفین اپنے اپنے واسطوں سے منقول الفاظ کو ذکر کرتے ہیں جن میں تھوڑا بہت فرق بھی ہوتا ہے۔

یہی معاملہ ان حضرات کا بھی ہے جنہوں نے اپنی کتابوں میں بخاری و مسلم کی روایات ذکر کی ہیں جیسے بیہقی اور بغوی وغیرہ کہ یہ حضرات روایت ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ رواہ البخاری یا رواہ مسلم، تو اس سے ان کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ اصل روایت ان کتابوں میں موجود ہے یہ نہیں کہ ان کے ذکر کردہ الفاظ اور ان دونوں کتابوں کے الفاظ بالکل ایک ہیں۔

نقل اور اصل کی طرف نسبت جیسا کہ ذکر کیا جاچکا کہ مستخرجات میں الفاظ کی موافقت ضروری نہیں اس لئے ان سے احادیث کو نقل کر کے اصل کی طرف نسبت اسی وقت جائز ہے جب کہ اصل سے مقابلہ کر لیا جائے یا پھر اگر یوں کہا جائے، اخرجہ البخاری بلفظہ یا اخرجہ مسلم بلفظہ، وغیرہ تو نسبت درست ہوگی۔

فوائد مستخرجات مستخرجات کے تقریباً دس فوائد ہیں بعض اہم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ علو اسناد — سند کا علو یعنی کم واسطوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی حدیث کی نقل، اس لئے کہ مستخرج کا مصنف اگر اصل کتاب کے مصنف مثلاً بخاری کے طریق و واسطے سے حدیث کو نقل کرے تو واسطے زائد ہو جائیں گے بہ نسبت اس سند کے جو اس نے بخاری کو چھوڑ کر اختیار کی ہے۔

۲۔ صحیح حدیث کی مقدار میں اضافہ — کبھی اصل کتاب میں روایت کے جتنے اور جو الفاظ ہوتے ہیں مستخرج کی روایت میں الفاظ مختلف اور زائد ہوتے ہیں اور دونوں روایتیں صحیح ہوتی ہیں تو مستخرج کی روایت، روایت اصل کی مقدار میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

۳۔ کثرت طرق کی بنا پر قوت — مستخرج کی روایت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اصل میں ذکر کردہ روایت دوسرے طریق و طرق سے بھی مروی ہے اور متعدد طرق سے روایت کا مروی ہونا اس کی قوت کا باعث ہوتا ہے جس کا ایک خاص فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی دوسری صحیح حدیث سے اصل کتاب کی حدیث کا تعارض ہو تو متعدد طرق سے مروی ہونے کی بنا پر یہ حدیث دوسری پر راجح اور فائق قرار پاتی ہے۔ (علوم الحدیث، ملخصاً)

تصنیفات امام احمد رضا میں جہاں احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سمندر موجزن نظر آتا ہے وہاں معرفت حدیث، طرق حدیث اور علل حدیث پر بھی معرکۃ الآراء بحثیں دیکھنے کو ملتی ہیں جن سے حدیث کے صحیح و ضعیف اور حسن و موضوع وغیرہ ہونے کا اندازہ ہوتا ہے، چونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حدیث کے پرکھنے اور جانچنے میں جو کمال حاصل تھا

وہ ان کی انفرادیت پر گواہ ہے اور یہ سب ان کی کتابوں سے ظاہر ہے۔

وہ حدیث کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ یہ حدیث کس شرط پر ہے اور کون کون ائمہ فن حدیث کی شرط و معیار پر ہے یعنی امام بخاری کی شرط پر ہے یا بر شرط مسلم و ترمذی وغیرہ۔

ائمہ فن نے جو مراتب و معیار متعین کئے ہیں اسی معیار پر امام احمد رضا حدیث کو پرکھتے تھے گویا کہ ان کی نظر احادیث کے تمام گوشوں پر ہوتی تھی، یہ ان کے علم حدیث میں وسعت مطالعہ اور بصیرت و بصارت ہی کا نتیجہ ہے۔

اس کے باوجود کچھ معاندین و مخالفین نے امام احمد رضا پر یہ بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علم حدیث میں قلیل البضاعۃ تھے،،

معاذ اللہ! جن کی حدیث دانی کا عالم یہ ہے کہ جب کسی طرق حدیث یا کسی راوی پر کلام کرتے ہیں تو تمیں تمیں روایتیں اور سندیں پیش کر کے ان کا صحیح یا غیر صحیح یا ثقہ تا مالضبط یا غیر ثقہ ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اور جب کسی حدیث پر بحث کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ساری زندگی شاید اسی بحث سے متعلق کتب بینی کی ہے، جب کہ انہوں نے مختلف علوم و فنون میں کتابیں تصنیف کیں اور ہر ایک فن میں ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ شاید انہوں نے شروع سے اخیر تک اسی فن میں محنت و مشق کی ہے۔ اس لئے ان کے معاصر علماء نے کہا ہے کہ علی حضرت کی طرح حدیث و اصول حدیث و معرفت حدیث و طرق حدیث اور مصطلحات حدیث و علل حدیث کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا"۔

ویسے بڑے بڑے محدثین کرام نے حدیث کی نمایاں خدمتیں انجام دی ہیں اور کتابیں بھی لکھی ہیں مگر جو جرح و تعدیل اور حدیث کی معرفت پر بحث و تمحیص امام احمد رضا کے رشحات قلم میں نظر آتی ہے وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے خصوصاً مندرجہ ذیل رسالوں میں معرفت حدیث و طرق حدیث کی ایک عظیم دنیا آباد ہے اور بعد والوں کے لئے ایک عظیم وائق قدر ذخیرہ چھوڑا ہے۔

۱۔ منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین (انگوٹھے چومنے کے بارے میں اور حدیث ضعاف پر نفیس بحث)

۲۔ الہاد الکاف فی حادث الضعاف (احادیث ضعاف پر شاندار بحث و تمحیص)

۳۔ حاجز البحرین الوافی عن جمع الصلاتین (جمع بین الصلاتین کے مسئلے میں سند و روات پر رد و قدح)

۴۔ مدارج طبقات الحدیث (مراتب حدیث پر مفصل گفتگو)

۵۔ الفصل بموهبی فی معنی اذا صح الحدیث فهو مذهبی۔ (امام اعظم کا فرمان کہ میرے اجتہاد کے برخلاف حدیث صحیح میرا مذہب ہے)

اول الذکر رسالے میں اس بات کا شافی بیان موجود ہے کہ حدیث ضعیف کب قابل حجت ہوتی ہے اور ضعاف کی تقویت کے کتنے طریقے ہیں، ان کی پوری تفصیل اس کے تعارف و تبصرہ میں مندرج ہے وہاں پر مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

اور اس سلسلے میں امام احمد رضا نے چالیس سے زائد کتب حدیث پر حواشی تحریر فرمائے ہیں ان میں سب سے زیادہ جامع صحاح ستہ کے حواشی ہیں اس کے بعد دیگر کتب کے حواشی، ان میں سے بعض یہ ہیں۔

۱۔ حاشیہ تیسیر شرح جامع صغیر۔ ۲۔ حاشیہ تقریب۔ ۳۔ حاشیہ مسند امام اعظم۔ ۴۔ حاشیہ کتاب الحجج۔ ۵۔ حاشیہ کتاب الآثار۔ ۶۔ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل۔ ۶۔ حاشیہ طحاوی شریف۔ ۷۔ حاشیہ سنن دارمی شریف۔ ۸۔ حاشیہ خصائص کبریٰ۔ ۹۔ حاشیہ کنز العمال۔ ۱۰۔ حاشیہ تہذیب التہذیب وغیرہ۔ (سوانح اعلیحضرت)

یہ تو کتب حدیث پر امام احمد رضا کے حواشی ہیں ان کے علاوہ امام احمد رضا بریلوی نے دیگر علوم و فنون کی سینکڑوں کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔

ان کے حواشی اور تعلیقات خود ان کی ذاتی تحقیق و تدقیق کا نتیجہ ہیں جو ان کے ذہن رسا اور جودت طبع اور اسلوب تحقیق کے آئینہ دار، اور تحقیقات رفیعہ تدقیقات بدیعہ، تنقیحات جلیلہ، اور تشریحات جمیلہ پر مشتمل ہیں۔

عام مصنفین کے حواشی کی طرح متون و شروح سے ماخوذ نہیں بلکہ ان کے حواشی خود ان کے افادات و افاضات ہیں لہذا ان کے حواشی بھی ایک مستقل تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

امام احمد رضا اپنے زمانہ طالب علمی میں ایک دن اصول فقہ کی مشہور کتاب "مسلم الثبوت" کا مطالعہ کر رہے تھے کہ آپ کے والد ماجد خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب علیہ الرحمہ کا تحریر کیا ہوا اعتراض و جواب نظر سے گزرا آپ نے کتاب مذکور کے حاشیہ پر اپنا ایک مضمون

تحریر فرمایا جس میں متن کی ایسی تحقیق و وضاحت فرمائی کہ سر سے اعتراض وارد ہی نہ تھا، بچہ جب پڑھنے کے لئے حضرت والد ماجد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مولانا کی نگاہ امام احمد رضا کے تحریر کردہ حاشیہ پر پڑی دیکھ کر ان کو اتنی مسرت ہوئی کہ اٹھ کر سینے سے لگا لیا اور فرمایا احمد رضا تم مجھ سے پڑھتے نہیں ہو بلکہ مجھ کو پڑھاتے ہو۔ (حیات اعلیٰحضرت)

امام احمد رضا نے حدیث و فقہ اور دیگر فنون کی کتابوں پر حواشی تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ تفاسیر کی بڑی بڑی کتابوں پر بھی حواشی حوالہ قلم کئے ہیں

مثلاً حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ عنایت القاضی، حاشیہ معالم التنزیل، حاشیہ الاتقان، حاشیہ الدر المنثور، حاشیہ تفسیر خازن، حاشیہ تفسیر کبیر وغیرہ۔

ان حواشیٔ تفاسیر کے علاوہ ان کی عظیم یادگار ترجمہ قرآن، کنز الایمان، اور تفسیر سورۂ والضحیٰ بھی ہے۔ چنانچہ امام احمد رضا خود فرماتے ہیں

سورۂ والضحیٰ کی چند آیتوں کی تفسیر میں نے اسی جز تک لکھ کر چھوڑ دیا کہ اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پورے قرآن مجید کی تفسیر لکھ سکوں۔ (حیات اعلیٰ حضرت)

اگر ان کی پوری زندگی اور ان کی تمام تصانیف کا محاسبہ و تجزیہ کیا جائے تو ہر ساڑھے پانچ گھنٹے میں ایک کتاب موجود ہوتی ہوئی نظر آئے گی جب کہ ان کی نادر روزگار تصانیف میں بعض ہزار ہزار صفحات کی بھی ہے۔

ان کی سرعت تحریر اور قوت استحضار و استدلال کی زندہ جاوید تصویر "الدولۃ المکیہ" ہے جو مکہ مکرمہ میں صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں انہوں نے تحریر فرمائی اور وہ چار سو سے زائد صفحات پر مبسوط ہے۔ جب کہ اس وقت ان کے پاس حوالے کے لئے کوئی کتاب موجود نہ تھی مگر جب علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مشتمل رسالہ "الدولۃ المکیہ" پر نظر پڑتی ہے تو دلائل و براہین کے انبار دیکھ کر حیرت و استعجاب کی انتہا نہیں رہتی اور یہی وہ رسالہ ہے جس نے علمائے حرمین کو انگشت بدنداں کر دیا۔

اور ان کی سرعت تحریر و زود نویسی کا عالم یہ تھا کہ چار شخص ان کے مسودات کو مبیضہ کرنے میں مصروف و منہمک رہتے لیکن ان چاروں میں سے کوئی بھی ایک مبیضہ تیار نہیں کر پاتا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا پانچواں مسودہ تیار ہو جاتا۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حقیقت یہ ہے کہ دین کے مجدد کے لئے قرآن و حدیث کے علوم میں جس قدر عبور کی

ضرورت ہوتی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام احمد رضا کو قرآن و حدیث میں عبور عطا فرمایا تھا۔

غرضیکہ امام احمد رضا کا علمی پایہ اتنا بلند ہے کہ جلیل القدر علماء فرماتے ہیں کہ گزشتہ چار سو سال کے اندر کوئی ایسا جامع عالم نظر نہیں آیا۔

موافقین کا تو کہنا ہے ہی معاندین و مخالفین بھی امام احمد رضا کا علمی لوہا تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت شیر بیشۂ سنت مناظر اسلام مولانا حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ آپ پیشوایان وہابیہ مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی عبدالشکور کاکوروی وغیرہ کے معتقد تھے اور مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ میں علماء وہابیہ سے تعلیم حاصل کر رہے تھے اسی زمانہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں کہ

اعلیٰ حضرت (امام احمد رضا) کی تدقیقات فقہیہ و تحقیقات حدیثیہ اس بلند پائے کی تھیں کہ میں نے خود دیکھا کہ میرے وہابی استادوں کے سامنے جب فقہ یا حدیث کا کوئی نامنقح مشکل مسئلہ آجاتا تو حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسائل مبارکہ کی طرف رجوع کر کے انہیں میں دیکھ دیکھ کر اپنی مشکلات آسان کرتے، میری بدنصیبی کہ میں بھی اس وقت دیوبندی وہابیوں میں رہ کر وہابی گرو گھنٹالوں رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرف علی تھانوی کا معتقد ہو گیا تھا اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و عظمت میرے دل میں قطعاً نہ تھی، مجھے میرے خبیث وہابی استادوں نے یہ ذہن نشین کرا دیا تھا کہ گنگوہی، نانوتوی، انبیٹھی اور تھانوی یہ چاروں خباث پیشوایان اہل اسلام ہیں، اور حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض براہ بغض و حسد ان چاروں کو اور ان چاروں کے مریدین و معتقدین کو کافر و مرتد کہتے ہیں و العیاذ باللہ و سبحنہ تعالیٰ۔

ان طواغیت اربعہ دیوبندیت، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی تھانوی کے اقوال کفریہ یقینیہ کی مجھے میرے وہابی استادوں نے مطلقاً خبر نہ دی تھی، بہر حال وہ مدیان دیوبندیہ کثر و بیشتر حضور امام احمد رضا قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب مبارکہ سے مدد لیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے اپنے ان خبیث اساتذہ لعنہم اللہ تعالیٰ سے کہا آپ لوگوں کے کہنے کے مطابق تو یہ شخص (یعنی امام احمد رضا) بدعتیوں کا سردار ہے اور دیوبندی عالموں کو وہ کافر کہتا ہے اور اپنے مریدوں کے سوا کسی کو مسلمان نہیں سمجھتا پھر آپ لوگ ایسے شخص کی کتابیں کس لئے

دیکھتے ہیں تو ان بے ایمانوں نے جواب دیا کہ اس شخص میں صرف اتنا ہی عیب ہے کہ ہمارے اکابر (گنگوہی، نانوتوی، تھانوی وغیرہ) کو کافر کہتا ہے ورنہ فقہ، حدیث وغیرہ تمام علوم دینیہ میں ہندوستان بھر کے اندر اس کے برابر اور اس کے جوڑ کا کوئی شخص نہیں ہم لوگ اگرچہ اس شخص کے مخالف ہیں لیکن پھر بھی اس کے علمی دلائل و تحقیقات سے محتاج ہیں۔ (تذکرہ امام احمد رضا ص ۸۸، بحوالہ سوانح امام احمد رضا، ص ۵)

قوت حافظہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے امام احمد رضا عظیم برکت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے مثال اور حیرت انگیز قوت حافظہ عطا فرمایا تھا یہی وجہ ہے کہ دور مطالعہ اور یادداشت کا عالم یہ تھا کہ جو کتاب بھی ایک مرتبہ پڑھ لیتے تو اسے زندگی بھر نہیں بھولتے تھے اسی لئے انہیں کسی چیز کا حوالہ کسی کتاب سے دینے کے لئے ورق گردانی اور تلاش و جستجو کی ضرورت نہیں پڑتی تھی بلکہ ایک مرتبہ کا مطالعہ اس کے صفحہ نمبر وغیرہ کے حوالے کو کافی ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی تحریر کی روانی و تسلسل سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتاب سامنے رکھ کر حوالہ نقل نہیں کرتے بلکہ اپنی یادداشت کی بناء پر ہی حوالوں کا اندراج فرماتے تھے گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کا عظیم و جلیل مجدد ہے اور انہیں پوری تیرہ صدیوں کی اسلامی کتابیں ازبر و حفظ ہیں کہ جب جس کی ضرورت پڑتی ہے بلا چوں وچرا بغیر تامل کے لکھتے بھی ہیں اور بتاتے بھی ہیں کہ جب کبھی کوئی کسی کتاب کا حوالہ دریافت کرتا تو امام احمد رضا فرماتے کہ فلاں کتاب کے فلاں صفحے پر فلاں سطر میں یہ عبارت یا یہ جزئیہ موجود ہے۔ جب کتاب کھولی جاتی تو وہی ملتا جو امام احمد رضا نے بتلایا تھا۔

یہاں پر عقل و خرد حیران ہے کہ ایک حافظ قرآن جس نے برسوں کی بڑی محنت و عرق ریزی کے بعد حفظ قرآن مکمل کیا اگر اس سے پوچھا جائے کہ فلاں آیت کونسے پارے میں ہے تو وہ یہ تو بتادے گا کہ یہ آیت فلاں پارہ فلاں رکوع اور جس قرآن میں اس نے حفظ کیا ہے اس کے داہنی یا بائیں طرف ہے مگر یہ ہرگز نہ بتا سکے گا کہ یہ آیت کون سے صفحے پر اور کونسی سطر میں ہے۔

خاتم المحدثین حضرت علامہ محدث سورتی پیلی بھیتی کے یہاں کا مشہور واقعہ جس میں یہ ہے کہ امام احمد رضا نے "عقود الدریہ فی تنقیح فتاوی الحامدیہ" جو چھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے صرف ایک شب میں مطالعہ کر لیا اور فرمایا کہ تین مہینے تک تو اس کی سطر سطر لکھ دوں گا اور اس کا مفہوم تو زندگی بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔

امام احمد رضا کا حفظ قرآن بھی ایک حیرت انگیز باب ہے کہ صرف ایک مہینے کی مدت میں پورا قرآن حفظ کر لیا۔ اور یاد کرنے کا طریقہ یہ رہا تھا کہ رمضان کا مہینہ تھا۔ مغرب و عشاء کے درمیان یاد کرتے پھر اسے تراویح میں سنا دیتے اسی طرح ۲۹ رمضان بھی گزرے اور انہوں نے ختم قرآن مکمل بھی کر لیا۔ یہ سب حافظہ کی جودت و صلاحیت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے۔

مراتب حدیث پر قدرے گفتگو ہونے کے بعد اندازہ ہوگا کہ حدیث فن میں امام احمد رضا متاخرین اوج ثریا سے کتنا بلند و بالا ہے۔

مراتب احادیث صحیحہ

تمام احادیث صحیحہ صحت میں شریک ہونے کے باوجود ایک ہی مرتبہ میں نہیں ہوتیں اس لئے کہ ایک طبقہ دوسرے طبقہ سے، رواۃ بھی اپنے اوصاف میں برابر نہیں مراتب رکھتے ہیں اس وجہ سے احادیث صحیحہ کے متعدد مراتب ہیں جو بالترتیب اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف ذکر کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو اصح الاسانید میں سے کسی کے ذریعہ مروی ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو ایسے رواۃ کے واسطے سے مروی ہو جو پہلے درجہ والوں سے کم مرتبہ کے ہوں جیسے حماد بن سلمہ کی روایت بواسطہ ثابت حضرت انس سے۔

۳۔ وہ حدیث جو ایسے رواۃ کے واسطے سے مروی ہو جن میں ثقاہت کا ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ پایا جاتا ہے جیسے سہیل بن ابی صالح کی روایت بواسطہ والد خود حضرت ابوہریرہ سے۔

اسی فرق مراتب کی تفصیل کے تحت حدیث صحیح کے بایں طور سات مراتب ذکر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ وہ حدیث جو صحیح بخاری و صحیح مسلم دونوں میں مذکور ہو۔

۲۔ وہ حدیث جو صرف صحیح بخاری میں مذکور ہو۔

۳۔ وہ حدیث جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہو۔

۴۔ وہ حدیث جو بخاری و مسلم میں رعایت کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

۵۔ وہ حدیث جو صرف بخاری کی شرط کے مطابق ہو۔

۶۔ وہ حدیث جو صرف مسلم کی شرط کے مطابق ہو۔

۷۔ وہ حدیث جس کو ان دونوں کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح قرار دیا ہو۔

یہ تفاوت مراتب محض ان دونوں کتابوں کے مرتبہ کے پیش نظر ہے ورنہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر حال میں اس ترتیب کا لحاظ کیا جائے گا بلکہ کبھی دوسرے قرائن کی بنا پر نیچے کی قسم کے تحت آنے والی حدیث کو اوپر والی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

مثلاً مسلم کی وہ روایت جو مشہور ہو مسلم، بخاری دونوں کی ذکر کردہ اس روایت [illegible] ہوگی جو غریب ہو، ایسے ہی ایک حدیث اگر صحیح ترین اسانید میں سے کسی [illegible] بخاری و مسلم میں مذکور نہ ہو تو وہ موضوع سے متعلق اس حدیث پر راجح ہوگی جسے دونوں میں سے کسی ایک نے ذکر کیا ہو۔

صحت کی معرفت شرائط کے علاوہ مزید کسی شرط کو ان حضرات نے کہیں [illegible] نہیں فرمایا ہے، لیکن محققین علماء نے ان کے طریق کار سے یہ سمجھا ہے کہ ان دونوں حضرات نے مزید چند امور کی بھی رعایت فرمائی ہے، جن میں سے بعض دونوں کے نزدیک "متفق علیہ" ہیں جن کو "شروط شیخین" کہا جاتا ہے اور بعض ہر ایک کی انفرادی ہیں جن کو "شرط بخاری" اور "شرط مسلم" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

وہ امور کیا ہیں۔ محققین نے مختلف باتیں کہی ہیں۔ نووی، ابن صلاح اور ابن حجر کے نزدیک اس کی معتمد تعبیر یہ ہے کہ ان کی شروط کے مطابق حدیث کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث دونوں میں مذکور اسناد یا کسی کی اسناد کے واسطے سے مروی ہو، اور ساتھ ہی یہ کہ ان دونوں حضرات نے اپنے رواۃ سے نقل روایت میں جس کیفیت کا اہتمام والتزام کیا ہے، اس کی بھی پوری پوری رعایت ہو۔

امام بخاری و امام مسلم کی طرح دیگر ائمہ محدثین نے بھی بعض امتیازی شرطوں کی رعایت رکھی ہے اور "شروط ائمہ" بھی ایک فن ہے جس پر محققین نے حسب موقع تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور بعض حضرات نے مستقل کتب و رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ جیسے حازمی کی "شروط الائمۃ الخمسۃ" جس میں انہوں نے پانچ اماموں یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی و نسائی نے اپنی کتابوں میں جن شرائط کو ملحوظ رکھا ہے ان کو جمع کیا ہے۔ (علوم الحدیث ملخصاً)

معرفت حدیث کے بعد معرفت رواۃ کا مرتبہ ہے، بلکہ رواۃ کے ثقہ و غیر ثقہ ہونے کے باعث حدیث پر گفتگو ہوتی ہے، یعنی راوی اگر ثقہ ہے تو حدیث صحیح قرار پاتی ہے، راوی اگر غیر ثقہ ہے تو حدیث ضعیف ہوتی ہے ورنہ نفس حدیث میں ضعف مستقیم نہیں ہوتا، اس لئے کسی

یث کے بارے میں محدثین کا یہ کہنا کہ یہ حدیث "صحیح نہیں" یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے بلکہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم صحیح لذاتہ نہیں، ہو سکتا ہے صحیح لغیرہ ہو، یا حسن لذاتہ ہو، یا حسن لغیرہ ہو، کیونکہ محدثین کی اصطلاح خاص میں صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جو اپنے تمام اوصاف و کمال میں اعلیٰ درجے پر فائز ہو۔

بعض گمراہ اور نااہل لوگ عوام کو مغالطے میں ڈالنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ دیکھو فلاں کتاب میں لکھا ہے کہ یہ حدیث 'صحیح نہیں' یعنی غلط و باطل ہے ایسا ہرگز نہیں بلکہ یہاں بھی 'صحیح نہیں' سے مراد یہ ہے کہ وہ حدیث صحیح لغیرہ یا حسن لذاتہ و حسن لغیرہ یا ضعیف ہے، نہ کہ غلط و بے اصل ہے یہ خاص و مفصل لوگ کسی حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ 'صحیح نہیں' جو ان کے مطلب کے بظاہر مخالف اور بعض مراسم اہلسنت کے موافق ہوتی ہے۔

محدثین کا کسی حدیث پر جرح صرف اس سند کے ساتھ خاص ہوتا ہے جس پر جرح کیا گیا ہے۔ ایسا بہت ہے کہ کسی حدیث پر اس کی ایک سند کے لحاظ سے ضعیف بلکہ موضوع تک ہونے کا حکم لگا دیا گیا مگر دوسری سند سے وہ ثابت ہے۔ جیسے میزان الاعتدال میں ہے کہ امام احمد بن حنبل نے حدیث 'طلب العلم فریضۃ' کو کہا کہ یہ کذب ہے مگر علامہ ذہبی نے فرمایا یہ حکم اس مخصوص سند کے اعتبار سے ہے جس میں ابراہیم بن موسیٰ مروزی ہے۔ ورنہ یہ حدیث دوسرے طرق سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب ضعیف ہیں۔

اسی طرح حدیث "الصلاۃ بالسواک خیر من سبعین صلوۃ" کو علامہ ابن عبدالبر نے تمہید میں باطل کہا، مگر علامہ سخاوی نے فرمایا یہ حکم اس سند کے لحاظ سے ہے۔ علامہ نووی فرماتے ہیں ان روایات الضعیف یکون فیہ الصحیح و الضعیف و الباطل فیکتبونہا ثم تعبر اھل الحفظ و الاتقان بعض ذلک من بعض و ذلک سہل علیہم معروف عندھم و لہذا اجتنع السفیان الثوری حین نہی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرفہ صدقہ عن کذبہ۔

ضعیف راوی کی روایتوں میں صحیح بھی ہوتی ہیں اور ضعیف و باطل بھی، محدثین ان سب کو لکھتے ہیں پھر اہل حفظ و اتقان ان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں یہ ان کے لئے آسان ہے اور ان کے نزدیک روزمرہ کا کام ہے، اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب انہیں کلبی کی روایت قبول کرنے سے منع کیا گیا اور کہا گیا آپ اس سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں اس کے سچ کو جھوٹ سے تمیز کر لیتا ہوں۔ (شرح مسلم، ج ۱، ص ۲۱، بحوالہ مقدمہ ترجمہ بخاری)

البتہ حدیث اگر موضوع ہے اور وہ چاہے کتنے ہی طرق سے مروی ہو اگر سب طرق پر موضوع ہی ہے تو وہ علی حالہ ناقابل اعتبار و استناد رہے گی اس لئے کہ کذب سے کذب کی تقویت نہیں ہو سکتی، پھر یہ کہ حدیث موضوع معدوم ہے اور معدوم لیست محض کو کوئی بھی قوی نہیں کہہ سکتا۔

اس کی پوری تحقیق و تفصیل رسالہ "منیر العین" اور اس کے تعارف میں موجود ہے۔

راویان حدیث کی معرفت و شناخت اور فن اسماء الرجال میں بھی امام احمد رضا محدث بریلوی اپنے ممتاز وصف کے ساتھ نہایت بلند و بالا مقام پر فائز نظر آتے ہیں اس سے متعلق ان کی تصنیفات حدیثیہ شاہد و گواہ ہیں بالخصوص رسالہ "حاجز الجرین" جو فتاویٰ حرمین میں شامل ہے اس میں حدیث پر جو جرح و تعدیل و بحث و تمحیص کی گئی ہے وہ تحقیق و ثقاہت کا اعلیٰ نمونہ ہے اس رسالہ کے تعارف میں اس سلسلے کی کچھ ابحاث پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

فن اسماء الرجال سے متعلق جتنے علوم و معارف ہیں ان سب پر امام احمد رضا کو مہارت تامہ حاصل تھی۔ اس لئے علمائے کرام فرماتے ہیں کہ علی حضرت امام احمد رضا امام احمد رضا کی طرح اسماء الرجال کا جاننے والا پچھلے چار سو سال میں پیدا نہیں ہوا کیونکہ وہ اس فن میں یگانۂ روزگار تھے۔

علوم و فنون میں فن اسماء الرجال کو نہایت دقیق و مشکل مانا جاتا ہے کہ برسوں کی مشق مسلسل کے بعد ہی کوئی اس فن میں عبور و ترقی حاصل کر سکتا ہے مگر امام احمد رضا کی خداداد صلاحیت، استعداد اور ان کی ثقاہت علمی کے سامنے اس فن کی مسلمہ صعوبت و دشواری بھی سہل انگیز معلوم ہوتی ہے گویا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے صرف اسی فن کے حصول و ثقاہت کے لئے زندگی بھر جہد مسلسل و سعی پیہم کی ہے۔ حالانکہ ان کے معمولات زندگی پر نگاہ ڈالنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ جس طرح دوسرے علوم کی طرف توجہ رہتی اسی طرح اس فن کی طرف بھی، یہ سب عطائے ربانی کی جلوہ سامانیاں ہیں جو سچا دین و ملت کو حاصل ہیں۔

اس فن کی خصوصیات سے متعلق قدرے تفصیل و تحقیق کے بعد امام احمد رضا کی خصوصیتیں اور بھی واضح و ظاہر ہوں گی۔

بیان راوی

احادیث کی نقل کا ذریعہ اس کے رواۃ ہیں اس لئے حدیث کی صحت و عدم صحت مقبولیت و عدم مقبولیت کے علم کی اولین بنیاد رواۃ کی جانچ ہے یہی وجہ ہے کہ محدثین نے روایت سے

معاملہ میں ایسی توجہ دی کہ وہ اقوام عالم کی علمی تاریخ میں ایک بے مثال و نادر چیز ہے۔

راویان حدیث کی شخصیات اور ان کے حالات زندگی کا علم ایک اہم چیز ہے اس لئے کہ جب تک کسی شخصیت کا امتیاز نہ ہو گا اس کے حق میں شرائط مقبولیت کے وجود و عدم وجود اور ہر ایک کے مراتب کی تحقیق نہیں ہو سکتی، ان حالات کو عموماً جرح و تعدیل کی کتابوں میں سے لیا گیا ہے لیکن اس کے تحت مختلف امور اور امتیازی چیزوں کو لے کر بہت سے محدثین نے مستقلاً کام بھی کیا ہے اور کتابیں لکھی ہیں اس سلسلہ کے بعض اہم علوم حسب ذیل ہیں۔

۱۔ معرفت صحابہ ۲۔ معرفت تابعین ۳۔ معرفت برادران و خواہران ۴۔ معرفت متفق و مفترق ۵۔ معرفت موتلف و مختلف ۶۔ معرفت متشابہ ۷۔ معرفت مہمل ۸۔ معرفت مبہمات ۹۔ معرفت وجدان ۱۰۔ معرفت مذکورین باسماء یا صفات مختلفہ ۱۱۔ معرفت اسمائے مفردہ و کنیت والقاب ۱۲۔ معرفت اسماء مشہورین بکنیات ۱۳۔ معرفت القاب ۱۴۔ معرفت منسوبین بسوئے غیر پدر ۱۵۔ معرفت نسبتہائے خلاف ظاہر ۱۶۔ معرفت تواریخ رواۃ ۱۷۔ معرفت خلط کنندگان از ثقات ۱۸۔ معرفت طبقات علماء و رواۃ ۱۹۔ معرفت موالی ۲۰۔ معرفت رواۃ ثقات و ضعفاء ۲۱۔ معرفت اوطان و ممالیک رواۃ۔

ان علوم اور ان جیسے وہ تمام علوم جو راویان حدیث کی زندگی پر مکمل روشنی ڈالتے ہیں ان کے مجموعہ کو علم اسماء الرجال کہتے ہیں (وہ علم جس کے ذریعہ رجال حدیث یعنی راویان حدیث سے واقفیت حاصل ہوتی ہے)

یہ ذہن نشین رہے کہ اس کے تحت صرف انہیں رواۃ کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی چند صدیوں میں واسطہ در واسطہ ایک دوسرے تک احادیث و آثار کو منتقل و نقل کرتے رہے، اس کے تحت عہد صحابہ سے لے کر بعد کے ایک طویل عرصہ تک انہیں لوگوں کے حالات مذکور ہیں جو ابتدائی عہد کے محدثین کے انداز پر احادیث کی نقل و روایت اور درس و تدریس کا کام کرتے رہے یعنی جو اپنی ذات سے لے کر صحابہ و حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک کے تمام واسطوں کے ذکر کے ساتھ کسی حدیث کی نقل و روایت کا کام کریں خواہ حفظ و یادداشت کی بنیاد پر ہو یا تحریر اور اپنی مؤلفات کی مدد سے۔ (اسماء الرجال ص ۱۰ بحوالہ الاصابہ)

موجودہ عہد کا جو طریقہ سب درس حدیث میں رائج ہے کہ کوئی کتاب لے کر پڑھا دی جاتی ہے اور اس کی سند و متن پر کلام کیا جاتا ہے۔ اور پڑھانے والوں اور کتاب کے مؤلف کے درمیانی

واسطوں سے کوئی بحث نہیں ہوتی اور نہ ان پر کلام ہوتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ سب تالیف شدہ کتابوں پر ہی مدار استناد ہے۔ اس لئے ان آخری عہدوں نے ان لوگوں کے حالات اس کے تحت نہیں آتے جو مذکورہ رواج کے مطابق اس کام کو کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ جن راویان حدیث کے حالات ان کتابوں میں ہیں ان کی مجموعی تعداد [illegible] کے قریب ہے اور ان کا زمانہ [illegible] سے [illegible] تک پہنچتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا یہ تمام علوم و معارف حدیث حاصل تھے اور ان فنون عالیہ کی تفہیم خدمات کی ان سے تجدیدی بحالی ہوئی یہ ان کی شخصیت ہے اور ان علوم و معارف پر جس محدثین کی تصنیفات تھی ہیں وہیں پر امام احمد رضا نے بھی ان سے متعلق حسب ضرورت مستقلاً کتابیں تصنیف کی ہیں اور جگہ جگہ دیگر تصنیفات حدیثیہ میں ضمناً ان کے جلوے موجزن نظر آتے ہیں پھر وہ حواشی و تعلیقات ان کے سوا ہیں جو انہوں نے کتب حدیث پر رقم کئے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رضا علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے ایک روایت جتنی اسانید سے مروی ہے امام احمد رضا کو ان سب پر عبور تھا۔

یہ محدثین کرام کے حزم و احتیاط کی بات تھی کہ انہوں نے راویوں کے حالات جاننے کے لئے معیار و کسوٹی متعین کی اور ان پر جرح و تعدیل کر کے تجزیاتی جائزہ پیش کیا جس سے راویوں کی ثقاہت و غیر ثقاہت کا علم و اندازہ ہو اور نہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحت و عدم صحت کے درمیان امتیاز کرنا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے اور موضوع و غیر موضوع حدیثیں آپس میں مخلوط و ممتزج ہو کر درجہ اعتبار سے ساقط و خارج ہو جاتیں اس طرح بہت ساری چیزیں ہمارے شعبہائے زندگی میں خارج ہو جاتیں جن کے لئے ہمیں فرمان نبوی اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضرورت ہے جو ہمارے تمام ابواب زندگی میں راہبر و راہنما ہیں۔

حدیث کی صحت و عدم صحت اور رواۃ حدیث کا لحاظ کرتے ہوئے کتب حدیث کو مختلف اور الگ الگ طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر طبقے کی علیحدہ شناخت بھی قائم کی گئی ہے تاکہ اسماء کتب ہی سے اندازہ ہو جائے کہ یہ کتاب کون سے طبقہ کی ہے اور اس کی حدیثیں [illegible] درجہ صحت پر ہیں اور راویان حدیث کی ثقاہت کس حد تک ہے۔

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کسی بھی شرعی مسئلہ کو استدلال کا جامہ پہناتے وقت ان

طبقوں اور درجوں کا خاص خیال رکھا ہے کہ استدلال کے وقت سب سے پہلے آیات قرآنیہ کے بعد پہلے طبقہ کی کتابوں سے حدیثیں خذ کیں پھر دوسرے طبقے کی کتابوں سے اسی طرح تیسرے اور چوتھے طبقے کی کتابوں سے بھی، اس لئے ان کی کتابوں میں ہمہ جہت کتب حدیث سے حدیثیں منقول دماخوذ نظر آتی ہیں جو ان کے استدلال و سلامتی فکر اور اصابت رائے پر دال ہیں۔ ذیل میں مختلف طبقات کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔

کتب حدیث کے طبقات

تمام کتب حدیث کے چار طبقات ہیں جن کی بنیاد احادیث کی صحت کے ساتھ ہر عہد میں ان کی مقبولیت وشہرت ہے

پہلا طبقہ : مؤطا امام مالک اور بخاری و مسلم، یہ وہ کتابیں ہیں جو سب سے زیادہ صحیح اور مشہور و مقبول ہیں۔

مؤطا میں جو روایات منقول ہیں وہ گرچہ سب کی سب مرفوع نہیں ہیں اور نہ ہی متصل ہیں مگر تحقیق سے سب کی صحت اور اتصال ثابت ہے۔

اور امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کی تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض ضعیف بھی ہیں۔ (فتاوی رضویہ جلد دوم)

امام احمد رضا کا یہ فرمانا حدیث و سند اور طرق حدیث پر کثرت اطلاع کا سبب ہے۔

دوسرا طبقہ ابوداؤد، نسائی اور ترمذی، یہ وہ کتابیں ہیں جو شہرت، مقبولیت میں پہلی تین کتابوں کے بعد ہیں اور ان میں ضعیف احادیث کا تناسب طبقہ اولی کی کتابوں سے زیادہ ہے۔

تیسرا طبقہ مذکورہ بالا چھ کتابوں سے پہلے اور ان کے بعد مختلف مذہب پر تصنیف کی جانے والی وہ کتب حدیث جو اگرچہ غیر معروف نہیں لیکن پہلی چھ کی طرح مقبول اور متعارف بھی نہیں ہیں اور ان میں عموماً ہر قسم کی احادیث مذکور ہیں جیسے مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلی، مسند عبد بن حمید، مسند ابی داؤد طیالسی، مسند امام شافعی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی سنن بیہقی و طحاوی اور طبرانی کی کتابیں۔

چوتھا طبقہ ۔ ابن حبان کی کتاب الضعفاء، ابن عدی کی کامل، اور حاکم وابن مردویہ، وخطیب وابن شاہین، اور دیلمی وابو نعیم کی تمام تصنیفات وغیرہ یہ وہ کتابیں ہیں جن میں ایسی حدیثیں جمع کی گئی ہیں کہ یا تو متقدمین کو پوری تحقیق و جستجو کے بعد ان کی اصل کا علم نہیں ہو سکا اور یا اصل کی تو تحقیق ہو گئی مگر ایسے عیوب کے ساتھ کہ ان عیوب کے ہوتے ہوئے ان احادیث کو جمع کرنا اور ذکر مناسب نہیں تھا، اس لئے متقدمین نے اپنی کتابوں میں ان حدیثوں کو ذکر نہیں کیا۔ (علوم الحدیث)

پانچواں طبقہ ان کتابوں کا ہو سکتا ہے جو زبان زد عوام و خواص ہیں اور ان کا تذکرہ مذکورہ بالا چار طبقات کی کتابوں میں سے کسی میں بھی نہیں ہے۔ ان میں سے پہلے دو طبقہ کی کتابوں سے ہی عموماً علماء کا تعلق رہا ہے اور یہی کتابیں ان کی علمی کاوشوں، شروح وتحشیہ اور تحقیقات کا مرکز و محور رہی ہیں۔ اور تیسرے طبقہ کی کتابوں سے پہلے دو طبقات کی کتابوں میں مذکور احادیث کی موید روایات تولی جاتی رہیں۔ باقی تحقیق و عمل اکابر محدثین اور ائمہ فن کا کام رہا ہے۔ چوتھے طبقہ سے متقدمین اور محققین کو دلچسپی نہیں رہی بلکہ متاخرین نے ان کو اپنی دلچسپیوں کا مرکز و محور بنایا۔

کتب احادیث کے ان طبقات کا یہ مطلب نہیں کہ بعد کے طبقات کی حدیثیں باطل و نامقبول ہیں بلکہ اس سے مقصود صرف کتب احادیث کا ایک اجمالی تعارف ہے، ورنہ طبقہ رابعہ تک کی کتابوں میں حسن بلکہ صحیح احادیث بھی بکثرت موجود ہیں۔ خود شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام حاکم کی مستدرک کو طبقہ رابعہ میں داخل مانا حالانکہ اس کی اکثر احادیث اعلیٰ درجے کی صحیح و حسن ہیں بلکہ اس میں صدہا احادیث شیخین امام بخاری و مسلم کی شرط پر ہیں۔

امام احمد رضا کے علوم و فنون میں تبحر اور ان کے تجدیدی کارناموں ہی کا نتیجہ تھا کہ علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی جلالت علمی کو دیکھ کر ان سے سندیں و اجازتیں لکھوائیں۔ اور انہوں نے حرمین مقدس وغیرہ کے جن کثیر علماء کو سندیں اور اجازتیں دی ہیں، ان میں سے جن سندوں اور اجازت ناموں کی نقلیں لی جا سکیں وہ سب "الاجازة المتينة لعلماء مكة والمدينة" میں طبع ہو چکی ہیں۔

علمائے مکہ و مدینہ کے مابین امام احمد رضا کا مشہور و مقبول اور نمایاں حیثیت سے متعارف ہونا کوئی کم اعزاز و شرف کی بات نہیں ہے کیونکہ عربی نسل علماء کا کسی ہندی عالم کی عزت افزائی اور

قدر شناسی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی ان کی شوکت علمی کا لوہا تسلیم کرتا ہے۔ جب کہ امام احمد رضا سے پہلے بھی بڑے بڑے ہندی علماء وہاں گئے اور علمائے حرمین سے ملاقاتیں بھی ہوئیں مگر جو پذیرائی امام احمد رضا کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق مہاجر مکی علیہ الرحمہ کے مخلص شاگرد حضرت مولانا عبداللہ مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ ہم سات سال سے یہاں مدینہ طیبہ میں مقیم ہیں طرف و آفاق سے علماء آتے ہیں اور جوتیاں چٹخاتے چلے جاتے ہیں کوئی بات نہیں پوچھتا، لیکن اعلیٰ حضرت کے پہنچنے سے پہلے ہی علماء تو علماء اہل بازار تک آپ کی زیارت و ملاقات کے مشتاق تھے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

ذیل میں امام احمد رضا بریلوی کی سند حدیث و سند روایت ملاحظہ ہو جو نہایت جامع ہے۔

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو قابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص

حضرت سفینہ بن عمرو بن دینار

حضرت سفیان بن عیینہ

حضرت عبدالرحمن بن بشر بن الحکم

حضرت ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البزار

حضرت ابو طاہر محمد بن محمد محمش الزیادی

حضرت ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن

حضرت ابو سعید اسماعیل بن ابو الصالح احمد بن عبدالملک نیشاپوری

حضرت حافظ ابو الفرج عبدالرحمن بن علی الجوزی

حضرت ابو الفرج عبداللطیف بن عبدالمنعم الحرانی

حضرت ابو الفتح محمد بن ابراہیم المکبری المیدومی

شیخ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد التدمیری

شیخ الفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی

شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی

شیخ شمس الدین سخاوی القاہری

شیخ وجیہ الدین عبدالرحمن بن ابراہیم علوی

شیخ محمد افلح الیمنی

شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی

یکے از فقرائے سید عبدالوہاب المتقی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

شیخ ابوالرضا بن اسماعیل دہلوی (نواسہ شیخ عبدالحق)

سید مبارک فخر الدین بلگرامی

سید طفیل محمد اترولوی

سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی الواسطی

سید آل احمد اچھے میاں مارہروی

سید آل رسول احمد مارہروی

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

شیخ زین الدین عبدالرحیم بن الحسین العراقی

شیخ ابوالفتح محمد بن ابوبکر بن الحسین العراقی

شیخ سید ابراہیم التاری

شیخ احمد یحییٰ الوہرانی

شیخ سعید بن محمد المقری

شیخ سعید بن ابراہیم الخرائری المعروف قدورہ

شیخ یحییٰ بن محمد شاوی

شیخ عبداللہ بن سالم البصری

شیخ سید عمر

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

سید آل رسول احمدی مارہروی

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سند حدیث مسلسل بالاولیت

(جو بہت عالی ہے)

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر

|

شیخ الشہاب ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی - تک وہی سند ہے جو گزری - ان کے بعد سندیں ہے

|

شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد الانصاری

|

شیخ ابو الخیر بن عمر بن ارشیدی

|

شیخ محمد بن عبد العزیز

|

شیخ احمد بن محمد الدمیاطی معروف ابن عبد الغنی

|

شیخ مولانا احمد حسن الصوفی مراد آبادی

|

سید شاہ ابو الحسین النوری مارہروی

|

امام احمد رضا البریلوی
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سند روایت

سند حدیث مسلسل بالروایت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ ہم امام احمد رضا کی ایک سند روایت بھی پیش کر رہے ہیں جو ۵۴ واسطوں سے امام اعظم سے ہوتی ہوئی امام مجتہدین حضرت ابراہیم نخعی تک پہنچتی ہے۔ اس سند کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ و مقام روایت کی پوری تفصیل موجود ہے کہ اب اور کہاں کن سے روایت کی ہو اور دوسری خوبی یہ ہے کہ سید آل رسول احمدی مارہروی کے بعد تمام شیوخ حنفی ہیں اور اس سند میں کہیں پر لفظ انبانا ہے کہیں پر خبرنا اور کہیں لفظ عن مذکور ہے مگر ہم نے اختصار و سہولت کے پیش نظر سب کو لفظ عن سے تعبیر کیا ہے یہاں پر اسے مختصراً ذکر کیا جا رہا ہے اور مفصلاً یہ اس حدیث کی پوری سند کے ساتھ رسالہ سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید میں مذکور ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے روایت کی ہے۔ یہ رسالہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد ثالث میں شامل ہے۔ سند ملاحظہ ہو۔

قال الامام احمد رضا البریلوی

عن عبد الرحمن السراج المکی حنفی مفتی شہر مکہ

عن جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی

عن الشیخ الاجل عابد السندی

عن عمہ محمد حسین الانصاری

عن الشیخ عبد الخالق بن علی المزجاجی

عن الشیخ محمد بن علاء الدین المزجاجی

عن احمد النخلی

عن محمد الباہلی

عن سالم السنوری

عن النجم الغیطی

عن الحافظ زکریا الانصاری

عن حافظ ابن حجر العسقلانی

عن ابی عبد اللہ الجریری

عن قوام الدین الاتقانی

عن البرہانی احمد بن سعد بن محمد البخاری و الحسام السغناقی

عن حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری (حافظ الدین الکبیر)

عن الامام محمد بن عبد الستار الکردری

عن عمر بن الکریم المرغینانی

عن عبد الرحمن بن محمد الکرمانی

عن ابی بکر محمد بن الحسین بن محمد (امام فخر القضاۃ الارشیدی)

عن عبد اللہ الجرجانی

عن ابی زید الدبوسی

عن ابی جعفر الاسترو شنی۔ اس کے بعد تحویل اسناد ہے۔

عن السید آل الرسول الاحمدی المارہروی

عن الشاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی

عن ابیہ

عن الشیخ تاج الدین الفلتی مفتی الحنفیہ

عن الشیخ حسن العجیمی

عن الشیخ خیر الدین الرملی

عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی

عن احمد بن الشلبی

عن برہان الدین ابراہیم الکرکی (صاحب کتاب الفیض)

عن امین الدین یحییٰ بن محمد الاقصرائی

عن الشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی (محمد پارسا صاحب فصل الخطاب)

عن الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الظاہری

عن الامام صدر الشریعۃ (شارح الوقایہ)

عن جدہ تاج الشریعۃ

عن والدہ صدر الشریعۃ

عن والدہ جمال الدین المحبوبی

محمد بن ابی بکر البخاری المعروف بامام زادہ

عن ... الائمہ الزنجری

عن شمس الائمہ الحلوانی

عن ابی علی النسفی امام الحلوانی

عن ابی علی

وکذالک عنعن الی نہایۃ الاسناد وقال الاستروشنی

عن ابی علی الحسین بن خضر النسفی

عن ابی بکر محمد بن الفضل البخاری

عن ابی محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی (الاستاذ السند مونی)

عن عبداللہ بن محمد بن ابی حفص الکبیر

عن ابیہ

عن محمد بن الحسن الشیبانی

اخبرنا ابو حنیفہ

عن حماد

عن ابراہیم

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

فتاویٰ رضویہ

حضرات! جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کو علم حدیث میں بصیرت و دستگاہ حاصل ہے اسی طرح دیگر علوم و فنون کے ساتھ فقہ میں بھی ان کا پایہ بہت بلند اور اس میں ان کی تجدیدی خدمات بھی عظیم یادگار ہیں۔ میرا موضوع بحث چونکہ امام احمد رضا کی علم حدیث میں وسعت نظر ثابت کرنا ہے، اس لئے ان کی فقاہت و تفقہ پر کسی اور موقع پر مفصل گفتگو ہو سکے گی مگر سر دست فتاویٰ رضویہ کی چند خصوصیات ملحوظ ہوں کیونکہ پیش نظر کتاب فتاویٰ رضویہ ہی سے ماخوذ و مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ احکام شرعیہ و مراسم اسلامیہ کا جامع، وقت کے الجھے ہوئے معرکۃ الآرا مسائل کا شاندار اور مضبوط حل، دلائل و براہین سے مرصع و مزین، تحقیق و تدقیق اور توضیح و تفصیل میں بے مثال اور مصنف کی جودت طبع و دقاوت فکر و نظر اور ان کے تفقہ فی الدین کا آئینہ دار ہے۔

فتاویٰ رضویہ کی جامعیت و خصوصی حیثیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہندو پاک میں فتاویٰ عالمگیری کے بعد اسی کا مقام و مرتبہ ہے کیونکہ فقہ حنفی میں اس سے زیادہ جامع و ضخیم کتاب اردو میں نہیں ہے۔

اور حال ہی میں ایک انکشاف یہ ہوا ہے کہ افریقہ کے عدلیہ نے اسے منظوری دی ہے اور کہا ہے کہ تمام اسلامی مقدمات کا حل فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں کیا جائے گا۔

امام احمد رضا کے علم و فضل اور فتاویٰ نویسی میں دقت نظر اور مہارت کے برملا اعترافات پر چند مشاہیر اہل علم کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

امام احمد رضا صرف یہ کہ علوم دینیہ کے صاحب بصیرت عالم تھے بلکہ اپنے معاصرین فقہاء و محدثین کے امام اور ارباب منطق و فلسفہ کے استاذ تھے، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اکابر علماء اسلام نے آپ کے علم و فضل اور تبحر علمی کا مشاہدہ کر کے تحریری گواہی دی کہ

"شیخ احمد رضا بریلوی" علامہ کامل" استاذ ماہر" یکتائے زمانہ امام یگانہ" مشاہیر علمائے کرام کے سردار و پیشوا، نادر روزگار، علوم و فنون کے دریائے ذخار، عالم کثیر العلم، وفاضل سریع الفہم ہیں۔ (حسام الحرمین)

اور کفل الفقیہ الفاہم اور الدولۃ المکیہ کی روداد تالیف و تحریر اور حسام الحرمین و فتاوی الحرمین پر علمائے عرب کی تصدیقات و توقیعات امام احمد رضا کی فقاہت و فطانت پر نقش جلی ہیں۔

مکہ شریف کے فقیہہ جلیل حضرت مولانا سید اسماعیل بن مولانا سید خلیل نے آپ کے فتوے کے صرف چند اوراق ملاحظہ فرما کر یہاں تک لکھ دیا کہ واللہ اقول والحق اقول انہ لو رآھا ابو حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالی عنہ لاقرت عینہ و جعل مؤلفھا من جملۃ الاصحاب۔ یعنی بخدا میں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ اگر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امام احمد رضا) کے اس فتاوی کو ملاحظہ فرماتے تو حضرت امام اعظم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور فتوی لکھنے والے (یعنی امام احمد رضا) کو اپنے شاگردوں میں شامل کرتے۔ (الاجازات المتینہ)

استاذ علم میراث سراج الفقہاء حضرت مولانا سراج احمد ساکن قصبہ مکھن بیلہ ضلع رحیم یار خاں ریاست بھاولپور پاکستان سے ایک وہابی فاضل ملا نظام الدین احمد پوری کی ملاقات ہوئی، یہ وہابی فاضل اپنے زمانے کے علمائے دیوبند میں کسی کو علم فقہ میں اپنا ہمسر و برابر نہیں سمجھتا تھا۔ اب آگے کا واقعہ حضرت سراج الفقہاء کے زبان قلم سے سنئے، موصوف تحریر فرماتے ہیں۔

مولوی نظام الدین فقیہ احمد پوری وہابی جو تفقہ میں اپنے ہمعصر علمائے دیوبند وغیرہ میں اپنے آپ جیسا کسی کو فائق نہیں جانتا تھا۔ فتاوی رشیدیہ (مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی) کے اس فتوی پر کہ "حدیث صحیح کے مقابل قول فقہاء پر عمل نہ کرنا چاہئے" اس کے سامنے میں نے رسالہ "الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذہبی" مصنفہ امام احمد رضا عظیم البرکت کے ابتدائی اوراق منازل حدیث کے سنائے تو اس (وہابی فاضل) نے بصد حیرت کہا کہ یہ سب منازل فہم حدیث مولانا احمد رضا کو حاصل تھے، افسوس کہ میں مولانا احمد رضا کے زمانہ میں رہ کر بے خبر و بے فیض رہا۔ پھر میں (سراج احمد) نے اس وہابی عالم کو مسائل رضویہ سے چند مسائل فقہ کے جوابات سنائے تو کہنے لگا کہ علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا احمد رضا کے شاگرد ہیں، یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتے ہیں۔ (سوانح سراج الفقہا)

یہی مولانا سراج احمد صاحب ہیں جو میراث کے ایک مسئلہ پر الجھ گئے تو ہندوستان بھر کے مفتیان کرام سے ربط کیا مگر وہ حل نہ ہو سکا لیکن جب امام احمد رضا کی بارگاہ دانش میں وہی ژولیدہ سوال پیش کیا تو اس کا جواب دیکھ کر وہ انگشت بدنداں ہو گئے اور فرمایا کہ میں اتنے دنوں تک علوم و فنون کے جبل شامخ سے دور رہ کر تاریکیوں میں بھٹکتا رہا اور تضییع اوقات کیا۔ اور یہی واقعہ امام احمد رضا

سے ان کی گرویدگی کا باعث ہوا۔

مشہور قومی شاعر ڈاکٹر اقبال نے ایک علمی مذاکرہ میں جب امام احمد رضا کا ذکر آیا تو فرمایا۔

ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع و ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا، میں نے ان کے فتاوے سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاوی ان کی ذہانت، فطانت جودت طبع، کمال فقاہت اور علوم دینیہ میں تبحر علمی کے شاہد عدل ہیں۔ (فاضل بریلوی اور ترک موالات)

فاضل اجل حدیث ڈاکٹر محی الدین الوائی پروفیسر ازہر یونیورسٹی مصر کا ایک مقالہ جریدہ صوت الشرق قاہرہ مصر۔ شمارہ فروری ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا ہے۔

پروفیسر صاحب اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں۔

بعد مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمة الله عليه من طليعة علماء الهند المسلمين الذين ساهموا مساهمة فعالة في خدمة العلم و الدين و اللغة العربية۔

یعنی جن علمائے ہند نے علوم دینیہ و عربیہ کی خدمات میں اعلیٰ قسم کا حصہ لیا ہے ان میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کا نام سرفہرست نظر آتا ہے۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء)

وہابیوں کی تحریک جماعت اسلامی کے پیشوا مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی اپنے مکتوب بنام ایڈیٹر ترجمان السنت کراچی میں تحریر کرتے ہیں

میری نگاہ میں مولانا احمد رضا خاں صاحب مرحوم و مغفور دینی علم و بصیرت کے حامل اور مسلمانوں کے ایک بڑے طبقہ کے قابل احترام مقتدا تھے، اگرچہ ان کے بعض فتاوی و آراء سے مجھے اختلاف ہے لیکن میں ان کی دینی خدمت کا بھی معترف ہوں۔ (المیزان امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء)

ندویوں کے پیشوا مولوی حکیم عبدالحئی رائے بریلوی اور دیوبندیوں کے زعیم اکبر ابوالحسن علی ندوی رائے بریلوی، نزہۃ الخواطر ہشتم، ص ۸۳ مطبوعہ حیدر آباد دکن میں لکھتے ہیں۔

الشيخ العالم المفتي احمد رضا بن نقي علي بن رضا علي الافغاني الحنفي البريلوي المشهور بعبد المصطفىٰ ولد يوم الاثنين عاشر شوال سنة اثنتين و مبعين و مائتين بعد الالف ببلدة بريلي و تشغل بالعلم على والده و لازمه مدة طويلة حتى برع في العلم و فاق اقرانه في كثير من العلوم لاسيما الفقه و الاصول۔

یعنی استاد کامل، مفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی افغانی حنفی بریلوی عرف عبدالمصطفیٰ ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ کو دوشنبہ (پیر شنبہ) کے دن شہر بریلی میں پیدا ہوئے اور عرصہ دراز (بلکہ

نہایت قلیل مدت) تک اپنے والد سے تعلیم حاصل کرنے میں لگے رہے یہاں تک کہ علم میں غالب ہوئے اور کثیر فنون خصوصاً فقہ و اصول فقہ میں اپنے معاصرین (علماء) پر فوقیت لے گئے۔
(بحوالہ سوانح اعلیٰ حضرت)

امام احمد رضا کی ذات ہمہ گیر، ان کے علم کامل کا شہرہ عالمگیر اور خدمات دینیہ کا چرچا جا بجا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی بارگاہ عالی میں اطراف ہند، ستان، بنگال، پنجاب، گجرات، دکن، برہما، ارکاٹ، چین، غزنی، افریقہ، امریکہ، مکہ شریف اور مدینہ شریف سے بے شمار استفتاء آتے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے، آپ کے ذمہ کار فتوی اس درجہ وافر کثیر تھا جسے دس مفتی انجام نہ دے سکتے مگر آپ کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے صاحب قلم سیال مفتی، نادر روزگار، یکتائے زمانہ امام بنایا تھا اس لئے آپ نے تنہا اتنی عظیم و جلیل خدمت دینی رضائے رب کے لئے انجام دی۔ (سوانح اعلیٰ حضرت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی تیرہ سال دس مہینے کی عمر ہی میں فارغ التحصیل ہو گئے اور اسی دن سے فتویٰ لکھنا شروع کر دیا اور فتویٰ نویسی کا یہ سلسلہ عمر شریف کے آخری حصہ یعنی تقریباً پچاس برس تک جاری رہا اگر پچاس برس کے تمام فتوے محفوظ رہتے تو نہ جانے مراسم اسلامیہ پر مشتمل کتنے انسائیکلو پیڈیا تیار ہوتے، مگر افسوس کہ ان کے بہت سے فتووں کی نقل نہ لی جا سکی پھر بھی جو نقل ہو سکے اور امام احمد رضا نے جنہیں ترتیب کے ساتھ کتابی شکل دی وہ بڑی تقطیع یعنی جہاز سائز کے بارہ جلدوں میں ۷۵۰۹ سات ہزار پانچ سو نو صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور کل بارہ جلدوں میں فتووں کی تعداد ۶۸۵۸ چھ ہزار آٹھ سو اٹھاون ہے۔ اور اس مجموعۂ فتاوی کا نام امام احمد رضا نے "العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" رکھا ہے۔ ان میں سے کچھ تو امام احمد رضا نے بذات خود شائع کر لیا تھا اور کچھ شہزادہ امام احمد رضا تاجدار اہل سنت الشاہ مولانا مصطفی رضا خاں المعروف حضور مفتی اعظم ہند کی زیر نگرانی شائع ہوئے اور کچھ بعد میں مطبوع ہوئے۔ اور آج کل یہ کل کے کل مطبوع ہیں بلکہ رضا اکیڈمی بمبئی نے تمام جلدوں کو ایک ہی سائز میں نہایت مناسب و موزوں اور حسین و خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ رضا اکیڈمی کا یہ عظیم کارنامہ رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اور انتہائی مسرت کی بات ہے کہ "رضا فاؤنڈیشن لاہور" کی طرف سے "فتاوی رضویہ" کے شایان شان طباعت کی جا رہی ہے جس میں عربی عبارات کے ترجمہ، حوالہ جات کی شاندہی، پیرا بندی، نئی کتابت، عمدہ کاغذ، نفیس طباعت اور جلد بندی کا عمدہ اہتمام کیا

جارہا ہے۔اس انداز کی طباعت سے فتاوی رضویہ بارہ جلدوں کی نہایت مناسب ضخامت میں تخمیناً تیس یا بتیس جلدیں ہوں گی رضا فاؤنڈیشن لاہور کی یہ وقیع کاوش ملت اسلامیہ کے لئے قابل فخر اور لائق صد ستائش ہے۔

اور میں نے احادیث اخذ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر ایک جلد کا الگ الگ تعارف و تجزیہ بھی پیش کیا ہے۔

یعنی پہلی جلد کن ابحاث و مسائل پر مشتمل ہے اور دوسری جلد کن ابواب و احکام پر، اسی طرح تیسری اور چوتھی علی ھذا القیاس۔

ان کی مزید خصوصیت وہاں پر ملاحظہ ہوں۔

فتاوی رضویہ کے تجزیاتی جائزہ کے بعد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی سند فقہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

سندِ فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ و مشائخ حنفی ہیں۔ ملاحظہ ہو العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ جلد اول، ص ۵

النبی الکریم الامین علیہ الصلوۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود

حضرت علقمہ — حضرت الاسود

حضرت ابراہیم

حضرت حماد

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

حضرت ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابو حفص الکبیر)

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری

امام ابو عبداللہ السمرقندی

شیخ ابو بکر محمد بن الفضل البخاری

شیخ القاضی ابو علی النسفی

امام شمس الائمہ الحلوانی

امام فخر الاسلام البزدوی

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ)

امام عبدالستار بن محمد الکردری

شیخ جلال الدین الکبیر

شیخ عبدالعزیز الجاری

شیخ سید جلال الدین الجاری

شیخ علاء الدین السیرانی

شیخ سراج قاری الہدایہ

شیخ کمال ابن الہمام (صاحب فتح القدیر)

شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحنہ

شیخ احمد بن یونس القلعی

شیخ محمد بن عبداللہ المسیری | شیخ عبداللہ الخریری | شیخ محمد بن احمد الحموی | شیخ احمد الحمی

شیخ حسن الشرنبلالی (صاحب نورالایضاح وغیرہ) | شیخ علی المقدسی | شیخ احسن الحانوتی | شیخ عمر بن نجیم

شیخ احمد شوبری

شیخ اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)

شیخ عبدالغنی بن اسماعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیہ وغیرہ)

شیخ اسماعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری

شیخ عبدالقادر بن خلیل

شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المرجانی

شیخ محمد عابد الانصاری المدنی

شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ

شیخ عبدالرحمن اسراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ

امام احمد رضا البریلوی

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

com

فتاویٰ رضویہ اور احادیث

امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہ علم و دانش میں ملک و بیرون ملک سے جو سوالات استفتاء آتے تھے ان سب کا جواب وہ نہایت دقت نظر اور دلائل و براہین کی روشنی میں تحریر فرماتے تھے، ان کا عام طریقہ استدلال یہ ہے کہ وہ مسئلے کی وضاحت یا مسئلے کو مبرہن کرنے کے لئے سب سے پہلے آیات قرآنیہ پیش کرتے ہیں پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، اس کے بعد اقوال ائمہ، علماء اور دیگر فقہی جزئیات نقل کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں کہ ایک آیت یا صرف ایک حدیث پر اکتفا کرتے ہوں بلکہ جب آیات و احادیث پیش کرنے پر آتے ہیں تو ایک مسئلے کی وضاحت کے لئے کئی کئی آیتیں اور حدیثیں ذکر کرتے ہیں۔ خصوصاً جب حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیر کرتے ہیں تو جلوہائے حدیث کی ایک رنگین دنیا آباد نظر آتی ہے، اور جب اقوال ائمہ اور جزئیات شرعیہ پیش کرنے پر آتے ہیں تو ان کے قلم کی جولانی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔

امام احمد رضا کے مجموعہ فتاویٰ میں جزئیات فقہ اور دیگر تحقیقات ادلہ کے ساتھ ساتھ احادیث کا جو ذخیرہ نظر آتا ہے وہ دیگر کتب فتاویٰ میں کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ ان کی بصیرت حدیث کا واضح و بین ثبوت ہے کہ ان کے بہت کم فتوے ایسے ملیں گے جو حدیثوں اور دلیلوں سے معمور و مشحون نہ ہوں۔

حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت نگاہ اور حدیثوں سے استدلال کی کیفیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ان کے پورے مجموعۂ فتاویٰ میں غیر مکرر احادیث کی تعداد ۳۵۹۱ ہے۔ اور اتنی ہی بیان سے کچھ کم تعداد احادیث مکررہ کی بھی ہوگی۔

پہلے میں نے غیر مکرر کی طرح مکررات کو بھی لگ سے شمار کرنا شروع کیا تھا مگر کثرت کے سبب کچھ الجھنیں در پیش ہوئیں تو زیادہ مفید و کار آمد نہ سمجھ کر ترک کر دیا۔

مکررات

ایک مفتی کے سامنے بسا اوقات متعدد مسائل کے سوالات ایک جیسے اور ایک نہج کے ہوتے ہیں اگر چہ کبھی بعض کی نوعیت الگ ہوتی ہے اور مفتی جب جواب لکھتا ہے تو ایک جیسی دلیلیں ہر جواب میں پیوست کرتا چلا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں گو سوال و جواب جداگانہ ہوتے ہیں

مگر دلائل کا محور و منشاء ایک ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا کے مجموعۂ فتاوی میں بھی ہمیں دوسری جزئیات فقہ کے ساتھ حدیثیں بھی مکرر و سہ کرر دکھائی دیتی ہیں۔ جو انہوں نے ایک نہج کے متعدد سوال کے جواب میں بطور دلیل پیش کی ہیں گو مکرر حدیثوں کی تعداد خاصی ہے مگر ہم نے ان مکرر حدیثوں کے استخراج سے احتراز کیا ہے۔

اسی طرح امام احمد رضا کے بعض رسالوں میں بھی کچھ مکرر حدیثیں نظر آتی ہیں مگر بہ نسبت فتاوی کے رسالوں میں یہ بات بہت کم ہے البتہ چند رسالوں کے تقابل کے بعد شاذ و نادر ہی مکرر حدیثیں سامنے آتی ہیں تو ہم نے ایسی مکرر حدیثوں کے جمع کرنے سے بھی اجتناب کیا ہے جو دو یا چند رسالوں کے تقابل سے ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن کہیں کہیں قارئین کو چند حدیثیں بظاہر مکرر نظر آئیں گی مگر دقت نگاہ سے دیکھنے کے بعد فرق محسوس ہو جائے گا کہ یہ حدیثیں حقیقتاً مکرر نہیں ہیں کیونکہ ایسی حدیثوں میں کچھ نہ کچھ مابہ الامتیاز فرق ضرور ہے، یا تو روایت و سند میں فرق ہے یا نفس حدیث کے بعض الفاظ میں یا حدیث کے محولہ و غیر محولہ ہونے میں فرق ہے۔

یعنی امام احمد رضا نے حدیث پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اکثر و بیشتر اسناد حدیث و راویان حدیث اور ماخوذ منہ کتاب کا بھی ذکر کیا ہے جیسے رواہ البخاری عن فلاں و رواہ مسلم عن فلاں وغیرہ۔ اور بعض حدیثیں ایسی بھی ہیں جن میں سند و راوی کا کوئی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کتاب کا حوالہ ہے بلکہ صرف متن حدیث مذکور و مسطور ہے۔ کیونکہ مدعا تو متن حدیث ہی سے حل ہو جاتا ہے مگر پھر بھی اس کی تقویت کے لئے سند و روایت وغیرہ ذکر کیا جاتا ہے لہٰذا امام احمد رضا کی پیش کردہ بیشتر حدیثیں مستند و محولہ ہوتی ہیں اور اگر اتفاق سے ایسی حدیث مکرر ہے جو کہیں پر سند و روایت کے ساتھ مذکور ہے اور کہیں پر بغیر سند و روایت کے، تو ہم نے حدیث وہاں سے لی ہے جہاں پر سند وغیرہ کے ساتھ مرقوم ہے۔

اس بات کی رعایت سے اگرچہ کچھ الجھنوں اور صعوبتوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے کہ کبھی بغیر سند والی حدیث پہلے لکھنے میں آئی پھر وہی حدیث کہیں پر سند کے ساتھ نظر آئی تو سند والی لے کر پہلی بغیر سند والی کو قلمزد کر دینا پڑا ہے تاکہ حدیث مکرر نہ ہو جائے۔

اور بعض رسالوں میں جو حدیثیں مکرر آئی ہیں تو ہم نے اپنے صوابدید کے اعتبار سے جہاں پر مناسب و محمود سمجھا ہے وہاں سے حدیث کا استخراج کیا ہے۔ حدیثوں کا مکرر و بار بار آنا امام احمد رضا

کے زور قلم واسلوب تحقیق اور اتمام موضوعیت پر دال ہے ورنہ یہ کوئی معیوب وغیر محمود بات نہیں ہے، اگر مکررات کا ذکر کرنا عیب وغیر مستحسن ہے تو صحیح بخاری شریف اور امام بخاری کو کیا کہا جائے گا کہ ایک روایت کے مطابق بخاری شریف میں کل احادیث ۷۲۷۵ سات ہزار دو سو پچھتر ہیں اور حذف مکررات کے بعد چار ہزار۔

امام بخاری نے اکثر احادیث کو ایک سے زیادہ جگہ ذکر کیا ہے حتی کہ بعض احادیث کو سو۔ سولہ جگہ ذکر کیا ہے، یہ حقیقت میں اگرچہ لفظاً تکرار ہے مگر معنوی اعتبار سے تکرار نہیں۔

تکرار کی دو صورت ہے۔ سند میں تکرار ہو متن میں تکرار ہو

سند کے لحاظ سے اگر دیکھیں تو شاید کوئی جگہ ایسی ہو جہاں امام بخاری نے ایک حدیث کو دو جگہ ایک ہی سند کے ساتھ ذکر کیا ہو۔

متن میں اگر تکرار ہو تو اس کی لفظی تکرار میں متعدد فوائد ہیں۔ ازجملہ ایک فائدہ مختلف ابواب پر استدلال ہے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ راوی کبھی ایک حدیث کو مختصر ذکر کرتا ہے، دوسرا مفصل، تو مفصل ذکر کر دینے سے حدیث کی تکمیل ہو جاتی ہے، وغیر ذلک۔

انہیں وجوہات کی بناء پر امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے کہیں کہیں حدیثیں مکرر ذکر کی ہیں تاکہ افادۂ مطالب وایضاح معانی کو جامع ہوں اور اثبات دعوی وقیع تر ہو جائے۔

فتاویٰ رضویہ اور رسائل

امام احمد رضا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے جب کوئی سوال پیش ہوتا تو وہ مسائل کا منشاء ومراد اور رجحانِ طلب سمجھ لیتے پھر جواب قلم بند فرماتے کیونکہ کامیاب وظفریاب مفتی وہی کہلاتا ہے جو روح سوال کو جواب میں واضح کر دے اور اول نظر میں سوال کا تیور پہچان لے۔ امام احمد رضا کے اندر یہ وصف بدرجۂ اتم موجود تھا اس لئے انہوں نے مختلف انداز میں سوالوں کے جوابات ارقام کئے ہیں مگر ہر ایک جواب دلائل وبراہین سے مرصع ومملو ہوتا ہے، پھسپھسا یا غیر معیاری جواب کوئی بھی نہیں ہوتا، ان کی بارگاہ میں آئے ہوئے سوالات کا انہوں نے مختلف اور انوکھے انداز میں جواب تحریر کیا ہے۔ ان میں کوئی جواب مختصر ہے، کوئی مفصل

متوسط اور کسی میں انتہائی شرح وبسط ہوتی ہے۔ امام احمد رضا کا جو جواب مفصل و مشرح ہوتا تو وہ اس تفصیلی تحریر کا کوئی نام ضرور تجویز کرتے اور اس طرح وہ ایک رسالہ قرار پاتا۔ امام احمد رضا نے اس طرح کے بہت سارے جوابات رقم کئے اور کوئی نہ کوئی نام ضرور تجویز فرمایا اور یہ نام نہایت مناسب و موزوں ہوتا ہے بلکہ اس میں دو باتیں قدر مشترک ہوتی ہیں۔

☆ ایک یہ کہ نام ہی سے رسالے کے مضمون کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

☆ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ نام تاریخی بھی ہوتا ہے یعنی نام کے عدد ہی سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ رسالہ کس سن میں تصنیف کیا گیا۔

اور رسالوں کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر رسالہ زیادہ تر ایک ہی موضوع سے متعلق ہوتا ہے گو ضمناً دوسری باتیں بھی آجاتی ہیں مگر دلائل و تحقیقات کا محور و مرکز اس کی موضوعیت ہی پر گردش کرتا ہے۔ اور رسالوں میں بیشتر تو ضخیم ہی ہیں مگر بعض قدرے مختصر بھی ہیں۔

مجموعۂ فتاوی میں جو رسائل شامل ہیں وہ مضمون فتاوی اور ابواب فتاوی سے منطبق ہونے کی وجہ سے منسلک ہیں ورنہ رسالوں کو فتاوی کی ضخامت و حجم بڑھانے کے لئے شریک نہیں کیا گیا ہے بلکہ موضوعیت سے متعلق ہونے کے سبب سے انہیں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے تاکہ فتاوی کی جامعیت میں خلل نہ پڑے۔

فتاوی رضویہ کے مشمولہ رسائل میں سے چند ہی ایسے ہیں جن کو ضرورت وقت کے لحاظ سے علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے ورنہ بیشتر رسائل مجموعہ کی اشاعت کے ساتھ ہی مطبوع ہوتے رہے ہیں۔

"العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ" میں مشمولہ کل رسائل کی تعداد ۱۴۰ ایکسو چالیس ہے۔ ہر ایک رسالے کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے ان رسائل میں سے ۱۱۰ ایکسو دس رسالوں سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے اور ان کا تعارف و تبصرہ مستقلاً مرقوم ہے اور ۳۰ تیس رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے اس لئے ان کا تعارف و تذکرہ جلدوں کے تعارف کے تحت ضمناً مسطور ہے۔

رسالوں کے تعارف میں انداز یہ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسالہ کونسے سوال کے جواب پر مشتمل ہے اور یہ کس مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں ہے اور اس میں کیا کیا خوبیاں ہیں، اس کے اندر خاص بات کیا ہے اور اس میں حدیثیں کتنی ہیں اور کتنے صفحات پر مشتمل ہے۔

غرضیکہ رسالوں کے تعارفی تجزیے میں ان کے مشتملات و مندرجات کا خلاصہ مختصر لفظوں میں پیش کیا گیا ہے جس سے پورے رسالے کا خلاصہ و نچوڑ چند سطروں میں ہو گیا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

زیر نظر کتاب فتاویٰ رضویہ بارہ جلدوں اور ان میں مشمولہ تمام رسائل کی ماخذ و مستخرج حدیثوں کا مجموعہ ہے۔

ان کے علاوہ امام احمد رضا کی دیگر تصنیفات و رسائل کی حدیثیں اس کتاب کی دوسری جلدوں میں پیش کی جائیں گی، بیشتر رسالوں کی نوعیت گرچہ ایک ہے مگر وہاں پر ان کا تذکرہ و تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

سبب تالیف

میں آج سے کئی برس پہلے حیدر آباد سے قریب کامارپلی کے مدرسہ ضیاء العلوم میں صرف ایک سال کے لئے بحیثیت مدرس تھا اور اس شہر کی مرکزی مسجد میں میں ہر جمعہ کو خطاب کیا کرتا تھا، خطاب کے دوران میں یہ کوشش رہتی تھی کہ حدیثیں زیادہ سے زیادہ پیش کی جائیں مگر اتفاق یا سوء اتفاق کہئے کہ اس مدرسے میں حدیث کی کوئی متداول کتاب نہیں تھی، چونکہ وہاں پر میرے رہنے کے سبب سے ہی درس نظامی کا آغاز ہوا تھا اور نہ صرف حفظ و قرأت ہی کی تعلیم ہوتی تھی اس لئے حدیث کی تو کیا درس نظامی کی بھی کوئی کتاب نہیں تھی۔ مگر ایک شغف اس راہ میں میرا دامن کشاں تھا اور میں مجبور تھا لیکن ہوتا یہ تھا کہ اس وقت جو کتاب بھی میرے مطالعے میں آتی اور اس میں جو حدیثیں ہوتیں، میں اپنے موضوعات سے متعلق منتخب کر کے انہیں نوٹ کر لیتا تھا یہ سلسلہ کچھ دنوں تک ہی چلا کہ اچانک خیال آیا کہ صرف امام احمد رضا عظیم البرکت امام احمد رضا بریلوی ہی کی کتابوں سے حدیثیں اخذ کیا کروں گا اور موضوعات سے جو حدیثیں متعلق ہوں گی انہیں جمعہ کے خطاب میں بیان کیا کروں گا لہذا میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا اس طرح سے میرے پاس کافی حدیثیں کتب امام احمد رضا سے ماخوذ و مستخرج مجتمع ہو گئیں۔

پھر ایک دن خیال آیا کہ اگر کتب اعلیحضرت کی ساری حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں یکجا کر کے کتابی شکل دی جائے تو یہ امام احمد رضا پر ایک اہم اور عمدہ کام ہوگا انہیں جذبات و عواطف کی

بنیاد پر میں نے ابواب کے ضمن میں حدیثیں جمع کرنا شروع کیں یہاں تک کہ میرے پاس کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ حدیثوں کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہو گیا، اس کے بعد میں نے میرے اساتذہ کرام اور دیگر اکابر علماء اسلام سے اس سلسلے میں مشورہ کیا تو سبھوں نے بیک زبان میری اس کاوش و جستجو کو سراہا اور حوصلہ افزائی فرمائی اور دعاؤں سے نوازا، پھر میرا کاروان شوق بڑھتا چلا گیا اور نوبت بایں جا رسید کہ میرا ثمرۂ آرزو اور شوق جستجو آج کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں کی زینت اور نگاہوں کے لئے سامان تسکین ہے۔

ہم اس راہ شوق و جستجو میں کتنا کامیاب و کامراں ہوئے ہیں اس کا فیصلہ معزز قارئین ہی فرمائیں۔

طرز تالیف

پہلے پہل میں نے کتب امام احمد رضا سے مستخرجہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کیا تھا مگر مستخرجہ حدیثیں تمام ابواب فقہ کو حاوی نہ ہو سکیں پھر یہ کہ کسی باب میں حدیثیں تو بکثرت آئیں اور کسی میں بالکل نا کے برابر، جس سے بابوں کے درمیان توازن قائم نہ رہنے کا امکان تھا اس لئے میں نے اپنے اساتذہ اور دیگر مخلص و معاون اکابر علماء سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ حدیثیں مسلسل جمع کی جائیں اور قائم کردہ ابواب کو مسترد کر دیا جائے میں نے پھر ہارے دیگر حدیثیں مسلسل جمع کرنا شروع کیں یعنی ایک کتاب لی اور اس کا تعارف لکھا پھر اس میں جو حدیثیں نظر آئیں ان سب کو تسلسل کے ساتھ جمع کرتا رہا — مگر یہ یاد رہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ میں جس طرح عام لوگوں کے سوالات پیش ہوتے تھے اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ علماء اور دانشور حضرات معلومات اور استصواب رائے کے لئے سوالات بھیجتے تھے اس لئے بعض سوالات میں بھی احادیث مذکور ہیں تو ہم نے سوالوں کی حدیثیں اخذ نہیں کی ہیں بلکہ صرف جوابات اور امام احمد رضا ہی کی مستخرجہ حدیثیں نقل کی ہیں۔

اور یہ بھی واضح رہے کہ امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات کسی نہ کسی سوال کا جواب ہیں جو ان کے مجموعہ فتاویٰ اور دیگر رسائل سے ظاہر ہے۔

استخراج حدیث کا یہ سلسلہ بھی کافی دنوں تک چلا یہاں تک کہ میرے پاس کافی مواد جمع ہو گئے۔

پھر خیال آیا کہ اس صورت میں کسی بھی حدیث کو تلاش کرنے میں بڑی وقت و دشواری پیش آئے گی تو ہم نے اس دشواری کا حل اس طرح پیش کیا ہے کہ تمام حدیثوں کو ابواب کے ضمن میں جمع کر کے ان کی ایک فہرست مرتب کر دی ہے۔ جس اس فہرست میں حدیثیں ابواب کے ضمن میں مل جائیں گی، اس طرح حدیث کی تلاش و جستجو میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کہ جس باب سے متعلق حدیث دیکھنی ہو تو وہ اس فہرست کے ذریعہ سے بآسانی مل جائے گی، اس فہرست میں ہم نے صرف نفس حدیث کے لکھنے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ تفصیل چونکہ اصل کتاب میں موجود ہے اس لئے اس سے صرف نظر کر کے حدیث نمبر اور صفحہ نمبر لکھ دیا گیا ہے جس سے اصل کی طرف رجوع آسان ہو گیا ہے۔ اور مستخرجہ احادیث میں ہم نے یہ کیا ہے کہ ہر حدیث کے آخر میں اس کا حوالہ درج کر دیا ہے کہ یہ حدیث امام احمد رضا کی کونسی کتاب اور کس صفحہ میں ہے۔

اور دوسری کاوش یہ رہی ہے کہ امام احمد رضا امام احمد رضا نے حدیث پیش کر کے حدیث کی جس کتاب کا حوالہ درج فرمایا ہے ہم نے اس محولہ کتاب سے بھی استخراج صفحات کیا ہے مثلاً امام احمد رضا نے بخاری و مسلم وغیرہما کا حوالہ دیا ہے تو ہم نے قوسین میں یہ تحریر کر دیا ہے کہ یہ حدیث بخاری و مسلم وغیرہما کے کس صفحہ اور کس باب میں ہے تاکہ قارئین کو حدیث کی اصل کتاب کا بھی پتہ چل جائے کہ امام احمد رضا کی یہ مستخرجہ حدیث پاک حدیث کی فلاں متداول کتاب میں موجود ہے۔ اور اس کا صفحہ نمبر و باب تحریر کر دینے سے اصل کتاب کی طرف رجوع کرنے میں بڑی آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

یہ کام بادی النظر میں کچھ دقت طلب اور صعوبت انگیز تو معلوم نہیں ہو رہا ہے لیکن جو اس راہ کا مسافر و سالک ہے انہیں اس کی صعوبتوں اور دشواریوں کا بخوبی اندازہ ہے کہ کبھی ایک حدیث کی تلاش و جستجو میں پورا دن گزر جاتا ہے پھر بھی حدیث نہیں مل پاتی۔ ایسا حادثہ میرے ساتھ بہت ہوا ہے کہ حدیث کے ضمن میں مثلاً بخاری یا ترمذی کا حوالہ موجود ہے مگر تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امام احمد رضا کا تحریر کردہ حوالہ غلط ہے بلکہ میری تلاش میں خلل ہے اور میری کمی ہے، اور جب کبھی تلاش بسیار کے بعد بھی حدیث نہیں ملتی تو اس وقت دل پژمردہ ہو جاتا،

اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ محولہ کتاب میں حدیث بآسانی مل جاتی ہے تو اس وقت خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی۔

مگر اس سلسلے میں یہ دشواری پیش آتی ہے کہ بہت تلاش بسیار کے باوجود حدیث نہیں مل سکی ہے تو مجبوراً دوسری کتاب سے اس کا حوالہ لیا گیا ہے۔ ویسے یہ کوئی معیوب بات بھی نہیں ہے کہ حوالہ کسی کتاب کا ہو اور صفحہ نمبر کسی اور کتاب کا درج کیا جائے جبکہ بعینہٖ وہی حدیث اس دوسری کتاب میں موجود ہو۔ اس لئے ہماری کوشش و محنت صرف یہ رہی ہے کہ کسی طرح بھی ہو حدیث حوالے سے مزین و آراستہ ہو جائے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ امام احمد رضا نے جو حوالے دیئے ہیں وہ یونہی ہوا پانی پر تحریر کے مترادف نہیں ہیں بلکہ وہ بھی ایک معنی رکھتے ہیں اور ان کی بھی ایک حقیقت و سچائی ہے۔

اس کے باوجود اگر امام احمد رضا کو قلیل البضاعۃ فی الحدیث کہہ جائے تو یہ ان کور بختوں اور بد بختوں کا حصہ ہوگا جنہیں ضیائے حدیث میں سے کچھ نہیں ملا ہے اور جو ابھی تک اپنی سیاہ بختی اور کوتاہ نصیبی کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

ہم نے مستخرجہ احادیث کو حوالوں سے مزین و مرصع کرنے کی انتہائی کوشش و جانفشانی کی ہے اس کے باوجود کچھ حدیثیں بغیر حوالہ کے رہ گئی ہیں، وجہ یہ ہے کہ امام احمد رضا قدس سرہ نے جن کتب حدیث کے حوالے درج فرمائے ہیں ان میں سے بیشتر آج کل یا تو کمیاب ہیں یا بالکل نایاب ہیں اور جو کتابیں مجھے دستیاب ہوئیں ان سے حتی الوسع استفادہ کیا گیا ہے۔

پھر بھی خیال یہ ہے کہ جوں جوں حوالے ملیں گے انہیں آئندہ ایڈیشنوں میں سپرد قلم کر دیں گے۔

امام احمد رضا احادیث کے تحت زیادہ تر کتاب و مصنف کتاب دونوں کا نام ذکر کرتے ہیں، کہیں پر صرف ذکر کتاب پر اکتفا کرتے ہیں اور کہیں پر صرف مصنف کا نام تحریر کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مصنف مشہور و معلوم ہے تو کوئی الجھن محسوس نہیں ہوتی مگر جو مصنف غیر معروف ہے وہاں پر کافی دشواریاں درپیش ہوتی ہیں کہ پتہ نہیں اس مصنف کی کونسی کتاب میں یہ حدیث مذکور ہے کیونکہ ایک مصنف کی چند کتابیں بھی ہو سکتی ہیں،

ہم نے جن کتب حدیث سے استخراج صفحات کیا ہے ان کی ایک الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان کتابوں کی تعداد تقریباً یکسو ہے اور امام احمد رضا امام احمد رضا بریلوی نے جن جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ان کی الگ فہرست مرتب کی ہے اور ان تمام کتابوں کی تعداد ۴۵۶ چار سو چھپن ہے۔ اس تعداد میں اسماء کتب بھی داخل ہیں اور اسماء مصنفین بھی۔

اور کہیں امام احمد رضا نے اگر صرف کتاب کا نام ذکر کیا ہے اور مصنف کا نام نہیں لکھا ہے تو ہم نے اس کتاب کے مصنف کا نام فہرست میں شامل کر دیا ہے اور اسماء کتب کے ساتھ ساتھ تمام مصنفین کا سن وفات بھی تحریر کیا ہے، اور سہولت و آسانی کے لئے ان کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کر دی ہے۔

پہلے پہل جب ہم نے حدیثیں ابواب کے ضمن میں جمع کی تھیں تو ان سے احادیث کا مفہوم بغیر تشریح و توضیح کے ابواب کے ضمن میں ہونے کے سبب سے خود بخود واضح و متعین ہو گیا تھا مگر جب مسلسل جمع کیں تو حدیثیں مخلوط ہو گئیں اور بعض حدیث تشریح طلب ہوئی اس لئے ہم نے ہر حدیث کے اوپر ایک عنوان و سرخی قائم کی ہے جس سے حدیث کی مختصر وضاحت ہو گئی ہے اور اس سے مستفہم مسئلے کی طرف اشارہ بھی ہو گیا ہے اس کے باوجود کہیں کہیں مزید توضیح کی ضرورت درپیش ہوئی ہے تو ہم نے وہ بھی مختصر لفظوں میں کر دی ہے۔ اور یہ توضیح و تشریح کہیں پر قوسین میں ہے اور کہیں بغیر قوسین کے، حسب ضرورت و مقام ایسا کیا گیا ہے، اور ان توضیحات کے لئے بسا اوقات امام احمد رضا کی ہی کتاب کا سہارا لیا گیا ہے اور کبھی اس کے بغیر ہی وضاحت کر دی گئی ہے۔

شروع میں حدیثیں تسلسل کے ساتھ جمع کرتے وقت یہ خیال آیا تھا کہ حدیثوں کو اس طرح اخذ کیا جائے تاکہ امام احمد رضا کا، استشہاد واضح ہو جائے یعنی امام احمد رضا نے جس بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ حدیث پیش کی ہے وہ پوری بات بھی لکھی جائے اور جس مسئلے کی تائید و توثیق کے لئے اسے نقل کی ہے وہ بھی لکھا جائے مگر سوچا کہ ایسا کرنے سے تالیف نہایت ضخیم ہو جائے گی پھر یہ کہ وہ تمام شواہد و مسائل تو امام احمد رضا کی کتابوں میں موجود ہیں ہی یہاں پر اور نقل کرنا تکرار اور حجم بڑھانے کے مترادف ہو جائے گا اس لئے ہم نے ان مسائل و استشہادات کو نقل نہیں کیا ہے جن کے لئے امام احمد رضا نے حدیثیں پیش فرمائی ہیں بلکہ صرف نفس حدیث کو نقل کر کے ایک عنوان قائم کر دیا ہے جو اس سے مستفہم و متبادر مسئلے کی طرف مشیر ہے۔

ہاں اتنا ضرور کیا ہے کہ ہر حدیث کے نیچے اس کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ جن صاحب کو اس منقولہ حدیث کے ضمن میں امام احمد رضا، امام احمد رضا کا طرز استشہاد و استدلال دیکھنا ہو وہ بآسانی دیکھ سکیں۔

البتہ امام احمد رضا نے اگر کسی حدیث پر بحث کی ہے یا راوی پر جرح و تعدیل کی ہے یا اور

دوسرے طور سے احادیث پر جو کلام کیا ہے تو اس پوری بحث کو ہم نے شرح وبسط کے ساتھ نقل کیا ہے، ایسا اس لئے کیا ہے تاکہ امام احمد رضا کی حدیث دانی کی بصیرت خوب خوب واضح و آشکار ہو جائے۔

کتب امام احمد رضا میں جو حدیثیں مذکور ہیں ان میں سے بیشتر مترجم ہیں اور بعض غیر مترجم، اور میری مستخرجہ حدیثوں میں جو غیر مترجم ہیں ان سب کا ترجمہ میں نے کیا ہے اور دونوں ترجموں کے درمیان امتیاز کے لئے میں نے اپنے ترجمہ کے خیر میں قوسین میں مؤلف لکھ کر تفریق کر دی ہے۔

امام احمد رضا کا طریقہ یہ تھا کہ سائل اگر عامی ہوتا تو عربی عبارات کا ترجمہ و خلاصہ کرتے ورنہ سائل اگر عالم یا اہل علم ہوتا تو عربی عبارتوں کا ترجمہ نہیں کرتے تھے مگر فارسی عبارات کا ترجمہ وہ کبھی بھی نہیں کرتے تھے کیونکہ اس وقت فارسی زبان کا خاصا رواج تھا بلکہ کہیں کہیں اردو کی طرح مستعمل بھی تھی اور زیادہ تر لوگ سے بولتے لکھتے اور بآسانی سمجھتے تھے۔

امام احمد رضا کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ اردو کی طرح عربی اور فارسی بلا تھکھک بولتے اور لکھتے تھے۔ وہ خود فرماتے ہیں کہ

بفضلہ تعالیٰ مجھے اردو کی طرح عربی فارسی بولنے یا لکھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی ہے۔ (ملفوظ مفسوم)

یہی وجہ ہے کہ امام احمد رضا نے عرب و عجم کے علماء و فضلاء کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور علوم و فنون کے دریا بہائے۔

اور جس کے نتیجے میں وہ عالمی آفاقی شہرت و مقبولیت کے حامل ہوئے۔

اختتامیہ

اخیر میں مجھ بے بضاعت و کم مایہ کی اہل علم اکابر و احباب سے گزارش ہے کہ میری اس تالیف میں اگر کوئی کمی یا خامی رہ گئی ہے تو مجھے ازراہ کرم اطلاع فرمائیں تاکہ اس کا ازالہ ہو سکے۔ غلطی چونکہ انسان ہی سے ہوتی ہے اس لئے اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو وہ سراسر میری غلطی ہوگی، امام احمد رضا مجدد ملت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دامن اس سے پاک ہوگا۔

چونکہ یہ میری پہلی تالیفی کاوش ہے اس لئے مجھے احساس ہے کہ اس میں غلطیاں ضرور ہوئی ہوں گی، میں تمام غلطیوں اور خامیوں سے رؤف و رحیم کی بارگاہ عالی میں التجا کرتا ہوں کہ وہ ان سب کو اپنے کرم سے معاف فرمائے، آمین۔

سرنامہ کے اختتام پر میرے وہ اساتذہ گرامی جو علم و فضل کے آفتاب و ماہتاب ہیں اگر ان کی بارگاہ ذی وقار میں سپاس نامہ پیش نہ کروں تو میری نیاز مندی کا خون ہوگا جنہوں نے قدم قدم پر میری رہنمائی فرمائی خصوصاً

مخزن علم و حکمت حضرت علامہ و مولانا سید عارف صاحب قبلہ بانپاروی شیخ الحدیث مظہر اسلام بریلی شریف نے میری اس تالیف کی موقع موقع سے نہایت مناسب و موزوں اصلاح فرمائی اور مجھے دعاؤں سے نوازا۔

اور اسم با مسمیٰ واقف رمز شریعت و طریقت حضرت علامہ و مولانا محمد صالح صاحب قادری بریلوی استاذ ادب مظہر اسلام بریلی شریف نے میرے ترجموں اور تعارف ناموں اور دیگر ضروری چیزوں کی بڑی تعمق نظر سے اصلاح فرمائی اور میری غلطیوں کی نشاندہی کی۔

اور جامع معقول و منقول حضرت علامہ و مولانا نعیم اللہ خاں صاحب بستوی صدر المدرسین مظہر اسلام بریلی شریف نے بھی مجھے نیک اور مفید مشوروں سے نوازا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

اور میں تہہ دل سے مشکور ہوں امام علم و فن حضرت علامہ و مولانا خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ کا جو ذرہ نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے میرے حوصلوں کو جلا بخشتے رہے اور مفید و کار آمد مشورے بھی دیئے۔

اور محقق عصر آبروئے علم و قلم حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی استاذ ادب الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا بھی میں بے حد ممنون ہوں کہ جن کے مشوروں سے میرے رہوار فکر کو جنبش ہوئی اور جن کے ایماء پر ہم نے اس تالیف کی ترتیب میں ضروری ترمیم و تبدیل بھی کی۔

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میرے اساتذہ کرام کی عمروں میں برکتیں عطا فرمائے اور ان کا سایہ

کرم سائر اہلسنت پر تادیر قائم رکھے۔

یا اللہ! یا رحمٰن! یہ حضرات، اہلسنت کے سرمایہ ہیں انہیں عمر خضر عطا فرما۔

اور ناحق شناسی ہوگی اگر شکریہ ادا نہ کروں ناشر مسلک امام احمد رضا عالیجناب الحاج محمد توفیق صاحب رضوی صدر رضا اکیڈمی شاخ نائیگاؤں ضلع ناندیڑ مہاراشٹر کا جو میرے ممد و معاون ہیں اور جنہوں نے حوالے کے لئے میرے لئے کچھ کتابیں فراہم کیں اور جن کی دیگر کرم نوازیاں بھی ناقابل فراموش ہیں اور مسلک امام احمد رضا کی اشاعت کے لئے جنہوں نے تن من اور دھن کی بازی لگا رکھی ہے اور میں ان کی اس خواہش کا احترام کرتا ہوں کہ وہ بھی اس کتاب کو شائع کرانے کے مشتاق و خواہش مند تھے۔

میرے اس سپاس نامے کی فہرست اگرچہ طویل ہو رہی ہے، مگر جی چاہتا ہے کہ امتنان و تشکر کا ارمغان خلوص پیش کروں محبی لالہ رخ حضرت مولانا غلام جابر صاحب شمس سکریٹری ادارہ افکار حق بانسی بازار پورنیہ بہار کی بارگاہ محبت میں جنہوں نے ہمیں ہر موڑ پر مہمیز لگائی، ان کی بھی آرزو تھی کہ وہ اس کتاب کو شائع کریں۔

اور میں فراموش نہیں کر سکتا میرے دیگر احباب وفا شعار و اقرباء کے ساتھ عزیز از جان ان مخلص دوستوں یعنی حضرت مولانا غلام مختار صاحب قادری، حضرت مولانا شمس الدین صاحب رضوی، حضرت مولانا تراب صاحب رضوی اور حضرت مولانا شمیم اختر صاحب رضوی کو جن کی دعاہائے سحر گاہی قدم قدم پر میرے شریک حال رہیں۔

السعی منی و الاتمام من اللہ و ما توفیقی الا باللہ و علیہ توکلت و الیہ انیب

محمد عیسیٰ رضوی قادری دیناجپوری
الجامعۃ الرضویہ مظہر العلوم
گرسہائے گنج، قنوج (یو۔پی)
۳؍ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ
۲۲؍ نومبر ۱۹۹۸ء

تعارف

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ

جلد اوّل

المعروف

فتاوی رضویہ، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علمی تبحر اور فقہی بصیرت کا خصوصی شاہکار ہے جو لاکھوں مسائل و جزئیات فقہیہ کا عظیم الشان خزانہ و ذخیرہ ہے، جن میں ہزاروں مسائل ایسے ہیں جن کا کسی دوسری کتاب میں یا تو سرے سے وجود ہی نہیں یا پھر اس مضبوط و مربوط انداز سے کہیں بیان نہیں ہوئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خود ہی فرماتے ہیں کہ

"یہ جلد (جلد اول) صرف باب التیمم تک ہے خیال تھا کہ بارہ جلدوں میں ہر جلد آٹھ سو صفحوں کی کی جائے، پہلی جلد میں پوری کتاب الطہارت ہو مگر فقط باب التیمم تک ساڑھے آٹھ سو صفحے ہو گئے لہذا یہ جلد اسی قدر پر ختم کی، بظاہر اس میں صرف ۱۱۴ فتوے اور ۲۸ رسالے ہیں مگر بحمد اللہ تعالیٰ ہزارہا مسائل پر مشتمل ہے جن میں صدہا وہ ہیں کہ اس کتاب کے سوا کہیں نہ ملیں گے" لعہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۸۵۰"

پیش نظر جلد میں کتاب الطہارت میں سے چند ابواب کا بیان ہے جن پر مکمل سیر حاصل بحث کی گئی ہے وہ ابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، نواقض الوضوء، باب الغسل، باب المیاہ، (پانیوں کا بیان) باب التیمم۔

عام طور پر فقہ و فتاوی کی کتابوں میں کتاب الطہارۃ کے تحت مندرجہ ذیل ابواب سے متعلق مسائل مندرج ہوتے ہیں۔

(۱) وضو (۲) نواقض وضو (۳) غسل (۴) پانیوں کا بیان (۵) کنوئیں کا بیان (۶) تیمم (۷) مسح خفین (۸) حیض و نفاس (۹) نجاست (۱۰) استنجاء۔

اس عظیم فقہی و علمی شاہکار میں طہارت کے ابواب مذکورہ سے متعلق مسائل کے علاوہ مندرجہ ذیل چھیالیس ابواب سے متعلق بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔ یعنی

مسح خفین، حیض، استحاضہ، استنجاء، نماز، احکام مسجد، جنائز، زکوٰۃ، روزہ، حج، نکاح، طلاق، عتق، قسم، حدود، سیر، شرکت، وقف، شہادت، وکالت، دعویٰ، ہبہ، اجارہ، حجر، غصب، قسمت، شکار و ذبیحہ و قربانی، حظر و اباحت، احیاء موات، شرب، ودیعت، مداینات، وصی، فرائض، فوائد فقہیہ، رسم المفتی، عقائد، کلام، رد بد مذہباں، فوائد حدیثیہ، اسماء رجال، فضائل و مناقب، فوائد اصولیہ، طبعیات، ہندسہ و ریاضی۔

اور اس جلد کے حاشیہ پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف فقہی، کلامی، اصلاحی، معاشرتی اور معاملاتی ابواب سے متعلق متعدد مستقل مسائل ذکر فرمائے جن میں سے بعض کی طرف کتاب کے اندر اشارہ موجود ہوتا ہے اور بعض بالکل مستقل حیثیت میں کتاب سے علاوہ فائدے کے طور پر مذکور ہیں جن کا ذکر کتاب کی فہرست میں ہے لیکن وہ کتاب کے اندر موجود نہیں بلکہ حاشیہ پر موجود ہیں۔

پیش نظر جلد میں "اقول" و "قلت" کے عنوان سے تین ہزار پانچ سو چھتیس علمی فوائد و فقہی نوادرات اور ایک ہزار نو سو پینتالیس "تطفلات" و "معروضات" مندرج ہیں۔

چونکہ امام احمد رضا نے بعض مقامات پر اسلاف فقہائے کرام سے فقہی علمی اختلاف کیا ہے لیکن اسے وہ تطفل و معروضہ سے تعبیر کیا ہے تطفل، کا مطلب اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ہے یا بچپنے جیسی عادت اختیار کرنا، گویا امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی طرف سے ان بزرگوں پر اعتراض نہیں بلکہ ان کی خدمت میں عرض و گزارش ہے۔

اس جلد میں علوم و فنون اور تحقیقات و تدقیقات جلیلہ کے شہ پاروں کے علاوہ زیادہ حیرت انگیز، خطبۂ کتاب، ہے جو بلا شبہ فصاحت و بلاغت کا ایک اچھوتا شاہکار ہے، دلکش اشارات روشن تلمیحات خوبصورت استعارات، اور خوشنما تشبیہات پر مشتمل اس خطبہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے جملہ لوازمات و مناسبات یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف، صحابہ و اہل بیت کی مدح، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود و سلام۔ یہ تمام چیزیں کتب فقہ اور ائمہ کے ناموں سے ادا کی گئی ہیں۔ یعنی کتب فقہ کے ناموں اور ائمہ کے اسماء گرامی کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ کہیں حمد کے غنچے چٹک اٹھے ہیں اور کہیں نعت کے پھول کھل پڑے ہیں کہیں منقبت کے گجرے بن گئے ہیں اور کہیں درود و سلام کی مالیاں تیار ہو گئی ہیں، اس کے ساتھ ساتھ تمام محسنات بدیعیہ از قسم براعت استہلال و رعایت بجع

وغیرہ بھی پوری طرح ملحوظ رکھی گئی ہے۔ اتنی قیودات اور پابندیوں کے باوجود خطبے کی سلاست و روانی میں ذرہ برابر فرق نہیں پڑا نہ جملوں کی بے ساختگی میں کہیں جھول پیدا ہوا نہ ترکیب کی برجستگی میں کوئی خلل واقع ہوا۔

اختصار کے پیش نظر اتنا ہی کہوں گا کہ اتنے اوصاف و محاسن پر مشتمل خطبہ آج تک نہیں لکھا گیا، باقی خصوصیات کو چھوڑیئے صرف اس کی ایک خصوصیت پر نظر ڈال لیجئے تب کو اس دعویٰ کی صداقت کا یقین آجائے گا وہ حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے کہ اس خطبے میں مجموعی طور پر نوے کتابوں اور اماموں کے نام مذکور ہیں اور جس خوبی و لطافت سے مذکور ہیں، اس پر فصاحت ناز کرتی ہے اور بلاغت جھوم جھوم اٹھتی ہے۔

اور یہ ملحوظ رہے کہ فصاحت و بلاغت کی رعنائیاں صرف خطبے تک ہی محدود نہیں بلکہ پورا فتاویٰ تخیل کی نزاکتوں اور ادبی لطافتوں سے مالا مال ہے۔

امام احمد رضا کا معمول ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب زیادہ تفصیل سے دینا ہو تو اس کو مستقل رسالہ بنا دیتے ہیں اور باقاعدہ اس کا نام رکھتے ہیں یہ نام اس قدر موزوں و مناسب اور واقع کے مطابق ہوتا ہے کہ پڑھنے والا امام احمد رضا کی دسترس اور رسائی پر حیران رہ جاتا ہے۔ ہر نام میں مندرجہ ذیل چار خصوصیات مشترک ہوتی ہیں۔

۱- ہر نام عربی میں ہوتا ہے خواہ رسالہ کسی بھی زبان میں ہو۔

۲- ہر نام دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے اور دونوں حصوں کا آخری حرف ایک ہی ہوتا ہے یعنی سجع کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۳- ہر نام اسم با مسمیٰ ہوتا ہے یعنی نام ہی سے پتہ چل جاتا ہے کہ اس رسالے کا موضوع کیا ہے۔

۴- ہر نام تاریخی ہوتا ہے یعنی ابجد کے حساب سے اگر اس کے حروف کے اعداد نکالے جائیں تو ان کا مجموعہ اس سن پر دلالت کرتا ہے جس میں وہ رسالہ لکھا گیا۔

فتاویٰ رضویہ کی اس جلد اول میں ایک سو چودہ فتووں کے ضمن میں ہزارہا مسائل کے علاوہ اٹھائیس علمی و تحقیقی رسالے بھی شامل ہیں ان میں سے بعض رسائل مستقل ہیں اور بعض ضمنی، جو کتاب الطہارت میں بیان شدہ مسائل ہی سے مربوط و منسلک ہیں اور ان میں سے پندرہ رسائل وہ ہیں جن سے احادیث کا استخراج کیا گیا ہے، اور تیرہ وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے

اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱- نمع الاحکام ان لا وصوء من الزکام۔ (روشن حکام کہ زکام ناقض وضو نہیں)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں دلائل قاہرہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ زکام ناقض وضو نہیں۔

۲- خلاصۃ تبیان الوصوء۔ (وضو کے بیان کا خلاصہ)

اس میں وضو اور غسل کی احتیاطوں کا بیان ہے۔ اور یہ کہ ضروریات وضو مطلقہ یعنی مرد و عورت سب کے لئے نہیں ہیں۔

اور ضروریات غسل بھی مطلقہ نہیں ہیں۔ اور دس چیزیں عورتوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اور جہاں جہاں خاص طور پر مرد و عورت سب کے لئے پانی پہنچانا ضروری ہے ان مقامات احتیاط کی تعیین کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بالجملہ تمام ظاہر بدن ہر ذرہ ہر رونگٹے پر سر سے پاؤں تک پانی بہنا فرض ہے ورنہ غسل نہ ہوگا مگر مواضع حرج معاف ہیں۔ ان مقامات حرج کی تعداد اکیس ہے جہاں پانی پہنچانا دشوار و متعذر ہے۔

۳- برکات السماء فی حکم اسراف الماء۔ (آسمانی برکتیں پانی کے اسراف کے حکم میں)

یہ ضمنی رسالہ ہے، اس میں اسراف و تبذیر کی متعدد تعریفات اور پانی کے غیر ضروری خرچ کرنے کا حکم اور اس کا شافی بیان موجود ہے۔

۴- الھمی المنیر فی الماء المستنیر۔ (خوشگوار صاف متدیر پانی کی تحقیق)

اس میں متدیر پانی کی مساحت دور دہ کا بیان ہے۔ اس کے لئے امام احمد رضا نے چار اقوال پیش فرمائے ہیں اور لکھا ہے کہ ہر ایک بجائے خود وجہ رکھتا ہے اور تحقیق جدا ہے۔ پھر اقوال کہہ کر اپنی تحقیق بھی پیش فرمائی ہے کہ کنویں کا دور تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہونا چاہیے یعنی ۳۵ء۴۴۹ تو قطر تقریباً گز ساڑھے دس گرہ ہوگا بلکہ دس گرہ ایک نگل یعنی ۱۱ء۲۸۴ ہاتھ۔

۵- رحب المساحۃ فی مبد لایستوی وجھہ وجوفھا فی المساحۃ۔ (ان پانیوں کے پیمائش کی کشادگی جن کے اوپر والے حصے اور اندرونی حصے پیمائش میں برابر نہیں)

اس رسالے میں پانچ سوالوں کے جوابات ہیں اور ان پانیوں کا واضح اور شافی بیان ہے جن کی مساحت اوپر سے کم یا نیچے سے دو دردہ ہے یا اس کے برعکس۔

۶- ھبۃ الجبر فی عمق ماء کثیر۔ (ابر باراں کا عطیہ زیادہ پانی کی گہرائی میں)

اس رسالہ میں آب کثیر کی گہرائی اور اس کی مقدار کا بیان ہے۔

۷- الدقة و النسيان لعدم الرقة و السيلان۔ (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان)

یہ رسالہ ضمنی ہے جو پانی کی رقت و سیلان کی تحقیق و توضیح پر مشتمل ہے اور اپنی نظیر آپ ہے۔

۸- سمع الداعا فيما يورث العجز عن الماء۔ (جو چیزیں پانی سے عاجز پیدا کریں ان کے لئے سمندر کی سخاوت)

اس رسالہ میں جواز تیمم کے لئے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونے کی ۷۵ اپونے دو سو صورتوں کا بیان ہے اور یہ رسالہ ضمنی ہے۔

۹- المطر السعيد على بت جنس الصعيد۔ (جنس صعید کی نبات پر باران مسعود)

سیدنا امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک تیمم ہر اس چیز سے روا ہے کہ خالص جنس ارض سے ہو یا جنس ارض غالب ہو اور اس کے غیر سے ہمارے جمیع ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک روا نہیں، لہذا جنس ارض سے کیا مراد ہے اس رسالہ ضمنیہ میں اس کا تحقیقی بیان موجود ہے۔

۱۰- الجد السديد في نفي الاستعمال عن الصعيد۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ ہونے میں بہت عمدہ بیان)

طہارت سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس ارض بالکل مستعمل نہیں ہوتی ہے۔

۱۱- قوانين العلماء في متيمم علم عند زيد ماء۔ (علماء کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہو کہ زید کے پاس پانی ہے)

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہو گئی۔

اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں ضمنی طور پر بارہ مسائل مذکور ہیں جو اس مختلف الشقوق اور طویل الذیال بحث کو محیط اور حاوی ہیں۔ اور یہ رسالہ اگرچہ ضمنی ہے مگر فتاوی رضویہ جلد اول جہاری سائز کے ۵۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

۱۲- مجلى الشمع لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعہ رکھنے والے سے متعلق شمع افروز)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جنابت و حدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتوں پر جامع بحث فرمائی ہے۔

اور ایک جگہ فرمایا ہے کہ محدث اگر اتنا پانی پائے کہ منہ ہاتھ پاؤں ایک ایک بار دھونے نہ تثلیث کو کافی ہو نہ مضمضہ و استنشاق کو تو اس پر وضو فرض ہے تیمم جائز نہیں۔ اور بعد تیمم اتنا پانی پائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

اور اس رسالے میں لمعہ کا بھی ذکر ہے۔ لمعہ اس حصہ بدن کو کہتے ہیں جو بعد غسل جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔

یعنی جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا کچھ باقی رہا کہ پانی نہ رہا پھر حدث ہوا کہ موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو ورفع حدث میں صرف کرے یا بقیہ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟

تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اگر پانی لمعہ و حدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ بھی دھوئے اور وضو بھی کرے، ورنہ اس سے لمعہ دھوئے حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔

۱۳- باب العقائد و الکلام (عقائد و کلام کا بیان)

اس رسالہ میں یہ بیان ہے کہ کوئی کافر کسی قسم کا ہو وہ ہرگز خدا کو نہیں جانتا کہ کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں۔

اس جلد میں ان کے علاوہ جو دیگر ۱۵ رسائل ہیں ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور اس جلد میں مع جملہ رسائل کے دو سو چھپن احادیث کریمہ ہیں۔

تعارف

الجود الحلو فی ارکان الوضوء

(ارکان وضو کے بیان میں شیریں سخاوت)

۱۰ر شوال المکرم ۱۳۲۴ھ میں سوال ہوا کہ وضو میں کتنے فرض اعتقادی و فرض عملی ہیں اور کتنے واجب اعتقادی وواجب عملی ہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

مجتہد جس شئ کی طلب جزمی، حتمی اذعان کرے اگر وہ اذعان بدرجہ یقین معتبر فی اصول الدین ہو (اس صورت میں مسئلہ مجمع علیہ جمیع ائمہ دین ہوگا) تو وہ فرض عقادی ہے۔ جس کا منکر عند الفقہاء کافر، اور متکلمین کے نزدیک (اس وقت کافر ہے) جب کہ مسئلہ ضروریات دین سے ہو اور یہی عند المحققین احوط واسد (درست) اور ہمارے اساتذہ کرام کا معمول و معتمد (وثوق و اعتماد) ہے۔

ورنہ (یعنی اگر اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق نہیں ہے تو) واجب اعتقادی ہے۔

پھر اگر مجتہد کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں جو ان پر ظاہر ہوئے اس کی طلب جزمی میں اصلاً شبہ نہیں، بایں توجہ ان کی نظر میں اسی شئ کا وجود، شرط صحت و برأت ذمہ بمعنی سقوط بقائے اشتغال قطعی ہے، یعنی اگر وہ کسی عمل میں فرض ہو تو اس کے بغیر وہ عمل باطل محض ہو اور مستقل مطلوب ہے تو اس کے بغیر برأت ذمہ نہ ہونے پر انہیں جزم ہو تو فرض عملی ہے۔

اور اگر خود اس کی رائے میں بھی طلب جزمی، جزمی نہیں تو واجب عملی کہ بغیر اس کے حکم صحت حاصل اور برأت ذمہ محتمل۔

حاصل یہ کہ مجتہد صرف اس چیز کو فرض قرار دیتے ہیں جس کا انہیں یقین حاصل ہو گیا ہو۔

پھر اگر تمام مجتہدین کو اس کا یقین ہو تو وہ فرض اعتقادی ہے۔

اور اگر صرف اس مجتہد کو یقین ہو تو وہ فرض عملی ہے۔

اور فرماتے ہیں کہ ہر فرض عملی، واجب اعتقادی ہے، اور ہر واجب عملی، واجب اعتقادی ہے۔

لیکن وضو میں کوئی فعل واجب عملی نہیں ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ وضو میں فرض اعتقادی یعنی ارکان اعتقادیہ چار ہیں۔

اول منہ دھونا، دوم کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سوم ربع سر کا مسح کرنا، چہارم ٹخنوں سمیت پیروں کا دھونا،

یہ رسالہ اگرچہ فتاوی رضویہ جلد اول جہازی سائز کے صرف ۱۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر اس میں وہ تحقیقات جلیلہ ہیں جو اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔ اور اس رسالہ میں چار احادیث مبارکہ ہیں۔

احادیث

الجود الحلو فی ارکان الوضوء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے حدیث میں ہے۔

۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ۔

جو وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے اور یہاں پر وضو نہ ہونے سے مراد وضوئے کامل کی نفی ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۰ الجود الحلو" (ترمذی اول، ص۱۳، باب فی التسمیۃ عند الوضوء)

وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔

۲۔ روی ابن ماجۃ وغیرہ من طریق عبداللہ بن محمد بن عقیل و عن الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت اتانی ابن عباس فسألنی عن ھذا الحدیث تعنی حدیثھا الذی ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ و غسل رجلیہ فقال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ان الناس ابوا الا الغسل ولا اجد فی کتاب اللہ الا المسح

حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو اور وضو میں پیر دھونے کا ذکر ہے پھر ابن عباس نے کہا کہ لوگ بجز دھونے کے اور کچھ نہیں مانتے (یعنی جواز مسح کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ میں کتاب اللہ میں صرف مسح پاتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۲" الجود الحلو۔ (ابن ماجہ، ص۳۶، باب ما جاء فی غسل القدمین)

۳۔ اخرج سعید بن منصور و ابن ابی شیبۃ و عبدالرزاق و عبد بن حمید و الطبرانی فی الکبیر و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و النحاس عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما انہ قرأھا و ارجلکم بالنصب۔

حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آیت وارجلکم کو نصب کے ساتھ پڑھا (مولف) (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پیروں پر مسح کے قول سے رجوع فرمالیا تھا۔(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۷" الجود الحلو۔

انگشتان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ اور اس سے ستر صحابہ کے وضو کرنے کا بیان۔

۴۔ حدیث انس قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل مع احدمنکم ماء فوضع یدہ فی الاناء و قال توضؤا بسم اللہ قال فرأیت الماء یخرج من بین اصابعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی توضؤا من عند آخرھم و کانوا نحوا من سبعین۔ اخرجہ النسائی و ابن خزیمۃ و البیھقی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کسی کے ساتھ پانی ہے پھر دست اقدس برتن میں ڈالا اور فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر وضو کرو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگشتان مبارکہ سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ صحابہ کرام میں کے سب سے پیچھے والے صاحب نے بھی وضو کر لیا اور وہ لوگ تقریباً ستر تھے۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱" الجود الحلو۔ (نسائی اول، ص ۲۵، باب التسمیۃ عند الوضوء)

تعارف

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

(رومال کے اوصاف بیان کرنے میں قندیل کا روشن کرنا)

۲۶ شعبان ۱۳۲۱ھ میں سوال ہوا کہ وضو کے بعد کپڑے سے منہ پونچھنا چاہئے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ اس سے ثواب جاتا رہتا ہے۔

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اقوال اسلاف کرام علیہم الرحمۃ والرضوان سے ثابت کیا اور فرمایا کہ وضو کا ثواب جاتا رہنا محض غلط ہے، ہاں بہتر ہے کہ بے ضرورت نہ پونچھے، امراء و متکبرین کی طرح اس کی عادت نہ ڈالے اور پونچھے تو بے ضرورت بالکل خشک نہ کرلے بلکہ قدرے نم باقی رہنے دے۔

اور فرمایا کہ۔ اس کی ممانعت یا کراہت کے بارے میں اصلاً کوئی حدیث نہیں بلکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعدد حدیثوں میں اس کا نفس مروی ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ۔ وضو و غسل دونوں کا اس باب میں ایک ہی حکم ہے بلکہ بسا اوقات غسل میں کپڑے سے بدن، خصوصاً سر پونچھنے کی حاجت بہ نسبت وضو کے زائد ہوتی ہے۔ تجربہ صحیحہ یا خبر طبیب حاذق مسلم مستور سے معلوم ہو کہ نہ پونچھنا سر پر شدید کا باعث ہوگا جب تو صاف کر دینا واجب ہوجائے گا اگرچہ وضو میں اگرچہ نہایت مبالغہ کہ نم کا نام نہ رہے۔

صحیحین کی یہ حدیث پاک میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل فرمایا، ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسم اقدس صاف کرنے کو کپڑا حاضر کیا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ پونچھ کر جھاڑ۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اس حدیث کی جو توجیہات بیان کی ہیں وہ یہ ہیں کہ۔

اس حدیث سے وضو یا غسل کے بعد رومال سے پانی پونچھنے کی کراہت ثابت نہیں ہوتی کہ یہ ایک معین واقعہ ہے اس میں عموم نہیں ہے۔

☆ اور ممکن ہے کہ وہ کپڑا میلا تھا پسند نہ فرمایا (ماخوذ عن البحر)

☆ ممکن ہے کہ نماز کی جلدی تھی اس لئے نہ لیا (از خود)

☆ ممکن ہے کہ اپنے رب عزوجل کے حضور تواضع کے لئے ایسا کیا۔ (ماخوذ عن بعض الاسلاف)

یعنی رومالوں سے بدن صاف کرنا ارباب تنعم کی عادت ہے اور ہاتھ سے پانی پونچھ ڈالنا مساکین کا طریقہ، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعاً طریقہ مساکین پر اکتفا فرمایا۔

☆ ممکن ہے وقت گرم تھا اس وقت بقائے تری ہی مطلوب تھی (از خود)

بلکہ ام المومنین کا کپڑا پیش کرنا ظاہراً اسی طرف ناظر کہ ایسا ہوتا تھا مگر اس وقت کسی خاص وجہ سے قبول نہ فرمایا۔

بالجملہ اس قدر میں شک نہیں کہ ترک احیاناً دلیل کراہت نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تمہ دلیل سنیت ہوتا ہے۔

اور احسن تاویلات حدیث وہ ہے جو امام اجل ابراہیم نخعی استاذ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے افادہ فرمائی کہ سلف کرام کپڑے سے پونچھنے میں حرج نہ جانتے مگر اس کی عادت ڈالنا پسند نہ فرماتے کہ وہ باب ترفہ و تنعم (خوشحالی و دولتمندی) سے ہے۔

اور ان دلائل و براہین کے علاوہ اس رسالہ جلیلہ میں بارہ احادیث مبارکہ ہیں۔

احادیث

تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا

۵۔ حدیث میں آیا ہے ان الوضوء یوزن۔

یہ پانی روز قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن شہاب الزہری من اواسط التابعین و علقہ عن سعید بن المسیب من اکابرھم و افضلھم "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵ تنویر القندیل" (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۶۔ روی تمام فی فوائدہ و ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضأ فمسح بثوب نظیف فلا باس بہ و من لم یفعل فھو افضل لان الوضوء یوزن یوم القیٰمۃ مع سائر الاعمال۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کر کے پاکیزہ کپڑے سے بدن پونچھ لے تو کچھ حرج نہیں اور جو ایسا نہ کرے تو یہ بہتر ہے اس لئے کہ قیامت کے دن آب وضو بھی سب اعمال کے ساتھ تولا جائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (کنز العمال، ص ۱۸۵ ج۹)

وضو کے بعد رومال یا تولیہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے اس پر چار حدیثیں۔

۷۔ جامع ترمذی میں ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قالت کان لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرقۃ ینشف بھا بعد الوضو

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رومال رکھتے کہ وضو کے بعد اس سے اعضائے منور صاف فرماتے۔ "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۸۔ جامع ترمذی میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ مسح وجھہ بطرف ثوبہ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو فرماتے اپنے آنچل سے

روئے مبارک صاف کرتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ترمذی اول، ص ۱۸، باب المندیل بعد الوضوء)

۹۔ سنن ابن ماجہ میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فقلب جبة صوف کانت علیہ فمسح بها وجهه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر اولی کرتا کہ زیب بدن اقدس تھا الٹ کر اس سے چہرہ انور پونچھا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۵" تنویر القندیل۔ (ابن ماجہ، ص ۳۷، باب المندیل بعد الوضوء)

۱۰۔ امام ابوالمحاسن محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب الامام فی دخول الحمام میں روایت فرماتے ہیں اخبرنا محمد بن اسمٰعیل انا ابو اسحاق الارموی اخبرتنا کریمة القرشیة انا ابو علی بن المحبوبی انا ابو القاسم المصیصی انا ابو عبدالرحمن بن عثمان انا ابراهیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت ثنا احمد بن بکیر ثنا یعلی ثنا سفین عن لیث عن زریق عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا بأس بالمندیل بعد الوضوء۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے بعد رومال [illegible] حرج نہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۹" تنویر القندیل۔ (کتاب الآثار لامام محمد، ص ۶۳، باب مسح الوجه بعد الوضوء)

غسل کے بعد کپڑا [illegible] صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث:

۱۱۔ صحیحین کی حدیث میں [illegible] مومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انها اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یردها و جعل ینفض الماء بیده۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہائے یہ کپڑا جسم اقدس صاف کرنے کو حاضر لائیں حضور پرنور صلی اللہ [illegible] نہ لیا اور ہاتھ سے پانی پونچھ پونچھ کر جھاڑا۔ (اس سے کراہت ثابت نہیں ہوئی [illegible] تھا پسند نہ [illegible] الامام [illegible] فی شرح المهذب [illegible] فتاوی رضویہ [illegible] تنویر القندیل [illegible] فی [illegible])

وضو کے بعد ادھر ادھر پانی جھاڑنا منع ہے

[illegible]

• حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے کہ جب تم وضو کرو تو ہاتھوں کو نہ جھاڑو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔

۱۳۔ رواہ ابویعلی فی مسندہ و ابن عدی فی الکامل من طریق البختری بن عبید عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال اشربوا اعینکم من الماء عند الوضو ولا تنفضوا ایدیکم فانھا مراوح الشیطان۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے وقت کچھ پانی آنکھوں کو پلاؤ (یعنی آنکھ زور سے بند نہ کرو) اور ہاتھوں کو نہ جھاڑو کیونکہ وہ شیطان کا پنکھا ہے۔ (مولف) ونحوہ عند الدیلمی فی مسند الفردوس و اخرجہ ایضاً ابن حبان فی الضعفاء و ابن حاتم فی العلل۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (کنز العمال، ص ۱۸۵، ج ۹)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل اقدس کے بعد کبھی کپڑا سے پانی صاف کرتے اور کبھی ہاتھوں سے اس پر دو حدیثیں۔

۱۴۔ عند مسلم و النسائی فی طریق اخریٰ عن مخرج الحدیث الاعمش اعنی بطریق عبداللہ بن ادریس عن الاعمش عن سالم ھو ابن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اغتسل اتی بمندیل فلم یمسہ و جعل یقول ھکذا (یعنی ینفضہ)

یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک رومال غسل کے وقت لایا گیا تو حضور نے اس کو نہیں چھوا اور پانی جھاڑنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (نسائی اول، ص ۵۰، باب ترک المندیل بعد الغسل)

۱۵۔ و لفظ ابی داؤد بطریق عبداللہ بن داؤد عن الاعمش فناولتہ المندیل فلم یاخذہ و جعل ینفض الماء عن جسدہ۔

اعمش سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ نے کہا کہ میں نے رومال دیا تو اس کو حضور نے نہیں لیا اور جسد مبارک سے پانی نچوڑنے لگے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۸" تنویر القندیل۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۳ باب فی الغسل من الجنابۃ)

حضرت ابن عباس وضو کے بعد پانی صاف نہیں کرتے مگر غسل کے بعد صاف کرتے تھے۔

۱۶۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کرہ ان یمسح بالمندیل من الوضو و لم یکرھہ اذا اغتسل من الجنابۃ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آپ وضو کے بعد رومال سے پونچھنے کو مکروہ جانتے اور غسل جنابت کے بعد مکروہ نہیں جانتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۹" تنویر المندیل۔ (المصنف لعبد الرزاق باب المسح بالمندیل ۱/ ۱۸۳)

تعارف

الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم

(منقش کتاب خون کے مختلف احوال سے بے وضو ہونے کی صورت میں)

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۲۴ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ گر خون چھنکا اور باہر نہ آیا تو وضو جائے گا یا نہیں، اور اگر کپڑا اس خون پر بار بار مختلف جگہ سے لگ کر آلودہ ہوا کہ قدر درہم سے زائد ہو گیا تو ناپاک ہو گیا نہیں؟

امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے جواب میں تین صورتیں ارقام فرمائیں۔

اول چھنکنا دوم ابھرنا سوم بہنا

یعنی بدن پر اگر خون وغیرہ چھنکا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اسی طرح بدن سے خون وغیرہ ابھرا تو اس سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔

اور اگر خون وغیرہ نکل کر بہہ جائے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا خواہ بدن کے کسی حصہ سے نکلے۔

اسی لئے نجاست سائلہ اگر کپڑا وغیرہ میں لگ جائے تو وہ ناپاک ہو جائے گا۔

اور اگر نجاست سائلہ نہیں ہے تو کپڑا وغیرہ میں لگنے سے ناپاک نہ ہوگا کہ جو چیز حدث نہیں وہ نجس بھی نہیں۔

ولہٰذا اگر خارش کے دانوں پر کپڑا مختلف جگہ سے بار بار لگا اور دانوں کے منہ پر جو چیک پیدا ہوتی ہے جس میں خود باہر آنے اور بہنے کی قوت نہیں ہوتی، اگر دبا گزرے تو وہ وہاں کی وہیں رہے گی، ایسی چیک سے اگر پورا کپڑا بھر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔

اسی طرح خون یا ریم ابھرا اور فی الحال اس میں قوت سیلان نہیں اور اسے کپڑے سے پونچھ ڈالا۔ دوسرے جسے میں پھر ابھرا اور صاف کر دیا یونہی مختلف جلسوں میں اتنا نکلا کہ اگر ایک بار آتا تو ضرور بہہ جاتا تو اب بھی وضو نہ جائے گا نہ کپڑا ناپاک ہوگا کہ ہر بار اتنا نکلا ہے جس میں بہنے کی قوت نہ تھی۔

ہاں جلسہ واحدہ میں ایسا ہوا تو وضو جاتا رہے گا کہ مجلس واحد کا نکلا ہوا گویا ایک بار کا نکلا ہوا ہے۔

اس محققانہ رسالے میں مذکورہ تین صورتوں کے ضمن میں وضو ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی کثیر صورتوں کے علاوہ جو دلائل و حوالے مندرج ہیں وہ بڑے سائز کے ۲۶ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اور اس رسالہ میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

احادیث

الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم

زن حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے تو کپڑے سے فرج داخل کا خون صاف کرے

۱۷۔ حدیث ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی الصحیحین وغیرھما ان امرأۃ من الانصار سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن غسلھا من المحیض فامرھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف تغتسل ثم قال خذی فرصۃ من مسک فتطھری بھا (وتمامہ فی المرقاۃ لمولانا علی القاری) قالت کیف اتطھر بھا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبحان اللہ تطھری بھا قالت ام المومنین فاجتذبتھا الی فقلت تتبعی بھا اثر الدم۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے بارے میں پوچھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کیسے غسل کرے گی پھر فرمایا کہ مشک آلود روئی لے کر پاک کرو، اس کی پوری حدیث مرقاۃ میں ہے کہ عورت نے کہا اس کو کیسے پاک کروں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی سے صاف کرو عورت نے کہا اس سے کس طرح پاک کروں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ اسی سے پاک کرو ام المومنین نے کہا کہ میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس سے خون کا اثر زائل کرو یعنی خون نکلنے کی جگہ اس کو پھیرو۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۳ الطراز المعلم" (بخاری اول، ص ۴۵، باب ذلک امرأۃ فضحاذا تطھرت الخ) (مشکوۃ ار ۴۸، باب الغسل)

تعارف

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم
(قوم کو تنبیہ کہ کس نیند سے وضو فرض ہوتا ہے)

۱۴ر محرم ۱۳۲۵ھ میں سوال ہوا کہ کس طرح کے سونے سے وضو جاتا ہے اس میں قول مختار کیا ہے؟

۲۴ر صفحات پر مشتمل جواب میں مجدد مئت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تیس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے جو قول مختار اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ

نیند دو شرطوں سے ناقض وضو ہوتی ہے۔

اول- یہ کہ دونوں سرین اس وقت خوب جمے نہ ہوں۔

دوسری- یہ کہ ایسی ہیئت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع نہ ہو۔

جب یہ دونوں شرطیں جمع ہوں گی تو سونے سے وضو جائے گا اور ایک شرط بھی کم ہے تو نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے سونے کی بیس حالتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے دس حالتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور دس حالتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے،

جن دس حالتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں۔

۱- دونوں سرین زمین پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے۔ کرسی کی نشست اور ریل کی پٹائی بھی اس میں داخل ہے۔

۲- دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ ساقوں پر محیط ہیں جسے عربی میں احتبا کہتے ہیں، خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر ہوں اگرچہ سر گھٹنوں پر رکھا ہو۔

۳- دوزانو سیدھا بیٹھا ہو۔

۴- چار زانو پالتی مارے، یہ صورتیں خواہ زمین پر ہوں یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر۔

۵- گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہے۔

۶-۷- ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا رامتہ ہموار ہے۔

ظاہر ہے کہ ان سب صورتوں میں دونوں سرین جمے رہیں گے لہذا وضو نہ جائے گا اگرچہ کتنا ہی غافل ہو جائے اگرچہ سر بھی قدرے جھک گیا ہو نہ اتنا کہ سرین نہ جمے رہیں اگرچہ دیوار وغیرہ کسی چیز پر ایسا تکیہ لئے ہو کہ وہ شئی ہٹالی جائے تو یہ گر پڑے، یہی ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل مذہب و ظاہر الروایہ و مفتی بہ و صحیح و معتمد ہے اگرچہ ہدایہ و شرح وقایہ میں حالت تکیہ کو ناقض وضو لکھا ہے۔

۸- کھڑے کھڑے سو گیا۔

۹- رکوع کی صورت پر۔

۱۰- سجدۂ مسنونہ مردان کی شکل پر کہ پیٹ رانوں اور رانیں ساقوں اور کلائیاں زمین سے جدا ہوں اگرچہ یہ قیام و ہیئت رکوع و سجود غیر نماز میں ہو، اگرچہ سجدہ کی اصلانیت بھی نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ یہ تینوں صورتیں غافل ہو کر سونے کی مانع ہیں تو ان میں بھی وضو نہ جائے گا۔

اور وہ دس حالتیں جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ ہیں۔

۱- اکڑوں بیٹھے سویا۔

۲-۳-۴- چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر۔

۵- ایک کہنی پر تکیہ لگا کر۔

۶- بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں۔

۷- ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال میں اتر رہا ہے۔

۸- دوزانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا ہے کہ دونوں سرین جمے نہ رہے ہوں۔

۹- اسی طرح اگر چار زانو ہے اور سر رانوں یا ساقوں پر ہے۔

۱۰- سجدۂ غیر مسنونہ کے طور پر جس طرح عورتیں گٹھری بن کر سجدہ کرتی ہیں اگرچہ خود نماز یا اور کسی سجدۂ مشروعہ یعنی سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر میں ہو۔

ان دس صورتوں میں دونوں شرطیں جمع ہونے کے سبب وضو جاتا رہے گا۔

احادیث

نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم

رکوع و سجود اور قیام کی حالت میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا حدیث میں ہے

۱۸۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاوضوء علی من نام قائما او راکعاً او ساجداً۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو کھڑا ہو کر یا رکوع یا سجود میں سو جائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۹۷ نبہ القوم"

ایسا سونا جس سے استرخائے مفاصل ہو تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۱۹۔ اخرج الائمة احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه و الطبرانی فی المعجم الکبیر و الدار قطنی و البیهقی فی سننها من طریق ابی خالد یزید بن عبدالرحمن الدالانی عن قتادة عن ابی العالیة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نام وهو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضو لایجب الا علی من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔ هذا لفظ الترمذی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں سو گئے ہیں یہاں تک کہ خراٹے کی آواز آئی پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تو سو گئے تھے فرمایا کہ وضو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو جائے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نبہ القوم" (ترمذی اول، ص ۲۴، باب الوضوء من النوم)

۲۰۔ و فی لفظ لاحمد ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیس علی من نام ساجداً وضوء حتی یضطجع فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر وضو واجب نہیں جو سجدہ میں سو جائے یہاں تک کہ لیٹے کیونکہ جب لیٹے گا تو اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱،

ص ۸۵" به القوم۔ (مسند احمد، ص ۳۲۴، ج ۱)

۲۱۔ و لابی داؤد انما الوضوء علی من نام مضطجعاً استرخت مفاصله۔

ابوداؤد کے یہاں یہ ہے کہ وضو اس پر واجب ہے جو لیٹے لیٹے سو گیا کہ اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ به القوم" (ابوداؤد اول، ص ۲۷، باب فی الوضوء من النوم)

۲۲۔ وللدار قطنی لاوضوء علی من نام قاعداً انما الوضوء علی من نام مضطجعاً فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصله۔

اس پر وضو واجب نہیں جو بیٹھ کر سوئے وضو تو اس پر واجب ہوتا ہے جو لیٹ کر سو گیا کیونکہ جو شخص لیٹ کر سو جائے گا اس کے مفاصل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ نه القوم" (دارقطنی روایت معاً فیمن روی فیمن نام ۱/ ۱۶۰)

۲۳۔ وللبیهقی لایجب الوضوء علی من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتی یضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله۔

اور بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ اس پر وضو واجب نہیں ہوتا جو بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر یا سجدے میں سو جائے یہاں تک کہ کروٹ کے بل سوئے کہ اس طرح سونے سے مفاصل ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۸۵ به القوم" (دارقطنی بحواله التعلیق المغنی فیمن روی فیمن نام ۱/ ۱۶۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان عینی تنامان و لاینام قلبی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ (مولف) رواه الشیخان عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۱ به القوم" (مسند احمد، ص ۱۰۸، ج ۷)

دجال کے بارے میں ایک حدیث۔

۲۵۔ اخرج الترمذی و قال حسن عن ابی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمکث ابو الدجال و امه ثلثین عاما لایولدلهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور عسر شئ و اقل سمعة تدم عینه و لاینام قلبه۔ الحدیث۔

ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے ماں باپ کے تیس سال تک کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ پھر ان کا ایک کانا لڑکا پیدا ہوگا جو نقصان میں زیادہ نفع میں کم ہوگا اس کی آنکھیں بند رہیں گی اور دل ہوشیار رہے گا۔ (مولف) (یعنی سوتے وقت اس کے افکار فاسدہ اور کثرت وساوس اور تخیلات شیطانیہ کی وجہ سے اس کا دل نہیں سوتا ہے تاکہ وہ فسق وفجور اور عقوبت وگناہ میں ابلغ درجہ میں ہو، بخلاف نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ افکار صالحہ اور متواتر وحی والہام اور معارف الٰہیہ کی وجہ سے ان کا دل نہیں سوتا ہے۔ ملخصاً منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۱ بہ القوم" (ترمذی دوم، ص ۵۰، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں ہے:

۲۶۔ حدیث الصحاح انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نام حتی نفخ فاتاہ بلال فاذنہ بالصلاۃ فقام و صلی و لم یتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ سانس چلنے کی آواز آنے لگی تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور نماز کا وقت ہو جانے کی خبر گوش گزار کی تو حضور نے اٹھ کر نماز پڑھائی اور وضو نہیں فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۳" بہ القوم۔ (بخاری ۲/ ۹۳۵، باب الدعاء اذا انتبہ من اللیل)

انبیاء کرام کے دل نہیں سوتے ہیں:

۲۷۔ حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الانبیاء تنام اعینہم و لاتنام قلوبہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل کبھی نہیں سوتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۱ بہ القوم" (بخاری ۱/ ۵۰۴، کتاب المناقب)

تعارف

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل

(احتلام اور تری کی اشکال کے حکم اور اسباب کا بیان)

۷ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص نیند سے بیدار ہوا تو اس نے اپنے کپڑے یا بدن پر تری پائی یا خواب دیکھا اور تری نہ پائی تو اس پر نہانا واجب ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے یہ مبسوط رسالہ لکھا جو جہازی سائز کے ۴۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اس میں چھ حدیثوں کے علاوہ پچاس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں سے اس مسئلہ کی تنقیح کی گئی ہے جو اعلیحضرت بریلوی کی دقت نظر، وسعت مطالعہ اور حیرت انگیز استحضار کی دلیل ہے۔ چنانچہ بحث کے آغاز میں فرماتے ہیں،

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور ہر شخص کو اس کی ضرورت پڑتی ہے اور کتابوں میں کثیر اختلاف واقع ہے۔

لہٰذا اس کی تشریح و توضیح کے طور پر فرماتے ہیں کہ ... یہاں چھ صورتیں ہیں۔

۱- تری کپڑے یا بدن کسی پر نہ دیکھی۔

۲- تری دیکھی اور یقین ہے کہ یہ منی یا مذی نہیں، بلکہ ودی یا بول یا پسینہ یا کچھ اور ہے۔

ان دونوں صورتوں میں مطلقاً اجماعاً اصلاً غسل نہیں، اگرچہ خواب میں مجامعت اور اس کی لذت اور انزال تک یاد ہو۔

۳- ثابت ہو کہ یہ تری منی ہے اس میں بالاتفاق نہانا واجب ہے اگرچہ خواب وغیرہ اصلاً یاد نہ ہو۔

اب رہیں تین صورتیں:

۱- تری کے منی ہونے کا احتمال ہو۔

۲- مذی ہونے کا علم ہو۔

۳- منی نہ ہونا تو معلوم مگر مذی ہونے کا احتمال۔

پس اگر خواب میں احتلام ہونا یاد ہے، تو ان تینوں صورتوں میں بھی بالاتفاق نہانا واجب ہے۔ اور اگر احتلام یاد نہیں تو امام ابو یوسف کے نزدیک ان تینوں صورتوں میں اصلا غسل نہیں۔ یہی قول قیاس کے زیادہ مطابق ہے اور اسی کو امام خلف بن ایوب اور فقیہہ ابواللیث سمرقندی نے اختیار کیا ہے۔

احادیث

الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل

نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں اس پر تین حدیثیں:

۲۸۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سئل عن الرجل یجد البلل ولم یذکر احتلاما قال یغتسل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو تری دیکھے اور احتلام یاد نہ ہو تو حضور نے فرمایا کہ وہ غسل کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۸ الاحکام و العلل" (مشکوٰۃ اول، ص ۴۸، باب الغسل فصل الثانی)

۲۹۔ روی الشیخ ابومنصور الماتریدی باسنادہ الی عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال اذا رأی الرجل بعد ماینتبہ من نومہ بللا و لم یتذکر احتلاما اغتسل و ان رأی احتلاما و لم یر بللا لاغسل علیہ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد تری دیکھے اور احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے اور اگر احتلام دیکھے اور تری نہ دیکھے تو اس پر غسل واجب نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۰۹ الاحکام و العلل" (مستخلص الحقائق موجبات الغسل طبع لاہور، ص ۵۰۔۵۱)

۳۰۔ سنن دارمی و ابوداؤد وترمذی و ابن ماجۃ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل و لایذکر احتلاما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل۔ وعن الرجل الذی یریٰ انہ قد احتلم و لایجد بللا قال لاغسل علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفتاء ہوا کہ آدمی تری پائے اور احتلام یاد نہیں

فرمایا نہائے عرض کی احتلام یاد ہے اور تری نہ پائی فرمایا اس پر غسل نہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۱۰ الاحکام و العلل" (ابوداؤد اول، ص ۳۱، باب فی الرجل یجد البلة فی منامه) (ترمذی اول، ص ۳۱، باب فیمن یستیقظ و یری بللا و لایذکر احتلاما)

مذی یا ودی سے غسل واجب نہیں ہوتا بلکہ بشہوت منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۳۱۔ قال ابن المنذر حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا ابوحنیفة حدثنا عکرمة عن عبد ربه بن موسی عن امه انها سألت عائشة رضی الله تعالی عنها عن المذی فقالت ان کل فحل یمذی و انه المذی و الودی و المنی فاما المذی فالرجل یلاعب امرأته فیظهر علی ذکره الشیٔ فیغسل ذکره و انثییه و یتوضأ و لایغتسل و اما الودی فانه یکون بعد البول یغسل ذکره و انثییه و یتوضأ و لایغسل و اما المنی فانه الماء الاعظم الذی منه الشهوة و فیه الغسل۔ وروی عبدالرزاق فی مصنفه عن قتادة و عکرمة۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ہر جوان مرد کو آتی ہے اور وہ (نکلنے والی چیز) مذی وودی اور منی ہے، مذی تو یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے ملاعبت کرتا ہے تو اس کے ذکر پر کچھ ظاہر ہوتا ہے تو وہ ذکر اور انثیین کو دھوڈالے اور وضو کرے غسل نہیں، اور ودی یہ کہ پیشاب کے بعد نکلتی ہے تو ذکر اور خصیتین کو دھولے اور وضو کرے غسل نہیں اور رہی منی تو یہ وہی بڑا پانی ہے جس سے شہوت ہوتی ہے اور اسی میں غسل ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۲۳ الاحکام و العلل۔" (فتح القدیر ار ۵۳ موجبات الغسل، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت:

۳۲۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دفقت الماء فاغتسل و ان لم تکن حادفا فلا تغتسل

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو پانی ٹپکائے تو غسل کر ورنہ نہیں۔ (مولف) (یعنی نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل کرے ورنہ نہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۲۵" الاحکام و العلل۔ (تبیین الحقائق موجبات الغسل بولاق مصر ار ۱۵)

۳۳۔ المسیحص عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان ام سلیم رضی الله تعالیٰ عنها قالت یا رسول الله ان الله لایستحیی من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم

ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ حق سے حیا نہیں فرماتا تو کیا عورت پر غسل ہے جب اس کو احتلام ہو حضور نے فرمایا ہاں جب پانی دیکھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ، ص ۱۲۶" الاحکام و الفصل۔ (بخاری اول، ص ۴۲، باب اذ جامعت المرأۃ)

تعارف

بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

(ماء طہور کی مقداروں میں چمکتا ہوا نور)

۲۲ر رمضان ۱۳۲۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ وضو و غسل میں شرعاً پانی کی کیا مقدار معین ہے؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا نے شرعی دلائل و براہین کے ساتھ ساتھ جو احادیث مبارکہ بطور دلیل پیش کی ہیں ان میں پانی کی مقدار اور صاع، مد وغیرہ کا بھی ذکر ہے تو اعلیحضرت نے اس رسالے میں اس زمانے کے کچھ پیمانوں کی تشریح و توضیح بھی کی ہے تاکہ فہم مطالب و معنی آسان ہو جائے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ

صاع- چار مد کا ایک پیمانہ ہے اسے صاع کہتے ہیں (یعنی آج کل کے وزن کے حساب سے ۴ کلو ۹۰ گرام ہے) (مولف)

مد- دو رطل کا ایک پیمانہ ہے اسی کو من بھی کہتے ہیں (یعنی ۱ کلو سو اتیس گرام) (مولف)

رطل- نوے مثقال سے ایک رطل ہوتا ہے (یعنی آدھا کلو اور ساڑھے گیارہ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)

مثقال- ساڑھے چار ماشے کا ایک مثقال ہوتا ہے (یعنی ۴ گرام سے کچھ زیادہ) (مولف)

متعدد حدیثوں میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاع پانی سے غسل فرمایا اور ایک مد سے وضو،

لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ وضو و غسل میں پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے بلکہ وضو و غسل کرنے والے کے صوابدید پر موقوف ہے مگر اس بات کی سخت تاکید ہے کہ کہیں حد اسراف تک پانی نہ خرچ کرے۔

لہذا اس رسالے میں اسراف و تبذیر پر بھی بحث کی گئی ہے کہ اسراف و تبذیر کیا ہیں؟

اسراف کہاں کہاں ہوتا ہے اور تبذیر کہاں،

امام احمد رضا اسراف کی گیارہ تعریفیں کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

ان تمام تعریفات میں سب سے زیادہ جامع و نافع و اصح تر تعریف اول ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

غیر حق میں صرف کرنا اسراف کہلاتا ہے۔

اور باب تبذیر میں بھی قول صحیح یہی ہے کہ

غیر حق میں صرف کرنا تبذیر ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ وضو میں تین بار سے زیادہ پانی خرچ کرنا جب کہ کسی غرض صحیح سے ہو ہرگز اسراف نہیں کہ جائز غرض میں خرچ کرنا خواہ معصیت ہے نہ بیکار اضاعت، مثلاً۔

جو کوئی وضو علی الوضو کی نیت کرے کہ نور علی نور ہے تو اسراف نہ ہوگا

جو کسی کو وضو کرتے میں کسی عضو کی تنقیٹ میں شک واقع ہو تو کم پر بنا کر کے تنقیٹ کامل کرلے تو اسراف نہ ہوگا۔

اس کے بعد اسراف سے بچنے اور پانی زیادہ خرچ نہ ہونے کی دس احتیاطی تدبیریں بیان فرمائی ہیں۔

اور بعض عارفین کے قول سے ہمیشہ باوضو رہنے کی سات فضیلتیں بھی پیش کی ہیں۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ وضو دو قسم ہے۔ واجب و مندوب

واجب کا سبب معلوم ہے کہ اس چیز کا ارادہ کرنا جو اس کے بغیر حلال نہ ہو جیسے نماز یا سجدہ یا مصحف کریم کو ہاتھ لگانا۔

اور مندوب کے سبب کثیر ہیں۔

[illegible] جمعہ پندرہ صورتیں ایسی رقم فرمائیں جن کے ارتکاب سے باوضو شخص کو وضو کرنا مستحب و مندوب ہے۔

امام احمد رضا احکام تکلیفیہ کے سلسلے میں رقمطراز ہیں کہ۔

فعل مطلوب شرعی کا ترک نادراً ہوگا یا عادۃً۔ اور ہر ایک پر سزا کا، استحقاق ہوگا یا سرزنش کا یا کچھ نہیں۔

اس کی چار قسمیں ہوتی ہیں

۱۔ ترک عادی ہو یا نادر مطلقاً موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت فرض ورنہ

واجب ہے۔

۲- عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ سنت موکدہ ہے کیونکہ اگر نادر پر بھی عذاب ہو تو اس میں اور واجب میں فرق نہ رہے گا اور عادی پر بھی عتاب ہی ہو تو اس میں اور سنت غیر موکدہ میں تفاوت نہ ہوگا حالانکہ وہ ان دونوں میں برزخ ہے۔

۳- عادی ہو یا نادر مطلقاً مورث عتاب ہو۔ یہ سنت زائدہ ہے۔

۴- مطلقاً عذاب و عتاب کچھ نہ ہو۔ یہ مستحب و مندوب اور ادب ہے۔

پھر از انجا کہ فعل و ترک میں تقابل ہے بغرض تعادل و برابری واجب ہے کہ ایسی چار قسمیں جانب ترک نکلیں۔ یعنی جس کا ترک مطلوب ہے۔

وہ چار قسمیں یہ ہیں۔

۱- اس کا فعل عادی ہو یا نادر مطلقاً موجب استحقاق عذاب ہو یہ بحال قطعیت حرام ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔

۲- فعل عادی پر عذاب اور نادر پر عتاب۔ یہ اساءت ہے جس کی نسبت علماء نے تحقیق فرمائی کہ کراہت تنزیہی سے اخف اور تحریمی سے اخف ہے۔

۳- مطلقاً مورث عتاب ہی ہو۔ یہ کراہت تنزیہی ہے۔

۴- مطلقاً کچھ نہ ہو۔ یہ خلاف اولیٰ ہے۔

اس کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ اس تقریر منیر سے چند جلیل فائدے متجلی ہوئے۔

۱- سنت موکدہ کا ترک مطلقاً گناہ نہیں بلکہ اس کے ترک کی عادت گناہ ہے۔

۲- اساءت کے بارے میں اگرچہ کلمات علماء مضطرب ہیں، کوئی اسے کراہت سے کم کہتا ہے۔ کوئی زائد اور کوئی مساوی۔ مگر عند التحقیق اس کا مقابل سنت موکدہ ہونا چاہئے کہ جس طرح سنت موکدہ، واجب و سنت زائدہ میں برزخ ہے یونہی اساءت کراہت تحریمہ و کراہت تنزیہہ میں۔

۳- کراہت تنزیہہ نہ مستحب کے مقابل ہے نہ سنت موکدہ کے بلکہ سنت غیر موکدہ کے مقابل میں ہے۔

۴- خلاف اولیٰ مستحب کا مقابل ہے اور اپنے معنی خاص پر مکروہ تنزیہی سے بالکل جدا۔

۵- کراہت کے لئے اگرچہ تنزیہی ہو ضرور دلیل کی حاجت ہے۔

۶- یہ نفیس جلیل تفرقے مقتضائے تقسیم عقلی و اقتضائے نفس کراہت و تقریر تفرقہ

احکام ہیں نہ کہ نئی اصطلاح اختیاری کہ جس کا جو چاہا نام رکھ لیا۔

۷- مشہور احکام خمسہ ہیں۔ واجب، مندوب، مکروہ، حرام، مباح۔

یہ مذہب شافعیہ سے سبق ہے کہ ان کے یہاں واجب و فرض میں فرق نہیں۔

☆ اور بعض نے برعایت مذہب حنفی فرض، واجب اور حرام و مکروہ تحریمی کو تقسیم میں جدا جدا لحاظ کر کے سات قرار دیے۔

☆ بعض نے فرض، واجب، سنت، نفل، حرام، مکروہ، مباح یوں سات گنے۔

☆ بعض نے سنت میں سنت ہدیٰ و سنت زائدہ اور مکروہ تحریمی و تنزیہی تقسیم کر کے نو شمار کیے۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ احکام گیارہ ہیں۔

پانچ جانب فعل میں متنازلاً فرض، واجب، سنت موکدہ، سنت غیر موکدہ، مستحب۔

اور پانچ جانب ترک میں متصاعداً خلاف اولیٰ، مکروہ تنزیہی، اسائت، مکروہ تحریمی، حرام

ان میں میزان مقابلہ اپنے کمال اعتدال پر ہے کہ ہر ایک اپنے نظیر کا مقابل ہے اور سب کے بیچ میں گیارہواں، مباح خاص۔

ان تشریحات و توضیحات کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ، اس تقریر منیر کو حفظ کر لیجئے کہ ان سطور کے غیر میں نہ ملیں گی اور ہزارہا مسائل میں کام دے گی اور صدہا عقدوں کو حل کرے گی، کلمات اس کے موافق مخالف سب طرح کے ملیں گے مگر بحمد اللہ تعالیٰ حق اس سے متجاوز نہیں، فقیر طمع رکھتا ہے کہ اگر حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور یہ تقریر عرض کی جاتی ضرور ارشاد فرماتے کہ یہ عطر مذہب و طراز مذہب ہے۔ والحمد للہ رب العلمین۔

یہ اسی صفحات پر مبنی وہ اس محققانہ رسالے میں جو تحقیقات بازغہ اور تدقیقات لامعہ ہیں وہ امام احمد رضا ہی کا حصہ ہیں۔

اور اس رسالہ مبارکہ میں ۱۳۸ احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاگزیں ہیں۔

احادیث

بارق النور فی مقادیر ماء الطهور

وضو اور غسل میں اگرچہ پانی کی مقدار اجماعاً متعین نہیں ہے مگر ان چند احادیث میں وضو غسل کے لئے پانی کی مقدار میں صاع اور مد کا ذکر ہے جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو و غسل فرمایا کرتے تھے کیونکہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم انور نہایت لطیف نورانی تھا بہت کم پانی سے وضو اور غسل ہو جاتا تھا۔

۳۴۔ صحیحین میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل بالصاع الی خمسة امداد و یتوضأ بالمد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد پانی تک سے نہاتے اور ایک مد پانی سے وضو فرماتے۔" (فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۹ ابارق النور (بخاری اول، ص ۳۳، باب الوضوء بالمد)

۳۵۔ صحیح مسلم و مسند احمد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ و شرح معانی الآثار امام طحاوی میں حضرت سفینہ اور مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و طحاوی میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ، نیز انہیں کتب میں بطریق کثیرہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مسلم اول، ص ۱۳۹، باب القدر المستحب من الماء الخ / ترمذی اول، ص ۸، باب الوضوء بالمد)

۳۶۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث امام طحاوی کے یہاں یوں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ من مد فیسبغ الوضوء و عسی ان یفضل منه۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے تمام و کمال وضو وسعت و فراغت کے ساتھ فرما لیتے اور قریب تھا کہ کچھ پانی بچ بھی رہتا۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۳۲۳، باب مقدار الصاع)

۳۷۔ ابو یعلی و طبرانی و بیہقی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند ضعیف روایت کیا ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بنصف مد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نصف مد سے وضو فرمایا۔ (بحوالہ مجمع الزوائد، باب مایکفی من الماء للوضوء ۱/۲۱۹، صبح بیروت)

۳۸۔ سنن ابی داؤد و نسائی میں ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمانا چاہا تو ایک برتن حاضر کیا گیا جس میں دو تہائی مد کے قدر پانی تھا۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳، باب الوضوء بالمد)

۳۹۔ نسائی کے لفظ یہ ہیں فاتی بماء فی اناء قدر ثلثی المد۔

ایک برتن کہ دو ثلث مد کے قدر تھا پانی حاضر کیا گیا۔ (نسائی اول، ص ۲۳، باب القدر الذی یکتفی بہ الرجل)

۴۰۔ ابن خزیمہ و ابن حبان و حاکم کی صحاح میں عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے انہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ بثلث مد۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک تہائی مد سے وضو فرمایا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۹ بارق النور" (مستدرک للحاکم، مایجزی من الماء للوضوء مطبوعہ بیروت ۱/۱۹۱)

۴۱۔ حدیث ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا وصأت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناً نحو من ھذا الاناً وھی تشیر الی رکوۃ دون مدا و مدا و ثلثا رواہ سعید بن منصور فی سننہ، و فی بعض لفظھم یکون مدا و مدا و ربعا و اصل الحدیث عندھم فی السنن الاربعہ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس برتن سے وضو فرمایا جس میں ایک مد یا سوا مد اور دوسری روایت میں ہے کہ ایک مد یا تہائی مد پانی تھا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۳۰ بارق النور"

۴۲۔ تمکین و سنن ابی داؤد و نسائی و طحاوی میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث یوں ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ بمکوک و یغتسل بخمسۃ مکاکی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مکوک سے وضو اور پانچ سے غسل فرماتے۔ (مکوک سے مراد مد ہے۔ منہ) (نسائی اول، ص ۲۳، باب القدر الذی یکتفی بہ من الماء)

۴۳۔ صحیح مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہ کانت تغتسل ھی و النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی اناء واحد یسع ثلثۃ امداد او قریب من ذلک

وہ (حضرت عائشہ) اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں کہ تین مد پانی اس کے قریب کی گنجائش رکھتا نہ لیتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۳۰ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

اعضائے وضو دو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث:

۴۴۔ [illegible] عن عبد الله بن زید و ابوداؤد و الترمذی و صححه و [illegible] عن ابی هریرة و [illegible] عبد الله ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ [illegible] مرتین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۰ بارق النور" (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرتین مرتین)

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں:

۴۵۔ رواه البخاری و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و الطحاوی و ابن خزیمة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال توضأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرة مرة۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک بار دھوئے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۷، باب الوضوء مرة مرة)

۴۶۔ و بمثله رواه الطحاوی عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و روی ایضا عن امیر المومنین رضی الله تعالیٰ عنه قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ مرة مرة۔

نیز امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو میں ایک ایک بار دھوتے دیکھا۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۱۷، باب الوضوء للصلوة مرة مرة)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور کبھی ایک ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے حدیث میں ہے۔

۴۷۔ و عن علی رفع رضی [illegible] عنه قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ [illegible] و [illegible] غسل مرة مرة

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعضائے وضو تین تین اور ایک ایک بار دھوتے دیکھا ہے۔ (مولف) (شرح معانی الآثار ۱/۱۷، باب الوضوء للصلوٰۃ مرۃ مرۃ)

دو تہائی مد پانی سے وضو فرمانے کے بارے میں ایک حدیث:

۴۸۔ حدیث ام عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا [illegible]

[illegible]

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تہائی مد سے وضو فرمایا [illegible] ص ۱۳۰ [illegible] (شرح مواہب [illegible] ما کان علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] ۷/۲۸۸)

زن و شوہر دونوں ایک برتن سے ایک ساتھ غسل کر سکتے ہیں اور اس وقت ضروریات غسل سے متعلق بات بھی کر سکتے ہیں مثلاً ایک سبقت کرے تو دوسرا کہے میرے لئے پانی رہنے دو۔

۴۹۔ حدیث میں ہے کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء واحد تختلف ایدینا فیہ من الجنابۃ۔ رواہ الشیخان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے جس میں ہم دونوں کے ہاتھ بار بار پڑتے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ الخ)

۵۰۔ و فی اخریٰ لمسلم من اناء بینی و بینہ واحد فیبادرنی حتی اقول دع لی۔

یعنی میں اور حضور دونوں ایک ایسے برتن سے غسل کرتے جو میرے اور حضور کے بیچ میں رہتا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت فرماتے یہاں تک کہ میں کہتی کہ میرے لئے چھوڑ دیجئے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۴۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۱۔ و للنسائی من اناء واحد یبادرنی و ابادرہ حتی یقول دع لی و انا اقول دع لی۔

اور نسائی میں ہے کہ ایک ہی برتن میں حضور مجھ پر سبقت فرماتے اور میں حضور پر یہاں تک کہ فرماتے میرے لئے چھوڑ دو اور میں کہتی میرے لئے چھوڑ دیجئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۱" [illegible] (نسائی ۱/۴۷، باب الرخصۃ فی ذلک [illegible])

۵۲۔ الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فروی عن الزہری مالک

و من طریقه مسلم و ابوداؤد باللفظ وابن ابی ذئب عندالبخاری و الطحاوی باللفظ الثانی تابعه معمر و ابن جریج عندالنسائی وجعفر بن برقان عندالطحاوی و روی عنه اللیث عندالنسائی و سفین بن عیینة عنده و عند مسلم بلفظ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یغتسل فی المدح وهو الفرق و کنت اغتسل انا وهو فی الاناء الواحد و لفظ سفین من اناء واحد۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن میں غسل فرماتے جسے فرق کہتے ہیں اور ہم دونوں ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ، ص ۱۴۲ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من ماء الخ)

صاع و مد اور فرق سے وضو و غسل کرنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۵۳۔ حدیث انس کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یتوضأ بالمد و یغتسل بالصاع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (مسلم ۱/ ۱۳۹، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۴۔ موطا مالک و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یغتسل من اناً واحد وهو الفرق من الجنابة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک فرق سے غسل فرماتے۔ فرق میں اختلاف ہے اکثر تین صاع کہتے ہیں اور بعض دو صاع، فی الحدیث عند مسلم قال سفین و الفرق ثلثة آصع و کذلك هو نص الامام الطحاوی و قال النووی و کذا قاله الجماهیر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۱ بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۳۸، باب القدر المستحب من الماء الخ)

۵۵۔ صحیح بخاری میں یوں ہے کنت اغتسل انا و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناً واحد مد قدح یقال له الفرق۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہاتے وہ ایک قدح تھا جسے فرق کہتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۲ بارق النور" (بخاری اول، ص ۳۹، باب غسل الرجل

مع امرأته)

۵۶۔امام احمد وابو بکر بن ابی شیبہ وعبد بن حمید واثرم وحاکم وبیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الغسل الصاع و من الوضوء المد۔

غسل میں ایک صاع اور وضو میں ایک مد کفایت کرتا ہے۔(مسند احمد، ص ۳۴۸، ج ۳)

۵۷۔ابن ماجہ سنن میں حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یجزی من الوضوء مد و من الغسل صاع

وضو میں ایک مد غسل میں ایک صاع کافی ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۳ ابارق النور" (ابن ماجہ، ص ۲۳، باب ماجاء فی مقدار الماء الخ)

۵۸۔امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکفی احدکم مد من الوضوء۔

تم میں ایک شخص کے وضو کو ایک مد بہت ہے۔ (مسند احمد، ص ۱۶۵، ج ۴)

۵۹۔ابو نعیم معرفۃ الصحابہ میں ام سعد بنت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء مد و الغسل صاع

وضو ایک مد اور غسل ایک صاع ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۳ ابارق النور" (کنز العمال، ص ۲۲۹، ج ۹)

آب وضو کے ذریعے سے بندے کے گناہ جھڑتے ہیں اس پر دو حدیثیں:

۶۰۔طبرانی اوسط میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان العبد اذا غسل رجلیہ خرجت خطایاہ و اذا غسل وجھہ و تمضمض و تنشوص و استنشق و مسح براسہ خرجت خطایا سمعہ و بصرہ و لسانہ واذا غسل فراعیہ وقدمیہ کان کیوم ولدتہ امہ۔

بیشک بندہ جب اپنے پاؤں دھوتا ہے اس کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جب منہ دھوتا اور کلی کرتا دھوتا ناک میں پانی سونگھتا سر کا مسح کرتا ہے اس کے کان آنکھ زبان کے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب کلائیاں اور پاؤں دھوتا ہے ایسا ہو جاتا ہے جیسا اپنی ماں سے پیدا ہوتے وقت تھا"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۲ ابارق النور" (کنز العمال، ص ۲۷۵، ج ۹)

۶۱۔امام احمد نے بسند حسن مرتبا روایت کی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ایما رجل قام الی وضوئہ یرید الصلاۃ ثم غسل کفیہ نزلت کل خطیئۃ من کفیہ مع اول قطرۃ فاذا مضمض و استنشق و استنثر نزل کل خطیئۃ من لسانہ و شفتیہ مع اول قطرۃ فاذا غسل وجھہ نزلت کل خطیئۃ من سمعہ و بصرہ مع اول قطرۃ فاذا غسل یدیہ الی المرفقین و رجلیہ الی الکعبین سلم من کل ذنب کھیئۃ یومہ ولدتہ امہ۔

جب آدمی نماز کے ارادے سے وضو کرتا ہے پھر ہاتھ دھوئے تو ہاتھ سے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ نکل جائیں پھر جب کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور صاف کرے زبان و لب کے سب گناہ پہلی بوند کے ساتھ ٹپک جائیں پھر جب منہ دھوئے آنکھ کان کے سب گناہ پہلے قطرہ کے ساتھ اتر جائیں پھر جب کہنیوں تک ہاتھ اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے سب گناہوں سے ایسا خالص ہو جائے جیسا جسدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۲ بارق النور" (مسند احمد، ص ۳۵۲ ج ۶)

رطل اور صاع و مد سے وضو اور غسل کے متعلق دو حدیثیں :

۶۲۔ قال انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ برطلین و یغتسل بالصاع۔ رواہ الامام الطحاوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رطل سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (کنز العمال، ص ۲۷۴ ج ۹)

۶۳۔ اخرج الامام الطحاوی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ بالمد وھو رطلان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے تھے اور مد دو رطل ہے۔

(مولف) (شرح معانی الآثار ۱ ۳۲۳ باب وزن الصاع)

گیہوں کے مد حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایجاد کئے۔

۶۴۔ حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے لما کثر الطعام فی زمن معویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں جب غلہ کی فراوانی ہوئی تو امیر معویہ نے

گیہوں کے دو مد یعنی پیمانے بتائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (شرح معانی الآثار، ۱/ ۳۱۹، باب مقدار صدقة الفطر)

زمانہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ تر جو کھجور اور منقی وغیرہ تھے لیکن گیہوں نہیں تھا۔

۶۵۔ صحیح بخاری شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان طعامنا یومئذ الشعیر۔

ان دنوں ہمارا کھانا جو تھا (مولف) (زمانہ رسالت میں عام طعام جو تھا گیہوں کی کثرت زمانہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۳۵ بارق النور" (بخاری ۱/ ۲۰۴، باب الصدقة قبل العيد)

۶۶۔ صحیح ابن خزیمہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال لم تكن الصدقة على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا التمر و الزبيب و الشعير و لم تكن الحنطة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ کے لئے کھجور، منقی، اور جو تھے، گیہوں نہیں تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۳ بارق النور" (صحیح ابن خزیمہ باب الدليل على ان الامر الخ بیروت ۴/ ۸۵)

قبل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حدیثیں۔

۶۷۔ فی صحیح مسلم عن ابن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه تسوك و توضأ ثم قام فصلى۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے اور وضو کرتے پھر نماز ادا فرماتے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۲۸، باب السواك)

۶۸۔ فی سنن ابی داؤد عن عائشة رضی الله تعالىٰ عنها ان النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل و لا نهار فيستيقظ الا يتسوك قبل ان يتوضأ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات دن میں جب بھی استراحت فرماتے تو بیدار ہونے کے بعد قبل وضو مسواک فرماتے تھے۔ (مولف) (ابو داؤد اول، ص ۸، باب السواك هل هو بالليل)

وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے۔

۶۹۔ خرج الطبرانی عن ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ استنشق ثلثا و تمضمض و ادخل اصبعہ فی فمہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تھے تو ناک میں پانی چڑھاتے، کلی کرتے اور دہن مبارک میں انگشت شریف داخل فرماتے۔

۷۰۔ الطبرانی حدثنا عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی صفۃ الوضوء ذکر نفعہ فی نصب الرایۃ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ تمضمض و استنشق و ادخل اصابعہ من تحت لحیتہ فخللھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کلی فرماتے، ناک میں پانی چڑھاتے اور انگشتین مبارک داڑھی کے نیچے سے داخل کر کے داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔ (مولف)

(نصب الرایۃ، حدیث ابی ایوب بیروت ۱/ ۱۴)

۷۱۔ اخرج الامام احمد فی مسندہ عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ انہ ذکر بکور من مأ فغسل وجہہ و کفیہ ثلثا و تمضمض ثلثا فادخل بعض اصابعہ فی فیہ و قال فی آخرہ ھکذا کان وضوء نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے پانی کا ایک کوزہ منگا کر اپنے چہرہ اور ہتھیلیوں کو تین تین بار دھویا اور تین بار کلی فرمائی پھر بعض انگلی کو منہ میں ڈالا اور آخر میں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح کا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۷ بارق النور" (مسند احمد، ج ۱، ص ۱۹۳، ج ۱)

مسواک کرنا سنت ہے بسا اوقات اگر مسواک نہ ہو تو انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں:

۷۲۔ روی ابو عبید فی کتاب الطھور عن امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان اذا توضا یستاک بماء باصبعہ۔

یعنی بعض اوقات امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو فرماتے تو اپنی انگلی سے مسواک کا کام لیتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۷ بارق النور"

۷۳۔ قال البحری فی روایۃ عن انس عبدالحکیم القسملی منکر الحدیث و قال فی التقریب ضعیف۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یجزی من السواک

الاصابع۔ و رواہ البیہقی بطریق آخر و قال غیر محفوظ ونحوہ للطبرانی وابن عدی و ابی نعیم عن ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں کافی ہیں۔ (مولف) (یعنی مسواک نہ ہو تو انگلیوں سے دانت صاف کئے جائیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۴۸ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۹۰، ج ۹)

۷۴۔ روی ابو نعیم فی کتاب السواک عن عمر و بن عوف المزنی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الاصابع تجری مجری السواک اذا لم یکن سواک۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسواک نہ ہو تو انگلیاں مسواک کی جگہ کافی ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۴۸ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۹)

آب وضو کے ساتھ اعضائے وضو کے گناہ دور ہوتے ہیں۔

۷۵۔ حدیث ابوامامہ کے علاوہ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عثمان غنی و ابوہریرہ و عمرو بن عبید اور مالک و احمد و نسائی و ابن ماجہ و حاکم کے یہاں عبداللہ صنابحی اور طحاوی و معجم کبیر طبرانی میں عباد والد ثعلبہ اور مسند احمد میں مرہ ابن کعب اور مسند مسدد و ابی یعلی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں ان میں حدیث صنابحی و حدیث عمرو سب سے اتم ہیں کہ ان میں ناک کے گناہوں کا بھی ذکر ہے اور مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکل جانے کا بھی فعی الاول (حدیث صنابحی) اذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ ثم قال بعد ذکر الوجہ والیدین فاذا مسح راسہ خرجت الخطایا من راسہ حتی تخرج من اذنیہ۔

جب ناک جھاڑے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر ہاتھ اور چہرہ کے ذکر کے بعد کہا کہ مسح سر کرنے سے سر کے گناہ نکلتے ہیں یہاں تک کہ کانوں کے بھی۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۲۹، باب مسح الاذنین مع الراس الخ)

و فی الثانی (حدیث عمرو) ما منکم رجل یقرب وضوئہ فیتمضمض و یستنشق و یستنثر الا خرجت خطایا وجہہ من فیہ و خیاشیمہ ثم یمسح راسہ الا خرجت خطایا راسہ من اطراف شعرہ مع الماء۔

حدیث عمرو یہ ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب وضو کے لئے کلی کرتا اور ناک میں پانی

چڑھتا اور سنکتا ہے تو اس کے چہرہ کے گناہ منہ اور ناک کی جڑ سے نکل جاتے ہیں پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ بالوں کے کنارہ سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (کنز العمال، ص ۴۷۱، ج ۹)

۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ لاتغتر و

کہ مغرور نہ ہونا۔ رواہ البخاری عن عثمن ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۳ بارق النور" (بخاری ۳/ ۹۵۲، باب قول اللہ تعالیٰ یا یھا الناس ان وعد اللہ الخ)

مسواک کا سنت ہونا حدیث سے ثابت ہے:

۷۷۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السواک سنۃ فاستاکوا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسواک کرنا سنت ہے تو تم لوگ بھی مسواک کیا کرو۔ (مولف) (یعنی جب وضو کا ارادہ کرے تو مسواک کرنا سنت ہے یعنی مسواک وضو کی سنتوں میں سے ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۴" بارق النور۔ (کنز العمال، ۱۸۸، ج ۹)

مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو:

۷۸۔ البیھقی فی الشعب و تمام فی فوائدہ و الدیلمی فی مسند الفردوس و الضیائی فی المختارۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قام احدکم یصلی من اللیل فلیستک فان احدکم اذاقرء فی صلاتہ وضع ملک فاہ علی فیہ ولایخرج من فیہ شیٔ الا دخل فم الملک۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی رات کو نماز پڑھے تو چاہئے کہ وہ مسواک کرلے کہ جب وہ نماز میں قرأت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے اور یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۶ بارق النور" (کنز العمال، ص ۱۹۳، ج ۹)

۷۹۔ وللطبرانی فی الکبیر عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لیس شیٔ اشد علی الشیطن من ان یریانی

اسان صاحبها طعاما وهو قائم يصلي۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اس وقت اگر کھانے کی کوئی شئ اس کے دانتوں میں ہوتی ہے تو ملائکہ کو اس سے ایسی سخت بدبو ہوتی ہے کہ کسی اور شئ سے نہیں ہوتی۔ (مولف) و فی الباب عند ابن المبارك فی الزهد عن ابی عبدالرحمن السلمی عن امیرالمومنین علی رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم والدیلمی عن عبدالله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما عنه صلی الله تعالی علیه وسلم و ابن نصر فی الصلاة عن الزهری عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرسلا و الآجری فی اخلاق حملة القرآن عن علی کرم الله تعالی وجهه موقوفا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۶ بارق النور" (معجم الکبیر الزهراء الحدیقة موصل ۱۷۷/۳)

مکمل طریقہ وضو پر ایک حدیث پاک:

۸۰۔ بخاری و نسائی و ابوبکر بن ابی شیبه عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما سے راوی انه توضأ فغسل وجهه اخذ غرفة من مأ فتمضمض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من مأ فجعل بها هکذا اضافها الی یده الاخریٰ فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من مأ فغسل بها یده الیمنیٰ ثم اخذ غرفة من مأ فغسل بها یده الیسری ثم مسح براسه ثم اخذ غرفة من مأ فرش علی رجله الیمنیٰ حتی غسلها ثم اخذ غرفة اخری فغسل بها رجله الیسریٰ ثم قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یتوضأ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو چہرہ کو دھویا، ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں چڑھایا پھر ایک چلو لیکر اسی طرح کر کے دوسرے ہاتھ کے ساتھ ملا کر (یعنی دونوں ہاتھوں کے لپ سے) چہرہ دھویا پھر ایک چلو سے داہنے ہاتھ کو دھویا پھر ایک چلو سے بائیں ہاتھ کو پھر سر کا مسح کیا پھر ایک چلو لے کر داہنے پیر پر چھڑکنے لگے یہاں تک کہ اس کو دھویا پھر دوسرے چلو سے بائیں پیر کو دھویا پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۵۷ بارق النور۔ (بخاری ۱/ ۲۶، باب غسل الوجه بالیدین من غرفة واحدة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں حدیث میں ہے۔

۸۱۔ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل کما اخرجہ الستۃ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۹" بارق النور۔ (بخاری دوم، ص ۸۱۷، باب الحلواء و العسل)

شک و ارتیاب کی باتیں منع ہیں حدیث میں ہے

۸۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دع مایریبك الی مالا یریبك فان الصدق طمانیۃ و ان الکذب ریبۃ۔ رواہ الائمۃ احمد و الترمذی و ابن حبان بسند جید عن الحسن المجتبی ریحانۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو عند ابن فایع عنہ بلفظ فان الصدق ینجی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شک کی بات چھوڑ کر وہ کام کر جس میں شک نہ رہے کیونکہ صدق یقین اور کذب شک ہے۔ (مولف) اور دوسری روایت میں ہے کہ صدق نجات دیتا ہے۔ (ترمذی دوم، ص ۷۸، باب من ابواب صفۃ القیمۃ)

طریقہ غسل پر مشتمل تین حدیثیں:

۸۳۔ عن ابن اسحاق حدث ابو جعفر انہ کان عند جابر بن عبداللہ ھو و ابوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عندہ قوم فسألوہ عن الغسل فقال یکفیك صاع فقال رجل مایکفینی فقال جابر کان یکفی من ھو اوفی منك شعرا و خیرا منك ثم امنا فی ثوب۔

حضرت ابو جعفر، ان کے والد حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھے اور ان کے پاس اور دوسرے لوگ بھی تھے لوگوں نے ان سے غسل کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ تمہیں ایک صاع پانی کافی ہے تو ایک آدمی نے کہا مجھ کو کفایت نہیں کرتا ہے حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ زلف والے اور تم سے بہتر تھے یعنی حضور پھر آپ نے ایک کپڑے میں ہماری امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۰" بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۳۹، باب الغسل بالصاع و نحوہ)

۸۴۔ حدیث الحسن بن محمد علی ما فی الصحیحین ھکذا عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل

من الجنابة فقلت كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ياخذ ثلث اكف فيفيضها على راسه ثم يفيض على سائر جسده فقال لي الحسن انى رجل كثير الشعر فقلت كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اكثر منك شعرا هذا لفظ ح۔

حضرت ابو جعفر سے مروی ہے کہ جابر نے مجھ سے کہا کہ میرے پاس آپ کے چچا کے لڑکے آئے ان کی مراد حسن بن محمد بن حنفیہ سے تھی اور پوچھا کہ جنابت کا غسل کس طرح کیا جائے میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین چپ پانی سے اپنے سر مبارک پر بہاتے پھر پورے جسم پر تو حسن نے مجھ سے کہا کہ میں زیادہ بال والا ہوں تو میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے زیادہ زلف والے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب من افاض علی راسہ ثلثا)

وبنحوه عندهم و فيه قال جابر فقلت له يا ابا اخي كان شعر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اكثر من شعرك و اطيب۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جابر نے کہا اے بھتیجے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے کثیر اور عمدہ تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۰" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۴۹، باب استحباب افاضة الماء علی الراس)

۸۵۔ اخرج النسائي عن ابي اسحاق عن ابي جعفر قال تماريا في الغسل عند جابر بن عبدالله رضي الله تعالى عنهما فقال جابر يكفي من الغسل من الجنابة صاع من ماء فلما مايكفي صاع و لا صاعان قال جابر قد كان يكفي من كان خيرا منكم و اكثر شعرا صلى الله تعالى عليه وسلم۔

ابو جعفر نے کہا کہ غسل کے بارے میں باہم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہم جھگڑا کر رہے تھے اس پر جابر نے فرمایا کہ غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے ہم نے کہا نہ ایک صاع کافی ہے اور نہ دو صاع حضرت جابر نے کہا ان کو کافی ہوتا تھا جو تم سے زیادہ بہتر اور کثیر بال والے تھے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۰" بارق النور۔ (نسائی اول، ص ۳۶، باب ذکر القدر الذی یکفی به الرجل)

شافعیہ کے نزدیک ایک چلو پانی سے کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے مگر احناف کے نزدیک الگ الگ پانی لے کر کلی کرنا اور ناک میں چڑھانا سنت ہے

۸۶۔ رواه ابن ماجة عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضي الله

تعالیٰ عنهما وهذا هو مخرج الحديث رواه البخاری عن سليمان بن بلال عن زيد و النسائی عن ابن عجلان عن زيد مطولا و قال ابن ماجة حدثنا عبدالله بن الجراح و ابوبكر بن خلاد الباهلی نا عبدالعزيز بن محمد عن زيد فاخرجه مقتصرا على قوله ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم مضمض و استنشق من غرفة واحدة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک چلو پانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۱ باب من مضمض و استنشق من غرفة واحدة)

۸۷۔ و من هذا الطريق اخرجه النسائی فقال اخبرنا الهيثم بن ايوب الطالقانی قال عبدالعزيز بن محمد قال نا زيد وفيه رايت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم توضأ ففسل يديه ثم مضمض و استنشق من غرفة واحدة الحديث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کے لئے ہاتھوں کو دھویا پھر ایک چلو پانی سے کلی فرمائی اور ناک میں چڑھایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۳ بارق النور" (نسائی اول، ص ۲۹ باب مسح الاذنين)

اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بارے میں چار حدیثیں:

۸۸۔ لعبد الرزاق عن عطاء بن يسار عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما انه توضأ ففسل كل عضو منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبی صلى الله تعالى عليه وسلم كان يفعله۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو فرمایا تو ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب كم الوضوء من غسلة الخ بیروت ۱/۳۱)

۸۹۔ و لسعيد بن منصور فی سننه بلفظ توضأ النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فادخل يده فی الاناء فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على وجهه مرة و صب على يده مرة مرة و مسح برامسه و اذنيه مرة ثم اخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه وهو متنعل۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرماتے وقت دست اقدس برتن میں داخل فرمایا اور یک بار ایک مرتبہ کلی کی اور ناک [illegible] داخل فرما کر چہرہ مبارک پر ایک بار

بہایا اور ایک ایک بار ہاتھ پر اور سر اور کانوں کا مسح ایک ایک بار فرمایا پھر ایک لپ پانی لیکر قدموں پر چھڑکا کہ پیروں میں موزے تھے۔ (مولف) (یعنی خف پر مسح فرمایا پیروں کو دھویا۔ مولف) (کنز العمال، ص ۲۷۱، ج ۹)

۹۰۔ روی البخاری قال حدثنا محمد بن یوسف حدثنا سفین عن زید بلفظ توضأ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرۃ مرۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اعضاء وضو دھوئے۔ (مولف)

(بخاری اول، ص ۲۷ باب الوضوء مرۃ مرۃ)

۹۱۔ قال ابوداؤد حدثنا مسدد حدثنا یحیی عن سفین حدثنی زید و قال النسائی اخبرنا محمد بن منثی حدثنا یحیی عن سفین ثنا زید و قال الامام الطحاوی حدث ابن مرزوق حدثنا ابوعاصم عن سفین عن زید و لفظ الاولین فیہ لااخبرکم بوضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتوضأ مرۃ مرۃ. و بمعناہ لفظ الطحاوی۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر عضو کو ایک ایک بار دھویا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۶۳، برق النور" (ابوداؤد ار ۱۸ باب الوضوء مرۃ مرۃ)

مسواک موجود نہ ہونے کی صورت میں انگلیاں اس کے قائم مقام ہیں:

۹۲۔ سنن بیہقی میں ہے عن عبداللہ بن المنثی قال حدثنی بعض اھل بیتی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا من الانصار من بنی عمرو بن عوف قال یا رسول اللہ انک رغبتنا فی السواک فھل دون ذلک من شیء قال اصبعک سواک عند وضوئک تمر بھا علی اسنانک انہ لاعمل لمن لانیۃ لہ و لا اجر لمن لاحسبۃ لہ۔

ایک انصاری نے عرض کی یارسول اللہ حضور نے مسواک کی طرف ہمیں ترغیب فرمائی کیا اس کے سوا بھی کوئی صورت ہے فرمایا وضو کے وقت تیری انگلی مسواک ہے کہ اپنے دانتوں پر پھیر لے بیشک بے نیت کے کوئی عمل نہیں اور بے خوف الٰہی کے ثواب نہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۵۳، برق النور" (السنن الکبری للبیہقی باب الاستیاک بالاصابع بیروت ۱/ ۳۹)

وضو جزء ایمان اور مسواک جزء وضو ہے:

۹۳۔ حدیث مرسل میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضوء شطر الایمان و السواک شطر الوضوء رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن حسان بن عطیۃ

ورسنة فی کتاب الایمان عنه بلفظ السواك نصف الوضوء و الوضوء نصف الایمان۔
مسوک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۳" بارق النور۔
(کنز العمال، ص ۱۸۷۔۱۹۱، ج ۹)

صرف پاجامہ یا لنگی سے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

۹۴۔ ابوداؤد و الحاکم عن بریدة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم نهی ان یصلی الرجل فی سراویل و لیس علیه رداء۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی بے چادر اوڑھے صرف پاجامے میں نماز پڑھے۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۳، باب من قال یتزربه اذا کان ضیقا)

۹۵۔ مسند احمد و صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لایصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه منه شیء۔
ہرگز کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ دونوں شانے کھلے ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۵۸، بارق النور"۔ (بخاری اول، ص ۵۲، باب اذا صلی فی الثوب الواحد)

وضو میں غرۂ تحجیل کا بڑھانا مستحب ہے حدیث میں ہے:

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان امتی یدعون یوم القیمة غرا محجلین من آثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل. رواه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه۔ (بخاری ۱/ ۲۵، باب فضل الوضوء الغر المحجلون)

و فی لفظ لمسلم عنه انتم الغر المحجلون یوم القیمة من اسباغ الوضوء فمن استطاع منکم فلیطل غرته و تحجیله۔
یعنی میری امت کے چہرے اور چاروں ہاتھ پاؤں روز قیامت وضو کے نور سے روشن و منور ہوں گے تو تم میں جس سے ہو سکے اسے چاہئے کہ اپنے اس نور کو زیادہ کرے۔ (یعنی چہرہ کے اطراف میں جو حدیں شرعاً مقرر ہیں اس سے کچھ زیادہ دھوئے اور ہاتھ نصف بازو اور پاؤں نیم ساق تک۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۹، بارق النور" (مسلم اول، ص ۱۲۶، باب استحباب الغرة الخ)

راہ خدا میں جتنا بھی خرچ کیا جائے تو اسراف نہ ہوگا بخلاف معصیت کے کہ اس میں ایک ذرہ خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

۹۷۔ ابن ابی حاتم نے امام مجاہد تلمیذ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی لو انفقت مثل ابی قبیس ذھبا فی طاعۃ اللہ لم یکن اسرافا و لو انفقت صاعا فی معصیۃ اللہ کان اسرافا۔

اگر تو پہاڑ برابر سونا طاعت الٰہی میں خرچ کر دے تو اسراف نہیں اور اگر ایک صاع جو گناہ میں خرچ کرے تو اسراف ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۸۰، بتغیر قلیل" (تفسیر کبیر، ج ۱۳، ص ۲۱۴)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے خدا اور اس کا رسول کافی ہیں

۹۸۔ صحاح کی حدیث جلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد ہوا اہل و عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۸۱ بارق النور"

غسل میں سب سے پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے :

۹۹۔ روی البخاری عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا فیما حکت غسلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم یصب علی راسہ ثلث غرف بیدیہ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ غسل میں روایت فرماتی ہیں کہ سر مبارک پر تین لپ پانی ڈالتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب الوضوء قبل الغسل)

عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں :

۱۰۰۔ ولابی داؤد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما المرأۃ فلا علیھا ان لا تنقضہ لتغرف علی راسھا ثلث غرفات بکفیھا۔

عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنی گندھا ہوا گھونسہ بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (مولف)

(ابوداؤد اول، ص ۳۴، باب المراقص تنقض شعرها عند الغسل)

چلو یا لپ سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں چار حدیثیں :

۱۰۱۔ و حدیث ابی داؤد و الطحاوی عن محمد بن اسحاق عن محمد بن طلحة عن عبیدالله الحولانی عن عبدالله بن عباس عن علی رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وفیه ثم ادخل یدیه جمیعا فاحد حفنة من ماً فصرب بها علی رجله و فیها النعل ففسلها بها ثم الاخریٰ مثل ذلك۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے پانی لے کر ایک پیر پر ڈال کر اسے دھویا اور اس میں نعل مقدس تھی پھر دوسرے میں بھی اسی طرح کیا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۹، باب صفة وضوء النبی صلی الله تعالی علیه وسلم)

۱۰۲۔ و لفظ الطحاوی ثم احذ بیدیه جمیعا حفنة من ماً فصك بها علی قدمه الیمنی و الیسریٰ کذلك. و اخرجه ایضا احمد و ابویعلیٰ و ابن خزیمة و ابن حبان و الضیاء۔

طحاوی کے لفظ یہ ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے ایک لپ پانی لے کر داہنے قدم اقدس پر ڈالا اور اسی طرح بائیں پر بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۹۳، بارق النور" (شرح معانی الآثار ۱/۲۱، باب فرض الرجلین الخ)

۱۰۳۔ ابن ماجة حدثنا ابوبکر بن خلاد الباهلی حدثنا یحیی بن سعید القطان عن سفین عن زید و فیه رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم توصأ غرفة غرفة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۳۳، باب ماجاً فی الوضوء مرة مرة)

۱۰۴۔ حدیث ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم توصأ غرفة غرفة و قال لایقبل الله صلاة الابه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایک چلو سے وضو فرمایا اور فرمایا کہ اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۳، ج ۹)

اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے سے متعلق ایک حدیث پاک۔

۱۰۵۔ والدار قطنی فی غرائب مالك عن زید بن ثابت و ابی هریرة معاً رضی الله تعالیٰ عنهم ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لایقبل الله صلاة الا به۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھو کر فرمایا کہ یہ وضو ہے کہ جس کے بغیر نماز مقبول نہیں ہوتی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۶۵، بروق النور" (کنز العمال، ص ۲۷۱، ج۹)

بڑے برتن سے پانی لے کر وضو کرنے کے بارے میں تین حدیثیں

۱۰۶۔ حدیث ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ایضا عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ادخل یده الیمنی فافرغ بها علی الاخری ثم غسل کفیه ثم تمضمض و استنثر ثم ادخل یدیه فی الاناء جمیعا فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها علی وجهه ثم الثانیة ثم الثالثة مثل ذلك۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست راست (شب وغیرہ کسی بڑے برتن میں) داخل فرمایا تو اس سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دونوں ہتھیلیوں کو دھویا پھر کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر دونوں ہاتھ ایک ساتھ برتن میں داخل فرما کر ایک لپ پانی لیا اور اسے چہرہ اقدس پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف) (ابوداؤد ار ۱۶، باب صفة وضوء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۱۰۷۔ و رواه الطحاوی مختصرا فقال اخذ حفنة من ماء بیدیه جمیعا فصك بهما وجهه ثم الثانیة مثل ذلك ثم الثالثة۔

طحاوی نے مختصراً اسی طرح روایت کیا کہ دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ ایک لپ پانی لیا اور چہرے پر بہایا پھر دوسری اور تیسری بار اسی طرح کیا۔ (مولف)

۱۰۸۔ الامام احمد و ابی داؤد و ابن خزیمة و ابی یعلی و الامام الطحاوی و ابن حبان و الضیاء عن ابن عباس عن علی عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اخذ بکفه الیمنی قبضة من ماء فصبها علی ناصیة فترکها تستن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلاثا ثلاثا . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے داہنے ہاتھ سے ایک لپ پانی لے کر پیشانی پر بہا دیا اور چہرہ کو سیراب کیا پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین تین بار دھویا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۵" بارق النور۔

امور و معاملات میں میانہ روی بہتر ہے حدیث میں ہے :

۱۰۹۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الامور اوساطھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امور و معاملات کی اچھائی اس کی درمیانی راہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۶۷" بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۲۱، ج ۳)

نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا :

۱۱۰۔ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ بمؤق عینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز میں کن انکھیوں سے دیکھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۷۱" بارق النور۔

اسراف و تبذیر کی تفصیل و تحقیق پر دو حدیثیں :

۱۱۱۔ الفریابی وسعید بن منصور و ابوبکر بن ابی شیبۃ و البخاری فی الادب المفرد و ابا جریر و المنذر و ابی حاتم و الطبرانی و الحاکم و صححہ و البیھقی فی شعب الایمان و اللفظ لابن جریر کلھم عنہ (عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی قولہ تعالیٰ ولاتبذر تبذیرا قال التبذیر فی غیر الحق وھو الاسراف۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا فرمان و۔ تبذر تبذیرا کے بارے میں فرمایا کہ تبذیر کا معنی ہے بے جا یعنی ناحق خرچ اور اسی کو اسراف کہتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ، ص ۱۸۰" بارق النور۔ (تفسیر ابن جریر ۱۵/ ۵۰۔ میمنہ مصر)

۱۱۲۔ ابن جریر و ابوالشیخ عن سفین بن حسین عن ابی بشر قال اطاف الناس بایاس بن معویۃ فقالوا ما السرف قال ماتجاورت بہ امر اللہ فھو سرف۔

ابو بشر نے کہا کہ لوگوں نے ایاس بن معویہ کے پاس آکر سوال کیا کہ اسراف کیا ہے ایاس نے فرمایا جو امر خداوندی سے تجاوز کرے وہ اسراف ہے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر ۸/ ۳۲ میمنہ مصر)

حاجت مند قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادتی ثواب کا باعث ہے۔ بلکہ صدقہ دیتے وقت انہیں نہ دینا غضب رب کا سبب بنتا ہے حدیث میں ہے۔

۱۱۳۔ اخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا امۃ محمد والذی بعثنی بالحق لایقبل اللہ صدقۃ من رجل ولہ قرابۃ محتاجون الی صلتہ ویصرفھا الی غیرھم والذی نفسی بیدہ لاینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے امت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قسم اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کا صدقہ قبول نہیں فرماتا ہے جس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں اور وہ دوسرے کو دیتا ہو قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۸۱" بارق النور۔ (مجمع الزوائد بیروت ۳/ ۱۱۷)

متعلق اسراف و تبذیر سے متعلق چار حدیثیں :

۱۱۴۔ ابن جریر نے روایت کی کنا اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نتحدث ان التبذیر النفقۃ فی غیر حقہ۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپس میں کہتے تھے کہ مال کا غیر حق میں خرچ کرنا تبذیر یعنی فضول خرچی ہے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵)

۱۱۵۔ سعید بن منصور اور بخاری ادب مفرد اور ابن جریر و ابن منذر تفاسیر اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی المبذر المنفق فی غیر حقہ۔

مبذر وہ شخص ہے جو مال کو غیر حق میں صرف کرے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

۱۱۶۔ ابن جریر کی یک روایت ان سے یہ ہے لاتنفق فی الباطل فان المبذر ھو المسرف فی غیر حق۔

بیکار میں خرچ نہ کر کیونکہ غیر حق میں خرچ کرنے والا فضول خرچ ہے۔ (مولف) (تفسیر ابن جریر میمنہ مصر ۱۵/ ۵۱)

۱۱۷۔ ابن جریر عبدالرحمن بن زید بن اسلم مولائے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاتنفق تبذیرا لاتعط فی المعاصی۔

نہ بیجا خرچ کر نہ معصیت میں (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۳" بارق

النور۔ (تفسیر ابن جریر مصنفہ مصر ۱۵/۵۱)

گھوڑے کے گوشت سے متعلق حدیث میں ہے:

۱۱۸۔ انه صلی الله تعالی علیه وسلم اذن فی اکل لحم الخیل

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔ (مولف) (امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۹۰" بارق النور۔

وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے حدیث میں ہے۔

۱۱۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی الوضوء اسراف و فی کل شیٔ اسراف۔

وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے اور ہر کام میں اسراف کو دخل ہے۔ رواہ سعید بن منصور عن یحییٰ بن عمرو الشیبانی الثقة مرسلا۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۸۲" بارق النور۔ (کنز العمال، ص۱۹۶، ج۹)

تین چیزیں مکروہ ہیں:

۱۲۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ کرہ لکم ثلثا قیل و قال وکثرة السوال واضاعة المال۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مکروہ رکھتا ہے فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۱۸۴" بارق النور۔ (بخاری اول، ص۲۰۰، باب قول اللہ تعالیٰ لایسألون الناس الحافا الخ)

ہمیشہ باوضو رہنا رب عزوجل کے ساتھ کمال ادب کی دلیل ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۱۔ بحوالہ مقدمہ غزنویہ و خلاصۃ الحقائق انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے من احدث و لم یتوضأ فقد جفانی۔

جسے حدث ہوا اور وضو نہ کرے اس نے میرا کمال ادب جیسا چاہئے ملحوظ نہ رکھا

وضو پر وضو کے فضائل پر تین احادیث کریمہ۔

۱۲۲۔ رزین نے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال ھو نور علی نور۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو میں اعضائے کریمہ دو دو بار دھوئے اور فرمایا یہ نور پر نور ہے۔ (مشکوٰۃ ار ۴۰ باب صفۃ الوضو)

۱۲۳۔ رزین کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الوضو علی الوضو نور علی نور۔

وضو پر وضو نور ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۶" بارق النور۔ (احیاء العلوم ار ۳۵، فضیلۃ الوضوء ظاھرہ) (الترغیب و الترھیب ار ۱۶۳، الترغیب فی المحافظۃ علی الوضوء)

۱۲۴۔ ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من توضأ علی طھر کتب لہ عشر حسنات۔

جو باوضو وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۸۶" بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۹، باب الرجل یجدد الوضوء)

سجدہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے۔

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب حالتوں سے زیادہ سجدہ میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے تو اس میں دعاء بکثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۸۸" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۹۱، باب مایقال فی الرکوع و السجود)

جسے نماز میں شک واقع ہو وہ کم پر بناء کرے۔

۱۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا شک احدکم فی صلاتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا فلیطرح الشک و لیبن علی ماالستیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ و ان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان۔

جب تم میں کسی کو اپنی نماز میں شک پڑے یہ نہ جانے کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو جس بات میں شک ہے اسے چھوڑ دے اور جس قدر پر یقین ہے اس پر بنائے کار رکھے۔ (یعنی صور

مذکورہ میں تین ہی رکعتیں سمجھے کہ اس قدر پر یقین ہے اور چوتھی میں شک ہے تو چار نہ سمجھے لہذا ایک رکعت اور پڑھ کر) سلام سے پہلے سجدۂ سہو کرلے اب اگر واقع میں اس کی پانچ رکعتیں ہوئیں تو یہ دونوں سجدے (گویا ایک رکعت کے قائم ہو کر) اس کی نماز کا دوگانہ پورا کردیں گے (ایک رکعت اکیلی نہ رہے گی جو شرعاً باطل ہے بلکہ ان سجدوں سے مل کر گویا ایک نفل دوگانہ جداگانہ ہو جائے گا) اگر واقع میں چار ہی ہوئیں تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ذلت و خواری ہوں گے (اس نے شک ڈال کر نماز باطل کرنی چاہی تھی اس کی نہ چلی) (مسلم اول، ص ۲۱۲، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد الخ)

۱۲۷۔ مسند احمد میں سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی صلاۃ یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی الزیادۃ۔

جسے نماز میں کامل و ناقص کا شک ہو وہ اتنی پڑھے کہ کامل و زائد میں شک ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۴" بارق النور۔ (مسند احمد ۱ ر ۱۹۵)

بالوں کی جڑوں تک اگر پانی پہنچ جائے تو عورت کو چوٹی کھول کر پانی ڈالنا ضروری نہیں ہے، اس پر چار حدیثیں۔

۱۲۸۔ صحیح مسلم و سنن اربعہ میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں سر گندھواتی ہوں کیا نہاتے میں کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلث حثیات۔

سر پر تین لپ پانی ڈال لیا کرو یہی کافی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۵" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم ضفائر المغتسلة)

۱۲۹۔ حدیث ابی داؤد ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اما المرأۃ فلا علیها ان لاتنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات بکفیها۔

عورت کو کچھ ضرور نہیں کہ اپنا گندھا سر کھولے بس تین لپ پانی ڈال لے۔ (ابوداؤد ار ۳۴، باب المرأۃ هل تنقض شعرها عندالغسل)

۱۳۰۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسه ثلث غرفات بیدیه

پھر سر مبارک پر تین لپ ڈالتے تھے۔ رویاہ عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ (بخاری ۱/۳۹ باب الوضو قبل الغسل)

اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد کنت اغتسل انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اناء واحد و ما اربد علیّ ان افرغ علی راسی ثلث افراغات۔

میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے نہایا کرتے اور میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتی یعنی جعد مبارک نہ کھولتیں۔ رواہ احمد و مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۵۰، باب حکم ضفائر المغتسلة)

۱۳۱۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتوضأ وضوءہ للصلاۃ ثم یفیض علی راسہ ثلث مرار و نحن نفیض علی رؤسنا خمسا من اجل الضفر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کا سا وضو کر کے سر اقدس پر تین بار پانی بہاتے تھے اور ہم بیبیاں سر گندھے ہونے کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ بار پانی بہاتی ہیں۔ رواہ ابوداؤد "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۵" طارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۲ باب فی الغسل من الجنابة)

وضو میں بے ضرورت پانی زیادہ خرچ کرنا اسراف ہے۔

۱۳۲۔ امام احمد و ابن ماجہ و ابو یعلی اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر بسعد وھو یتوضأ فقال ماھذا السرف فقال افی الوضوء اسراف قال نعم و ان کنت علی نھر جار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے وہ وضو کر رہے تھے ارشاد فرمایا یہ اسراف کیا، عرض کی کیا وضو میں اسراف ہے فرمایا ہاں اگرچہ تم نہر رواں پر ہو۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳۴ باب ماجاء فی القصد فی الوضوء الخ)

۱۳۳۔ سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رای رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یتوضأ فقال لاتسرف لاتسرف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا اسراف نہ کر اسراف نہ کر۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳۴ باب ماجاء فی القصد الخ)

۱۳۴۔ سعید بن منصور سنن اور حاکم کنی اور ابن عساکر تاریخ میں ابن شہاب زہری سے

مرسلا راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا فرمایا یا عبد اللہ لاتسرف۔

اللہ کے بندے اسراف نہ کر انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ و فی الوضوء اسراف قال نعم (زاد الاخیراں) و فی کل شئ اسراف۔

یارسول اللہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے فرمایا ہاں اور ہر شئ میں اسراف کو دخل ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۶ "بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷ ج ۹)

وضو کے شیطان کو ولہان کہا جاتا ہے:

۱۳۵۔ ترمذی و ابن ماجہ و حاکم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء۔

بیشک وضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے تو پانی کے وسواس سے بچو۔ (ابن ماجہ ۱ ۳۴، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء الخ)

وضو میں زیادہ پانی صرف کرنا شیطانی بات ہے:

۱۳۶۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ و صحیح ابن حبان و مستدرک حاکم میں عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور والدعاء۔

بیشک عنقریب اس امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ طہارت و دعاء میں حد سے بڑھیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱ ص ۱۹۷ "بارق النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۳، باب الاسراف فی الوضوء)

۱۳۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی لاخیر فی صب الماء الکثیر فی الوضوء و انه من الشیطان۔

وضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر نہیں اور وہ شیطان کی طرف سے ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۱۹۷ "بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۹۷ ج ۹)

اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ دھونا برا ہے

۱۳۸۔ احمد، سعید بن منصور و ابن ابی شیبہ و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ و طحاوی عبد اللہ بن [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ

وسلم میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا ھکذا الوضو فمن زاد علی ھذا او نقص فقد اساء او ظلم واسأ. ھذا لفظ د، و مثلہ لفظ الامام الطحاوی و مقتصرا علی قولہ اسأ و ظلم. ولفظ س وق فمن زاد علی ھذا فقد اسأ و تعدی و ظلم و لفظ سعید و ابی بکر فمن زاد او نقص فقد تعدی و ظلم۔

وضو اس طرح ہے جس نے اس پر بڑھایا یا گھٹایا اس نے برا کیا اور حد سے بڑھا اور ظلم کیا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۱۹۷" بارق النور۔ (ابوداؤد، ص ۱۸، باب الوضوء ثلثا ثلثا)(نسائی اول، ص ۳۳، الاعتداء فی الوضوء)

لایعنی باتوں میں پڑنا منع ہے:

۱۳۹۔ حدیث صحیح۔ من حسن اسلام المرأ ترکہ مالایعنیہ۔

انسان کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ بات کہ غیر مہم کام میں مشغول نہ ہو۔ لایعنی بات ترک کرے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و البیھقی فی الشعب عن ابی ھریرۃ و الحاکم فی الکنی عن ابی بکر الصدیق و فی تاریخہ عن علی المرتضیٰ و احمد و الطبرانی فی الکبیر عن السید ابن السید الحسین بن علی و الشیرازی فی الالقاب عن ابی در و الطبرانی فی الصغیر عن زید بن ثابت و ابن عساکر عن الحارث بن ھشام رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسنہ النووی و صححہ ابن عبدالبر و الھیثمی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۰۵" بارق النور۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۹۵، باب کف اللسان فی الفتنۃ)

بدن کے غیر ضروری بال نورہ سے دور کرنا جائز ہے:

۱۴۰۔ ابن ماجہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا طلی بدأ بعورتہ فطلاھا بالنورۃ و سائر جسدہ اھلہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نورہ کا استعمال فرماتے تو ستر مقدس پر اپنے دست مبارک سے لگاتے اور باقی بدن منور پر ازواج مطہرات لگاتیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھن وبارک وسلم "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۰" بارق النور (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۳، باب الاطلاء بالنورۃ)

وسوسۂ شیطان دفع کرنے کے بارے میں تین حدیثیں

۱۴۱۔ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی نماز میں پتہ

نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة اليمنى فاطعنه فى فخذك اليسرى وقل بسم الله فانها سكين الشيطان۔

جب تو ایسا پائے تو اپنی انگشت شہادت اٹھا کر اپنی بائیں ران میں مار اور بسم اللہ کہہ کہ شیطان کے حق میں چھری ہے۔ رواہ البزار و الطبرانی عن والد ابی العلیح و رواہ ایضا الحکیم الترمذی۔ (مجمع الزوائد ۲/ ۱۵۱، بیروت)

۱۴۲۔ عبد اللہ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ما وسوسة باولع فمن يراها تعمل فيه۔

شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وسوسہ اس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اسی کے پیچھے پڑتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة۔

۱۴۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احدكم اذا كان فى المسجد جاء الشيطان فابس به كما يبس الرجل بدابته فان اسكن له وثقه (زلقه) او الجمه۔

جب تم میں کوئی مسجد میں ہوتا ہے شیطان آکر اس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام کرنے کیلئے اس پر ہاتھ پھیرتا ہے پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا یعنی اس کے وسوسہ سے فوراً الگ نہ ہوگیا تو اسے باندھ لیتا یا گرا دیتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و انتم ترون ذلك اما الموثوق فتراه مائلا كذا لايذكر الله و اما الملجم ففاتح فاه لايذكر الله عزوجل۔

یعنی حدیث کی تصدیق تم آنکھوں دیکھ رہے ہو وہ جو بندھا ہوا ہے اسے تو دیکھے گا یوں جھکا ہوا کہ ذکر الٰہی نہیں کرتا اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ منہ کھولے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۱" "بارق النور۔ (مسند احمد ۲ ۶۳۲ ج ۲)

وضو کے بعد رومال پر چھینٹا دینا سنت ہے:

۱۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا توضأت فانتضح۔

جب تو وضو کرے تو چھینٹا دے لے۔ رواہ ابن ماجة عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (ابن ماجہ ۱/ ۳۶، باب ماجاء فی النضح بعد الوضوء)

امت مرحومہ کی خطاو بھول پر مواخذہ نہیں حدیث میں ہے :

۱۳۵۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع (وضع) عن امتی الخطا و النسیان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت کی بھول پر مواخذہ نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۱۹۸" بارق النور۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۴۸، باب طلاق المکرہ و الناسی)

دین میں بے جا سختی ناپسندیدہ ہے حدیث میں ہے :

۱۳۶۔ حضور سید اکرم رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الھوا و العبوا فانی اکرہ ان یری فی دینکم غلظۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن المطلب بن عبداللہ المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لہو ولعب بھی کرو کہ میں دین میں زیادہ سختی کو ناپسند کرتا ہوں۔ (مولف) (راحت قلب اور حصول تازگی کے لئے وہ لہو مباح ہے جس کی اجازت شارع کی جانب سے ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۰۱، بارق النور، (کنز العمال، ص ۱۵۳ ج ۱۹)

مدار اعمال نیتوں پر ہے حدیث میں ہے :

۱۳۷۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ مانوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۰۱" بارق النور۔ (بخاری اول، ص ۲، باب کیف کان بدء الوحی الخ)

نماز میں پسینہ سے اگر دل بٹے تو اس کا صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۱۳۸۔ روی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرق فی صلاتہ لیلۃ فسلت العرق عن جبینہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک شب کی نماز میں پسینہ آیا تو جبین اقدس سے پسینہ پونچھ دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج۱، ص ۲۰۲" بارق النور۔

۱۳۹۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ سلت العرق عن جبینہ و کان

اذا قام من سجودہ نفض ثوبہ یمنۃ و یسرۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشانی اقدس سے پسینہ پونچھتے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوتے تو دائیں بائیں کپڑا جھاڑ دیتے۔ (مولف) (سجدہ میں ماتھے پر لگی ہوئی چیز اگر ضرر دے تو مطلقاً اسے پونچھنے میں حرج نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۰۳" بارق النور۔ (خلاصۃ الفتاوی فیما یکرہ فی الصلوۃ لکھنؤ ۱/ ۵۷)

تین چیزیں اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں :

۱۵۰۔ حدیث میں ہے ان اللہ کرہ لکم ثلثا العبث فی الصلاۃ و الرفث فی الصیام و الضحک فی المقابر. رواہ القصاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں نماز میں کھیلنا، اور حالت روزہ میں دواعی جماع (مباشرت فاحشہ وغیرھا) اور قبرستان میں ہنسنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۰۳" بارق النور۔ (بحر الرائق، ج ۲، ص ۲۰، مایفسد الصلوٰۃ)

کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث :

۱۵۱۔ الصلاۃ خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر منھا فلیستکثر. رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز بہترین موضوع ہے جو جتنی زیادہ کر سکتا ہے تو کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۲۰۵" بارق النور۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

تہمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۵۲۔ عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ و الیوم الآخر فلا یقفن مواقف التھم. و فی الباب عن امیر المومنین الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کی جگہ ہرگز کھڑا نہ ہوا کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱ ص ۲۰۷" بارق النور۔ (مواقی الفلاح مع الطحطاوی، باب سجود السھو کراچی، ص ۲۳۹)

صرف خروج ریاح کے شک سے نماز نہ چھوڑے تاوقتیکہ گمنے کا یقین کامل نہ ہو جائے اس پر چند احادیث کریمہ۔

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وجد احدکم فی بطنہ شیأ فاشکل علیہ اخرج منہ شئ ام لا فلایخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔ رواہ مسلم و الترمذی عن ابی ہریرۃ۔

جب تم میں کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ پائے اور اسے شک میں ڈال دے کہ کچھ نکلا یا نہیں تو مسجد سے ہرگز نہ نکلے یہاں تک کہ آواز سنے یا بو پائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۱" بارق النور۔ (مسلم اول ص ۱۵۸، باب الدلیل علی ان من تیقن الخ)

۱۵۴۔ ولاحمد و الترمذی و ابن ماجۃ و الخطیب عنہ مختصرا بلفظ لاوضوء الا من صوت او ریح۔

آواز یا بو کے بغیر وضو نہیں ٹوٹتا۔ (مولف) (یعنی شک و شبہ کا غسل وضو نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۱۲" بارق النور۔ (ابن ماجہ، ۳۹ باب لاوضوء الا من حدث)۔

۱۵۵۔ ولاحمد و الشیخین و ابی داؤد و النسائی و ابن ماجۃ و خزیمۃ و حبان و عباد بن تمیم عن عمہ عبداللہ بن زید بن عاصم قال شکی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل یخیل الیہ انہ یجد الشئ فی الصلاۃ قال لا ینصرف حتی تسمع صوتا او تجد ریحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے یہ شکایت کی کہ اس کو نماز میں کچھ (یعنی ریح) پانے کا خیال ہوتا ہے حضور نے فرمایا آواز یا بو کے بغیر نماز مت توڑ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۱۲" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۵۸، باب الدلیل علی من تیقن الطہارۃ الخ)

۱۵۶۔ ولاحمد و ابی یعلی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الشیطان لیأتی احدکم وھو فی صلاتہ فیاخذ بشعرۃ من دبرہ فیمدھا فیری انہ قد احدث فلاینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر کا ایک بال کھینچتا ہے تو تم سمجھتے ہو کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی آواز یا بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۴، ج ۳)

۱۵۷۔ و رواہ عنہ سعید بن منصور مختصراً نحو المرفوع من حدیث عباد و للبزار عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی احدکم الشیطان فی

الصلاة فینفخ فی مقعدته فیخیل انه احدث و لم یحدث فاذا وجد ذلك فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تمہارے پاس نماز میں آکر مقعد میں پھونک مارتا ہے تو تم کو خیال ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا حالانکہ وضو نہیں ٹوٹا تو جب ایسا محسوس ہو تو بغیر آواز و بو کے نماز نہ توڑے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۲۴ ج ۱)

۱۵۸۔ و رواه عنه الطبرانی فی الکبیر مختصراً بلفظ من خیل له فی صلاته انه قد احدث فلا ینصرفن حتی یسمع صوتا او یجد ریحا۔

جس کو نماز میں وضو ٹوٹنے کا گمان ہو تو آواز و بو کے بغیر نماز نہ توڑے۔ (مولف) (کنز العمال، ۲۰۰ ج ۹)

۱۵۹۔ و لعبد الرزاق و ابن ابی الدنیا عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلاة لیقطع علیه صلاته فاذا اعیاه ان یصرف نفخ فی دبره یرید انه قد احدث فلاینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شیطان تمہاری نماز توڑنے کے لئے گھومتا رہتا ہے جب توڑنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو دبر میں پھونک مارتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو تم میں کوئی آواز یا بو پائے بغیر نماز نہ چھوڑے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب الرجل یشتبه علیه فی الصلوة، بیروت ۱/ ۱۴۱)

۱۶۰۔ و فی روایة اخری عنه رضی الله تعالیٰ عنه حتی انه یأتی احدکم وهو فی الصلاة فینفخ فی دبره و یبل احلیله ثم یقول قد احدثت فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا و یسمع صوتا و یجد بللا۔

انہیں سے مروی ہے کہ شیطان تمہارے پاس وقت نماز آکر دبر میں پھونک مارتا ہے اور احلیل کو تر کر کے کہتا ہے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ بو پائے اور آواز سنے اور تری پائے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق مفهوما ۱/ ۱۴۱)

۱۶۱۔ ولعبد الرزاق و ابن ابی شیبة فی مصنفیهما و ابن ابی داؤد فی کتاب الوسوسة عن ابراهیم النخعی قال کان یقال ان الشیطان یحری فی الاحلیل و فی الدبر فیری الرجل انه قد احدث فلاینصرفن احدکم حتی یسمع صوتا او یجد ریحا

و یجد بللا۔

امام محمی نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ شیطان احلیل و دبر میں داخل ہو جاتا ہے تو آدمی محسوس کرتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو کوئی نماز نہ چھوڑے یہاں تک کہ آواز سن لے یا بو اور تری پائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۱۲" بارق النور۔ (مصنف عبدالرزاق ۱/ ۱۴۱)

دجال سے دور رہنے اور اس کی باتیں نہ سننے کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباتکم فایاکم و ایاھم لایضلونکم و لایفتنونکم۔

آخر زمانے میں دجال کذاب لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور رہو اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۶" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ)

دس باتیں سنت ہیں حدیث میں ہے:

۱۶۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفاء اللحیۃ و السواک و استنشاق الماء و قص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانۃ و انتقاص الماء، قال الراوی و نسیت العاشرۃ الا ان تکون المضمضۃ۔

دس باتیں قدیم سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہیں، لبیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، وضو و غسل میں پانی سونگھ کر اوپر چڑھانا، ناخن تراشنا، انگلیوں کے جوڑ (یعنی جہاں جہاں میل جمع ہونے کا محل ہے اسے) دھونا، بغل اور زیر ناف بالوں سے صاف کرنا، شرمگاہ پر پانی ڈالنا، راوی نے کہا دسویں میں بھول گیا شاید کلی ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۱۳" بارق النور۔ (مسلم اول، ص ۱۲۹، باب خصال الفطرۃ)

وضو کے بعد رومالی پر چھینٹا دینا سنت ہے اس پر پانچ حدیثیں:

۱۶۴۔ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ حکم بن سفین یا سفین بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بال توضأ و نضح فرجہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب فرماتے وضو فرماتے اور شرمگاہ اقدس پر چھینٹا دیتے۔ (ابوداؤد اول، ص ۳۶، باب الانتضاح)

۱۶۵۔ ابن ماجہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال توضأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنضح فرجہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرما کر ستر مبارک پر چھینٹا دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجاء فی النضح)

۱۶۶۔ احمد وابن ماجۃ و دار قطنی و حاکم و حارث بن ابی اسامہ عصرت محبوب بن المحبوب سیدنا و ابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما واپنے والد ماجد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتانی جبرئیل فی اول ماأوحی الی فعلمنی الوضوء و الصلوٰۃ فلما فرغ الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بھا فرجہ۔

یعنی اول اول جو مجھ پر وحی اتری ہے جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضر ہو کر مجھے وضو و نماز کی تعلیم دی جبرئیل نے وضو خود کر کے دکھایا جب وضو کر چکے ایک چلو پانی لے کر اپنی اس صورت مثالیہ کے موضع شرمگاہ پر چھڑک دیا۔ (ابن ماجہ، ص ۳۶، باب ماجاء فی النضح)

۱۶۷۔ و لفظ فی علمنی جبرئیل الوضوء و امرنی ان انضح تحت ثوبی لما یخرج من البول بعد الوضوء۔

جبریل علیہ السلام نے وضو سکھانے کے بعد بتایا کہ میانی میں چھینٹا دیدوں اس سبب سے کہ جو وضو کے بعد پیشاب میں سے نکلتا ہے۔ (مولف) (دار قطنی ماجاء فی النضح ملتان ۱/ ۱۱۱)

۱۶۸۔ ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جاءنی جبرئیل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح۔

جبرئیل نے حاضر ہو کر مجھ سے عرض کی یارسول اللہ جب حضور وضو فرمائیں چھینٹا دے لیا کریں۔ (جبرئیل کا اپنی صورت مثالیہ کے ستر پر چھڑکنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور طریقہ وضو عرض کرنے کے لئے تھا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فعل تعلیم امت کے لئے۔ منہ) (ترمذی اول، ص ۷، باب فی النضح بعد الوضوء)

جب کوئی شیطانی وسوسہ خیال میں آئے تو اسے یہ کہہ کر ٹھکرا دو کہ تو جھوٹا ہے۔

۱۶۹۔ابن حبان وحاکم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء احدکم الشیطان فقال انك احدثت فلیقل انت کذبت، ولا بی حباد فلیقل فی نفسہ۔

جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً اسے جواب دے کہ تو جھوٹا ہے۔(اور اگر مثلاً نماز میں ہے تو) دل میں وہی کہہ لے۔ (فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۱۳" بارق النور۔ (موارد الظمان باب فیمن کان علی طہارۃ، سلفیہ، ص ۴۷)

۱۷۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اللہ کی پناہ مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں۔ رواہ احمد و ابن ابی حاتم و الطبرانی عن ابی امامۃ و احمد و ابن مردویۃ والبیہقی فی الشعب عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسند احمد ۵/ ۱۷۸)

دجال سے دور بھاگنا واجب ہے حدیث میں ہے

۱۷۱۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع بالدجال فلینأ منہ (عنہ) فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مومن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات۔

جو دجال کی خبر سنے اس پر واجب ہے کہ اس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم آدمی اس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے اس سے کیا نقصان پہنچے وہاں اس کے دھوکوں میں پڑ کر اس کا پیرو ہو جائے گا۔ رواہ ابو داؤد عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابۃ جمیعا۔"فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۱۵" بارق النور۔ (ابوداؤد ج ۲، ص ۵۹۳، باب خروج الدجال)

تعارف

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب

(بحالت جنابت قرآن پڑھنے والے کی قرأت کی مختلف صورتوں سے پردہ اٹھانا)

۲۲ر محرم ۱۳۲۸ھ کو سوال ہوا کہ جنب کو قرآن کی پوری آیت پڑھنی منع ہے یا کوئی جزو آیت بھی اور کسی مہم کے لئے حسبنا اللہ و نعم الوکیل یا کسی تکلیف پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہہ سکتا ہے یا نہیں ؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قرآن عظیم کی وہ آیات جو ذکر و ثنا و مناجات اور دعاء ہوں اگرچہ پوری آیت ہو تو بہ نیت ذکر و دعا، تلاوت کی نیت کئے بغیر جنب و حائض و نفساء کو پڑھنا جائز ہے۔ جیسے آیۃ الکرسی۔

یا متعدد آیات کاملہ جیسے سورۂ حشر کی اخیر تین آیتیں .... یا پوری سورت جیسے الحمد شریف۔

اسی لئے کھانے یا سبق کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ سکتے ہیں اگرچہ یہ ایک آیت مستقلہ ہے کہ اس سے مقصود تبرک و استفتاح ہوتا ہے نہ کہ نیت تلاوت۔ تو حسبنا اللہ و نعم الوکیل اور انا للہ و انا الیہ راجعون کہ کسی مہم یا مصیبت پر بہ نیت ذکر و دعا پڑھے جاتے ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ پوری آیت ہو۔ ہاں آیۃ الکرسی یا سورۂ فاتحہ اور ان کے مثل ایسی قرأت کہ سننے والا جسے قرآن سمجھے ان عوام کے سامنے جن کو اس کا جنب ہونا معلوم ہو بلند آواز سے بہ نیت ثنا و دعاء بھی پڑھنا مناسب نہیں کہ کہیں وہ بحال جنابت تلاوت جائز نہ سمجھ لیں یا اس کا عدم جواز جانتے ہوں تو اس پر گناہ کی تہمت نہ رکھیں۔ اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ۔

آیت طویلہ کا پارہ کہ ایک آیت کے برابر ہو جس سے نماز میں فرض قرأت مذہب سیدنا امام اعظم کی روایت صحیحہ امام قدوری و امام زیلعی پر ادا ہو جائے، جس کے پڑھنے والے کو عرفاً تالی قرآن نہ کہیں، جنب کو بہ نیت قرآن اس سے ممانعت محل منازعت نہ ہونی چاہئے۔ یعنی ایسی آیت کا کوئی جزو جنب کو پڑھنے کی اجازت نہیں جس سے نماز میں قرأت کی فرضیت ادا ہو جائے۔

ہاں جو پارۂ آیت ایسا قلیل ہو کہ عرفاً اس کے پڑھنے کو قرأت قرآن نہ سمجھیں اور اس سے ایک آیت پڑھنے کی فرضیت ادا نہ ہو اتنے کو بہ نیت قرآن پڑھنے میں اختلاف ہے۔

لیکن قول ممانعت ہی بوجوہ کثیرہ اقوی وارجح ہے کہ اسی میں احتیاط اور قرآن کی تعظیم ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں وہ جلیل القدر تحقیقات پیش کیں جو اسی رسالہ کا حصہ ہیں، یہ تحقیقات کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گی، ارباب علم و تحقیق کے لئے اس میں وسیع علمی ذخیرہ ہے۔

اور پانچ حدیثیں بھی اس تحقیقی رسالے کی زینت ہیں۔

احادیث

ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب

جنب وحائض کو بہ نیت قرآن ایک حرف بھی پڑھنے کی اجازت نہیں حدیث میں ہے

۱۷۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقراء الجنب ولاالحائض شیأ من القرآن. رواہ الترمذی و ابن ماجۃ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جنب اور حائض قرآن کی کوئی چیز نہ پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۲۳" ارتفاع الحجب۔ (ترمذی اول، ص ۳۴، باب ماجاء فی الجنب و الحائض لایقرء القرآن)

۱۷۳۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں اقروا القرآن مالم یصب احدکم جنابۃ فان اصابہ فلا ولا حرفا واحدا۔

قرآن پڑھو جب تک تمہیں نہانے کی حاجت نہ ہو اور جب حاجت غسل ہو تو قرآن کا ایک حرف بھی نہ پڑھو۔ رواہ الدار قطنی وقال ھو صحیح عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۲۴" ارتفاع الحجب۔ (دار قطنی فی النھی للجنب و الحائض، ملتان ۱/ ۱۱۸)

قرآن سے شفا اور اس پر اجرت لینے کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۱۷۴۔ ان بعض الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم لما رقی السلیم بالفاتحۃ علی شأ وجأ بھا الی اصحابہ کرھوا ذلک و قالوا احدت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ احذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان احق مااخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ . کما فی الجامع الصحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے جب بنو سلیم کے ایک آدمی پر بکری کے عوض سورہ فاتحہ پڑھی اور بکری لے کر اپنے اصحاب کے پاس آئے تو ان لوگوں نے اس کو مکروہ جانا اور کہا کہ تم

نے قرآن پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ جب مدینہ آئے تو عرض کی یا رسول اللہ اس نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن کاموں پر تم اجرت لیا کرتے ہو قرآن کا حق ان سے زیادہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۳" ارتفاع الحجب۔ (بخاری دوم، ص ۸۵۴، باب الشرط فی الرقیۃ بقطیع الغنم)

ثنائے الٰہی وہی اتم واکمل ہے جو خود اس نے اپنے نفس کریم پر کی حدیث میں ہے

۱۷۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لا احصی ثناً علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔**

الٰہی میں تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے، جیسی تو نے خود اپنی ثنا کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۰" ارتفاع الحجب" (ترمذی دوم، ص ۱۸۷، باب ماجاء فی عقد التسبیح)

سورۂ غافر کی فضیلت و برکت۔

۱۷۶۔ سورۂ غافر کا آغاز حم تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز العلیم☆ غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا ھو الیہ المصیر☆ تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔ **رواہ الترمذی و البزار و ابنا نصر و مردویۃ و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔** (سورۂ غافر کو سورۂ مومن بھی کہتے ہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۳۲" ارتفاع الحجب۔

تعارف

الطرس المعدل فی حد الماٴ المستعمل

(استعمال شدہ پانی کی تعریف میں منصف صحیحہ)

۵ ربیع الآخر ۱۳۲۰ھ میں سوال پیش ہوا کہ آب مستعمل کی کیا تعریف ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جہازی سائز کے ۲۴ صفحات پر مشتمل اٹھارہ احادیث مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سوا جو تحقیقات انیقہ اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح کی ہے وہ یقیناً جلیل القدر اور لائق صد ستائش ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ماء مستعمل کی تعریف یوں کی ہے کہ

ماء مستعمل وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تعبیر نجاست حقیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی۔

یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کار ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امر ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب بطور تطہیر یا اقامت قربت کر کے عضو سے جدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی میں ہے اور بعض نے زوال حرکت و حصول استقرار کی بھی شرط لگائی ہے۔

ماء مستعمل کی اس تعریف کو امام احمد رضا نے جتنی قیودات و شرائط سے مرصع و مزین فرمایا ہے اس کے پیش نظر اس کی ۷۲ صورتیں نکلتی ہیں۔

ان میں سے پندرہ صورتوں میں پانی مستعمل ہو جاتا ہے۔

اور بارہ صورتیں وہ ہیں جن سے پانی مستعمل نہیں ہوتا۔

اور ماء مستعمل کی اس تعریف کو سہولت حفظ کے لئے اعلیٰ حضرت نے فارسی کے تین اشعار میں بھی نظم فرمایا ہے۔ اور ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سوا چالیس ائمہ و کتب کے نصوص نقل کرنے کے بعد بحث کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ بالجملہ یہ وہ نفیس و جلیل جامع و مانع و شافی و نافع تعریف ماء مستعمل ہے کہ بفضل الٰہی خدمت کلمات علماء کرام سے اس فقیر پر القاء ہوئے کہ یہ ان سطروں کے سوا کہیں نہ ملے گی فللہ الحمد۔

احادیث

الطرس المعدل فی حد الماٴ المستعمل

کھانا کھا کر برتن اور انگلیاں چاٹنا سنت ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۱۷۷۔اخرج الامام مسلم فی صحیحه عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال انکم لاتدرون فی ایه البرکة۔

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگلیوں اور رکابی چاٹنے کا حکم فرماتے اور ارشاد فرماتے تمہیں کیا معلوم کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ یعنی شاید اسی حصے میں ہو جو انگلیوں یا برتن میں لگا رہ گیا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۳" الطرس المعدل۔ (مسلم دوم، ص ۷۵ ابباب استحباب لعق الاصابع و القصعة الخ)

۱۷۸۔ وله کاحمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا ان نسلت القصعة (الصحفة) و قال فانکم لاتدرون فی ای طعامکم البرکة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کر دینے کا حکم فرمایا کہ تم کیا جانو کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب ماجاء فی اللقمة تسقط)

۱۷۹۔ و للامام احمد و الترمذی و ابن ماجة عن بشة الحبر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اکل فی قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی پیالے میں کھانا کھائے پھر اسے چاٹ لے وہ پیالہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرے۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲، باب ماجاء فی اللقمة تسقط)

۱۸۰۔ زادالحکیم الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صلت علیہ۔
اور وہ برتن اس پر درود بھیجے یعنی نزول رحمت کی دعا کرے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹ر ۱۸۴)

۱۸۱۔ وراد الدیلمی عنہ فتقول اللھم اعتقہ من النار کما اعتقنی من الشیطان۔
وہ پیالہ یوں کہے الٰہی اسے آتش دوزخ سے بچا جس طرح اس نے مجھے شیطان سے بچایا۔
(مولف) (کنزالعمال، ۱۹ر ۱۸۴)

۱۸۲۔ و الحاکم و ابن حماد فی صحیحھما و البیھقی فی الشعب عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی حدیث یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایرفع القصعۃ حتی یلعقھا اویلعقھا فان فی آخر الطعام البرکۃ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھا کر برتن نہ اٹھائے جب تک اسے خود نہ چاٹ لے یا (کسی بچے یا خادم کو) چٹادے کہ کھانے کے پچھلے حصے میں برکت ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹ر ۱۸۴)

۱۸۳۔ وللحسن بن سفین عن رائطۃ عن ابیھا رضی اللہ تعالیٰ عنھا عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لان العق القصعۃ احب الی من ان اتصدق بمثلھا طعاما۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیالہ چاٹ لینا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ اس پیالے بھر کھانا تصدق کروں۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۹ر ۱۸۴)

۱۸۴۔ و الطبرانی فی الکبیر عن العرباض بن ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لعق الصحفۃ و لعق اصابعہ اشبعہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والاخرۃ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو رکابی اور اپنی انگلیاں چاٹے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کا پیٹ بھرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۳" الطرس الممدل۔
(کنزالعمال، ۱۹ر ۱۸۰)

صدقہ مال کا میل ہے حدیث میں ہے:

۱۸۵۔ قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی الصدقات انما ھی اوساخ الناس۔
رواہ احمد و مسلم عن عبدالمطلب بن ربیعۃ رضی اللہ تعالی عنہ۔
صدقات کے بارے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ لوگوں کے مال کا

میل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۴، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی آلہ الخ)

آداب وضو ملحوظ رکھ کر وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔

۱۸۶۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطایاہ من جسدہ حتی تخرج من تحت اظفارہ رواہ الشیخان عن امیر المومنین عثمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اچھی طرح وضو کرے اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب خروج الخطایا مع ماٗ الوضوء)

۱۸۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المومن فغسل وجھہ فخرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر الیھا بعینیہ مع الماء او مع آخر قطر الماٗ فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتھا یداہ مع الماٗ او مع آخر قطر الماٗ فاذا غسل رجلیہ خرج کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماٗ او مع آخر قطر الماٗ حتی یخرج نقیا من الذنوب رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مسلمان بندہ وضو کرتا ہے پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ چہرہ کے وہ سب گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے آنکھوں سے دیکھا ہے پھر جب ہاتھوں کو دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ہاتھوں کے پورے گناہ نکل جاتے ہیں جن کو اس نے پکڑا ہے۔ پھر جب پیروں کو دھوتا ہے تو پیروں کے سارے گناہ نکل جاتے ہیں جہاں پیر چلے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۴" الطرس المعدل۔ (مسلم اول، ص ۱۲۵، باب خروج الخطایا مع ماٗ الوضوء)

مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۱۸۸۔ اخرج الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوبک فاسق الماٗ علی الماٗ تتناثر کما یتناثر الورق من الشجر فی الریح العاصف۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا گناہ جھڑ جائیں گے جیسے سخت آندھی میں پیڑ کے پتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۴۶" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص ۱۲۰ ج ۴)

بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم پاک ہوتا ہے ورنہ صرف اعضائے وضو اس پر پانچ حدیثیں:

۱۸۹۔ حدیث اذا تطهر احدكم فذكر اسم الله عليه فانه يطهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله تعالىٰ على طهوره لم يطهر الا مامر عليه المأ. رواه الدار قطني والبيهقي في سننه و الشيرازي في الالقاب عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه۔

جب تم میں کوئی پاکی حاصل کرے تو بسم اللہ پڑھے کہ اس سے پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور اگر بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی گزرتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۴" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص ۱۷۱ ج ۹)

۱۹۰۔ رواه الدار قطني و البيهقي ايضا عن ابن عمر و هما و ابوالشيخ عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنهم و لفظه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من توضأ و ذكر اسم الله على وضوئه تطهر جسده كله و من توضأ و لم يذكر اسم الله على وضوئه لم يطهر الا موضع الوضوء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو بسم اللہ کہہ کر وضو کرے اس کا پورا جسم پاک ہو جاتا ہے اور جو بغیر بسم اللہ کے وضو کرے تو صرف مقام وضو پاک ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۵" الطرس المعدل۔ (کنزالعمال، ص ۱۷۱ ج ۹)

۱۹۱۔ و رواه عبدالرزاق في مصنفه عن الحسن الضبي الكوفي مرسلا ينميه الى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله لم يطهر منه الا ما اصاب المأ۔

جو وضو کے وقت بسم اللہ پڑھے اس کا پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ جگہ پاک ہوگی جہاں پر پانی پہنچا ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۱۷۸ ج ۹)

۱۹۲۔ و اخرج ابوبكر بن ابي شيبة في مصنفه عن ابي بكر الصديق رضي الله تعالىٰ عنه رفعه قال اذا توضأ العبد فذكر اسم الله طهر جسده كله و اذا لم يذكر لم

یطهر الا ماصابه الماء۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جنبی جب غسل کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر نہ پڑھے تو صرف وہ حصہ پاک ہو جہاں پانی پہنچا۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۵۷، ج ۹)

۱۹۳۔ و روی سعید بن منصور فی سننه عن مکحول قال اذا تطهر الرجل و ذکر اسم الله طهر جسده کله و اذا لم یذکر اسم الله حتی یتوضأ لم یطهر منه الا مکان الوضوء۔

مکحول نے کہا کہ جب آدمی جنبی پڑھے اور طہارت حاصل کرے تو پورا جسم پاک ہو جائے اور اگر غسل کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو صرف جہاں وضو پاک ہو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۲۵۵" الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ۹/ ۲۵۷)

بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے حدیث میں ہے

۱۹۴۔ قوله صلی الله تعالی علیه وسلم لایمس القرآن الا طاهر۔

پاک آدمی ہی قرآن کو ہاتھ لگائے۔ یعنی ناپاک آدمی قرآن کو نہ چھوئے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱، ص ۲۵۶" الطرس المعدل۔ (کنز العمال، ص ۲۶۳، ج ۱)

تعارف

النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی و الملقی

(مٹنے و الے اور ڈالے گئے پانی کے فرق میں ایک پاکیزہ تحریر)

رجب ۱۳۲۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ اگر بے وضو جنب کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن وغیرہ ہونے یا گھڑے میں پڑ جائے تو پانی وضو کے قابل رہتا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ:

مکلف پر جس عضو کا دھونا کسی نجاست حکمیہ (جیسے حدث، جنابت، انقطاع حیض و نفاس) کے سبب سے فعل واجب ہے وہ عضو یا اس کا کوئی حصہ (اگرچہ ناخن یا ناخن کا کنارہ) آب قلیل میں بے ضرورت پڑ جائے تو پانی قابل وضو و غسل نہیں رہتا۔

یعنی پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ خود تو پاک ہے مگر دوسری چیز کو نجاست حکمیہ سے پاک نہیں کر سکتا۔

لیکن نجاست حقیقیہ کا ازالہ اس سے ہو سکتا ہے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے چار فصلیں بھی قائم فرمائی ہیں۔

پہلی فصل، میں ماء کثیر اور ماء مستعمل کی تعریف و تشریح پر علامہ قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ کے کلام میں بعض تسامحات پر ۵ ۴ وجوہ سے گرفت فرمائی ہے۔

دوسری فصل، میں ماء کثیر کی تحدید اور ماء مستعمل کی تمثیل و توضیح پر علامہ زین کے کلام میں جو کہ بحر اور رسالہ میں ہے ۹ ۳ وجوہ سے تنقید کی ہے۔

تیسری فصل، میں علامہ ابن الشحنہ کے کلام میں ۲۶ وجوہ سے بحث کی ہے کہ یہ جواز وضو میں ملقی اور ملاقی کی برابری کے قائل ہیں اور انہوں نے عدم جواز میں بھی دونوں کی برابری کا قول کیا ہے۔

جب کہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

ماء مستعمل کو قابل وضو و غسل بنانے کے دو طریقے ہیں

ایک یہ کہ اپنی مقدار سے زائد آب طاہر (یعنی مستعمل) آب مطہر میں ملا دیا جائے تو سارا پانی قابل وضو ہو جائے گا۔

یعنی ملنے والے پانی کا غلبہ اگر ماء مستعمل ہی کی مثل ہو تو اس کی مقدار کا اعتبار ہو گا کہ وہ مطلق نصف سے زیادہ ہے تو سب سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے ورنہ نہیں۔

دوسرے یہ کہ اس میں طاہر مطہر پانی ڈالتے رہیں یہاں تک کہ اس کا تین چوتھائی نکل جائے اور بہنا شروع ہو تو سب طاہر مطہر ہو جائے گا۔

کہ اس طرح پاک پانی کے ساتھ بہانے سے ناپاک پانی پاک ہو جاتا ہے۔

اور چوتھی فصل میں مختلف دس فوائد اور چھوٹے حوض سے وضو کا حکم اور اس کے چند طریقے بیان کئے گئے ہیں کہ

۱- چھوٹے حوض کے باہر وضو اس طرح کیا جائے کہ دھوون حوض میں گرے خواہ زمین پر بہہ کر جائے۔ یہ مطلقی ہے۔

اس صورت میں جب تک دھوون پانی کے برابر نہ ہو یا اس پر غالب نہ ہو پانی کو فاسد نہ کرے گا۔

۲- وضو اس طرح کیا جائے کہ حوض میں عضاؤ بوئے جائیں۔ یہ مدتی ہے۔

اس صورت میں پانی اگر کثیر نہیں ہے تو مستعمل ہو جائے گا۔

۳- حوض کے باہر بیٹھ کر حوض سے چلو بھر پانی لیں اس طرح کہ دھوون حوض تک نہ پہنچے۔

اس صورت میں اگر پانی برتن سے لیا یا برتن نہ ہونے کے سبب پانی لینے کے لئے بقدر ضرورت ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہو گا ورنہ مستعمل ہو جائے گا۔

ماء مستعمل کی تحقیق و تدقیق میں دلائل قویہ اور اقوال ائمہ سے مملو پینتالیس ۴۵ صفحے کے اس رسالے میں تین احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

احادیث

النمیقة الانقیٰ فی فرق الملاقی و الملقیٰ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور دو سے کم پانی میں غسل جنابت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۹۵۔ حدیث میں ہے۔ لایبولن احدکم فی الماء الدائم و لایغتسلن (یغتسل) فیه من الجنابة۔

تم میں سے کوئی راکد پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اسی جگہ غسل جنابت کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۷۰" النمیقة الانقی۔ (ابوداؤد اول، ص۱۰، باب البول فی الماء الراکد)

چھوٹے تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا چاہئے۔

۱۹۶۔ اخرج ابن ابی شیبة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال کنا نستحب ان نأخذ من ماء الغدیر و نغتسل به ناحیة۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم تالاب کا پانی لے کر کنارے میں غسل کرنا مستحب جانتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج، ص۲۷۰" النمیقة الانقی۔ (مصنف ابن ابی شیبة الرجل ینتهی الی البئر ۱/۱۴۱)

عورت و مرد ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں حدیث میں ہے:

۱۹۷۔ اخبرنا مالك حدثنا نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال لاباس بان یغتسل الرجل بفضل وضوء المرأة مالم تکن جنبا او حائضاً۔ (مؤطا امام محمد)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک وہ جنبی یا حائض نہ ہو۔ (یعنی اگر عورت اجنبیہ نہیں ہے تو اس کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے میں حرج نہیں۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۲۷۱" النمیقة الانقی۔ (مؤطا امام محمد، ص۸۲، باب الرجل یغتسل او یتوضوء بسور المرأة)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا وغیرہ کھایا جاسکتا ہے

۱۹۸۔ امام طحاوی شرح معانی آثار میں مالک بن عیاض فقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حالت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعتبار نہ آیا کہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر لائے اور عرض کی یارسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا۔ نعم اذا توضأت اکلت و شربت و لکنی لا اصلی ولا اقراء حتی اغتسل۔

ہاں جب میں وضو فرمالوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن بے نہائے نہیں پڑھتا۔ (فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۲۲۰)۔ (شرح معانی الآثار ج ۱، ص ۵۳، باب قراءۃ الجنب و الحائض الخ)

نبی ہو ولی یا کسی معظم شخصیت کا جھوٹا تبرک کی نیت سے کھانا جائز ہے

۱۹۹۔ صحیح حدیث میں ہے جب حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کھانا جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۱۹"

نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے

۲۰۰۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ و مسند امام احمد میں بلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ و اللفظ لابی بکر قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن طعام النصاری فقال لاینجلجن فی صدرک طعام صارعت فیہ نصرانیۃ۔

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ طعام نصرانی سے نہی فرمائی اور ارشاد کیا نہ رہے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں نصرانیت کا میل ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۱، ص

۳۳۲۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۳۱، باب کراھیۃ النفخ لطعام)

کافروں کے برتن دھونے کے بعد استعمال کئے جاسکتے ہیں حدیث میں ہے۔

۲۰۱۔ ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت یا رسول اللہ انا نغزو ارض العدو فنحتاج الی آنیتھم فقال استمعوا منھا ما استطعتم فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا و کلوا منھا واشربوا۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم دشمن کے ملک میں جہاد کو جاتے ہیں ان کے برتنوں کی حاجت پڑتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو اور گر اور برتن نہ ملے تو انہیں دھو کر پاک کر لو اس کے بعد ان میں کھاؤ پیو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۳۲" (مصنف ابن ابی شیبۃ الاکل فی آنیۃ الکفار کراچی ۸/ ۹۷)

۲۰۲۔ بلاوجہ شرعی وہ بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو، عذر کی حاجت پڑے اور مسلمانوں کو نفرت دلائے اس پر تین حدیثیں۔

۲۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاك و مایسؤ الاذن۔

اس بات سے بچ جو کان کو بری لگے۔ رواہ الامام احمد عن ابی العادیۃ و الطبرانی فی الکبیر و ابن سعد فی الطبقات و العسکری فی الامثال و ابن مندہ فی المعرفۃ و الخطیب فی المؤتلف کلھم عن ام العادیۃ عمۃ العاص بن عمرو الطفاوی و عبداللہ بن احمد الامام فی زوائد المسند و ابونعیم و ابن مندہ کلاھما فی المعرفۃ عن العاص المذکور مرسلا و ابونعیم فیھا عن حبیب بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (مسند احمد، ص ۲۹، ج ۵)

۲۰۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاك و کل امر یعتذر منہ۔

ہر اس بات سے بچ جس میں عذر کرنا پڑے۔ رواہ الضیاء فی المختارۃ والدیلمی کلاھما بسند حسن عن انس و الطبرانی فی الاوسط عن جابر و ابن منیع و من طریقہ العسکری فی امثالہ و القضاعی فی مسندہ معاً و البغوی و عن طریقۃ الطبرانی فی اوسطہ و المخلص فی السادس من فوائدہ و ابومحمد الابراھیمی فی کتاب الصلاۃ و ابن النجار فی تاریخہ کلھم عن ابن عمر و الحاکم و البیھقی فی الزھد و العسکری فی الامثال و ابونعیم فی المعرفۃ عن سعد بن ابی وقاص و احمد و ابن

ماجة و ابن عساکر عن ابی ایوب الانصاری کلهم رافعیه الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و البخاری فی تاریخه و الطبرانی فی الکبیر و ابن منده عن سعد بن عمارة من قوله رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔ (کنز العمال، ص ۲۸۳، ج ۲)

۲۰۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشروا ولا تنفروا۔

بشارت دو اور وہ کام نہ کرو جس سے لوگوں کو نفرت پیدا ہو۔ رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۳۳۳)

(بخاری اول، ص ۶، باب ما کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتخولهم بالموعظة الخ)

تعارف

احسی الاعلام ان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام

(س امر کی تحقیق عظیم کہ فتویٰ ہمیشہ قول امام پر ہے)

۱۳۳۴ھ میں امام احمد رضا نے یہ رسالہ خاص عربی زبان میں تصنیف فرمایا ویسے ان کی دیگر تصنیفات کا بھی یہ حال ہے کہ اگرچہ بعض اردو زبان میں ہوتی ہے مگر اس کے بیشتر مسودہ جات عربی زبان میں ہوتے ہیں، جو آپ کے عربی میں ماہر و غابر و بارع ہونے کی شہادت دے رہے ہیں۔

یہ رسالہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ دیگر رسالوں کا حال ہے کہ ہر رسالہ عموماً کسی نہ کسی سوال کا مفصل جواب ہوتا ہے بلکہ اس رسالے کے وجود میں آنے کا پس منظر یہ ہے جو امام احمد رضا نے ایک مقام پر خود ہی بیان فرمایا ہے کہ

اس سے پہلے (یعنی رسالہ ھلة النجیر فی عمق ما کتبت میں) بحر الرائق کا جو قول بیان ہوا کہ عمل اور فتویٰ ہمیشہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہے اگرچہ مشائخ اس کے خلاف پر فتویٰ دیں۔

علامہ شامی نے متعدد مقامات میں اس قول کی تائید کی اور کئی جگہوں میں اس سے اختلاف کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ اس بحث کو اس جگہ ذکر کرتا پھر خیال ہوا کہ کلام طویل ہو جائے گا اور غیر متعلق گفتگو سے فاصلہ بڑھ جائے گا، لہٰذا اس جگہ میں نے گفتگو سمیٹ لی اور بحمد اللہ تعالیٰ اسے اہم رسالے کی صورت میں الگ کر دیا"۔

امام احمد رضا نے ۷۰ صفحات پر مبسوط اس رسالے میں دلائل و براہین اور اقوال ائمہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ

ہمیشہ فتویٰ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول پر ہوتا ہے، اگرچہ مشائخ کرام اس کے خلاف فتویٰ دیں۔

یعنی جب صحیح قول میں اختلاف ہو تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار

کیا جائے گا کہ وہ صاحب مذہب ہیں۔

اور چھ باتیں ایسی بیان فرمائی ہیں جن کے سبب قول امام بدل جاتا ہے لہذا قول ظاہر کے خلاف عمل ہوتا ہے۔ وہ چھ باتیں یہ ہیں۔

ضرورت، دفع حرج، عرف، تعامل، دینی ضروری مصلحت کی تخصیص، کسی فساد موجود یا مظنون بظن غالب کا ازالہ۔

لیکن امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ ان سب صورتوں میں بھی حقیقۃً قول امام ہی پر عمل ہے، کیونکہ اگر یہ امور حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ہوتے تو آپ کا قول ان کے مقتضا پر ہوتا ان کے خلاف نہیں ہوتا، تو ایسی صورت میں ان کے ضروری قول پر عمل جو آپ سے منقول نہ ہو آپ ہی کے قول پر عمل ہے۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ فتوی کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور عرفی۔

فتوی حقیقی یہ ہے کہ دلیل تفصیلی کی معرفت کے بعد فتوی دیا جائے انہیں کو اصحاب فتوی کہا جاتا ہے جیسے فقیہہ ابو جعفر اور فقیہہ ابو اللیث، غیرہ۔

فتوی عرفی یہ ہے کہ عالم، لوگوں کو امام کی تقلید کرتے ہوئے ان کے اقوال بتادے اور انہیں دلیل تفصیلی کا علم نہ ہو، جیسے کہا جاتا ہے فتاوی ابن نجیم، غزی، طوری، اور فتاوی خیریہ وغیرہ اور بعد کے زمانے میں فتاوی رضویہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے قول پر کسی کو فتوی دینا جائز نہیں جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کی دلیل کیا ہے۔ یہ قول فتوی حقیقی پر محمول ہے۔

اور غیر مجتہد صرف بطریق حکایت فتاوی دے سکتا ہے ورنہ عرفی فتوی حرام کے مترادف ہو جائے گا۔ اس لئے اب ہمارے زمانے میں مفتی کو صرف ان کے اقوال یاد کر لینا کافی ہے اور امام کے قول پر فتوی دینا حلال بلکہ واجب ہے اگرچہ اس کی دلیل معلوم نہ ہو۔

امام احمد رضا نے اس رسالہ جلیلہ میں آداب افتا و مفتی کی وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ روح تقلید اور مقلد کی حیثیت کو بھی واضح فرمایا ہے کہ کسی بھی مسئلہ کے لئے یہ نہیں کہ وہ اپنے امام کے قول کو ترک کر دے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں سات مقدمات وضع فرمائے اور اپنے دعوی پر ۴۵ نصوص پیش کئے ہیں۔

اور علامہ خیر رملی کے ساتھ آٹھ وجوہ سے کلام فرمایا۔

اور علامہ شامی کے ساتھ سر شش وجوہات سے کلام کیا اور ان وجوہات کی توجیہات بھی کیں ہیں

اور بحر العلوم کیساتھ بھی تقلید میں آٹھ وجوہ سے کلام کیا ہے۔

امام احمد رضا نے تقلد ائمہ کی تائید و توثیق میں جہاں بے شمار دلیلیں فراہم کی ہیں وہیں ایک مقلد ہونے کی حیثیت سے اپنے امام کی مدح سرائی بھی کی ہے، چنانچہ اس سلسلے میں چند اقوال بغرض افادہ ناظرین پیش کرتے ہیں کہ۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں، ابن شبرمہ نے فرمایا،

اے ابو حنیفہ! اگر تم جیسے شخص کو جننے سے عاجز ہو گئیں، آپ کے علم میں کسی قسم کا تکلف نہیں۔

ابو سلیمان نے فرمایا

ابو حنیفہ عجائب روزگار میں سے ایک تھے ان کے کلام سے وہی شخص اعراض کرے گا جو اس کو سمجھ نہ سکے۔

سفیان ثوری نے فرمایا:

ابو حنیفہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جو قدر و منزلت میں ان سے بلند تر ہے اور ایسا شخص ملنا مشکل ہے۔

علی بن عاصم سے منقول ہے کہ

اگر روئے زمین کے آدھے انسانوں کے ساتھ ابو حنیفہ کی عقل کو تولا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

امام شافعی نے فرمایا:

عورتوں نے ابو حنیفہ جیسا کوئی اور نہ جنا۔

بکر بن حبیش نے فرمایا:

اگر ابو حنیفہ اور ان کے تمام معاصرین کی عقلوں کا موازنہ کیا جائے تو ابو حنیفہ کی عقل وزنی نکلے گی۔

اس کے بعد امام احمد رضا خیر میں فرماتے ہیں کہ

لوگ اپنی کتب کو شاہان وقت کے نام سے معنون کرتے ہیں مگر میں اس رسالہ کو سید الامۃ

مجتہدین حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کرتا ہوں، اگر یہ قبول ہو جائے تو میری امیدوں اور آرزوؤں کی انتہا ہو جائے گی۔

اس لئے انہوں نے اس رسالے کا نام "اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام" رکھا۔ اور اس محققانہ رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

احادیث

احلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقا علی قول الامام

عورتوں کا جماعت وجمعہ اور عیدین میں حاضر ہونا کہ زمانہ رسالت میں حکم تھا اور اب مطلقاً منع ہے۔

۲۰۵۔ قد امر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم باخراج الحیض و ذوات الخدور یوم العیدین فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم و تعتزل الحیض المصلی قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدنا لیس لھا جلباب قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لتلبسھا صاحبتھا من جلبابھا۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشین کواریاں بھی برکت جماعت و دعاء مسلمین پانے کو نکلیں اور مصلی سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے بعض کو چادر نہیں فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۸۶" احلی الاعلام۔ (بخاری اول، ص ۱۳۴، باب اذا لم یکن لھا جلباب فی العید) (مسلم اول، ص ۲۹۱، کتاب صلاۃ العیدین)

۲۰۶۔ حدیث۔ لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ، ص ۳۸۶" احلی الاعلام۔ (مسلم اول، ص ۸۳، کتاب الجمعہ)

تعارف

النور و النورق لاسفار الماء المطلق

(آبِ مطلق کا حکم روشن کرنے کیلئے نور اور روشنی)

۲۴ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ کو سوال: کہ آب مطلق کہ وضو و غسل کے لئے ضروری ہے اس کی کیا تعریف ہے؟ اور آب مقید کسے کہتے ہیں؟

امام احمد رضا بریلوی اس سوال کا جواب شروع کرنے سے قبل آغاز بحث میں فرماتے ہیں کہ یہ سوال بظاہر چھوٹا اور اس کا جواب طول چاہتا ہے یہ مسئلہ نہایت معرکۃ الآرا ہے پھر اصل جواب کی طرف توجہ فرمائی۔ لہٰذا اس رسالہ میں کل پانچ فصلیں ہیں، اور فصل اول میں تین قسمیں ہیں۔

قسم اول میں ان پانیوں کا بیان ہے جن سے طہارت ہو جائے گی وہ کل ایکسو ساٹھ قسموں کے پانی ہیں۔

قسم دوم میں ان پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضو و غسل درست نہیں ان کی تعداد ایکسو چوبیس ہے۔

قسم سوم میں ۲۳ ایسے پانیوں کا ذکر ہے جن سے وضو و غسل جائز ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

فصل پنجم میں جزئیات جدیدہ کے تحت پانی کی ۴۳ قسمیں مذکور ہیں۔

ان میں سے ۱۷ قسموں کے پانی سے وضو و غسل جائز ہے اور ۲۶ قسموں سے جائز نہیں۔

اس طرح ماء مطلق و ماء مستعمل وغیرہ کی کل تین سو پچاس قسمیں نکلتی ہیں۔

فصل دوم میں ماء مطلق و ماء مقید کی تعریف و توضیح ہے۔

امام احمد رضا عبارات ائمہ و علماء سے ماء مطلق کی بارہ تعریفات درج کرنے کے بعد بطور خلاصہ کلام فرماتے ہیں کہ

"بالجملہ تحقیق فقیر غفرلہ میں ماء مطلق کی تعریف یہ ہے کہ وہ پانی کہ اپنی رقت طبعی پر باقی

ہے اور اس کے ساتھ کوئی ایسی شئ مخلوط و ممتزج نہیں جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے نہ ایسی جو اس کے ساتھ مل کر مجموع، ایک دوسری شئ کسی جدا مقصد کے لئے کہلائے۔ جیسے ماء النھر ماء البئر وغیرہ" اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔

ماء مطلق میں اضافت تعریف ہوتی ہے اور ماء مقید میں اضافت تقیید۔

اضافت تقیید کے تحت سات اضافات بیان کرنے کے بعد ماء مقید کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں کہ

ماء مقید وہ پانی ہے جس کی طرف مطلق آب کہنے سے افہام سبقت نہ کریں۔ جیسے ماء العسل ماء الشعیر وغیرہ۔

فصل سوم میں چند مسائل اجماعیہ ذکر کئے گئے ہیں۔

اور فصل چہارم میں ماء مطلق و ماء مقید کی تشریح و توضیح میں چند ائمہ کے ضابطے بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً

اول ضابطہ یوسفیہ، دوم ضابطہ شیبانیہ، سوم ضابطہ برجندیہ، چہارم ضابطہ زیلعیہ، پنجم ضابطہ لسفیہ، اور ششم ضابطہ رضویہ۔

اور اس ضخیم رسالہ جلیلہ کے اندر دو غنی رسالے بھی ہیں۔

۱- عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی۔ (بچے کے حاصل کردہ پانی کے احکام کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عطیہ)

اس رسالے میں نابالغ بچے کے بھرے ہوئے پانی کا حکم بیان کیا گیا ہے یعنی بچہ کا بھرا ہوا پانی مملوک بھی ہے اور مباح بھی یعنی پانی کی تین قسمیں ہیں۔

۱- مباح غیر مملوک۔ جیسے دریاؤں اور نہروں کا پانی۔

۲- مملوک غیر مباح۔ جیسے برتنوں کا پانی۔

۳- مباح مملوک۔ جیسے سبیل یا سقایہ کا پانی۔

نابالغ کا بھرا ہوا پانی اگرچہ مباح ہے مگر مملوک بھی ہونے کی بناء پر اس کا استعمال جائز نہیں اور اسی مسئلے کی تحقیق و تفصیل میں کثیر صورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں دو حدیثیں ہیں۔

۲- الدفۃ و البیان لعلم الرقۃ و السیلان (پانی کی رقت و سیلان کا واضح بیان)

اس رسالے میں پانی کی رقت و سیلان کے معانی پر جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

زیر نظر رسالہ (نورو نورق) کے اختتام بحث میں پانیوں کی افضلیت کا ذکر آیا ہے کہ آب کوثر افضل ہے یا آب زمزم؟

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ

سب پانیوں میں افضل وہ پانی ہے جو اس بحر بے پایاں کرم و نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگشتان مبارک سے بار ہا نکلا اور ہر بار اس کو سیراب و طاہر کیا۔

اس کے بعد کوثر و زمزم میں کون افضل ہے کے جواب میں فرماتے ہیں کہ کوثر افضل ہے اور اس کی افضلیت کو دلائل زاہرہ سے ثابت کیا ہے۔ یہ معرکۃ الآراء رسالہ جہازی سائز کے ۱۴۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے جس میں امام احمد رضا بریلوی کی شان تحقیق اور فقہی بصارت کی کھلی ہوئی شہادتیں موجود ہیں۔

اور اس محققانہ رسالے میں ۲۸ احادیث کریمہ شامل تحقیق ہیں۔

احادیث

النور و النورق لاسفار الماء المطلق

سمندر کے پانی سے وضو غسل کرنا بلا شبہ جائز ہے وہ وہ برکت والا ہے

۲۰۷۔ رواہ احمد و الاربعة و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه بسند صحیح و احمد و ابن ماجة و الاحیراء و الدار قطنی و الطبرانی فی الکبیر عن جابر و ابن ماجة عن ابی الفراسی و الدار قطنی و الحاکم عن علی و عن ابن عمرو و عبدالرزاق عن انس و الدار قطنی عنه و ایضا عن ابن عمر و ایضا عن جابر عن ابی بکر الصدیق و ابنا مردویة و النجار عن ابی الطفیل عن الصدیق رضی الله تعالی عنهم کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و فی اخری کابن مردویة کالدار قطنی عن ابی الطفیل عن الصدیق من قوله و لعبد الرزاق و ابن ابی بکر بن ابی شیبة عن عکرمة ان عمر رضی الله تعالی عنه سئل عن الوضوء من ماء البحر فقال سبحن الله فای ماء اطهر من ماء البحر و فی لفظ اطیب۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریا کے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا سبحان اللہ کونسا پانی دریا کے پانی سے زیادہ طیب و طاہر ہوگا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۰۹" النور و النورق۔ (مصنف عبدالرزاق الوضوء من ماء البحر، ۱/ ۹۵۔ بیروت)

۲۰۸۔ و ابن عبدالحکم فی فتوح مصر و البیهقی عنه رضی الله تعالی عنه قال اغتسلوا من ماء البحر فانه مبارك۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سمندر کے پانی سے غسل کرو کہ وہ برکت والا ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ۹/ ۳۴۲)

نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث:

۲۰۹۔ فی البدائع روی عن ابی العالیة الریاحی انه قال کنت فی جماعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی سفینة فی البحر فحضرت الصلاة فصلی ماؤهم و معهم نبیذ التمر و کرہ التوضوء بماء البحر و توضأ بعضهم

بماء البحر و کرہ التوضوء بسید التمر۔

ابو العالیہ نے کہا میں صحابۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک جماعت کے ساتھ سمندر میں کشتی پر تھا نماز کا وقت ہوا تو ان کا پانی ختم ہو گیا اور ان لوگوں نے ساتھ نبیذ تمر تھی جس سے نبیذ سے وضو کیا۔ سمندر کے پانی سے وضو کرنا مکروہ جانا اور جس نے سمندر کے پانی سے وضو کیا اور نبیذ سے مکروہ جانا۔ (مولف) (یعنی صرف نبیذ تمر پائے تو تیمم کا حکم ہے اور اس سے وضو کرنا جس مرتبہ ہے۔ مولف)

بدضرورت شرعیہ سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے کہ اس کے نیچے آگ ہے

۲۱۰۔ حدیث ابن عمر انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لایرکب البحر الاحاج او معتمر او غازی فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا و تحت النار بحرا تفرد بہ ابو داؤد۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا میں سوار نہیں ہوتا ہے مگر حاجی یا عمرہ کرنے والا یا راہ خدا میں جہاد کرنے والا کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۳۳۷ باب فی رکوب البحر و الغزو)

۲۱۱۔ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما رفعہ تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت البحر نار۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا اور دریا کے نیچے آگ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۰۹" النور و النور ق۔

سمندر کا پانی پاک ہے اور مردہ مچھلی حلال ہے حدیث میں ہے۔

۲۱۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صفۃ البحر ھو الطھور ماء ہ الحل میتتہ۔

صفت دریا کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دریا کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار یعنی مچھلی حلال ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۳۱۰" النور و النور ق (ترمذی اول، ص ۲۱، باب ماجاء فی ماء البحر انہ طھور)

گرم پانی سے وضو جائز ہے اور اگر اتنا گرم ہو کہ اوائگی سنت میں کوتاہی ہو تو منع ہے اور اگر اس سے فرض بھی نہ ادا ہو سکے تو وضو ہی نہ ہو گا۔

۲۱۳۔فی صحیح البخاری توضأ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالحمیم۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گرم پانی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۲، باب وضوء الرجل مع امراتہ و فضل وضوء المراۃ الخ)

دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا یا نہانا مکروہ ہے :

۲۱۴۔ قط (ای الدار قطنی) عن عامر و العقیلی عن انس مرفوعاً قط والشافعی عن عمر الفاروق موقوفا لاتغسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص۔

دھوپ کے گرم شدہ پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۲" النور و النورق۔ (کنزالعمال، ۹/ ۳۴۲) (مشکوۃ بحوالہ دار قطنی، ص ۵۲، باب احکام المیاہ فصل ثالث)

۲۱۵۔قط و ابونعیم عن ام المومنین انہا سخنت للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ماء فی الشمس فقال لاتفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دھوپ میں پانی گرم کیا تو حضور نے فرمایا کہ اے حمیرا ایسا نہ کرو کہ وہ برص لاتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۳" النور و النورق۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۷، ج ۹)

جنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت مکروہ ہے۔

۲۱۶۔ رواہ الخمسۃ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان یتوضاء الرجل بفضل طہور المراۃ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ یعنی جب کہ عورت اجنبیہ ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۳۱۳" النور النورق۔ (ترمذی اول، ص ۹، باب کراھیۃ فضل طہور المراۃ)

۲۱۷۔ حدیث مسلم۔ ان میمونۃ قالت اغتسلت من جفنۃ فیہا فضلۃ فجاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یغتسل فقلت انی قد اغتسلت منہ فقال الماء لیس علیہ جنابۃ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک ٹب سے غسل کیا اس میں کچھ پانی بچ رہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لاکر غسل فرمانے لگے میں نے کہا کہ میں

نے اس سے غسل کیا ہے حضور نے فرمایا پانی میں کوئی ناپاکی نہیں آئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۳۱۳" النور و النور۔

۲۱۸۔ روی احمد و ابو داؤد و النسائی عن رجل صحب النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اربع سنین وابن ماجۃ عن عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالی عنہما نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل الرجل بفضل المرأۃ۔

احمد و ابوداؤد اور نسائی نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جو چار سال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورت و مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے سے منع فرمایا اور مرد و عورت کے فضلہ سے۔ یعنی اجنبی مرد یا اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۳۱۴" النور و النور۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱، باب النھی عن ذلک)

کسی بچے کو معمولی سا کام بتانے کے ثبوت پر ایک حدیث:

۲۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ قال کنت العب مع الصبیان فجأ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتواریت خلف باب فجأ فحطانی حطاۃ و قال اذھب ادع لی معویۃ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے میں دروازے کی آڑ میں چھپ گیا تو حضور نے میری پیٹھ میں تھپکی مار کر فرمایا کہ جاؤ معویہ کو بلا لاؤ۔ "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۳۳۱" عطا النبی رسالہ ضمنیہ۔ (مسلم ۲/۳۲۵، باب من لعنہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ)

خمیر کئے ہوئے برتن میں اگر پانی ہو تو اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۲۲۰۔ اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الفتح من قصعۃ فیھا اثر العجین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ایسے کونڈے سے غسل فرمایا جس میں خمیر کا اثر تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۳۳۲" النور و النور۔ (نسائی اول، ص ۳۷، باب ذکر الاغتسال فی القصعۃ الخ)

وقت غسل صرف ٹھنڈی سے سرد ہونے سے غسل ہو جائے گا حدیث میں ہے۔

۲۲۱۔فی التبیین اغتسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و غسل راسہ بالخطمی وھو جسب و اکتفی بہ و لم یصب علیہ الماٗ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا اور سر اقدس صرف خطمی سے دھویا اور پانی نہیں انڈیلا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۴۴۸" النور والنور۔ (تبیین الحقائق کتاب الطہارۃ بولاق مصر ۱/ ۳۱)

نبیذ تمر کے بارے میں ایک حدیث :

۲۲۲۔ فی صدر الحدیث عند ابن ابی شیبۃ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لہ(ابن مسعود) ھل معک من وضوء قال قلت لا قال فما فی اداوتک قلت نبیذ تمر قال تمرۃ حلوۃ و ماٗ طیب۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن مسعود سے فرمایا کیا تمہارے ساتھ آب وضو ہے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا تمہارے برتن میں کیا ہے ابن مسعود نے عرض کی نبیذ تمر ہے فرمایا کھجور شیریں اور پانی پاک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۴۵۰" النور والنور۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ وضو بالنبذ کراچی ۱/ ۳۶)

حضرت عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی یعنی بعذر ضعف و پیرانہ سالی موت کی دعا مانگی۔

۲۲۳۔ حدیث امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اللھم کبر سنی ورق عظمی فاقبضنی الیک غیر عاجز و لاملوم۔

اے اللہ میری عمر زیادہ ہو گئی اور میری ہڈیاں رقیق ہو گئیں تو مجھے بغیر عاجزی اور بغیر خوف و رنجیدگی کے وفات دیدے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۴۸۸" النور و النور۔

جب تک پانی کے اوصاف نہ بدلیں تو وہ پاک ہے :

۲۲۴۔ابن ماجہ نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الماٗ طھور لاینجسہ الا ماغلب علی ریحہ و طعمہ و لونہ۔

بیشک پانی ایسی پاک چیز ہے کہ اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی بجز اس میں مقدار نجاست کے کہ جو پانی کی بو یا مزے یا رنگ پر غالب آجائے۔ (یعنی جب تک پانی کے اوصاف ثلثہ میں سے کوئی وصف نجاست کے اثر سے متغیر نہ ہو جائے اس وقت تک پانی پاک ہے ہرگز ناپاک نہیں)

(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۵۴۷" النور و النورق۔(ابن ماجہ، ص ۴۰، باب الحیاض)

۲۲۵۔ سنن دار قطنی میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الماء طهور الا ماغلب على طعمه او ريحه او لونه۔

پانی پاک ہے ہاں اگر اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب ہو جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۵۴۸" النور و النورق۔(کنز العمال، ص ۲۳۵، ج ۹)

۲۲۶۔ امام طحاوی مرسل رشد بن سعد سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الماء لاينجسه شئ الا ماغلب على ريحه او طعمه او لونه۔

پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی سوائے اس کے کہ اس کے رنگ بو اور مزہ پر کچھ غالب آجائے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۵۴۸" النور و النورق۔(کنز العمال، ص ۲۳۵، ج ۹)

آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں۔

۲۲۷۔ البزار و الحاكم و صححه عن انس رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال نار جهنم سوداء مظلمة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سخت اندھیری رات کی طرح کالی تاریک ہے۔(مولف)(الترغیب و الترھیب، ۴/۴۶۵، فصل فی ظلمتها الخ)

۲۲۸۔ وروى البيهقى فى البعث و ابوالقاسم الاصبهانى عنه قال تلا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هذه الاية وقودها الناس و الحجارة فقال اوقد عليها الف عام حتى احمرت و الف عام حتى ابيضت و الف عام حتى اسودت فهى سوداء مظلمة لايضئ (يطفى) لهبها۔وروى الترمذى و ابن ماجة و البيهقى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم مثله و فى آخره فهى سوداء مظلمة كالليل المظلم جعل الترمذى وقفه اصح۔

ابوالقاسم اصبہانی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیت وقودها الناس و الحجارة پڑھ کر فرمایا کہ آتش دوزخ ایک ہزار سال تک روشن کی گئی یہاں تک کہ سرخ ہو گئی اور ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہو گئی اور ایک ہزار سال تک مشتعل رکھا کہ کالی ہو گئی تو اب وہ سیاہ تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے یا اس کا شعلہ خاموش نہیں ہوگا۔

(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۵۵۰" لور و النورق۔ (کنز العمال، ص ۱۵۷، ج ۸) (ترمذی ۲/ ۸۳،

صفة جهنم)

جنت کے دو پرنالے کوثر میں گر رہے ہیں:

۲۲۹۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفث(یفت) فیہ میزابان یمدانہ من الجنة احدهما من ذهب و الاخر من ورق. رواہ مسلم عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کوثر میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (مسلم دوم، ص ۲۵۱ باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جنت اللہ کا مال ہے اور وہ قیمتی ہے حدیث میں ہے:

۲۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا ان سلعة اللہ غالیة الا ان سلعة اللہ الجنة۔

فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سن لو اللہ کا مال بیش بہا ہے سن لو اللہ کا مال جنت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۵۲" النور و النورق۔ (ترمذی دوم، ص ۷۱، باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض)

حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث:

۲۳۱۔ صحیحین میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حوضی مسیرة شهر ماؤہ ابیض من اللبن و ریحه اطیب من المسك۔

میرا حوض ایک مہینے کی راہ تک ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور دوسری روایت میں فرمایا ابیض من الورق، چاندی سے بڑھ کر اجلا اور اس کی خوشبو مشک سے بہتر۔ "فتاوی رضویہ، ج، ص ۵۴۸" النور و النورق۔ (بخاری دوم، ص ۹۷۳، کتاب الحوض)

جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے:

۲۳۲۔ مالک و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتروبها حمراء کنارکم هذه لهی اشد سوادا من النار۔

کیا تم اسے اپنی اس آگ کی طرح سمجھتے ہو بیشک وہ تو قیر سے بڑھ کر سیاہ ہے۔ (قار، سیاہ رنگ کی ایک چیز جس کو کشتی پر ملتے ہیں تاکہ پانی نہ [illegible] آئے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص

۵۴۸"النور و الورق۔ (مؤطا مالک، ص۳۸۹ ماجاء فی صفة جهنم)

کاشانۂ نبوت میں دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوتی صرف خرمے اور پانی پر اہل بیت اطہار کی گزر رہتی حدیث میں ہے:

۲۳۳۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا واللہ یا ابن اختی انا کنا لنظر الی الهلال ثم الهلال ثم الهلال ثلثة اهلة فی شهرین و ماأوقد فی ابیات النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نار قلت یا خالة فما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر و الماء۔

اے میرے بھانجے خدا کی قسم ایک ہلال دیکھتے پھر دوسرا پھر تیسرا دو مہینوں میں تین چاند اور کاشانۂ نبوت میں آگ روشن نہ ہوتی عروہ نے عرض کی اے خالہ پھر اہل بیت کرام مہینوں کیا کھاتے تھے فرمایا بس دو سیاہ چیزیں چھوہارے اور پانی۔ رواه الشیخان فی صحیحهما عن عروة عن ام المومنین رضی اللہ تعالی عنها۔"فتاوی رضویہ ج۱، ص۵۵۰" النور و الورق۔ (مسلم دوم، ص۴۱۰، کتاب الزهد)

جس بستی پر عذاب اترا وہاں کا پانی استعمال کرنا مکروہ ہے ہاں زمین ثمود کا وہ کنواں جس سے ناقۂ صالح علیہ السلام پانی پیتا اس کا پانی مستثنیٰ ہے۔

۲۳۴۔ صحاح میں ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ثمود پر اترے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی لیں۔"فتاوی رضویہ ج۱، ص۴۱۶" النور و الورق۔ (بخاری ۱/ ۴۷۸، باب قول اللہ عزوجل و الی ثمود اخاهم الخ)

تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث:

۲۳۵۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الناس شرکاء فی ثلث لایفرق بین قصد و قصد۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگ تین چیزوں (آگ، پانی اور نمک) میں (برابر کے) شریک ہیں۔ایک کے قصد اور دوسرے کے قصد میں فرق نہیں کیا جائے گا۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج۱، ص۴۲۲" رساله صمصمه عطاء النبی)

تعارف

حسن التعمم لبیان حد التیمم

(تیمم کی ماہیت و تعریف کا بہترین بیان)

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۲۵ھ کو سوال ہوا کہ تیمم کی تعریف و ماہیت شرعیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں عبارت ائمہ سے منقول چھ تعریفات درج کرنے کے بعد تیمم کی ایسی جامع اور مانع تعریف فرمائی ہے جو تمام شقوق کو حاوی و محیط ہے اور اس تعریف کو تعریف رضوی سے موسوم کیا ہے۔ تعریف یہ ہے۔

تیمم کی تعریف:- فرض طہارت کے لئے کافی پانی سے عجز کی حالت میں مسلمان عاقل کا اپنے بدن سے نجاست حکمیہ حقیقیہ یا صورۃ یا میت مسلم کے بدن سے نجاست موت حقیقیہ یا دوسرے قول پر حکمیہ دور کرنے کے لئے اپنے یا اس میت کے منہ اور ہاتھوں سے اتنے حصہ پر جس کا دھونا وضو میں فرض ہے جنس زمین سے کسی کامل الطہارۃ چیز کو خود یا اپنی نیت مذکورہ سے دوسرے کو حکم دے کر اس کے واسطہ سے یوں استعمال کرنا کہ یا تو اس فعل سے ان دونوں عضوؤں کے ہر جز کو اس جنس ارض سے مس واقع ہو یا اپنے خواہ اپنے مامور کے وہ کف کہ اس کی نیت مذکورہ کے ساتھ جنس ارض سے، تھاں دیئے گئے ہوں، ان کے اکثر کا جدا جدا تھالوں سے منہ در کہنیوں کے اوپر ہاتھ سے اس طرح مس ہونا کہ کوئی حصہ بیانہ رہے جسے خود جنس ارض یا اس کف سے اتصال نہ ہو۔

تیمم کی اس تعریف میں کل تیرہ قیودات ہیں اور ہر قید کے تحت کثیر فوائد ہیں:

ازاں جملہ ایک یہ کہ قیدوں کے ضمن میں پانی سے عجز کی ۷۵ صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

اور فقہائے کرام کی تصانیف میں ان چیزوں کی تعداد ۴۷ بیان کی گئی جن سے تیمم جائز ہے جب کہ امام احمد رضا بریلوی نے اس پر ۱۰۷ اشیاء کا اضافہ کیا ہے۔ اور جن چیزوں سے تیمم جائز نہیں ان کی تعداد کتب سابقہ میں ۵۸ بیان کی گئی ہے۔

اس رسالہ میں ان پر ۲۰۴ چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کل ۳۱۱ چیزوں کی تعداد بیان کرنے

کے بعد امام احمد رضا بریلوی خود ہی فرماتے ہیں کہ :

یہ ۳۱۱ چیزوں کا بیان ہے۔ ۱۸۱ سے تیمم جائز، جن میں ۴۷ منصوص (یعنی کتب سابقہ میں بیان کی گئی ہیں) اور ۱۰۷ زیادات فقیر۔ اور ۱۳۰ سے ناجائز، جن میں ۵۸ منصوص اور ۷۲ زیادات فقیر۔ پھر اس کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ ایسا جامع بیان اس تحریر کے غیر میں نہ ملے گا بلکہ زیادات درکنار اتنے منصوصات کا استخراج بھی سہل نہ ہو سکے گا اور اس ضخیم رسالے کے اندر چار رسائل ضمیمہ ہیں اور چار ملحقہ۔

رسائل ضمیمہ یہ ہیں :

۱- سمح الداماء فیما یورث العجز عن الماء۔ (جو چیزیں پانی سے عجز پیدا کریں ان کے لئے سمندر کی سخاوت)

پانی سے عجز کی ۷۵ صورتیں اس رسالہ کے خواص سے ہیں کہ اس کے غیر میں نہ ملیں گی۔

۲-الظفر لقول زفر۔ (وقت کی تنگی کے باعث جواز تیمم کے بارے میں امام زفر کے قول کی تقویت کا بیان۔

جواز تیمم کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ہر نماز موقت کہ فوت ہونے کے بعد جس کی قضا ہے جیسے نماز پنجگانہ و جمعہ و وتر، اگر پانی سے طہارت حاصل کرنے میں وقت ختم ہو جائے تو تیمم کر کے وقت کے اندر پڑھ لے کہ قضا نہ ہو جائے پھر پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔ ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک نماز فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز نہیں بلکہ اگر پانی سے طہارت کرنے میں وقت نکل جائے تو قضا پڑھے۔ لیکن امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ائمہ ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مذہب کے برخلاف وقت فوت ہونے کے اندیشہ سے تیمم کو جائز کہتے ہیں۔

امام زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی تائید و توثیق کرتے ہوئے امام احمد رضا نے فرمایا کہ۔

ائمہ ثلاثہ سے ایک روایت مذہب امام زفر کے موافق بھی آئی ہے، متعدد جزئیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، کچھ بزرگوں نے اسے اختیار بھی کیا ہے اور کئی محققین نے ان کی دلیل کو تقویت بھی دی ہے۔

اسی مسئلہ کے پس منظر میں یہ رسالہ وجود میں آیا اور اسی کی مناسبت سے اس کا نام "الظفر لقول زفر" تجویز کیا۔ اور اس رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

۳- المطر السعید علی نبت جنس الصعید۔ (جنس صعید کی نبات پر باران مسعود)

اس رسالے میں جنس ارض کی وہ نادر تحقیقات رفیعہ ہیں جو امام احمد رضا کا خاص حصہ ہیں اور اس میں چار مقامات ہیں۔

مقام اول، میں جنس ارض کی تعریف و تحدید ہے۔

مقام دوم، میں وہ اشیاء مذکور ہیں جو جنس ارض سے ہیں۔

مقام سوم، میں ان اشیاء کا ذکر ہے جو جنس ارض سے نہیں۔

در مقام چہارم میں ان چیزوں کا بیان ہے جن کے جنس ارض سے ہونے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ یہ رسالہ جنس ارض سے متعلق امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک وقیع اور گرانقدر شاہکار ہے۔

۴- الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید۔ (جنس زمین کے مستعمل نہ ہونے میں بہت عمدہ بیان) دراصل اس رسالے میں ایک سوال ہے کہ جس طرح طہارت سے پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا۔ کیا تیمم سے مٹی بھی یوہیں مستعمل ہو جاتی ہے؟

اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ طہارت حکمیہ سے تو پانی مستعمل ہو جاتا ہے کہ دوبارہ وضو کے قابل نہیں رہتا مگر تیمم سے جنس ارض مستعمل نہیں ہوتی۔ اس کے بعد دلائل قاطعہ سے اس کی صراحت و وضاحت کی گئی ہے۔

رسائل ملحقہ یہ ہیں:

۱- باب العقائد و الکلام (عقائد و کلام کا بیان)

کوئی کافر اگرچہ کتنا ہی بڑا عالم و عابد کہلائے اور قال اللہ و قال الرسول کا ورد رکھے وہ اللہ تعالیٰ کو اصلاً نہیں جانتا۔

اس رسالہ میں اس پر ایک شبہ، پھر دلائل قاہرہ سے اس کا ازالہ کیا گیا ہے۔

اور تمثیلاً چند فرقوں کے نام شمار کئے گئے ہیں پھر ہر فرقہ باطلہ پر متعدد وجوہ سے الگ الگ ضربیں لگائی گئی ہیں، اور ہر فرقہ کا عقیدۂ مخترعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ یعنی

فلاسفہ پر ۶، آریہ پر ۳۰، مجوس پر ۱۲، یہود پر ۱۲، نصاریٰ پر ۳۱، نیچریوں پر ۲۰، چکڑالوی پر ۸، قادیانی پر ۲۵، رافضیوں پر ۳۵، وہابیوں [illegible] پر ۸۳، اور غیر مقلدوں پر ۱۰۰،

ضربیں لگائی گئی ہیں۔

۲- قوانین العلماء فی متیمم علم عدد زید ماء۔ (علماء کے قوانین اس تیمم کرنے والے کے بارے میں جسے معلوم ہوا کہ زید کے پاس پانی ہے)

امام احمد رضا اس رسالے کے آغاز میں فرماتے ہیں کہ صحم کہ دوسرے کے پاس پانی پائے، یہ مسئلہ بہت معرکۃ الآرا و طویلۃ الاذیال ہے، اکثر کتب میں اس کے بعض جزئیات مذکور ہیں، لیکن ہم بعض قدیر کلام شافی عرض کریں گے۔

پھر پہلے اظہار حکم کے لئے بارہ مسائل کی تمہید بیان کی گئی ہے اور علماء کے چار قوانین بھی بیان کئے گئے ہیں۔ یعنی

قانون اول، امام صدر الشریعہ کا ہے اس کو قانون صدری بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر تین وجوہ سے کلام کیا ہے۔

قانون دوم، صاحب بحر الرائق کا ہے اسے قانون بحری بھی کہا جاتا ہے۔

اس پر امام احمد رضا بریلوی نے گیارہ وجوہات سے کلام کیا ہے۔

قانون سوم، علامہ محقق ابراہیم حلبی کا ہے اس کو قانون حلبی بھی کہتے ہیں۔

امام احمد رضا نے اس پر نو وجوہ سے کلام فرمایا ہے۔

قانون چہارم، امام احمد رضا بریلوی کا وضع کردہ ہے اور وہ قانون رضوی کہلایا۔

امام احمد رضا نے اس قانون کے اندر ۴۲۶ قسموں کو دس قسموں میں جمع کر دیا ہے اور اسی ضمن میں انیس قاعدے بھی بیان فرمائے ہیں۔ اس رسالہ میں جو مختلف فیہ مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ

تیمم کرنے والے نے اگر دوسرے کے پاس پانی پایا اور نہ مانگا اور تیمم سے نماز پڑھ لی پھر مانگا اور اس نے دے دیا تو نماز نہ ہوئی نہ دیا تو ہو گئی، اسی مسئلے کی تفصیل و تحقیق کے آئینے میں ۱۳۸۰ قسموں کا بیان اور ان کے جملہ احکام کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور اس کے علاوہ بے شمار دیگر قسموں کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ جو امام احمد رضا کی دقت نظر اور وسعت علم کا بین ثبوت ہے۔

۳- الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ۔ (کلام صدر الشریعہ سے متعلق انوکھا مطلب)

امام احمد رضا اس رسالہ کے آغاز بحث سے پہلے فرماتے ہیں کہ ۔

جواز تیمم کیلئے پانی سے عجز کی صورتوں میں سے ایک صورت یہ تھی کہ، نہانا ہو اور پانی صرف وضو کے قابل ہے تو فقط تیمم کرے۔ جہاں شرح وقایہ امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک

عبارت نے اس مسئلہ کو معرکۃ الآرا کر دیا۔ اسی کے پیش نظر اس رسالے میں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ :

اگر کوئی شخص جنب ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسا حدث بھی ہو جو وضو واجب کرے، مثلاً پیشاب کیا تھا اس کے بعد جماع کیا اور حالت یہ ہو کہ نہا نہ سکے بلکہ صرف وضو کر سکے، خواہ جنگل میں ہے کہ پانی صرف وضو کے قابل ہے یا مریض ہے کہ نہانا مضر ہے اور وضو سے ضرر نہیں۔

یا صبح کو اس قدر تنگ وقت میں اٹھا کہ نہائے گا تو وقت نکل جائے گا مگر اتنا وقت ہے کہ اس میں وضو کی گنجائش ہے اس صورت میں قول امام زفر پر فتوی ہے کہ محافظت وقت کے لئے تیمم سے پڑھ لے۔ احتیاطاً اس پر عمل کرے پھر برعایت اصل مذہب بعد خروج وقت پانی سے طہارت کر کے اعادہ کرے۔

امام احمد رضا نے اس مدعا پر سات دلیلیں قائم کی ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل بطور نمونہ پیش ہے کہ :

ہمارے ائمہ رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک ایک طہارت میں پانی اور مٹی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ مثلاً محدث کے پاس اتنا پانی ہے کہ ہاتھ منہ دھو لے، یا جنب کے پاس اتنا پانی ہے کے وضو کر لے، یا سارا بدن دھو لے مگر چند انگل رہ جائے تو اسے حکم ہے کہ صرف تیمم کرے، ان مواضع میں پانی خرچ کرنے کی اصلاً حاجت نہیں کہ جب تک ناخن بھر جگہ بھی باقی رہ جائے گی حدث و جنابت دونوں بدستور باقی رہیں گے۔ ان میں ذرہ بھر بھی کم نہ ہوگا۔

پھر بارہ افادات کے بعد امام صدر الشریعہ کے کلام کی تاویل و تشریح کرنے کے ساتھ ساتھ اظہار حکم اور خلاصۂ تحقیقات کے لئے ۱۶ مسائل ایسے بیان کئے گئے ہیں جن سے اس معرکۃ الآرا مسئلہ کی وضاحت ہوتی ہے۔

اور یہ رسالہ اگرچہ ملحقہ ہے مگر کلاں سائز کے ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

۴- مجلی الشمعة لجامع حدث و لمعة۔ (حدث اور لمعہ رکھنے والے سے متعلق شمع افروز)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے لمعہ کی بحث پر دلائل شرعیہ کی روشنی میں مختلف صورتوں کا استخراج کیا ہے بحث لمعہ کا سوال اس طرح ہے کہ جنب نے بدن کا کچھ حصہ دھویا۔ کچھ باقی رہا کہ

پانی نہ رہا پھر حدث ہوا جو موجب وضو ہے، اب جو پانی ملے اسے وضو ور فع حدث میں صرف کرے یا بقیۂ جنابت کے دھونے میں یا کیا؟

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے لمعہ کی تعریف کی ہے کہ

لمعہ، وہ حصہ بدن ہے جو بعد جنابت سیلان آب سے رہ گیا ہو۔

پھر اصل مسئلہ کے جملہ شقوق لمعہ کی تین تقسیمیں کی ہیں اور ایک ایسا ضابطہ کلیہ وضع فرمایا ہے جو تمام اقسام و احکام کو حاوی و محیط ہے یعنی جنب کہ ابھی بعد جنابت پر انہ نہایا مگر بعض یا کل اعضائے وضو کی تطہیر پانی سے کر چکا یا تیمم کیا اس کے بعد حدث ہوا اس صورت میں جو پانی پایا اگر سے بقیہ جنابت اور حدث مستقل دونوں میں صرف کرے گا تو دونوں کو کافی نہ ہوگا بلکہ صرف ایک کے لئے کافی ہوگا، تو اسی ایک کے لئے صرف کرے اس ایک کے لئے اگر پہلے تیمم کر چکا تھا تو وہ ٹوٹ گیا۔

اور دوسرے کے لئے نہ کیا تھا تو اب کرے، یہ تیمم پانی صرف کرنے سے پہلے کرے خواہ بعد میں، اور بعد میں کرنا اولیٰ ہے۔ اور اگر یہ تیمم دوسرے کے لئے پہلے کر چکا تھا تو وہ باقی رہے گا۔

اور اگر دونوں حدث کے لئے ایک ہی تیمم کیا تھا تو اول کے حق میں ٹوٹ گیا اور ثانی کے حق میں باقی رہا۔ اور اگر اتنا پانی ملا کہ لمعہ اور حدث دونوں کو کافی ہے تو لمعہ دھوئے اور وضو بھی کرے طہارت ہو جائے گی۔ اگر اتنا کم پانی ملا کہ لمعہ یا حدث کسی کو کافی نہیں تو دونوں کے لئے ایک تیمم کرے اس صورت میں پانی ملنے سے پہلے اگر تیمم کر لیا تھا تو وہی تیمم باقی رہے گا۔

اگر پانی لمعہ و حدث مستقل ہر ایک کے لئے جدا جدا کافی ہے تو ان میں سے جس ایک کو چاہے دھولے اگر پانی صرف ایک کے کامل ہے تو اس میں یہ حکم بالاتفاق ہے کہ اس سے لمعہ دھوئے، حدث میں صرف نہ کرے کہ جنابت حدث سے سخت تر ہے۔ اس رسالے میں امام احمد رضا نے مسئلہ لمعہ کے ضمن میں جنابت و حدث دونوں کے جمع ہونے کی ۹۸ صورتیں ارقام فرمائی ہیں، جو اس مسئلہ کے جملہ احکام و مسائل کو واضح کرتی ہیں۔

زیر تبصرہ رسالہ (حسن المقسم) کے اخیر میں ایک اور سوال اس طرح ہے کہ :

مسجد کی دیوار سے تیمم جائز ہے یا نہیں؟ فتاویٰ رشیدیہ (گنگوہی) میں اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ "تیمم دیوار مسجد سے کرنے کو بعض کتب فقہ میں مکروہ لکھا ہے فقط" آیا یہ جواب صحیح ہے یا نہیں اور کونسی کتاب فقہ میں اسے مکروہ لکھا ہے؟

امام احمد رضا نے گنگوہی جی کا رد بیع کرتے ہوئے جس انداز سے اس سوال کا جواب تحریر کیا ہے یقیناً اس کا تیور دیکھنے کے لائق ہے۔ جواب کا آغاز اس طرح ہے۔

تحریر مذکور صواب سے بیگانہ، فقاہت سے برکرانہ، محض بے بنیاد کورانہ ہے، مذہب حنفی میں اس کی کچھ اصل نہیں نہ کسی کتب معتمد میں اس کی کراہت مستبین، نہ ایسی نقل مجہول کسی طرح قابل قبول، نہ، بیسا ناقل التفات کے قابل، نہ اس پر شرع سے کوئی دلیل اور قول بے دلیل مردود، وذلیل، بلکہ کتب معتمدہ سے اس کا بطلان روشن ؎

جنے گرنہ بیند بروز پردہ بر، قلن

پھر اس پر آٹھ وجوہ سے کلام کرتے ہوئے رشید احمد گنگوہی کے نظریہ کی تردید کی ہے اور دلائل شرعیہ سے جواب کو مبرہن کیا ہے کہ دیوار مسجد سے تیمم جائز ہے۔ اور گنگوہی پر دو ضربیں بھی لگائی گئی ہیں۔ اس مناسبت سے کہ تیمم میں دو ضربیں ہوتی ہیں۔

تمام رسائل میں سب سے زیادہ ضخیم جہازی سائز کے ۲۶۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل یہ رسالہ امام احمد رضا کی فقہی بصیرت پر شاہد عدل ہے۔ اور اس رسالہ جلیلہ میں سترہ احادیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل بحث ہیں۔

احادیث

حسن التعمم لبیان حد التیمم

طریقۂ تیمم پر چند احادیث کریمہ

۲۳۴۔ اخرج الدار قطنی و قالہ رجالہ کلھم ثقات و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال التیمم ضربۃ للوجہ و ضربۃ للذراعین الی المرفقین۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیمم کی ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت کلائیوں کے لئے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۵۔ورویاہ ھما و البیھقی فی الشعب من حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ و ضربۃ للیدین الی المرفقین۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تیمم دو ضرب ہے ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۳ حسن التعمم" (کنزالعمال، ص ۲۳۸، ج ۹)

۲۳۶۔عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال کنت فی القوم حین نزلت الرخصۃ فامرنا بضربتین واحدۃ للوجہ ثم ضربۃ اخری للیدین الی المرفقین اخرجہ البزار باسناد حسن۔

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اس وقت قوم میں تھا جب آیت رخصت نازل ہوئی تو ہم کو تیمم کے لئے دو ضرب کا حکم دیا گیا ایک ضرب چہرہ کے لئے اور دوسری ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم"۔

۲۳۷۔قال لہ (عمار) (یعنی) النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان کان یکفیک ان تضرب بیدیک (الی) الارض ثم تنفخ ثم تمسح بھما وجھک و کفیک رواہ السنۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تم کو تیمم کے لئے دونوں ہاتھ زمین پر مارنا کافی ہے ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد پھونک کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص۵۹۹ حسن التعمم" (ابوداؤد اول، ص ۴۷، باب التیمم)

نماز میں کلام کرنا حرام ہے اور وہ مفسد نماز ہے:

۲۳۸۔ روی مسلم عن معویة بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ھذہ الصلاۃ لا یصلح فیھا شیٔ من کلام الناس انما ھی التسبیح و التکبیر و قرآۃ القرآن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نماز ہے جس میں کلام ناس کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ یہ تو تسبیح و تکبیر اور قرآت قرآن ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۱، ص ۵۹۸ حسن التعمم"۔ (مسلم اول، ص ۲۰۳ باب تحریم الکلام فی الصلاۃ)

تیمم میں ہاتھوں کا مٹی سے مس ہونا ضروری ہے ورنہ تیمم نہ ہوگا:

۲۳۹۔ روی الطبرانی فی الصغیر عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمسحوا بالارض فانھا بکم برۃ۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مٹی سے مسح کرو کہ وہ تمہارے لئے نیکی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ، ص ۶۰۰۔ حسن التعمم"۔ (المعجم الصغیر باب من اسمہ حملۃ بیروت ۱/ ۱۴۸)

نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں:

۲۴۰۔ روی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فذکر حدیث الکسوف و فیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صلوا حتی تنجلی۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث کسوف ذکر کر کے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جب سورج گہن ہو تو) انجلاء شمس تک نماز پڑھتے رہو۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۹۷۔ کتاب الکسوف)

۲۴۱۔ و فی روایۃ ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا رأیتموھا(۵) فقوموا و صلوا۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب سورج گہن دیکھو تو نماز پڑھتے رہو یہاں تک کہ انجلاء شمس

ہو جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۶۲۱ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۲۹۹۔ کتاب الکسوف)

چاند و سورج گہن یا زلزلہ و آندھی وغیرہ ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے حدیث میں ہے۔

۲۴۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا رأیتم من ھذہ الافزاع شیئا فافزعوا الی الصلاۃ۔

فرمان نبوی ہے کہ جب تم ہولناکیوں (کسوف و خسوف [illegible] آندھی [illegible] دن میں سخت تاریکی وغیرہ) کو دیکھو تو نماز کی طرف رجوع کرو۔ (مولف) [illegible] ص ۶۲۲ حسن التعمم" (بخاری [illegible] باب ھل یقول کسفت الشمس [illegible]

نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جاگنے پر پڑھے حدیث میں ہے

۲۴۳۔ ھذا نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قائلا لیس فی النوم تفریط وانما التفریط فی الیقظۃ۔

رواہ مسلم عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیند میں کوئی کمی نہیں بلکہ کمی تو بیداری میں ہے۔ یعنی اگر کوئی بیدار رہ کر نماز نہ پڑھے تو بہت بڑا گنہگار ہے اور اگر نماز کے وقت بیدار نہیں ہو سکا تو بعد میں قضا پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج [illegible] ص ۶۲۶" الظفر بقول زفر [illegible] ضمنیہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۳ باب فیمن نام عن صلاۃ او نسیھا)

اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے حدیث میں ہے

۲۴۴۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اندھیریوں میں حاضری مسجد کے عادی ہیں انہیں روز قیامت نور کامل کی بشارت دو۔ (مولف) اخرجہ ابو داؤد و الترمذی بسند حسن عن بریدۃ و ابن ماجۃ و الحاکم عن انس و سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنھم۔ "فتاوی رضویہ ج [illegible] ص ۶۳۳ حسن التعمم (ابن ماجہ اول، ص [illegible] باب المشی الی الصلاۃ)

[illegible] کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر ہونا چاہئے اور یہ [illegible] جماعت [illegible]

ہے کہ نابینا کو بھی رخصت نہیں:

۲۴۵۔ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل اعمی فقال یا رسول اللہ لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص له فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ۔

ایک نابینا صحابی خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے ہاتھ پکڑ کر مسجد میں لے آیا کرے، مجھے گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت عطا ہو، حضور نے اجازت دے دی، جب وہ صحابی جانے لگے تو بلا کر ارشاد فرمایا کیا اذان کی آواز تمہیں پہنچتی ہے عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۲۳۲ باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد آجائے تو چلا جائے پھر بعد طہارت پڑھے حدیث میں ہے:

۲۴۶۔ فی الصحیحین عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ قال اقیمت الصلاة و عدلت الصفوف (قیاما) فخرج الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما قام فی مصلاه ذکر انه جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا و راسه یقطر فکبر فصلینا معه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت قائم ہوئی اور صفیں برابر کی گئیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا کر جب مصلی پر کھڑے ہوئے تو خیال آیا کہ جنب ہیں فرمایا اپنی اپنی جگہ رکے رہو پھر واپس گئے اور غسل فرما کر تشریف لائے تو سر اقدس سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر تکبیر کہی اور ہم نے آپ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۱، ص ۲۳۸۔ حسن التعمم" (بخاری اول، ص ۴۱۔ باب اذا ذکر فی المسجد انه جنب الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کے سلام کا جواب تیمم کے بعد دیا، حدیث میں ہے۔

۲۴۷۔ فی الصحیحین اقبل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم من نحو بئر جمل فمر به رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی جدار فمسح وجهه و یدیه،

ثم رد علیه السلام۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ جمل کی طرف تشریف لے گئے تو ایک آدمی نے حضور کو دیکھ کر سلام عرض کیا حضور نے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس جا کر چہرہ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر سلام کا جواب دیا۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۶۶۹۔ حسن التعمم" (بخاری اول، ص ۴۸۔ باب التیمم فی الحضر اذا لم یجد الماء الخ)

۲۴۸۔ ایک صاحب گزرے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ وہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا اور ارشاد فرمایا۔ انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر۔

ہم کو جواب دینے سے مانع نہ ہوا مگر یہ کہ اس وقت وضو نہ تھا۔ رواه ابوداؤد عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما" فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۶۱۹ حسن التعمم" (ابوداؤد ار ۴۷ باب التیمم فی الحضر عند الخلاء)

حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے حدیث میں ہے :

۲۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء خیر کله۔

حیا سراسر بہتر ہے۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد و النسائی عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه و عن الصحابة جمیعا" فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۵۲۔ حسن التعمم" (مسلم اول، ص ۱۸، باب بیان عدد شعب الایمان الخ)

بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے حدیث میں ہے :

۲۵۰۔ عن رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انه قال و انهی امتی عن اضاعة المال۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کو اضاعت مال سے روک دیا ہوں۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۱، ص ۸۰۸۔ الطلبة البدیعه "رساله ضمنیه

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد اول

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے

۲۵۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔

گمان سے خوب دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ (مولف) رواہ الائمہ مالک و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۵۸" (بخاری دوم ص ۸۹۶۔ باب ما ینہی عن التحاسد و التدابر الخ)

بعد دباغت چمڑا پاک ہو جاتا ہے حدیث میں ہے

۲۵۲۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ فقد طھر۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۵۹" (مسند احمد ۱/۲۱۹)

ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے:

۲۵۳۔ رواہ الدار قطنی و صححہ انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی ان یستنجی بروث او عظم و قال انہا لا یطھران۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ان سے طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۶۶"۔ (فتح القدیر ۱/۱۸۹ فصل فی الاستنجاء)

تین پتھروں سے استنجا کرنا پاکی لاتا ہے:

۲۵۴۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاب بثلثۃ احجار لیس فیھا رجیع کن لہ طھورا۔

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے تین پتھروں سے استنجا کرے جن میں لید یا گوبر کی آمیزش نہ ہو تو وہ اس کے لئے پاک کرنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۵۶۶" (کنز العمال ص ۲۰ ج ۹)

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰۰

[illegible] تحقیق کا نتیجہ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ [illegible] احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ میں سے ۱۰۰ سوالوں کا تحریر شکار ہے۔

اس جلد میں کتاب الطہارت کا بقیہ اور کتاب الصلوٰۃ کا ابتدائی حصہ درج ہے (یاد رہے کتاب الطہارت کے بیشتر مسائل فتاویٰ رضویہ جلد دوم میں بیان ہوئے ہیں)

کتاب الطہارت کے عنوانات و ابواب یہ ہیں۔

باب الوضوء، باب الغسل، پانی کا بیان، کنوئیں کا بیان، موزوں پر مسح کا بیان، حیض کا بیان، معذور کا بیان، نجاستوں کا بیان اور باب الاستنجاء۔

کتاب الصلوٰۃ کے عنوانات یہ ہیں۔

باب الاوقات، باب ادراک الصلوٰۃ اور باب الاذان و الاقامۃ۔

مذکورۃ الصدر ابواب کے ضمن میں دیگر مندرجہ ۲۳ عنوانات پر بھی ہزارہا مسائل اس جلد کی خصوصی زینت ہیں۔

مسائل نماز، جنائز، مسائل طلاق، قسم، بیع و شراء، دعوی، ہبہ، اجارہ، حظر و اباحت، فوائد حدیثیہ، حدیث و اصول حدیث، فوائد اصولیہ، فوائد فقہیہ، رسم المفتی، عقائد و کلام، رد بدمذہباں، طب، توقیت، تاریخ و تذکرہ، اسماء الرجال، فضائل و مناقب، طبعیات، ہندسہ و ریاضی۔

اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں علمی فوائد اور فقہی مسائل یا اسماء الرجال پر مشتمل عظیم تعلیقات بھی خود حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے درج فرمائی ہیں۔

پیش نظر جلد میں ۷۸۵ صفحات پر مبسوط ۳۰۱ فتووں کے علاوہ ابحاث نفیسہ اور نکات لطیفہ پر مشتمل سات گرانقدر رسائل بھی شامل ہیں جن کو دیکھنے سے امام احمد رضا بریلوی کی محدثانہ شان پورے عروج پر دکھائی دیتی ہے چونکہ ان تمام رسائل سے میں نے احادیث کا استخراج کیا ہے اس لئے ان میں سے ہر ایک کا تعارف ان کے اصل متن پر پیش کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور اس جلد میں دیگر تحقیقات علمیہ کے ساتھ ساتھ [illegible] رسائل سے ۱۰۰ حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

حضور علیہ السلام ہر وقت یاد کرتے

۱۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یذکر اللہ تعالی علی کل احیانہ رواہ الامام احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ (و علقہ البخاری)

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالی کا ذکر فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۴" (مسلم ابن، ص ۹۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ و غیرھا)

حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے:

۲۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یدنی راسہ الکریم لام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وھی فی بیتھا وھو صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معتکف فی المسجد لتغسلہ فتقول انی حائض فیقول حیضتک لیست فی یدک۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر میں ہوتیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اقدس کو دھونے کے لئے حضرت عائشہ کے قریب کر دیتے حضرت عائشہ عرض کرتیں میں حائضہ ہوں تو حضور فرماتے کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۷" (ترمذی ۱/۹، باب ماجاء فی الحائض الخ)

حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ کرنے کے حکم پر دو حدیثیں:

۳۔ الدارمی و ابن راھویۃ و حسنہ حاتم الحفاظ عن عبدالحمید بن زید بن الخطاب قال کان لعمر بن الخطاب امرأۃ تکرہ الجماع فکان اذا اراد ان یأتیھا اغتلت علیہ بالحیض فوقع علیھا فاذا ھی صادقۃ فاتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فامرہ ان یتصدق بخمس دینار ووقع فی کنز العمال و مسندہ فامرہ ان

یتصدق بخمسین دینار۔

عبدالحمید بن زید بن خطاب نے کہا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک عورت تھی جو جماع کو ناپسند کرتی تھی جب بھی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماع کرنے کا ارادہ فرماتے تو وہ حیض کا عذر کرتی ایک بار یہ جماع میں مشغول ہو گئے جب کہ وہ حقیقت میں حائضہ تھی تو حضرت عمر فاروق نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی حضور نے خمس دینار یا پچاس دینار صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف [illegible])

(کنز العمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

۴۔ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی جاریۃ لہ فقالت انی حائض فوقع بہا فوجدھا حائضاً فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال یغفر اللہ لک یا ابا حفص تصدق بنصف دینار۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک باندی کے پاس تشریف لائے باندی کے ماں میں حائضہ ہوں پھر جماع میں مشغول ہوئے تو اس کو حائضہ پایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر اس کا ذکر کیا حضور نے فرمایا اے ابو حفص اللہ تعالیٰ تجھے معاف فرمائے آدھا دینار صدقہ کر دو۔ (مولف) (حیض کی کس حالت میں جماع کرنے سے کتنا صدقہ دینا پڑے گا آنے والی حدیثوں میں اس کا بیان موجود ہے۔ مولف [illegible] فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۳)

(کنز العمال، ص ۱۲۷، ج ۲۲)

پانی سے طہارت حاصل کرنے پر ایک حدیث

۵۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیشاب کے بعد پانی سے استنجا فرماتے۔ احمد و الترمذی و صححہ و النسائی عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت مرن ازواجکن ان یغسلوا اثر الغائط و البول فان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعلہ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خواتین سے فرمایا کہ تم اپنے شوہروں سے کہو کہ پیشاب یا خانہ کے بعد پانی سے استنجا کریں کیونکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۶۶ (ترمذی اول ص [illegible] باب الاستنجاء بالماء) [illegible]

۱۸ (الاستنجاء بالماء)

حاجت کے وقت انگشتری اتار لینے کے بارے میں ایک حدیث

۲۔ ابوداود والترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع (وضع) خاتمہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں جاتے تو انگشتری اتار لیتے تھے۔ (مؤلف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۸"

(ابوداود ص ۴ باب الخاتم یکون فیہ ذکر اللہ تعالیٰ یدخل بہ الخلاء)

شب اسراء رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں:

۳۔ صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی خبر الاسراء فاعطی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس و اعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لم یشرک باللہ من امتہ شیئاً۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث اسراء میں فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا کی گئیں۔ پانچ نمازیں اور سورۂ بقر کی آخری آیتیں اور آپ کی امت میں سے ان کی مغفرت جس نے شرک نہیں کیا۔ (مؤلف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۹۵"

(مسلم اول ص ۹۷ باب الاسراء برسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعارف

سبب الثلب عن القائلین بطہارۃ الکلب

(کتے کی طہارت کے قائلین سے عیب کا دور کرنا)

۹ رجب ۱۳۱۲ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ کتا طاہر العین ہے یا نجس العین؟

اور سائل نے اپنے سوال میں کتا کے طاہر العین ہونے میں کچھ دلیلیں جمع کی ہیں اور نجس العین ہونے میں بھی کچھ دلیلیں فراہم کی ہیں۔

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے فرمایا کہ

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں یہ جانور سائر سباع کے مانند ہے کہ لعاب نجس اور عین طاہر، یہی مذہب ہے، صحیح واصح و معتمد و مؤید بدلائل قرآن و حدیث و مختار و ماخوذ للفتوی عند جمہور مشائخ القدیم والحدیث ہے۔

یعنی جس طرح تمام درندوں کا لعاب نجس اور ناپاک ہے اور جسم طاہر ہے اسی طرح کتے کا لعاب بھی نجس و ناپاک ہے اور جسم طاہر ہے دلیل قطعی و ظنی سے یہی ثابت اور اسی پر عام مشائخ متقدمین و متاخرین کے نزدیک فتوی ہے۔ اس کے بعد کتا کے طاہر العین ہونے کی دلیلوں کو آٹھ وجہوں سے ترجیح دی اور پچاس متداول کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ کتا طاہر العین ہے۔

اور کتا کے نجس العین ہونے کے دلائل کی پانچ وجوہات سے تضعیف کی اور ثابت کیا کہ کتا نجس العین نہیں ہے۔

اس رسالے میں کئی حدیثیں ایسی ہیں جن سے کلب کا مال متقوم ہونا ظاہر ہو رہا ہے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ جو شئی نجس العین ہوگی وہ مال متقوم نہیں اور جو چیز مال متقوم ہوگی وہ نجس العین نہیں، جب کلب مال متقوم ہے تو نجس العین نہیں تو واجب کہ طاہر العین ہو۔

یہ رسالہ اسی مسئلے کی تحقیق میں جنازی سائز کے ۲۵ صفحات پر چھپا ہوا ہے، اور اس میں ۲۲ احادیث کریمہ شامل بحث ہیں۔

احادیث

سلب التلب عن القائلین بطهارة الکلب

کتا بیچنا منع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۶۳" سلب الثلب۔ (بخاری اول، ص ۲۹۸، باب ثمن الکلب)

کتا قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان ہوں گے :

۹۔ ان عبداللہ بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قضی فی کلب باربعین درھما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کتا مار ڈالنے کے جرم میں چالیس درہم ادا کرنے کا حکم سنایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۶۳" سلب الثلب۔ (شرح معانی الاثار ۲/ ۲۲۸، باب ثمن الکلب)

۱۰۔ حدثنا یونس بن وھب قال سمعت ابن جریج یحدث عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو انہ قضی فی کلب صید قتلہ رجل باربعین درھما و قضی فی کلب ماشیۃ بکبش۔

عبداللہ بن عمرو نے ایک شکاری کتا کے لئے چالیس درہم میں فیصلہ کیا جس کو ایک آدمی نے قتل کیا تھا اور آزاد کتا کے لئے ایک مینڈھا۔ (مولف) پہلے کتے کا قتل جائز تھا اور اس سے انتفاع حرام، اب کتا سے انتفاع کی رخصت ہے اور اس کے قتل کرنے پر چاہے کتا معلم ہو یا غیر معلم بہر حال ضمان کا حکم ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۶۵ سلب الثلب۔ (شرح معانی الاثار، ۲/ ۲۲۸، باب ثمن الکلب)

حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے حدیث میں ہے :

۱۔ اخرج الائمۃ احمد و الستۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی

الله تعالی علیه وسلم ان الله و رسوله حرم بیع الخمر و المیتة و الخنزیر و الاصنام۔
نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۹۸، باب بیع المیتة و الاصنام)

۱۲۔ ولاحمد و مسلم والاربعة و الطحاوی و الحاکم عنه رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم نهی عن ثمن الکلب و المسور۔
بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۲۰ باب تحریم ثمن الکلب)

دین میں آسانیاں ہیں حدیث میں ہے

۱۳۔ قال صلی الله تعالی علیه وسلم ان الدین یسر. الحدیث رواه البخاری و النسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک دین آسان ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر)

۱۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسروا و لاتعسروا رواه احمد و الشیخان و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۷۶ "سلب القتیل۔ (مسلم دوم، ص ۸۲، باب تامیر الامام الامراء الخ)

پانچ جانور فاسق ہیں ہر حال میں ان کا قتل کرنا جائز ہے۔

۱۵۔ اخرج الائمة مالك و البخاری و احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن ابن عمر و البخاری ومسلم و النسائی و الترمذی و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة و ابوداؤد بسند حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و احمد باسناد حسن عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهم کلهم عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خمس من الدواب و لیس علی المحرم فی قتلهن جناح الغراب و الحداة و العقرب و الفارة و الکلب العقور۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ جانور ہیں جن کا قتل کرنا

محرم کے لئے بھی گناہ نہیں ہے۔ یعنی کوا، چیل، بچھو، چوہا اور پاگل کتا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۳۲، باب مایقتل المحرم من الدواب) (مسلم اول، ص ۳۸۲، مایندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب الخ)

۱۶۔ و فی حدیث ابن عباس خمس کلهن فاسقة یقتلهن المحرم و یقتل فی الحرم وعد الحیة بدل الحدأة و فی احدی روایات الصدیقة الحیة مکان العقرب۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے کہ پانچ (مذکورہ) جانور فاسق ہیں کہ محرم بھی قتل کر سکتا ہے اور وہ حرم میں بھی قتل کئے جا سکتے ہیں۔ (مولف) (نزھۃ، ص ۱۸، ج ۵)

سانپوں کے قتل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں

۱۷۔ ابوداؤد و النسائی عن ابن مسعود و الطبرانی فی الکبیر عن حریز بن عبداللہ البجلی و عن عثمن بن العاص بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلهن فمن خاف ثأرهن فلیس منا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سانپوں کو قتل کرو اور جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں (مولف) (یعنی مسلمان کی شان نہیں کہ بدلہ کے خوف سے سانپ کو چھوڑ دے) فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۷۸ "سلب القلب۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۱۸۔ احمد و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الحیات اقتلوا ذوالطفیتین و الابتر الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مار ڈالو کر دو سانپوں کو، مار ڈالو تم اس سانپ کو جس کی پیٹھ پر دو سفید دھاریاں ہوتی ہیں اور اس سانپ کو بھی جو کبود رنگ اور کوتاہ دم ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۷۹ "سلب القلب۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۴، کتاب قتل الحیات وغیرھا)

۱۹۔ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلاة الحیة و العقرب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو کالی چیزوں کو نماز میں بھی قتل کرو یعنی سانپ اور بچھو۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۸۹، باب ماجاء فی قتل الاسودین فی الصلاۃ)

گرگٹ یا چھپکلی اور سانپ مارنے کے بارے میں تین حدیثیں

۲۰۔ و ایضا ھذا عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اقتلوا الوزغ و لو فی جوف الکعبۃ۔

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گرگٹ (یا چھپکلی) کو قتل کرو اگرچہ کعبہ کے اندر ہو۔ (مولف) (المعجم الکبیر بیروت ۱۱، ۲۰۲)

۲۱۔ احمد عن ابن مسعود بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قتل حیۃ فکانما قتل رجلا مشرکا قد حل دمہ۔

جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ (مولف) (یعنی سانپوں کا قتل موجب اجر عظیم ہے) (مسند احمد ص ۶۹۴، ج ۱)

۲۲۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من قتل حیۃ فلہ سبع حسنات و من قتل وزغۃ فلہ حسنۃ۔

جو سانپ کو قتل کرے اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جو چھپکلی یا گرگٹ کو مارے اس کے لئے ایک نیکی۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۶۹۲ ج ۱)

ملائکہ رحمت تین شخصوں کے قریب نہیں جاتے ہیں حدیث میں ہے

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاتقربھم الملئکۃ الجنب و السکران و المتمضمخ بالخلوق رواہ البزار باسناد صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

فرشتے تین شخص کے قریب نہیں جاتے ہیں جنب، نشہ والا اور زعفران سے رنگ کیا ہوا کپڑا استعمال کرنے والا۔ (مولف) (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الخمر الخ بیروت ۵/ ۷۲)

بلی درندہ ہے مگر اس کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے اس پر چار حدیثیں

۲۴۔ حدیث۔ انھا لیست بنجس انھا من الطوافین علیکم و الطوافات۔

(صحیح حدیث میں بلی کی نسبت فرمایا) کہ وہ نجس نہیں ہے بیشک وہ تمہارے ارد گرد کثرت سے گھومنے پھرنے والوں میں سے ہے۔ (مولف) اخرجہ الائمۃ مالک و احمد و

الاربعة و ابن حبان و الحاکم و ابن خزیمة و ابن منده فی صحاحهم عن ابی قتادة و ابو داؤد و الدار قطنی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۷۹" سلب لثلث۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱، باب سور الهرة)

۲۵۔ رواه الاربعة من طریق وکیع عن سعید بن المسیب عن ابی زرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الهر سبع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے (مولف) (مسند احمد، ص ۸۸، ج ۳)

۲۶۔ و الحاکم من حدیث عیسیٰ بن المسیب ثنا ابوزرعة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم السنور سبع۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔ (مولف) (مسند احمد، ۲/ ۳۲۷)

۲۷۔ و قال العقیلی فی ترجمة عیسیٰ بن المسیب من کتاب الضعفاء حدثنا محمد بن زکریا البلخی [illegible] حمد بن ابان و محمد بن الصباح قالا حدثنا وکیع نا عیسی بن المسیب عن [illegible] عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم و ذکر الهر فقال هی سبع

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلی کا ذکر کر کے فرمایا کہ یہ درندہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۸۰" سلب لثلث۔ (مسند احمد، ص ۱۸۸، ج ۳)

شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے حدیث میں ہے۔

۲۸۔ احمد و السنة الا البخاری عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر رضی الله تعالی عنه و فیه فانه یقطع صلاته المرأة و الحمار و الکلب الاسود قلت یا ابا ذر مابال الکلب الاسود من الکلب الاحمر من الکلب الاصفر قال ابن اخی سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما سألتنی فقال الکلب الاسود شیطان۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ عورت، گدھا اور کالا کتا آدمی کی نماز توڑ دیتے ہیں (عبداللہ بن صامت) نے کہا اے ابوذر کالے کتے میں کیا بات ہے سرخ اور پیلے کتے کے مقابلے میں ابوذر نے کہا اے بھتیجے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا

تھ جیسا تم نے مجھ سے پوچھا تو فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مولف) (نماز ٹوٹنے سے مراد دل کا ادھر ادھر مائل ہونا ہے ورنہ عورت وغیرہ کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

(مسلم اول، ص ۱۹۷ باب سترۃ المصلی و الدنو الی الصلاۃ الخ)

۔ ولاحمد عن ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الکلب الاسود البہیم الشیطان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۱" سلب القلب۔ (مسند احمد ۴۲۶ ج ۶"

تعارف

الاحلی من السکر لطیبۃ سکر روسر

(روسر کی شکر کا شرعی حکم)

یفعدہ ۱۳۰۳ھ میں سوال کیا گیا کہ روسر کی شکر (روسر انگریزی تاجروں کی ایک تجارت کا نام ہے جس نے شاہجہاں پور میں شکر کا کارخانہ لگایا تھا اور وہ حیوانوں کی ہڈیاں جلا کر اس کے کوئلوں سے شکر صاف کرتی تھی۔ تذکرہ علمائے ہند) کہ ہڈیوں سے صاف کی جاتی ہے اور صاف کرنے والے اس بات کی احتیاط نہیں کرتے کہ وہ ہڈیاں پاک ہیں یا ناپاک، حلال جانور کی ہیں یا حرام کی اس شکر کا کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب سے پہلے شرعی اصول و ضوابط کی روشنی میں بطور تمہید دس مقدمات بیان کئے پھر تفصیلی حکم بیان فرمایا کہ

"شریعت مطہرہ میں طہارت، حلت، اصل ہیں اور ان کا ثبوت خود حاصل کہ اپنے اثبات میں کسی دلیل کا محتاج نہیں، اور حرمت و نجاست عارضی کہ ان کے ثبوت کو دلیل خاص کی ضرورت ہے، اور محض شکوک و ظنون سے ان کا اثبات ناممکن کہ طہارت، حلت پر بوجہ، حالت جو یقین تھا اس کا زوال بھی اس کے مثل یقین ہی سے متصور ہوگا، صرف ظن، حق، یقین سابق کے حکم کو رفع نہیں کرتا یہ شرع شریف کا ضابطہ عظیمہ ہے جس پر ہزارہا احکام متفرع ہوتے ہیں۔

اس لئے ہر جانور کی ہڈیاں یہاں تک کہ غیر مکول و نامذبوح کی بھی مطلقاً پاک ہیں جب تک ان پر ناپاک دسومت (چکنائی) نہ ہو سوا خنزیر کے کہ نجس العین ہے اور اس کا ہر جزو بدن ایسا ناپاک ہے کہ اصلاً طہارت کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر حلال و جائز الاکل صرف ان جانوروں کی ہڈیاں ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور انہیں ذبح شرعی کے طور پر ذبح کئے جائیں اور حرام جانور یا جو بے ذبح شرعی کا کا جائے وہ بجمیع اجزائہ ناجائز و حرام ہیں اگرچہ طاہر ہوں کہ طہارت مستلزم حلت نہیں اس لئے امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ:۔

روسر کی شکر کا ہڈیوں سے صاف کیا جانا یقینی ہے جس کے انکار کی گنجائش نہیں، نہ

اس تصفیہ میں ہڈیوں پر شکر کا صرف مرور و عبور ہوتا ہے بغیر اس کے کہ ان کے کچھ اجزاء شکر میں رہ جاتے ہوں تو اس شکر کی حلت کو صرف ان ہڈیوں کی طہارت درکار ہے گرچہ حلال و ماکول نہ ہوں۔

جس طرح پانی کو کوئلوں اور ہڈیوں سے متقاطر کر کے صاف کرتے ہیں کہ برتن میں ستھرا شفاف پانی آجاتا ہے ہڈی اور کوئلے کا کوئی جز اس میں شریک نہیں ہونے پاتا تو یہ پانی بلا شبہ پاک اور جائز الاستعمال ہے۔

اور اگر اجزائے استخواں پیس کر اس میں ملاتے اور وہ مخلوط و غیر ممیز ہو کر اس میں رہ جاتے ہیں تو حلت شکر کو ان ہڈیوں کی حلت بھی ضروری ہے صرف طہارت کفایت نہ کرے گی۔

اور اگر غیر ماکول یا مردار کے استخواں ہوئے تو اس صورت میں وہ اجزاء بلا امتیاز کے مخلوط ہونے کے سبب شکر کے ساتھ کھانے میں آئیں گے اور ان کا کھانا حرام ہے تو شکر بھی حرام ہو جائے گی۔

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

اوہام و خیالات کی بنیاد پر مطلقاً روسر کی شکر کو نجس و حرام کہہ دینا صحیح نہیں بلکہ مقام اطلاق میں طہارت و حلت ہی پر فتویٰ دیا جائے گا تاوقتیکہ کسی صورت کا خاص حال تحقیق نہ ہو، ورنہ مسلمانوں کے معاملات کا دائرہ نہایت تنگ ہو جائے گا اور ہزارہا چیزیں چھوڑ دینی پڑیں گی۔

امام احمد رضا کی جدید تحقیقات سے مملو ۳۹ صفحے کے اس رسالے میں ۳۷ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

احادیث

الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر

تیرہ ان القرون کے بعد کا زمانہ شر انگیز ہے حدیث میں ہے

۳۰۔قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایأتی علیکم زمان الا الذی بعدہ شرمنہ حتی تلقوا ربکم اخرجہ احمد و محمد بن اسمٰعیل و الترمذی و النسائی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شر انگیز ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ (مولف)(بخاری دوم، ص ۱۰۴۷، باب لایأتی زمان الا الذی بعدہ شرمنہ)

۳۱۔ اخرج الطبرانی بسند صحیح عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم امس خیر من الیوم و الیوم خیر من غدو کذلک حتی تقوم الساعۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کل گزشتہ آج سے بہتر ہے اور آج کل سے اور قیامت قائم ہونے تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۹۹" الاحلی من السکر۔(مجمع الزوائد باب فیما مضی من الزمان الخ بیروت ۷/ ۲۸۶)

جوتا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۲۔ اخرج الائمۃ احمد و الشیخان و الترمذی و النسائی عن سعید بن یزید سألت انسا اکان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلی فی نعلیہ قال نعم۔

سعید بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نعلین اقدس ہی میں نماز ادا فرماتے تھے فرمایا ہاں۔ (مولف)(زمانہ رسالت میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کا رواج تھا اور وہ جوتے نرم و نازک اور نماز کے لئے مخصوص ہوتے تھے۔ مولف)(بخاری اول، ص ۵۶، باب الصلاۃ فی النعال)

۳۳۔ اخرج ابوداؤد و الحاکم و ابن حبان و البیہقی باسناد صحیح و

الطبرانی فی الکبیر علی مراع فی صحته عن شداد بن اوس المزار بسند صعیف عن انس مرفوعاً و هذا حدیث الاوّل حالفوا الیهود (وفی روایة النصاری) فانهم لایصلون فی نعالهم و لاخفافهم۔

یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ نہ جوتوں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۰۳" لاحلی من السکر (ابوداؤد اول، ص ۹۵، باب الصلاۃ فی النعل)

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہود کی رافت و رحمت اور تواضع و تالیف قلوب کی دعوت قبول فرمائی۔

۳۴۔ الامام احمد عن انس رضی الله تعالی عنه ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالی علیه وسلم الی خبز شعیر واهالة سخة فاجابه۔

ایک یہودی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو کی روٹی اور چربی کی دعوت دی تو حضور نے قبول فرمائی۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۳"۔ لاحلی من السکر (مسند احمد، ص ۱۷۳، ج ۳)

جب تک نجاست کا یقین نہ ہو تو کفار کا برتن استعمال کرنا ناجائز نہیں اس پر چند حدیثیں

۳۵۔ احمد فی المسند و ابوداؤد فی السنن عن جابر رضی الله تعالی عنه قال کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیتهم و نستمتع بها فلایعیب ذلك علینا (علیهم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں جاتے تو مشرکوں کے برتن اور مشک کی ضرورت پڑتی اور ان سے ہم کام نکالتے تو حضور اس کو ہم پر معیوب نہیں رکھتے (مولف)(ابوداؤد دوم، ص ۵۳۶، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب)

۳۶۔ الشیخان فی حدیث طویل عن عمران بن حسین رضی الله تعالی عنه و عن جمیع الصحابة ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم و اصحابه توضؤوا من مزادة امرأة مشرکة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ کے پانی سے وضو فرمایا۔ یعنی جب کسی پانی کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو تو اس سے وضو جائز ہے۔

(مؤلف) [illegible] لاہور ۲/۳۰۹)

۳۷۔ الشافعی و عبدالرزاق وغیرھما عن سفین بن عیینة عن زید بن اسلم عن ابیه ان عمر رضی الله تعالی عنه توضأ من ماء فی جرة النصرانیة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانیہ کے گھڑے کے پانی سے وضو فرمایا۔

(مؤلف) فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۰۵ [illegible] (تفریعہ [illegible] لاہور ۲/۳۰۹)

اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث

۳۸۔ قال علیه الصلوة والسلام علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم ہے میری سنت کی اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی (مؤلف) فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۱۳ "[illegible] (ترمذی دوم، ص ۹۲ باب الاخذ بالسنة و اجتناب البدعة)

کافروں کا برتن دھونے کے بعد استعمال کرنے میں حرج نہیں اس مضمون پر چار حدیثیں۔

۳۹۔ احمد و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی وغیرھم عن ابی ثعلبة رضی الله تعالی عنه قال قلت یا رسول الله انا بارض قوم اهل الکتاب افنأکل فی آنیتهم قال و ان وجدتم غیرها فلا تأکلوا فیها و ان لم تجدوا فاغسلوها و کلوا فیها۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی سرزمین میں ہوتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھائیں فرمایا اگر دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ ورنہ ان برتنوں کو دھونے کے بعد کھاؤ (مؤلف) (ترمذی اول، ص ۲۸۳ [illegible])

۴۰۔ و فی لفظ ابی داؤد انهم یأکلون لحم الخنزیر و یشربون الخمر فکیف نصنع بآنیتهم و قدورهم الحدیث۔

ابوداؤد کا لفظ یہ ہے کہ وہ لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں تو ان کے برتن اور [illegible] استعمال کریں۔ (مؤلف) [illegible]

۴۱۔ و فی [illegible] ابی عیسی سئل رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن قدور المجوس [illegible] فقال اغسلوها غسلاً و اطبخوا فیها

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ان کو خوب دھو کر پاک کرنے کے بعد ان میں پکاؤ۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۸۳ باب ما جاء فی الانتفاع بآنیۃ المشرکین)

۴۲۔ و عند احمد عن ابن عمر ان ابا ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنیۃ المجوس اذا اضطررنا الیہا قال اذا اضطررتم الیہا فاغسلوہا بالماء و اطبخوا فیہا۔

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں فتویٰ پوچھا کہ جب ان برتنوں کی شدید ضرورت محسوس کریں تو کیا کریں فرمایا جب زیادہ ہی مضطرب ہو جاؤ تو ان برتنوں کو پانی سے دھو لینے کے بعد پکاؤ۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۳۸۲، ص ۲) "فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۱۱۳" لاحلی من السکر۔

دین میں شرعاً آسانی مطلوب ہے اور غلو سخت ممنوع و مردود، اس پر چند احادیث کریمہ۔

۴۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الاغلبہ فسدوا و قاربوا و ابشروا الحدیث. اخرجہ البخاری و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بیشک دین سہل ہے اور دین پر کوئی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا تو تم راستی و میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو۔ (مولف) (بخاری شریف اول، ص ۱۰ باب الدین یسر)

۴۴۔ و صدرہ عند البیہقی فی شعب الایمان بلفظ ان الدین یسر لن یغالب الدین احد الاغلبہ۔

دین سہل ہے اور دین پر ہرگز کوئی غلبہ نہ پائے گا۔ (مولف) (شعب الایمان القصد فی العبادۃ بیروت ۳/ ۴۰۱)

۴۵۔ و اخرج احمد و النسائی و ابن ماجۃ و الحاکم باسناد صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و الغلو فی الدین فانما ہلک من کان قبلکم بالغلو فی الدین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین میں غلو کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ تمہارے اگلے دین میں غلو کے سبب سے ہلاک ہو گئے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم، ص ۲۲۳ باب قدر

حصنی الرمی)

۴۶۔ و اخرج احمد برجال الصحیح والبیهقی فی الشعب و ابن سعد فی الطبقات عن ابن الادرع رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انکم لن تدرکوا هذا الامر بالمغالبة۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہرگز تم اس امر کو غلبہ سے نہیں پاسکو گے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۲، ج ۳)

۴۷۔ و اخرج احمد فی المسند و البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم احب الدین الی الله الحنیفیة السمحة۔

یعنی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ تعالی کے نزدیک محبوب تر وہ دین ہے جو ہر باطل سے جدا اور نرم و سہل ہے۔ یعنی دین اسلام۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۰، باب الدین یسر الخ)

۴۸۔ و اخرج ایضا هولآء فیها بسند جید عن محجن بن الادرع الاسلمی و الطبرانی ایضاً فی الکبیر عن عمران بن حصین و فی الاوسط و ابن عدی و الضیاء و ابن عبدالبر فی العلم عن انس عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خیر دینکم ایسره۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ تمہاری دینی چیزوں میں بہتر وہ ہے جو سہل تر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السکر۔ (کنزالعمال، ص ۲۳، ج ۳)

۴۹۔ واخرج ابوالقاسم بن بشران فی امالیه عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ایاکم و التعمق فی الدین فان الله قد جعله سهلاً . الحدیث۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہ دین کی گہرائی میں جانے سے بہت بچو کیونکہ بیشک اللہ نے دین سہل بنایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۱۹" الاحلی من السکر۔ (کنزالعمال، ص ۲۲، ج ۳)

کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث :

۵۰۔ روین عن بعض الرواة و انی سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول لهم ماانحدت فی بطونها و ما بقی فهو لنا طهور۔

رزین نے بعض راویوں سے نقل کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی وہ چیز جو تمہارے پیٹ میں ہے اس پر کوئی مواخذہ نہیں اور جو باقی ہے تو وہ پاک ہے۔ (مولف) (مشکوٰۃ ۱/۵۱ باب احکام المیاہ)

وہ وردہ حوض کتا کے چاٹنے سے ناپاک نہیں ہوتا ہے

۵۱۔ و اخرج الامام الشافعی عن عمرو بن دینار ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ورد حوض محبۃ فقیل انما ولغ الکلب انفا فقال انما ولغ بلسانہ فشرب و توضأ۔

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ڈھکے ہوئے حوض کے پاس تشریف لائے تو ان سے کہا گیا کہ ابھی ابھی کتے نے چاٹا ہے تو فرمایا کہ کتا نے زبان سے چاٹا ہے پھر انہوں نے وہی پانی پیا اور اسی سے وضو فرمایا۔ (مولف) (حوض بڑا تھا یا پھر یہ کہ حضرت عمر درندہ کے جھوٹے کو طاہر سمجھتے تھے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۳" لاحلی من السکر۔ (مصنف عبدالرزاق باب الماء ورود الکلاب بیروت ۱/۷۶)

مدارات و محبت کے بارے میں دو حدیث جلیل :

۵۲۔ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعثت بمداراۃ الناس ۔ الطبرانی فی الکبیر عن جابر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں لوگوں کی دلجوئی اور مدارات کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۲۳۲، ج ۳)

۵۳۔ وقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم راس العقل بعد الایمان باللہ التحبب الی الناس۔ الطبرانی فی الاوسط عن علی و البزار فی المسند عن ابی ہریرۃ و الشیرازی فی الالقاب عن انس و البیہقی فی الشعب عنہم جمیعاً رضی اللہ تعالی عنہم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان باللہ کے بعد عقل مندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۵، ج ۳) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۶" الاحلی من السکر۔

معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی حدیث میں ہے

۵۴۔ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاطاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ و انما الطاعۃ

فی المعروف. الشیخان و ابو داؤد و النسائی عن علی کرم اللہ تعالی وجهه (ونحوه احمد و الحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین و عن عمرو بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالی عنهم)

ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں بال اطاعت تو اچھائیوں میں ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۱۲۵، باب وجوب طاعة الامراء الخ)

۵۵۔ قال صلی اللہ تعالی علیه وسلم لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق احمد لامام و محمد الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۷" الاحلی من السکر۔ (هذا باب فی الترمذی الذی، ص ۳۰۰) (مشکوۃ، دوم ص ۳۲۱، کتاب الامارة و القضاء الفصل الثانی)

حالات زمانہ کی تبدیلی اور انسانی عمل کے بارے میں ایک حدیث:

۵۶۔ حدیث میں آیا، انکم فی زمان من ترك منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا. اخرجه الترمذی و غیره عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم۔

(اے صحابیو) تم ایسے زمانہ میں ہو کہ تم میں کوئی مامور بہ کا دسواں حصہ ترک کردے تو ہلاک ہو جائے پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں کوئی مامور بہ کا دسواں حصہ عمل کرے گا تو نجات پا جائے گا۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۵۲۔ ابواب الفتن)

شبہ کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین و آبرو کے برابر ہے حدیث میں ہے:

۵۸۔ قوله صلی اللہ تعالی علیه وسلم من اتقی الشبهات فقد استبرء لدینه و عرضه۔

جو شبہات سے بچے اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کرلی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۱" الاحلی من السکر. (مسلم دوم، ص ۲۸، باب اخذ الحلال و ترك الشبهات)

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے

۵۹۔ لابی داؤد و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه عن النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم کل المسلم علی المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاه المسلم

مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا مال اس کی آبرو اس کا خون، آدمی کے شر و بد ہونے کو یہ کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۱" الاحلی من السکر۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۹۔ باب فی الغیبہ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی امور پر مقرر فرماتے تو آسانیاں اور خوشخبری دینے کی تاکید فرماتے۔

۶۰۔ لمسلم و ابی داؤد عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بعث احدا من اصحابہ فی بعض امر قال بشروا ولاتنفروا و یسروا و لاتعسروا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی صحابی کو کسی کام کے لئے بھیجتے تو فرماتے کہ خوشخبری دو نفرت نہ ڈالو اور آسانی کرو دقت میں نہ ڈالو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۴۲" لاحلی من السکر۔ (مسلم دوم، ص ۸۲۔ باب تامیر الامام الامراء علی البعوث الخ)

شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں اس پر ایک حدیث

۶۱۔ مسلم فی مقدمۃ الصحیح عن عامر بن عبدۃ قال قال عبداللہ ان الشیطن لیتمثل فی صورۃ الرجل فیأتی القوم فیحدثھم بالحدیث من الکذب فیتفرقون فیقول الرجل منھم سمعت رجلاً اعرف وجھہ ولاادری ماسمہ یحدث۔

شیطان آدمی کی شکل بن کر لوگوں میں جھوٹی بات مشہور کر دیتا ہے سننے والوں سے بیان کرتا اور کہتا ہے مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۰" لاحلی من السکر۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النھی عن الروایۃ الخ)

جب کہیں دعوت میں جائے تو کھانے پینے کے بارے میں سوال نہ کرے۔

۶۲۔ اخرج الحاکم فی المستدرک و الطبرانی فی الاوسط و البیھقی فی الشعب باسناد لابأس بہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فاطعمہ من طعامہ فلیأکل و لایسأل عنہ و ان سقاہ من شرابہ فلیشرب و لایسأل عنہ۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی جب تم میں کوئی اپنے بھائی مسلمان کے یہاں جائے اور وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے تو کھالے اور کچھ نہ پوچھے اور اپنے پینے کی

چیز سے پلائے تو پی لے اور کچھ دریافت نہ کرے۔(شعب الایمان باب فی المطاعم بیروت ۵/ ۶۷)

ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان :

۶۳۔ مالك فی مؤطاه عن یحیی بن عبدالرحمن ان عمر رضی الله تعالی عنه خرج فی رکب فیهم عمرو بن العاص رضی الله تعالی عنه حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لاتخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علینا۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک حوض پر گزرے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ ساتھ تھے حوض والے سے پوچھنے لگے کیا تیرے حوض میں درندے بھی پانی پیتے ہیں امیر المومنین نے فرمایا اے حوض والے ہمیں نہ بتا کیونکہ ہم درندوں کی جگہ جاتے ہیں اور وہ ہماری جگہ آتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۲۰"الاحلی من السکر۔ (مؤطا مالک، ص ۸۔ الطهور للوضوء)

آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں ایک حدیث .

۶۴۔احمد و البخاری و مسلم و النسائی عن انس رضی الله تعالی عنه مرفوعا یسروا و لا تعسروا و بشروا ولا تنفروا۔

نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں آسانی کرو اور دقت میں نہ ڈالو اور خوشی دو اور نفرت نہ دلاؤ۔(بخاری اول، ص ۱۶۔ باب ماکان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یتخولهم الخ)

رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بعثت آسانیوں کے لئے ہوئی ہے حدیث میں ہے :

۶۵۔ احمد و الستة عاخلا مسلماً عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تم آسانی کرنے والے بھیجے گئے ہو نہ دشواری میں ڈالنے والے۔(بخاری دوم، ص ۹۰۵۔ باب قول النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یسروا ولا تعسروا)

دین حنیف اور اتباع سنت پر ایک حدیث :

۶۶۔ الخطیب فی التاریخ عن جابر رضی الله تعالی عنه عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بعثت بالحنیفیة السمحة و من خالف سنتی فلیس منی۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نرم شریعت ہے باطل سے کنارہ کرنے والی ہے ۔
بھیجا گیا جو میرے طریقے کا خلاف کرے میرے گروہ سے نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۲
لاحمی من السکر۔ (کنزالعمال، ص ۵۹، ج ۱)

طعن و تشنیع منع ہے

۶۷۔ احمد و مسلم و ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم هلك المتنطعون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہلاک ہوئے غلو کرنے والے۔ (فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۳۲) لاحمی من السکر۔ (ابوداؤد دوم، ص ۲۳۵۔ باب فی لزوم السنة)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

حالت حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۶۸۔ سنن دارمی وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق نصف دینار۔**

جب آدمی اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے تو چاہئے کہ نصف دینار صدقہ دے۔(ابوداؤد اول، ص ۳۵۔ باب فی اتیان الحائض)

۶۹۔ سنن نسائی وابن ماجہ میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **یتصدق بدینار او نصف دینار۔**

ایک یا نصف دینار تصدق کرے۔(ابن ماجہ، ص ۴۷۔ باب فی کفارۃ من اتی حائضا)

۷۰۔ مسند احمد ودارمی وترمذی میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **اذا کان دما احمر فدینار و اذا کان اصفر فنصف دینار۔**

جب سرخ خون ہو تو ایک دینار اور زرد ہو تو آدھا۔(ترمذی اول، ص ۳۵۔ باب ماجاء فی الکفارۃ فی ذلک)

۷۱۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بافادۂ تصحیح انہیں سے یوں روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا **من اتی امرأته فی حیضها فلیتصدق بدینار و من اتاها وقد ادبر الدم عنها و لم تغتسل فنصف دینار۔**

جس نے اپنی عورت سے حیض میں صحبت کی وہ ایک اشرفی تصدق کرے اور اگر خون بند ہو چکا اور ابھی نہائی نہ تھی تو آدھی۔(معجم کبیر طبرانی بیروت ۱۱/ ۳۰۲)

۷۲۔ مسند میں انہیں سے یوں ہے۔ **تصدق بدینار فان لم تجد دینارا فنصف دینار۔**

ایک اشرفی صدقہ کرو اور نہ ہو سکے تو آدھی۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۹"۔(کنز العمال، ج ۲۱،

ص ۲۵۲۔۲۵۳)

ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا جائز ہے :

۷۳۔ اخرج البیھقی عن بقیۃ بن عمرو بن خالد عن قتادہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاج (ہاتھی دانت) کا کنگھا کرتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۲"۔ (السنن الکبری للبیھقی باب الصبغ من لادھن، صبغ یدوم ۲۶)

گھی میں اگر چوہا گر جائے تو اس کے پاک کرنے کے طریقہ پر ایک حدیث

۷۴۔ احمد و ابو داؤد بو ہریرہ اور دارمی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اذا وقعت الفارۃ فی السمن فان کان جامدا فالقوھا ماحولھا۔

اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر جائے تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال کر پھینک دو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۳"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۳۷، باب فی الفارۃ تمع فی السمن)

وضو کا بقیہ پانی کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔

۷۵۔ جامع ترمذی میں سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی کہ انہوں نے بچے ہو کر بقیہ وضو پیا پھر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

میں نے چاہا کہ تمہیں دکھادوں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ وضو کیوں کر تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۳"۔ (ترمذی اول، ص ۱۷، باب ما جاء فی وضوء النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیف کان)

پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے۔ مگر حضور نے امت پر سخت ہونے کے خوف سے اسے کبھی ترک بھی فرمایا ہے :

۷۶۔ ابو داؤد و ابن ماجۃ بسند حسن عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لعمر حنظلہ یکور من ماء فقال ماھذا یا عمر قال ماء تتوضوء بہ قال ما امرت کلما بلت ان توضاء ولو فعلت لکانت سنۃ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

نے پیشاب فرمایا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پانی لے کر کھڑے ہوئے فرمایا کیا ہے عرض کی استنجے کے لئے پانی فرمایا مجھ پر واجب نہیں کیا گیا کہ ہر بار پیشاب کے بعد پانی سے طہارت کروں۔ اور اگر ایسا کروں تو سنت ہو جائے۔ (مولف) (یہاں پر وضو سے مراد پانی سے استنجا کرنا ہے۔ منہ)" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۶۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۷، باب فی الاستبراء)

ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے حدیث میں ہے

۷۷۔ قوم جن کے وفد جو بارگاہ قدس حضور پر نور سید المعلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا لکم کل عظم ذکر اسم اللہ علیہ یقع فی ایدیکم اوفر مایکون لحماً و کل بعرۃ علف لدوابکم۔

تمہارے لئے ہر ہڈی ہے جس پر اللہ عزوجل کا نام پاک لیا جائے یعنی حلال مذکی جانور کی ہڈی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں اس حال پر ہو گی جیسی اس وقت تھی جب اس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت چھڑائی ہوئی ہڈی تمہیں مع گوشت ملے گی) اور ہر مینگنی تمہارے چوپاؤں کے لئے چارہ ہے۔ پھر نسانوں سے ارشاد ہوا فلا تستنجوا بھما فانھما طعام اخوانکم۔ ہڈی اور مینگنی سے استنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہے۔ رواہ مسلم فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۰" (کنزالعمال، ص ۲۱۱، ج ۹)

پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے حدیث پاک میں ہے۔

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں تنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ۔

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے۔ رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالی عنہ بسند صالح، و للحاکم بلفظ استنزھوا و قال صحیح علی شرطھما۔ (کنزالعمال، ص ۲۰۶، ج ۹)

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا تو فرمایا۔ کان احدھما لا یستتر من بولہ و کان الآخر یمشی بالنمیمۃ۔

ان میں ایک تو پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا۔ رواہ الستۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۴، باب النمیمۃ من الکبائر)

بے عذر شرعی ستر دیکھنا دکھانا حرام ہے:۔

۸۰۔ حدیث میں ہے لعن اللہ الناظر و المنظور الیہ۔

جو (ستر) دیکھے اس پر بھی لعنت اور دکھائے اس پر بھی لعنت۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۷۱ (کتاب ۳، ص ۲۷۰ باب النظر الی المحظورۃ)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے اس پر چند حدیثیں

۸۱۔ امام احمد و ترمذی و نسائی اور ابن حبان صحیح میں امیر المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی من حدثکم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول الا قاعداً۔

جو تم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اسے سچا نہ جاننا حضور پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔ (ترمذی اول، ص ۹، باب النہی عن البول قائما)

۸۲۔ یہی حدیث صحیح ابو عوانہ و مستدرک حاکم میں ان لفظوں سے ہے۔ ما بال قائماً منذ انزل علیہ القرآن۔

جب سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید اترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۱۷۲"۔ (المستدرک للحاکم البول قائما و قاعداً ۱/ ۸۱ بیروت)

۸۳۔ بزار اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث من الجفاء ان یبول الرجل قائما او یمسح جبھتہ قبل ان یفرغ من صلاتہ او ینفخ فی سجودہ۔

تین باتیں جفا و بے ادبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔ (کنز العمال صفحہ ۷ ج ۳)

۸۴۔ ترمذی و ابن ماجہ و بیہقی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انا ابول قائماً فقال یا عمر لاتبل قائماً فما بلت قائما بعد۔

رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو اس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا۔ (ابن ماجہ اوّل صفحہ ۲۶ باب فی البول قاعداً)

۸۵۔ ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یبول الرجل قائماً۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ امام حاکم فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۷ باب فی البول قاعداً)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عذر کے سبب ایک مرتبہ کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا اس پر دو حدیثیں۔

۸۶۔ حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سباطة قوم فبال قائماً۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ رواہ الشیخان۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۳" (بخاری اول صفحہ ۳۵ باب البول قائماً و قاعداً)

۸۷۔ حاکم و دار قطنی و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال قائماً من جرح۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (زانوئے مبارک میں) زخم کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔ (مولف) (کسی عذر کے باعث کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے ورنہ بے عذر شرعی کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز نہیں بلکہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا نصاری کا طریقہ ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۷۴" (المستدرک علی الصحیحین البول قائماً و قاعداً ۱/ ۱۸۲ بیروت)

نماز پنجگانہ اور روزہ رمضان کے بارے میں ایک طویل حدیث پاک:

۸۸۔ نقل الامام الفقیہ ابواللیث السمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ فی تنبیہ الغافلین عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قرأت فی بعض ما انزل اللہ تعالیٰ علی موسیٰ علیہ الصلاۃ و السلام یا موسی رکعتان یصلیھما احمد و امتہ و ھی صلاۃ الغداۃ من یصلیھما غفرت لہ ما اصاب من الذنوب من لیلہ ویومہ ذلک و یکون فی ذمتی یا موسیٰ اربع رکعات یصلیھا احمد و امتہ وھی صلاۃ الظھر اعطیھم باول رکعۃ منھا المغفرۃ و بالثانیۃ اثقل میزانھم و بالثالثۃ اوکل علیھم الملئکۃ یسبحون و یستغفرون لھم و بالرابعۃ افتح لھم ابواب السماء و یشرف علیھم الحور العین یا

موسی اربع رکعات یصلیها احمد و امته وهی صلاة العصر فلا یبقی ملك فی السموات والارض الاّ استغفر لهم و من استغفر له الملئکة لم اعذبه یا موسیٰ ثلث رکعات یصلیها احمد و امته حین تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا یسئلون من حاجة الا قضیتها لهم یا موسی اربع رکعات یصلیها احمد و امته حین یغیب شفق هی خیر لهم من الدنیا و ماشیها یخرجون من ذنوبهم کیوم ولدتهم امهم یا موسی یتوضوء احمد و امته کما امرتهم اعطیهم بکل قطرة تقطر من اعضاء حتة غرضها کعرض السماء و الارض یا موسیٰ یصوم احمد و امته شهر فی کل سنة وهو شهر رمضان اعطیهم بصیام کل یوم مدینة فی الجنة و اعطیهم بکل خیر یعملون فیه من التطوع اجر فریضة و اجعل فیه لیلة القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما صادقا من قلبه ان مات من لیله او شهره اعطیته اجر ثلثین شهیدا یا موسیٰ ان فی امة محمد رجالا یقومون علی کل شرف یشهدون بشهادة ان لا اله الا الله فجزائهم بذلك جزاء الانبیاء علیهم الصلاة و السلام و رحمتی علیهم و اجنة و عفی بعید منهم و لا احجب باب التوبة عن واحد منهم مادام یشهدون ان لا اله الا الله۔

امام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں نے توریت مقدس کے کسی مقام میں پڑھا اے موسیٰ فجر کی دو رکعتیں احمد اور اس کی امت ادا کرے گی جو انہیں پڑھے گا اس دن رات کے سارے گناہ بخش دوں گا اور وہ میرے ذمہ میں ہوگا۔ اے موسیٰ ظہر کی چار رکعتیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی انہیں پہلی رکعت کے عوض بخش دوں گا اور دوسری کے بدلے ان کا پلہ بھاری کردوں گا اور تیسری کے عوض فرشتے موکل کردوں گا کہ تسبیح کریں گے اور انکے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اور چوتھی کے بدلے ان کے لئے آسمان کے دروازے کشادہ کردوں گا بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان پر مشتاقانہ نظر ڈالیں گی۔ اے موسیٰ عصر کی چار رکعتیں احمد اور ان کی امت ادا کرے گی تو ہفت آسمان و زمین میں کوئی فرشتہ باقی نہ بچے گا سب ہی ان کی مغفرت چاہیں گے میں اسے ہرگز عذاب نہ دوں گا۔ اے موسیٰ مغرب کی تین رکعت ہیں انہیں احمد اور اس کی امت پڑھے گی آسمان کے سارے دروازے ان کے لئے کھول دوں گا جس حاجت کا سوال کریں گے اسے پورا ہی کردوں گا۔ اے موسیٰ شفق ڈوب جانے کے وقت یعنی عشاء کی چار رکعتیں ہیں پڑھیں گے انہیں احمد اور اس کی

امت وہ دنیا و مافیہا سے ان کیلئے بہتر ہیں وہ انہیں گناہوں سے ایسا نکال دیں گی جیسی اپنی ماؤں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ اے موسیٰ وضو کرے گا احمد اور اس کی امت جیسا کہ میرا حکم ہے میں انہیں عطا فرماؤں گا ہر قطرہ کے عوض کہ آسمان سے ٹپکے ایک جنت جس کا عرض آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہوگا۔ اے موسیٰ ایک مہینے کے سا ابتدا روزے رکھے گا احمد اور اس کی امت اور وہ ماہ رمضان ہے میں عطا فرماؤں گا ہر روز ان کے روزوں کے عوض ایک شہر جنت میں اور عطا کروں گا اس میں نفل کے عوض فرض کا ثواب اور اس میں لیلۃ القدر کروں گا جو اس مہینے میں شرمساری و صدق قلب سے ایک بار استغفار کرے گا اگر اسی شب یا اس مہینے بھر میں مر گیا اسے تیس شہیدوں کا ثواب عطا فرماؤں گا اے موسیٰ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کچھ ایسے مرد ہیں کہ ہر شرف پر قائم ہیں ا لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہیں تو ان کی جزاء اس کے عوض انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا ثواب ہے اور میری رحمت ان پر واجب اور میرا غضب ان سے دور اور ان میں سے کسی پر باب توبہ بند نہ کروں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے رہیں گے۔ (ترجمہ من حاشیہ الکتاب) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۷۔۱۹۸"۔ (تنبیہ الغافلین باب خصائص امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیروت صفحہ ۳۰۴)

نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے حدیث میں ہے :

۸۹۔ فی الحدیث عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاخیر فی دین لا صلاۃ فیہ۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مذہب میں بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں ہے۔

(موطف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۵" (ابوداؤد ۲/ ۷۲ باب ماجاء فی خبر الطائف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت میں آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث جلیل :

۹۰۔ ابن جریر و ابویعلی و البزار عن ابی ہریرۃ و البیہقی عنہ و عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (فیہ قولہ عزوجل لنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین ذکر ما اعطی الانبیأ السابقین علیہم الصلاۃ و التسلیم من الفضائل) اعطیتک ثمانیۃ اسہم الاسلام و الہجرۃ و الجہاد و الصلاۃ و الصدقۃ و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النہی عن المنکر۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی (اس میں یہ ہے کہ جب انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل و مناقب کا ذکر اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا) تو فرمایا کہ میں نے تم کو آٹھ حصے عطا فرمائے۔ اسلام اور ہجرت و جہاد اور نماز و صدقہ اور رمضان کے

روزے و امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۶" (شرح
[illegible] علی الحواشی المقصد الخامس فی التعریج [illegible] ۱۲۰، ۱۲۱)

ارکان وضو ادا کرنے کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل ایک حدیث

۹۱۔ قال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور مجھ سے پہلے [illegible] کا وضو ہے۔ (مولف) فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۱۹۸ (اشعۃ اللمعات [illegible])

نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے اس پر چند حدیثیں

۹۲۔ حدیث سیدنا معاذ لتصحیح المار فی العشاء انکم فضلتم بھا علی سائر الامم۔

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز عشاء کی وجہ سے تم تمام امتوں پر فضیلت والے ہو۔ (مولف) (ابوداؤد اول صفحہ ۶۱ باب وقت العشاء الخ)

۹۳۔ قال الامام السیوطی فی الباب المزبور اخرج البخاری عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال اعتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی انہار اللیل ثم خرج فصلی فلما قضی صلاتہ قال لمن حضرہ اشروا ان من نعمۃ اللہ علیکم انہ لیس احد من الناس یصلی ھذہ الساعۃ غیرکم او قال ما صلی ھذہ الساعۃ احد غیرکم۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں آدھی رات تک تاخیر فرمائی پھر تشریف لائے اور نماز پڑھی نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا جو حاضر ہے اس کو بشارت دیدو کہ اللہ تعالی کی تم پر یہ نعمت ہے کہ اس وقت تمہارے علاوہ کوئی دوسرا نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا یہ فرمایا کہ اس وقت تمہارے علاوہ کسی نے نماز نہیں پڑھی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۹" (بخاری اول صفحہ ۸۰ باب فضل العشاء)

۹۴۔ قال (الامام السیوطی) رحمہ اللہ تعالی و اخرج احمد و النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ قال اخر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلاۃ العشاء ثم خرج الی المسجد فاذا الناس ینتظرون الصلاۃ فقال اما انہ لیس من اھل ھذہ الادیان احد یذکر اللہ تعالیٰ ھذہ الساعۃ غیر کم۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

عشاء میں تاخیر فرمائی پھر جب مسجد میں تشریف لائے تو لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے فرمایا کے ان دین والوں میں تمہارے سوا کوئی اس وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہے۔ (مولف) (مسند احمد صفحہ ۲۵۳ ج ۱)

۹۵۔ للبخاری و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما لیس احد من اھل الارض۔

بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ روئے زمین میں کوئی نہیں ہے۔ (مولف) (بخاری اول صفحہ ۸۱۔ باب الوم قبل العشاء لمن عذب)

۹۶۔ زاد مسلم اللیلۃ ینتظر الصلاۃ غیر کم۔

مسلم نے اور زیادہ کیا کہ رات کو سوائے تمہارے کوئی نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ (مولف) (مسلم اول صفحہ ۲۲۹۔ باب وقت العشاء و تاخیرھا)

۹۷۔ ولھما عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا و فیہ ما ینتظرھا احد من اھل الارض غیر کم۔

انہیں میں ہے کہ روئے زمین میں تمہارے علاوہ کوئی منتظر نماز نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۰" (بخاری اول صفحہ ۸۱۔ باب الوم قبل العشاء لمن عذب)

قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھنا عظمت قرآن کے خلاف اور مکروہ ہے۔

۹۸۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے مکروہ جانا اور اس شخص کو مارا اور فرمایا عظموا کتاب اللہ۔

کتاب اللہ کی عظمت کرو۔ رواہ ابو عبیدہ فی فضائل القرآن۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم مصحف کو چھوٹا بنانا مکروہ رکھتے۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ و بمعناہ ابو عبیدہ فی فضائلہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۲"

پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں اب ان میں سے پانچ باقی ہیں اور بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض ہوئی تھیں۔

۹۹۔ سنن نسائی شریف میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث معراج مبارک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ثم رددت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربک فاسألہ التخفیف فقد فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموا بھما۔

یعنی پھر پچاس نمازوں کی پانچ رہیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی کہ حضور پھر جائیں اور اپنے رب سے تخفیف چاہیں کہ اس نے بنی سرائیل پر دو نمازیں فرض فرمائی تھیں وہ انہیں بھی بجا نہ لائے۔" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۳" (نسائی اول صفحہ ۷۸۔ کتاب الصلاۃ فرض الصلاۃ الخ)

نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ صاحب فضیلت ہے:

۱۰۰۔ ابن ابی شیبہ مصنف اور ابو داؤد و بیہقی سنن میں بسند حسن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی نسبت فرمایا۔ **اعتموا بهذه الصلاة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم و لم تصلها امة قبلكم**

اس نماز کو دیر کر کے پڑھو کہ تم اس سے تمام امتوں پر فضیلت دیئے گئے ہو تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہ پڑھی۔" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۱۹۴" (ابو داؤد اول صفحہ ۶۱۔ باب وقت العشاء الاخرۃ)

امت مرحومہ سے پہلے دو نبیوں نے نماز جگانہ ادا کی ہیں

۱۰۱۔ **اخرج ابن سعد ان ابراهيم و اسمٰعيل اتيا منىٰ فصليا الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الصبح۔**

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہما الصلاۃ والتسلیم نے منیٰ میں پانچوں نمازیں پڑھیں۔ (شرح الزرقانی علی المواہب المقصد الرابع خصائص امتہ۔ العامرہ مصر ۵/ ۳۲۶)

نماز عشاء حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص طور سے عطا کی گئی ہے

۱۰۲۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام عبید اللہ بن محمد بن عائشہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا۔ **اول من صلى العشاء الاخرة نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم۔**

سب سے پہلے عشاء ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۰"۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۰۴ باب الصلوۃ الوسطی)

اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث مبارک:

۱۰۳۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ حدیث صحیح کہ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے دو روز حضور کی امامت کی ایک دن پانچوں نمازیں اول وقت دوسرے دن آخر وقت پڑھیں پھر حضور پُر نور صلوٰت اللہ و تسلیمات علیہ سے عرض کی **هذا وقت الانبياء من قبلك۔**

یہی وقت حضور سے پہلے انبیاء کے تھے۔رواہ ابو داود و سکت علیہ و الترمذی و حسنہ و احمد و ابن خزیمۃ و الدار قطنی و الحاکم و صححہ ابن عبد البر و ابوبکر بن العربی۔(ابوداؤد اول صفحہ ۵۶۔باب المواقیت)

نماز عشاء کی فضیلت پر ایک اور حدیث پاک

۱۰۴۔امام فقیہ ابو اللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں بروایت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ناقل کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و انما صلاۃ العتمۃ فانہا الصلاۃ التی صلاہا المرسلون قبلی۔

نماز عشاء وہ نماز ہے کہ مجھ سے پہلے پیغمبروں نے پڑھی۔"فتاوی رضویہ ج ۲،ص ۲۰۲"

(تنبیہ الغافلین بیروت صفحہ ۳۰۳)

۱۰۵۔کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی

اس پر وہ حدیث کہ امام اجل رافعی نے شرح مسند میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے۔ذکرہ عنہ الورقانی فی شرح المواہب و الحلبی تماما فی الحلبۃ۔"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۰۸"

خواب میں جمال جہاں آرا کی زیارت کرنا بیشک حضور ہی کا دیدار کرنا ہے کہ شیطان لعین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شبیہ اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۰۶۔حضور پُر نور صلوت اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطن لایتمثل بی۔

جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا کہ شیطان میری مثال بن کر نہیں آسکتا۔رواہ احمد و البخاری و الترمذی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ"فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۳"(بخاری دوم صفحہ ۱۰۳۶ باب من رأی النبی فی المنام) مسلم دوم ۲۴۲ کتاب الرؤیا)

۱۰۷۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رانی فقد رأی الحق فان الشیطن لایتزیأنی۔

جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کہ شیطان میری وضع نہ بنائے گا۔رواہ احمد و الشیخان عن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج ۲ صفحہ ۲۲۳"(بخاری دوم ۱۰۳۶۔

باب من رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی المنام)

تعارف

جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج

(معراج سے پہلے نماز کا بیان)

۲۷ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد نبوت قبل شب معراج جو دو وقتوں میں نماز پڑھتے تھے وہ کس طور پر ادا فرماتے تھے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

شب اسراء سے پہلے دو وقت یعنی قبل طلوع شمس و قبل غروب کے نمازیں مقرر ہونے میں علماء کو خلاف ہے اور اصح یہ ہے کہ اس سے پہلے صرف قیام لیل کی فرضیت ثابت ہے باقی پر کوئی دلیل صریح قائم نہیں۔

تاہم اس قدر یقیناً معلوم ہے کہ معراج مبارک سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نمازیں پڑھتے تھے، اور احادیث اس بات میں بکثرت ہیں اور ان کی جمع و تلفیق کی حاجت نہیں بلکہ نماز شروع روز بعثت شریفہ سے مقرر و مشروع ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اول بار جس وقت وحی اتری اور نبوت کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حضور نے بتعلیم جبریل امین علیہ الصلوۃ و التسلیم نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی نے حضور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مزمل نازل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ (یعنی سب سے پہلا شرعی حکم)

بالجملہ یہ سوال ضرور متوجہ ہے کہ معراج سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے۔

تو امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ:

ملاحظۂ آیات و احادیث سے ظاہر کہ وہ نماز اسی انداز کی تھی یعنی اس میں طہارت ثوب بھی تھی، وضو بھی تھا، استقبال قبلہ بھی تھا، تکبیر تحریمہ بھی تھی، قیام بھی تھا، قرات بھی تھی،

رکوع و سجود بھی تھے، جماعت بھی تھی، جہر بھی تھا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ معراج سے پہلے دو رکعتیں اسی طرح کی تھیں جیسی اب ہیں۔

مگر بعض علماء فرماتے ہیں کہ معراج سے پہلے رکوع اصلاً نہ تھا نہ اس شریعت میں نہ اگلے شرائع میں۔ رکوع ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی امت مرحومہ کے خصائص سے ہے کہ بعد اسراء عطا ہوا یکہ معراج مبارک کی صبح کو جو پہلی نماز ظہر پڑھی گئی اس تک رکوع نہ تھا اس کے بعد عصر میں اس کا حکم آیا اور حضور و صحابہ نے ادا فرمایا۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ نماز سابق و لاحق باہم یکساں و متوافق ہیں اور اس رسالہ جلیلہ میں ۵ احادیث مبارکہ شامل ہیں۔

احادیث

جمان التاج فی بیان الصلاۃ المعراج

نزول سورت قرآنیہ کی ترتیب پر ایک حدیث

۱۰۸۔ روی ابن الضریس فی فضائل القرآن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث ترتیب نزول السور قال کان اول ما نزل من القرآن اقراء باسم ربک ثم ن (فذکر الحدیث. الی ان قال) ثم بنی اسرائیل ثم یونس ثم ھود ثم یوسف ثم الحجر ثم الانعام ثم الصفت ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المومن الحدیث۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نزول سورت کی ترتیب والی حدیث میں فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن سے جو نازل ہوا وہ اقراء باسم ربک ہے پھر سورۂ ن (پھر حدیث ذکر کر کے فرمایا) پھر سورۂ بنی اسرائیل، پھر سورہ یونس (اسی طرح) ھود، یوسف، حجر، انعام، صفت، لقمان سبا، زمر، حم المومن۔ (مولف)

شب معراج جملہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے بیت المقدس میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتداء کی۔

۱۰۹۔ روی ابن حاتم فی تفسیرہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث الاسراء و اتیانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت المقدس ثم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن و اقیمت الصلاۃ قال فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ جبریل علیہ الصلاۃ و السلام بیدی فقدمنی فصلیت بھم فلما انصرفت قال لی جبریل اتدری من صلی خلفک فقلت لا قال صلی خلفک کل نبی بعثہ اللہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیت المقدس تشریف لے جانے میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ بہت سارے لوگ جمع ہوئے پھر اذان ہوئی اور اقامت کہی گئی حضور نے فرمایا کہ ہم صفوں میں کھڑے ہو کر انتظار کرنے لگے کہ امامت کون کرے گا تو جبرئیل علیہ الصلاۃ و

اسلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آگے کر دیا میں نے نماز پڑھی جب میں سلام پھیر کر نماز سے باہر ہوا تو جبرئیل نے عرض کی کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پیچھے کس نے نماز پڑھی فرمایا نہیں جبریل نے عرض کی آپ کی اقتداء میں تمام انبیاء سابقین نے نماز پڑھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۲۔ ۲۱۳"۔ حمدان التاج۔ (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة للقسطلانی، المعراج و الاسراء، القاهرة مصر، ۶/ ۶۲)

۱۱۰۔ روی مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه فی حدیث الاسراء حانت الصلاة فامتهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث اسراء میں مروی ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے سب کی امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۳"۔ حمدان التاج۔ (مسلم اول، ص ۹۲۔ باب الاسراء برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم)

حضرت جبریل نے حضور علیہ السلام کو طریقہ وضو نماز دکھایا۔

۱۱۱۔ اخرج احمد و ابن ماجة و الحارث فی مسنده وغیره عن اسامة بن زید عن ابیه رضی الله تعالی عنهما ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی اول ما اوحی الیه فاراه الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام وحی کے روز اول تشریف لائے اور وضو و نماز کا طریقہ دکھایا پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد ایک چلو پانی لے کر اس صورت مثالیہ کی شرم گاہ پر چھڑک دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۴"۔ حمدان التاج۔ (مسند احمد، ص ۲۶۴، ج ۶)

فرضیت نماز کے بعد سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ اخرج الطبرانی عن ابی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول یوم الاثنین وصلت الخدیجة آخره و صلی علی یوم الثلثاء۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیر کے دن پہلی ساعت میں نماز پڑھی اور حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی دن کی آخری گھڑی میں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منگل

کے دن نماز پڑھی۔ (مولف) (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۹۵۲۔ بیروت ۱/ ۳۲۰)

نماز و قرآن، اسلام عمر کے معاون ہیں :

۱۱۳۔ روی ابن اسحق فی سیرته قال حدثنی عبدالله بن ابی نجیح المکی عن اصحابه عطاءً و مجاهدا و عمن روی ذلك فساق حدیث اسلام عمر رضی الله تعالی عنه و فیه فجعلت امشی رویدا و رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قائم یصلی یقرء القرآن حتی قمت فی قبلته مستقبله مابینی و بینه الا ثیاب الکعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبی الحدیث۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں آہستہ آہستہ چلنے لگا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ میں جانب قبلہ ان کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہوا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف غلاف کعبہ تھا حضرت عمر نے فرمایا کہ جب میں نے قرآن سنا تو میرے دل میں رقت پیدا ہو گئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۱۵"۔ جمان الناج۔

ایذائے کفار سے متعلق دو حدیثیں :

۱۱۴۔ فی حدیث ایذاء ابی جهل وغیره من الکفرة لعنهم الله تعالی حین صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند الکعبة فرموا سحوده فالقو علیه ما القوا به فی قلیب بدر ملعونین۔

ابو جہل اور دوسرے کفار کی ایذا والی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھتے تو کفار حضور کے سجدہ کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے رہتے پھر آپ کے اوپر ڈال دیتے وہ چیز جس کے بدلے پھینکے گئے وہ ملعونین چاہ بدر میں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۱۶"۔ جمان الناج۔

۱۱۵۔ فی الصحیحین و غیرهما عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه و فیه من قول الکفار یجیء به ثم یمهله حتی اذا سجد وضع بین کتفیه قال فانبعث اشقاهم فلما سجد صلی الله تعالی علیه وسلم وضع بین کتفیه و ثبت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ساجدا. الحدیث۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں کفار کی باتوں میں سے یہ ہے کہ سرکار علیہ

الصلاۃ والسلام جب کعبہ کے پاس آتے تو کفار حضور کو کچھ مہلت دیتے جب حضور سجدے میں ہوتے تو دونوں مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے۔ راوی نے کہا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ ریز ہوتے تو کسی بڑے شقی کو بھیجا جاتا وہ حضور کی پشت انور پر ڈال دیتا اور حضور کافی دیر تک سجدے ہی میں رہتے۔ (مولف) جن چیزوں کو کفار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پشت انور پر ڈالتے ان چیزوں کا ذکر اس حدیث کے الفاظ میں ازراہ ادب راوی نے ذکر نہیں کیا ہے۔ مولف (بخاری اول، ص ۷۴۔ باب کم مرۃ یصرح عن المصلی الخ)

حضرت جبریل علیہ السلام نے طریقہ امامت دکھایا

۱۱۶۔ عند ابن اسحق ثم قام به جبريل فصلى به و صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصلاته (الى ان قال في حديجة) صلى بها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كما صلى به جبريل فصلت بصلاته۔

ابن اسحاق کے نزدیک ہے کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوئے پھر نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ان کی طرح نماز پڑھی۔ (یہاں تک کہ کمار لوی نے حضرت خدیجہ کے بارے میں کہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی جس طرح حضور کو جبریل نے پڑھائی تھی۔ پھر حضرت خدیجہ نے (تنہا) حضور علیہ السلام کی سی نماز پڑھی۔ (مولف)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جنات سب سے پہلے نماز فجر کے وقت آئے۔

۱۱۷۔ اخرج الشيخان عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فى حديث مجئ الجن اليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اول البعث انهم اتوه صلى الله تعالى عليه وسلم وهو يصلى باصحابه صلاة الفجر۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جنات کے آنے کی حدیث میں ہے کہ جنوں کی سب سے پہلی بھیجی ہوئی جماعت حضور کی خدمت میں اس وقت آئی تھی کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶"۔ [illegible] (بخاری دوم، ص ۷۳۲۔

[illegible] (بعد [illegible] صبح فجر)

اعجاز قرآن نے اسلام عمر کی راہ ہموار کر لی

۱۱۸۔ روی ابن سحبر فی مسندہ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبل ان اسلم فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ الحاقۃ فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت ھو شاعر کما قالت قریش فقرأ انہ لقول رسول کریم و ماھو بقول شاعر فقلیلا ماتؤمنون قلت کاھن علم ما فی نفسی فقرء ولا بقول کاھن فقلیلا ماتذکرون الی آخر السورۃ فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسلام لانے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھیڑنے کے لئے نکلا تو دیکھا کہ وہ مجھ سے پہلے مسجد جا چکے ہیں میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا انہوں نے سورۂ حاقہ شروع کیا تو میں تالیف قرآن کے حسن و خوبی سے متعجب ہو گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ وہ شاعر ہیں جیسا کہ قریش نے کہا تو حضور نے تلاوت کی کہ بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول سے باتیں ہیں، اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو، میں نے کہا یہ کاہن ہیں۔ میرے دل کی بات جان لی تو پھر تلاوت کی کہ اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو۔ آخر سورہ تک پڑھا تو میرے دل میں اسلام پورا پورا اتر گیا (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۱۷"۔ جمان التاج۔

نماز عصر میں سب سے پہلے رکوع کرنے کا حکم ہوا اس پر ایک حدیث

۱۱۹۔ اخرجہ البزار و الطبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اول صلاۃ رکعنا فیھا العصر فقلنا یا رسول اللہ ماھذا قال بھذا امرت۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس نماز میں ہم نے سب سے پہلی بار رکوع کیا وہ نماز عصر ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے فرمایا مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۱۸"۔ جمان التاج۔ (الخصائص الکبریٰ باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرکوع بالکھر ۲/ ۲۰۵)

فرضیت پنجگانہ سے پہلے بھی مسلمان نمازیں پڑھا کرتے تھے

۱۲۰۔ حدیث میں ہے کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون الضحی و العصر فکان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ اذا صلوا آخر

النہار تفرقوا فی الشعاب فصلوھا فرادی۔

فرضیت پنجگانہ سے پہلے مسلمان چاشت اور عصر پڑھا کرتے تھے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابۂ کرام جب آخر روز کی نماز پڑھتے گھاٹیوں میں متفرق ہو کر تنہا پڑھتے۔ رواہ ابن سعد وغیرہ عن عزیزۃ بنت نجراۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۱۳"۔ حسن۔ ج۔ (لا۔ ھو تمیر الصحابیۃ حبیب ۲۳۔ ج ۱۲، ص ۳۶۳)

تین خوش قسمیہ کی نماز پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک

۱۲۱۔ اخرجہ ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر فی التاریخ عن عفیف الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جئت فی الجاھلیۃ الی مکۃ و انا ارید ان ابتاع لاھلی من ثیابھا و عطرھا فاتیت العباس و کان رجلاً تاجرا فبینا عندہ جالس انظر الی الکعبۃ و قد کلفت الشمس و ارتفعت فی السماء فدھمت اذا قبل شاب فنظر الی السماء ثم قام مستقبل الکعبۃ فلم البث الا یسیرا حتی جاء غلام فقام عن یمینہ ثم لم یلبث الا یسیرا حتی جاءت امرأۃ فقامت خلفھا فرکع الشاب فرکع الغلام و المرأۃ فرفع الشاب فرفع الغلام و المرأۃ فسجد الشاب فسجد الغلام و المرأۃ فقلت یا عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من ھذا الشاب ھذا محمد بن عبداللہ ابن اخی تدری من ھذا الغلام ھذا علی ابن اخی تدری من ھذہ المرأۃ ھذہ خدیجۃ بنت خویلد زوجتہ ان ابن اخی ھذا حدثنی ان ربہ رب السموات و الارض امرہ بھذا الدین و لم یسلم معہ غیر ھولاء الثلثۃ۔

عفیف کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں مکہ معظمہ آیا اور ارادہ کرتا تھا کہ اپنے اہل و عیال کے لئے کپڑا اور عطر وغیرہ خریدوں تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا وہ ان دنوں تاجر تھے تو میں ان کے پاس بیٹھا ہوا کعبہ کو دیکھ رہا تھا دن خوب چڑھ گیا تھا کہ ایک جوان تشریف لائے اور آسمان کو دیکھ کر روبکعبہ کھڑے ہو گئے زرا دیر میں ایک لڑکے تشریف لائے وہ ان کے داہنے ہاتھ پر قائم ہوئے تھوڑی دیر میں ایک بی بی تشریف لائیں وہ پیچھے کھڑی ہوئیں پھر جوان نے رکوع فرمایا تو یہ دونوں رکوع میں گئے پھر جوان نے سر مبارک اٹھایا تو یہ دونوں نے اٹھایا جوان سجدے میں گئے تو یہ دونوں بھی گئے تو میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال پوچھا کہا یہ جوان میرے بھتیجے محمد بن عبد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہیں اور یہ لڑکے میرے بھتیجے علی اور یہ بی بی خدیجۃ الکبریٰ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے یہ بھتیجے کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کے مالک نے انہیں اس دن کا حکم دیا ہے اور ان کے ساتھ بھی یہی دو [illegible] ہوئے ہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۱۹" [illegible] (تاریخ الطبری ۱/ ۵۳)

([illegible] عسف [illegible] مکتبہ [illegible] شیخوپورہ ۱/ ۳۰)

شب معراج تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں نمازیں ادا کیں

۱۲۲۔ حدیث شب معراج میں ہے ثم دخلت المسجد فعرفت النبیین مابین قائم و راکع و ساجد رواہ الحسن بن عرفۃ و ابو نعیم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں جب مسجد اقصیٰ میں داخل ہوا تو تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو ملاحظہ فرمایا کہ کوئی قیام میں، کوئی رکوع میں اور کوئی سجدے میں تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۰" [illegible] (شرح الزرقانی المقصد الخامس فی المعراج و الاسراء، [illegible] مصر ۶/ ۵۶)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

ترک نماز کی وعید و تہدید پر مشتمل چند احادیث کریمہ :

۱۲۳۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لایرون شیأ من الاعمال ترکہ کفرا (کفر) غیر الصلاۃ

اصحاب مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز کے سوا کسی عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے۔ رواہ الترمذی و الحاکم و قال صحیح علی شرطھما وروی الترمذی عن عبداللہ بن شقیق العقیلی مثلہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۵"۔ (ترمذی دوم، ص ۹۰، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ)

۱۲۴۔ سیدنا امیر المومنین مولی علی مرتضی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم فرماتے ہیں من لم یصل فھو کافر۔

جو نماز نہ پڑھے وہ کافر ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البخاری فی التاریخ۔ (الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۸۵ من ترک الصلوٰۃ تعمد)

۱۲۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں من ترک الصلاۃ فقد کفر۔

جس نے نماز چھوڑ دی وہ بیشک کافر ہو گیا۔ رواہ محمد بن نصر المروزی و ابوعمر و بن عبدالبر۔ (الترغیب و الترھیب بحوالہ مذکور ۱/ ۳۸۶)

۱۲۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں من ترک الصلاۃ فلا دین لہ۔

جس نے نماز ترک کی وہ بے دین ہے۔ رواہ المروزی۔ (کنز العمال، ص ۲۶۹، ج ۷)

۱۲۷۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں من لم یصل فھو کافر۔

بے نماز کافر ہے۔ رواہ المروزی۔ (الترغیب والترھیب ۱/ ۳۸۵ بحوالہ مذکور)

۱۲۸۔ ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔ لا ایمان لمن لا صلاۃ لہ۔

بے نماز کے لئے ایمان نہیں۔ رواہ ابن عبدالبر۔ (الترغیب والترھیب ۱/ ۳۸۶ بحوالہ مذکور)

۱۲۹۔ امام بخش فرماتے ہیں صح عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان تارک الصلاۃ کافر۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت ثابت ہو کہ حضور نے تارک صلاۃ کو کافر فرمایا۔ (الترغیب و الترھیب بحوالہ مذکور ۱/ ۳۸۶)

۱۳۰۔ ابن حزم کہتا ہے قد جاء عن عمر و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابی ھریرۃ و غیرھم من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم ان من ترک صلاۃ فرض واحد متعمدا حتی یخرج وقتھا فھو کافر مرتد و لایعلم لھؤلاء مخالفا

امیر المومنین فاروق اعظم، حضرت عبدالرحمن بن عوف احد العشرۃ المبشرۃ، حضرت معاذ بن جبل امام علماء، حضرت ابوہریرہ حافظ الصحابہ وغیرہم، اصحاب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے وارد ہوا کہ جو شخص ایک نماز فرض قصداً چھوڑ دے یہاں تک کہ اس کا وقت نکل جائے وہ کافر مرتد ہے۔ ابن حزم کہتا ہے اس حکم میں ان صحابہ کا مخالف کسی صحابی سے معلوم نہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۲۶"۔ (الترغیب و الترھیب ۱/ ۳۹۳ بحوالہ مذکور)

۱۳۱۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمس صلوات کتبھن اللہ علی العباد۔

پانچ نمازیں خدا نے بندوں پر فرض کیں، الی قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من لم یأت بھن فلیس لہ عند اللہ عھد ان شاء عذبہ وان شأ ادخلہ الجنۃ۔

جو انہیں نہ پڑھے اس کے لئے خدا کے پاس کوئی عہد نہیں اگر چاہے تو اسے عذاب فرمائے اور چاہے تو جنت میں داخل کرے۔ رواہ الامام مالک و ابو داؤد و النسائی و ابن حبان فی صحیحہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۲۸"۔ (نسائی اول، ص ۸۰، باب المحافظۃ علی الصلوات الخمس)

دیوان تین ہیں حدیث میں ہے:

۱۳۲۔ حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدواوین ثلثۃ فدیوان لایغفر اللہ منہ شیأ وديوان لایعبأ اللہ منہ شیأ و دیوان لایترک اللہ منہ شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر اللہ منہ شیأ فالاشراک باللہ و اماالدیوان الذی لایعبأ اللہ منہ شیأ فمظالم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شأ و یتجاوز و اما الدیوان الذی لایترک اللہ منہ شیأ فمظالم العباد بینھم القصاص لا محالۃ۔

دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں اور ایک دفتر میں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ دفتر جس میں سے اللہ

عزوجل کچھ نہ بخشے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے اپنے اور اپنے رب کے معاملے میں مثلاً کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کردے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے کچھ نہ چھوڑے گا وہ حقوق العباد ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ ضرور بدلہ ہوتا ہے۔ رواہ الامام احمد و الحاکم عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۲۹"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۲، ج ۷) (کنز العمال، ص ۳۷، ج ۳)

انتظار نماز میں رہنا نماز میں رہنے کے برابر ہے

۱۳۳۔ اخرجہ احمد و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ و فیہ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قد صلی الناس و ناموا وانکم فی صلاۃ مانتظرتموھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم نماز ہی میں ہو جب تک انتظار میں ہو۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۸۱۔ باب وقت العشاء الی نصف اللیل)

زمانۂ ہجرت کی ابتدا میں صرف مدینہ طیبہ میں نماز ہوتی تھی۔

۱۳۴۔ للبخاری و النسائی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا و لاتصلی یومئذ الا بالمدینۃ۔

ان دنوں صرف مدینہ منورہ ہی میں نماز ہوا کرتی تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۰۰"۔ (بخاری ۱/ ۱۱۹ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے:

۱۳۵۔ احمد و مسلم و النسائی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یؤخر العشاء الاخرۃ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاء کی نماز تاخیر سے ادا فرماتے تھے۔ (مولف النسائی اول، ص ۹۲، باب مایستحب من تاخیر العشاء)

وقت عشاء کے آغاز پر ایک حدیث:

۱۳۶۔ والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء الآخرۃ حین یغیب الافق۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ عشاء آخرہ کا اول وقت شفق یعنی کنارہ آسمان غائب ہونے تک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۰۴"۔ (ترمذی اول، ص ۴۰ ... ما جاء فی مواقیت الصلاۃ، باب منہ)

نفس نبوت میں تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام برابر ہیں اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

۱۳۷۔ حدیث میں ہے ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی۔

کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (۱۰ ... ب)

(بخاری ۲/ ۶۶۶ باب قولہ و یونس و لوط ... الخ)

استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے

۱۳۸۔ روایۃ ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ نہی عن الصلاۃ نصف النہار حتی تزول الشمس۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے استوائے شمس کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۵۰"

شنیدہ کے بود مانند دیدہ حدیث میں ہے:

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخبر کالمعاینۃ۔

خبر معائنہ کی طرح نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۶۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۴۷ ج ۱) (کیمیائے سعادت، ص ۱۳۱ بیان طلب علم)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے اس پر چار حدیثیں:

۱۴۰۔ حدیث مؤطا مالک عن ابی شہاب عن حمید بن عبدالرحمن ... عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کانا یصلیان المغرب حین ینصرف الی اللیل الاسود قبل ان یفطرا ثم یفطر ان بعد الصلاۃ و ذلک فی رمضان۔

عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مغرب کی نماز گہری سیاہی شب دیکھ کر قبل افطار پڑھتے تھے پھر نماز کے بعد افطار کرتے اور یہ رمضان میں ہوتا تھا۔ (مولف) (موطا مالک، ص ۹۰ باب ما جاء فی تعجیل الفطر)

۱۴۱۔ حدیث صحیحین اذا رأیتم اللیل قد اقبل من ہہنا فقد افطر الصائم۔

جب رات آتے ہوئے دیکھو تو جان لو کہ روزہ دار کا ... [illegible]

(بخاری اول، ص ۲۶۲ باب متی یحل فطر الصائم)

۱۴۲۔ دوسری روایت میں ہے اذا غابت الشمس من ھٰھنا فقد افطر الصائم۔
جب ادھر سے سورج پورا ڈوب جائے تو سمجھ لو کہ روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۳۵۱ باب بیان وقت انقضاء الصوم)

۱۴۳۔ تیسری روایت میں ہے اذا غابت الشمس من ھھنا وجاء اللیل من ھٰھنا فقد افطر الصائم۔
جب ادھر سے سورج پورا غروب ہو جائے اور رات آجائے تو سمجھو کہ روزہ پورا ہو چکا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۵۱ باب بیان وقت انقضاء الصوم)

نماز فجر میں اسفار مستحب ہے

۱۴۴۔ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے نماز صبح میں مروی امام طحاوی بطریق داؤد بن یزید ہمدانی عن ابیہ روایت فرماتے ہیں۔ قال کان علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یصلی بنا الفجر و نحن نتراءی الشمس مخافۃ ان تکون طلعت۔
مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیں نماز صبح پڑھایا کرتے اور ہم سورج کی طرف دیکھا کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں طلوع نہ کر آیا ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۷۱"۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۰۶ باب وقت الفجر)

نشہ آور چیزوں کی وعید و ممانعت پر ایک حدیث:

۱۴۵۔ طبرانی نے بسند حسن سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شرب مسکرا ما کان لم تقبل لہ صلاۃ اربعین یوماً
جو کوئی نشہ کی چیز پیے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔ (یہ وعید متقید بمشیت ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۶" (کنز العمال، ص ۹۱، ج ۵)

امر بالمعروف سے متعلق ایک حدیث:

۱۴۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یھدی اللہ بک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ الشمس۔
اللہ تعالیٰ ایک شخص کو تیرے ذریعے سے ہدایت فرمادے تو یہ تیرے لئے تمام روئے زمین کی سلطنت ملنے سے بہتر ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۳۹"۔ (کنز العمال، ص ۸۹، ج ۱۰)

ترکِ صلاۃ کی وعید پر ایک حدیث :

۱۴۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا (قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) من ترك الصلاة متعمداً فقد كفر جهارا۔

جس نے قصداً نماز ترک کی وہ علانیہ کافر ہو گیا۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۶۴ (کنز العمال، ص ۱۸۳، ج ۷)

موسم گرما میں تاخیر ظہر مستحب ہے

۱۴۸۔ صحیح بخاری شریف کی حدیث باب الاذان للمسافر میں ہے۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے مؤذن نے اذان ظہر دینی چاہی فرمایا ہر دو وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد پھر مؤذن نے اذان دینی چاہی فرمایا ہر دو وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد مؤذن نے سہ بارہ اذان کا ارادہ کیا فرمایا ہر دو وقت ٹھنڈا کر اور یونہی تاخیر کا حکم فرماتے رہے حتی ساوی الظل التلول یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا اس وقت اذان کی اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے، تو جب گرمی سخت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۵"۔ (بخاری اول، ص ۸۷، باب مذکور)

قرآن کریم میں بے انتہا عجائبات ہیں حدیث میں ہے

۱۴۹۔ الترمذی عن امیر المومنین علی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تنقضی عجائبه۔

عجائب قرآن منتہی نہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۴"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۱۸، باب ماجاء فی فضل القرآن)

وقت افطار غروب آفتاب کے بعد ہے :

۱۵۰۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و مسند امام احمد میں امیر مومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اقبل اللیل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔

جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہو چکا۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۲۶۵"۔ (بخاری اول، ص ۲۶۳، باب تعجیل الافطار)

نمازیں قضا کرنا حرام ہے اس پر دو حدیثیں

۱۵۱۔ بزار وابو یعلی وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وطبرانی اوسط وابن مردویہ تفسیر اور بیہقی سنن اور محی السنہ بغوی معالم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن قول اللہ تعالی الذین ھم عن صلاتھم ساھون قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا۔

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔ خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں فرمایا وہ لوگ جو نماز وقت گزار کر پڑھیں۔ (السنن الکبری بیہقی باب الترغیب فی حفظ الصلوۃ بیروت ۲/ ۲۱۳)

۱۵۲۔ بغوی کی روایت یوں ہے عن مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۶۹"۔ (تفسیر البغوی مع تفسیر الخازن تحت آیۃ الذین ھم عن صلاتھم ساھون البابی مصر ۷/ ۲۹۹)

نماز عصر میں تاخیر مستحب ہے:

۱۵۳۔ دار قطنی سنن اور حاکم صحیح مستدرک میں بطریق عباس بن ربیع زیاد بن عبداللہ مکی سے راوی قال کنا جلوسا مع علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال یا امیر المومنین فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذلک فقال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھذا الکلب یعلمنا السنۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجئونا للرکب لنزول الشمس للغروب فتراھا

ہم کوفہ کی مسجد جامع میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ بیٹھے تھے موذن آیا اور عرض کی یا امیر المومنین (یعنی نماز عصر کو تشریف لے چلئے) امیر المومنین نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا پھر دوبارہ حاضر ہوا اور وہی عرض کی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے بعدہ مولیٰ علی کھڑے ہوئے اور ہمیں عصر پڑھائی پھر ہم نماز کا سلام پھیر کر مسجد میں جہاں بیٹھے تھے وہیں آئے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے اس لئے کہ وہ ڈوبنے کو اتر گیا تھا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۲۷۰"۔ (سنن الدار قطنی باب وقت الظہر والعصر بیروت طبع ملتان ۱/ ۲۵۱)

تعارف

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

(دو نمازوں کو جمع کرنے کا شرعی حکم)

یکم رجب ۱۳۱۳ھ میں ایک استفتاء آیا کہ سفر شرعی میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کا وہ مبسوط و مفصل جواب لکھا جو اس جلد کے ۲۳ صفحات پر پھیلا ہوا ہے آپ آغاز جواب میں رقمطراز ہیں کہ:

اللہ عزوجل نے نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت بعد اگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اس کے بعد تاخیر کی جازت۔

ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسی طرح جائز نہیں قرآن مجید و احادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔

یہی صحابہ و تابعین کا مذہب، پھر تائید مذہب میں ۲۷ صحابہ و تابعین کرام کے اسماء گرامی درج فرمائے ہیں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ جمع کی دو صورتیں ہیں جمع صوری[1] جمع حقیقی[2]

جمع صوری: یہ ہے کہ ایک نماز اس کے آخری وقت اور دوسری نماز اس کے وقت کی ابتداء میں پڑھی جائے اور یہ بالاتفاق جائز ہے۔

جمع حقیقی: یہ ہے کہ دو نمازیں ایک وقت میں ادا کی جائیں

اس کی بھی دو صورتیں ہیں جمع تقدیم[1] جمع تاخیر[2]

جمع تقدیم: مثلاً ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، ایسی صورت میں عصر کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اس کا وقت ہی شروع نہیں ہوا۔

جمع تاخیر: مثلاً دونوں عصر کے وقت میں پڑھی جائیں، اس صورت میں ظہر قضا ہوئی نہ کہ ادا۔

ائمہ احناف کے نزدیک یہ دونوں صورتیں ناجائز ہیں۔ اور یہ رسالہ چار فصلوں پر منقسم ہے

فصل اول: جمع صوری کے اثبات میں

فصل دوم جمع تقدیم کے شبہات کے ابطال میں

فصل سوم، جمع تاخیر کی تضعیف میں

فصل چہارم پابندی اوقات کی ہدایت اور جمع کرنے کی ممانعت میں

در اصل اس مسئلے میں غیر مقلدین کے ہندی امام میاں نذیر حسین دہلوی، معیار الحق میں مذہب مالکیہ اور شافعیہ سے استفادہ کرتے ہوئے مذہب حنفی کی تردید میں تضحیکی کلام کیا تھا۔

تو امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں اس پر سخت تنقید کی اور اس کے ہر ایک شبہے کا جواب اتنے مضبوط و مدلل حوالوں سے دیا ہے کہ مخالفین اس کی حدیث دانی کے دعوے کے باوجود آج تک اس کا جواب دینے کی ہمت نہیں کر سکے۔

میاں نذیر حسین دہلوی کے خلاف موقف جو حدیث نکلی تو اس کے راوی کو انھوں نے کسی نہ کسی اعتبار سے متہم قرار دیا پھر کذاب کہہ دیا وضاع لکھ۔

امام احمد رضا بریلوی جو فن اسماء الرجال میں مہارت تامہ رکھتے ہیں ان کا ایسا تعاقب فرمایا کہ ان کی حدیث دانی کا بخیہ ادھیڑ دیا مثلاً امام نسائی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا وہ تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے شفق غروب ہونے والی تھی کہ اترکہ نماز مغرب ادا کی پھر عشاء کی تکبیر اس وقت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔

اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حقیقۃً دو نمازیں ایک وقت میں جمع نہیں کیں بلکہ صورۃً اور عملاً جمع کیں، یہ بات میاں صاحب کے موقف کے خلاف تھی اس لئے انھوں نے اس پر اعتراض کر دیا کہ امام نسائی کی روایت میں ایک راوی ولید بن قاسم ہیں اور ان سے روایت میں خطا سرزد ہوتی تھی تقریب میں ہے صدوق یخطی۔

اس اعتراض پر امام احمد رضا نے متعدد وجوہ سے گرفت فرمائی۔

۱۔ یہ تحریف ہے، امام نسائی نے ولید کا فقط نام ذکر کیا تھا، میاں صاحب نے ازراہ چالاکی اسی نام اور اسی طبقے کا ایک راوی متعین کر لیا جو امام نسائی کے راویوں میں سے ہے اور جس پر کسی قدر تنقید بھی کی گئی ہے حالانکہ یہ راوی ولید بن قاسم نہیں بلکہ ولید بن مسلم ہیں جو صحیح مسلم کے رجال اور ائمہ ثقات اور حفاظ اعلام میں سے ہیں۔

ہاں وہ تدلیس کرتے ہیں لیکن اس کا کیا نقصان کہ یہاں وہ صاف حدثنی نافع فرما رہے ہیں۔

۲۔ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وہ ابن قاسم ہی ہیں تاہم وہ مستحق رد نہیں، امام احمد نے ان کی توثیق کی ہے ان سے روایت کی محدثین کو ان سے حدیث لکھنے کا حکم دیا، ابن عدی نے کہا جب وہ کسی ثقہ سے روایت کریں تو ان میں کوئی عیب نہیں ہے۔

۳۔ صحیح بخاری و مسلم میں کتنے راوی وہ ہیں جن کے بارے میں تقریب میں فرمایا صدوق یخطی کیا آپ قسم کھا بیٹھے ہیں کہ صحیحین کی روایات کو بھی رد کر دو گے؟

پھر امام احمد رضا بریلوی نے حاشیہ میں قلم برداشتہ صحیحین کے ۳ ایسے راویوں کے نام نہ دیئے جن کے بارے میں اسماء الرجال کی کتابوں میں اخطأ یا کثیر الخطا کے الفاظ وارد ہیں۔

۴۔ حسان بن حسان بصری صحیح بخاری کے راوی ہیں ان کے بارے میں تقریب میں ہے صدوق یخطی۔

ان کے بعد حسان بن حسان واسطی کے بارے میں لکھا ابن مندہ نے انہیں وہم کی بناء پر حسان بصری سمجھ لیا حالانکہ حسان واسطی ضعیف ہیں دیکھئے پہلے حسان بصری کو صدوق یخطی کہنے کے باوجود واضح طور پر کہدیا کہ وہ ضعیف نہیں ہیں۔ اسی طرح امام نسائی نے فرمایا تھا اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ۔

ملا جی نے بے دھڑک حکم لگا دیا کہ اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے۔ اس کے جواب میں امام احمد رضا نے پندرہ حوالوں سے یہ ثابت کیا کہ یہاں پر خالد سے مراد خالد بن حارث ہے نہ کہ خالد بن مخلد رافضی۔

یہ محققانہ رسالہ حدیث و اصول حدیث اور اسماء الرجال کے علوم و معارف کا بہتا ہوا سمندر ہے جسے پڑھ کر ارباب علم و فن انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اور مذہب حنفی کی حقانیت آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے اور اس رسالہ مبارکہ میں ۱۶۰ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

احادیث

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

احناف کے نزدیک دو نمازیں صورۃً ملا کر پڑھنا جائز ہے کہ ایک اپنے اخیر وقت میں اور دوسری ابتدائے وقت میں ورنہ سوائے عرفہ و مزدلفہ کے دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ اسی کے ثبوت میں ۱۶۴ احادیث جلیلہ۔

۱۵۴۔ ابوداؤد میں بسند صحیح ہے حدثنا محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن نافع وعبداللہ بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلۃ مسیرۃ ثلث.

یعنی نافع و عبداللہ بن واقد دونوں تلامذہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا کہ چلو یہاں تک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہاں تک کہ شفق ڈوب گئی اس وقت عشاء پڑھی پھر فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا میں نے کیا ابن عمر نے اس دن رات میں تین رات دن کی راہ قطع کی۔ ابوداؤد نے فرمایا رواہ ابن جابر عن نافع نحو ھذا باسنادہ حدثنا ابراھیم بن موسی الرازی انا عیسیٰ عن ابن جابر بھذا المعنی۔ (ابوداؤد اول ص۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۵۔ رواہ عبداللہ بن العلاء عن نافع قال حتی اذا کان عند ذھاب الشفق نزل فجمع بینھما۔

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص۲۸۹" حاجز البحرین (ابوداؤد اول ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۶۔ نسائی کی روایت بسند صحیح یوں ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن

جابر شی نافع قال خرجت مع عبداللہ بن عمر فی سفر یرید ارضاله فاتاه اتٍ فقال ان صفیة بنت ابی عبید لما بها فانظر ان تدرکها فحرح مسرعا ومعه رحل من قریش یسایره وغابت الشمس فلم یصل الصلاة وکان عهدی به وهو یحافظ علی الصلاة فلما ابطاء قلت الصلاة یرحمك الله فالتفت الی ومضی حتی اذا کان فی آخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء وقد تواری الشفق فصلی بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا عجل به السیر صنع هکذا۔

یعنی نافع فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر کسی ایک زمین کو تشریف لیجاتے تھے کسی نے آکر کہا آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید اپنے حال میں مشغول ہیں شاید ہی آپ انھیں زندہ پائیں۔ یہ سن کر بسرعت چلے اور ان کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں نے ہمیشہ ان کی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی میں نے کہا نماز، خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا اخیر حصہ رہا اتر کر مغرب پڑھی پھر عشاء کی تکبیر اس حال میں کی کہ شفق ڈوب چکی اس وقت عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے۔ اسی طرح امام طحاوی نے روایت کی فقال حدثنا ربیع المؤذن حدثنا بشر بن بکر شی ابن جابر شی فذکرہ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۰ حاجر البحرین" (نسائی اول ص ۹۹ باب الوقت الذی یجمع فیه المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۵۷۔ نسائی نے بسند حسن بطریق اخبرنا قتیبة بن سعید حدثنا العطاف اور ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف بن خالد المخزومی اور امام فقیہ نے حج میں بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکة حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجته فقیل له انها فی الموت فامر السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانه فصلی فلما کان تلك اللیلة نودی بالمغرب فسار حتی امسینا فظنا انه نسی فقلنا الصلاة فسار حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال هکذا نصنع مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا جد بنا السیر

یعنی امام نافع فرماتے ہیں کہ راہ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے

قریب ہوئی اتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی پھر عشاء پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ جب چلنے میں کوشش ہوتی تھی۔ امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفة فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منھما فی آخر وقتھا الاخری فی اول وقتھا کما فعل عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعنی دو نمازیں جمع کرنے میں یہی طریقہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اس کے آخر وقت اور پچھلی کو اس کے اول وقت میں پڑھے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت فرمایا۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۱، جواہر البحرین "(نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۵۸۔ امام طحاوی نے اور طریق سے یوں روایت کی حدثنا فھد ثنا الحمانی ثنا عبداللہ بن المبارک عن اسامة بن زید اخبرنی نافع وفیہ حتی اذا کان عند غیوبة الشفق فجمع بینھما وقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع ھکذا اذا جد بہ السیر.

یعنی جب شفق ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونوں نمازیں جمع کیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر میں جلدی ہوتی۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۷، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۵۹۔ صحیح بخاری ابواب التقصیر باب ھل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء میں یوں ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع بینھا وبین العشاء قال سالم وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ السیر یقیم المغرب فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیھا رکعتین الحدیث (بخاری اول ص ۱۴۹، باب مذکور)

۱۶۰۔ اسی کے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر میں بطریق مذکور وکان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر تک روایت کر کے فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شھاب ذکر سالم کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یجمع بین المغرب والعشاء

بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب وكان اسصرح على امرأة صفية بنت ابى عبيد فقلت له الصلاة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او ثلثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى اذا اعجله السير وقال عبدالله رأيت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اعجله السير (يقيم) يؤخر المغرب فيصليها ثلثا ثم يسلم ثم قلما يلبث حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين۔ الحديث۔

ان دونوں راویتوں کا حاصل (بطور ترجمہ) یہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایام حج میں ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھتے اور جب بنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لے گئے تھے تو یوں کیا کہ مغرب کو آخر کیا میں نے کہا نماز فرمایئے چلو پھر کہا نماز فرمایئے چلو دو تین میل چل کر اترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کر کے تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشاء کی اقامت فرما کر دو رکعت پڑھتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۹۲، حاجر البحرین" (بخاری اول ص ۲۴۸ باب مذکور)

۱۲۱۔ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنى محمد بن عبدالله بن زريع حدثنا يزيد بن زريع حدثنا كثير بن فارونداً قال سألت سالم بن عبدالله عن صلاة ابيه فى السفر وسألناه هل كان يجمع بين شئى من صلاته فى سفره فذكر ان صفية بنت ابى عبيد كانت تحته فكتبت اليه وهو فى زراعة له انى فى آخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة يا ابا عبدالرحمن فلم يلتفت حتى اذا كان بين الصلاتين نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم ركب حتى اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاة فقال كهيئتك فى صلاة الظهر والعصر ثم سار حتى اذا اشتبكت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلى ثم انصرف فالتفت الينا فقال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا حضر احدكم الامر الذى يخاف فوته فليصل هذه الصلاة۔

خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میرا دم واپسیں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شتاباں چلے نماز کے لئے ایسے وقت اترے کہ ظہر کا وقت جانے کو تھا اور عصر کا وقت آنے کو اس

وقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لئے اس وقت اترے جب تارے خوب کھل آئے تھے (جس وقت تک بلا عذر مغرب میں دیر لگانی مکروہ ہے) اسے پڑھ کر عشاء پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو ایسی ضرورت پیش آئے جس کے فوت کا اندیشہ ہو تو اس طرح نماز پڑھے۔ فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳، حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین الظہر والعصر)

۱۶۲۔ اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبرنا عبدة بن عبدالرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبدالله عن الصلاة فی السفر فقلنا اکان عبدالله یجمع بین شیء من الصلاة فی السفر فقال لا الا یجمع

یعنی ہم نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں کسی نماز کو دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہاں کا ملانا سب کے نزدیک بالاتفاق ہے)" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳ حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۹۹، باب الوقت الذی یجمع فیہ المسافر بین المغرب والعشاء)

۱۶۳۔ امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں بسند حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار میں بطریق حدثنا فهد حدثنا الحسن بن البشر حدثنا المعانی بن عمر ان کلاهما عن مغیرة بن زیاد الموصلی عن عطا بن ابی رباح ام المومنین صدیقة رضی الله تعالیٰ عنها سے روای قالت کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء۔

حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے عشاء کو اول وقت پڑھتے (شرح معانی الآثار ۱/۹۷، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۴۔ ابوداؤد اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف میں بسند حسن جید متصل حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد عمر بن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے ہیں ان علیا کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی یکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی فیصلی المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول هکذا کان رسول الله

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصنع.

یعنی امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے یہاں تک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول فرماتے پھر عشاء پڑھ کر کوچ کرتے اور کہتے اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۳ حاجز البحرین" (ابوداؤد اول ص ۷۳ باب مذکور)

۱۶۵۔ طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن ابی عثمان راوی قال وفدت انا وسعد بن مالک ونحن ینادی للحج فکنا نجمع بین الظہر والعصر نقدم من ھذہ ونؤخر من ھذہ ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من ھذہ ونؤخر من ھذہ حتی قدمنا مکۃ۔

یعنی میں اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج کی جلدی میں مکہ معظمہ تک ظہر اور عصر اور مغرب وعشاء کو یوں جمع کرتے گئے کہ ظہر ومغرب دیر کر کے پڑھتے اور عصر وعشاء جلدی۔ (شرح معانی الآثار ۱/۹۹، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۶۔ نیز امام ممدوح عبدالرحمٰن بن یزید سے راوی صحبت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حجہ فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاۃ الغداۃ.

میں حج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر میں دیر فرماتے اور عصر میں تعجیل مغرب میں تاخیر کرتے عشاء میں جلدی اور صبح روشن کر کے پڑھتے۔ امام ممدوح ان احادیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں وجمیع مادھبنا الیہ من کیفیۃ الجمع بین الصلاتین قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ نمازیں جمع کرنے کا یہ طریقہ جو ہم نے اس باب میں اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم وامام ابو یوسف اور امام محمد کا مذہب ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۲۹۵ حاجز البحرین" (شرح معانی الآثار ۱/۹۹، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۶۷۔ عبدالرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب الظہر والعصر فی یوم مطیر

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مینہ کے دن ظہر وعصر جمع کی۔ (مصنف عبدالرزاق، باب جمع بین الصلاتین فی الحضر، بیروت ۲/۵۵۲)

۱۶۸۔ طبرانی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ھذہ فی آخر وقتھا ویعجل ھذہ فی اول وقتھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مغرب وعشاء کو جمع فرماتے مغرب کو اس کے آخر وقت میں پڑھتے اور عشاء کو اس کے اول وقت میں۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳ حاجر البحرین"

(معجم کبیر للطبرانی حدیث ۹۸۸۰، بیروت ۱۰/ ۲۷)

۱۶۹۔ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظھر حتی یجمعھا الی العصر فیصلیھا جمیعا اذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظھر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیھا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب جعل العشاء فصلاھا مع المغرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیھقی. زاد الترمذی بعد قولہ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظھر وصلی الظھر والعصر جمیعا. الحدیث

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے تو دونوں کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ عشاء کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۹ حاجر البحرین" (ابوداؤد اول ص ۱۷۲، باب الجمع بین الصلاتین، ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۰۔ احمد بخاری مسلم ابوداؤد ونسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر بن زید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وھذا لفظ مسلم قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثمانیا جمیعا قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظھر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلک

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پوری آٹھ رکعات اور پوری سات رکعات اکٹھی کر کے پڑھی ہیں میں نے کہا اے ابوشعثاء میں سمجھتا ہوں کہ ظہر کو مؤخر اور عصر میں عجلت فرمائی اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں عجلت کی ابوشعثاء نے کہا کہ مجھے بھی یہ گمان ہو رہا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۱۰ حاشیہ بحرین" (مسلم اول ص ۲۴۶ باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۱۔ مالك احمد مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طحاوی وغیرهم اسی جناب سے بطریق شتی و لفظ مدیدہ روی وهذا حدیث مسلم بطریق زهیر نا ابو الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الظهر والعصر جمیعا بالمدینة فی غیر خوف ولاسفر قال ابو لزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس کما سألتنی فقال اراد ان لایحرج احد من امته

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر دونوں نمازیں ایک ساتھ مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف اور غیر حالت سفر کے پڑھیں، ابوزبیر نے کہا کہ میں نے سعید سے سوال کیا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے کہا کہ میں نے بھی ابن عباس سے تمہاری طرح سوال کیا تھا تو انھوں نے فرمایا تھا کہ حضور نے ایسا اس لئے کیا تھا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے۔ یعنی ظہر کی نماز اخیر وقت اور عصر کی نماز اول وقت میں ادا فرمائی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۶ باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۲۔ وفی اخری له وللترمذی بطریق حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدینة فی غیر خوف ولا مطر

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء مدینہ شریف میں بغیر کسی خوف و بارش کے جمع فرمائیں، یہ جمع صوری تھی نہ کہ جمع حقیقی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۷۴ باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۱۷۳۔ وللطحاوی عن صالح مولیٰ التوامة عن ابن عباس فی غیر سفر ولامطر

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دوسری روایت میں ہے کہ بغیر سفر و بارش کے (جمع فرمائیں) (مولف) (شرح معانی الآثار، ۹۵، باب الجمع بین الصلاتین)

۱۷۴۔ وفی لفظ للنسائی اخبرنا قتیبة حدثنا سفین عن عمرو بن جابر بن زید عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینة ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ شریف میں نماز پڑھی، آٹھ رکعت جمع کر کے اور سات رکعت جمع کر کے جن میں ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم)

۱۷۵۔ وفی لفظ لہ عن عمرو بن ہرم عن جابر بن زید عن ابن عباس انہ صلی بالبصرة الاولی والعصر لیس بینہما شئی والمغرب والعشاء لیس بینہما شئی لعل ذلک من شغل ورعم ابن عباس انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالمدینة الاولی والعصر ثمان سجدات لیس بینہما شئی.

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء بصرہ میں پڑھی جن کے درمیان کچھ نہیں تھا انھوں نے مشغولیت کی وجہ سے اس طرح کیا، اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گمان کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ شریف میں ظہر وعصر آٹھ رکعتیں پڑھیں جن کے مابین کچھ نہیں تھا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۹۸، باب الوقت الذی یجمع فیہ المقیم)

۱۷۶۔ ولمسلم بطریق الزبیر بن الخریت عن عبداللہ بن شقیق ان التاخیر کان لاجل خطبة خطبہا.

عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ یہ تاخیر خطبہ کی وجہ سے تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۱ جامع البحرین" (مسلم، ۲۴۶، جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۷۷۔ لمسلم بطریق عمرو بن حذیر عن عبداللہ بن شقیق عن ابن عباس فی القصة قال کنا نجمع بین الصلاتین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ (مسلم اول ص ۲۴۶ باب جواز الجمع بین

الصلاتین فی السفر)

۱۷۸۔ وللطحاوی من هذا الوجه قد کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ربما جمع بینهما بالمدینة

کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ شریف میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۱۱ حاجز البحرین" (سراج الغانی ۱/ ۹۵ باب الجمع بین الصلاتین)

۱۷۹۔ حدیث مسلم انما التفریط علی من لم یصل الصلاة حتی یجئ وقت الصلاة الاخری

قصور تو اس شخص کے لئے ہے جو نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۱۲ حاجز البحرین" (مسلم ۱/ ۲۳۹ باب قضاء الصلوة الفائتة الخ)

۱۸۰۔ عبدالرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب راوی قال قال عبدالله جمع لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مقیما غیر مسافر بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم تری النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فعل ذلك قال لان لاتحرج امته ان جمع رجل

عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے لئے حالت اقامت میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء جمع فرمائیں ایک آدمی نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تو ابن عمر نے فرمایا کہ ان کی امت میں اگر کوئی آدمی ایسا کرے تو حرج میں نہ پڑ جائے۔ (مولف) (مصنف عبدالرزاق حدیث ۴۴۳۷۔ بیروت ۲/ ۵۵۶)

۱۸۲۔ ابن جریر اس جناب سے بایں لفظ راوی خرج علینا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر فجمع بینهما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فجمع بینهما.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف لائے پھر ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرما کر دونوں کو جمع فرماتے تھے اور مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل فرما کر دونوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (کنز العمال ۸/ ۲۵۰)

۱۸۳۔ ابن جریر کی دوسری روایت میں اسی جناب سے یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجة فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء ثم یصلیهما جمیعا فعل

جب تم میں کسی کو ضرورت پیش آئے تو وہ مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعجیل کر کے پڑھنا چاہے تو ایسا کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، جد حر البحرین" (کنز العمال ۷/ ۳۵۰)

۱۸۴۔ بخاری و مسلم و مالك و دارمی و نسائی و طحاوی و بیهقی بطریق سالم بن عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهم و مسلم و مالك و نسائی و طحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یجمع بین المغرب و العشاء اذا جدبه السیر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی عجلت رہتی تو مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۱۴، جد حر البحرین" (مسلم ج ۱، ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۵۔ وفی لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع بینهما وبین الصلاة العشاء.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر کی جلدی رہتی تو مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ جمع فرماتے تھے۔ (مولف) فرواه البخاری عن ابی الیمان والنسائی عن بقیة وعثمان کلهم عن شعیب بن ابی حمزة ومسلم عن ابن وهب عن یونس والبخاری عن علی بن المدینی ومسلم عن یحیی وقتیبة بن سعید وابی بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد والدارمی عن محمد بن یوسف والنسائی عن محمد بن منصور والطحاوی عن الحمانی ثمانیتهم عن سفین بن عیینة ثلثهم اعنی شعیبا ویونس وسفین عن الزهری عن سالم ومسلم عن یحیی بن یحیی والنسائی عن قتیبة والطحاوی عن ابن وهب کلهم عن مالك والنسائی بطریق عبدالرزاق ثنا معمر عن موسیٰ بن عقبة والطحاوی عن لیث والبیهقی فی الحلا فیات من طریق یزید بن هارون عن یحیی بن سعید اربعتهم عن نافع کلاهما عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵ جد حر البحرین" (مسلم اول ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۸۶۔ حدیث معلق بخاری ووصله البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یجمع بین صلاة الظهر والعصر

اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے۔ امام مسلم اور دوسروں کے نزدیک یہ غزوہ تبوک کے ذکر میں ہے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۹، باب یجمع فی السفر بین المغرب والعشاء)

۱۸۷۔ ولابن ماجة من طريق ابراهيم بن اسمعيل عن عبدالكريم عن مجاهد وسعيد بن جبير وعطاء بن ابي رباح وطاؤس اخبروه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر من غير ان يعجله شئي ولا يطنبه عذر ولا يخاف شيا

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر عجلت سفر اور بغیر طلب دشمن یا کسی خوف کے مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۵ حاجز البحرین" (ابن ماجہ ص ۷۶، باب هل يؤذن ويقيم اذا جمع بين المغرب والعشاء)

۱۸۸۔ بخاری تعليقا و وصلا و طحاوی و صلا عن انس رضی الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب و العشاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۳۹، باب هل يؤذن او يقيم اذا جمع بين المغرب و العشاء)

۱۸۹۔ مالك وث فعي ردارمي ومسلم وابوداؤد وترمذي ونسائي وابن ماجة وطحاوي مطولا ومختصراً عن عامر بن واثلة ابي الطفيل عن معاذ بن جبل رضي الله تعالىٰ عنهم قال جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ماحمله على ذلك قال فقال اراد ان لايحرج امته هذا لفظ مسلم في الصلاة ومثله للطحاوي وعند الترمذي صدره فقط وهو احدى لفظي الطحاوي۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع

فرمائیں، راوی نے کہا میں نے کہا کہ حضور نے ایسا کیوں کیا فرمایا تاکہ ان کی امت میں کوئی حرج میں نہ پڑ جائے (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۶، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۱۹۰۔ ولمالك ومن طريقه عند مسلم في الفضائل خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعا. الحديث بطوله

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوۂ تبوک کے سال نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازوں کو جمع فرماتے تھے تو ظہر و عصر ایک ساتھ اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں جب دن ہوا تو نماز مؤخر فرمائی پھر تشریف لا کر ظہر و عصر ایک ساتھ پڑھیں پھر تشریف لے گئے اور تشریف لانے کے بعد مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا فرمائیں۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۴۶، باب فی معجزات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۱۹۱۔ مالك مرسلا ومسندا من طريق داؤد بن الحصين عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر تبوک میں ظہر و عصر کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف)

هكذا روى عن يحيى مسندا وهو عند محمد وجمهور رواة المؤطا عن عبدالرحمن بن هرمز مرسلا وعبدالرحمن هو الاعرج۔ (مؤطا مالک ص ۵۰، الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۲۔ وهو عبدالبزار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۱)

۱۹۳۔ احمد وابن ابي شيبة بطريق حجاج بن ارطاة مختلف فيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده وهو عبدالله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالىٰ عنهما قال جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلاتين في غزوة بني المصطلق

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بنی مصطلق میں دو نمازیں جمع فرمائیں۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۶ حاجز البحرین" (مسند احمد ص ۴۵ ج ۲)

۱۹۴۔ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الحریری عن ابی عثمان عن اسامة بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد به لسیر جمع بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء قال الترمذی سألت محمدا یعنی البخاری عن هذا الحدیث فقال الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید۔

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے میں عجلت ہوتی تو ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی کتاب العلل ص ۳۴۳)

۱۹۵۔ احمد بطریق ابن لهیعة عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ هل جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بنی المصطلق

بو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کو جمع فرمائی ہیں حضرت جابر نے کہا ہاں غزوۂ بنی مصطلق کے سال جمع فرمائی ہیں۔ (مولف) (مسند احمد ۳/۳۴۸)

۱۹۶۔ بن ابی شیبة و ابو جعفر طحاوی اما الاول فطریق ابن ابی لیلی عن هذیل واما الآخر فعن ابی قیس الاودی عن هذیل بن شرحبیل عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جمع ولفظ الآخر کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیه الکبیر والاوسط عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقیل له فی ذلك فقال صنعت ذلك لئلا تحرج امتی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء جمع فرمائیں تو اس کے بارے میں پوچھا گیا حضور نے فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ میری امت حرج میں نہ پڑ جائے۔
(مولف) (مسند احمد ص ۸۴ ج ۱)

۱۹۷۔ طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری رضی

الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.
بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۱)

۱۹۸۔ مرسل وبلاغ مالك انه بلغه عن علي بن حسين هو ابن علي رضي الله تعالى عنهم انه كان يقول كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اراد ان يسير يومه جمع بين الظهر والعصر واذا اراد ان يسير ليله جمع بين المغرب والعشاء

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دن کو چلنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے تھے اور جب رات کو چلنے کا ارادہ فرماتے تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۱۷ حاجز البحرین" (موطا مالک ص ۵۱ باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر والسفر)

۱۹۹۔ عن ابي الطفيل عن معاذ ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء. رواه قرة بن خالد وسفيان الثوري ومالك وغير واحد عن ابي الزبير المكي.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۳۲۰ حاجز البحرین" (ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء في الجمع بين الصلاتين)

۲۰۰۔ حديث صحيحين عن ابي جحيفة رضي الله تعالىٰ عنه خرج علينا النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ فصلى لنا الظهر والعصر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بھی تشریف لائے پھر وضو فرما کر ظہر وعصر دونوں ایک ساتھ پڑھائیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۹۶، باب سترة المصلي والندب الى الصلاة الخ)

۲۰۱۔ ولفظ البخاري خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بالهاجرة فصلى بالبطحاء الظهر ركعتين والعصر ركعتين

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت تشریف لائے اور بطحا میں دو رکعت ظہر

اور دو رکعت عصر پڑھائی (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۲۳ حاجر البحرین" (بخاری اول ص ۵۰۲، باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۰۲۔ صحیح بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بطریق شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالھاجرۃ الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت بطحاء تشریف لائے پھر وضو فرما کر دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۰۲، باب مذکور)

۲۰۳۔ یہ باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون عن ابیہ وفیہ خرج بلال فنادی بالصلاۃ ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوقع الناس علیہ یأخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانی انظر الی وبیض ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظھر رکعتین والعصر رکعتین

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکل کر نماز کی ندا دی پھر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لائے تو لوگ اس کو لینے کے لئے جھپٹ پڑے پھر جا کر نیزہ لائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے، راوی نے کہا گویا کہ میں حضور کی پنڈلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں پھر نیزہ گاڑ کر دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۰۳ باب مذکور)

۲۰۴۔ صحیح مسلم شریف بطریق سفین ناعون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ وفیہ فخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتوضأ واذن بلال ثم رکزت العنزۃ فتقدم فصلی الظھر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ.

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لا کر وضو فرمایا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دی اور نیزہ گاڑ دیا حضور نے دو رکعت ظہر اور دو رکعت عصر پڑھائیں پھر مدینہ شریف کی واپسی تک دو رکعت نفل پڑھتے رہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۲۷ حاجر البحرین" (مسلم اول ص ۹۶، باب سترۃ المصلی و استحباب الصلاۃ الخ)

۲۰۵۔ احمد وشافعی وعبدالرزاق وبیهقی وهذا حدیث احمد اذ یقول حدثنا عبدالرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن عبدالله بن عبیدالله بن عباس عن عکرمة وکریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال الا اخبرکم عن صلاة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا راعت الشمس فی منزله جمع بین الظهر والعصر قبل ان یرکب واذا لم تزغ له فی منزله سار حتی اذا کانت العصر نزل فجمع بین الظهر والعصر واشار الیه ابوداؤد تعلیقا فقال رواه هشام بن عروة عن حسین بن عبدالله عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ولم یذکر لفظه

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سفر میں نماز پڑھنے کے بارے میں بتاؤں؟ ہم نے کہا کیوں نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سورج ڈھل جاتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منزل میں قیام پذیر ہوتے تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو جمع فرماتے، اور جب سورج نہیں ڈھلتا تو چلتے رہتے یہاں تک کہ جب وقت عصر ہونے کو ہوتا تو اتر کر ظہر وعصر کو جمع فرماتے۔ (مولف) اس حدیث کے راوی حسین مذکور ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہیں۔ علیہ الرحمہ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۲۹، حاجز البحرین" (مسند احمد ۱، ۳۲۷، ابوداؤد / ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۰۶۔ روایت شافعی یوں ہے اخبرنی ابن ابی یحیی عن حسین بن عبدالله بن عبید الله بن عباس عن کریب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فذکر الحدیث وفیه جمع بین الظهر والعصر فی الزوال.

اس حدیث میں یہ مذکور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقت زوال ظہر وعصر جمع فرمائیں۔ (مولف) اس کی سند میں ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے۔ امام اجل یحیی بن سعید قطان وامام اجل یحیی بن معین وامام اجل علی بن مدینی وامام یزید بن ہارون وامام ابوداؤد وغیرہم اکابر نے فرمایا یہ کذاب تھا۔ امام احمد نے فرمایا ساری بلائیں اس میں تھیں، امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث میں ثقہ ہے نہ دین میں امام بخاری وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے۔ منہ علیہ الرحمة والرضوان۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۳۰ حاجز البحرین"۔

۲۰۷۔حدیث دار قطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیه عن جده عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر والعصر فاذا حذبه السیر اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بینهما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال شمس کے وقت کوچ فرماتے تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے پھر جب چلنے کی عجلت رہتی تو ظہر کو مؤخر اور عصر کی تعجیل کر کے دونوں کو جمع فرماتے تھے۔(مولف) ان میں سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں عمدۃ القاری میں فرمایا لایصح اسنادہ۔"فتاوی رضویہ ج۲ ص۳۳۱، حاجز البحرین"(سنن الدار قطنی باب الجمع بین الصلاتین فی السفر۔ملتان ۱/ ۳۹۱)

۲۰۸۔حاکم نے اربعین میں بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحٰق الصغانی عن حسان بن عبداللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر ثم رکب

۲۰۹۔قریابی نے بحر وخود اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی عن شبابۃ بن سوار عن اللیث عن عقیل عن الزهری عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل

۲۱۰۔اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد بن ابراهیم بن نصر بن سندر الاصبهانی ثنا هارون بن عبدالله الحمال ثنا یعقوب بن محمد الزهری ثنا محمد بن سعد ان ثنا ابن عجلان عن عبدالله بن الفضل عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر جمیعا۔

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر وعصر کو جمع فرماتے تھے۔(مولف) روایت اسحٰق پر امام ابوداؤد نے انکار کیا، سمعیل نے اسے معلول بتایا کما فی العمدۃ وغیرہا۔ منہ۔"فتاوی رضویہ ج۲ ص۳۳۲، حاجز البحرین"(محمد [illegible] الجمع [illegible]

الصلاتین فی السفر، بیروت ۲/۱۶۰)

۲۱۱۔ روایت مؤطا امام محمد اخبرنا مالك عن نافع ان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما حین جمع بین المغرب والعشاء (فی السفر) سار حتی غاب الشفق

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مغرب وعشاء کو جمع فرما کر چلتے تو شفق غائب ہو چکی ہوتی۔ (مولف) (مؤطا امام محمد ص ۳، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر والمطر)

۲۱۲۔ روایت بخاری حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قاله اخبرنی زید هو ابن اسلم عن ابیه قال کنت مع عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما بطریق مکة فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شدة وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمة جمع بینهما فقال انی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر اخر المغرب وجمع بینهما

زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ مکہ کی راہ میں تھا تو صفیہ بنت ابی عبید کے شدت مرض کی خبر پہنچی تو حضرت ابن عمر نے چلنے میں عجلت فرمائی یہاں تک کہ جب افق کی سرخی غائب ہو گئی تو اتر کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا فرمائی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی عجلت رہتی تو مغرب کو مؤخر فرماتے اور مغرب وعشاء دونوں کو جمع فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۳۷، جواہر البحرین" (بخاری اول ص ۲۴۳، باب المسافر اذا جدبه السیر الخ)

۲۱۳۔ روایت مسلم حدثنا محمد بن مثنیٰ نا یحییٰ عن عبیدالله عن نافع ان ابن عمر کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق و یقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء. ورواه الطحاوی فقال حدثنا ابن ابی داؤد ثنا مسدد ثنا یحییٰ به سندا و متنا۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو سرخی غائب ہونے کے بعد مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب چلنے کی عجلت رہتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۵، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر)

۲۱۴۔ روایت ابی داؤد حدثنا سلیمان بن داؤد العتکی ناحماد ایوب عن نافع

ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین فسار حتی غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بینهما

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو حضرت صفیہ کی فریاد رسی کے لئے چلے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں کسی معاملہ کی جلدی رہتی تو ان دونوں نمازوں کو جمع فرماتے تھے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورج کا اجالا (شفق) غائب ہونے تک چلتے رہتے پھر اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرماتے (مولف) "فتاوی رضویہ ۲ ص ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹" (وقاوی ول ص ۷۰ و ۷۱ باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۵۔ روایت طحاوی حدثنا ابن مرزوق ثنا عازم بن الفضل ثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما استصرخ علی صفیة بنت ابی عبید وهو بمکة فاقبل الی المدینة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم وکان رجل یصحبه یقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا عجل به السیر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین وانی ارید ان اجمع بینهما فسار حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینهما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے صفیہ بنت ابی عبید کی فریاد رسی کے لئے مدینہ کو چل پڑے تو غروب ضیائے شمس اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے اور ان کے ساتھ ایک آدمی تھا جو کہہ رہا تھا نماز نماز اور سالم نے بھی ان کو کہا کہ نماز تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر میں چلنے کی عجلت رہتی تو ان دونوں (مغرب وعشاء) نمازوں کو جمع فرماتے تھے اور میں بھی دونوں نمازوں کو جمع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرخی کے غائب ہونے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں کو جمع فرمائیں۔ (مولف) امام اجل ابو جعفر اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے ہیں انما خبر بذلك من فعل ابن عمر وذکر عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الجمع ولم یذکر کیف جمع۔ منه علیه الرحمة۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۶، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۶۔ روایت ابی داؤد حدثنا عبدالملك بن شعیب ثنا ابی وهب عن اللیث قال

قال ربیعة یعنی کتب الیه حدثنی عبدالله بن دینار قال غابت الشمس وانا عند عبدالله بن عمر فسرنا فلما رأیناه قد امسی قلنا الصلاة فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلی الصلاتین جمیعا ثم قال رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا جده السیر صلی صلاتی هذه یقول یجمع بینهما بعد لیل

عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ سورج غروب ہوتے وقت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا جب چلے تو دیکھا کہ شام ہونے کو ہے ہم نے کہا نماز پھر بھی غروب شفق اور ستارے چمکنے تک چلتے رہے پھر اتر کر دونوں نمازیں پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب چلنے کی جلدی رہتی یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا فرماتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ایک رات کے بعد دونوں کو جمع فرماتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۳۸، بحر المحیرین" (ابوداؤد اول ص ۱۷۲، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۱۷۔ روایت ترمذی حدثنا هناد نا عبدة عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما انه استغیث علی بعض اهله فجد به السیر و اخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینهما ثم اخبرهم ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان یفعل ذلك اذا جد به السیر قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بعض اہل کی فریاد رسی کے لئے چلنے میں عجلت کی اور مغرب کو غروب شفق تک مؤخر فرمایا پھر اتر کر دونوں نمازیں یعنی مغرب وعشاء جمع فرمائیں اس کے بعد اصحاب کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب عجلت رہتی تو ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۱۲۴، باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین)

۲۱۸۔ روایت نسائی اخبرنا اسحق بن ابراهیم ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن عبدالرحمن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرهما قال هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یفعل

قریش کے ایک شیخ اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں چراگاہ تک ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے ان کو کہنا چاہا کہ نماز پھر افق کی سفیدی اور عشاء کی سیاہی جانے تک چلتے رہے پھر اتر کر مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو رکعت پڑھ کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۳۸، جاجر البحرین" (نسائی اول ص ۹۹، باب وقت الذی یجمع فیہ بسفر الخ)

اوقات نماز کی تعیین پر دس احادیث مبارکہ

۲۱۹۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس کے بعد گزارش کی الوقت مابین ھذین الوقتین۔ وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث میں ابوداؤد و ترمذی و شافعی و طحاوی و ابن حبان و حاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظھر حین کان ظلہ مثلہ۔ (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۵۶ باب المواقیت)

۲۲۰۔ ترمذی کے لفظوں ہیں صلی المرۃ الثانیۃ الظھر حین کان ظل کل شئی مثلہ لوقت العصر بالامس

دوسری بار ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا کل گزشتہ کی نماز عصر کے وقت میں (مولف) (ترمذی اول ص ۳۸، باب ماجاء فی مواقیت الصلاۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

شافعی کے لفظوں ہیں ثم صلی المرۃ الاخری الظھر حین کان ظل کل شئی قدر ظلہ قدر العصر بالامس پھر دوسری مرتبہ ظہر اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ گزشتہ عصر کی مقدار کا ہوا۔ (مولف) (اس سے مقصود اوقات کی تمیز اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۲، جاجر البحرین" (الام للشافعی جماع مواقیت الصلوٰۃ بیروت ۱/۷۱)

۲۲۱۔ نسائی وطحاوی وحاکم وبزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاء کم یعلمکم دینکم وفیہ ثم صلی العصر حین رأی الظل مثلہ ثم جاءہ الغد ثم صلی بہ الظھر حین کان الظل مثلہ۔

یہ جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں، اور اسی میں ہے کہ پھر عصر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل دیکھا پھر کل تشریف لا کر ظہر اس وقت پڑھی جب شئی کا سایہ ایک مثل ہوا۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۷، باب آخر وقت الظھر)

۲۲۲۔ بزار کے لفظ یوں ہیں جاء نی فصلی بی العصر حین کان فیئی مثلی ثم جاء نی من الغد فصلی بی الظھر حین کان الفیئی مثلی

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے میرے پاس آکر عصر اس وقت پڑھائی جب میرا سایہ میرے مثل ہوا پھر کل تشریف لا کر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سایہ دو چند ہو گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۳۳ حاجز البحرین" (کشف الاستار عن زوائد البزار، باب ای حین یصلی۔ بیروت ۱/۱۸۷)

۲۲۳۔ نسائی وامام احمد واسحٰق بن راہویہ وابن حبان وحاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظھر۔

جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عصر اس وقت پڑھی جب سایہ آدمی کے مثل ہوا پھر دوسرے دن حاضر ہو کر ظہر کی نماز اسی وقت پڑھی۔ (مولف) (نسائی اول ص ۸۹، باب آخر وقت العصر)

۲۲۴۔ امام اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق حدثنا بشر بن عمر والنہرانی حدثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحییٰ بن سعید ثنی ابو بکر بن عمرو بن حزم عن ابی مسعود الانصاری، اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عتبۃ ثنا ابو بکر عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ راوی اور یہ لفظ حدیث اسحٰق ہیں قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال قم فصل وذلک لدلوک الشمس حین مالت فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظھر اربعا ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال لہ قم

فصل فقام فصلی الظهر اربعا.

حضرت جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے زوال شمس کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی کہ اٹھئے اور نماز پڑھئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر جب سایہ ایک مثل ہوا تو جبرئیل نے آکر عرض کی کہ نماز پڑھئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر عصر کی چار رکعتیں پڑھیں پھر دوسرے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آئے اور عرض کی کہ نماز پڑھئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں۔ (مولف)

۲۲۵۔ ابن راہویہ مسند میں عبدالرزاق سے اور عبدالرزاق مصنف میں بطریق خبرنا معمر عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظهر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظهر حین کان ظله مثله

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے آکر زوال شمس کے وقت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی پھر عصر اس وقت پڑھی جب شی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا، راوی نے کہا کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے دوسرے دن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ظہر پڑھائی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کی امامت فرمائی جب کہ شی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ یعنی ظہر میں تاخیر اور عصر میں تعجیل فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۳، بحار البحرین" (مصنف عبدالرزاق باب المواقیت بیروت ۱/ ۵۳۴)

۲۲۶۔ دار قطنی سنن اور طبرانی معجم کبیر اور ابن عبداللہ تمہید میں بطریق ایوب بن عتبہ عن ابی بکر بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء من الغد حین کان ظل کل شئی مثله فقال صل الظهر. الحدیث والکل مختصر

جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام نے سورج ڈھلنے کے وقت بارگاہ رسالت میں آکر عرض کی یا رسول اللہ نماز ظہر پڑھئے۔ حضور نے نماز ظہر پڑھی پھر جبریل علیہ السلام اس وقت آئے جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو اور عرض کی نماز عصر پڑھئے حضور نے نماز عصر پڑھی پھر دوسرے دن جبریل امین اس وقت آئے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا اور عرض کی کہ نماز ظہر پڑھئے۔ یعنی ظہر اول وقت اور عصر آخر وقت میں ادا فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۴ حاجز البحرین" (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۷۱۸، بیروت ۱۸/ ۲۶۰)

۲۲۷۔ سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہ کر ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ھذین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث میں نسائی وطحاوی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن مواقیت الصلاۃ فقال صل معی فصلی الظھر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فئی کل شئی مثلہ قال ثم صلی الظھر حین کان فئی الانسان مثلہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا حضور نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھو تو ظہر اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا اور عصر اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔ راوی نے کہا کہ پھر ظہر اس وقت پڑھی جبکہ انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہوا۔ (اس حدیث میں بھی ظہر کی تاخیر اور عصر کی تعجیل مراد ہے۔)

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۴ حاجز البحرین" (نسائی اول ص ۸۸، باب اول وقت العصر)

۲۲۸۔ سنن ابی داؤد میں بسند صحیح ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث سائل یوں ہے ان سائلا سأل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا حتی امر بلالا فاقام الفجر حین انشق الفجر وفیہ فلما کان من الغد اقام الظھر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک سائل نے سوال کیا تو اس کو کچھ جواب نہیں دیا یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (اقامت کہنے کا) حکم فرمایا تو انھوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب فجر طلوع ہو چکا تھا (اور اسی میں یہ ہے کہ) دوسرے دن جماعت ظہر

دیرہ وزہ وقت عصر سے پہلے قائم ہوئی اور عصر پڑھی کہ سورج زرد ہو چکا تھا یا کہا کہ شام ہو گئی۔ (شام سے مراد قریب بغروب) (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۵ حاجز البحرین" (ابوداؤد ۵۷ کتاب الصلوۃ)

جمع صوری سے متعلق اور دو احادیث طیبہ

۲۲۹۔ امام طحاوی نے روایت فرمائی حدثنا فهد ثنا الحمانی ثنا ابن عیینة عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن ابی ذویب قال کنت مع ابن عمر رضی الله تعالی عنهما فلما غربت الشمس ان نقول الصلاة فسار حتی ذهبت فحمة العشاء ورائینا بیاض الافق فنزل فصلی ثلثا المغرب واثنتین العشاء وقال هکذا رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یفعل

اسماعیل ابن ابی ذویب نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ تھا اور جب سورج غروب ہو گیا تو ہم نے کہنا چاہا کہ نماز مگر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ عشاء کی سیاہی چلی گئی اور ہم نے افق کی سفیدی دیکھی تو اتر کر اس وقت مغرب کی تین رکعتیں اور عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں اور کہا کہ اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۸ حاجز البحرین" (شرح معانی الآثار ۱/۹۶، باب الجمع بین الصلاتین)

۲۳۰۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی بطریق عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن انس جس کے ایک لفظ میں ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے الشیخان وابوداؤد والنسائی حدثنا قتیبة زاد ابوداؤد وابن موهب المعنی قالا نا المفضل ح والبخاری وحده حدثنا حسان الواسطی وهذا لفظه ثنا المفضل بن فضالة عن عقیل عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر الی وقت العصر ثم یجمع بینهما واذا زاغت صلی الظهر ثم رکب ولفظ قتیبة ثم نزل فجمع بینهما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر ثم رکب۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب زوال شمس سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو وقت عصر تک مؤخر فرما کر دونوں کو جمع فرماتے اور جب کوچ سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۵۱ حاجز البحرین" (بخاری ۱/۱۵۰ باب یؤخر الظهر

ی العصر)

حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر منیٰ میں ہر نماز اس کے اپنے وقت پر ادا کی گئی۔

۲۳۱۔ حجۃ الوداع میں حدیث طویل سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح مسلم وغیرہ میں ملاحظہ ہو فرماتے ہیں فلما کان یوم الترویۃ توجھوا الی منی فاھلوا بالحج وکب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر

جب آٹھویں ذی الحجہ کی (صبح) ہوئی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلے، حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے تو منیٰ میں ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۴۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۴۲۹، باب حجۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

تعیین وقت سے متعلق مزید چھ حدیثیں

۲۳۲۔ مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظھر حتی کان قریبا من وقت العصر بالامس

پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہاں تک کہ وقت عصر دیروز سے قریب ہو گئی۔ (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۳۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظھر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ مالم یحضر العصر.

ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر ہو جائے جب تک عصر کا وقت نہ آئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۴۵ حاجز البحرین" (مسلم اول ص ۲۲۳، باب الصلوات الخمس)

۲۳۴۔ امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث امامت جبریل میں راوی حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ علیہ و سلامہ نے فرمایا صلی الظھر وفی کل شئی مثلہ۔

ظہر اس وقت پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اس کے برابر ہو گیا۔ جن کے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت ظہر نہیں رہتا ان حدیثوں میں ایک مثل ہونے کو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر عمل کرتے

ہیں۔(شرح معانی الآثار ۱/۸۸، باب مواقیت الصلوٰۃ)

۲۳۵۔امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا۔ صحیح وغیرہ میں مروی ہے اس میں طبرانی کی روایت یوں ہے دعا المؤذن بصلاۃ العصر فامسی عمر بن عبد العزیز قبل ان یصلیہا۔

یعنی عمر نے شام کردی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی۔ حدیث میں مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی۔ یہ کہ شام ہی ہوگئی۔ خود صحیح بخاری کتاب بدء الخلق میں ہے اخر العصر شیئا عصر میں چھ تاخیر کی، افادہ الحافظ فی فتح الباری۔ (معجم کبیر طبرانی حدیث ۶ ۔ بیروت ۸ ۔ ۲۵۹) (بخاری ۱/۴۵۷، کتاب بدء الخلق)

۲۳۶۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ بحری کھاؤ پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کان رجلا لاینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت

وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا صبح ہوگئی صبح ہوگئی۔ اس قول کے یہ معنی ہیں صبح قریب آئی صبح قریب آئی۔ (بخاری اول ص ۸۶، باب اذان الاعمی الخ)

۲۳۷۔اسی حدیث میں ارشاد اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے فانہ لایؤذن حتی یطلع الفجر۔

ابن مکتوم اذان نہیں دیتے یہاں تک کہ فجر طلوع کرے۔ ارشاد شافعی کتاب الصوم میں ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنی یہاں تک کہ طلوع فجر قریب آئے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۴۶، حاجز البحرین" (بخاری اول ص ۲۵۷، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایمنعکم من سحورکم الخ)

جمع صوری کی اور دو حدیثیں:

۲۳۸۔مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی نا لیث بن سعد عن عقیل فذکر وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت العصر ثم یجمع بینہما

ظہر کو مؤخر فرماتے یہاں تک کہ عصر کا اول وقت داخل ہوتا پھر جمع کرتے۔ (مسلم ۱/۲۴۵ باب جواز الجمع بین الصلاتین)

۲۳۹۔مسلم حدثنی ابو الطاہر وعمرو بن السواد قالا نا ابن وہب انی جابر بن

اسماعیل عن عقیل وفیہ یؤخر المغرب حتی یجمع بینہا وبین العشاء حین یغیب الشفق

مغرب کو تاخیر کرتے یہاں تک کہ شفق ڈوبنے کے وقت اسے اور عشاء کو ملاتے یا انہیں جمع فرماتے کہ شفق ڈوب جاتی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۵۱، جاجر البحرین" (مسلم ۱/ ۲۴۵، باب جو یجمع بین الصلاتین)

اوقات نماز کی تعیین پر اور چند حدیثیں

۲۴۰۔ حدیث سائل کہ صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد و صحیح امام ابن ابان و مصنف طحاوی میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، اس میں ظہر روز اول کی نسبت مسلم و نسائی کی روایت یوں ہے اقام بالظہر حین زالت الشمس والقائل یقول قد انتصف النہار وھو کان اعلم منہم.

ظہر سورج ڈھلتے ہی قائم فرمائی اس حال میں کہ کہنے والا کہے ٹھیک دوپہر ہے اور حضور ان سے زیادہ جانتے تھے۔ (مسلم اول ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

۲۴۱۔ ابوداؤد کے یہ لفظ ہیں حتی قال القائل انتصف النہار وھو اعلم۔

یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا دوپہر ہو اور حضور کو حقیقت امر کی خوب خبر تھی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۵۷۔ جاجر البحرین" (ابوداؤد اول ص ۵۷، باب المواقیت)

۲۴۲۔ عیسی احمد و طحاوی کے لفظ یوں ہیں والقائل یقول انتصف النہار اولم وکان اعلم منہم۔

کہنے والا کہتا دوپہر ہے یا ابھی دوپہر بھی نہ ہوا۔ اور حضور کے علموں سے ان کے علموں کو کیا نسبت تھی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۵۸، جاجر البحرین" (شرح معانی الآثار ۱/ ۸۸، باب مواقیت الصلوۃ)

۲۴۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و کتاب طحاوی میں پارۂ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بارۂ انکار جمع بین الصلاتین یہ ہے صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا۔ (بخاری ۱/ ۲۲۸، باب متی یصلی الفجر بجمع)

۲۴۴۔ ابوداؤد کے لفظ یوں ہیں صلی صلاۃ الصبح من الغد قبل وقتہا (ابوداؤد ۱/ ۲۶۷ باب الصلوۃ بجمع)

۲۴۵۔ طحاوی کی روایت یوں ہے صلی الفجر یومئذ بغیر میقاتہا (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۸، باب الجمع بین الصلاتین)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی الحجہ کی دسویں تاریخ مزدلفہ میں صبح کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھی بے وقت پڑھی (یعنی طلوع فجر سے پہلے نہیں بلکہ وقت معتاد سے پہلے۔ مولف)

۲۴۶۔ صحیح بخاری شریف میں عبدالرحمٰن بن یزید نخعی سے خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت ہے۔ ثم صلی الفجر حین طلع الفجر قائل یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر واولہ قال حرجنا مع عبداللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا الحدیث

یعنی ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو چلے مزدلفہ پہنچے تو وہاں حضرت عبداللہ نے نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا فجر ہوگئی ہے کوئی کہتا ابھی نہیں۔ (بخاری اول ص ۲۲۸، باب متی یصلی الفجر بجمع)

۲۴۷۔ امام ابو جعفر طحاوی انہیں عبدالرحمٰن نخعی سے راوی قال صلی عبداللہ باصحابہ صلاۃ المغرب فقام اصحابہ یتراؤن الشمس فقال ماتنظرون قالوا ننظر اغابت الشمس فقال عبداللہ ھذا واللہ الذی لاالہ الا ھو وقت ھذہ الصلاۃ الحدیث.

یعنی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اصحاب کو نماز مغرب پڑھائی ان کے اصحاب اٹھ کر سورج دیکھنے لگے فرمایا کیا دیکھتے ہو عرض کی یہ دیکھتے ہیں کہ سورج ڈوبا یا نہیں فرمایا قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہی عین وقت اس نماز کا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۵۸ عن البحرین" (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۲ باب مواقیت الصلوۃ)

سحری اور نماز فجر کے درمیان کچھ فاصلہ ہونا چاہئے:

۲۴۸۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی بطریق انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلاۃ قلت کم کان قدر ما بینھما قال خمسین آیۃ

ہم نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لئے کھڑے ہوگئے میں نے پوچھا بیچ میں کتنا فاصلہ دیا کہا پچاس آیت پڑھنے کا۔ (مسلم اول ص ۳۵۰، باب فضل السحور الخ)

۲۴۹۔ بخاری و نسائی بطریق قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر مایقرأ الرجل خمسین آیۃ

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری تناول فرمائی جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لئے کھڑے ہوگئے نماز پڑھ لی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز میں داخل ہونے میں کتنا فصل ہوا کہا اس قدر کہ آدمی پچاس آیتیں پڑھ لے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۵۹، جامع البحرین" بخاری اول ص ۸۲ باب وقت السحر

انتہائے وقت سحر ابتدائے وقت فجر ہے

۲۵۰۔ نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع

ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا۔ (نسائی ۱/۳۰۳ تاخیر السحور)

۲۵۱۔ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف تر ہے۔ قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع

میں نے کہا بعد صبح کے کہا ہاں بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا۔ اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رائے فقیر میں ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی، حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا اس کے کیا گمان کر سکتا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۳۲۳ کتاب الصیام)

وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے

۲۵۲۔ ابوداؤد نے اپنی سنن میں باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشک فی الوقت اور اس میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی

الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر فقدنا ارالت الشمس اولم نرل صلی الظهر ثم ارتحل

جب ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر میں ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلایا ابھی ڈھلا نہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز ظہر پڑھ کر کوچ فرما دیتے۔(ابوداؤد اول، ص ۷۰ باب مذکور)

۲۵۳۔ ابوداؤد اسی باب میں اور نیز نسائی وطحاوی انہیں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل وان کان نصف النهار قال وان کان نصف النهار

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی منزل میں اترتے بے ظہر پڑھے کوچ نہ فرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو۔"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۶۰، صاحر البحرین" (ابوداؤد اول، ص ۷۰ باب مذکور)

۲۵۴۔ نسائی کے لفظ یوں ہیں فقال رجل وان کانت نصف النهار قال وان کانت بنصف النهار۔

یعنی کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر میں ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر میں ہوتی۔"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، صاحر البحرین" (نسائی اول ص ۷۸ باب تعجیل الظهر فی السفر)

گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے:

۲۵۵۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان شدة الحر من فیح جهنم

گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اس میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۶۱، صاحر البحرین" (بخاری ۱/ ۷۷ باب الابراد بالظهر فی السفر)

مغرب وعشاء کے درمیان جمع صوری کے بارے میں ایک حدیث:

۲۵۶۔ فی سنن ابی داؤد حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی سنن نسائی اخبرنا المؤمل بن اهاب قال حدثنی یحیی بن محمد الجاری وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبدالرحمن حدثنا نعیم بن حماد قالا ناعبدالعزیز بن محمد (زاد نعیم) الدرا وردی عن مالك عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم غابت له الشمس بمکة فجمع بینهما بسرف (زاد نعیم) یعنی الصلاة ولفظ المؤمل غابت الشمس ورسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمکة

فجمع بين الصلاتين بسرف قال ابو داؤد حدثنا محمد بن هشام جار احمد بن حنبل ما حفظ بن عون عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال يعني بين مكة وسرف.

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ میں آفتاب ڈوبا پس مغرب و عشاء موضع سرف میں جمع فرمائیں۔ ابو داؤد نے ہشام بن سعد سے نقل کی کہ مکہ و سرف میں دس میل کا فاصلہ ہے۔ (نسائی ۱/ ۶۹، الوقت الذی یجمع المقیم الخ، ابوداؤد ۱/ ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین الخ)

۲۵۷۔ مؤطائے امام مالک میں بسند صحیح علی شرط الشیخین ہے عن یحیی بن سعید انه قال سالم بن عبدالله ما اشد ما رأیت امالك اخر المغرب فی السفر فقال سالم غربت الشمس ونحن بذات الجیش فصلی المغرب بالعقیق

یعنی یحیی بن سعید انصاری نے امام سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا آپ نے اپنے والد ماجد کو سفر میں مغرب کی تاخیر زیادہ سے زیادہ کس قدر کرتے فرمایا ذات الجیش میں ہمیں سورج ڈوبا اور مغرب عقیق میں پڑھی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۷۰ ۳ حاجر البحرین" (مؤطا مالک ص ۵۱، قصر الصلاۃ فی السفر)

ملل سے سرف تک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لے جانے کے بارے میں ایک حدیث

۲۵۸۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے اصبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بملل ثم راح وتعشی بسرف

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملل میں صبح ہوئی پھر تشریف لے چلے اور شام کا کھانا سرف میں تناول فرمایا۔ ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے۔

پابندیٔ وقت کے ساتھ نماز پنجگانہ کی محافظت کرنے والا داخل جنت ہوگا اس پر چند احادیث کریمہ

۲۵۹۔ امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعهن وسجودهن ومواقیتهن وعلم انهن حق من عندالله دخل الجنة او قال وجبت له الجنة او قال حرم علی النار.

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں

کی ان کے رکوع وسجود واوقات پر محافظت اور یقین جانے کہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں جنت میں جائے، یا فرمایا جنت اس کے لئے واجب ہو جائے یا فرمایا دوزخ پر حرام ہو جائے۔ (مسند احمد ص ۳۲۳ ج ۵)

۲۶۰۔ ابوداؤد سنن اور طبرانی معجم میں بسند جید ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن الحدیث

پانچ چیزیں ہیں کہ جو انہیں ایمان کے ساتھ بجالائے گا جنت میں جائے گا جو پنجگانہ نمازوں کی ان کے وضو ان کے رکوع ان کے سجود ان کے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ وحج وزکوٰۃ وغسل جنابت بجالائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۷۶ حاجز البحرین" (کنز العمال ص ۳۱۸ ج ۲۰)

۲۶۱۔ امام مالک وابوداؤد ونسائی وابن حبان اپنی صحاح میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: خمس صلوات افترضھن اللہ تعالیٰ من احسن وضوئھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھدا ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفرلہ وان شاء عذبہ

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کیں ہیں جو ان کا وضو اچھی طرح کرے اور انہیں ان کے وقت پر پڑھے اور ان کا رکوع وخشوع پورا کرے اس کے لئے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اسے بخش دے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ پر کچھ نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے۔ ھذا لفظ ابی داؤد۔ (ابوداؤد اول ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۲۔ ابوداؤد طریق ابن الاعرابی میں حضرت قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنة ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی

میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو ان کے وقتوں پر ان کی محافظت کرتا آئے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو محافظت نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کچھ عہد نہیں۔ (کنز العمال ص ۱۸۳ ج ۷)

۲۶۳۔ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہیں وہ ارشاد کرتا ہے من صلی الصلاۃ لوقتھا فاقام حدھا کان لہ علی عھد ادخلہ الجنۃ ومن لم یصل الصلاۃ لوقتھا ولم یقم حدھا لم یکن لہ عندی عھد ان شئت ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ

جو نماز اس کے وقت میں ٹھیک ٹھیک ادا کرے اس کے لئے مجھ پر عہد ہے کہ اسے جنت میں داخل فرماؤں اور جو وقت میں نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں چاہوں اسے دوزخ میں بھیجوں اور چاہوں تو جنت میں۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۷۰ حاجر البحرین"

(سنن الدارمی باب محبوب الصلوۃ الی اللہ الوقت ملتان ۱/ ۲۲۳)

۲۶۴۔ طبرانی بسند صالح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور رسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا ورسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا اور رسول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے۔ وعزتی وجلالی لا یصلھا احد لوقتھا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاھا لغیر وقتھا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ.

مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھے گا اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو اس کے غیر وقت میں پڑھے گا چاہوں اس پر رحم کروں چاہوں عذاب۔ (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث ۱۰۵۵۵ بیروت ۱۰/ ۲۸۱)

۲۶۵۔ طبرانی اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتھا و اسبغ لھا وضؤھا و اتم لھا قیامھا و خشوعھا و رکوعھا و سجودھا خرجت و ھی بیضاء مسفرۃ تقول حفظک اللہ کما حفظتنی و من صلاھا لغیر وقتھا و لم یسبغ لھا وضؤھا و لم یتم خشوعھا و لا رکوعھا و لاسجودھا خرجت سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ

جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے ان کا وضو قیام و خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے۔ جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور

جو غیر وقت پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا یہاں تک کہ جب اس مقام پر پہنچے جہاں تک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کی طرح لپٹ کر اس کے منہ پر ماری جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۷۸، حاجز البحرین"۔ (مجمع الزوائد باب فی المحافظة علی الصلوة لوقتها / ۳۰۲)

۲۶۶۔ ابوداؤد حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس۔

مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے ان میں یہ بھی تعلیم فرمایا کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۱، باب المحافظة علی الصلوات)

۲۶۷۔ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلاۃ علی وقتها.

میں نے سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا سب میں زیادہ کیا عمل اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (بخاری اول، ص ۷۶، باب فضل الصلاۃ لوقتها)

۲۶۸۔ بیہقی شعب الایمان میں بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال جأ رجل فقال یا رسول اللہ ای شئ احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلاۃ لوقتها و من ترک الصلاۃ فلا دین له و الصلاۃ عماد الدین

ایک شخص نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اسلام میں سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی جس نے نماز چھوڑی اس کے لئے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے۔ (شعب الایمان حدیث، ۲۸۰۷ بیروت ۳/۳۹)

تین چیزوں کی حفاظت کرنے والا سچا ولی ہے:

۲۶۹۔ طبرانی معجم اوسط میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلث من حفظهن فهو ولی حقا و من ضیعهن فهو عدو حقا الصلاۃ و الصیام و الجنابة.

تین چیزیں ہیں کہ جو ان کی حفاظت کرے وہ سچا دوست ہے اور جو انہیں ضائع کرے وہ پکا دشمن

نماز اور روزے اور غسل جنابت۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۷۹ حاجز البحرین"۔ (مجمع الزوائد باب فرض الصلوۃ بیروت ۱/ ۲۹۳)

عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے عاملوں کو حفاظت نماز کی تاکید کی اس پر ایک حدیث :

۲۷۰۔ امام مالک مؤطا میں نافع سے راوی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلاۃ فمن حفظھا و حافظ علیھا حفظ دینہ و من ضیعھا فھو ما سواھا الحدیث .

میرا مومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عاملوں کو فرمان بھیجے کہ تمہارے کاموں میں مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اسے حفظ اور اس پر محافظت کرے اس نے اپنے دین کی حفاظت کرلی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ اور کاموں کو زیادہ تر ضائع کرے گا۔ (مؤطا مالک، ص ۴، وقوت الصلوۃ)

تعیین اوقات کا حکم شارع کی جانب سے ہوا ہے اس پر چند حدیثیں :

۲۷۱۔ بخاری و مسلم صحاح اور امام مالک و امام ابن ابی ذئب مؤطا اور ابو محمد عبداللہ دارمی مسند میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بھذا امرت

اسی کا حضور کو حکم دیا گیا۔ (بخاری اول، ص ۷۵، باب مواقیت الصلاۃ و فضلھا)

۲۷۲۔ ابن ابی ذئب کے لفظ یوں ہے عن ابن شھاب انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عمر بن عبدالعزیز عن ابی مسعود الانصاری ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلاۃ فدخل علیہ ابو مسعود فقال ان جبریل نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی و صلی و صلی و صلی و صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال ھکذا امرت

یعنی جبریل امین نے دونوں روز امامت سے تعیین اوقات کر کے عرض کی ایسا ہی حضور کو حکم ہے۔ (شرح الزرقانی علی المؤطا باب وقوت الصلوۃ مصر ۱/ ۱۵)

۲۷۳۔ مسند امام ابن راہویہ میں مطول و مفصل ہے فی آخرہ ثم قال جبریل ما بین ھذین وقت صلاتکم

پھر جبریل نے عرض کی ان دونوں کے درمیان وقت نماز ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان ،

الوقت بیروت ۱/۳۰۵)

۲۷۴۔ دار قطنی و طبرانی و ابو عمرو بن عبد البر ابو مسعود بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے عرض کی مابین هذین وقت یعنی امس و الیوم

کل اور آج کے دو وقتوں کے درمیان ہر نماز کا وقت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۰، مجلس البرکات"۔ (منهبه حدیث ۱۰ عشرون ۱/۳۳)

۲۷۵۔ ابو داؤد، ترمذی شافعی طحاوی ابن حبان حاکم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی الوقت مابین هذین الوقتین.

وقت وہ ہے جو ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ (ابوداؤد، اول ص ۵۶، باب المواقیت)

۲۷۶۔ نسائی و طحاوی و حاکم و بزار ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے عرض کی الصلاة مابین صلاتك امس و صلاتك الیوم

نماز دیروزہ و امروزہ کے بیچ میں نماز ہے۔ (نسائی اول، ص ۸۷، باب آخر وقت الظهر)

۲۷۷۔ بزار کے یہاں ہے ثم قال ما بین هذین وقت

ان دو کے اندر وقت ہے۔ (نسائی اول، ص ۹۲، باب اول وقت العشاء)

۲۷۸۔ نسائی و احمد و اسحاق و ابن حبان و حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جبریل نے گزارش کی مابین هاتین الصلاتین وقت

ان دو نمازوں کے اندر وقت ہے۔ (نسائی اول، ص ۸۹، باب آخر وقت العصر)

۲۷۹۔ طحاوی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے گزارش کی الصلاة فیما بین هذین الوقتین۔

نماز ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ (شرح معانی الآثار، ۱/۸۸ باب مواقیت الصلوة)

۲۸۰۔ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت صلاتکم بین ما رأیتم.

تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے جو تم نے دیکھا۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

۲۸۱۔ مسلم کے دوسرے طریق میں ہے۔ ما بین ما رأیت وقت۔

اے سائل جو تو نے دیکھا اس کے اندر وقت ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات

الصلوات الخمس)

۲۸۲۔ ترمذی کے یہاں یوں ہے۔ مواقیت الصلاۃ کما بین ھذین۔

نماز کے وقت ایسے ہیں جیسے ان دو کے درمیان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱ حاجز البحرین" (ترمذی اول، ص ۴۰، ابواب الصلوۃ باب منہ)

۲۸۳۔ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ابان طحاوی حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ھذین

وقت ان دو کے درمیان ہے۔ (مسلم اول ص ۲۲۳ باب اوقات الصلوات الخمس)

۲۸۴۔ طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ یعنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے اور امام عیسی بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مابین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کلہ۔

جن دو وقتوں پر میں نے نمازیں پڑھیں ان کے اندر اندر سب وقت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۱ حاجز البحرین"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۹۸ باب مواقیت الصلوۃ)

۲۸۵۔ و لفظ الحجج ثم قال ما بینھما وقت۔

ان دونوں کے درمیان وقت ہے۔ (مجمع الزوائد باب بیان الوقت بیروت ۱/ ۳۰۵)

۲۸۶۔ مالک و نسائی و بزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ھذین وقت۔

ان دو کے درمیان وقت ہے۔ وفیہ الاقتصار علی ذکر الفجر فکانہ مختصر قلت فقد رواہ الدار قطنی فی سننہ من حدیث قتادۃ عن انس مطولا۔ (نسائی، ۱/ ۹۲ کتاب المواقیت)

آخری زمانے میں کچھ امراء ہوں گے جو غیر وقت میں نماز پڑھیں گے اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۲۸۷۔ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و ضرب فخذی کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تأمرنی قال صل الصلاۃ لوقتھا الحدیث۔

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال

ہو گا جب تو ایسے لوگوں میں رہ جائیگا جو نماز کو اس کے وقت سے تاخیر کریں گے میں نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا۔ (مسلم اوّل، ۲۳۰۔۲۳۱، باب کراھۃ تاخیر الصلاۃ عن وقتھا الخ)

۲۸۸۔ احمد ابوداؤد وابن ماجہ بسند صحیح عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سیکون علیکم بعدی امراء تشغلھم اشیاء عن الصلاۃ لوقتھا حتی یذھب وقتھا فصلوا الصلاۃ لوقتھا الحدیث

میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تم وقت پر نماز پڑھنا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۲ مجاھر البحرین" (ابوداؤد اوّل ص ۶۲ باب اذا اخر الامام الصلاۃ عن الوقت)

۲۸۹۔ ابوداؤد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاۃ لغیر میقاتھا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلاۃ لمیقاتھا و اجعل صلاتک معھم سبحۃ

مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہو گا جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یارسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جا۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۲ باب اذا اخر الامام الصلاۃ عن الوقت)

ظہر و مغرب کے آغاز و انتہا کا بیان۔

۲۹۰۔ ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن اعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاۃ اولا و آخرا و ان اول وقت صلاۃ الظھر حین تزول الشمس و آخر وقتھا حین یدخل وقت العصر و فیہ ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس و ان آخر وقتھا حین یغیب الشفق۔

بیشک نماز کے لئے اول و آخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے اور ختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتداء وقت مغرب کی سورج چھپے ہے اور بیشک انتہا اس کے

وقت کی شفق ڈوبے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجز البحرین"۔ (ترمذی اول، ص ۳۹، ابواب الصلاۃ باب منہ)

۲۹۱۔ مسلم وابوداؤد ونسائی وعیسیٰ بن ابان حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظهر مالم يحضر العصر و وقت المغرب مالم يسقط ثور الشفق.

ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے۔ هذا مختصر۔ (مسلم اول، ص ۲۲۳، باب اوقات الصلوات الخمس)

نماز اس حد تک مؤخر کرنا کہ دوسری کا وقت آجائے حرام وگناہ ہے:

۲۹۲۔ مسلم واحمد وابوداؤد وابن ماجہ وطحاوی وابن حبان حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ليس في النوم تفريط و انما التفريط في اليقظة ان تؤخر صلاة حتى يدخل وقت صلاة اخرى۔

سونے میں کچھ تقصیر نہیں تقصیر تو جاگتے میں ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔ یہ حدیث خود حالت سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی حين فاتتهم صلاة الصبح ليلة التعريس و هو عند ابي داؤد و ابن ماجة من دون قوله ان تؤخر. یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہاں تک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳ حاجز البحرین" (ابوداؤد، اول ص ۶۳۔ باب فيمن نام عن صلاة او نسيها)

۲۹۳۔ بزار ومحی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سألت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عن قول الله عزوجل الذين هم عن صلاتهم ساهون، قال هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها

میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں ارشاد فرمایا وہ لوگ جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا کر پڑھیں۔ (کشف الاستار عن زوائد البزار باب في الذين يؤخرون الصلاة بیروت ۱/ ۱۹۸)

۲۹۴۔ بغوی کی روایت یوں ہے حدثنا احمد بن عبداللہ الصالحی (فساق سندہ) عن

مصعب بن سعید عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا ہے۔ (شرح السنۃ للامام البغوی باب مرعاۃ لوقت بیروت ۲/ ۲۳۶)

اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا کا بیان :

۲۹۵۔ امام ابن ابان حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی قال وقت الظھر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت المغرب الی العشاء و العشاء الی الفجر.

ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا کا فجر تک۔ (السنن الکبری للبیہقی کتاب الصلوٰۃ بیروت ۱/ ۳۶۶)

غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے :

۲۹۶۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا ماالتفریط فی الصلاۃ

نماز میں تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخر حتی یجیٔ وقت الاخری۔ یہ کہ تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہاں تک کہ دوسری کا وقت آجائے۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۸ باب الجمع بین الصلاتین)

۲۹۷۔ نیز اسی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال لاتفوت صلاۃ حتی یجیٔ وقت الاخری۔

نماز فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری کا وقت نہ آجائے، یعنی جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہوگئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۳۔۳۸۵۔ جواہر البحرین"۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۹۸ باب الجمع بین الصلاتین)

دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے :

۲۹۸۔ مؤطا امام محمد میں ہے قال محمد بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ کتب فی الآفاق ینھاھم ان یجمعوا بین الصلاۃ و اخرنہ (یخبرھم) ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر. اخبرنا بذلک الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول

یعنی امیر المومنین امام، عادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے کہ کوئی شخص دو نمازیں جمع نہ کرنے پائے اور ان میں ارشاد فرمادیا کہ ایک وقت میں دو نمازیں پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۳ حاجر البحرین"۔ (موطا امام محمد، ص ۱۳۲۔ باب الجمع بین الصلاتین فی السفر و المطر)

اوقات ظہر و عصر کے بارے میں چار حدیثیں:

۲۹۹۔ حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نسائی کے یہاں یوں ہے۔ **ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر** (نسائی ۱/ ۸۹، آخر وقت العصر)

۳۰۰۔ دوسری روایت میں ہے **ثم مکث حتی اذا کان فی الرجل مثلہ جاءہ للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءہ من الغد حین کان فی الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر**۔ (نسائی، ۱/ ۹۱، اول وقت العشاء)

۳۰۱۔ مسند اسحاق میں بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں ہے **اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا**۔ (دار قطنی باب امامۃ جبریل ملتان ۱/ ۲۶۰)

۳۰۲۔ دار قطنی و طبرانی و ابو عمر کے یہاں بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں ہے۔ **جاءہ حین کان ظل کل شئ مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شئ مثلہ فقال صل الظہر فصلی** (دار قطنی باب امامۃ جبریل ملتان ۱/ ۲۵۶)

یہ سب حدیثیں تصریح صریح ہیں کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لئے حاضر اس وقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اس وقت نماز پڑھنے کے لئے عرض کی اور حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۸۷۔ حاجر البحرین"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب و عشا جمع فرمائی

۳۰۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مصنف طحاوی میں بطریق عدیدہ و الفاظ مختلفہ مجملہ و مفصلہ مختصرہ و مطولہ

مروی و هذا لفظ البخاری حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا ابی ثنا الاعمش حدثنی عمارة عن عبد الرحمن عن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال مارأیت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم صلی صلاة لغیر میقاتها الا صلاتین جمع بین المغرب و العشاء و صلی الفجر قبل میقاتها۔ (بخاری اول، ص ۲۲۸، باب من یصلی الفجر بجمع)

۳۰۴۔ و لمسلم حدثنا یحیی بن یحیی و ابوبکر بن ابی شیبة و ابو کریب جمیعا عن ابی معویة قال یحییٰ اخبرنا ابومعویة عن الاعمش عن عمارة عن عبدالرحمن بن یزید عن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال مارأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم صلی صلاة الا لمیقاتها الاصلاتین صلاة المغرب و العشاء بجمع و صلی الفجر یومئذ قبل میقاتها۔ (مسلم اول، ص ۴۱۷، باب استحباب زیادة التغلیس الخ)

۳۰۵۔ وحدثناه عثمان بن ابی شیبة و اسحاق بن ابراهیم جمیعاً عن جریر عن الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس (مسلم ۱/ ۴۱۷، باب استحباب زیادة التغلیس الخ)

یعنی حضرت حاضر سفر و حضر و مصاحب و ملازم جلوت و خلوت سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سابقین اولین فی الاسلام و ملازمین خاص حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے تھے بوجہ کمال قرب بارگاہ الٰہیت رسالت سے سمجھے جاتے اور سفر و حضر میں خدمت والا منزلت منزلت بستر گستری و مسواک و مطہرہ داری و کفش برداری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معزز و ممتاز رہتے ارشاد فرماتے ہیں میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اس کے غیر وقت میں پڑھی ہو مگر دو نمازیں کہ ایک ان میں سے نماز مغرب ہے جسے مزدلفہ میں عشا کے وقت پڑھا تھا اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۱ حاجز البحرین"۔

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں ہے حدثنا قتیبة ناعبدالله بن نافع عن ابی مودود عن سلیمان بن ابی یحییٰ عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ماجمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بین المغرب و العشاء قط فی السفر الامرة۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر میں [illegible] عشاء ملا کر نہ پڑھی سوا ایک بار کے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۲، حاجز البحرین" (ابوداؤد اول، ص ۱۷۱، باب الجمع بین الصلاتین)

تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں :

۳۰۷۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آثار مأثورۂ کتاب الحج عیسیٰ بن ابان میں روایت فرماتے ہیں اخبرنا اسمٰعیل بن ابراھیم البصری عن خالد الحذاء عن حمید بن ھلال عن ابی قتادۃ العدوی قال سمعت قرأۃ کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثلث من الکبائر الجمع بین الصلاتین و الفرار من الزحف و البھۃ

یعنی حضرت ابو قتادہ عدوی کہ اجلہ اکابر و ثقات تابعین سے ہیں بلکہ بعض نے نہیں صحابہ میں گنا، فرماتے ہیں میں نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نوشتہ و فرمان سنا کہ تین باتیں کبیرہ گناہوں سے ہیں دو نمازیں جمع کرنا اور جہاد میں کفار کے مقابلے سے بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا۔ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اس کے سب رجال اسمٰعیل بن ابراہیم بن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۹۴ حاجز البحرین"۔

(کنز العمال، باب الجمع بین الصلاتین حدیث ۲۲۷۶۵۔ ۸/۲۳۶)

عرفات و مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین جائز ہے اس کے علاوہ کہیں جائز نہیں :

۳۰۸۔ سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظھر و العصر بعرفۃ میں ہے۔ اخبرنا اسمٰعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ عن سلیمان عن عمارۃ بن عمیر بن عبدالرحمن بن یزید عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الصلاۃ لوقتھا الا بجمع و عرفات۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اس کے وقت ہی میں پڑھتے تھے مگر مزدلفہ و عرفات میں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۱۔ حاجز البحرین"۔ (نسائی دوم، ص ۴۴، باب مذکور)

۳۰۹۔ حدیث النسائی ایضا فی المناسک باب جمع الصلاتین بالمزدلفۃ اخبرنا القاسم بن زکریا ثنا مصعب بن المقدام عن داؤد عن الاعمش عن عمارۃ عن عبدالرحمن بن یزید عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع بین المغرب و العشاء بجمع.

بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو جمع فرماتے تھے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۰۲، حاجز البحرین"۔ (نسائی ۲/۴۴ باب مذکور)

۳۱۰۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری و سنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار مرویہ کتاب الحج میں بسند جلیل و صحیح روایت فرمائی اخبرنا سلام بن سلیمان الحنفی عن ابی اسحاق السبیعی عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة بن قیس و الاسود بن یزید قال کان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه یقول لا جمع بین الصلاتین الا بعرفة الظهر و العصر

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے جمع بین دو نمازیں جائز نہیں مگر عرفہ میں ظہر و عصر۔ (ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نمازوں کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفر احضر اہر گز کسی طرح جائز نہیں احادیث مذکورہ اس کی ممانعت پر شاہد عدل ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۴۰۳ صاحر البحرین"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ :

۳۱۱۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت حدیث میں ہے، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعهد بن ام عبد (مسعود)

ان کے عہد کو لازم پکڑو۔ رواه الترمذی عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲۱، مناقب عبدالله بن مسعود رضی الله تعالی عنه)

۳۱۲۔ یہ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ان اشبه الناس د لا و سمتا وهديا برسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لابن ام عبد۔

بیشک چال ڈھال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواه البخاری و الترمذی و النسائی۔ (بخاری اول، ص ۵۳۱ مناقب عبدالله بن مسعود) (ترمذی دوم، ص ۲۲۱ مناقب عبدالله بن مسعود)

۳۱۳۔ وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف ملئ علما۔

ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی۔ (مستدرك علی الصحیحین کتاب معرفة الصحابة کلمات دعا بن مسعود۔ بیروت ۳/ ۳۱۸)

۳۱۴۔ نہایت یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی

مارضی لها ابن م عبد و کرهت لامتی ماکرہ لها ابن ام عبد۔

میں نے اپنی امت کے لئے پسند فرمالیا جو کچھ عبداللہ بن مسعود اس کے لئے پسند کرے اور اپنی امت کے لئے ناپسند کیا جو اس کے لئے عبداللہ بن مسعود ناپسند کرے۔ رواہ الحاکم بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۱۲۔ ۳۱۳، [illegible]"۔ (کنزالعمال، ص ۲۸۶، ج ۱۲)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد دوم

انتظار صلوۃ اور تاخیر جماعت کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۵۔ حدیث میں سنت اقدس یوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے یہاں تک کہ ایک بار نماز عشا میں تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابۂ کرام نے کیا بہت دیر کے بعد مجبور ہو کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے در اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بر آمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۲۶" (بخاری اول، ص ۸۱، باب وقت العشاء الی نصف اللیل)

فجر میں اسفار مستحب ہے۔

۳۱۶۔ ترمذی ابو داؤد و نسائی دارمی ابن عدی طبرانی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں **اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر.**

یعنی صبح کو خوب روشن کرو کہ اسفار میں اجر زیادہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۴۳۸" (ترمذی اول، ص ۴۰۔ ماجاء بالاسفار بالفجر)

۳۱۷۔ و لفظ **الطبرانی فکلما اسفرتم بالفجر فانه اعظم للاجر.** (المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رافع بن خدیج۔ مصر۔ ۴/ ۲۵۱)

۳۱۸۔ و لفظ **ابن حبان کلما اصبحتم بالصبح فانه اعظم لاجورکم.**

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الصلاۃ شیخوپورہ ۴/ ۲۳)

ان الفاظ کا حاصل یہ ہے کہ جس قدر اسفار میں مبالغہ کرو گے ثواب زیادہ پاؤ گے۔

۳۱۹۔ طبرانی وابن عدی نے انہیں صحابی سے روایت کیا قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لبلال یا بلال ناد بصلاة الصبح الفجر حتی یبصر القوم مواقع نبلهم من الاسفار.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بلال سے ارشاد فرمایا اے بلال فجر کی اذان اس وقت دیا کرو جب لوگ اپنے تیر گرنے کی جگہیں دیکھ لیں بسبب روشنی کے۔ (معجم الزوائد باب وقت صلاة الصبح بیروت ۱/ ۳۱۶)

۳۲۰۔ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور امام طحاوی شرح معانی الآثار میں بسند صحیح حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں ما اجتمع اصحاب رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی شیٔ کما اجتمعوا علی التنویر.

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسا کسی بات پر اتفاق نہ کیا جیسا تنویر واسفار پر۔ حدیث صحیحین سے ثابت کہ نماز فجر اول وقت پڑھنا سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ کے خلاف تھا۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۰۹ باب وقت الفجر)

مغرب وفجر کے بارے میں ایک حدیث:

۳۲۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو بوقت عشا اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا۔ ان هاتین الصلاتین حولتا عن وقتیهما فی هذا المکان.

یعنی یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۴۳۹" (بخاری ۱/ ۲۲۸ کتاب الصلوٰۃ متی یصلی الفجر بجمع)

گرمیوں میں تاخیر ظہر مستحب ہے:

۳۲۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا اشتد الحر فابردوا بالظهر فان شدة الحر من فیح جهنم۔ متفق علیہ۔

جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈا کرو کہ شدت گرمی وسعت دم دوزخ سے ہے۔ (مسلم اول ۲۱۷۔ باب استحباب الابراد بالظهر الخ)

۳۲۳۔ بخاری ونسائی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی و اللفظ للنسائی قال کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلاة و اذا کان البرد عجل.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گرمی ہوتی نماز ٹھنڈی کرتے ورجب سردی ہوتی تعجیل فرماتے۔(نسائی اول، ص ۷۸۔تعجیل الظهر فی البرد)

۳۲۴۔ بخاری مسلم ابوداؤد ابن ماجہ نے سیدنا ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال اذن مؤذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظهر فقال ابرد ابرد او قال انتظر انتظر و قال شدة الحر من فیح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاة حتی رأینا فی التلول.

یعنی مؤذن نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان ظہر دی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر یا فرمایا انتظار کر انتظار کر اور سختی گرما جہنم کی وسعت نفس سے ہے تو جب گرمی زائد ہو نماز ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ ہم نے دیکھا ٹیلوں کا سایہ۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۴۲" (بخاری ۱/ ۷۶ باب الابراد بالظهر فی شدة الحر) (ابوداؤد ۱/ ۵۸ باب وقت صلوة الظهر)

امامت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں ایک حدیث:

۳۲۵۔ اخرج ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امنی جبرئیل عند البیت مرتین فصلی بی الظهر حین زالت الشمس و کان قدر الشراك. الحدیث.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے بیت اللہ کے پاس دوبار میری امامت کی ظہر کی نماز زوال شمس کے وقت پڑھائی اور سورج کا سایہ پشت قدم پر تھا۔ زوال شمس کے بعد وقت ظہر شروع ہو جاتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۴۴" (ابوداؤد اول، ص ۵۶۔ باب المواقیت)

بیجا سوال پوچھنا منع ہے:

۳۲۶۔ حدیث میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن نفل المسائل۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ اور بے جا سوال پوچھنے سے منع فرمایا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۴۵" (کنز العمال، ص ۱۶۵، ج ۱۰)

مستورات کے لئے زیارت قبور کرنا منع ہے:

۳۲۷۔ لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زائرات القبور و المتخذین علیها مساجد (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبول کرنے والی عورتوں اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۵۲" (مشکوۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاۃ فصل الثانی)

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے:

۳۲۸۔ رواہ وکیع بن الجراح فی مصنفہ فیما حکاہ ابن حزم عن سعید بن سعید عن حمید عن انس قال رأنی عمر رضی اللہ تعالی عنہ اصلی الی قبر فنہانی فقال القبر امامك.

۳۲۹۔ قال و عن معمر عن ثابت عن انس قال رأنی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیہ قال ثابت فکان انس یأخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتنحی عن القبور.

۳۳۰۔ ورواہ ابو نعیم قال البخاری عن حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس رضی اللہ تعالی عنہ یصلی الی قبر فناداہ عمر القبر القبر و ظن انہ یعنی القمر فلما رأی انہ یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر۔

ان حدیثوں کا حاصل یہ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا قبر قبر تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت نماز ہی میں آگے بڑھ گئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۵۳"۔

نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے:

۳۳۱۔ حدیث میں ہے اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تتخذوھا قبورا.

نوافل میں سے کچھ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۵۵" (بخاری ۱/ ۱۵۸ باب التطوع فی البیت)

نماز فجر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے:

۳۳۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاصلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر کے بعد ارتفاع شمس تک کوئی نفل نماز نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۶۱"۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب لاتتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اذان دینا ثابت ہے۔ حدیث میں ہے:

۳۳۳۔ اخرج الترمذی انه صلی الله تعالی علیه وسلم اذن فی سفر و صلی باصحابه.

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر میں اذان دی اور صحابہ کی امامت فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۶۷"

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اور جنازہ کی مشروعیت مدینہ طیبہ میں ہوئی

۳۳۴۔ اخرج الحاکم فی المستدرك و الطبرانی و البیهقی فی سننه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال آخر ماکبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الجنازة اربع تکبیرات و کبر عمر علی ابی بکر اربعاً و کبر ابن عمر علی عمر اربعاً و کبر الحسن بن علی علی علی اربعاً و کبر الحسین بن علی علی الحسن بن علی اربعاً و کبرت الملئکة علی آدم اربعاً و لم تشرع فی الاسلام الا فی المدینة المنورة.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے اخیر میں نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی، اور ابن عمر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے، اور حسن بن علی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چار تکبیروں سے اور فرشتوں نے بھی حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ چار تکبیروں سے پڑھی اور اسلام میں سب سے پہلے جنازہ مدینہ منورہ ہی میں مشروع ہوا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۶۷" (المستدرك للحاکم التکبیر علی الجنائز اربع بیروت ۱/ ۳۸۶)

تاخیر ظہر کے استحباب پر دو حدیثیں:

۳۳۵۔ (بخاری مسلم ابوداؤد وغیرہ) کے دوسرے طریق میں ہے۔ کنا مع النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی السفر (سفر) فاراد المؤذن ان یؤذن الظهر فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد حتی رأینا فئ التلول الحدیث

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے مؤذن نے ارادہ کیا کہ ظہر کی اذان

دے حضور نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا کر پھر چاہا کہ اذان دے پھر فرمایا ٹھنڈا کر یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۴۲"۔(ابوداؤد ار ۵۸ وقت صلوۃ الظہر)

۳۳۶۔ ابوداؤد و نسائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں۔قال کان قدر صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الظہر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام.

گرمی میں نماز حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی مقدار تین قدم سے پانچ قدم تک ہے۔ یعنی جب سایہ ہر چیز کا اس کے ساتویں حصہ کے تین یا پانچ مثل ہو جاتا تو حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز ادا فرماتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۴۳"۔(نسائی اول، ص ۸۸، باب الابراد بالظہر)

تعمیر مسجد سے متعلق ایک حدیث جلیل :

۳۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مشرکوں کی قبریں کھود دیں۔اور وہ نجس مٹی پھینک دی گئی پھر وہاں مسجد کریم تعمیر فرمائی۔ کما فی صحیح البخاری وغیرہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۳۴۶"(بخاری ار ۶۱، باب ھل یبش قبور مشرکی الخ)

جہاں کوئی تقصیر واقع ہو وہاں سے ہٹ کر نماز پڑھنی چاہئے :

۳۳۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔

۳۳۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شب تعریس جب نماز فجر سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز آگے چل کر پڑھو کہ یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۳۴۷"

قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے :

۳۴۰۔ صحیح بخاری شریف میں ہے رای عمر رضی اللہ تعالی عنہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یصلی عند قبر فقال القبر القبر ولم یامرہ بالاعادۃ۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کو قبر

کی طرف نماز پڑھتے دیکھا فرمایا قبر قبر وہ نماز ہی میں آگے بڑھ گئے اور اعادہ کا حکم نہیں فرمایا۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵۳" (بخاری ۱/ ۶۱ باب تبش صور مشرکی الجاهلیة الخ)

الصلاة خیر من النوم سے متعلق حدیث میں ہے کہ

۳۴۱۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان فجر میں الصلاة خیر من النوم مقرر کرنیکی اجازت عطا فرمائی۔ اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر عن سیدنا بلال رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵۸" (المعجم الکبیر منصوری عن بلال بن رباح۔ بیروت ۱/ ۳۵۵)

مؤذن تکبیر کہنے کا زیادہ مستحق ہے :

۳۴۲۔ مسند امام احمد و سنن اربعہ و شرح معانی الآثار میں زید بن حارث صدائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں نے اذان کہی تھی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر کہنی چاہی فرمایا یقیم اخو صداء فان من اذن فهو یقیم

قبیلۂ صدا کا بھائی اقامت کہے گا کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۶۱" (ترمذی اول ص ۵۰ باب ما جاء ان من اذن الخ) (شرح معانی الآثار ۱/ ۸۵ باب اقامة المؤذن وغیره)

آغاز اذان کے بارے میں ایک حدیث پاک :

۳۴۳۔ حدیث میں ایک بار کا یہ ذکر آیا ہے کہ جب عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھاؤ کہ ان کی آواز بلند تر ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا ہوں فرمایا تو تمہیں کہوا تھوں نے تکبیر کہی۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد الطحاوی عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ (یعنی افضل یہ ہے کہ مؤذن ہی تکبیر کہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۶۲" (ابوداؤد ۱/ ۷۶ الرجل یؤذن ویقیم آخر)

شرعی اصول سے جو باتیں متصادم ہوں وہ مردود بدعت سیئہ ہیں حدیث میں ہے :

۳۴۴۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من احدث فی امرنا هذا لیس منه فهو رد.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین میں جو نئی چیز نکالے وہ مردود ہے۔

(مولف) (اخرجه البخاری ومسلم وابوداؤد وابن ماجة عن ام المومنین الصدیقه رضی الله تعالی عنها) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷۸" (مسلم دوم ص ۷۷، باب نقض الاحکام الباطلة الخ، ابن ماجہ ۱/ ۳، باب اتباع سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

تعلیم اذان کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۴۵۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد وغیرہما میں عبدرب بن زید بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث تعلیم اذان میں ہے فرشتے نے کہا یوں کہا کرو الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله.

عبداللہ بن زید نے فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور نے فرمایا ان هذه لرؤیا حق انشاء الله تعالیٰ ثم امر بالتاذین فکان بلال مولیٰ ابی بکر یؤذن بذلك.

ان شاء اللہ تعالیٰ یہ خواب بے شک حق ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال مولی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ وہ اس طور مذکور پر اذان دیا کرتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷۳" (ابوداؤد اول ص ۷۲، باب کیف الاذان)

۳۴۶۔ صحیح مسلم و سنن نسائی وغیرہما میں ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان تعلیم فرمائی اس میں بھی شہادتین کے بعد یوں ہے حی علی الصلاة حی علی الصلاة حی علی الفلاح حی علی الفلاح الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله. "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷۴" (مسلم اول ص ۱۶۵، باب بدء الاذان)

نیکی کی طرف بلانا بھی نیکی ہے حدیث میں ہے :

۳۴۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی هدی فله اجره واجر من تبعه۔

جو کسی نیک بات کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا خود اپنا اجر ہے اور جتنے اس نیک فعل میں شریک ہوں ان سب کا ثواب ہے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۴۷۵"

مسلم [illegible]

خطبہ [illegible]

[illegible] عن السائب بن یزید رضی الله

تعالیٰ عنه قال کان یؤذن بین یدی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر۔

یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف رکھتے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ اور کبھی منقول نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا خلفائے راشدین نے مسجد کے اندر اذان دلوائی ہو، اگر اس کی اجازت ہوتی تو بیان جواز کے لئے کبھی ایسا ضرور فرماتے۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۸۹" (ابوداؤد اول ص ۱۵۵، باب وقت الجمعہ)

قطع صف ممنوع ہے:

۳۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله

جو صف کو قطع کرے اللہ اسے قطع کردے رواه النسائی والحاکم بسند صحیح عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۹۰" (نسائی اول ص ۱۳۱ باب وصل صف)

سنتوں کا زندہ کرنے والا جنتی ہے:

۳۵۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة

جس نے میری سنت زندہ کی بیشک اسے مجھ سے محبت ہے اور جسے مجھ سے محبت ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ رواه السجزی فی الابانة والترمذی بلفظ من احب (ترمذی دوم ص ۹۶، باب لاخذ بالسنة الخ)

۳۵۱۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احیا سنة من سنتی فقد امیتت بعدی فان له من الاجر مثل اجور من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا۔

جو میری کوئی سنت زندہ کرے کہ لوگوں نے میرے بعد چھوڑ دی ہو جتنے اس پر عمل کریں سب کے برابر اسے ثواب ملے اور ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہو۔ رواه الترمذی ورواه ابن ماجة عن عمرو بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۹۲" (ترمذی دوم ص ۹۶، باب لاخذ بالسنة الخ)

سی مٹتی ہوئی سنت پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا

۳۵۲۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فرماتے ہیں من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید

جو فساد امت کے وقت میری سنت مضبوط تھامے اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے۔ رواہ البیهقی فی الزهد۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۹۳" (مشکوۃ اول ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، کتاب الزهد الکبیر للبیهقی، دارالقلم الکویت ص ۱۵۱)

کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے حدیث میں ہے :

۳۵۳۔ قوله صلی الله تعالی علیه وسلم لاتقوموا حتی ترونی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھو تو کھڑے نہ ہو۔ (مولف) (کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ علماء فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں آیا اور تکبیر ہو رہی ہے وہ اس کے تمام تک کھڑا نہ رہے بلکہ بیٹھ جائے یہاں تک کہ مکبر حی علی الفلاح تک پہنچے اس وقت کھڑا ہو، یہ اس صورت میں ہے کہ امام بھی وقت تکبیر مسجد میں ہو اور اگر وہ حاضر نہیں تو مؤذن جب تک اسے آتا نہ دیکھے تکبیر نہ کہے نہ اس وقت تک کوئی کھڑا ہو۔ منہ)" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۷۲" (مسلم ۱/ ۲۲۰، باب متی یقوم الناس للصلوة)

بقدر استطاعت نہی عن المنکر پر ایک حدیث :

۳۵۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں جو شخص کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۳۹۷" (مسلم اول ص ۵۱، باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان الخ)

نماز عید کے لئے اذان واقامت کچھ نہیں ہے :

۳۵۵۔ روی مسلم عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه ان لا اذان للصلاة یوم الفطر ولا اقامة ولا نداء ولاشئی.

مسلم نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ عید الفطر کے دن نہ اذان ہے نہ اقامت نہ ندا ء نہ اور کچھ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶" (مسلم اول ص ۲۹۰، کتاب صلاة العیدین)

امام کے علاوہ اگر کوئی تکبیر کہے تو اجازت مؤذن کے بغیر نہ کہے :

۳۵۶۔ حدیث میں ہے المؤذن املك بالاذان و الامام املك بالاقامة

مؤذن اذان کا مالک ہے اور امام تکبیر کا۔ یعنی تکبیر امام کی اجازت سے کہی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۸" (کنز العمال ۷ / ۴۴۸)

مسجد میں گمشدہ شئی تلاش کرنا یا دریافت کرنا منع ہے

۳۵۷۔ صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سمع رجلا ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا.

جو کسی ہوئی چیز کو مسجد میں دریافت کرے اس سے کہو اللہ تیری کھوئی چیز تجھے نہ ملائے کہ مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۲" (مسلم اول ص ۲۱۰، باب النهی عن ینشد الضالة فی المسجد)

عیدین میں الصلاۃ جامعۃ کہنا جائز ہے :

۳۵۸۔ روی الامام الشافعی عن الزهری قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یامر المؤذن فی العیدین فیقول الصلاة جامعة.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین میں مؤذن کو حکم فرماتے کہ الصلاۃ جامعۃ پکارے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۰۶" (الام للشافعی من قال لا اذان لعیدین بیروت ۱ / ۲۳۵)

امام و مؤذن کے بارے میں ایک حدیث :

۳۵۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الامام ضامن والمؤذن مؤتمن.

امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امین ہے رواہ ابوداؤد الترمذی و بن حبان والبیهقی عن ابی هریرة واحمد عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۱۵" (ترمذی اول ص ۵۱، باب ماجاء ان الامام ضامن الخ)

تعارف

منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین

(انگوٹھے چومنے کا مفصل بیان)

۱۳۰۰ھ میں سوال آیا کہ اذان میں کلمہ شہادت محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ

حضور پرنور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم، اور اگر خود کوئی دلیل خاص نہ بھی ہوتی تو شرع سے منع وارد نہ ہونا ہی جواز کے لئے کافی تھا پھر یہاں تو حدیث وفقہ وارشاد علماء عمل قدیم سلف صلحی سب کچھ موجود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالہ میں امام علامہ شمس الدین سخاوی کی کتاب "المقاصد الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی الالسنة" سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانے کے ثبوت میں سات حدیثیں پیش کی ہیں اور ثابت کیا گیا ہے کہ یہ بلاشبہ جائز و مستحسن اور سنت صدیقی ہے۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی اس فعل کا ثبوت عمل کے لئے کافی ہے کہ صدیق سے کسی شئی کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔ اگرچہ بالخصوص حدیث مرفوع درجہ صحت تک مرفوع نہ ہو۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں حدیث واصول حدیث پر کلام کرتے ہوئے تین افادات ارقام فرمائے اور ثابت کیا کہ حدیث ضعیف بھی باب فضائل میں قابل حجت اور لائق عمل ہے اور حدیث موضوع کب قرار پاتی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں کہ

محدثین کرام کا کسی حدیث کو فرمانا کہ صحیح نہیں، اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ غلط و باطل ہے بلکہ صحیح ان کی اصطلاح میں ایک اعلیٰ درجہ کی حدیث ہے جس کے شرائط کافی سخت اور دشوار ہیں، محدثین کے نزدیک جب بھی ان شرائط میں کچھ کمی ہوتی ہے تو فرمادیتے ہیں کہ حدیث صحیح نہیں یعنی یہ حدیث اس درجہ علیا کو نہ پہنچی۔

اس سے دوسرے درجہ کی حدیث کو حسن کہتے ہیں یہ باعتبار صحیح نہیں پھر بھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہوتی ورنہ حسن ہی کیوں کہلاتی فقط اتنا ہوتا ہے کہ اس کا پایہ بعض اوصاف میں اس بلند مرتبے سے جھکا ہوتا ہے۔

☆ کسی حدیث کی سند میں راوی کا مجہول ہونا اگر اثر کرتا ہے تو صرف اس قدر کہ اسے ضعیف کہا جائے نہ کہ باطل و موضوع۔

☆ اسی طرح سند کا منقطع ہونا مستلزم وضع نہیں، ہمارے ائمہ کرام اور جمہور علماء کے نزدیک تو انقطاع سے صحت و حجیت ہی میں کچھ خلل نہیں آتا۔

☆ انقطاع تو ایک امر سہل ہے، جسے صرف بعض نے طعن جانا، علماء فرماتے ہیں حدیث کا مضطرب بلکہ منکر ہونا بھی موضوعیت سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

☆ جس حدیث میں راوی بالکل متہم ہو وہ بھی موضوع نہیں کہ یہ صرف مورث ضعف ہے نہ کہ موجب وضع۔

☆ ضعف راویان کے باعث حدیث کو موضوع کہہ دینا ظلم و جزاف ہے۔

☆ راوی ایسا غافل ہو کہ حدیث میں دوسرے کی تلقین قبول کرے اس کی حدیث بھی موضوع نہیں، مثلاً راوی کی اپنی مرویات میں ایسی غفلت کہ دوسرے کی تلقین قبول کرلے یعنی دوسرا جو بتادے کہ تو نے یہ سنا تھا وہی مان لے۔

کسی راوی پر غفلت کا طعن فسق سے بدتر اور جہالت سے چار درجہ زیادہ سخت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے نخبۃ الفکر کے حوالے سے اسباب طعن کی دس قسمیں بیان فرمائیں۔

(۱) کذب، (۲) تہمت، (۳) کثرت غلط، (۴) غفلت، (۵) فسق، (۶) وہم، (۷) مخالفت ثقات، (۸) جہالت، (۹) بدعت، (۱۰) سوء حفظ اور تصریح فرمائی کہ ہر پہلا دوسرے سے سخت تر ہے۔

☆ منکر الحدیث کی حدیث بھی موضوع نہیں۔

☆ متروک کی حدیث بھی موضوع نہیں کہ ضعیفوں میں سب سے بدتر درجہ متروک کا ہے جس کے بعد صرف متہم بالوضع یا کذاب دجال کا مرتبہ ہے۔

پھر موضوعیت حدیث کس طرح ثابت ہوتی ہے اس سلسلے میں امام احمد رضا قمطراز ہیں کہ موضوعیت یوں ثابت ہوتی ہے کہ اس روایت کا مضمون

۱۔ قرآن عظیم، ۲۔ یا سنت متواترہ، ۳۔ یا اجماع قطعی قطعیات الدلالۃ ۴۔ یا عقل صریح، ۵۔ یا حس صریح ۶۔ یا تاریخ یقینی کے ایسا مخالف ہو کہ تاویل و تطبیق کا احتمال نہ رہے۔ ۷۔ یا معنی شنیع و قبیح ہوں جن کا صدور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول نہ ہو جیسے معاذ اللہ کسی فساد یا ظلم یا عبث یا سفہ یا مدح باطل یا ذم حق پر مشتمل ہونا۔

۸۔ یا ایک جماعت جس کا عدد حد تواتر کو پہنچے اور ان میں احتمال کذب یا ایک دوسرے کی تقلید کا نہ رہے اس کے کذب و بطلان پر گواہی مستند الی الحس دے۔

۹۔ یا خبر کسی ایسے امر کی ہو کہ اگر واقع ہوتا تو اس کی نقل و خبر مشہور و مستفیض ہو جاتی مگر اس روایت کے سوا اس کا کہیں پتہ نہیں۔

۱۰۔ یا کسی حقیر فعل کی مدحت اور اس پر وعدہ و بشارت یا صغیر امر کی مذمت اور اس پر وعید و تہدید میں ایسے لمبے چوڑے مبالغے ہوں جنہیں کلام معجز نظام نبوت سے مشابہت نہ رہے۔ یہ دس صورتیں تو صریح ظہور و وضوح وضع کی ہیں۔

۱۱۔ یا یوں حکم وضع کیا جاتا ہے کہ لفظ رکیک و سخیف ہوں جنہیں سمع دفع اور طبع منع کرے اور ناقل مدعی ہو کہ یہ بعینہا الفاظ کریمہ حضور افصح العرب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں یا وہ محل ہی نقل بالمعنی کا نہ ہو۔

۱۲۔ یا ناقل رافضی حضرات اہل بیت کرام علی سیدہم و علیہم الصلاۃ والسلام کے فضائل میں وہ باتیں روایت کرے جو اس کے غیر سے ثابت نہ ہوں جیسے حدیث **لحمك لحمی ودمك دمی** (تیرا گوشت میرا گوشت تیرا خون میرا خون)۔

۱۳۔ یا قرائن حالیہ گواہی دے رہے ہوں کہ یہ روایت اس شخص نے کسی طمع سے یا غضب و غیر حما کے باعث ابھی گڑھ کر پیش کر دی ہے جیسے حدیث سبق میں زیادت جناح اور حدیث ذم معلمین اطفال۔

۱۴۔ یا تمام کتب و تصانیف اسلامیہ میں استقرائے تام کیا جائے اور اس کا کہیں پتہ نہ چلے۔ یہ صرف اجلۂ حفاظ ائمہ شان کا کام تھا جس کی لیاقت صدہا سال سے معدوم۔

۱۵۔ یا راوی خود اقرار وضع کر دے خواہ صراحۃً خواہ ایسی بات کہے جو بمنزلہ اقرار ہو، مثلاً ایک شیخ سے بدواسطہ بدعوی سماع روایت کرے پھر اس کی تاریخ وفات وہ بتائے کہ اس کا اس سے سننا معقول نہ ہو۔

موضوعیت حدیث کے ثبوت کی یہ تمام صورتیں رقم کرنے کے بعد امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ پندرہ باتیں ہیں شاید اس جمع و تلخیص کے ساتھ ان سطور کے سوا نہ ملیں۔ جو حدیث ان پندرہ دلائل سے منزہ ہو محدث اگر اس پر حکم وضع کرے تو اس سے نفس حدیث پر حکم لازم نہیں بلکہ صرف اس سند پر عائد ہوگا جو اس وقت اس کے پیش نظر ہے۔

بالجملہ اس قدر پر اجماع محققین ہے کہ حدیث جب ان دلائل و قرائن قطعیہ و غالبہ سے خالی ہو اور اس کا مدار کسی متہم بالکذب پر نہ ہو تو ہرگز کسی طرح اسے موضوع کہنا ممکن نہیں۔

☆ حدیث اگر متعدد طریقوں سے روایت کی جائے اور وہ سب ضعف رکھتے ہوں تو ضعیف ضعیف مل کر بھی قوت حاصل کر لیتے ہیں بلکہ اگر ضعف غایت شدت و قوت پر نہ ہو تو جبر نقصان ہو کر حدیث درجہ حسن تک پہنچتی اور مثل صحیح خود احکام حلال میں حجت ہو جاتی ہے۔

☆ حصول قوت کے لئے کچھ بہت سے ہی طرق کی حاجت نہیں صرف دو بھی مل کر قوت پا جاتے ہیں۔

☆ اہل علم کے عمل کر لینے سے بھی حدیث قوت پاتی ہے اگرچہ سند ضعیف ہو۔

جن باتوں کا ثبوت حدیث سے پایا جائے وہ تین قسم ہیں۔

۱۔ عقائد میں حدیث احاد اگرچہ صحیح ہو کافی نہیں۔ کہ یہ اصول عقائد اسلامیہ ہیں جن میں خاص یقین درکار اور یہ حدیث احاد کا افادہ نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث متواتر و مشہور کی ضرورت ہے۔

۲۔ دربارۂ احکام حدیث ضعیف کافی نہیں۔ ثبوت احکام کے لئے حدیث کا صحیح لذاتہ یا حسن لذاتہ خواہ لغیرہ ہو ہونا ضروری ہے۔

۳۔ فضائل و مناقب میں باتفاق علماء حدیث ضعیف مقبول و کافی ہے۔ یعنی فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

اس عظیم و جلیل رسالے میں علم حدیث و اصول حدیث سے متعلق امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقات بازغہ حوالۂ قلم کی ہیں وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہیں۔ اور بڑے سائز کے ۱۰۷ صفحات پر پھیلا ہوا یہ گرانقدر رسالہ امام احمد رضا کی حذاقت فی الحدیث کا واضح ثبوت ہے اس رسالہ مبارکہ میں ستر احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

احادیث

منیر العین فی حکم تقبیل الا بہا مین

حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز ہے اس کے ثبوت میں آٹھ احادیث و آثار

۳۶۰۔ امام سخاوی المقاصد الحسنۃ فی احادیث الدائرۃ علی الالسنۃ میں فرماتے ہیں۔ مسح العین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما عند سماع قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ مع قولہ اشھد انو محمدا عبدہ و رسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ قال ھذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینیہ فقال صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعتی. ولایصح

یعنی مؤذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبیا۔ اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسے میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ اور یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۱۹، منیر العین"

(المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۔ بیروت، ص ۳۸۴۔)

۳۶۱۔ پھر فرمایا و کذا ما اوردہ ابوالعباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی المتصوف فی کتابہ "موجبات الرحمۃ و عزائم المغفرۃ" بسند فیہ مجاھیل مع

انقطاعه عن الخضر علیه السلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یرمدا ابدا

یعنی ایسے ہی وہ حدیث کہ حضرت ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمنی صوفی نے اپنی کتاب "موجبات الرحمۃ وعزائم المغفرۃ" میں ایسی سند سے جس میں مجاہیل ہیں اور منقطع بھی ہیں حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۲۔ پھر فرمایا ثم روی بسند فیه لم اعرفه عن اخی الفقیه محمد بن البان فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت مه حصاة فی عینه و اعیاه خروجها المته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره قال الرداد رحمة الله تعالی و هذا یسیر فی جنب فضائل الرسول صلی الله تعالی علیه وسلم.

یعنی پھر ایسی سند کے ساتھ جس کے بعض رواۃ کو میں نہیں پہچانتا۔ فقیہ ابن ابان کے بھائی سے روایت کی کہ وہ اپنا حال بیان کرتے تھے ایک بار ہوا چلی ایک کنکری ان کی آنکھ میں پڑ گئی نکالتے تھک گئے ہر گز نہ نکلی اور نہایت سخت درد پہنچایا انہوں نے مؤذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے ہوئے یہی کہا فوراً نکل گئی رواد رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل کے حضور اتنی بات کیا چیز ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۰۔ میر العین" (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۳۔ پھر فرمایا و حکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها و خطیبها فی تاریخه عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمع یقول من صلی علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سمع ذکر فی الاذان و جمع اصبعه المسبحة و الابهام و قبلهما و مسح بهما عینیه لم یرمدا ابدا

یعنی شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ کے امام وخطیب نے اپنی تاریخ میں مجد مصری

سے کہ سلف صالح میں تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا لگائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین"۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۴۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ایضا من الفقیه محمد بن الزرندی عن بعض شیوخ العراق و العجم و انه یقول عندما یمسح عینیه صلی الله علیك یا سیدی یا رسول الله یا حبیب قلبی و یانور بصری و یا قرة عینی و قال لی کل منهما مدفعلته لم ترمد عینی.

یعنی ابن صالح فرماتے ہیں میں نے یہ امر فقیہ محمد بن زرندی سے بھی سنا کہ بعض مشائخ عراق یا عجم سے راوی تھے اور ان کی روایت میں یوں ہے کہ آنکھوں پر مس کرتے وقت یہ درود عرض کرے صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی و نور بصری و یا قرۃ عینی۔ اور دونوں صاحبوں یعنی شیخ مجدد و فقیہ محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سے ہم یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۵۔ پھر فرمایا قال ابن صالح و انا ولله الحمد و الشکر منذ سمعة منهما استعملته فلم ترمد عینی و ارجو ان عافیتهما تدوم وانی اسلم من العمر انشاء الله تعالیٰ.

یعنی امام ابن صالح ممدوح نے فرمایا اللہ کے لئے حمد و شکر ہے جب سے میں یہ عمل ان دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھا نہ ہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۶۔ پھر فرمایا قال روی عن الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه العالم ابو الحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله تعالی عنه انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم و یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد.

یعنی کی امام مدنی فرماتے ہیں فقیہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے

فقیہ عالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقیہ زاہد بلالی نے حضرت امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کو اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا حبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو نہ آنکھیں دکھیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۱۔ منیر العین" (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۴)

۳۶۷۔ پھر فرمایا وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن نصر البخاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه و مسهما علی عینیه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم.

یعنی طاؤسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے۔ اللھم احفظ حدقتی و نورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و نورھما اندھا نہ ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۲۲۔ منیر العین"۔ (المقاصد الحسنہ حدیث ۱۰۲۱۔ بیروت، ص ۳۸۵)

کھڑے ہو کر جوتے پہننا منع ہے:

۳۶۸۔ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی ان ینتعل الرجل قائما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف)۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۲۵۔ منیر العین"۔ (کنز العمال، ص ۲۹۳ ج ۱۹)

مسلمان کی عمر کے حساب سے بلائیں دور اور درجات میں ترقی ہوتی ہے۔

۳۶۹۔ موضوعات ابوالفرج میں یہ حدیث کہ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے ہفتاد سالہ کو اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف نوے برس والے کے سب اگلے پچھلے گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۲۷۔ منیر العین"۔

اون کا لباس استعمال کرنے سے ایمان کی حلاوت ملتی ہے۔

۷۰ا۔ حدیث ابی امامة رضی الله تعالی عنه علیکم بلباس الصوف تجدوا حلاوة الایمان فی قلوبکم. الحدیث بطوله۔

اونی لباس استعمال کرو اپنے دلوں میں ایمان کی لذت و حلاوت پاؤ گے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۳۔ منیر العین"۔ (کنز العمال، ص ۲۱۹، ج ۱۹)

مرد کو سرخ رنگ کے استعمال سے بچنا چاہئے۔

۷۱ ۳۔ کتاب الاصابه فی تمیز الصحابه میں حدیث ہے۔ ان الشیطان یحب الحمرة فایاکم و الحمرة و کل ثوب فیه شهرة.

بیشک شیطان سرخ رنگ کو پسند کرتا ہے تو تم سرخی اور ہر اس کپڑے سے بچو جس میں نمود و شہرت ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۱۔ منیر العین"۔

مریض کی عیادت سنت ہے مگر تین امراض میں عیادت نہیں ہے حدیث میں ہے۔

۷۲ ۳۔ ابن علی محشی نے مرفوعاً حدیث روایت کی ثلثة لیس لهم عیادة الرمد و الدمل و الضرس.

تین مرض ہیں جن میں عیادت نہیں ہے آشوب چشم، پھوڑا پھنسی اور دانت کا درد۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۱۔ منیر العین"۔

حصول علم کی تاکید پر ایک حدیث:

۷۳ ۳۔ اطلبوا العلم و لو بالصین.

علم دین طلب کرو اگرچہ چین جانا پڑے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۲ منیر العین"۔ (کنز الایمان ج ۱۰، ص: ۷۹)

قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت:

۷۴ ۳۔ حدیث میں ہے عالم قریش یملؤ الارض علما۔ (زرقانی شرح مواهب)

قریش کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۳، منیر العین"۔ (شرح الزرقانی علی المواهب الجزء الثانی فی اشاته بالاشیاء المعجبات العامره مصر ۷/ ۲۵۹)

مسواک کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث:

۳۷۵۔حدیث صلاۃ بسواک خیر من سبعین صلاۃ بغیر سواک.

مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ابو نعیم نے کتاب السواک میں دو جید و صحیح سندوں سے روایت کی، امام ضیاء نے اسے صحیح مختارہ اور حاکم نے صحیح مستدرک میں داخل کیا اور کہا شرط مسلم پر صحیح ہے امام احمد و ابن خزیمہ و حارث بن ابی اسامہ و ابو یعلی و ابن عدی و بزار و حاکم و بیہقی و ابو نعیم وغیرہم اجلۂ محدثین نے بطریق عدیدہ و اسانید متنوعہ احادیث ام المومنین صدیقہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر و جابر بن عبداللہ و انس بن مالک و ام الدرداء وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے تخریج کی۔(مسند احمد، ۲/ ۲۷۲۔ مسند عائشہ)

داد و دہش کرنے والی خاتون کے بارے میں ایک حدیث :

۳۷۶۔حدیث حسن صحیح مروی سنن ابی داؤد و نسائی و صحیح مختارہ و غیرھا صحاح و سنن ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لاتدفع ید لامس فقال طلقھا قال انی احبھا قال استمتع بھا

ایک مرد نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت قدس میں آکر عرض کی کہ میری بیوی کسی کا سوال رد نہیں کرتی ہے فرمایا طلاق دے دو اس نے عرض کی میں اس سے محبت کرتا ہوں حضور نے فرمایا تو اس سے فائدہ حاصل کرو۔(مولف) (ای کل من سألھا شیأ من طعام او مال اعطتہ و لم ترد ھذا ھو الراجح عندنا فی معنی الحدیث و اللہ تعالی اعلم) یعنی جو شخص بھی اس عورت سے کھانا یا مال وغیرہ کا سوال کرتا وہ دے دیتی اور کسی کا سوال رد نہیں کرتی، حدیث کا یہی معنی ہمارے نزدیک راجح ہے۔ منہ حاشیہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۴۔ منیر العین"(ابوداؤد اول، ص ۲۸۰، باب فی تزویج الابکار) (نسائی دوم، ۷۱، باب تزویج الزانیۃ)

تین اولاد میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھنا جہالت و نادانی ہے۔

۳۷۷۔حدیث میں ہے لیث عن مجاھد عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ولد لہ ثلثۃ اولاد فلم یسم احدھم محمدا فقد جھل.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے تین اولاد ہوں اور اس نے کسی کا نام محمد نہیں رکھا تو جہالت و نادانی کا کام کیا۔(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۴۷۔ منیر العین"۔(کنز العمال، ص ۲۵۔ ج ۲۲)

دنبہ یا بکری جنتی جانور ہے اس لئے اس کا اکرام کرو :

۳۷۸۔ حدیث میں ہے۔ اکرموا المعزی و امسحوا برغامها فانها من دواب الجنة.

دنبہ یا بکری کا اکرام کرو اور اس کی رینٹ پونچھ دو کہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔ (مولف) (الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۳۴۱۔ بیروت، ۴/ ۹۱)

اکرام علماء پر ایک حدیث۔

۳۷۹۔ جامع صغیر میں ہے اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء.

علماء کی تعظیم کرو کہ یہ انبیاء کے وارث ہیں۔ (مولف) (ابن عساکر و الخطیب فی التاریخ) "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۳۸۔ منیر العین"۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۳۲۸ بیروت ۲/ ۹۳)

وضو کے بعد تولیہ سے پانی صاف کرنا جائز ہے حدیث میں ہے :

۳۸۰۔ روت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرقة یتنشف بها بعد الوضوء. رواه الترمذی وهو ضعیف و لکن یجوز العمل بالضعیف فی الفضائل.

ترمذی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کے بعد رومال سے اعضائے مبارک صاف فرماتے۔ یہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل میں ضعیف پر عمل روا۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۳۔ منیر العین" (ترمذی، ۱/ ۹ باب المندیل بعد الوضوء)

کسی فضیلت والی بات پر شرعاً عمل کرنا جائز ہے اور فضیلت پانے کی دلیل ہے اس پر چند احادیث کریمہ :

۳۸۱۔ حسن بن عرفہ اپنے جزوء حدیثی اور ابو الشیخ مکارم الاخلاق میں سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دار قطنی اور موہبی کتاب فضل العلم میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور کامل جحدری اپنے نسخہ میں اور عبداللہ بن محمد بغوی ان کے طریق سے اور ابن حبان اور ابو عمر بن عبدالبر کتاب العلم اور ابو احمد ابن عدی کامل میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین فرماتے ہیں من بلغه عن الله عزوجل شیء فیه فضیلة فاخذ به ایمانا به و رجاء ثوابه

اعطاه الله تعالیٰ ذلك و ان لم یکن کذلك۔

جسے اللہ تبارک و تعالیٰ سے کسی بات میں کچھ فضیلت کی خبر پہنچے وہ اپنے یقین اور اس ثواب کی امید سے اس بات پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے وہ فضیلت عطا فرمائے اگرچہ خبر ٹھیک نہ ہو۔ یہ لفظ حسن کے ہیں۔ (کنزالعمال، بیروت، ۱۵/ ۷۹۱)

۳۸۲۔ اور دار قطنی کی حدیث میں یوں ہے۔ اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم یکن مابلغه حقا

اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کرے اگرچہ جو حدیث پہنچی حق نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب من بلغه ثواب الخ بیروت ۳/ ۱۵۳)

۳۸۳۔ ابن حبان کی حدیث میں یہ لفظ ہیں کان منی او لم یکن۔

چاہے وہ حدیث مجھ سے ہو یا نہ ہو۔ (کتاب الموضوعات باب من بلغه الخ بیروت ۳/ ۱۵۳)

۳۸۴۔ ابن عبداللہ کے لفظ یوں ہے و ان کان الذی حدثه کاذبا۔

اگرچہ اس حدیث کا راوی جھوٹا ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۵۶۔ میر العین"۔

۳۸۵۔ امام احمد و ابن ماجہ و عقیلی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماجاء کم عنی من خیر قلته اولم اقله فانی اقوله و ماجاء کم عنی من شر فانی لا اقول الشر۔

تمہیں جس بھلائی کی مجھ سے خبر پہنچے خواہ وہ میں نے فرمائی ہو یا نہ فرمائی ہو میں اسے فرماتا ہوں اور جس بری بات کی خبر پہنچے تو میں بری بات نہیں فرماتا۔ (مسند احمد ۲/ ۳۶۷ مرویات ابی ہریرہ)

۳۸۶۔ ابن ماجہ کے لفظ یہ ہیں۔ ماقیل من قول حسن فانا قلته۔

جو نیک بات میری طرف سے پہنچائی جائے وہ میں نے فرمائی ہے۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۳ باب اتباع سنة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۳۸۷۔ عقیلی کی روایت یوں ہے خذوا به حدثت به او لم احدث به۔

اس پر عمل کرو چاہے وہ میں نے فرمائی ہو یا نہیں۔ و فی الباب عن ثوبان مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (کنزالعمال، ص ۱۳۴، ج ۱۰)

۳۸۸۔ خلعی اپنے فوائد میں حمزہ بن عبدالمجید رحمۃ اللہ تعالیٰ سے راوی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فی الحجر ففلت بابی انت و امی یا رسول الله انه

قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاء الله ذلك الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اى ورب هذا البلد انه لمنى و انا قلته

میں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں حطیم کعبہ معظمہ میں دیکھا عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان ہمیں حضور سے حدیث پہنچی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو کوئی حدیث ایسی سنے جس میں کسی ثواب کا ذکر ہو وہ اس حدیث پر بامید ثواب عمل کرے اللہ عزوجل اسے وہ ثواب عطا فرمائے اگرچہ حدیث باطل ہو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قسم اس شہر کے رب کی بیشک یہ حدیث مجھ سے ہے اور میں نے فرمائی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔" فتاوی رضویہ ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین"۔

۳۸۹۔ ابو یعلی اور طبرانی معجم اوسط میں سیدنا ابی حمزہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بلغه عن الله تعالىٰ فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها.

جسے اللہ تعالیٰ سے کسی فضیلت کی خبر پہنچے وہ اسے نہ مانے اس فضل سے محروم رہے۔ ابو عمر بن عبد البر نے حدیث مذکور روایت کر کے فرمایا اهل الحديث بجماعتهم يتساهلون في الفضائل فيروونها عن كل و انما يتشددون في احاديث الاحكام. تمام علمائے محدثین احادیث فضائل میں نرمی فرماتے ہیں نہیں ہر شخص سے روایت کر لیتے ہیں ہاں احادیث احکام میں سختی کرتے ہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۵۷۔ منیر العین"۔ (مسند ابویعلی انس بن مالك حديث ۳۴۳۰۔ جدہ ۳/ ۳۸۷)

بندے کے گمان کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ جزا مرتب فرماتا ہے اس پر تین حدیثیں:

۳۹۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رب عزوجل وعلا سے روایت فرماتے ہیں کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی۔

میں اپنے بندہ کے ساتھ وہ کرتا ہوں جو بندہ مجھ سے گمان رکھتا ہے۔ رواه البخاري و [illegible] و الترمذي و [illegible] عن ابي هريرة و الحاكم بمعناه عن انس بن مالك۔

(۳۰ [illegible] ۲۰۰ [illegible] صلى الله تعالى عليه وسلم [illegible])

۳۹۱۔ دوسری حدیث میں یوں ارشاد ہوتا ہے فلیظن بی ماشاء۔

اب جیسا چاہے مجھ پر گمان کرے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔(المستدرک علی الصحیحین للحاکم کتاب الدعوۃ بیروت ۱/ ۲۳۰)

۳۹۲۔ تیسری حدیث میں یوں زیادت ہے۔ان ظن خیرا فله و ان ظن شرا فله۔ اگر بھلا گمان کرے گا تو اس کے لئے بھلائی اور برا گمان کرے گا تو اس کے لئے برائی۔ رواه الامام احمد عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنه بسند حسن علی الصحیح و بنحوه الطبرانی فی الاوسط و ابو نعیم فی الحلیة عن واثلة رضی اللہ تعالی عنه "فتاوی رضویہ، ج۴، ص ۵۵۸ منیر العین"۔(کنز العمال، ص ۸۰ ج ۳)

درود پاک کی فضیلت و برکت پر ایک حدیث جلیل

۳۹۳۔ کشف العمة عن جمیع الامة میں ارشاد فرمایا کان صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول من صلی علی طهر قلبه من النفاق کما یطهر الثوب بالماء و کان صلی اللہ تعالی علیه وسلم یقول من قال صلی اللہ علی محمد فقد فتح علی نفسه سبعین بابا من الرحمة و القی اللہ محبته فی قلوب الناس فلا یبغضه الا من فی قلبه نفاق قال شیخنا رضی اللہ تعالی عنه هذا الحدیث و الذی قبله رویناهما عن بعض العارفین عن الخضر علیه الصلاة و السلام عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم وهما عندنا صحیحان فی اعلی درجات الصحة و ان لم یثبتهما المحدثون علی مقتضی اصطلاحهم.

حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جو مجھ پر درود بھیجے اس کا دل نفاق سے ایسا پاک ہو جائے جیسے کپڑا پانی سے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے جو کہے صلی اللہ علی محمد اس نے ستر دروازے رحمت کے اپنے اوپر کھول لئے اللہ عزوجل اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ اس سے بغض نہ رکھے گا مگر وہ جس کے دل میں نفاق ہوگا۔ ہمارے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حدیث اور اس سے پہلی ہم نے بعض اولیاء سے روایت کی ہیں انہوں نے سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام انہوں نے حضور پر نور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ واکمل السلام سے یہ دونوں حدیثیں ہمارے نزدیک اعلی درجہ کی صحیح ہیں اگر چہ محدثین اپنی اصطلاح کی بنا پر انہیں ثابت نہ کہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۰ منیر العین"۔(کشف العمة عن جمیع الامة

فصل فی الامر بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ بیروت ۱/ ۳۴۵)

عقبہ بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا اس پر

۳۹۴۔ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا کیف و قد قیل۔

کیوں کر نہ مانے گا حالانکہ کہا جا چکا (اس کے بعد دونوں میں تفریق کردی گئی) رواہ البخاری عن عقبۃ بن الحارث النوفلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۹ باب الرحلۃ فی المسألۃ النازلۃ)

شبہات سے بچنے کے بارے میں دو حدیثیں :

۳۹۵۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دع ما یریبک الی مالا یریبک۔

جس میں شبہ پڑتا ہو وہ کام چھوڑ دے اور ایسے کی طرف آجس میں کچھ دغدغہ نہیں۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد الطیالسی و الدارمی والترمذی و قال حسن صحیح والنسائی و ابن حبان و الحاکم و صححہ و ابن قانع فی معجمہ عن الامام ابن الامام سیدنا الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند قوی و ابونعیم فی الحلیۃ و الخطیب فی التاریخ بطریق مالک بن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین" (مسند احمد، ۱/ ۲۰۰) (ترمذی دوم، ص ۷۸۔ ابواب القیمۃ)

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اتقی الشبہات فقد استبرأ لدینہ و عرضہ و من وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیہ الا و ان لکل ملک حمی الا و ان حمی اللہ محارمہ

جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین و آبرو کی حفاظت کرلی اور جو شبہات میں پڑے حرام میں پڑ جائے گا جیسے رمنے کی گرد چرانے والا نزدیک ہے کہ رمنے کے اندر چرائے سن لو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے سن لو اللہ عزوجل کا رمنا وہ چیزیں ہیں جو اس نے حرام فرمائیں۔ رواہ الشیخان عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۲، ص ۵۶۳ منیر العین"۔ (مسلم دوم، ص ۲۸ باب اخذ الحلال و ترک الشبہات)

اذان میں ترسیل اور اقامت میں حدر کرے اور اذان و اقامت کے درمیان کچھ فاصلہ رکھے :

۳۹۷۔ روی الترمذی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال (یابلال) اذا اذنت فترسل (فی اذانك) و اذا اقمت فاحدر و اجعل بین اذانك و اقامتك قدر ما یفرغ الآکل من اکله فی غیر المغرب و الشارب من شربه و المعتصر اذا دخل لقضاء حاجته

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اذان ٹھہر ٹھہر کر کہو اور تکبیر جلد جلد اور دونوں میں اتنا فاصلہ رکھو کہ کھانے والا کھانے اور پینے والا پینے اور ضرورت والا قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۵۶۴ سیر العین"۔ (ترمذی اول، ص ۳۸ باب ما جاء فی الترسیل فی الاذان)

نشتر لگانے کے بارے میں ایک حدیث۔

۳۹۸۔ ایک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن پچھنے لگانے سے ممانعت آئی ہے کہ من احتجم یوم الاربعاء ویوم السبت فاصابه برص فلایلومن الا نفسه

جو بدھ یا ہفتہ کے روز پچھنے لگائے پھر اس کے بدن پر سفید داغ ہو جائے تو اپنے ہی آپ کو ملامت کرے۔ (مراسیل ابوداؤد ص ۱۸، ماجاء فی الطب)

حدیث کو ضعیف سمجھ کر عمل نہ کرنے سے برص میں مبتلا ہو جانے کے بارے میں تین روایتیں:

۳۹۹۔ امام سیوطی لآلی و تعقبات میں مسند الفردوس دیلمی سے نقل فرماتے ہیں سمعت ابی یقول سمعت ابا عمرو محمد بن جعفر بن مطر البیشاپوری قال قلت یوما ان هذا الحدیث لیس بصحیح فافصدت یوم الاربعاء فاصابنی البرص فرأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فشکوت الیه حالی فقال ایاك والاستهانة بحدیثی فقلت تبت یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانتبهت وقد عافانی الله وذهب ذلك عنی.

ایک صاحب محمد بن جعفر بن مطار نیشاپوری کو فصد کی ضرورت تھی بدھ کا دن تھا خیال کیا کہ حدیث مذکور تو صحیح نہیں فصد لے لی فوراً برص ہو گئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے حضور سے فریاد کی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار میری حدیث کو ہلکا نہ سمجھنا انھوں نے توبہ کی آنکھ کھلی تو اچھے تھے۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۶۵ سیر العین"۔

۴۰۰۔ لآلی میں ہے اخرج ابن عساکر فی تاریخه من طریق ابی علی مهران بن

هارون الحافظ الرازی قال سمعت ابا معین الحسین بن الحسن الطبری یقول اردت الحجامة یوم السبت فقلت للغلام ادع لی الحجام فلما ولی الغلام ذکرت خبر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فاصابه وصح فلا یلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم تفکرت فقلت هذا حدیث فی اسناده بعض الضعف فقلت للغلام ادع الحجام لی فدعاه فاحجمت فاصابنی البرص فرأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی الیوم فشکوت الیه حالی فقال ایاك والاستهانة بحدیثی فنذرت لله نذرا لئن اذهب الله مابی من البرص لم اتهاون فی خبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صحیحا کان اوسقیما فذهب الله عنی ذلك البرص.

ابن عساکر روایت فرماتے ہیں ابو معین حسین بن حسن طبری نے پچھنے لگانے چاہے ہفتہ کا دن تھا غلام سے کہا حجام کو بلا لا جب وہ چلا حدیث یاد آئی پھر کچھ سوچکر کہا حدیث میں تو ضعف ہے غرض لگائے برص ہوگئی خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی فرمایا دیکھ میری حدیث کا معاملہ آسان نہ جاننا، انھوں نے منت مانی اللہ تعالیٰ اس مرض سے نجات دے تو اب کبھی حدیث کے معاملہ میں سہل انگاری نہ کروں گا صحیح ہو یا ضعیف نے فوراً شفا بخشی۔

"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۲۶ منیر العین"

۴۰۱۔ وردالنهی عنه (عن تقلیم الاظفار) یوم الاربعاء وانه یورث البرص وحکی عن بعض العلماء انه فعله فنهی منه فقال لم یثبت هذا فلحقه البرص من ساعة فرأی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی منامه فشکی الیه فقال له الم تسمع نهی عنه فقال لم یصح عندی فقال صلی الله تعالی علیه وسلم یکفیك انه سمع ثم مسح بدنه بیده الشریفة فذهب مابه فتاب عن مخالفة ما سمع.

یک حدیث ضعیف میں بدھ کے دن ناخن کتروانے کو آیا کہ مورث برص ہوتا ہے بعض علماء نے کتروائے کسی نے بربنائے حدیث منع کیا فرمایا حدیث صحیح نہیں فوراً مبتلا ہوگئے خواب میں زیارت جمال بے مثال حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے شافی کافی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے حال کی شکایت کی حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے نہ سنا تھا کہ ہم نے اس سے نہی فرمائی ہے عرض کی حدیث میرے نزدیک صحت کو نہ پہنچی تھی ارشاد ہوا تمہیں اتنا کافی تھا کہ حدیث ہمارے نام پاک سے تمہارے کان تک پہنچی یہ فرما کر حضور

مبرئ الاکمہ والابرص محی الموتی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس کہ پناہ دو جہاں و دستگیر بیکساں ہے ان کے بدن پر لگایا فوراً اچھے ہو گئے اور اسی وقت توبہ کی اب کبھی حدیث سن کر مخالفت نہ کروں گا۔ (از علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فی نسیم الریاض شرح امام قاضی عیاض) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۵۶۷ منیر العین"۔ (نسیم الریاض شرح الشفا فصل و اما نظافۃ جسمہ، بیروت ۱/ ۳۴۴)

ستر ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ جو پڑھے اور جس کے لئے پڑھے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی

۴۰۲۔ قال الشیخ محی الدین ابن العربی انہ بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ من قال لا الہ الا اللہ سبعین الفا غفر اللہ تعالی لہ ومن قیل لہ غفر لہ لہ ایضاً فکنت ذکرت التہلیلۃ بالعدد المروی من غیر ان انوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیہم شاب مشہور بالکشف فاذا ہو فی اثناء الاکل اظہر البکاء فسألتہ عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوہبت فی باطنی ثواب التہلیلۃ المذکورۃ لہا فضحک وقال انی اراہا الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحۃ الحدیث بصحۃ کشفہ وصحۃ کشفہ بصحۃ الحدیث

سیدی شیخ کبیر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث پہنچی تھی کہ جو شخص ستر ہزار بار لا الہ الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو میں نے لا الہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ کی تھی اپنے بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سبب پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں دیکھتا ہوں میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخشدیا فوراً جوان ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں، امام محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں تو میں نے حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے پہچانی اور اس کے کشف کی صحت حدیث کی صحت سے جانی۔ امام سیوطی تعقبات میں امام بیہقی سے ناقل تداولہا الصالحون بعضہم عن بعض وفی ذلک تقویۃ للحدیث المرفوع اسے صالحین نے ایک دوسرے سے اخذ کیا اور ان کے اخذ میں حدیث مرفوع کی تقویت ہے۔ "[illegible] ج ۲ ص ۵۳۸ منیر العین"

سفید مرغ کے بارے میں ایک حدیث:

۴۰۳۔ حدیث الدیک الابیض صدیقی وصدیق صدیقی وعد وعد واللہ وکان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یبیتہ معہ فی البیت

مرغ سفید میرا خیر خواہ اور میرے دوست کا خیر خواہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کا دشمن ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے شب کو مکان خوابگاہ اقدس میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ ابو بکر برقی نے ابو زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۸۳ سیر العین"

سترہ کے لئے اگر لکڑی وغیرہ نہ ہو تو خط کھینچ دے

۴۰۴۔ سنن ابی داؤد وابن ماجۃ من بطریق ابو عمر یا ابو محمد بن محمد بن حریث عن جدہ حریث رجل عن بنی عذرۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابی القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دربارۂ سترہ نمازی مروی ہوا فان لم یکن معہ عصا فلیخطط خطا

اگر اس کے پاس لکڑی نہ ہو اپنے سامنے ایک خط کھینچ لے۔ امام ابوداؤد نے کہا امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا لم نجد شیئا نشد بہ ھذا الحدیث ولم یجئ الا من ھذا الوجہ. ہم نے کوئی چیز نہ پائی جس سے اس حدیث کو قوت دیں اور اس سند کے سوا دوسرے طریق سے نہ آئی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ سیر العین" (ابوداؤد اول ص ۱۰۰، باب الخط اذا لم یجد عصا)

زیور کی زکوۃ سے متعلق ایک حدیث

۴۰۵۔ حدیث صحیح زکوۃ حلی مروی سنن ابی داؤد ونسائی امراۃ اتت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومعھا ابنتھا وفی ید بنتھا مسکتان غلیظتان من ذھب فقال تعطین زکوۃ ھذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیمۃ سوارین من نار قال فخلعتھما فالقتھما الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقالت ھما للہ ورسولہ.

یعنی ایک بی بی خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں ان کی بیٹی ان کے ساتھ تھیں دختر کے ہاتھ میں سونے کے کڑے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوۃ دی گئی عرض کی نہ، فرمایا کیا تجھے پسند ہے کہ اللہ عزوجل قیامت میں ان کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے ان بی بی نے اتار کر ڈالدیئے اور عرض کی یہ اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جسے امام ابوالحسن ابن القطان وامام ابن الملقن وعلامہ سید میرک نے کہا اسنادہ صحیح اس کی سند صحیح ہے۔ امام عبدالعظیم منذری نے مختصر میں فرمایا اسنادہ لامقال فیہ اس کی سند میں کچھ گفتگو نہیں، محقق علی الاطلاق نے فرمایا لاشبھۃ فی صحتہ اس کی

صحت میں کچھ شبہ نہیں، امام ترمذی جامع میں روایت کر کے فرمایا لایصح فی هذا الباب عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم شئی اس باب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہ ہوا، امام منذری نے فرمایا یعنی الترمذی قصد بنظر قبل الذین ذکرهما والافطریق ابی داؤد لامقال فیه۔ شاید ترمذی ان دو طریق کو کہتے ہیں جو انھوں نے ذکر کئے ورنہ سند ابی داؤد میں اصلاً جائے گفتگو نہیں، ابن القطان نے فرمایا بعد ضعف هذا الحدیث لا یعلم فیه ضعیف الا لهیعة والمشی علی الصحیح تھوں نے اس وجہ سے تضعیف کی کہ ان کے پاس اس کی سند میں دو راوی ضعیف تھے ذکره الامام المحقق فی الفتح ثم العلامة القاری فی المرقاة۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۳۳ میر العین "(نسائی اول ص ۳۴۳، باب رکوہ الحلی)(ابوداؤد ار ۲۱۸، باب الکنز ماهو)

حضرت کعب بن مالک نے قبولیت توبہ کے بعد اپنا سارا مال صدقہ کر دیا

۴۰۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم نے حدیث توبہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں روایت کیا کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یارسول اللہ ان من (تمام) توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله والی رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال، للہ اور اللہ کے رسول کے لئے صدقہ کر دوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۳۵ میر العین "(بخاری اول ص ۱۹۲، باب لاصدقة الا عن ظهر غنی الخ)

حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک مشہور معجزہ۔

۴۰۷۔ حدیث رد شمس کہ حضور پرنور سید الانوار ماہ عرب مہر عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر ادا کی۔ جسے طحاوی و امام قاضی عیاض و امام معطائی و امام قطب خیضری و امام حافظ الشان عسقلانی و امام خاتم الحفاظ سیوطی وغیرہم اجلۂ کرام حسن و صحیح کہا، کما هو مفصل فی الشفاء وشروحه والمواهب وشروحها۔" فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۳۴، میر العین "(شفا شریف ج ۱ ص ۱۸۵ فصل فی انشقاق القمر وحبس الشمس من الباب الرابع)

جو طواف کعبہ کے بعد مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر آپ زمزم پیئے تو وہ گناہ سے پاک ہو جائے:

۴۰۸۔ موضوعات کبیر میں حدیث ہے من طاف بالبیت اسبوعا ثم اتی مقام ابراهیم

فرکع عندہ رکعتین ثم اتی زمزم فشرب من مائها اخرجه الله من ذنوبه کیوم ولدته امه

جو سات پھیرے طواف کر کے مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھے پھر زمزم شریف پر جاکر اس کا پانی پیے اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں حیث اخرجه الواحدی فی تفسیره والجندی فی فضائل مکة والدیلمی فی مسنده لایقال انه موضوع غایته انه ضعیف۔"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ منیر العین"(لاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة حرف المیم بیروت ص ۴۳۶)

صحابہ ستاروں کے مثل ہیں :

۴۰۹۔ میزان مبارک میں حدیث ہے اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی تم نے پیروی کی ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۶۰ منیر العین"(المعجم الکبیر فصل فان ادعی احد من العلماء الخ الباہی مصر ۱/۳۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھوڑے کو لحیف کہتے ہیں :

۴۱۰۔ البخاری یقول فی صحیحه حدثنا علی بن عبدالله بن جعفر ثنا معن بن عیسی ثنا ابی بن عباس بن سهل عن ابیه عن جده قال کان للنبی صلی الله تعالی علیه وسلم فی حائطنا فرس یقال له اللحیف

ابی بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جسے لحیف کہا جاتا۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۵۷۳ منیر العین" (بخاری ۱/۴۰۰، باب اسم الفرس والحمار)

امت مرحومہ بارش کی مانند ہے :

۴۱۱۔ امام ابن حجر نے فرمایا مسند ابی یعلی میں ایک حدیث ہے حدثنا جویریة بن اشرس قال اخبرنا عفة بن ابی الصهباء الباهلی قال سمعت الحسن یقول سمعت علیا یقول قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثل امتی مثل المطر لایدری اوله خیر ام آخره.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

نہیں جانا جاتا ہے کہ اس کا اول بہتر ہے یا آخر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۰۵ میر العین"
(ترمذی دوم ص ۱۴ ابواب)

مریض کی عیادت نہ کرنے اور بھوکوں کو کھانا نہیں کھلانے سے اللہ تعالیٰ روز قیامت بندے سے پوچھے گا حدیث میں ہے :

۳۱۲۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الله عزوجل یقول یوم القیمة یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی الحدیث وفیه یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت عندی یا ابن آدم استقیتك فلم تسقنی الحدیث المعروف.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابن آدم میں مریض ہو گیا تھا تم نے میری عیادت نہ کی، اسی میں ہے کہ اے ابن آدم میں نے تم سے کھانا طلب کیا تھا تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں کیسے کھانا کھلاتا تو تو رب العالمین ہے رب فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تو تم نے کھانا نہیں کھلایا تھا سن لو اگر تم اس کو کھانا کھلاتے تو آج میرے پاس پاتے، اے ابن آدم میں نے تم سے پانی مانگا تھا تو تم نے نہیں پلایا تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۱۱ میر العین" (مسلم دوم ص ۳۱۸، باب فضل عیادة المریض)

نماز میں سترہ بالکل سامنے نہ رکھے بلکہ کچھ ادھر رکھے :

۳۱۳۔ روی ابوداؤد من حدیث صباعة بنت المقداد بن الاسود عن ابیها رضی الله تعالیٰ عنه قال ما رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الی عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله علی حاجبه الایمن او الایسر ولا یصمد له صمدا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی لکڑی یا ستون یا درخت کی طرف بالکل سیدھا نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں دائیں یا بائیں ابرو کی جانب کر لیتے اور سترہ کو سیدھا اپنے سامنے نہیں رکھتے تھے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۳۱ میر العین" (ابوداؤد اول ص ۱۰۰، باب ما یصلی الی سترة و نحوها الخ)

رکوع سے پہلے قنوت پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۴۱۴۔ عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله عن امه انها قالت رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قنت في الوتر قبل الركوع كما في الميزان.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۳۷، منیر العین"۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رب کو دیکھنے کے بارے میں ایک حدیث

۴۱۵۔ حدیث میں ہے رأيت ربي في صورة شاب له وفرة. صحيح محمول على روية المنام او موؤل۔

میں نے اپنے رب کو ایک جوان کی شکل میں دیکھا جو اس کے لئے مکمل تھی۔ یہ صرف تعبیر کے لئے ہے ورنہ وہ شکل وصورت سے پاک ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۰۴ ج ۱)

مومن کی خصلت سے متعلق ایک حدیث :

۴۱۶۔ حدیث میں ہے المومن غر كريم والمنافق خب لئيم موضوع (اخرجه ابوداؤد والترمذي والحاكم عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه بلفظ الفاجر مكان المنافق۔ حاشيه)

مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور منافق کمینہ بخیل۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۲، منیر العین" (ترمذی دوم ص ۱۷ باب ماجاء في البخل)

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ عند الشرع کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر تین حدیثیں

۴۱۷۔ حديث ماشهد رجل على رجل بكفر الاباء احدهما. ضعيف

جب کوئی آدمی کسی پر کفر کی شہادت دے تو دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور رجوع ہو۔ (مولف)

۴۱۸۔ وللبخاري عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه رفعا من قال لاخيه يا كافر فقد بأبها احدهما۔

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲۶۲ ج ۳) (بخاری دوم ص ۹۰۱ باب من كفر اخاه بغير تاويل الخ)

۴۱۹۔ ولابن حباد عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح مرفوعا ماکفر رجل رجلا قط الا باء بها احدهما۔

یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں سے ایک پر ضرور گرے گی۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۶۱ ج ۳)

ضروریات دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے

۴۲۰۔ حدیث میں ہے طلب العلم فریضة علی کل مسلم طرقها واهیة والصحیح انه لایزل عن الحسن

علم دین کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم) (کیمیائے سعادت مترجم ص ۱۲۷ بیان طلب علم)

خیر کی تعلیم دینے والا عابد محض سے افضل ہے:

۴۲۱۔ حدیث میں ہے من ادی الفریضة وعلم الناس الخیر کان فضله علی العابد. الحدیث ضعیف اسناده لکنهم یتساهلون فی المضائل۔

جس نے فرائض ادا کئے اور لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دی تو وہ عابد سے افضل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۲ منیر العین"

وضو رہنے کے باوجود وضو کرنا نور علی نور ہے:

۴۲۲۔ حدیث میں ہے الوضوء علی الوضوء نور علی نور. لم یوجد۔

وضو پر وضو کرنا زیادتی نور کا سبب ہے۔ (مولف)

نماز کو ستون دین کہا گیا ہے:

۴۲۳۔ حدیث میں ہے الصلاة عماد الدین ضعیف۔

نماز دین کا ستون ہے (مولف)

سخی اور بخیل کے کھانے سے متعلق ایک حدیث:

۴۲۴۔ حدیث، طعام الجواد دواء وطعام البخیل داء. فی المقاصد رجاله ثقات وفی المختصر منکر.

سخی کا کھانا شفا ہے اور بخیل کا کھانا بیماری۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۵۶ ج ۳)

آب زمزم کے فوائد:

۴۲۵۔ حدیث فی المقاصد ماء زمزم لما شرب له ضعیف لکن له شاهد

آب زمزم اسی بات کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ (مولف) (ابن ماجہ ص ۲۲۶ باب الشرب من زمزم)

مجدد کے بارے میں ایک حدیث جلیل :

۴۲۶۔ فی مسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجددلھا دینھا . صححہ الحاکم ورواہ ابوداؤد۔

بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے ختم پر اس امت کے لئے ایک مجدد بھیجے گا کہ امت کے لئے اس کا دین تازہ کرے گا۔ (مولف) (ابوداؤد دوم ص ۵۸۹ کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرن المائۃ)

تین نفوس قدسیہ کی تخلیق ایک مٹی سے ہوئی حدیث میں ہے :

۴۲۷۔ فی الوحیز. انا وابوبکر وعمر خلقنا من تربۃ واحدۃ فیہ مجاھیل لہ طریق ولہ شاھد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ (مولف)

آخری زمانے کے خلفاء سے متعلق ایک حدیث :

۴۲۸۔ حدیث میں ہے یکون فی آخر الزمان خلیفۃ لایفضل علیہ ابوبکر ولاعمر۔

آخر زمانے میں ایک خلیفہ ایسا ہوگا کہ اس پر نہ ابوبکر کو فضیلت دیجائے گی نہ عمر کو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۴۳، منیر العین"

تعارف

نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ
(اقامت کے وران انگوٹھے چومنے کا شرعی حکم)

۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۳۳ھ کو فتاوی ادارہ معروف فتاوی اشرفیہ سے منقول مع جواب کے ایک سوال آیا کہ جس وقت موذن اقامت میں اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو سننے والا دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر رکھے یا نہیں؟

اور رکھنا کیسا ہے؟ اور یہ کہ اذان پر قیاس کر کے جواب تحریر نہ کریں۔

صاحب فتاوی اشرفیہ نے جو جواب تحریر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

"اول اذان ہی میں انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں اور کچھ بعض لوگوں نے اس بارے میں روایت کیا ہے وہ محققین کے نزدیک ثابت نہیں، مگر اقامت میں تو کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی موجود نہیں پس، اقامت میں انگوٹھے چومنا اذان کے وقت سے بھی زیادہ بدعت و بے اصل ہے اسی واسطے فقہاء نے اس کا بالکل انکار کیا ہے۔"

امام احمد رضا بریلوی نے سوال و جواب دونوں کا جواب دلائل ساطعہ سے اس طرح لکھا ہے کہ

مسلمان اگر وقت اقامت بھی تقبیل کرے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں، اور اسے شرعاً ناجائز نہ کہے گا مگر وہ کہ شرع پر افترا کرنا یا نام واکرام سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے جلتا ہے۔

اسی طرح نماز و استماع قرآن مجید و استماع خطبہ جن میں حرکت منع ہے اور ان کے امثال مواضع لزوم محذور کے سوا جہاں کہیں بھی یہ فعل بنظر تعظیم و محبت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہو جیسا کہ بعض محبان سرکار سے مشہور ہے بہر حال محبوب و محمود ہے۔

اور نام اقدس سن کر انگوٹھے چومنا آنکھوں سے لگانا عرفاً دلیل تعظیم و محبت ہے۔

پھر امام احمد رضا نے صاحب فتاوی اشرفیہ کے جواب بے صواب کی تیس (۳۰) وجوہات

سے تردید کی اور اخیر میں لکھا کہ

بالجملہ منکرین کے پاس کوئی دلیل نہیں، اور ادعائے بے دلیل سے بدتر کوئی شئی ذلیل نہیں۔

دربارۂ اذان تو احادیث وارد اور اس کا استحباب کتب فقہ میں مصرح تو انکار نہیں مگر جہل مبین اور بے منع شرعی منع کرنا ظلم مبین، کہ منع کا ادنیٰ درجہ کراہت ہے اور کراہت کے لئے دلیل خاص کی حاجت ہے اور بے دلیل شرعی ادعائے منع شریعت پر افترا و تہمت ہے۔

اقامت میں انگوٹھے چومنے کی تحقیق پر مشتمل ۱۴ صفحے کے اس رسالۂ جلیلہ میں آٹھ حدیثیں شامل ہیں۔

احادیث

نهج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة

انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا سنت صدیق ہے

۴۲۹۔ مسند الفردوس کی حدیث میں بروایت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ انہوں نے اذان میں نام سن کر انگلیوں کے پوروں کو بوسہ دیکر آنکھوں پر پھیرا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من فعل مثل مافعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی**

جو ایسا کرے جیسا میرے اس پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔

(المقاصد الحسنہ حرف المیم حدیث ۱۰۲۱ بیروت ص ۳۸۴)

۴۳۰۔ جامع الرموز و کنز العباد وغیرہما میں ہے **فانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکون له قائدا الی الجنة**

جو ایسا کرے گا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے جائیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۵۵ نهج السلامة" (جامع الرموز باب الاذان ایران ۱/ ۱۲۵)

سنت کا انکار کرنے والا ملعون ہے حدیث میں ہے

۴۳۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ستة لعنتهم لعنهم الله وکل نبی مجاب (الی قوله) والتارك لسنتی. رواه الترمذی عن ام المومنین والحاکم عنها وعن علی والطبرانی بلفظ سبعة لعنتهم وکل نبی مجاب عن عمر وبن شعوی رضی الله تعالیٰ عنهم بسند حسن.**

کچھ لوگ ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے ازانجملہ ایک وہ کہ میری سنت کا منکر ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶ نهج السلامة" (مشکوۃ اول ص ۲۲، باب الایمان بالقدر)

صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کی تاکید پر ایک حدیث

۴۳۲۔ حدیث میں ارشاد فرمایا **اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر**

ان دو کی پیروی کرو جو میرے بعد والی امت ہوں گے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ رواہ احمد والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ والرویانی والحاکم وصححہ وابن حبان فی صحیحہ عن حذیفۃ والترمذی والحاکم عن ابن مسعود وابن عدی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۵۶، نہج السلامۃ "(ترمذی اول ص ۲۰۷ مناقب ابو بکر صدیق)

جہاد و روزہ اور حج کے بارے میں ایک حدیث

۴۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا وفی حدیث حجوا تستغنوا.

جہاد کرو غنیمت پاؤ گے اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔ رواہ الاولی الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والاخری عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلا ووصلہ فی مسند الفردوس. (کنزالعمال ص ۴ ج ۵ الروایۃ الاخری) (مجمع الزوائد باب غزوا تغنموا الخ بیروت ۵ / ۲۲۳)

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنا اس کے غضب کا باعث ہے اس پر تین احادیث کریمہ۔

۴۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من لم یدع اللہ غضب علیہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ. (کنزالعمال ص ۲۲ ج ۲)

۴۳۵۔ وبلفظ من لم یسأل اللہ یغضب علیہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والترمذی وابن ماجۃ والبزار وابن حبان والحاکم وصححاہ

دونوں حدیثوں کا حاصل یہ کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے گا۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۷۵ ابواب ماجاء فی فضل الدعاء)

۴۳۶۔ وللعسکری عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی المواعظ بسند حسن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ من لایدعونی اغضب علیہ.

جو مجھ سے دعا نہ کرے گا میں اس پر غضب فرماؤں گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۶۰، نہج السلامۃ "(کنزالعمال ص ۳۹ ج ۲)

تعارف

ایذان الاجر فی اذان القبر

(دفن کے بعد قبر پر اذان کہنے کا ثبوت)

محرم الحرام ۱۳۰۷ھ میں استفتاء پیش ہوا کہ دفن کے وقت قبر پر اذان کہنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ:

بعض علمائے دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا اور حق یہ کہ اذان مذکور فی السوال کا جواز یقینی ہے ہرگز شرع مطہر سے اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں اور جس امر سے شرع منع نہ فرمائے اصلا ممنوع نہیں ہو سکتا، قائلان جواز کے لئے اسی قدر کافی ہے جو ممانعت کا مدعی ہو دلائل شرعیہ سے اپنا دعویٰ ثابت کرے۔

پھر بھی مقام تبرع میں امام احمد رضا بریلوی نے پندرہ دلیلوں سے ثابت کیا کہ اذان دافع بلا اور دافع شیطان ہے۔ اور حدیث وفقہ سے ثابت ہے کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو کیونکہ اس وقت شیطان اس کے پاس آکر بھلا دینے کی کوشش کرتا ہے، اسی طرح سوال نکیرین کے وقت بھی اسے کلمہ پاک سکھانے کی حاجت ہے کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے۔ اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے، اور بے شک اذان میں یہی کلمہ لاالہ الا اللہ تین جگہ موجود ہیں بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں، ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك تیرا رب کون ہے۔ **مادینك** تیرا دین کیا ہے۔ **ماکنت تقول فی هذا الرجل** تو اس مرد یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، من ربك کا جواب سیکھیں گے ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان

محمد رسول اللہ ، سوال ما کنت تقول فی ھذا الرجل کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں تمہیں اللہ کا رسول جانتا تھا اور حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح جواب مادیبک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ الصلوۃ عماد الدین تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔

آپ نے اس کے علاوہ اور بھی دلائل کثیرہ سے ثابت فرمایا کہ تدفین میت کے بعد قبر پر اذان کہنا یا تکبیر و دعا کہنا جائز و مسنون ہے پھر امام احمد رضا نے اس رسالے کے اخیر میں اذان کی بدولت ۲۲ فوائد و منافع رقم کیے ہیں جو مردوں اور زندوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

اذان قبر کے ثبوت میں جملہ سائز کے ۱۵ صفحات پر مشتمل اس رسالہ نافعہ میں ۳۵ احادیث مبارکہ شامل بحث ہیں۔

احادیث

ایذان الاجر فی اذان القبر

جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال تلقین ہوتا ہے تو شیطان رجیم وہاں بھی حاضر ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے اس پر یہ حدیث

۴۳۷۔ امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں ان المیت اذا سئل من ربك ترأی له الشیطان فیشیر الی نفسه ای انا ربك ، فلهذا ورد سوال التثبیت له حین یسئل

یعنی جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اس پر ظاہر ہوتا اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کے لئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعاء کریں۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۶ بذل لاجر" (نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول الاصل التاسع و الاربعون الخ بیروت ص ۳۲۳)

اذان شیطان کو دفع کرتی ہے :

۴۳۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا ادن المؤذن ادبر الشیطان وله حصاص جب مؤذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز زناں بھاگتا ہے۔ (مسلم اول ص ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۳۹۔ صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے واضح کہ چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم اول ۱۶۷، باب فضل الاذان الخ)

۴۴۰۔ اور خود حدیث میں آیا جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔ اخرجه الامام ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی اوسط معاجمه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه.

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی دعائے رحمت کے سبب تنگی قبر دور ہو گئی۔

۴۴۱۔ امام احمد و طبرانی و بیہقی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روای قال لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایۃ) وسوی علیہ سبح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسبح الناس معہ طویلا ثم کبر وکبر الناس ثم قالوا یا رسول اللہ لم سبحت (زاد فی روایۃ) ثم کبرت قال لقد تضایق علی ھذا الرجل الصالح قبرہ حتی فرج اللہ تعالیٰ عنہ۔

یعنی جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحن اللہ سبحن اللہ فرماتے رہے اور صحابۂ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر حضور اللہ اکبر اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہا کئے پھر صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے ارشاد فرمایا اس نیک مرد پر اس کی قبر تنگ ہوئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۶۷، ابدان الاجر" (مسند احمد ص ۳۵۹ ج ۳)

میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔

۴۴۲۔ حدیث متواتر میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ۔

اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ سکھاؤ۔ رواہ احمد ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری وابن ماجۃ کمسلم عن ابی ھریرۃ وکالنسائی عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۶۸، ابدان الاجر" (مسلم اول ۳۰۰، کتاب الجنائز)

تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے:

۴۴۳۔ ابویعلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اطفئوا الحریق بالتکبیر۔

آگ کو تکبیر سے بجھاؤ۔ (مجمع الزوائد باب ما یقول عند الحریق بیروت ۱۰/ ۱۳۸)

۴۴۴۔ ابن عدی حضرت عبداللہ بن عباس اور وہ اور ابن السنی وابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم الحریق فکبروا فانہ یطفی النار۔

جب آگ دیکھو اللہ اکبر اللہ اکبر کی بکثرت تکرار کرو وہ آگ کو بجھا دیتا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۲۹ ایمان الاجر" (الکامل فی ضعفاء الرجال عبداللہ بن لہیعہ سالنگ بل ۳ / ۱۳۲۹)

دفن میت کے بعد دعا کرنے کے بارے میں چند حدیثیں

۳۲۵۔ ابن ماجہ و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی قال حضرت ابن عمر فی جنازۃ فلما وضعها فی اللحد قال بسم اللہ وفی سبیل اللہ فلما اخذ فی تسویۃ اللحد قال اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر ثم قال سمعته من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھذا مختصر۔

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسے لحد میں رکھا کہا بسم اللہ وفی سبیل اللہ جب لحد برابر کرنے لگے کہا الٰہی اسے شیطان سے بچا اور عذاب قبر سے امان دے پھر فرمایا میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۷۰ ایمان الاجر" (ابن ماجہ ص ۱۱۲، باب ماجاء فی ادخال المیت القبر)

۳۲۶۔ اثر امام ترمذی حکیم قدس سرہ الکریم بسند عمرو بن مرہ تابعی سے روایت کرتے ہیں کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم

یعنی صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں الٰہی اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۷۰ ایمان الاجر" (نوادر الاصول الفصل التاسع الاربعون، بیروت ص ۳۲۳)

۳۲۷۔ اثر ابن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف میں خیثمہ سے راوی کانوا یستحبون اذا دفن المیت ان یقولوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اللھم اجرہ من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم۔

مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں یوں کہیں اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر الٰہی اسے عذاب قبر و عذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش (مصنف ابن ابی شیبۃ ماقالوا اذا وضع المیت فی قبرہ۔ کراچی ۳ / ۳۲۹)

۳۲۸۔ ابوداؤد و حاکم و بیہقی امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ و قال استغفروا

لاخیکم وسلوا (واسألوا) له بالتثبیت فانه الآن یسأل

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس سے سوال ہوگا۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت)

۴۴۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعد ماسوی علیہ فیقول اللھم نزل بک صاحبنا وخلف الدنیا خلف ظھرہ اللھم ثبت عند المسئلۃ نطقہ ولا تبتلہ فی قبرہ بما لاطاقۃ لہ بہ۔

یعنی جب مردہ دفن ہو کر قبر درست ہو جاتی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہو کر دعا کرتے الٰہی ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا الٰہی سوال کے وقت اس کی زبان درست رکھ اور قبر پر اس پر وہ بلا نہ ڈال جس کی اسے طاقت نہ ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷ ایدان الاجر" (انذر المنثور زیر آیت ویثبت اللہ الذین آمنوا الخ قم ایران ۴ ۸۳)

دعا سے متعلق دو حدیثیں:

۴۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الدعاء الحمد للہ

سب دعاؤں سے افضل دعاء الحمد للہ ہے اخرجہ الترمذی وحسنہ والنسائی وابن حبان والحاکم وصححہ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ترمذی دوم ص ۱۷۶، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

۴۵۱۔ صحیحین میں ہے ایک سفر میں لوگوں نے بآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو انکم لاتدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا

تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۲ ایدان الاجر" (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبۃ)

دو دعائیں قبول ہوتی ہیں حدیث میں ہے:

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثنتان لاترد الدعاء عند النداء وعند الناس

دو دعائیں رد نہیں ہوتیں، یک اذان کے وقت اور ایک جہاد میں جب کفار سے لڑائی شروع ہو۔ (ابوداؤد اول ص ۳۴۳ باب الدعاء عند اللقاء)

۳۵۳۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء واستجیب الدعاء۔**

جب اذان دینے والا اذان دیتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے اخرجہ ابویعلی والحاکم عن ابی امامۃ الباھلی وابوداؤد الطیالسی و ابویعلی والضیاء فی المختارۃ بسند حسن عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (کنز العمال ص ۲۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے۔

۳۵۴۔ امام احمد مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ۔**

جب تو حاجی سے ملے اسے سلام کر اور مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس سے اپنے لئے استغفار کرا کہ وہ مغفور ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۹۷۳ ایدان الاجر" (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

اذان باعث مغفرت ہے اور مؤذن مغفور ہے حدیث میں ہے

۳۵۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یغفر للمؤذن منتھی اذانہ ویستغفر لہ کل رطب ویابس سمعہ۔**

اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے مؤذن کے لئے اتنی ہی وسیع مغفرت آتی ہے اور جس تر و خشک چیز کو اس کی آواز پہنچتی ہے اذان دینے والے کے لئے استغفار کرتی ہے۔ اخرجہ الامام احمد بسند صحیح واللفظ لہ والبزار والطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ونحوہ عند احمد وابی داؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ و بن حبان من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصدرہ عند احمد والنسائی بسند حسن جید عن البراء بن عازب والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ ولہ فی الاوساط عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۹۷۳ ایدان الاجر" (مسند احمد ص ۲۹۸ ج ۲)

ذکر اللہ سے عذاب الٰہی دفع ہوتا ہے اور اس کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اس پر تین

احادیث مبارکہ :

۴۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما من شئی انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ**

کوئی چیز ذکر خدا سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں۔ رواہ الامام احمد عن معاذ بن جبل و ابن ابی الدنیا و البیھقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳، ایدان الاحر" (مسند احمد مرویات معاذ بن جبل ۵ / ۲۳۹)

۴۵۷۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح حدیث میں ذکر کرنیوالوں کی سبت فرماتے ہیں **حفتھم الملئکۃ و غشیتھم الرحمۃ و نزلت علیھم السکینۃ**

انہیں ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ اور چین اترتا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ وابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (مسلم دوم ص ۳۴۵، باب فضل الاجتماع علی تلاوت القرآن)

۴۵۸۔ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں **عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ**

نیکوں کے ذکر کے وقت رحمت الٰہی اترتی ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین الطائفۃ الثانیۃ التخلص بالعزلۃ الخ بیروت ۶ / ۶۵۰)

اذان دافع وحشت اور باعث اطمینان خاطر ہے :

۴۵۹۔ ابو نعیم وابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **نزل آدم بالھند واستوحش فنزل جبرئیل علیہ الصلاۃ والسلام فنادی بالاذان. الحدیث**

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت سے ہندوستان میں اترے انھیں گھبراہٹ ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام نے اتر کر اذان دی۔ (حلیۃ الاولیاء مرویات عمرو بن قیس ص ۲۹۹ بیروت ۲ / ۱۰۷)

یکس مسلمان کی اعانت اللہ عزوجل کو نہایت پسند ہے حدیث میں ہے :

۴۶۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ۔**

اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمانوں کی مدد میں ہے۔ رواہ

مسلم و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۵ ایدان الاجر" (مسلم دوم ص ۳۴۵ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

اذان واقع غم والم ہے۔

۳۶۱۔ مسند الفردوس میں حضرت جناب امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی قال رأنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب انی اراك حزینا فمر بعض اهلك یؤذن فی اذنك فانه دواء للهم

یعنی مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غمگین دیکھا ارشاد فرمایا اے علی میں تجھے غمگین پاتا ہوں اپنے کسی گھر والے سے کہہ کہ تیرے کان میں اذان کہے اذان غم و پریشانی کی دافع ہے۔ مولی علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب نے فرمایا فجربته فوجدته کذلك۔

ہم نے اسے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔ ذکره ابن حجر کما فی المرقاة۔ (مرقاة المفاتیح باب الاذان ۲/۱۳۹ ملتان)

جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور فرمائے گا حدیث میں ہے۔

۳۶۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیمة۔

جو اپنے مسلمان بھائی کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہو اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے۔ رواه الشیخان و ابوداؤد عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری ۱/۳۳۰، باب لایظلم المسلم المسلم الخ) (ابوداؤد دوم ص ۶۷۰ باب المواخاة)

مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے:

۳۶۳۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۲ ص ۶۷۶ ایدان الاجر" (کنز العمال ص ۳۶۹ ج ۶)

۴۶۴۔ طبرانی معجم کبیر و معجم اوسط میں حضرت امام ابن امام سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من موجبات المغفرۃ ادخالك السرور علی اخیك المسلم

بے شک موجبات مغفرت سے ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کو خوش کرنا۔ "فتاوی رضویہ ج ۲ ص ۲۷۹ الدان الاخر" (کنزالعمال ص ۲۶۸ ج ۶)

بکثرت ذکر الٰہی کرنے کی ترغیب پر چار حدیث کریمہ :

۴۶۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون

اللہ کا ذکر اس درجہ بکثرت کرو کہ لوگ مجنون بتائیں۔ اخرجہ احمد و ابویعلی وابن حبان والحاکم والبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۳۸۳ ج ۳)

۴۶۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذکروا اللہ عند کل حجر وشجر

ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ اخرجہ الامام احمد فی کتاب الزھد والطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن (المعجم الکبیر مرویات معاذ بن جبل حدیث ۳۳۱ بیروت ۲۰/ ۱۵۹)

۴۶۷۔ اثر۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لم یفرض اللہ علی عبادہ فریضۃ الا جعل لھا حدا معلوما ثم عذر اھلھا فی حال العذر غیر الذکر فانہ لم یجعل لہ حدا انتھی الیہ ولم یعذر احدا ترکہ الا مغلوبا علی عقلہ وامرھم بہ فی الاحوال کلھا.

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کوئی فرض مقرر نہ فرمایا مگر یہ کہ اس کے لئے ایک حد معین کردی پھر عذر کی حالت میں لوگوں کو اس سے معذور رکھا سوا ذکر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کوئی حد نہ رکھی جس پر انتہا ہو اور نہ کسی کو اس کے ترک میں معذور رکھا مگر وہ جس کی عقل سلامت نہ رہے اور بندوں کو تمام احوال میں ذکر کا حکم دیا۔ (تفسیر البغوی المعروف بہ معالم التنزیل مع تفسیر خازن البابی مصر ۵/ ۲۶۵)

۴۶۸۔ اثر۔ ان کے شاگرد امام مجاہد فرماتے ہیں الذکر الکثیر ان لایتناھی ابدا۔

ذکر کثیر یہ ہے کہ کبھی ختم نہ ہو۔ ذکرھما فی المعالم وغیرھما۔ "فتاوی رضویہ ج ۲

ص ۷۷ ۲ ایدان الاجر" (تفسیر بغوی مصر ۵/ ۲۶۵)

مسلمان کو نفع پہنچانا کار ثواب ہے حدیث میں ہے۔

۴۶۹۔ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو کوئی نفع پہنچائے تو لازم و مناسب ہے کہ پہنچائے۔ رواہ احمد و مسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسند احمد ص ۳۵۶ ج ۳) (مسلم ۲/ ۲۲۳ باب استحباب الرقیۃ من العین الخ)

مومن کی نیت صادقہ اس کے عمل سے افضل ہے حدیث میں ہے

۴۷۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں نیۃ المؤمن خیر من عملہ

مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ رواہ البیہقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۲۸۰ ایدان الاجر" (کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۳)

جہاں اذان کہی جاتی ہے وہ جگہ اس دن عذاب سے مامون ہو جاتی ہے۔

۴۷۱۔ طبرانی معاجیم ثلثہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اذن فی قریۃ امنہا اللہ من عذابہ فی ذلک الیوم وشاہدہ عندہ. فی الکبیر من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب کسی گاؤں میں اذان ہو اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے عذاب سے محفوظ رکھے گا اور اسے اپنے مشاہدۂ قربت میں رکھے گا۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۲۷۴ ایدان الاجر" (المعجم الکبیر مرویات ابی مالک حدیث ۷۴۶، بیروت ۱/ ۲۵۷)

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

فقہی مسائل کا خزانہ "فتاویٰ رضویہ جلد سوم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقاہت واصابت رائے کی زندۂ جاوید تصویر ہے۔ اس جلد میں مندرجہ ذیل بیس ابواب وفصول پر مدلل وجامع بحث کی گئی ہے۔

باب شروط الصلوة، باب اماكن الصلوة، باب صفة الصلوة، باب القراءة، باب الامامة، باب الجماعة، فصل المسبوق، فصل الاستخلاف، باب مفسدات الصلوة، باب مكروهات الصلوة، باب الوتر والنوافل، باب احكام المسجد، باب ادراك الفريضة، باب قضاء الفوائت، باب سجود السهو، باب سجود التلاوة، باب صلاة المسافر، باب الجمعة، باب العيدين، باب الكسوف والاستسقاء.

ان ابواب وفصول کے علاوہ اس جلد میں مندرجہ ۳۶ موضوعات پر بھی ضمناً ہزاروں مسائل مذکور ہیں۔

اوقات[۱]، اذان واقامت[۲]، مسائل لقمہ[۳]، اعتکاف[۴]، احکام قبور[۵]، تفسیر وعلوم قرآن[۶]، فوائد حدیثیہ[۷]، فوائد فقہیہ[۸]، فوائد اصولیہ[۹]، رسم المفتی[۱۰]، اسماء الرجال[۱۱]، عقائد وکلام[۱۲]، مسئلہ تقلید[۱۳]، مناظرہ[۱۴]، رد بدمذہبان[۱۵]، بیع وشراء[۱۶]، وقف[۱۷]، اجارہ[۱۸]، غصب[۱۹]، قسم[۲۰]، حدود[۲۱]، حظر واباحت[۲۲]، مداینات[۲۳]، نفقات[۲۴]، رضاعت[۲۵]، حیلۂ اسقاط[۲۶]، ذکر الٰہی[۲۷]، آداب دعاء[۲۸]، تمدن[۲۹]، سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم[۳۰]، فضائل ومناقب[۳۱]، تاریخ وتذکرہ[۳۲]، تصوف واخلاق[۳۳]، منطق[۳۴]، لغت[۳۵]، ہندسہ وریاضی[۳۶]۔

اس کے علاوہ انتہائی وقیع اور گرانقدر تحقیقات وتدقیقات پر مشتمل سولہ رسائل بھی پیش نظر جلد میں شامل ہیں ان میں سے میں نے ۱۳ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا اور ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ تین رسالے یہ ہیں۔

نعم الزاد لروم الضاد (ضاد پڑھنے کا بہترین طریقہ)

یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے اس میں امام احمد رضا بریلوی نے حروف کے مخارج وصفات پر

محققانہ گفتگو کی ہے خصوصاً حرف ضاد کا مخرج متعین کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ

اس حرف کو اللہ تعالیٰ نے اتنا بلند پیدا کیا ہے کہ کوئی حرف بھی اس کا قریبی گردانا نہیں جاسکتا، اور یہ کہ تمام حروف آپس میں متباین اور ان کے مخارج الگ الگ ہیں لہذا اضاد کا کسی بھی حرف کے ساتھ بدل کر پڑھنا مردود اور ناجائز ہے۔

۲۔القطوف الدانیة لمن احسن الجماعة الثانیة (جماعت ثانیہ کے ثبوت میں)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جماعت ثانیہ کے ثبوت میں نادر تحقیقات قلمبند کی ہیں اور ایک ضابطہ تحریر کیا ہے کہ جب جماعت اولیٰ اہل مسجد یا اہل مذہب کی نہ ہو یا اپنے مذہب میں فاسد یا مکروہ ہو تو جماعت ثانیہ کی مطلقاً اجازت ہے۔ پھر تکرار جماعت کے جواز و افضلیت کی بارہ صورتیں رقم کی ہیں جن میں نزاع کی اصلاً گنجائش نہیں۔

۳۔ازھار الانوار من صبا صلوة الاسرار (نماز غوثیہ سے متعلق اہم نکات اور اس کے پڑھنے کا طریقہ)

اس رسالے میں متعدد طریقوں سے اسلاف علماء و صلحاء کرام سے منقول ہے کہ حضرت محبوب سبحانی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس نے کسی مصیبت میں میرا وسیلہ دیا تو اس کی مصیبت ختم ہو گئی، اور جس نے اپنی حاجت کے لئے مجھ سے مدد مانگی تو اس کی حاجت پوری ہو گی اور جس نے نماز مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھ کر صلاۃ و سلام پڑھا اور پھر عراق کی جانب گیارہ قدم میرا نام کہتے ہوئے چلا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرمائے گا۔

امام احمد رضا نے یہ رسالہ مبارکہ خالص عربی زبان میں تالیف فرمایا اور دلائل کثیرہ اور اقوال سلف سے ثابت کیا کہ نماز غوثیہ بزرگان دین کے معمولات میں سے ہے۔

اور مندرجہ ذیل گیارہ رسائل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اس جلد میں شامل نہیں ہو سکے ہیں۔

۱۔حسن البراعة فی تنفیذ حکم الجماعة۔ (جماعت اولیٰ کے بیان میں)

۲۔جمال الاجمال لتوقیف حکم الصلوة فی النعال۔ (جوتے پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں)

۳۔ازین کافل لحکم القعدة فی المکتوبة والنوافل۔ (نماز فرض و نفل میں قعدہ کا کیا حکم ہے)

۴۔الطرة فی ستر العورۃ۔ (ستر عورت کے بیان میں)

۵۔شمامة العنبر فی النداء باداء العصر۔ (اذان جمعہ بیرون مسجد محاذی منبر ہونی چاہئے۔

۶۔ لوامع البها فی المصر للجمعة والاربع عقیبها۔ (جمعہ کے لئے شہر شرط ہونے اور احتیاطی ظہر کے بیان میں)

۷۔ احسن المقاصد فی بیان ماتنزہ عنه المساجد۔(مسجد میں کیا کیا کام ناروا ہیں)

۸۔ رعایة المة فی ان التهجد نفل او سنة۔ (نماز تہجد نفل ہے یا سنت)

۹۔ ما یحلی الاصر عن تحدید المصر (شہر کی تعریف اور جمعہ وعیدین کہاں جائز ہیں)

۱۰۔الرد الاشد البهی فی هجر الجماعة الاگگهی۔ (گنگوہی کا رد جماعت ثانیہ کے بیان میں)

۱۱۔ وشاح الجید فی تحلیل معانقة العید۔ (نماز عید کے بعد معانقہ کے جائز ہونے کا بیان)

اور اس جلد کے حاشیہ پر کہیں کہیں اہم علمی فوائد و نکات بھی مندرج ہیں۔

جہازی سائز کے ۸۱۵ صفحات پر مشتمل اس جلد میں ۱۰۳۶ سوالوں کے جوابات کے ضمن میں کثیر مسائل فقہیہ اور فوائد نافعہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر ۵۶۲ حدیثیں شامل ہیں۔

تعارف

هداية المتعال في حد الاستقبال

(استقبال قبلہ کی تعیین میں اللہ جل شانہ کی رہنمائی)

۲۴ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کو سوال آیا کہ ہندوستان میں قبلہ کی صحیح سمت کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں پانچ فادات ذکر کرنے کے بعد جہت قبلہ کی تعیین و تحدید کے چند طریقے تحریر کیے۔

۱۔ جب تک مشارق و مغارب نہ بدلیں جہت نہ بدلے گی۔

۲۔ علمائے کتب میں شہرت واقعیہ رکھتا ہے کہ اتنا پھر سکتا ہے جس میں منہ یعنی وجہ کا کوئی حصہ مقابل کعبہ معظمہ رہے دو مسطح چیزوں میں مقابلہ تھوڑے انحراف سے زائل ہو جاتا ہے مگر قوس کا مقابلہ بے انحراف کثیر زائل نہ ہوگا، اور حق جل وعلا نے انسان کا چہرہ مقوس بنایا ہے تو جب تک کوئی حصۂ رخ مقابل رہے گا استقبال بالوجہ حاصل رہے گا۔

۳۔ وسط راس مقابل ہر دو چشم سے ایک زاویہ بنائے آنکھوں پر گزرتے دو خط نکلیں یہ جہاں تک پھیلیں کعبہ جب تک ان کے اندر ہے جہت باقی ہے اور دونوں سے باہر واقع ہو تو نہیں۔

۴۔ کعبہ کی جہت یہ کہ نمازی کی جبین سے نکلنے والا خط کعبہ پر سے گزرنے والے خط سے سیدھا اس طرح ملے کہ اس سے دو قائمہ زاویے حاصل ہو جائیں۔

۵۔ نمازی کے چہرہ کی طرف زاویہ قائمہ پر سیدھا خط افق کی طرف فرض کیا جائے تو وہ خط کعبہ یا ہوائے کعبہ پر سے گزرے۔

۶۔ اہل مشرق کا قبلہ مغرب ہے، اہلِ مغرب کا مشرق، اہل جنوب کا شمال، اہل شمال کا جنوب، تو جب تک ایک جہت دوسرے سے نہ بدلے مثلاً ربع مغرب میں قبلہ ہے یہ ربع شمال یا ربع جنوب کی طرف منہ کرے جہت قبلہ باقی رہے گی۔

اس لئے ہندوستان میں ستارۂ قطب داہنے شانے پر لیا گیا اور قدیم سے عام مساجد اسی سمت پر بنیں کہ بین المغربین کا اوسط مغرب اعتدال تھا اور اس کی طرف توجہ میں قطب سیدھے ہی

شانے پر ہوتا ہے۔

اور ہندوستان کے طول و عرض کے متعلق امام احمد رضا نے ایک لطیف بات تحریر کی ہے کہ :

ہندوستان آٹھ درجے عرض شمالی سے پینتیس درجے تک آباد ہے، اور طول شرقی چھیاسٹھ درجے سے بانوے تک، یہ بھی ہندوستان کی خوش نصیبی ہے کہ ۶۶ عدد ہیں اسم جلالت اللہ کے، اور ۹۲ نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔

اور سوال میں صرف ہندوستان کی سمت قبلہ مطلوب تھی، مگر امام احمد رضا نے جیسا کہ ان کا طریقہ استدلال اور وطیرۂ تحقیق و تدقیق ہے کہ اس کے کسی بھی گوشہ کو قلم انداز نہیں کرتے ہیں، ہندوستان کی جہت قبلہ متعین کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر کثیر ممالک کے سمت قبلہ کی بھی تعیین و تشریح کی ہے مثلاً :

بخارا، سمرقند، نسف، ترمذ، بلخ، مرو، سرخس وغیرہا کا قبلہ مسقط راس العقرب بتایا۔

بیت المقدس، حلب، دمشق، رملہ، نابلس وغیرہا تمام ملک شام کا قبلہ ستارۂ قطب کو پس پشت لینا ٹھہرایا وغیر ذلک۔

متعدد کتب اور اقوال ائمہ کے حوالوں سے مزین ۲۷ صفحے کے اس محققانہ رسالے میں چھ حدیثیں موجود ہیں۔

احادیث

هداية المتعال فی حد الاستقبال

نماز عیدین میں سترہ نصب کرنے کے بارے میں تین احادیث کریمہ

۱۔ صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان ترکز الحربة قدامه یوم الفطر والنحر ثم یصلی۔

بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نیزہ نصب کیا جاتا پھر حضور نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب الصلاة الی الحربة یوم العید)

۲۔ انہیں کی دوسری روایت میں ہے قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یخرج الی المصلیٰ والعنزة بین یدیه تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیه فیصلی الیها۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے جاتے اور نیزہ حضور کے سامنے لے جایا جاتا اور عید گاہ میں حضور کے سامنے نصب کر دیا جاتا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے سترہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۳۳، باب حمل العنزة او الحربة)

۳۔ سنن ابن ماجة وصحیح ابن خزیمة مستخرج اسماعیلی میں زائد کیا و ذلك لان المصلیٰ کان فضاء لیس فیه شئی یستربه۔

یعنی عید گاہ میں اس لئے نصب کرتے کہ عید گاہ کھلا میدان ہوتی اس میں سترہ کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ (مولف) "الوفی رضویہ ج ۳ ص ۱۶، هداية المتعال" (ابن ماجہ ص ۹۳، باب ماجاء فی الحربة یوم العید)

ست قبلہ سے متعلق دو حدیثیں :

۴۔ ترمذی وابن ماجہ وحاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا بر شرط بخاری و مسلم صحیح ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایامابین المشرق والمغرب قبلة

مشرق ومغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ امام مالک مؤطا اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور عبدالرزاق مصنفات اور بیہقی سنن اور ابوالعباس اصم اپنے جزو حدیثی میں راوی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایامابین المشرق والمغرب، قبلة۔(ترمذی اول ص۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلة)

۵۔ جامع ترمذی میں یہ قول متعدد صحابۂ کرام مثل امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وحضرت عبداللہ بن عباس وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہونا بیان کیا اور کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

اذا جعلت المغرب عن یمینك والمشرق عن یسارك فما بینهما قبلة اذا استقبلت القبلة

جب تو مغرب کو داہنے ہاتھ پر لے اور مشرق کو بائیں پر تو ان دونوں کے اندر قبلہ ہے اس وقت روبقبلہ ہولیا۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱ هداية المتعال "(ترمذی اول ص۷۹، باب ماجاء ان بین المشرق والمغرب قبلة)

قضائے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال واستدبار منع ہے :

۶۔ امام احمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی وابن ماجہ وغیرہم حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یولها ظهره ولکن شرقوا او غربوا.

جب تم میں کوئی شخص پاخانے کو جائے تو نہ قبلہ کو منہ کرے نہ پیٹھ ہاں پورب پچھم منہ کرو۔ مدینہ طیبہ کا قبلہ جانب جنوب ہے لہذا اشرقا غربا منہ کرنا فرمایا۔ ہمارے بلاد میں جنوباً شمالاً ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۲ هداية المتعال "(بخاری اول ص۲۶، باب لا تستقبل القبلة بغائط الخ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

عورت پر پردہ واجب ہے مگر گٹوں سے نیچے ناخن تک دونوں ہاتھ اصلا عورت نہیں حدیث میں ہے :

۷۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الجارية اذا حاضت لم يصلح ان يرى منها الا وجهها ويديها الى المفصل. ابوداؤد مرسلا

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لڑکی کو جب حیض آئے تو نہیں لائق ہے کہ اس کا جسم دکھے بجز چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کے یعنی لڑکی جب بالغ ہو جائے تو اس پر پردہ واجب ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص " (مراسیل ابوداؤد ص ۱۸ باب ماجاء فی اللباس)

قطع صف ممنوع ہے حدیث میں ہے :

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله.

جو صف ملائے اللہ اسے ملائے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱۲" (نسائی اول ص ۱۳۱ باب من وصل صفا)

مرد تکبیر تحریمہ کے بعد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں :

۹۔ روى ابوبكر بن ابى شيبة فى مصنفه قال حدثنا وكيع عن موسىٰ بن عمير عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنه قال رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وضع يمينه على شماله فى الصلاة تحت السرة

علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد گرامی سے راوی انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست راست کو دست چپ پر نماز میں ناف کے نیچے رکھے ہیں۔ مردوں کیلئے سنت ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں۔ (مولف) (مصنف ابن ابی شیبۃ وضع الیمین علی الشمال من کتاب الصلوۃ کراچی ۱/۳۹۰)

عورت تحریمہ کے بعد سینے پر ہاتھ باندھیں

۱۰۔ ابن خزیمة عن وائل بن حجر رضی الله تعالیٰ عنه قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فوضع یده الیمنٰی علی یده الیسریٰ علی صدره

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دیکھا کہ اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینہ کے اوپر رکھے ہیں۔ عورتوں کے لیے سنت ہے کہ وہ سینہ کے اوپر ہاتھ باندھیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص: ۳۶" (صحیح ابن خزیمة باب وضع الیمین علی الشمال الخ بیروت ۱/ ۲۴۳)

مردوں کی پہلی صف بہتر ہے اور عورتوں کی آخری اس پر ایک حدیث:

۱۱۔ حدیث خیر صفوف الرجال اولها وشرها آخرها وخیر صفوف النساء آخرها وشرها اولها اخرجه الستة الا البخاری عن ابی هریرة والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة وعن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم

مردوں کی بہترین صف پہلی صف ہے اور خیر سے خالی صف آخری صف ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری صف ہے اور بھلائی سے خالی پہلی صف ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۱۸۲، باب تسویة الصفوف واقامتها)

عورت کو گوشۂ تنہائی میں نماز ادا کرنا بہتر ہے:

۱۲۔ حدیث میں ہے صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها اخرجه ابوداؤد عن ابی مسعود والحاکم عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صالح

عورت کی نماز گھر میں اس کے چھوٹے کمرے سے مخصوص مکان میں افضل ہے اور مکان سے کوٹھری میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ اہتمام پردہ کے لحاظ سے یہ حکم ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص: ۸۴ باب التشدید فی ذلك)

عورتوں کی صف سب سے آخر میں ہوتی تھی:

۱۳۔ عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فرموده اخروهن من حیث اخرهن الله اخرجه عبدالرزاق فی المصنف وعن طریقه الطبرانی فی المعجم.

عورتوں کو مؤخر رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر میں مؤخر فرمایا ہے۔ (مولف) (مصنف،

عبدالرزاق باب شهود النساء والجماعة بیروت ۳/۱۳۹)

عورتیں حالت نماز میں پیٹ کو رانوں سے ملائیں حدیث میں ہے :

۱۴۔ ابوداؤد فی المراسیل عن یزید بن حبیب ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی بعض الارض

یزید بن حبیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں فرمایا جب تم سجدہ کرو تو جسم کے بعض حصہ کو زمین سے ملاؤ۔ (مولف)(مراسیل ابوداؤد ص ۸ باب ماجاء فیمن نام عن الصلاۃ)

۱۵۔رواه الامام ابوحنیفة عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وفی الباب عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال اذا صلت المرأة فلتحتفز

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ جب عورت نماز پڑھے تو تورک کرے یعنی سرین پر بیٹھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص: ۲۷۴" (الصحاح باب الزاء فصل الحاء بیروت ۳/۸۷۴)

صف کے بیچ میں ستون وغیرہ حائل نہ ہو کہ اس سے صف قطع ہو جاتی ہے :

۱۶۔ سنن ابن ماجہ میں ہے عن معویة بن قرة عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه قال کنا ننهی ان نصف بین السواری علی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ونطرد عنها طردا

یعنی قرہ بن ابی ایاس مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں دو ستونوں کے بیچ میں صف باندھنے سے منع فرمایا جاتا اور وہاں سے دھکے دیکر ہٹائے جاتے تھے۔ (ابن ماجہ اول ص ۷۱ باب الصلاۃ بین السواری فی الصف)

۱۷۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و صحیح حاکم میں ہے۔ عن عبدالحمید بن محمود قال صلینا خلف امیر من الامراء فاضطرنا الناس فصلینا بین الساریتین فلما صلینا قال انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه کنا نتقی علی عهد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

یعنی ایک تابعی کہتے ہیں ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی لوگوں نے ہمیں مجبور کیا کہ

ہمیں دو ستونوں میں نماز پڑھنی ہوئی انس بن مالک نے فرمایا ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس سے بچتے تھے۔ (ترمذی اول ص ۵۳ باب ماجاء فی کراھیۃ الصف الخ)

۱۸۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں من قبیل باب الصلاۃ الی الراحلۃ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انھوں نے فرمایا لاتصفوا بین الاساطین واتموا الصفوف۔

ستونوں کے بیچ میں صف نہ باندھو اور صفیں پوری کرو۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۲۰"

(عمدۃ القاری شرح البخاری ۴ / ۲۸۶ باب الصلوۃ بین السواری الخ)

تنہا ایک آدمی دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھ سکتا ہے :

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔ کما ثبت فی الصحاح عن ابن عمر عن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۳"

التحیات میں انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کے بارے میں چار حدیثیں :

۲۰۔ اخرج مسلم فی صحیحہ عن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال فیہ وضع (یرید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کفہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ کلھا واشار باصبعہ التی تلی الابھام۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھا اور سب انگلیاں بند کر کے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔ (مسلم اول ص ۲۱۶، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ الخ)

۲۱۔ اخرج ابن السکن فی صحیحہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاشارۃ بالاصبع اشد علی الشیطان من الحدید

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر دھار دار ہتھیار سے زیادہ سخت ہے۔ (مسند احمد ۲ / ۱۱۹، مسند عبداللہ بن عمر)

۲۲۔ وعنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضاً عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھی مذعرۃ للشیطان

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شیطان کے دل میں خوف ڈالنے والا

ہے۔(کنزالعمال ص۳۰۹ج۷)

۲۳۔ اخرج ابوداؤد والبیھقی وغیرھما عن سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عقد فی جلوس التشھد الخنصر والبنصر ثم حلق الوسطی بالابھام واشار بالسبابۃ

یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے جلسہ تشہد میں چھوٹی، انگلی اور اس کی برابر والی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ وبمعناہ اخرج ابن حبان فی صحیحہ" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۸"(السنن الکبری للبیھقی باب من روی فی تحلیق الوسطی الخ بیروت ۲/۱۳۱)

صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ سنن ابی داؤد و سنن نسائی و جامع ترمذی وغیرہا میں ایسی سند سے ہے جس کے رجال صحیح مسلم ہیں بطریق عاصم بن کلیب عن عبدالرحمن بن الاسود عن علقمۃ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال الا اخبرکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال فقام فرفع یدیہ اول مرۃ ثم لم یعد۔

یعنی انھوں نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر نہ دوں کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نماز کس طرح پڑھتے تھے یہ کہہ کر نماز کو کھڑے ہوئے تو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر نہ اٹھائے۔ حدیث ابن مسعود حدیث حسن۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۹" (نسائی اول ص ۱۵۸ باب رفع الیدین للرکوع الخ)

عمامہ اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت و برکت سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۲۵۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ عزوجل وملئکتہ یصلون علی اصحاب العمائم یوم الجمعۃ.

یعنی بے شک اللہ اور اس کے فرشتے جمعہ میں عمامہ باندھے ہوؤں پر درود بھیجتے ہیں۔ اقتصر الحافظان العراقی والعسقلانی فی تخریجی احادیث الاحیاء والرافعی علی تصعیفہ قالہ السیوطی فی اللآلی و اورد الحدیث فی جامعہ الصغیر منترما ان لایورد فیہ موضوعا (مجمع الزوائد، باب اللباس للجمعۃ بیروت ۲/۱۷۶)

۲۶۔ ابن عساکر والدیلمی وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول صلاۃ تطوع اوفریضۃ بعمامۃ تعدل خمس وعشرین صلاۃ بلا عمامۃ وجمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلاعمامۃ

یعنی ایک نماز نفل ہو یا فرض عمامہ کے ساتھ پچیس نماز بے عمامہ کی برابر ہے اور ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بے عمامہ کے ہمسر۔ اوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر (کنزالعمال ص ۲۲۲ ج ۱۹:)

۲۷۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصلاۃ فی العمامۃ تعدل بعشرۃ آلاف حسنۃ

یعنی عمامہ میں نماز دس ہزار نیکیوں کی برابر ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۳" (مسند الفردوس حدیث ۳۸۰۵ بیروت ۲/۳۰۶)

۲۸۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس

ہم میں اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں۔ (ابوداؤد ۲/۲۰۸ باب العمائم، ترمذی اول ص ۳۰۸، باب من ابواب اللباس)

۲۹۔ یہی حدیث باوردی نے ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا العمامۃ علی القلنسوۃ فصل ما بیننا وبین المشرکین یعطی بکل کورۃ یدور علی راسہ نورا۔

ٹوپی پر عمامہ ہمارا اور مشرکین کا فرق ہے ہر پیچ کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روز قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا۔ (کنزالعمال ۱۹/۲۲۲)

۳۰۔ قضاعی شہاب میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور دیلمی مسند الفردوس میں مولی علی و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب۔

عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۱۔ مسند الفردوس میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم وضعوا عزھم وفی لفظ وضع اللہ

عمامے عرب کے تاج ہیں جب وہ عمامہ چھوڑیں تو اپنی عزت اتار دیں گے۔ (کنزالعمال ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۲۔ ابن عدی امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایتوا المساجد حسرا ومعصبین فان العمائم تیجان المسلمین

مسجدوں میں حاضر ہو سر برہنہ اور عمامے باندھے اس لئے کہ عمامے مسلمانوں کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال ص ۲۲۳ ج ۱۹)

۳۳۔ طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادو احلما۔

عمامہ باندھو تمہارا حلم بڑھے گا۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۴۔ ابن عدی کامل و بیہقی شعب الایمان میں اسامہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا تزدادو احلما و العمائم تیجان العرب۔

عمامہ باندھو وقار زیادہ ہوگا اور عمامے عرب کے تاج ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۳۵۔ دیلمی عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم وقار المؤمن و عز العرب فاذا وضعت العرب عمائمھا وضعت عزھا۔

عمامے مسلمان کے وقار اور عرب کی عزت ہیں تو جب عرب عمامے اتار دیں اپنی عزت اتار دیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۷" (کنزالعمال، ص ۲۲۳ ج ۱۹)

۳۶۔ وبی رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتزال امتی علی الفطرۃ مالبسوا العمائم علی القلانس۔

میری امت ہمیشہ دین حق پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳ ج ۱۹)

۳۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ مصنف اور ابوداؤد طیالسی وابن منیع مسانید اور بیہقی سنن میں امیر

امومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ امدنی یوم بدر و حنین بملئکۃ یعتمون ھذہ العمۃ ان العمامۃ حاجز قبین الکفر و الایمان۔

بیشک اللہ عزوجل نے بدر و حنین کے دن ایسے ملائکہ سے میری مدد فرمائی جو اس طرز کا عمامہ باندھتے ہیں بیشک عمامہ کفر و ایمان میں فارق ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷" (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۱۹)

۳۸۔ دیلمی مسند الفردوس میں عبدالاعلیٰ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ھکذا فاعتموا فان العمامۃ سیماً الاسلام وھی حاجزۃ بین المسلمین و المشرکین۔

اسی طرح عمامے باندھو کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے اور وہ مسلمانوں اور مشرکوں میں فارق ہے۔ (کنزالعمال، ص ۲۵، ج ۲۰)

۳۹۔ ابن شاذان اپنی مشیخہ میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ھکذا تکون تیجان الملئکۃ۔

فرشتوں کے تاج ایسے ہی ہوتے ہیں۔ (کنزالعمال، ص ۲۵، ج ۲۰)

۴۰۔ طبرانی کبیر میں عبداللہ بن عمر اور بیہقی شعب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالعمائم فانھا سیماء الملئکۃ و ارخوالھا خلف ظھورکم۔

عمامے اختیار کرو کہ وہ فرشتوں کے شعار ہیں اور ان کے شملے اپنے پس پشت چھوڑو۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۲، ج ۹)

۴۱۔ ابو محمد بن وضاح فضل لباس العمائم میں خالد بن معدان سے مرسلاً راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اکرم ھذہ الامۃ بالعصائب۔ الحدیث۔

بیشک اللہ عزوجل نے اس امت کو عمامہ سے مکرم فرمایا۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۴۲۔ بیہقی شعب الایمان میں انہیں سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعتموا خالفوا علی الامم قبلکم۔

عمامہ باندھو کہ اگلی امتوں یعنی یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرو کہ وہ عمامہ نہیں باندھتے۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳، ج ۱۹)

۴۳۔ راھر مزی کتاب الامثال میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادوا حلما و من اعتم فلہ بکل کورۃ حسنۃ فاذا حط فلہ بکل حطۃ حطھا خطیۃ۔

عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے اور جب (بلا ضرورت یا ترک کے قصد پر) اتارے تو ہر اتارنے پر ایک خطا ہے یا جب (بضرورت بلا قصد ترک بلکہ بارادۂ معاودت) تارے تو ہر پیچ تارنے پر ایک گناہ اترے۔ دونوں معنی محتمل ہیں واللہ تعالیٰ اعلم و الحدیث اشد ضعفا فیہ ثلثۃ متروکون متھمون عمر و بن الحصین عن ابی علاثۃ عن ثویر۔ (کنزالعمال، ص ۲۲۳ ج ۱۹)

۴۴۔ مسند الفردوس میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رکعتان بعمامۃ خیر من سبعین رکعۃ بلاعمامۃ۔

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بے عمامہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸" (کنزالعمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹)

۴۵۔ ابن عساکر نے تاریخ دمشق اور ابن النجار نے تاریخ بغداد اور دیلمی مسند الفردوس میں بطریق عدیدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ابن عساکر بطریق احمد بن محمد الرقی ثنا عیسیٰ بن یونس حدثنا العباس بن کثیر ح والدیلمی بطریق الحسنین بن اسحاق العجلی حدثنا اسحاق بن یعقوب القطان حدثنا سفین بن زیاد المخرمی حدثنا العباس بن کثیر القرشی حدثنا یزید بن ابی حبیب عن میمون بن مھران قال دخلت علی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم فحدثنی علیا ثم التفت الی فقال یا ابایوب الا اخبرك بحدیث تحدثہ و تحملہ عنی و تحدث بہ قلت بلی قال دخلت علی عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما وھو یتعمم فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامۃ قلت بلی قال احبھا تکرم ولایراك الشیطان الاولیٰ سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صلاۃ تطوع او فریضۃ بعمامۃ تعدل خمسا و عشرین صلاۃ بلاعمامۃ و جمعۃ بعمامۃ تعدل سبعین جمعۃ بلاعمامۃ ای بنی اعتم فان الملئکۃ یشھدون یوم الجمعۃ معتمین فیسلمون علی اھل العمائم حتی تغیب الشمس۔

یعنی سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور حاضر ہوا اور وہ عمامہ باندھ رہے تھے جب باندھ چکے میری طرف التفات کر کے فرمایا تم عمامہ کو دوست رکھتے ہو میں نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا اسے دوست رکھو عزت پاؤ گے اور جب شیطان تمہیں دیکھے گا تم سے پیٹھ پھیر لے گا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمامہ کے ساتھ ایک نماز نفل خواہ فرض ہے عمامہ کی پچیس نمازوں کے برابر ہے اور عمامہ کے ساتھ ایک جمعہ بے عمامہ کے ستر جمعوں کی برابر ہے پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اے فرزند عمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دن عمامہ باندھے آتے ہیں اور سورج ڈوبنے تک عمامہ والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۸۔۷۹"۔ (کنز العمال، ص ۲۲۲ ج ۱۹) (لسان المیزان حرف العین حیدر آباد ۳/ ۲۴۴)

۴۶۔ ابو نعیم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاینظر اللہ الی قوم لایجعلون عمائمھم تحت رداتھم یعنی فی الصلاۃ۔**

اللہ تعالیٰ اس قوم کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہیں کرتے۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۱۸"۔ (کنز العمال ۳۳۰ ج ۷)

قرآن پڑھنا لیکن نماز نہ پڑھنا باعث لعنت ہے:

۴۷۔ حدیث میں ہے **رب تالی القرآن و القرآن یلعنہ۔**

بہتیرے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۲"

ترتیب قرأت و تلاوت پر ایک حدیث:

۴۸۔ نماز ہو یا تلاوت بطریق مسنون ہو دونوں میں لحاظ ترتیب واجب ہے اگر عکس کرے گا گنہگار ہوگا، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو بے ترتیب قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۷"

مقتدی کو قرأت کرنا جائز نہیں اس پر چند حدیثیں:

۴۹۔ صحیح مسلم شریف میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا و اذا قرأ فانصتوا**

یعنی جب تم نماز پڑھو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت شروع کرے تم چپ رہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۸"۔
(مسلم ۷۴ باب التشهد فی الصلوٰۃ) (کنز العمال، ص ۳۸۹ ج ۷)

۵۰۔ ابوداؤد و نسائی اپنی اپنی سنن میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا اذا قرأ فانصتوا. هذا لفظ النسائی۔

یعنی امام تو اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو اور جب قرأت کرے تم خاموش رہو۔ امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی صحیح میں اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک صحیح ہے۔ (نسائی اول، ص ۱۴۶ تاویل قوله عزوجل و اذا قرئ الخ)

۵۱۔ ترمذی اپنی جامع میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی من صلی رکعة لم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام۔

یعنی جو کوئی رکعت بے سورہ فاتحہ کے پڑھی اس کی نماز نہ ہوئی مگر جب امام کے پیچھے ہو۔ هکذا رواه مالك فی مؤطاه موقوفا اور امام ابو جعفر احمد بن سلامہ طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے معانی الآثار میں اسے روایت کیا اور ارشادات سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرار دیا۔
(مؤطا امام مالک، ص ۸۰ ماجاء فی ام القرآن) (ترمذی اول، ص ۷۱۔ باب ماجاء فی ترک القراۃ الخ)

۵۲۔ ابو حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه عن حماد عن ابراهیم ان عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه لم یقرأ خلف الامام لا فی الرکعتین الاولیین و لا فی غیرهما۔

یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کی نہ پہلی دو رکعتوں میں نہ ان کے غیر میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۹"۔ (مؤطا امام محمد، ص ۱۰۰ باب القراۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرمایا:

۵۳۔ مسند امام الائمہ مالک الازمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے حدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان لایرفع یدیه الا عند افتتاح الصلاة ثم لایعود لشئی من ذلك

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے پھر کسی جگہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔(مسند امام اعظم مترجم ص۹۰)(موطا محمد ص۹۸ باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

بعض وقت حضور علیہ السلام نے رفع یدین فرمایا مگر بیشتر اوقات کی نماز میں حضور نے تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین نہیں فرمایا لہذا احناف کے نزدیک رفع یدین والی حدیثیں منسوخ ہیں

۵۴۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا ابی بکرۃ حدثنا مؤمل ثنا سفیان عن المغیرۃ قال قلت لابراھیم حدیث وائل انہ رأی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ واذا رکع واذا رفع راسہ من الرکوع فقال ان کان وائل رآہ مرۃ یفعل ذلک فقد رآہ عبداللہ خمسین مرۃ لایفعل ذلک۔

یعنی مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم نخعی سے حدیث وائل رضی اللہ تعالی عنہ کی نسبت دریافت کیا کہ انھوں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور نے نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین فرمایا، ابراہیم نے فرمایا کہ وائل نے اگر ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے دیکھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو پچاس بار دیکھا کہ حضور نے رفع یدین نہ کیا۔(شرح معانی الآثار ۱/۱۳۲ باب التکبیر عند الرکوع الخ)

رفع یدین کی ممانعت پر ایک حدیث :

۵۵۔ صحیح مسلم شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا (اسکنوا) فی الصلاۃ۔

کیا ہوا کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں گویا تمہارے ہاتھ چنچل گھوڑوں کی دمیں ہیں قرار سے رہو نماز میں۔"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۰"(ابوداؤد اول، ص ۱۴۳ باب فی السلام، مسلم ۱/۱۸۱، باب الامر بالسکون الخ)

سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے حدیث میں ہے :

۵۶۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین۔

مجھے میرے رب نے حکم فرمایا کہ سات استخوانوں پر سجدہ کروں پیشانی اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے پنجے۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۱" (نسائی اول ص ۱۶۶، باب السجود علی الیدین)

کپڑا اور بچھونا تہہ کر کے رکھنے کے بارے میں تین حدیثیں :

۵۷۔ ابن عساکر نے تاریخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الشیاطین یستعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبہ فلیطوہ حتی ترجع الیھا انفاسھا فان الشیطان لایلبس ثوبا مطویا

شیطان تمہارے کپڑے اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو کپڑا اتار کر تہہ کر دیا کرو کہ اس کا دم راست ہو جائے کہ شیطان تہہ کئے کپڑے کو نہیں پہنتا (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۸۔ معجم اوسط طبرانی کے لفظ یہ ہیں اطووا ثیابکم حتی ترجع الیھا ارواحھا فان الشیطان اذا وجد ثوبا مطویا لم یلبسہ وان وجدہ منشورا لبسہ

کپڑے لپیٹ دیا کرو کہ ان کی جان میں جان آجائے اس لئے کہ شیطان جس کپڑے کو لپٹا ہوا دیکھتا ہے اسے نہیں پہنتا اور جسے پھیلا ہوا پاتا ہے اسے پہنتا ہے۔ (کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۹)

۵۹۔ ابن ابی الدنیا نے قیس بن حازم سے روایت کی قال مامن فراش یکون مفروشا لایام علیہ احد الا نام علیہ الشیطان

جہاں کوئی بچھونا بچھا ہو جس پر کوئی سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۵"

مقتدی کو قرأت کی کچھ ضرورت نہیں امام کا پڑھنا اس کے لئے کفایت کرتا ہے اس مضمون پر پندرہ حدیثیں

۶۰۔ سیدنا امام الائمہ مالک الازمۃ سراج الامۃ کاشف الغمۃ امام اعظم ابوحنیفۃ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن مقلدیہ باحسان روایت فرماتے ہیں حدثنا ابوالحسن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبداللہ بن شداد بن الھاد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ

یعنی حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جو شخص امام کے

پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا اس کا پڑھنا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کے رجال سب رجال صحاح ستہ ہیں ورواہ محمد ھکذا مرفوعا من طریق آخر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹" (مؤطا امام محمد ص ۹۸، باب القرأۃ فی الصلاۃ خلف الامام، مستدام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۱۔ رواہ الامام تارۃ اخریٰ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس فقرأ رجل خلفہ فلما قضیٰ الصلاۃ قال ایکم قرأ خلفی ثلث مرات قال رجل انا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ

خلاصۂ مضمون یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی ایک شخص نے حضور کے پیچھے قرأت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کس نے میرے پیچھے پڑھا تھا لوگ بسبب خوف حضور کے خاموش رہے یہاں تک کہ تین بار یہی فرمایا آخر ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ارشاد ہوا کہ جو امام کے پیچھے ہو اس کے لئے امام کا پڑھنا کافی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۹" (مستدام اعظم مترجم ص ۱۰۳)

۶۲۔ محمد فی مؤطاہ من طریق سفیان عن منصور بن المعتمر وقال الثوری نا منصور وھذا لفظ ابن عیینۃ عن منصور بن المعتمر عن ابی وائل قال سئل ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن القرأۃ خلف الامام قال انصت فان فی الصلاۃ لشغلا سیکفیک ذلک (ذالک) الامام

خلاصہ یہ کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوا فرمایا خاموش رہو کہ نماز میں مشغولی ہے یعنی بے کار باتوں سے باز رہنا عنقریب تجھے امام اس بات کی کفایت کردے گا یعنی نماز میں تجھے لاطائل باتوں میں مشغول ہونا روا نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اعلیٰ درجہ صحاح میں ہے اس کے سب رواۃ ائمہ کبار و رجال صحاح ستہ ہیں (مؤطا محمد ص ۱۰۰ باب القرأۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۶۳۔ واما حدیث الامام عن ابن مسعود فوصلہ محمد انا محمد بن ابان بن صالح القرشی عن حماد عن ابراھیم النخعی عن علقمۃ بن قیس ان عبداللہ بن مسعود کان لایقرأ خلف الامام فیما یجھر وفیما یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی

الآخرین واذا صلی وحده قرأ فی الاولیین بفاتحة الکتاب وسور ولم یقرأ فی الاخریین شیئا۔

حاصل یہ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مقتدی ہوتے تو کسی نماز میں جہریہ ہو یا سریہ کچھ نہ پڑھتے تھے نہ پہلی رکعتوں میں نہ پچھلی میں ہاں جب تنہا ہوتے تو صرف پہلیوں میں الحمد و سورت پڑھتے۔(مؤطا امام محمد ص ۹۰ باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۶۴۔ ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم انه قال لم یقرأ خلف الامام حرفا لافیما یجهر فیه القراءة ولا فیما لایجهر فیه ولا قرأ فی الآخریین بام الکتاب ولا غیرها خلف الامام ولا اصحاب عبدالله جمیعا

یعنی علقمہ بن قیس کہ کبار تابعین و اعظم مجتہدین اور افقہ تلامذہ سیدنا ابن مسعود ہیں امام کے پیچھے ایک حرف نہ پڑھتے چاہے جہری قراءت ہو یا سری آہستہ کی اور نہ پچھلی رکعتوں میں فاتحہ پڑھتے اور نہ اور کچھ جب امام کے پیچھے ہوتے اور نہ کسی نے حضرت کے اصحاب عبداللہ بن مسعود سے قرأت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین (کتاب الآثار ص ۶۳ باب القراۃ خلف الامام)

۶۵۔ محمد فی الموطا اخبرنا بکیر بن عامر ثنا ابراهیم النخعی عن علقمة بن قیس قال لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأ خلف الامام

یعنی حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں البتہ آگ کی چنگاری منہ میں لینا مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کروں۔(مؤطا محمد ص ۹۰ باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۶۶۔ محمد ایضا اخبرنا اسرائیل بن یونس ثنا منصور عن ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام رجل متهم (اتهم)

یعنی ابراہیم بن سوید نخعی نے کہ رؤسائے تابعین وائمہ دین متین سے ہیں تحدیث و فقاہت ان کی آفتاب نیمروز ہے فرمایا پہلے جس شخص نے امام کے پیچھے پڑھا وہ ایک مرد متہم تھا۔ اعنی حضرت فرماتے ہیں رجال اس حدیث کے رجال صحیح مسلم ہیں۔(مؤطا محمد ص ۹۰ باب القراۃ فی الصلاۃ الخ)

۶۷۔ امام مالک اپنی مؤطا میں اور امام حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں وہذا سیاق مالک عن نافع ان عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما کان اذا سئل هل یقرأ احد خلف الامام قال اذا صلی احدکم خلف الامام فحسبه قرأة الامام واذا صلی

وحده فليقرأ قال وكان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما لا يقرأ خلف الامام۔

سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو دربارۂ قرأت مقتدی سوال ہوتا فرماتے جب کوئی تم میں امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے قرأت امام کافی ہے اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے، نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود امام کے پیچھے قرأت نہ کرتے، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غایت درجہ کی صحیح الاسناد ہے حتی کہ مالک عن نافع عن ابن عمر کو بست محدثین نے صحیح ترین اسانید کہا۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۹۰"

(مؤطا مالک ص ۲۹ ترك القراة خلف الامام فيما جهر فيه)

۶۸۔ محمد اخبرنا عبيد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما قال من صلى خلف الامام كفته قرأته

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں مقتدی کو امام کا پڑھنا کافی ہے۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ یہ سند بھی مثل سند سابق کے ہے اور اس کے رجال بھی رجال صحاح ستہ ہیں بلکہ بعض علمائے حدیث نے روایات نافع عن عبیداللہ بن عمر کو امام مالک پر ترجیح دی۔ (مؤطا محمد ۹۷ باب القراة فی الصلاة خلف الامام)

۶۹۔ محمد اخبرنا عبدالرحمن بن عبدالله المسعودی اخبرنی انس بن سيرين عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه سئل عن القراة خلف الامام قال تكفيك قراة الامام

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دربارۂ قرأت استفتاء ہوا فرمایا تجھے امام کا پڑھنا بس کرتا ہے۔ (مؤطا محمد ص ۹۸ باب القراة فی الصلاة خلف الامام)

۷۰۔ امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں حدثنا ابن وهب فساق باسناده عن زيد بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه سمعه يقول لايقرأ المؤتم خلف الامام فی شئی من الصلاة

یعنی سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مقتدی امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت نہ کرے یعنی نماز جہریہ ہو یا سریہ۔ (کنز العمال ص ۳۹۸ ج ۷)

۷۱۔ محمد اخبرنا داؤد بن قيس ثنا عمرو بن محمد بن زيد عن موسیٰ بن سعد

س زید بن ثابت الانصاری یحدثه عن جده انه قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ له۔

یعنی حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص امام کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جاتی رہی۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور دار قطنی نے طریق طاؤس اسے مرفوعا روایت کیا۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۲۔ الحافظ بن علی بن عمر الدار قطنی عن ابی حاتم بن حبان ثنی ابراھیم بن سعد عن احمد بن علی بن سلیمان الدوری عن عبدالرحمن المحرومی عن سفیان بن عیینۃ عن ابن طاؤس عن ابیه عن زید بن ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ له

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امام کے پیچھے (قرآن) پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۳۔ محمد ایضا اخبرنا داؤد بن قیس القراء المدنی اخبرنی بعض ولد سعد بن ابی وقاص انه ذکرله ان سعدا رضی اللہ تعالیٰ عنه قال وددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی فیه جمرۃ

یعنی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ افاضل صحابہ و عشرۂ مبشرہ مقربان بارگاہ سے ہیں منقول ہے انھوں نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۱، باب القراۃ فی الصلاۃ خلف الامام)

۷۴۔ محمد ایضا اخبرنا داؤد بن قیس القراء حدثنا محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجرا

یعنی حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش امام کے پیچھے جو شخص قرأت کرے اس کے منہ میں پتھر ہو۔ (مؤطا محمد ص ۱۰۲ باب القراۃ فی الصلاۃ الخ)

سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہوگی یہ اس صورت میں ہے کہ مصلی مقتدی نہ ہو ورنہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے مطلقاً قرأۃ ممنوع ہے۔

۷۵۔ حدیث مسلم۔ من صلی صلاۃ لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج هی خداج هی خداج

حاصل یہ کہ جس نے کوئی نماز بے فاتحہ پڑھی وہ ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے۔" فتاویٰ

رضویہ ج ۳ ص ۹۱" (مسلم اول ص ۱۶۹، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ الخ)

۷۶۔ حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتفعلوا الا بام القرآن

امام کے پیچھے اور کچھ نہ پڑھو سوائے فاتحہ کے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۹۲" (مسند احمد ۵، ۳۲۲ حدیث عبادہ بن صامت) (کنز العمال ص ۲۸۴ ج ۷)

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے اور اگر جماعت کرنا چاہیں تو امام بیچ میں کھڑی ہوں حدیث میں ہے

۷۷۔ قال الامام محمد فی الآثار اخبرنا ابوحنیفۃ عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم النخعی ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا کانت تؤم النساء فی شھر رمضان فتقوم وسطا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتیں تو وسط میں کھڑی ہوتی تھیں۔ (مولف) (کتاب الآثار للشیبانی ص ۶۰۳ باب المرأۃ تؤم النساء الخ)

۷۸۔ عبدالرزاق فی المصنف والدار قطنی ثم البیھقی فی سننھا واللفظ لعبدالرزاق عن ربیطۃ الحنفیۃ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا امتھن وقامت بینھن فی صلاۃ مکتوبۃ وفی الباب عن ام سلمۃ وابن عباس رضی اللہ تعالی عنھم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک فرض نماز میں عورتوں کی امامت کی تو وسط میں کھڑی ہوئیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۹۷" (مصنف عبدالرزاق، باب المرأۃ تؤم النساء الخ بیروت ۳/۱۳۱)

عورت مکمل عورت ہے:

۷۹۔ الترمذی بسند حسن عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المرأۃ عورۃ

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عورت "عورت" ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۹۷" (ترمذی ۱/۱۳۰، ابواب الرضاع، مشکوۃ دوم بحوالہ ترمذی ص ۲۶۹، باب النظر الی المحظوبۃ الفصل الثانی)

صف میں خوب مل کر کھڑے ہونے کے بارے میں دو حدیثیں

۸۰۔ حدیث صحیح النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنھما رأیت الرجل منا

یلزق کعبہ بکعب صاحبہ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ نماز میں ایک دوسرے کے ٹخنے سے ٹخنے ملاتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۵"(بخاری ۱ ۱۰۰ باب الزاق المنکب بالمنکب الخ)

۸۱۔حدیث اصح انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدم صاحبہ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم میں سے ہر ایک مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملاتا تھا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۶"(بخاری ۱ ۱۰۰ باب الزاق المنکب الخ)

امام کے ساتھ ساتھ مقتدی بھی آہستہ آمین کہیں۔

۸۲۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واذا قال ولا الضالین فقولوا امین فان الامام یقولھا

جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ امام بھی کہے گا۔ (مولف)(کنزالعمال ص ۲۸۹ ج ۷)

زمانۂ رسالت کے بعد حضرت عمر کی ایجادات حضور علیہ اسلام کو محبوب ہیں اور وہ بدعت حسنہ ہیں مثلاً ۲۰ رکعات تراویح وغیرہ

۸۳۔حدیث میں ہے انہ یحدث بعدی اشیاء و ان من احبھا الی لما احدث عمر

میرے بعد کچھ چیزیں نئی ایجاد ہوں گی اور ان میں کی محبوب چیز میرے نزدیک وہ ہوگی جس کو عمر نے ایجاد کیا ہوگا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۶۳"(کنزالعمال ۱۲ ۱۸۶)

بعد نماز عشاء اشعار پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۸۴۔اورد الحافظ ابو الفرج ابن الجوزی حدیث قزعۃ بن سوید عن عاصم بن مخلد عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من قرض بیت شعر بعد العشاء الاخرۃ لم تقبل لہ صلاۃ تلک اللیلۃ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نماز عشاء کے بعد کوئی بیت یا شعر پڑھا تو اس کی اس رات کی نماز نفل قبول نہیں ہوگی۔ (بیت سے مراد گانے وغیرہ اور کلمات

فاحشہ پر مشتمل اشعار ہیں۔)(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۷۹"(کنزالعمال ج ۷ ص ۵۲۱)

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد دعاء سے متعلق چند حدیثیں :

۸۵۔ ابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجۃ واحمد ودارمی وبزار وطبرانی وابن السنی ہر ہمہ از ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولائے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روایت کنند قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا انصرف (اذا اراد ان ینصرف) من صلاتہ استغفر ثلثا وقال اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے انصراف فرماتے تھے تو تین بار استغفار کے بعد کہتے اللھم انت السلام الخ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۸۳"(ترمذی اول ص ۶۶، باب مایقول اذا سلم)

۸۶۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی المصنف عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انصرف ورفع یدیہ ودعا . الحدیث

اسود عامری نے اپنے باپ سے روایت کر کے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر پڑھی جب حضور نے سلام پھیرا تو انصراف قبلہ فرمایا اور دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرمائی۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۸۵"(مصنف ابن ابی شیبۃ من کان یستحب اذا سلم الخ کراچی ۱/۳۰۲)

۸۷۔ بخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی، وابوبکر ابن السنی وابوالقاسم طبرانی از مغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، بزار وطبرانی از عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ونیز بزار از جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کنند وھذا حدیث المغیرۃ واللفظ للنسائی قال کتب معویۃ الی مغیرۃ بن شعبۃ اخبرنی بشئی سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قضی الصلاۃ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منک الجد۔

حضرت معویہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جس کو آپ

نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے مغیرہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز مکمل فرما لیتے تو کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ الخ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب الدعاء بعد الصلاۃ، مسلم اول ص ۲۱۸، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

۸۸۔ در سنن نسائی از عطاء بن ابی مروان از پدرش مروی ست ان کعبا حلف له بالله الذی فلق البحر لموسی انا لنجد فی التوراۃ ان داؤد نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة واصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذ بك منك لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد قال وحدثنی کعب ان صهیبا حدثه ان محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان یقولهن عند انصرافه من الصلاۃ (صلاته)

بے شک کعب احبار نے خدا کی قسم کھائی جس نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا کو پھاڑ دیا کہ میں توریت میں پاتا ہوں کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے پھرتے تو فرماتے اللھم اصلح لی الخ اور صہیب نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نماز سے پھرنے کے بعد اس دعا کو کہتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۸۳" (نسائی اول ص ۱۹۷، نوع آخر من القول عند انقضاء الصلاۃ)

سلام پھیرنے کے بعد حضور علیہ السلام بعض دفعہ جانب یمین انصراف فرماتے:

۸۹۔ در صحیح مسلم از براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت است کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه قال فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك

ہم جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو یہ پسند کرتے کہ ہم حضور کے داہنے طرف ہوں تاکہ روئے مبارک ہماری طرف کریں اور ہم نے فرماتے ہوئے سنا ہے اے رب اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس دن تو اٹھائے گا یا یہ فرمایا کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۴۷، باب استحباب یمین الامام)

فراغت نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک حدیث:

۹۰۔ بزار در مسند وطبرانی در معجم اوسط وابن السنی در کتاب عمل الیوم

و للیلۃ وخطیب بغدادی در تاریخ از انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت و رندکان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی رأسہ وقال بسم اللہ الذی لا الہ ھو الرحمن الرحیم اللھم اذھب عنی الھم والحزن

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تھے تو دست راست سر انور پر پھیرتے اور فرماتے بسم اللہ الذی الخ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۳)

فرض نمازوں کے بعد دعا میں قبول ہونے کی امید ہے۔

۹۱ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق ابن السنی در کتاب عمل الیوم واللیلۃ حدثنی احمد بن الحسن حدثنا ابواسحق یعقوب بن خالد بن یزید السبتی حدثنا عبدالعزیز بن عبدالرحمن القرشی عن حصیف عن انس عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلاۃ ثم یقول اللھم الھی والہ ابراھیم واسحق ویعقوب والہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتعافنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی مسکین الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبتین

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو بندہ ہر فرض نماز کے بعد ہتھیلیوں کو پھیلا کر کہتا ہے اے اللہ اے میرے معبود اور ابراہیم واسحٰق ویعقوب علیہم الصلاۃ والسلام کے معبود اور جبرئیل ومیکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تجھ سے قبولیت دعا کا سوال کرتا ہوں کہ میں مضطرب ہوں اور مجھے گناہوں سے بچا کہ میں مبتلا ہوں اور رحمت عطا فرما کہ میں گنہگار ہوں اور میرا فقر دور فرمادے میں محتاج ومسکین ہوں تو اللہ عزوجل پر یہ حق ہے کہ بندے کے ہاتھوں کو محروم نہیں لوٹائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۸۴" (عمل الیوم واللیلۃ ص ۳۹)

تعارف

الجام الصاد عن سنن الضاد

(ضاد کی سنتوں سے روکنے والے کے منہ میں لگام دینا)

۱۰ر جمادی الآخر ۱۳۱۷ھ میں استفتاء آیا کہ جو ضاد کا صحیح مخرج ادا نہ کر سکے اور جو ضاد کو قصداً زیا ظاءً یا ذال پڑھے تو ان کی نماز ہوگی یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ

ض۔ظ۔ذ۔ز۔ معجمات سب حروف متباینہ متغائرہ ہیں، ان میں کسی کو دوسرے سے تلاوت قرآن میں قصداً بدلنا اس کی جگہ اسے پڑھنا نماز میں ہو خواہ بیرون نماز حرام قطعی و گناہ عظیم افترا علی اللہ و تحریف کتاب کریم ہے۔ اور قاری سے بے قصد تبدیل اگر ض مشابہ د بلکہ عین د ہوا تو اس پر مطلقاً فساد نماز کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

اور اس رسالے میں تجوید و قرات کے احکام و قواعد پر جامع اور مدلل بحث کی گئی ہے اور یہ تصریح کی گئی ہے کہ قراءت بے تجوید کو علماء لحن بتاتے ہیں اور لحن سب کے نزدیک حرام ہے۔

اس لئے ائمہ دین تصریح فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اس کی تصحیح و تعلم میں اس پر کوشش واجب ہے اگر کوشش نہ کرے گا معذور نہ رکھیں گے اور نماز نہ ہوگی، بلکہ جمہور علماء نے اس سعی کی کوئی حد مقرر نہ کی اور حکم دیا کہ تا عمر شبانہ روز ہمیشہ جہد کئے جائے کبھی اس کے ترک میں معذور نہ ہوگا اور اسی پر فتوی ہے۔ یعنی اسقدر تجوید کہ ہر حرف دوسرے سے ممتاز اور تبدیل و تلبیس سے احتراز ہو ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اور اس رسالے میں مخرج ضاد کے ثبوت میں دلائل قاہرہ کے علاوہ مکررات کو چھوڑ کر صرف ایک حدیث پاک ہے۔

حدیث

الجام الصاد عن سنن الضاد

نماز میں اگر کسی کو اونگھ آئے تو وہ سو جائے پھر بعد میں نماز پڑھے۔

۹۲۔ صحیح حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا نعس احدکم وھو یصلی فلیرقد حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لایدری لعلہ یذھب لیستغفر فیسب نفسہ۔

جب تم میں کسی کو نماز میں اونگھ آئے تو سو رہے یہاں تک کہ نیند چلی جائے کہ اونگھتے میں پڑھے گا تو کیا معلوم شاید اپنے لئے دعائے مغفرت کرنے چلے اور بجائے دعاء بددعا نکلے۔ رواہ مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۱۱۶۔ الجام الصاد عن سنن الضاد" (بخاری ۱/ ۳۴، باب الوضوء من النوم، ترمذی اول ص ۸۱، باب ماجاء فی الصلاۃ عن النعاس، مؤطا مالک ص ۴۱، ماجاء فی صلاۃ اللیل)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

نماز صبح کے بعد اللھم اجرنی الخ کہنے کے فوائد :

۹۳۔ امام احمد در مسند و نسائی در تنبیہ و ابن حبان در صحیح از حارث بن مسلم و ابوداؤد در سنن از پدرش مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو الصواب کما افاد الحافظ المنذری فی الترغیب۔ روایت کنند سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرا و را فرمود اذا صلیت الصبح فقل قبل ان تتکلم من الناس اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانك ان مت من یومك ذلك کتب اللہ لك جوارا من النار

مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز صبح کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اللھم اجرنی من النار سات مرتبہ کہو اگر اسی دن مر گئے تو اللہ تعالیٰ آتش جہنم سے آزادی لکھدے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۷۸، ج ۵)

نماز کا سلام پھیرنے کے بعد مناجات کرنا جائز و درست ہے اس پر دو حدیثیں :

۹۴۔ مسلم و الترمذی عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقعد الا بمقدار مایقول اللھم انت السلام الخ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد سلام صرف اللھم انت السلام الخ کہنے کی مقدار نشست فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۶۶، باب مایقول اذا سلم)

۹۵۔ روی مسلم وغیرہ عن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سلم من صلاتہ قال بصوتہ الاعلیٰ لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ الملك و لہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لانعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل و لہ الثناء الحسن لاالہ الا اللہ محلصین لہ

الدین و لو کرہ الکافرون۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لاالہ الا اللہ وحدہ الخ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۷"(مسلم اول، ص ۲۱۸باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ)

رعایت تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے سے متعلق ایک حدیث :

۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقٰت للفقراء کو بغیر مد کے پڑھا فرمایا ماھکذا اقرأنیھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوں نہ پڑھایا عرض کہ آپ کو کیا پڑھایا فرمایا انما الصدقٰت للفقرآء۔ مد کے ساتھ ادا کر کے بتایا۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۰۴"

منہ میں بدبو ہونے کی حالت میں نماز مکروہ اور ایسی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔جب تک منہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نمازی کو ایذا پہنچانی حرام ہے اور دوسرا نمازی نہ بھی ہو تو بدبو سے ملائکہ کو ایذا پہنچتی ہے۔

۹۷۔حدیث میں ہے۔ ان الملئکۃ تتاذی بما یتأذی بہ بنو آدم۔

فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن چیزوں سے بنی آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۲۴"(مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نہی من اکل ثوما الخ)

کوئی گناہ بعد توبہ باقی نہیں رہتا :

۹۸۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب کمن لاذنب لہ۔

گناہ سے توبہ کرنے والا بے گناہ کے مثل ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۴"۔ (ابن ماجہ، ۳۲۳۔باب ذکر التوبۃ)

دوسرے کے یہاں جاکر بے اجازت و رضا خود امامت کے لئے بڑھنا منع ہے اس پر ایک حدیث :

۹۹۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤم الرجل فی

سلطانه. رواه احمد و مسلم عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنه

کوئی شخص دوسرے کے مقام اقتدار میں بلا اجازت ہر گز اس کی امامت نہ کرے۔ (مولف)

(مسلم اول، ص ۲۳۶۔ باب من احق بالامامة)

مہمان سے زیادہ میزبان مستحق امامت ہے :

۱۰۰۔ دوسری حدیث میں ہے من زار قوما فلا یؤمهم ولیؤمهم رجل منهم رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن مالك بن الحویرث رضی الله تعالیٰ عنه۔

جو کسی قوم کی زیارت کو جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے بلکہ انہیں میں سے کوئی آدمی امامت کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۰"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸ باب امامة الزائر)

بحالت جنابت صبح کرنے سے روزے میں کوئی خلل یا نقص نہیں آتا۔

۱۰۱۔ احمد و بخاری و مسلم ام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصبح جنبا من الجماع ثم یغتسل و یصوم، زاد فی روایة فی رمضان۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں حالت جنابت میں صبح فرماتے پھر بعد میں غسل فرماتے اور روزہ دار رہتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۲"۔ (بخاری ۱/ ۲۵۸ باب الصائم یصبح جنبا) (مسلم اول، ص ۳۵۴۔ باب صلاة اللیل وعدد رکعات الخ)

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس پر ایک حدیث :

۱۰۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر اوپر نہیں اٹھتی یعنی مردود ہے قبول بارگاہ کی طرف بلند نہیں کی جاتی۔ واحد منهم من ام قوما و هم له کارهون۔

ان میں ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ ناراض ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۴۷"۔ (مصنف عبدالرزاق باب الآبق من سیدہ بیروت ۱۱/ ۲۴۷)

۱۰۳۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له کارهون۔

تین شخص ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ایک وہ جو لوگوں کی امامت کرے اور وہ اسے ناپسند رکھتے ہوں۔ اخرجه ابوداؤد وابن ماجة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ

عنهما و فی الباب عن ابن عباس و عن عمرو بن حارث و عن عبادة بن امیة و عن ابی امامه الباهلی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون)

زیادہ علم والے کی موجودگی میں کم علم والے کو امامت کرنا مکروہ ہے

۱۰۴۔ حدیث میں ہے۔ ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم علماء کم۔

اگر تمہیں اپنی نماز مقبول ہونا منظور ہے تو چاہئے کہ تمہارے علماء تمہاری امامت کریں۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن مرثد الغنوی رضی الله تعالیٰ عنه و فی الباب عن ابی عمرو عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالی عنه۔ (کنزالعمال، ص ۳۸۳، ج ۷)

۱۰۵۔ دوسری حدیث میں ہے من ام قوما و فیهم اقراء منه لکتاب الله و اعلم لم یزل فی سفال الی یوم القیٰمة۔

جو کسی قوم کی امامت کرے اور ان میں وہ شخص موجود ہو جو اس سے زیادہ قاری قرآن و ذی علم ہے وہ قیامت تک پستی و خواری میں رہے گا۔ اخرجه العقیلی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۴۹"۔ (کنزالعمال، ص ۳۷۹، ج ۷)

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام اور اس پر جری ہونا باعث عذاب ہے:

۱۰۶۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار۔

جو تم میں فتویٰ پر زیادہ بیباک ہے آتش دوزخ پر زیادہ جری۔ اخرجه الدارمی عن عبدالله بن ابی جعفر مرسلا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۳"۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۶، ج ۱۰)

فاسق و فاجر کی امامت مکروہ تحریمی ہے:

۱۰۷۔ سنن ابن ماجہ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤمن فاجر مومنا الا ان یقهره بسلطانه یخاف سیفه او سوطه۔

ہرگز کوئی فاجر کسی مومن کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اسے اپنی سلطنت کے زور سے، مجبور کردے کہ اس کی تلوار یا تازیانہ کا ڈر ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۵۵"۔ (ابن ماجہ ۱۷۷ باب، فرض الجمعة)

اندھے عالم کی امامت جائز ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نے ابن ام مکتوم کو نیابت امامت عطا فرمائی :

۱۰۸۔ اخرج احمد و ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم علی المدینۃ مرتین یصلی بھم وھو اعمیٰ۔

یعنی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سفر کو تشریف لے جاتے) دوبار مدینہ طیبہ پر نیابت عطا فرمائی کہ باقی ماندہ لوگوں کی امامت کرتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۲"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸۔ باب امامۃ الاعمی)

تین شخص لعنت الٰہی کے مستحق ہیں :

۱۰۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لعنھم اللہ من تقدم قوما وھم لہ کارھون و امراۃ باتت و زوجھا علیھا ساخط و رجل سمع حی علی الصلاۃ و حی علی الفلاح فلم یجب۔

تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ ایک وہ کہ لوگوں کی امامت کو کھڑا ہو جائے اور وہ اس سے ناخوش ہوں دوسری وہ عورت کہ رات گزارے اس حالت میں کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہے تیسرا وہ شخص کہ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح سنے اور نماز کو حاضر نہ ہو۔ رواہ الحاکم فی المستدرک۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۶۳"۔ (ترمذی اول، ص ۸۳ باب ماجاء من ام قوما وھم لہ کارھون)

فجر و ظہر میں طوال مفصل، عصر و عشاء میں اوساط کا پڑھنا اگرچہ سنت ہے کما نص علیہ فی التنویر مگر نہ ایسا ضروری کہ عذر سے بھی ترک نہ کیا جائے :

۱۱۰۔ صحیح حدیث سے ثابت کہ ایک بچہ جس کی ماں شریک جماعت تھیں، اس کے رونے کی آواز سن کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز صرف معوذتین سے پڑھائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۶۷"۔ (کنز العمال ۷/ ۳۸۱) (بخاری ۱/ ۹۸ باب من اخف الصلوۃ الخ)

ترتیب سے قرآن پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث :

۱۱۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا ابتدأت سورۃ فاتمھا علی نحوھا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب کوئی سورت شروع کرو تو اس کو اسی ترتیب سے پوری کرو، ایک مرتبہ حضرت بلال رات کی نفل میں بے ترتیب قرآن پڑھ رہے تھے تو حضور نے سن کر یہ فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۹۹" رواہ ابو داؤد کما فی فتح القدیر۔

قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر باہستگی تلاوت کرے کہ سامع چاہے تو ہر کلمے کو جدا جدا گن سکے، صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت مبارکہ ایسی ہی ہوتی تھی حدیث میں ہے۔

۱۱۲۔ روی ابو داؤد وغیرہ عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها نعتت قراءة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم مفسرة حرفا حرفا. الخ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت بہت عمدہ ہوتی اور ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ ہوتا (مولف) (ترمذی دوم، ص ۱۲۰، باب ماجاء کیف کان قراءة النبی صلی الله تعالی علیه وسلم)

ترتیل و ترسیل اور مدود وقف کی رعایت کے بغیر قرآن پڑھنا منع ہے:

۱۱۳۔ حدیث میں ہے لا تنثروه نثر الدقل و لاتهذوه هذا الشعر قفوا عند عجائبه حركوه به القلوب ولايكن هم احدكم آخر السورة۔

یعنی قرآن کو سوکھے چوہاروں کی طرح نہ جھاڑو (جس طرح ڈالیاں ہلانے سے خشک کھجوریں جلد جلد جھڑ پڑتی ہیں) اور شعر کی طرح سے گھاس نہ کاٹو عجائب کے پاس ٹھہرتے جاؤ اور اپنے دلوں کو اس سے تدبر سے جنبش دو اور یہ نہ ہو کہ سورت شروع کی تو اب دھیان اسی میں لگا ہے کہ کہیں جلد اسے ختم کریں۔ رواہ ابوبکر لاجری فی کتاب حملة القرآن و عن طریقة البغوی فی المعالم عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه من قوله والدیلمی مثله عن بن عباس رضی الله تعالی عنهما و العسکری فی المواعظ من حدیث امیر المومنین علی کرم الله تعالی وجهه انه سئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قوله ورتل القرآن ترتیلا قال قد کره۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۰۳"

حضرت عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماجازت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قوم کی امامت فرماتے۔

۱۱۴۔ فی الصحیحین واللفظ لمسلم عن ابن شهاب ان محمود بن الربیع

الانصاری حدثه ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله انی قد انکرت بصری و انا اصلی لقومی. الحدیث۔

حضرت عتبان بن مالک انصاری وہ صحابی رسول ہیں جو بدر میں حاضر ہوئے انہوں نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ میری آنکھیں جاچکی ہیں اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں۔ پھر آگے حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ یارسول اللہ بارش وغیرہ ہو جائے تو میرا حاضر ہونا مشکل ہو جاتا ہے لہذا آپ تشریف لے چلیں تاکہ میں آپ کی جائے سجدہ کو مصلی بنالوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۶۱"۔ (بخاری اول، ص ۶۰، باب المساجد فی البیوت)

فرض اور سنت نمازوں کے درمیان کچھ نہ کچھ فاصلہ ہونا چاہئے حدیث میں ہے

۱۱۵۔ اخرج الامام ابو داؤد فی سننه و الحاکم فی المستدرك عن ابی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه قال صلیت هذه الصلاة اومثل هذه الصلاة مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال و کان ابوبکر و عمر یقومان فی الصف المقدم عن الامام و کان رجل قد شهد التکبیرة الاولیٰ من الصلاة یشفع فوثب الیه عمر فاخذ بمنکبیه فهزه ثم قال اجلس فانه لم یهلك اهل الکتاب الا انهم لم یکن بین صلاتهم فصل فرفع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصره فقال اصاب الله بك یا ابن الخطاب۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز یا اس کے مثل نماز پڑھی اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگلی صف میں تھے اور ایک آدمی تکبیر اولی میں شریک تھا بعد میں دو رکعت نماز کے لئے فوراً کھڑا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھ کر ان کا مونڈھا پکڑ کر ہلایا اور فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ وہ نماز کے درمیان فصل نہیں کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نگاہ رحمت اٹھا کر فرمایا اے عمر تجھے اللہ تعالیٰ نے درستگی دی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۷۸"۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۴۴۔ باب فی الرجل یتطوع فی مکانه)

جماعت میں جو شخص افضل و بہتر ہو وہ امامت کرے حدیث میں ہے:

۱۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان یقبل الله صلاتکم

فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم. رواہ الحاکم فی المستدرک۔
اگر تمہیں خوش آئے کہ خدا تمہاری نماز کو قبول کرے تو چاہئے کہ تمہارے بہتر تمہاری امامت کریں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۷۲"۔ (کنز العمال، ص ۳۸۳۔ ج ۷)

ذوالوجہین کو قیامت میں آگ کی زبانیں دی جائیں گی :

۱۱۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذوالوجھین (یعنی جو سنیوں میں سنی اور وہابیوں میں وہابی اور رافضیوں میں رافضی بنے وغیرہ) کو قیامت میں دو زبانیں آگ کی دی جائیں گی۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۷۳"

نشہ والی چیزیں حرام ہیں :

۱۱۸۔ صحیح حدیث میں ہے نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز کہ نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام فرمائی۔ رواہ الامام احمد وابوداؤد عن ام المومنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۸۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۹۔ باب ماجاء فی المسکر)

بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث :

۱۱۹۔ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ ایاکم وایاھم لایضلونکم و لا یفتنونکم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایسے شخص کی صحبت سے دور بھاگو اسے اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دے فتنہ میں نہ ڈال دے۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ)

ہر حاکم سے اس کے محکوم کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائیگا حدیث میں ہے۔

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ۔

تم سب اپنے متعلقین کے سردار و حاکم ہو اور ہر حاکم سے روز قیامت اس کی رعیت کے باب میں سوال ہوگا۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۸۸"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۵۷ کتاب الاحکام باب قول اللہ اطیعوا اللہ الخ)

مظلم فاسق فاجر اور مرتکب کبیرہ ہے۔

۱۲۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من یعمل عمل قوم لوط۔

ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے۔ رواہ احمد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۹۰"۔ (کنز العمال، ص ۵۸ ج ۲۱)

چور کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایسرق السارق حین یسرق وھو مومن۔

چور چوری کرتے وقت ایمان سے الگ ہوتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۹۳" (بخاری ۲/ ۸۳۶ کتاب الاشربۃ)

علماء نائبین انبیاء ہیں :

۱۲۳۔ صحاح کی حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء۔

علماء انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وارث ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۱۹۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۲۰ باب فضل العلماء و الحث علی طلب العلم)

جہنمیوں کے کتے :

۱۲۴۔ حدیث میں ہے اصحاب البدع کلاب اھل النار۔

بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ دار قطنی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۶"۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵ ج ۱)

جزاء سیئہ سیئہ سے متعلق ایک حدیث :

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کما تدین تدان۔

جیسا تو اوروں کے ساتھ کرے گا ویسا ہی اللہ تیرے ساتھ کرے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۷"۔ (کنز العمال، ص ۱ ج ۲۱)

اللہ و رسول اور مسلمانوں کے خائن کے بارے میں ایک حدیث :

۱۲۶۔ حاکم صحیح مستدرک میں ہے اور ابن عدی و عقیلی و طبرانی و خطیب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استعمل رجلاً من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و رسولہ و المومنین۔

جس نے کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کیا اور ان میں وہ شخص موجود تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو پسند ہے تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۱۲"۔ (کنز العمال، ص ۱۲ ج ۶) (الترغیب و الترھیب ۳/۷۹ الترھیب من ولی شیا الخ)

جس امام سے مقتدی اس کے کسی عیب کی وجہ سے ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی :

۱۲۷۔ حدیث میں ارشاد فرمایا۔ ثلثة لاترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا وعدمهم من ام قوما وهم له کارهون۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر بھی اونچی نہیں ہوتی یعنی بارگاہ عزت تک تو رسائی بڑی چیز ہے ایک وہ جو کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں یعنی اس میں کسی قصور شرعی کے سبب۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۲۴"۔ (ابن ماجہ ۱/۶۹ باب من ام قوما وھم الخ)

کسی کو ایسے گناہ پر عار دلانا جائز نہیں جس سے وہ توبہ کر چکا ہے :

۱۲۸۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعمله و فی روایة بذنب تاب منه وبه فسر ابن منیع۔

جو کسی اپنے بھائی کو ایسے گناہ سے عیب لگائے جس سے توبہ کر چکا ہے تو یہ عیب لگانے والا نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ رواہ الترمذی و حسنه عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۲۵"۔ (ترمذی دوم، ص ۷۷، باب من ابواب صفة القیمة)

متشابہات میں تکلم گمراہی ہے، بوجہ اندیشہ بدمذہبی صبیغ نامی شخص سے مسلمانوں کو ترک تعلق کا حکم فاروقی :

۱۲۹۔ امیر المومنین غیظ المنافقین امام العادلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں اس کے ساتھ خرید و فروخت نہ کریں بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر نہ ہوں۔ بتعمیل حکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق ہو جاتے جب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہو گیا اس

وقت اجازت فرمائی۔

اخرج نصر المقدسی فی کتاب الحجة و ابن عساکر عن ابی عثمان الهدی عن صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر الق ماعلی راسك فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتك محلوقا لضربت الذی فیه عیناك ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابوعثمن فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه۔

صبیغ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے المرسلات، والذاریات اور و النازعات کے بارے میں پوچھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ جو تمہارے سر پر ہے اسے ڈال دو یعنی سر ننگا کر کے دکھاؤ جب اس نے سر ننگا کیا تو اس کے سر پر دو زلفیں تھیں یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر تیرا سر منڈا ہوا پاتا تو تیری گردن مار دیتا۔ (کیونکہ اس سے تیری شناخت ہو جاتی کہ تو اس گمراہ فرقہ سے ہے جس کی حضور نے خبر دی ہوئی ہے) پھر اہل بصرہ کو لکھا کہ صبیغ سے میل جول نہ کریں، ابو عثمان نے کہا کہ اگر ہم لوگ سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا تو سب متفرق ہو جاتے۔ (مولف)

بدمذہبی کا اندیشہ بھی موجب ترک مجالست و ترک انفاق و احسان ہے۔

۱۳۰۔ اخرج ابوبکر بن الانباری فی کتاب المصاحف و ابن عساکر عن محمد بن سیرین قال کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالی عنهما ان لاتجالسوا صبیغا و ان یحرم عطاؤه و رزقه۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ صبیغ سے مجالست نہ کریں وہ عطیہ و وظیفہ جو دیتے ہو اس سے محروم کر دیا جائے۔ (مولف)

۱۳۱۔ اخرج المقدسی فی الحجة عن اسحاق بن بشر القریشی قال اخبرنا ابن اسحاق او ابواسحاق قال کتب ای امیر المومنین رضی الله تعالیٰ عنه الی ابی موسیٰ اما بعد فان الاصبغ بن علیم التمیمی تکلف ما کفی وضیع ما ولی فاذا جاء ك کتابی هذا فلا تبا یعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال فکان الاصبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و عشرین یوما و ما من غائب احب الی ان القاه من الموت ثم ان الله الهمه التوبة و قذفها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ وهو علی

المنبر فسلمت عليه فاعرض عني فقلت ايها المعرض انه قد قبل التوبة من هو خير منك و من عمر واني اتوب الى الله عزوجل مما اسخط امير المومنين و عامة المسلمين فكتب بذلك الى عمر فقال صدق اقبلوا من اخيكم۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ اصبغ بن عسیم تمیمی نے تکلف کیا جو اسے کافی تھا اور اسے ضائع کر دیا جو اس کے قریب تھا جب میرا یہ خط تم کو مل جائے تو اس سے خرید و فروخت نہ کرنا، وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت نہ کرنا، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر نہ ہونا، راوی نے کہا کہ اصبغ کہا کرتا تھا کہ میں بصرہ آیا وہاں پر پچیس دن رہا تو ان ایام سے میرے لئے موت بہتر تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے توبہ کی توفیق دی اور اس کے دل میں ڈال دیا تو ابو موسیٰ اشعری کے پاس آکر انہیں سلام کیا جب کہ وہ منبر پر تھے انہوں نے مجھ سے اعراض کیا میں نے کہا اے روگردانی کرنے والے بیشک اس نے توبہ قبول کر لی ہے جو تم سے اور عمر سے بہتر ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس جرم سے جس سے امیر المومنین اور عامہ مسلمان ناراض ہیں اس کے بعد ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمر کو یہ واقعہ لکھا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا اب اپنے بھائی کی بات قبول کر دیا اب اپنے بھائی کی طرف التفات کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۱۳"

۱۳۲۔ واخرج الدارمي و نصر و الاصبهاني كلاهما في الحجة و ابن الانباري في المصاحف واللالكائي في السنة و ابن عساكر في التاريخ عن سليمان بن يسار ان رجلاً من بني تميم يقال له صبيغ بن عسل قدم المدينة وكان عنده كتب فكان يسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر رضي الله تعالىٰ عنه فبعث اليه وقد اعدله اعراجين النخل فلما دخل عليه قال من انت قال انا عبدالله صبيغ قال عمر رضي الله تعالىٰ عنه و انا عبدالله عمر و اومأ اليه فجعل يضربه بتلك العراجين فما زال يضربه حتى شجه و جعل الدم يسيل على وجهه فقال حسبك يا امير المومنين والله فقد ذهب الذي اجد في راسي۔

بنو تمیم کا ایک آدمی جس کو صبیغ بن عسل کہا جاتا تھا مدینہ منورہ آیا اس کے پاس کچھ کتابیں تھیں اور وہ متشابہات قرآن کے بارے میں سوال کرتا تھا جب یہ خبر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور اس کے لئے کھجور کی شاخوں کا ایک گچھا تیار کیا جب صبیغ حضرت عمر کے حضور حاضر ہوا تو عمر نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں اللہ کا بندہ

صبیغ ہوں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اور میں اللہ کا بندہ عمر ہوں اور اس کی طرف اشارہ کیا پھر شاخہائے کھجور سے مارتے رہے یہاں تک کہ وہ زخمی ہو گیا اور اس کے چہرے پر سے خون بہنے لگا تو اس نے کہا کہ اے امیر المومنین بس کیجئے بخدا میں جو اپنے دماغ میں پاتا تھا وہ جاتا رہا۔ (مولف) (سنن الدارمی باب من ھاب الفتیا وکرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

۱۳۳۔واخرج الدارمی و ابن عبدالحکیم و ابن عساکر عن مولیٰ ابن عمر ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی اجناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی یطلب الجرید فضربه بها حتی ترك ظهره و برة ثم ترکه حتی برئ ثم عاد له ثم ترکه حتی برئ ثم دعا به لیعود به فقال صبیغ یا امیرالمومنین ان کنت تریدقتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان کنت تریدتداوینی فقد والله برأت فاذن له الی ارضه و کتب له الی ابی موسیٰ الاشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابوموسیٰ الاشعری الی عمر ان قد حسنت هیأته فکتب انا أیذن للناس فی مجالسته۔

صبیغ عراقی قرآن کی کچھ آیتوں کے بارے میں جماعت مسلمین سے سوال کیا کرتا تھا، مولی ابن عمر نے کہا کہ حضرت عمر نے مجھے کھجور کی ٹہنی ڈھونڈنے کے لئے بھیجا پھر اس سے مارتے رہے یہاں تک اس کی پیٹھ پر آبلے پڑ گئے پھر اسے اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر دوبارہ مارا اور اچھا ہونے تک چھوڑے رکھا پھر سہ بارہ مارنے کے لئے بلایا تو صبیغ نے کہا اے امیر المومنین اگر آپ مجھے قتل کر دینا چاہتے ہیں تو مجھے یکدم قتل کر دیں اور اگر میرا علاج چاہتے ہیں تو بخدا میں اچھا ہو گیا ہوں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے ملک میں جانے کی اجازت دے دی اور ابو موسیٰ اشعری کو لکھا کہ مسلمانوں میں سے کوئی شخص اس کے پاس نہ بیٹھے یہ بات اس آدمی پر شاق ہوئی اور ابو موسیٰ اشعری نے عمر فاروق کو لکھا کہ اب اس کی حالت اچھی ہو گئی ہے تو حضرت عمر نے لکھا کہ اب میں لوگوں کو اس سے مجالست کی اجازت دیتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۱۳"۔ (سنن الدارمی باب من ھاب الفتیا وکرہ الخ ملتان ۱/ ۵۱)

بدگمانی حرام ہے حدیث میں ہے:

۱۳۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بئس مطیة الرجل زعموا۔ رواہ احمد و ابوداؤد عن حذیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آدمی کی کتنی بڑی بربادی یعنی گنہگاری ہے زعموا کہنا (یعنی بے ثبوت شرعی افواہ پر اعتماد کرکے کسی کے متعلق غلط رائے قائم کرلینا موجب گناہ ہے)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۷۹۔ باب فی الرجل یقول زعموا)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتی ہیں :

۱۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لاترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون و امرأة باتت و زوجها عليها ساخط و اخوان متصارمان. رواه ابن ماجة و ابن حبان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن.

تین شخصوں کی نمازان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی، ایک وہ آدمی جو ایسی قوم کی امامت کرے جو اس کو برا جانے اور ایک وہ عورت کہ جس نے رات گزاری اس حال میں کہ اس کا شوہر ناخوش رہا اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے دو بھائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۲"۔ (ابن ماجہ، ص ۶۹۔ باب من ام قوما و هم له كارهون)

۱۳۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما و هم له كارهون و رجل يأتي (اتى) الصلاة دبارا و الدبار ان يأتيها بعد ان تفوته. و رجل اعتبد محررا (محرره) رواه ابوداؤد و ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تین آدمیوں کی نماز قبول بارگاہ نہیں ہوتی ایک وہ جو ایسے لوگوں کی امامت کرے اس کو جو برا جانیں اور ایک آدمی وہ جو نماز قضا کرکے پڑھے اور ایک وہ شخص جو آزاد آدمی کو غلام بنائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸ باب الرجل يؤم القوم و هم له كارهون)

قرب قیامت لوگ جاہلوں کو سردار اور مفتی بنالیں گے۔ حدیث میں ہے :

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتخذ الناس رؤسا جهالا فاستلوا فافتوا بغير علم فضلوا و اضلوا۔

لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھیں گے وہ بے علم فتوی دیں گے آپ بھی گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواه الائمة احمد و البخاری و مسلم و الترمذی و ابن ماجه عن عبدالله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۴"۔ (بخاری اول، ص ۲۰، باب كيف يقبض العلم)

ظالم کی امداد واعانت حرام ہے حدیث میں ہے

۱۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کی مدد کو چلے وہ اسلام سے نکل جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی صحیح المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۳۴"۔ (کنز العمال، ص ۲۸۴ ج ۳)

محبوب شی کا ذکر زیادہ ہوتا ہے حدیث میں ہے:

۱۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیأ اکثر من ذکرہ۔

جو کسی سے محبت رکھتا ہے اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ رواہ ابونعیم ثم الدیلمی عن مقاتل بن حیان عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ثلاثتھم من رجال مسلم و الاربعۃ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۴۰"۔ (کنز العمال، ص ۳۸۱۔ ج ۱)

کفار و مشرکین اور بدمذہبوں کی رد یہ جائز ہے:

۱۴۰۔ صحیح بخاری میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر مشرکین کا رد فرماتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۵۱" (بخاری ۱/ ۹۰۹ باب ھجاء المشرکین)

بے وجہ شرعی تین دن سے زیادہ مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے۔ حدیث میں ہے:

۱۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا و یعرض ھذا و خیرھما الذی یبداء بالسلام۔

آدمی کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے رہے ملیں تو یہ اِدھر منہ پھیر لے وہ اُدھر منہ پھیرے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے یعنی ملنے کی پہل کرے۔ رواہ الشیخان عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بخاری دوم، ص ۸۹۷۔ باب الھجرۃ)

۱۴۲۔ دوسری حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل لمومن ان یھجر مومنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر فان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الھجرۃ۔

کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین رات سے زیادہ قطع تعلق کرے جب

تین راتیں گزر جائیں تو لازم ہے کہ اس سے ملے اور اسے سلام کرے اگر سلام کا جواب دے تو دونوں ثواب میں شریک ہوں گے اور وہ جواب نہ دے گا تو سارا گناہ اسی کے سر رہا یہ سلام کرنے والا قطع کے وبال سے نکلے گا۔ رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳۔باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

۱۴۳۔ تیسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل النار۔

مسلمان کو حرام ہے کہ مسلمان بھائی کو تین رات سے زیادہ چھوڑے جو تین رات سے زیادہ چھوڑے اور اسی حالت میں مرے وہ جہنم میں جائے گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۵۲"۔(ابوداؤد دوم، ص ۶۷۳ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

صرف پائجامہ یا لنگی پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے :

۱۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقہ منہ شیء۔

ہرگز تم میں کوئی شخص ایک ہی کپڑا پہن کر نماز نہ پڑھے کہ کندھے پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو۔ رواہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(بخاری اول، ص ۵۲۔باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

۱۴۵۔ خطیب بغدادی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی السراویل۔

یعنی فقط پائجامہ سے نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (کنزالعمال، ص ۲۱۷ ج ۷)

نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے حدیث میں ہے :

۱۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاصلاۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب۔

یعنی بے سورہ فاتحہ کے نماز ناقص ہے۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۸۰"۔(مسلم اول، ص ۱۶۹۔باب وجوب قرآۃ الفاتحۃ الخ)

تعمیر وتنظیف مساجد کی تاکید پر ایک حدیث

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ امر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور و ان تنظف و تطیب۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محلوں بستیوں میں مسجدیں بنانے اور صاف ستھری رکھنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۹"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۶، باب اتخاذ المساجد فی الدور)

مسلمان سے بے وجہ شرعی کینہ و بغض رکھنا حرام ہے:

۱۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتباغضوا و لا تحاسدوا و لاتدابروا و کونوا عباداللہ اخوانا۔

آپس میں نہ بغض و حسد رکھو اور نہ ایک دوسرے کو پشت دو بلکہ اللہ کے مخلص بندے اور آپس میں بھائی ہو جاؤ۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۹۶ باب قولہ یاایھاالذین آمنوا و اجتنبوا الخ)

مومن فحش گو نہیں ہوتا ہے:

۱۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المؤمن بالطعان و لا الفحاش۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا نہ بے حیا فحش گو۔ (مولف) یعنی مسلمان کو ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ (ترمذی دوم، ص ۱۸ باب ماجاء فی اللعنۃ)

حیا ایمان کی نشانی ہے:

۱۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء من الایمان و البذاء من النفاق۔

حیا جزو ایمان ہے اور بے ہودہ اور فحش گوئی جزو نفاق۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۱۱"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۲، باب ماجاء فی الحیی)

تین شخصوں کی نمازیں قبول نہ ہونے پر تین حدیثیں:

۱۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما رجل ام قوما وھم لہ کارھون لم تجز صلاتہ اذنیہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو آدمی کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں تو اس کی نماز اس کے

کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی۔ یعنی جب کہ ناگواری و ناراضی بوجہ شرعی ہو۔ (مولف)
(کنزالعمال، ص ۳۷۸، ج ۷)

۱۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایقبل الله منهم صلاة و لاتصعد الی السمأء و لا تجاوز رؤسهم رجل ام قوما وهم له کارهون و رجل صلی علی جنازة و لم یؤمر و امرأة دعاها زوجها من اللیل فابت علیه رواه ابن خزیمة عن عطأ بن دینار و بسند آخر عن انس بن مالك متصلا رضی الله تعالیٰ عنه۔

تین آدمیوں کی نماز نہ قبول ہوتی ہے نہ آسمان پر چڑھتی ہے اور نہ اس کے سروں سے متجاوز ہوتی ہے ایک وہ آدمی جو لوگوں کی امامت کرے اور لوگوں کو اس کی امامت ناگوار ہو۔ اور ایک وہ آدمی جو بغیر اجازت کے نماز جنازہ پڑھائے اور ایک وہ عورت کہ اس کا شوہر رات کو اسے بلائے اور وہ انکار کردے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۸، ج ۲۱)

۱۵۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الابق حتی یرجع و امرأة باتت و زوجها علیها ساخط و امام قوم وهم له کارهون. رواه الترمذی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه و قال حسن غریب۔

تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے متجاوز نہیں ہوتی بھاگے ہوئے غلام کی یہاں تک کہ وہ واپس آجائے اور ایک وہ عورت جس پر اس کا شوہر رات بھر ناراض رہے اور قوم کا وہ امام جسے وہ لوگ برا جانیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۳۳"۔ (ترمذی اول، ص ۸۳، باب ماجأ من ام قوما وهم له کارهون)

ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں ہوتا:

۱۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ الولد للفراش و للعاهر الحجر۔

بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۴۲" (بخاری اول، ص ۲۷۶، باب تفسیر المشبهات الخ)

اپنے گھر کے قریب جو مسجد ہو اس میں نماز پڑھی جائے۔

۱۵۵۔ حدیث میں ہے۔ لاصلاة لجار المسجد الا فی المسجد۔

یعنی پڑوس کی مسجد میں نماز پڑھی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۶۳"۔
(کنزالعمال، ص ۳۰۹ ج ۷)

تعارف

النهی الاکید عن الصلوۃ و راء عدی التقلید

(دشمن تقلید کے پیچھے نماز مکروہ سخت منع ہے)

۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ غیر مقلد کی اقتداء میں نماز درست ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:۔

بلا شبہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ و ممنوع اور لازم الاحتراز ہے، انہیں باختیار خود امام کرنا تو ہرگز کسی سنی و محب سنت کا کام نہیں، اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو تو سنی کو چاہئے کہ دوسری جگہ صحیح العقیدہ امام کی اقتداء کرے حتی کہ جمعہ میں بھی جب کہ اور جگہ مل سکے۔ اور اگر مجبوری ان کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھلا تو نماز پھیرے اگرچہ وقت جاتا رہا ہو اگرچہ مدت گزر چکی ہو۔

پھر پانچ دلیلوں سے اس مسئلہ کو روشن و مبرہن کیا ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ قائم کیا گیا ہے جس میں غیر مقلدین کی بدعات و خرافات کا اجمالی طور پر جائزہ لیا گیا ہے اور غیر مقلدیت کی تاریخ و تولید اور اس کے مظالم و فتنے پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ فرقۂ ضالہ مضلہ ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن رہا، حقائق اور صداقتوں سے صرف نظر کرتے ہوئے مسلمانان عالم پر کفر و شرک کا حکم عائد کیا اور ان کا قتل عام کیا، جب کہ ابن عبدالوہاب نجدی کی کوکھ سے جنم لینے والا یہ فرقۂ باطلہ خود بحکم حدیث وفقہ گمراہ و گمراہ گر، بدعتی اور جہنمیوں کے کتے بلکہ کافر و مرتد ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے، اس کے ضمن میں ان کے بعض عقائد و احوال و مکائد و مظالم و دیگر فوائد نافعہ بھی سلک تحریر میں آئے ہیں۔

اور یہ رسالہ جمادی سے ۳۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں سات حدیثیں زینت [illegible]

احادیث

النهی الاکید عن الصلوٰۃ و راء عدی التقلید

اولیاء اللہ سے متعلق چند احادیث کریمہ :

۱۵۶۔ حدیث بخاری فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها (الی قوله تعالیٰ) و ما ترددت عن شیء انا فاعله تردد ی عن قبض نفس المؤمن یکره الموت و انا اکره مسائته۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) جب میں کسی بندے کو محبوب رکھتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (یہاں تک فرمایا) اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا جس کو میں کرتا ہوں مگر مومن کی موت کو برا سمجھنے میں کیونکہ میں اس کے اس برا سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۹۶۳ باب التواضع)

۱۵۷۔ حدیث مشہور۔ قم الی امشی الیك و امش الی اهرول الیك. اخرجه احمد عن رجل من الصحابة و البخاری بمعناه عن انس و عن ابی هریرة والطبرانی فی الکبیر عن سلمان رضی الله تعالیٰ عنهم۔

تو میری جانب کھڑا ہو میں تیری طرف چلوں گا اور تو میری طرف چل کر آ میں تیری طرف لپک کر آؤں گا۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۵۲۶، ج ۳)

۱۵۸۔ حدیث۔ و اذا احب الله عبدا لم یضره ذنب. اخرجه الدیلمی و الامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہیں دیتا ہے۔ (مولف) (گناہ ضرر نہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ جب خدا کا محبوب ہو جاتا ہے تو اس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا۔ (الرسالة القشیریة باب التوبة الباهی. مصر، ص ۴۵)

۱۵۹۔ حدیث۔ الدنیا والاخرة حرام علی اهل الله. اخرجه فی مسند الفردوس

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ والے پر دنیا و آخرت حرام ہے۔ یعنی وہ دنیا و ما فیہا سے بے خبر ہو کر خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اس کا دھیان وجود باری کے علاوہ کسی دوسری طرف نہیں رہتا۔ (مولف) (مسند الفردوس بما ثور الخطاب۔ حدیث ۳۱۱۔ بیروت ۲/ ۲۳۰)

قرآن سات قرأت پر نازل ہوا۔

۱۶۰۔ حدیث میں ہے۔ انزل القرآن علی سبعة احرف لکل حرف منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و لکل حد مطلع. اخرجه الطبرانی فی اکبر معاجیمه عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہر حرف کا ظاہر و باطن ہے اور ہر حرف کے لئے حد ہے اور ہر حد کے لئے مطلع۔ (مولف) (مشکوٰۃ ہول، ص ۳۵، کتاب العلم الفصل الثانی)

عظمت اولیاء پر دو حدیثیں۔

۱۶۱۔ حدیث۔ قوله عزوجل اعطیهم من حلمی و علمی. اخرجه احمد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم فی المستدرك و البیهقی فی شعب باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں اولیاء کو اپنے علم اور علم میں سے عطا فرماؤں گا۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں تمہارے بعد ایک ایسی امت کو پیدا کروں گا جب اسے بھلائی پہنچے گی تو اللہ کا شکر کرے گی اور اگر برائی پہنچے تو صبر کرے گی لیکن ان کے اندر نہ بردباری ہوگی نہ عقل تو حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا اے رب میرے جب اس کو بردباری اور عقل نہیں ہوگی تو ایسا کس طرح ہوگا یعنی وہ صبر اور شکر کس طرح کرے گی تو رب عزوجل نے فرمایا کہ میں انہیں اپنا حلم اور علم فرماؤں گا۔ (مولف) (مشکوٰۃ ہول، ص ۱۵۴۔ باب البکاء علی المیت الفصل الثالث)

۱۶۲۔ حدیث۔ من زهد فی الدنیا علمه اللہ بلا تعلم و هداه بلا هدایة و جعله بصیرا و کشف عنه العمیٰ. اخرجه ابونعیم فی حلیة الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه۔

جو دنیا سے بے رغبت ہوا اللہ تعالیٰ اس کو بغیر سیکھے علم دیتا ہے اور بغیر ظاہری ہدایت کے

بد بیت، دیتا ہے اور اس کو بصیر بنا دیتا ہے اور اس سے حجاب ہٹا دیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳۔ الہی لا کبد"۔ (کنز العمال، ص ۱۱۳، ج ۳)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث:

۱۶۳۔ حدیث۔ دع عنك معاذا فان الله يباهي به الملئكةقاله لرجل قال له معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه تعال حتى نؤمن ساعة فشكاه الرجل الى صلى الله تعالى عليه وسلم و قال اوما نحن بمومنين فقال له رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم دلك. اخرجه سيدى محمد بن على الترمذى عن معاذ رضى الله تعالى عنه۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ معاذ کو چھوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے جب کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی سے کہا کہ آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان کی بات کریں تو اس آدمی نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی اور عرض کی کیا ہم مومن نہیں ہیں؟ تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آدمی سے یہ فرمایا، کہ معاذ کو چھوڑو کہ اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں میں مباہات فرماتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۳ الہی الا کبد"۔ (نوادر الاصول الاصل الثانی و السبعون بیروت، ص ۱۰)

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک حدیث:

۱۶۴۔ حدیث۔ كان عبدالله بن رواحة رضى الله تعالىٰ عنه اذا لقى الرجل من صحاب لنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال تعال نؤمن بربنا ساعة فقال ذات يوم لرجل فغضب الرجل فجأ الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله الاترى الى ابن رواحة يرغب عن ايمانك الى ايمان ساعة فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التى يباهى به الملئكة. رواه حمد بسند حسن عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔

عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صحابی رسول سے ملتے تو کہتے آؤ تاکہ تھوڑی دیر ایمان باللہ کی بات کریں لہذا عبد اللہ بن رواحہ نے یہی بات ایک دن ایک صاحب سے کہی تو انہوں نے غصہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یا رسول اللہ آپ ابن رواحہ کو ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ کہ وہ تو آپ کے ایمان سے ایمان ساعت کی طرف

روگردانی کر رہے ہیں تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بن رواحہ پر رحم فرمائے وہ تو ایسی مجلسوں کو محبوب رکھتا ہے جن پر فرشتے فخر و مباہات کرتے ہیں۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۱۶۶، ج ۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم و معارف حاصل کئے یعنی ظاہری و باطنی۔

۱۶۵۔ حدیث ابوھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ و اما الاخری فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دو برتن محفوظ کئے یعنی علم اور ان میں سے ایک کو تو پھیلایا لیکن اگر دوسرا پھیلاؤں تو میرا حلق کاٹ دیا جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۴"۔ الھبی الاکید۔ (بخاری دل، ص ۲۳، باب حفظ العلم)

خیار جماعت کو نام بتلایا جائے اس پر ایک حدیث:

۱۶۶۔ حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش کرتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں۔ تمہارے اور رب کے مابین۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۲۔ الھبی الاکید"۔ (کنزالعمال، ۷/ ۳۸۳)

گروہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجد کے لئے دعا نہیں فرمائی بلکہ صرف شام و یمن کے لئے دعا فرمائی۔

۱۶۷۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال ذکر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ و فی نجدنا فاطنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل و الفتن و بھا یطلع قرن الشیطان۔

یعنی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ ہمارے لئے برکت دے

۔۔ ے شام میں الٰہی ہمارے لئے برکت دے ہمارے یمن میں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں، حضور نے دوبارہ وہی دعا کی الٰہی ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ہمارے ۔۔ برکت بخش ہمارے یمن میں، صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ اور ہمارے نجد میں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ پر حضور نے نجد کی نسبت فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گی سنت شیطان کی۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۵ الہی الاکید۔ (بخاری اول، ص ۱۴۱۔ باب ماقیل فی الزلازل و الایات)

ایمان ہوس ۹۰ جو اس میں قیامت نہیں آئے گی بلکہ نرے کافروں پر قیامت آئے گی:

۱۶۸۔ حدیث صحیح مسلم۔ لایذهب اللیل و النهار حتی یعبد اللات و العزی (الی قوله) یبعث الله ریحا طیبة فتوفی کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیه فیرجعون الی دین آبائهم۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزیٰ کی پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶ الہی الاکید"۔ (مسلم دوم، ص ۳۹۳ کتاب الفتن و اشراط الساعة)

قرب قیامت کے کچھ بے ایمان لوگوں کی نشانیاں:

۱۶۹۔ خیر البریہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یاتی فی آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام یقولون من قول خیر البریة یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة لایجاوز ایمانهم حناجرهم۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث اسن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ اخرجه البخاری و مسلم و غیرهما عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه و اللفظ للبخاری فی فضائل القرآن من الجامع الصحیح۔ (بخاری دوم، ص ۷۵۶۔ باب من رایا بقراة القرآن الخ)

کسی مومن و مسلم کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی

۱۷۰۔ احمد و مسلم و ترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیا سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایالاتقوم الساعۃ حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ۔

قیامت نہ آئے گی جب تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے۔ (ترمذی دوم، ص ۴۴ باب ماجاء فی اشراط الساعۃ)

حدیثیں گڑھنے والا جہنم میں جائے گا

۱۷۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متواتر حدیث میں ارشاد فرمایا من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۸۷ الیفی الاسد)۔ (بخاری اول، ص ۲۱، باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مسلم اول، ص ۷ باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہلاک کریں گے پھر امن وامان ہوگا اس کے بعد کافر و بدکار پر نفخ صور ہو کر قیامت آئے گی۔

۱۷۲۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین فبعث اللہ عیسی بن مریم فیھلکہ ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض احد من فی قلبہ مثقال ذرۃ من خیر او ایمان الاقبضتہ حتی لو ان واحدکم دخل فی کبدجبل لدخلتہ حتی تقبضہ قال فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر و احلام السباع لایعرفون معروفا و لاینکرون منکرا فیتمثل لھم الشیطٰن فیقول لاتستحیون فیقولون ماتأمرنا فیامرھم بعبادۃ الاوثان ثم ینفخ الصور۔ (رواہ مسلم)

یعنی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دجال نکل کر چالیس (راوی نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن فرمایا یا مہینے یا برس اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی تصریح ہے پہلا دن سال بھر کا دوسرا ایک مہینہ کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن عام دنوں کی طرح۔ رواہ مسلم عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث طویل۔ منہ) تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اسے ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے، اس کے بعد اللہ

تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہوا وہاں جا کر بھی اس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے۔ فسق و شہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سبک اور ظلم و شدت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلاً نہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے۔ شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی یہ کہیں گے پھر تو ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخ صور ہوگا۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۶۔ النهی الاکید"۔ (مسلم دوم، ص ۳۰۳۔ باب ذکر الدجال)

امت مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی :

۱۷۳۔ امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں **اما انهم لایعبدون شمسا ولاقمرا ولاحجرا ولا وثنا ولکن یراؤن اعمالهم**

خبردار ہو بے شک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بت کو ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۸۸، النهی الاکید" (ابن ماجہ اول ص ۳۲۰، باب الریا والسمعة)

مومنین اہل عرب کے لئے خاص مژدہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے اس مضمون پر چار احادیث طیبہ :

۱۷۴۔ امام احمد و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الشیطان قد یئس (ایس) ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم**

بیشک شیطان اس سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب کے نمازی اسے پوجیں ہاں ان میں جھگڑے اٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔ (مسلم دوم ص ۳۷۶، باب تحریش الشیطان وبعثه الخ)

۱۷۵۔ ابو یعلی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الشیطان قد یئس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب**

ولکنه سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات الحدیث

یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرا دینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر و آسان سمجھے جاتے ہیں۔ واصله عند احمد والطبرانی بسند حسن (کنزالعمال ص۲۶۲ ج۱۳)

۱۷۶۔ بیہقی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکیر اور حضرت عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقریر راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا **ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرتکم هذه ولکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلك**

یعنی شیطان کو یہ امید نہیں کہ اب تمہارے جزیرے میں اس کی عبادت ہوگی ہاں ان اعمال میں اس کی اطاعت کروگے جنہیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔ (کنزالعمال ص۲۶۲ ج۱۳)

۱۷۷۔ امام احمد حضرت عبادہ بن صامت وابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے معاً راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرة العرب.**

بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرۂ عرب میں اس کی پرستش ہو۔ "فتاوی رضویہ ج۳ ص۲۸۹ النهی الاکید" (مسلم دوم ص۳۷۶، باب تحریش الشیطان وبعثه الخ) (کنزالعمال ص۲۶۲ ج۱۳)

حجاز یعنی حرمین طیبین اور ان کے مضافات کی عظمت و برکت پر ایک حدیث۔

۱۷۸۔ جامع ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیة الی جحرها ولیعقلن الدین من (فی) الحجاز معقل الاروية (الاوعیة) من (راس) الجبل**

بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف اور بیشک دین حرمین طیبین کو ایسا مسکن و مامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو (ترمذی دوم ص۹۱، باب ماجاء ان الاسلام بدء غریبا الخ)

مدینہ امینہ دین متین کا اول و آخر ماوی و ملجا ہے

۱۷۹۔ حدیث میں ہے ان الایمان لیأرز الی المدینة کما تأرز الحیة الی جحرها

بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔ رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۹ النھی الاکید" (بخاری اول ص ۲۵۲، باب الایمان ازر الی المدینۃ)

منافق وفاسق کو سردار وغیرہ کلمات تعظیم سے یاد کرنا منع ہے۔

۱۸۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لاتقولوا للمنافق یا سید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل**

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۸۰، باب لایقول المملوک ربی و ربتی)

۱۸۱۔ حاکم کے لفظ یہ ہیں **اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل**

جب کوئی شخص منافق کو اے سردار کہہ کر پکارے تو وہ بیشک اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا۔ قلت وھکذا اخرجہ البیھقی فی شعب الایمان۔ (کنز العمال ص ۳۲۶ ج ۳)

بدعتی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی کہ وہ اسلام سے خارج ہے:

۱۸۲۔ بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلاۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولاحجا ولاعمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین.**

اللہ تعالیٰ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ فرض نہ نفل بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال (کنز العمال ص ۱۹۷ ج ۱)

۱۸۳۔ امام دار قطنی وابوحاتم محمد بن عبدالواحد اپنے جزو حدیثی میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اصحاب البدع کلاب اھل النار**

اہل بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں (کنز العمال ص ۱۹۵، ج ۱)

قدریہ کے ساتھ مجالست اور ابتدا باسلام جائز نہیں

۱۸۴۔ احمد و ابوداؤد و حاکم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتجالسوا اھل القدر ولاتفاتحوھم
قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ ان سے سلام کلام کی ابتداء کرو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۳ الھی الاکید" (ابوداؤد دوم ص ۶۳۹، باب فی ذراری المشرکین)

امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو:

۱۸۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما جعل الامام لیؤتم بہ
امام تو اسی لئے مقرر ہوا کہ اس کی پیروی کی جائے۔ رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وغیرھم عن ام المومنین الصدیقۃ وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۲ الھی الاکید" (بخاری ۱/ ۹۵-۹۶، باب انما جعل الامام الخ)

آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو اہلبیت کو برا کہیں گے:

۱۸۶۔ عقیلی وابن حبان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصھارا وسیاتی قوم یسبونھم وینتقصونھم فلا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولاتواکلوھم ولاتناکحوھم۔
بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں برا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم ان کے پاس نہ بیٹھنا ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہت کرنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۳ الھی الاکید" (کتاب الضعفاء الکبیر (۱۵۳) احمد بن عمران الاخمیمی بیروت ۱/ ۱۲۶)

خارجیوں نے کفار کے بارے میں اتری ہوئی آیتوں کو مومنین پر چسپاں کردیں

۱۸۷۔ صحیح بخاری شریف میں تعلیقا اور شرح السنہ امام بغوی وتہذیب الآثار امام طبری میں موصولا وارد کان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما یری الخوارج شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المومنین
یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خوارج کو بدترین خلق اللہ جانتے کہ انہوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں، اٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۸۵ الھی الاکید" (بخاری دوم ص ۱۰۲۴، باب قتل الخوارج والملحدین الخ)

فاسقوں کی دوری سے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوتی ہے

۱۸۸۔ ابن شاہین نے کتاب السنۃ فرائض میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مکفرۃ والتمسوا رضا اللہ بسخطھم وتقربوا الی بالتباعد عنھم.

اللہ کی طرف تقرب کرو فاسق کے بغض سے اور ان سے ترش رو ہو کر ملو اور اللہ کی رضا مندی انکی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔" فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۹۴ النھی لاکید" (کنز العمال ص ۴۹ ج ۳)

اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے:

۱۸۹۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں سباب المسلم فسوق۔

مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔ اخرجہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والحاکم عن ابن مسعود والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن عبداللہ بن معقل وعن عمرو بن النعمان بن مقرون وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وعن سعد بن ابی وقاص والدار قطنی فی الافراد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین (بخاری دوم ص ۸۹۳، باب ما ینھی عن السباب واللعن)

تین شخصوں کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں ایک حدیث

۱۹۰۔ طبرانی کبیر میں بسند حسن ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایستخف بھم الا منافق ذو الشیبۃ فی الاسلام وذو العلم وامام مقسط.

تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا ذی علم، تیسرا امام عادل (کنز العمال ص ۲۰ ج ۲۱)

بڑے چھوٹے اور عالم کے حق کے بارے میں ایک حدیث:

۱۹۱۔ احمد بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا حقہ

میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹوں پر رحم نہ کرے

اور عالم کا حق نہ پہچانے (مسند احمد ص ۳۴۱ ج ۶)

عالم دین کی شان میں گستاخی کرنا سبب ہلاکت ہے

۱۹۲۔ مسند الفردوس میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلك**

عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں تو جو ان کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہو جائے۔

"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۹۶، الهی الاکید" (کنز العمال ۱۰ ۷۷)

اہل عرب کو سب وشتم کرنا باعث نفاق ہے

۱۹۳۔ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **بعض العرب نفاق**

جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے (المعجم الکبیر حدیث ۱۳۱۲ بیروت ۱۱، ۱۴۶)

۱۹۴۔ بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من سب العرب فاولئك هم المشركون**

جو اہل عرب کو سب وشتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔ (کنز العمال ص ۳۶ ج ۱۳)

اہل مدینہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ:

۱۹۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء.**

کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بد اندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں اخرجه الشیخان عن سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه (بخاری اول ص ۲۵۲، باب اثم من كاد اهل المدينة)

۱۹۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من اراد اهل المدینة بسوء اذا به الله كما یذوب الملح فی الماء**

جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا برا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسا گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ اخرجه احمد ومسلم وابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه

"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷ الهی الاکید" (ابن ماجہ دوم ص ۲۳۲، باب فضل المدینہ)

۱۹۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی اھل المدینۃ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لایقبل منہ صرف ولا عدل

جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۹۷ الھجی لاکید" (کنز العمال ص ۲۰۶ ج ۱۳)

حیات انبیاء علیہم السلام پر دو جلیل حدیثیں :

۱۹۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء

بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ اخرجہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وابونعیم کلھم عن اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابوداؤد اول ص ۲۱۴، باب فی الاستغفار، نسائی اول ص ۲۰۳، باب اکثار الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم الجمعۃ)

۱۹۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کلمہ روح القدس لم یؤذن للارض ان تاکل من لحمہ

جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اس کے گوشت میں کچھ تصرف کرے۔ اخرجہ الزبیر بن بکار فی اخبار المدینۃ وابن زبالۃ عن الحسن مرسلا

امام ابوالحایہ تابعی نے کہا لحوم الانبیاء لاتبلیھاالارض ولا تاکلھا السباع۔

انبیاء کا گوشت زمین نہیں گلاتی نہ درندے گستاخی کر سکیں۔ اخرجہ الزبیر والبیھقی۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۹۸، الھجی الاکید" (الدر المنثور بر آیت وایدناہ بروح القدس قم ایران ۱/ ۸۷)

اولیاء سے عداوت دشمنی اللہ تعالیٰ سے جنگ کے مماثل ہے :

۲۰۰۔ (حدیث قدسی) حضرت حق عزجلالہ فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دیدیا اس سے لڑائی کا۔ اخرجہ البخاری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن ربہ عزوجل (بخاری دوم

ص ۹۶۳ باب التواضع)

۲۰۱۔ حضور پر نور سید المجدبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عادی اولیاء اللہ (للہ ولیا) فقد بارز اللہ بالمحاربۃ

جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکلا۔ اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم والبیھقی فی الزھد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن ماجہ روم ص ۲۹۶، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن)

لوگوں کی خبر ہلاکت مشہور کرنے والے کے بارے میں ایک حدیث

۲۰۲۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سمعت الرجل یقول ھلک الناس فھو اھلکھم.

جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہو گئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد ومسلم وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۲۹۹ الھی الاکید" (مسند احمد ص ۲۲۹ ج ۳، مشکوۃ روم ص ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم الفصل الاول)

جسے کافر کہا گیا اگر وہ حقیقۃً کافر نہیں ہے تو قائل کافر ہو جائے گا۔

۲۰۳۔ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما

جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو لو کافر کہے تو ان دونوں میں ایک کی رجوع اس طرف بیشک ہو۔ (کنز العمال ص ۶۲ ۳ ج ۳)

۲۰۴۔ امام احمد و بخاری و مسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ولا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک

جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر طعن کیا تھا ایسا نہ ہو۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۰۸ الھی الاکید" (مسلم اول ص ۵۷ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ، مسند احمد ص ۲۰۹ ج ۶)

ثبوت کفر قطعی کے بغیر اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے ۔

۲۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کفوا عن اھل لا الہ الا اللہ لاتکفروھم بذنب فمن اکفر اھل لا الہ الا اللہ فھو الی الکفر اقرب**

یعنی لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لا الہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کفر سے نزدیک تر ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۳۶۱ ج ۳)

کلمہ گو کی تکفیر حرام ہے اور کوئی مسلمان گناہ کبیرہ کے سبب کافر نہیں ہوتا :

۲۰۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ ولا یکفر بذنب لا یخرجہ من الاسلام بعمل ،الحدیث**

یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرہ اسلام سے خارج نہ بتائیں۔ اخرجہ ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۲۶۹ ج ۲۰)

اسلام ہمیشہ غالب رہے گا :

۲۰۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الاسلام یعلو ولا یعلی**

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں اخرجہ الدار قطنی والبیہقی والضیاء عن عائذ بن عمر المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۰، النہی الاکید" (سنن الدار قطنی باب المہر، ملتان ۳ / ۲۵۲) (بخاری ۱ / ۱۸۰ باب اذا اسلم الصبی الخ)

اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے :

۲۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتکفروا احدا من اھل القبلۃ**

اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو۔ اخرجہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۱ النہی الاکید" (کنز العمال ص ۱۹۳ ج ۱)

اہل بدعت وفساق کی صحبت ومخالطت کی ممانعت پر دو حدیثیں :

۲۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسک ونافخ الکیر اما ان یبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ**

نیک ہم نشین اور بد جلیس کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور وہ دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک ہبہ کرے گا یا تو اس سے خریدے گا اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلائے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۱ ۳ الهی الاکید "(مسلم دوم ص ۳۳۰، باب لاعدوی ولاطیرة)

۲۱۰۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانه**

یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ رواہ عنه ابوداؤد و النسائی (ابوداؤد دوم ص ۶۶۴ باب من یؤمر ان یجالس)

انقلاب قلب کے بارے میں ایک حدیث :

۲۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **انما سمی القلب من تقلبه انما مثل القلب مثل ریشة الفلاة تعلقت فی اصل شجرة تقلبها الریاح ظهر البطن**

دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے دل کی کیفیت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پر لپٹا ہے کہ ہوائیں پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظه عند ابن ماجة مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة اسنادہ جید۔ (کنزالعمال ص ۲۰۵ ج ۱) (ابن ماجہ ص ۱۰ باب فی القدر)

زمین کی معرفت اس کے نام سے اور دوست کی معرفت اس کے ہم نشین سے ہوتی ہے

۲۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اعتبروا الارض باسمائها واعتبروا الصاحب بالصاحب**

زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کر اور آدمی کو اس کے ہم نشین پر۔ اخرجه ابن عدی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه والبیهقی عنه فی الشعب موقوفا۔ (کنزالعمال ص ۸۵ ج ۱)

صحبت اثر کر جاتی اس پر ایک حدیث :

۲۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ایاك وقرین السوء فانك به تعرف**۔

بڑے مصاحب سے بچ کہ تو اسی سے پہچانا جائے گا۔رواہ ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کنزالعمال ص ۲۳ج۹)

اپنے سے افضل کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی فضیلت پر دو حدیثیں

۲۱۴۔امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔ (کنزالعمال ۷ / ۳۸۳)

۲۱۵۔دار قطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم.

اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے۔"فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۳۱۲ الدمی الاکید" (کنزالعمال ۷ / ۳۸۳)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے ورنہ نماز مکمل نہ ہوگی جب کہ مصلی مقتدی نہ ہو

۲۱۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی صلاۃ لم یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فھی خداج۔

یعنی جو نماز بے سورہ فاتحہ کے ہو وہ ناقص ہے۔ رواہ احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی عن ابی ھریرۃ و احمد و ابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔ (مسلم اول، ص ۱۷۰۔ باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ الخ)

۲۱۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امرہ ان یخرج فینادی لاصلاۃ الا بقرأۃ فاتحۃ الکتاب فما زاد۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ باہر جاکر منادی کردیں کہ سورۂ فاتحہ اور کچھ زائد قرأت کی نماز ناقص ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۱۸۔ باب من ترک القرأۃ فی صلاتہ)

۲۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا تجزئ صلاۃ الا بفاتحۃ الکتاب و معھا غیرھا۔

نماز کام نہیں دیتی بے فاتحہ اور اس کے ساتھ اور قرأت کرے۔ رواہ الامام الاعظم ابوحنیفۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن سیدنا ابی سعید الخدری رضوان اللہ تعالٰی علیہ و معناہ نحوہ عند الترمذی و ابن ماجۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۸۱" (مسند امام اعظم مترجم، ص ۹۲۔ کتاب الآثار، ص ۷ باب الوضوء)

صفیں سیدھی اور خوب مل کر کھڑا ہونے اور فرجات بند کرنے کے بارے میں تو احادیث جلیلہ۔

۲۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تکمیل صف کا نہایت اہتمام فرماتے اور اس میں کسی جگہ فرجہ چھوڑنے کو سخت ناپسند فرماتے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو ارشاد ہوتا

اقیموا صفوفکم و تراصوا فانی اراکم من وراء ظهری۔

اپنی صفیں سیدھی کرواور ایک دوسرے سے خوب مل کر کھڑے ہو کہ بیشک میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ اخرجه البخاری و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ (بخاری اول، ص ۱۰۰، باب اقبال الامام علی الناس عند تسویة الصفوف)

۲۲۰۔ و مسلم بلفظ اتموا الصفوف فانی اراکم خلف ظهری۔

صفوں کو پوری کرو کہ میں پشت کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسلم اول، ص ۱۸۲، باب تسویة الصفوف الخ)

۲۲۱۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سدوا الخلل فان الشیطان یدخل فیما بینکم بمنزلة الحذف۔

یعنی صفیں چھدری نہ رکھو کہ شیطان بھیڑ کے بچے کی وضع پر اس چھوٹی ہوئی جگہ میں داخل ہوتا ہے۔ رواه الامام احمد عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسند احمد، ۵/۲۶۲، حدیث ابی امامة الباهلی)

۲۲۲۔ امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں راصوا الصفوف فان الشیطن یقوم فی الخلل۔

یعنی صفیں خوب گھنی رکھو جیسے رانگ سے درزیں بھر دیتے ہیں کہ فرجہ رہتا ہے تو اس میں شیطان کھڑا ہوتا ہے۔ (مسند احمد، ص ۶۲۶، ج ۳)

۲۲۳۔ نسائی کی روایات صحیحہ میں ہے راصوا صفوفکم و قاربوا بینها و حاذوا بالاعناق فوالذی نفسی (نفس محمد) بیده انی لاری الشیاطین تدخل من خلل الصف کانها الحذف۔

یعنی صفیں خوب گھنی اور پاس پاس کرو اور گردنیں ایک سیدھ میں رکھو کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک میں شیاطین کو رخنہ صف میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں گویا وہ بھیڑ کے بچے ہیں۔ (نسائی اول، ص ۱۳۱، باب حث الامام علی رص الصفوف الخ)

۲۲۴۔ ابوداود طیالسی کی روایت میں یوں ہے قیموا صفوفکم و تراصوا فوالذی نفسی بیده انی لاری الشیاطین بین صفوفکم کانها غنم غفر۔

گویا وہ بکریاں ہیں بھدے [illegible]

فائدہ: بھیڑ بکری کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اکثر دیکھا ہے کہ جہاں چند آدمی کھڑے دیکھے اور دو شخصوں کے بیچ میں کچھ فاصلہ پایا وہ اس فرجہ میں داخل ہو کر ادھر سے ادھر نکلتے ہیں یوں ہی شیطان جب صف میں جگہ خالی پاتا ہے دلوں میں وسوسہ ڈالتے کہ آگھستا ہے، اور اسی کی تخصیص شاید اس لئے ہے کہ جانوروں کی بکریوں [illegible] یہ شیاطین اس وقت اسی شکل پر متشکل ہوئے۔ منہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۵ (منہ الوہاب فی تخریج احادیث رد المحتار، حدیث ۲۰۷۔ بیروت، ص ۲۸۲)

۲۲۵۔ حدیث میں تاکید شدید سے ارشاد فرمایا **اقیموا الصفوف فانما یصفون بصفون بالملئکة و حاذوا بین المناکب و سدوا الخلل و لینوا بایدی اخوانکم و لاتذروا فرجات للشیاطین و من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله۔**

یعنی صفیں درست کرو کہ تمہیں تو ملائکہ کی سی صف بندی چاہئے اور اپنے شانے سے شانہ ایک سیدھ میں رکھو اور صف کے رخنے بند کرو اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور صف میں شیطان کے لئے کھڑکیاں نہ چھوڑو اور جو صف کو وصل کرے اللہ اسے وصل کرے اور جو صف قطع کرے اللہ اسے قطع کرے۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و الطبرانی فی الکبیر و الحاکم و ابن خزیمة و صححاه عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و عند النسائی و الحاکم عنه بسند صحیح الفصل الاخیر الی من قوله من وصل الحدیث۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۵"۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۷۔ باب تسویة الصفوف)

۲۲۶۔ ملائکہ کی صف بندی کا دوسری حدیث میں خود بیان آیا۔ **خرج علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الا تصفون کما تصف الملئکة عند ربها فقلنا یا رسول الله کیف تصف الملئکة عند ربها قال یتمون الصف الاول و یتراصون فی الصف۔**

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باہر تشریف لا کر ارشاد فرمایا ایسے صف کیوں نہیں باندھتے جیسے ملائکہ اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوتے ہیں ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ملائکہ اپنے رب کے حضور کیسی صف باندھتے ہیں فرمایا پہلی صف کو پورا کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اخرجه احمد و مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة عن جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد، ار ۹۷ باب تسویة الصفوف) (مسلم ثبوت، ص ۸۱ باب الامر

بالسکون فی الصلاۃ الخ)

۲۲۷۔ حدیث میں ہے۔ من نظر الی فرجۃ فی الصف فلیسدھا بنفسہ فان لم یفعل فمر مار فلیتخط علی رقبتہ فانہ لاحرمۃ لہ۔

یعنی جو صف میں فرجہ نظر آئے وہ خود وہاں کھڑا ہو کر اسے بند کر دے اگر اس نے نہ کیا اور وہ نہ آیا تو وہ اس کی گردن پر قدم رکھ کر چلا جائے کہ اس کے لئے حرمت نہ رہی۔ اخرج الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنز العمال، ص ۴۰۸۔ ج ۷)

نمازی کے آگے سے گزرنا سخت منع ہے اس پر تین حدیثیں

۲۲۸۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ۔

اگر نمازی کے سامنے گزرنے والا جانتا کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو چالیس برس کھڑا رہنا اس گزر جانے سے اس کے حق میں بہتر تھا۔ اخرجہ الائمۃ احمد و الستۃ عن ابی جہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الحافظ فی بلوغ المرام و وقع فی البزار من وجہ آخر اربعین خریفا قلت و الاحادیث یفسر بعضہا بعضا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۱۶" (بخاری اول، ص ۷۳، باب اثم المار بین یدی المصلی)

۲۲۹۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو یعلم احدکم مالہ فی ان یمر بین یدی اخیہ معترض فی الصلاۃ کان لان یقیم مائۃ عام خیر لہ من الخطوۃ التی خطاھا۔

اگر تم میں سے کوئی یہ جانتا کہ نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے اس ایک قدم چلنے سے سو برس کھڑا رہنا بہتر ہوتا۔ (مولف) رواہ احمد و ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۶۸، باب المرور بین یدی المصلی)

۲۳۰۔ حدیث میں ہے لو یعلم المار بین یدی المصلی لاحب ان یکسر فخذہ و لایمر بین یدیہ۔

اگر نمازی کے آگے گزرنے والا دانش رکھتا تو چاہتا اس کی ران ٹوٹ جائے مگر نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن عبدالحمید بن عبدالرحمن منقطع۔ (کنز العمال، ص ۴۳۰۔ ج ۷)

سترہ نصب کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۳۱۔ ارشاد فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ من [illegible] فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ [illegible]

جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی طرف نماز پڑھتا ہو [illegible] سے دفع کرے اگر نہ مانے تو اس سے قتال [illegible] وہ شیطان ہے [illegible] مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] ص ۳۰۳ (بخاری اول ص ۳ [illegible])

تعارف

القلادۃ المرصعۃ فی نحر الاجوبۃ الاربعۃ

(مولوی اشرف علی تھانوی کے چار فتووں کا رد بلیغ)

۱۶ صفر ۱۳۱۲ھ کو چار سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا اور یہ کہ ان سوالوں کے جو جواب کانپور سے مولوی اشرف علی اور مراد آباد سے مولوی قاسم علی دے چکے تھے مگر دونوں کے جوابات میں تخالف و تضاد ہونے کے سبب سے سائل نے استصواب رائے کے لئے یہ استفتاء امام احمد رضا کی بارگاہ علم و دانش میں ارسال کیا۔

چاروں سوالات کا خلاصہ یہ ہے کہ :-

معذور یا غیر معذور شخص کے لئے ترک جماعت کی رخصت ہے یا نہیں ؟ اور اگر کوئی ادائے تہجد کے خیال سے قیولہ اس طرح کرے کہ ظہر کی جماعت فوت ہو جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے ان جوابات کا بلیغ رد کرتے ہوئے جو محققانہ جواب مرحمت فرمایا اس کا ماحصل یہ ہے کہ معذور سے وجوب جماعت ساقط ہے لیکن اسے کسی کو شامل کر کے قبل از اذان و اقامت جماعت کر لینا مکروہ و ممنوع ہے، اس طرح اسے نہ ثواب جماعت حاصل ہوگا نہ فضیلت حاصل ہوگی کہ اس سے وجوب ساقط ہے نہ کہ جواز، اس لئے اس کے لئے بھی بطور عزیمت جماعت افضل ہے کیونکہ جماعت حاضری کے بغیر حاصل نہ ہوگی خواہ وہ شخص معذور ہی کیوں نہ ہو۔

اگر معذور یا حاجت مند کسی کے ساتھ مل کر جماعت کرے تو ان کا یہ فعل شرعاً معتبر نہیں نہ یہ جماعت مسنونہ، بلکہ مکروہ ممنوعہ ہے اور جو جماعت باذان و اقامت اس کے بعد ہوگی اس میں کچھ کراہت نہ ہوگی بلکہ وہی جماعت مسنونہ و جماعت اولیٰ ہے۔

اور تہجد فوت ہونے کے خوف سے جماعت کا ترک مامور بھا کا مجوز نہیں ہو سکتا نہ وقت کے بعد جماعت شرعیہ میں شرکت کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز، غرضیکہ یہ بہانہ مسموع نہیں

اگرچہ تہجد سنت ہی سہی اور جماعت و تہجد میں تعارض نہیں کہ ایک کا حفظ دوسرے کے ترک کی دستاویز بنے۔

پھر امام احمد رضا بریلوی نے حفظ جماعت کی دس ایسی تدبیریں رقم کیں ہیں جن پر عمل کرنے سے جماعت فوت نہ ہوگی اس کے علاوہ اور بھی دلائل باہرہ سے جماعت کے تمام مسائل کو آراستہ و مبرہن کیا ہے۔

اور بڑے سائز کے ۱۶ صفحے کے اس رسالہ نافعہ میں ۳۸ احادیث کریمہ رونق بخش ہیں۔

احادیث

القلادة المرصعة فی بحر الاحدیة الاربعة

سورہ اخلاص کی فضیلت پر ایک حدیث پاک۔

۲۳۲۔ فی الحدیث المتواتر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قل ھو اللہ تعدل ثلث القرآن۔

سورہ قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (مولف)

اخرجہ مالك و احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی سعید الخدری و البخاری عن قتادة بن النعمان و احمد و مسلم عن ابی الدرداء و مالك و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و الحاکم عن ابی ھریرة و احمد و الترمذی و حسنہ و النسائی عن ابی ایوب الانصاری و احمد و النسائی و الضیاء فی المختارة عن ابی بن کعب و الترمذی و حسنہ عن انس بن مالك و احمد و ابن ماجة عن ابی مسعود البدری و فی الباب عن عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عمر و معاذ بن جبل و جابر بن عبداللہ بن عباس و ام کلثوم بنت عقبة و غیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (بخاری دوم، ص ۷۵۰۔ باب فضل قل ھو اللہ احد۔)

فضیلت جماعت فجر و عشاء:

۲۳۳۔ مالك واحمد و مسلم عن امیر المومنین عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی العشاء فی الجماعة فکانما قام نصف لیلة (اللیل) و من صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کلہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے نماز عشاء باجماعت پڑھی گویا اس نے نصف شب قیام کیا اور جس نے نماز صبح باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات نماز پڑھی۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

نماز باجماعت کی تاکید و اہمیت پر چند احادیث کریمہ:

۲۳۴۔ فی صحیح مسلم عن ابی ھریرة قال اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم رجل اعمی فقال یا رسول الله انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته فرخص فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم قال فاجب و اخرجه [illegible] مسنده [illegible] فقال اتی ابن ام مکتوم الاعمی الحدیث۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بارگاہ رسالت میں ایک نابینا شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے مسجد تک لے جانے والا کوئی نہیں ہے پھر انہوں نے گھر ہی میں نماز پڑھنے کی رخصت طلب کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رخصت دے دی جب وہ چلے تو حضور نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ کیا تم نماز کی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۶"۔ القلادہ المرصعۃ۔ (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ)

۲۳۵۔ عند الحاکم عن ابن مکتوم قلت یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام و السباع قال تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم قال فحیهلا۔

یعنی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مدینہ میں کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) اور درندے کثرت سے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح یعنی اذان سنتے ہو انہوں نے عرض کی ہاں فرمایا تب تو حاضر ہو۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱۔ باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

۲۳۶۔ و عند احمد و ابن خزیمة و الحاکم عنه بسند جید ایسعنی ان اصلی فی بیتی قال اتسمع الاقامة قال نعم قال فأتها و فی اخری قال فاحضرها و لم یرخص له۔

کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اقامت سنتے ہو عرض کی ہاں فرمایا تو حاضر ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حاضر ہو اور انہیں رخصت نہیں دی۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

۲۳۷۔ و للبیهقی عنه سأل ان یرخص له فی صلاة العشاء و الفجر قال هل تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتین فلم یرخص له فی ذلك۔

بیہقی کے یہاں یہ ہے کہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عشاء و فجر کے لئے مسجد میں

حاضر نہ ہونے کی رخصت طلب کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اذان سنتے ہو عرض کی ہاں ہاں حضور نے پھر ان کو اس میں رخصت نہیں دی۔ (مولف)(مجمع الزوائد باب فی ترک الجماعۃ۔ بیروت ۲/ ۳۳)

۲۳۸۔ولہ عن کعب بن عجرۃ انّ رجل ضریر الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فیہ ایبلغک النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب۔

ایک نابینا شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو اذان کی آواز پہنچتی ہے عرض کی ہاں حضور نے فرمایا جب اذان سنتے ہو تو حاضر ہو۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷"۔ القلادۃ المرصعۃ۔ (مجمع الزوائد باب فی ترک الجماعۃ۔ بیروت ۲/ ۳۲)

۲۳۹۔ ولاحمد و ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط و ابن حبان عن جابر و اللفظ لہ قال اتسمع الاذان قال نعم قال فأتها ولو حبوا۔

اس روایت میں یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ابن مکتوم سے) فرمایا کیا اذان سنتے ہو عرض کی ہاں حضور نے فرمایا تو حاضر ہو اگرچہ گھسیٹ کر ہو (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۷"۔ القلادۃ المرصعۃ۔ (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

اذان ہونے کے بعد بلا ضرورت شرعیہ بے نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے :

۲۴۰۔ابن ماجۃ عن امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من ادرک الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجۃ وھو لایرید الرجعۃ فھو منافق۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں اذان سنی پھر بغیر کسی کام کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ نہیں ہے تو وہ منافق ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸" القلادۃ المرصعۃ۔ (ابن ماجہ، ص ۵۴۔ باب اذا ادن و انت فی المسجد الخ)

۲۴۱۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایسمع النداء فی مسجدی ھذا ثم یخرج منہ الالحاجۃ ثم لا یرجع الیہ الا منافق رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری اس مسجد میں اذان سن کر بغیر کام کے

باہر نکلے اور واپس نہ ہو تو وہ منافق ہے۔اس حدیث میں مسجد نبوی کی تخصیص ہے۔(مولف)(مجمع الزوائد، باب فیمن خرج من المسجد، بیروت ۲/ ۵)

۲۴۲۔ ولابی داؤد فی مراسیله عن سعید بن المسیب ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لایخرج من المسجد احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجته حاجة وهو یرید الرجوع۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کے بعد مسجد سے منافق ہی باہر نکلتا ہے ہاں جو کسی ضرورت سے باہر نکلے پھر واپس ہو تو وہ اس حکم میں نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۲۸"۔حاشیہ القلادۃ المرصعۃ (مراسیل ابوداؤد، ص ۶، باب ماجاء فی الاذان)

ترک جماعت کی وعید پر ایک حدیث:

۲۴۳۔ احمد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بسند حسن وقال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی المتخلفین عن الجماعات لوترکتم سنة نبیکم لکفرتم.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت سے گریز کرنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کو چھوڑ دو گے تو کفر میں پڑ جاؤ گے۔(مولف) (ابوداؤد اول، ص ۸۱، باب التشدید فی ترک الجماعۃ)

تہجد کی نیت سے سونے والے کو اگرچہ تہجد نہ پائے ثواب تہجد کا وعدہ فرمایا اور اس کی نیند کو رب کی طرف سے صدقہ بتایا:

۲۴۴۔ مالك فی المؤطا و ابوداؤد و النسائی عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مامن امرئ تکون له صلاة اللیل (بلیل) یغلبه علیه نوم الا کتب الله له اجر صلاته وکان نومه علیه صدقة۔

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نماز شب کا پابند ہے اور کسی روز نیند غالب ہو جائے تو اللہ عزوجل اس کے لئے نماز کا ثواب لکھے گا اور اس کا سونا صدقہ ہو جائے گا۔(مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۶، باب من یوی الفیہ قیام)

۲۴۵۔ وهو عند ابن ابی الدنیا فی کتاب التهجد بسند جید النسائی و اما

ماجة و حريمة و البزار بسند صحيح عن ابي الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اتى فراشه وهو ينوي ان يقوم يصلي من الليل فغلبته عيناه حتى اصبح كتب له ما نوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل وهو بمعناه عند ابن حبان في صحيحه عن ابي ذر و ابي الدرداء رضي الله تعالى عنهما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس نیت سے بستر پر آئے کہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا پھر صبح تک آنکھ لگ جائے تو اس کی نیت کا ثواب اسے ملے گا اور اس کا سونا اللہ عزوجل کی جانب سے صدقہ ہو جائے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۲۹"۔ القلادہ المرصعۃ (ابن ماجہ اول، ص ۹۶ باب ماجاء فیمن نام عن حزبہ من اللیل)

نماز صبح باجماعت ادا کرنا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔

۲۴۶۔ مالك بن شهاب عن ابي بكر بن سليمان بن ابي حثمة ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه فقد سليمن بن ابي حثمة في صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمن بين السوق و المسجد النبوي فمر على الشفا ام سليمن فقال لها لم ار سليمن في الصبح فقالت انه قد بات يصلي فغلبته عيناه فقا ل عمر لان اشهد صلاة الصبح في الجماعة احب الي من ان اقوم ليلة۔ (موطا مالک، ص ۴۶ ماجاء فی العتمۃ و الصبح)

۲۴۷۔ عبدالرزاق في مصنفه عن معمر عن الزهري عن سليمن بن ابي حثمة عن امه الشفا قالت دخل علي عمر و عندي رجلان نائمان تعني زوجها ابا حثمة و ابها سليمن فقال اما صليا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح في جماعة احب الي من قيام ليلة۔

(دونوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو حثمہ اور ان کے صاحبزادہ سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جماعت صبح میں نہ دیکھا ان کی زوجہ اور ان کی والدہ شفا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سبب پوچھا کہا نماز شب کے سبب نیند نے غلبہ کیا نماز صبح پڑھ کر سو رہے فرمایا مجھے جماعت صبح میں حاضر ہونا نماز تمام شب سے محبوب تر ہے۔ (المصنف لعبدالرزاق باب فضل الصلوۃ فی جماعۃ۔ بیروت ۱/ ۵۲۶)

ترغیب تہجد پر ایک حدیث۔

۲۴۸۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بقیام اللیل فانه داب

الصلحین قبلکم و قربة الی الله تعالیٰ و منهاة عن الاثم و تکفیر السیأت و مطردة للداء عن الجسد۔

تہجد کی ملازمت کرو کہ وہ اگلے نیکوں کی عادت ہے اور اللہ عزوجل سے نزدیک کرنے اور گناہ سے روکنے والا اور برائیوں کا کفارہ اور بدن سے بیماری دور کرنے والا ہے۔ رواہ الترمذی فی جامعه و ابن ابی الدنیا فی التهجد و ابن خزیمة فی صحیحه و الحاکم فی المستدرك و صححه و البیهقی فی سننه عن ابی امامة الباهلی و احمد و الترمذی و حسنه و الحاکم و البیهقی عن بلال و الطبرانی فی الکبیر عن سلمان الفارسی و ابن السنی عن جابر بن عبدالله و ابن عساکر ابن ابی الدرداء رضی الله تعالی عنهم اجمعین۔"

فتاویٰ رضویہ ج ۳، ص ۳۳۰۔ "القلادة المرصعة۔ (ترمذی دوم، ص ۱۹۵، باب ما جاء فی دعوات)

اذان سننے کے بعد نماز کیلئے مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے۔

۲۴۹۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحمد کل الجفاء و الکفر و النفاق من سمع منادی الله ینادی الی الصلوات فلا یجیبه۔

ظلم پورا ظلم اور کفر اور نفاق ہے کہ آدمی اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتا سنے اور حاضر نہ ہو۔ حدیث حسن قد ذکرنا تخریجه و لفظ النصر بن یحیی ینادی بالصلاة و یدعو الی الفلاح۔ (مسند احمد ۳/ ۴۳۹۔ حدیث معاذ بن انس) (المعجم الکبیر حدیث ۳۹۴ بیروت ۲۰/ ۱۸۳)

خوب پیٹ بھر کھانا نحوست لاتا ہے اور نور معرفت حاصل نہیں ہوتا

۲۵۰۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماملأ آدمی وعاءً شرا من بطنه (بطن) بحسب ابن آدم اکلات یقمن صلبه فان کان لامحالة فثلث لطعامه و ثلث لشرابه و ثلث لنفسه۔

آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا، آدمی کو بس ہیں چند لقمے جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھیں اور اگر یوں نہ گزرے تو تہائی پیٹ کھانے کے لئے تہائی پانی تہائی سانس کو۔ رواہ الترمذی و حسنه و ابن ماجة و ابن حبان عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالی عنه۔ (ترمذی دوم، ص ۶۳۔ باب ماجاء فی کراهیة کثرة الاکل)

۲۵۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کثرة الاکل شؤم۔

بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ام المومنین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۳۱"۔ الفلادۃ المرصعۃ۔ (مشکوۃ، ص ۳۶۸۔ کتاب الاطعمۃ الفصل الثالث)

نماز تہجد کے لئے سونا ضروری ہے اس کے بغیر نہ ہوگی۔

۲۵۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتی یصبح انہ تہجد انما التہجد المرء یصلی الصلاۃ بعد رقدۃ۔**

تم میں کسی کا یہ گمان ہے کہ رات کو اٹھ کر صبح تک نماز پڑھے جبھی تہجد ہو تہجد صرف اس کا نام ہے کہ آدمی ذرا سو کر نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی عن الحجاج بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۳۲"۔ الفلادۃ المرصعۃ۔ (المعجم الکبیر حدیث ۳۲۱۶۔ بیروت ۳/ ۲۲۵)

قیام لیل کی مواظبت محمود ومؤکد ہے اور اس کا ترک مذموم وناپسندیدہ ہے:

۲۵۳۔ حضور سید الاسیاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یا عبداللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم اللیل فترک قیام اللیل۔** رواہ الشیخان عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو کہ وہ قیام لیل کرتا تھا پھر ترک کر دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۳۰" الفلادۃ المرصعۃ (بخاری اول ص ۱۵۴، باب مایکرہ من ترک قیام اللیل الخ)

صحابہ کرام بعد جمعہ قیلولہ کرتے تھے:

۲۵۴۔ **الشیخان عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ماکنا نقیل ولا نتغذی الا بعد الجمعۃ**

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بعد جمعہ کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۲۸، باب قول اللہ عزوجل اذا قضیت الصلاۃ الخ)

۲۵۵۔ **وفی لفظ للبخاری کنا نصلی مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الجمعۃ ثم تکون القائلۃ**

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے پھر قیلولہ ہوتا تھا۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۲۸، باب القائلۃ بعد الجمعۃ)

۲۵۶۔ **وعنہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نبکر الی الجمعۃ ثم نقیل**

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ہم پہلے جمعہ پڑھتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔
(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۳۲" القلادۃ المرصعۃ(بخاری اول ص ۱۲۸،باب القائلہ بعد الجمعۃ)

تمام سنتوں میں سب سے زیادہ مؤکد سنت فجر ہے۔

۲۵۷۔ فی الصحیحین عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شئی من النوافل اشد تعاھدا منہ علی رکعتی الفجر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام نوافل میں فجر کی دو رکعت سے زیادہ کسی کی محافظت نہیں فرماتے تھے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۳۳" القلادۃ المرصعۃ(بخاری اول ص ۱۵۶، باب تعاھد رکعتی الفجر الخ)

اذان یا تکبیر سننے کے بعد نماز کے لئے حاضر نہ ہونا بد بختی وناکامی ہے۔

۲۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یحسب المومن من الشقاء والخیبۃ ان یسمع المؤذن یثوب بالصلاۃ فلا یجیبہ

مسلمانوں کو یہ بد بختی وناامرادی بہت ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور اس کا بلانا قبول نہ کرے۔"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۳۵" القلادۃ المرصعۃ(المعجم الکبیر حدیث ۳۹۶ بیروت ۲۰/ ۱۸۳)

عشاء اور فجر کی نمازیں منافقین پر گراں ہیں حدیث میں ہے:

۲۵۹۔ البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس صلاۃ اثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون مافیھما لاتوھما ولو حبوا لقد ھممت ان آمر المؤذن فیقیم ثم امر رجلا یؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق علی من لایخرج الی الصلاۃ بعد

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقین پر نماز فجر وعشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں ہے اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ثواب ہے تو ضرور آتے اگرچہ گھسیٹ کر آنا پڑتا خدا کی قسم میرے جی میں آتا ہے کہ مؤذن کو تکبیر کا حکم دوں پھر کسی کو امامت کے لئے فرمادوں پھر بھڑکتی ہوئی شعلیں لے جاؤں اور ان لوگوں پر ان لوگوں کے گھر کو پھونک دوں جنھیں یہ اذان سنتے یہ وقت ہو گیا ابتک گھروں سے نماز کو نہیں نکلتے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳" ۲۳۷ القلادۃ المرصعہ (بخاری اول ص ۹۰، باب فضل صلاۃ العشاء فی الجماعۃ)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

جماعت ثانیہ کے ثبوت پر ایک حدیث پاک

۲۶۰۔ انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد رجع الی منزله فجمع اهله و صلی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی صلح کے لئے تشریف لے گئے تھے جب مسجد کو واپس تشریف لائے تو لوگ نماز پڑھ چکے تھے پھر دولت کدہ کو تشریف لے گئے اور اہل بیت کو جمع فرما کر نماز پڑھائی (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۵۸"(ردالمحتار ۱/۳۰۹ باب الامامة)

کسی وجہ سے جب صحابہ کی جماعت فوت ہو جاتی تو مسجد میں الگ الگ نماز ادا کرتے تھے

۲۶۱۔ روی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کانوا اذا فاتتهم الجماعة فی المسجد صلی فی المسجد فرادی

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت مسجد میں جب فوت ہو جاتی تو مسجد میں الگ الگ نماز پڑھتے تھے۔ (مولف) (ردالمحتار ۱، ۳۹ باب الاذان)

نماز میں قراءت کی ابتداء سورۂ فاتحہ سے کی جائے۔

۲۶۲۔قول انس رضی الله تعالیٰ عنه صلیت خلف النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان فکانوا یستفتحون بالحمد لله رب العلمین رواه احمد و مسلم.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو یہ سبھی حضرات سورۂ فاتحہ سے ابتداء فرماتے تھے۔ (نہ کہ بسم اللہ سے) (مولف) (مسلم اول ص ۱۷۲، باب حجة من قال لایجهر البسملة)

جماعت ثانیہ کے بارے میں تین حدیثیں

۲۶۳۔ذکر البخاری فی صحیحه عن انس نفسه رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء

الی مسجد قد صلی فادن واقام وصلی جماعة

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد میں آئے تو نماز ہو چکی تھی پھر انہوں نے اذان واقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔ یعنی یہ جماعت ثانیہ تھی۔ (مولف) (درمنثور ص ۸۹، باب فضل صلاۃ الجماعۃ)

۲۶۴۔ وصح ان رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم فصلی معہ

ایک آدمی مسجد میں آیا اس حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کو نماز پڑھ چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اس شخص پر احسان کرے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور نے ایسا اس لئے فرمایا تاکہ اس آدمی کو جماعت کا ثواب مل جائے اور دوبارہ پڑھنے والے کو نفل کا ثواب ملے۔ (مولف) رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابوبکر بن ابی شیبۃ والدارمی وابویعلی وابن خزیمۃ وابن حبان وسعید بن منصور والحاکم کلھم عن ابی سعید الخدری والطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ وعن عصمۃ بن مالک وابن ابی شیبۃ عن الحسن البصری مرسلا وعبدالرزاق فی مصنفہ وسعید بن منصور فی سننہ عن ابی عثمان الھندی مرسلا ایضاً وفی الباب عن ابی موسیٰ الاشعری والحکم بن عمیر کما فی الترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین وفی بعضھا ان ذلک المتصدق علی الرجل ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض روایت میں ہے کہ اس آدمی پر صدقہ کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۵۹" (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین، ترمذی اول ص ۵۳، باب ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد الخ)

۲۶۵۔ امام مالک واحمد ونسائی نے محجن بن ادرع دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلاۃ فصل مع الناس وان کنت قد صلیت۔

جب تم کہیں سے نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو لوگوں کے ہمراہ پھر نماز پڑھ لو اگرچہ اس سے پہلے پڑھ چکے ہو۔ یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (نسائی اول ۷۳، باب

اعادة الصلاة مع الجماعة الخ)

صدق دل سے لاالہ الا اللہ کہنے والا داخل جنت ہوگا۔

۲۶۶۔ صحیحین میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق وان زنی وان سرق علی رغم انف ابی ذر

جو بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صدق دل سے کہے پھر اسی پر وفات ہو تو وہ جنت میں جائے گا اگرچہ اس سے زنا سرزد ہو گیا تھا، اگرچہ وہ چوری کر بیٹھا تھا، اگرچہ زنا اور چوری میں مبتلا ہو گیا تھا، اگرچہ زنا اور چوری کر بیٹھا تھا۔ ابوذر کی ناپسندیدگی (ناک سکوڑنے) کے باوجود (یعنی وہ بالآخر جنت میں جائے گا اگرچہ سزا پاکر ہو) (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۶۴" (مسلم ۱/۶۶، باب الدلیل علی ان من مات الخ)

سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیادت مطلقہ پر ایک حدیث جمیل:

۲۶۷۔ قولہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا فخر

میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کچھ بر بنا فخر نہیں فرماتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ۳۶۴" (رواہ مسلم وابوداؤد) (مسلم دوم ص ۲۴۵، باب تفضیل نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الخ)

جماعت ثانیہ کے بارے میں مزید چند احادیث کریمہ:

۲۶۸۔ حدیث اذا جئت (الی) الصلاۃ فوجدت الناس فصل معھم وان کنت قد صلیت

جب نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ اور لوگوں کو نماز میں پاؤ تو ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزلہ الخ)

۲۶۹۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی کی حدیث میں یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعۃ فصلیا معھم فانھا لکما نافلۃ

جب تم منزل سے نماز پڑھ کر مسجد جماعت میں آؤ تو لوگوں کے ساتھ پھر نماز پڑھ لو یہ تمہارے لئے نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۵۳، باب ماجاء فی الرجل یصلی وحدہ الخ)

۲۷۰۔ فی حدیث ذلک (الی) اداوۃ عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالی

عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذلك له سهم جمع

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ (نفل) اس کے لئے جماعت کا ایک حصہ ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۸۵، باب فیمن صلی فی منزله الخ)

۲۷۱۔ سنن ابی داؤد میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال سیکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلاة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل یا رسول اللہ اصلی معهم قال نعم ان شئت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہوں گے کہ ان کے کام وقت پر انہیں نماز سے روکیں گے یہاں تک کہ وقت نکل جائے گا تو تم وقت پر نماز پڑھنا ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں اگر چاہو تو پڑھ لو۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۶۲، باب اذا اخر الامام الصلاة عن الوقت)

۲۷۲۔ مسند احمد و صحیح مسلم میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیك امراء یمیتون الصلاة او قال یؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت فماتا مرنی قال صل الصلاة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ جب تم پر وہ حکام آئیں گے کہ غیر وقت پر نماز پڑھیں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ جب میں ایسا وقت پاؤں تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا نماز وقت پر پڑھ لینا پھر اگر ان کے ساتھ جماعت پالو تو شریک ہو جاؤ وہ نفل ہو جائے گی۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۳۰-۲۳۱، باب کراهیة تاخیر الصلاة عن وقتها الخ)

۲۷۳۔ حدیث مذکور عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسند امام احمد میں یوں ہے کہ فرمایا واجعلوا صلاتکم معهم تطوعا

تم اپنی نمازیں ان کے ساتھ نفل کر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۶۶" (مسند احمد ۶/۷، حدیث بی ابن امراءة عبادہ)

۲۷۴۔ دار قطنی بسند صحیح عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا صلیت فی اهلك ثم ادرکت فصلها الا الفجر والمغرب

جب گھر میں نماز پڑھ چکو پھر جماعت پاؤ تو شریک ہو جاؤ سوائے فجر و مغرب کے کہ ان دونوں وقتوں میں نفل کی نیت سے شریک ہونا جائز نہیں (مولف) (مصنف عبدالرزاق باب الرجل یصلی فی بیته الخ بیروت ۲/ ۴۲۲)

۲۷۵۔ سنن ابی داؤد میں حدیث یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں اذا صلی احدکم فی رحله ثم ادرك الصلاة مع الامام فلیصلها معه فانها له نافلة

جب تم میں کوئی گھر میں نماز پڑھ لے پھر امام کو نماز میں پائے تو چاہئے کہ اس کے ساتھ اور پڑھ لے یہ اس کے لئے نفل ہے (مؤلف) (ابوداؤد اول، ص: ۸۵ باب فیمن صلی فی منزله الخ)

۲۷۶۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا وذلك الیك انما ذلك الی الله عزوجل یجعل ایتهما شاء

کیا یہ تیرے ہاتھ ہے یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان میں جسے چاہے فرض شمار فرمائے گا۔ رواہ الامام مالك۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۶۷" (موطا امام مالک ص ۴۶، اعادة الصلوة مع الامام)

اولاد آدم سب اللہ کے بندے اور آپس میں برابر ہیں مگر جو متقی ہے وہ عند اللہ مکرم و محترم ہے

۲۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العباد عباد الله

بندے سب اللہ کے بندے ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۴۶" (کنز العمال ص ۵۱۶ ج ۳)

۲۷۸۔ نبی کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں الناس بنو آدم وآدم من تراب۔

لوگ سب آدم کے بیٹے ہیں اور آدم مٹی سے۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنه والبیهقی بسند حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه (ترمذی دوم ص ۲۳۲، باب فی تفاضل وبنی عبقا)

۲۷۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا ایها الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقویٰ ان اکرمکم عند الله اتقکم۔

اے لوگو بے شک تم سب کا رب ایک اور بیشک تم سب کا باپ ایک سن لو کچھ بزرگی نہیں

عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر پرہیزگاری سے بیشک اللہ کے نزدیک تم میں بزرگ تر وہ والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ رواہ البیہقی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۴۷" (کنزالعمال ص ۵۷ ج ۳)

مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے حدیث میں ہے:

۲۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ۔

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے بیشک مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے بیشک اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۴۸" (کنزالعمال، ص ۲۔ ج ۲۱)

ترک جماعت کی تہدید پر دو حدیثیں:

۲۸۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لقد رایتنا و ما یتخلف عنها الا منافق معلوم النفاق۔

یعنی ہم نے اپنے آپ کو عہد رسالت میں دیکھا کہ جماعت سے پیچھے نہ ہٹتا تھا مگر کھلا منافق۔

۲۸۲۔ اور فرماتے ہیں لو ترکتم سنة نبیکم لضللتم۔

اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ترک کرو گے گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ مسلم۔ اور ایک روایت میں ہے لکفرتم۔ تم کافر ہو جاؤ گے۔ رواہ ابوداؤد۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۲" (مسلم اول، ص ۲۳۲۔ باب فضل صلاۃ الجماعۃ الخ)

صفیں سیدھی اور درست کرنے کے بارے میں تین حدیثیں:

۲۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عباداللہ لتسون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم۔

اللہ کے بندو ضرور یا تو تم اپنی صفیں سیدھی کرو گے یا اللہ تمہارے آپس میں اختلاف ڈال دے گا۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۷۔ باب تسویۃ الصفوف)

۲۸۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر۔

پہلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے کہ جو کمی ہو تو سب میں پچھلی صف میں ہو۔

رواه الائمة احمد و ابوداؤد و النسائی و ابنا حبان و خزیمة و الضیاء باسانید صحیحة عن انس بن مالك رضی الله تعالی عنه۔(ابوداؤد اول، ص۹۸۔ باب تسویة الصفوف)

۲۸۵۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله و ملئکة یصلون علی الذین یصلون الصفوف و من سد فرجة رفعه الله بها درجة۔

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو صفوں کو وصل کرتے ہیں اور جو صف کا فرجہ بند کرے اللہ تعالیٰ اس کے سبب جنت میں اس کا درجہ بلند فرمائے۔ رواہ احمد و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم و صححه و اقروه عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالی عنها۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۶"(ابن ماجہ، ص ۷۱، باب اقامة الصفوف)

نماز کے منتظر کو نماز کا ثواب ملتا ہے :

۲۸۶۔حدیث میں ارشاد ہوا کہ انکم فی صلاة ما انتظرتم الصلاة۔

بیشک تم نماز ہی میں ہو جب تک نماز کے انتظار میں ہو۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۹۱"(بخاری ار ۸۴۔ باب السمر فی الفقه و الخیر بعد العشاء)

امام کو لقمہ دینے کے بارے میں ایک حدیث :

۲۸۷۔ابن منیع نے مسند اور حاکم نے مستدرک میں ابو عبدالرحمٰن سے روایت کی قال قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قبل لابی عبدالرحمن ما استطعام الامام قال اذا سکت۔

امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا سنت ہے کہ جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو ابو عبدالرحمن سے کہا گیا امام کا مانگنا کیا کہا جب وہ پڑھتے پڑھتے چپ رہے۔"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۱۱"۔(المستدرك علی الصحیحین کتاب الصلوٰة بیروت ار ۲۷۰)

فرض نماز پڑھ لینے کے بعد اگر جماعت قائم ہو تو بہ نیت نفل شریک ہونا جائز ہے :

۲۸۸۔حدیث اخیر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلاة فی المسجد مع الامام۔

میں گھر میں نماز پڑھ لیتا پھر مسجد میں امام کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ یہ شامل ہونا بھی بہ نیت نفل تھا۔(مولف) (موطا مالک، ص ۳۶، اعادة الصلوٰة الخ)

۲۸۹۔حدیث ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے یصلی (احدنا) فی منزله الصلاة ا

ثم یاتی المسجد فتقام الصلاۃ۔

ہم میں سے کوئی گھر میں نماز پڑھ کر مسجد میں آتا تو یہاں جماعت قائم ہوتی۔ تو یہ نیت نفل شریک ہو جاتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۷"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۵۔ باب فیمن صلی فی منزلہ الخ)

نماز جنازہ دوبارہ پڑھی نہیں جاتی ہے حدیث میں ہے۔

۲۹۰۔ روی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فلما فرغ جاء عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومعہ قوم فاراد ان یصلی ثانیا فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الصلاۃ علی الجنازۃ لاتعاد و لکن ادع للمیت و استغفر لہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جنازہ پر نماز اوا فرما کر جب فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعت کے ہمراہ آکر دوسری بار نماز کا ارادہ کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جنازہ پر نماز دہرائی نہیں جاتی ہاں میت کے لئے دعا اور استغفار کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۶۸"۔

فرض پڑھ لینے کے بعد اگر کوئی مسجد میں آئے اور جماعت پائے تو یہ نیت نفل شریک ہو جائے۔

۲۹۱۔ حدیث محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جئت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلاۃ فصل مع الناس و ان کنت قد صلیت۔

جب تم نماز پڑھ کر مسجد میں آؤ پھر جماعت قائم ہو تو اس میں شریک ہو جاؤ اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو۔ (مولف) (مسند احمد ۴ ص ۱۱۵ حدیث محجن الدیلمی) (مشکوۃ ار ۱۰۳۔ باب من صلی مرتین فصل ثالث)

سنن ونوافل اور دیگر عبادات حضرت علی کو محبوب ہیں:

۲۹۲۔ کشف الغمہ میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے کان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایہی احد التطوع بشئ زائد علی السنۃ و یقول فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کو سنت پر کوئی نفل زائد کرنے سے منع

نہیں فرماتے تھے اور فرماتے کہ جو اچھا کام زیادہ کرے وہ اس کے لئے بہتر ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۶۹"(کشف الغمة عن جمیع الامة باب صلوٰة العیدین بیروت ۱/ ۱۹۱)

بہتر یہ ہے کہ امام کے قریب دانشور لوگ ہوں :

۲۹۳۔ حدیث میں فرمایا لیلینی منکم اولو الاحلام و النهی۔

تم میں جو عقل والے اور دانشور ہیں وہ مجھ سے قریب ہوں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۷۲"۔ (مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب تسویة الصفوف الخ)

آداب نماز سے متعلق ایک حدیث :

۲۹۴۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلوا کما رایتمونی اصلی رواه البخاری عن مالك بن الحویرث رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح تم بھی نماز پڑھو۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۸۲"۔ (بخاری اول، ص ۸۸۔ باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة الخ)

امام کے بھولنے پر نہیں لقمہ دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ :

۲۹۵۔ اخرج ابوداؤد و عبدالله بن الامام فی زوائد المسند عن مسور بن یزید المالکی قال صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فترك آیة فقال له رجل یا رسول الله آیة کذا و کذا قال فهلا اذکرتنیها۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ایک آیت چھوڑ دی (بعد نماز) ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ آیت تو اس اس طرح سے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں یاد دلایا۔ یعنی لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف)(ابوداؤد اول، ص ۱۳۱۔ باب الفتح علی الامام فی الصلاة)

۲۹۶۔ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قرأ فی الصلاة سورة المومنین فترك کلمة فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال بلی قال هلا فتحت علی۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں سورۂ مومنین تلاوت فرمائی ایک کلمہ چھوٹ گیا تو بعد فراغت فرمایا کہ کیا تم میں ابی نہیں تھا ابی نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں حضور نے فرمایا پھر تم نے مجھے لقمہ کیوں نہیں دیا۔ (مولف) (فتح القدیر ۱/ ۳۴۸۔ باب مایفسد الصلوٰة الخ)

۲۹۷۔ اثر علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اذا استطعمکم الامام فاطعموہ۔ رواہ سعید بن منصور فی سننہ و ذکرہ فی الحلیۃ۔

جب امام تم سے لقمہ مانگے تو اسے لقمہ دو۔ یعنی امام کو جب لقمہ کی ضرورت ہو تو لقمہ دینا چاہئے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (فتح القدیر ۱/ ۳۴۸۔ باب مایفسد الصلوٰۃ الخ)

۲۹۸۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنا نفتح علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الائمۃ. رواہ الدار قطنی و الحاکم و صححہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اماموں کو لقمہ دیتے تھے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۰۲"۔ (سنن الدار قطنی باب تلقین المأموم للامام الخ ملتان ۱/ ۳۹۹)

نماز میں کچھ پیش آئے تو سبحان اللہ کہے اس پر تین حدیثیں :

۲۹۹۔ حدیث سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من نابہ شیٔ فی صلاتہ فلیسبح اخرجہ الشیخان وغیرھما۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی کو نماز میں کچھ پیش آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ پڑھے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۳۶۔ باب التصفیق فی الصلاۃ)

۳۰۰۔ اخرج احمد فی المسند عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ قال کان لی ساعۃ من السحر اذخل فیھا علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فان کان قائما یصلی سبح لی. الحدیث۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں میرے لئے وقت سحر یعنی صبح صادق سے پہلے کی ایک گھڑی حاصل تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا پس اگر حضور نماز ادا فرما رہے ہوتے تو میرے لئے سبحان اللہ کہتے (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۰۳"(مسند احمد، ص ۱۲۲ ج ۱)

۳۰۱۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ناب احدکم نائبۃ وھو فی الصلاۃ فلیسبح. الحدیث۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں کسی کو نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو چاہئے کہ سبحان اللہ کہے۔ (مولف) اخرجہ الستۃ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۰۶"۔ (فتح

القدیر ۱/۳۴۹۔ باب مایفسد الصلوٰۃ الخ)

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے :

۳۰۲۔روی ان حذیفة الیمان رضی الله تعالیٰ عنهما قام بالمدائن یصلی بالناس علی دکان فجذبه سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه ثم قال ما الذی اصابك اطال العهد ام نسیت اما سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول لایقوم الامام علی مکان انشزمما علیه اصحابه. و فی روایة اما علمت ان اصحابك یکرهون ذلك فقال تذکرت حین جذبتنی۔

حضرت حذیفہ الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مدائن میں ایک دکان پر کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کی تو سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کھینچ لیا اور کہا کہ جو تم سے ہوا تو کیا زمانہ زیادہ گزر گیا یا تم بھول گئے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا ہے کہ امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا نہ ہو۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے اصحاب اس کو برا جانتے ہیں حذیفہ نے کہا کہ جب آپ نے مجھے کھینچا تھا تو مجھے یاد آگیا تھا۔ یعنی امام مقتدیوں سے اتنی بلند جگہ کھڑا نہ ہو جس قدر سے امام و قوم کا مقام میں امتیاز واقع ہو۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۱۵"

سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور کپڑا اور بال کھینچنا منع ہے :

۳۰۳۔ حدیث صحیح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء و ان لااکف شعرا و لا ثوبا رواه الستة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

مجھے سات اعضا پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور یہ کہ بال اور کپڑا نہ سمیٹا کروں۔ (بخاری اول، ص ۱۱۲۔ باب لایکف شعرا)

۳۰۴۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرت ان لااکف الشعر و لا الثیاب۔

مجھے حکم ہوا ہے کہ نماز میں بال اور کپڑا نہ سمیٹوں۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۲۳"۔ (مسلم اول، ص ۱۹۳۔ باب اعضاء السجود و النهی الخ)

امام کو لقمہ دینے کی تاکید پر ایک حدیث

۳۰۵۔ ابن عساکر نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال امرنا النبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نرد علی الامام۔

ہم کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام پر اس کی غلطی رد کریں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۱۱"۔ (المستدرک کتاب الصلوٰۃ بیروت ۱/ ۲۷۰)

امام کا تمام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہے :

۳۰۶۔ سنن ابی داؤد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا ام الرجل القوم فلایقوم (یقم) فی مکان ارفع من مقامھم او نحو ذلک۔

یعنی جب کوئی شخص نمازیوں کی امامت کرے تو ان کے مقام سے اونچی جگہ میں نہ کھڑا ہو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۸، باب الامام یقوم مکانا ارفع الخ)

۳۰۷۔ ابو داؤد و ابن حبان و حاکم حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وھذالفظ الحاکم فی مستدرک ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی ان یقوم الامام فوق و یبقی الناس خلفہ۔

یعنی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ امام اونچا کھڑا ہو اور مقتدی نیچے رہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۱۳"۔ (کنز العمال، ص ۷۹ ۳ ج ۷)

جوتیوں کو سجدہ کے روبرو رکھنا منع ہے اور یہ کہ اس سے فرشتوں اور لوگوں کو ایذا ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ سنن ابی داؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیہ عن یمینہ ولا عن یسارہ فتکون عن یمین غیرہ الا ان لایکون عن یسارہ احد و لیضعھما بین رجلیہ۔

جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو جوتی اپنے داہنے طرف نہ رکھے نہ اپنے بائیں طرف رکھے کہ دوسرا جو اس کے بائیں ہاتھ کو ہے اس کے دہنی طرف ہوں گی ہاں اگر بائیں طرف کوئی نہ ہو تو بائیں جانب رکھے ورنہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔ رواہ الحاکم ایضا و البیھقی۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۶ بباب المصلی اذا خلع نعلیہ الخ)

۳۰۹۔ دوسری روایت میں اس ممانعت کے لئے یوں حدیث آئی فلا یوذیھما احدا۔ کسی کو ایذا نہ ہو۔ رواہ الثلثۃ المذکورون و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابوداؤد اول، ص ۹۶۔ باب المصلی اذا خلع نعلیہ)

۳۱۰۔ایک حدیث میں اس ایذا کی یوں تصریح آئی۔ لاتضعهما عن يمينك و لا عن يسارك فتوذى الملئكة و الناس۔

دہنے ہاتھ کو رکھے گا تو ملائکہ کو ایذا ہوگی بائیں کو رکھے گا تو جو لوگ بائیں طرف ہیں انہیں ایذا ہوگی۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ علماء نے اس ایذا کی وجہ فرمائی یعنی وفیہ نوع اھانۃ لہ جس کی طرف جوتا رکھا جائے اس کی ایک طرح کی اہانت ہوتی ہے۔ قالہ الطیبی و نقلہ فی المرقاۃ (کنزالعمال، ص ۳۴۴ ج ۷)

قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے:

۳۱۱۔اعلیٰ درجہ کی صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا كان احدكم يصلى فلايبصق قبل وجهه فان الله تعالىٰ قبل وجهه اذا صلى۔

جب تم میں کوئی نماز میں ہو تو سامنے کو نہ تھوکے کہ نمازی کے سامنے اللہ عزوجل کا فضل و جلال و رحمت و عظمت ہوتے ہیں۔ رواہ مالك فی الموطا عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و من طریقہ الشیخان فی الصحیحین۔

ائمہ دین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔ يجب على المصلى اكرام قبلة بما يكرم به من يناجيه من المخلوقين عند استقبالهم بوجهه۔ یعنی نمازی پر واجب ہے کہ مخلوقین کے سامنے کھڑے ہونے میں جس بات میں ان کی تعظیم جانتا ہے وہی ادب اپنی اپنی جانب قبلہ میں ملحوظ رکھے کہ اللہ عزوجل سب سے زیادہ احق بالتعظیم ہے۔ ذکرہ ابن بطال و نقلہ فی ارشاد الساری۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۲۵"۔ (بخاری اول، ص ۵۸۔ باب حك البزاق باليد من المسجد)

جوتے اگر ادھر ادھر رکھنے سے چوری کا خوف ہو تو سامنے رکھ کر کپڑے سے چھپا دینا کافی ہے۔

۳۱۲۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یوں ہے۔ فاجعلهما بين رجليك ولاتجعلهما عن يمينك ولاعن يمين صاحبك و لا وراءك فتوذى من خلفك۔

یعنی جوتے اپنے پیچھے بھی نہ رکھ کہ جو پیچھے ہے اس کے آگے ہوں گے اسے ایذا ہوگی۔ بلکہ اپنے پاؤں کے بیچ میں رکھے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۲۵"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۰۵۔ باب ماجا

فی این توضع النعل الخ)

امام وسط مسجد میں کھڑا ہو اور صف اس طرح ہو کہ امام وسط صف میں رہے حدیث میں ہے۔

۲۳۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توسطوا (وسطوا)الامام و سدوا الخلل۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام کو وسط میں لو اور صفوں کی فرجات بند کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۶۳"۔(ابوداؤد اول، ص ۹۹، باب مقام الامام من الصف)

تعارف

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

(محراب کے معنی اور امام کے محراب میں کھڑا ہونے پر نفیس بحث)

۶ر جمادی الاخریٰ ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا کیسا ہے؟

اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے اس کے جواب میں کچھ تمہید کے بعد سب سے پہلے محراب کے متعدد معنی تحریر کئے پھر محراب کی دو قسمیں کی ہیں۔

محراب کے معانی یہ ہیں۔

مسجد میں امام کی جگہ، المہری، صدر مجلس، گھر کا اعلیٰ مقام، مجلس کے لئے اونچی جگہ اور محراب اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں بادشاہ تخت بیٹھتا ہوتا کہ لوگ دور رہیں اسی سے محراب مسجد ہے کہ امام اکیلا کھڑا ہوتا ہے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے معانی مختلف کتب لغات کے حوالے سے اس رسالے میں مندرج و مرقوم ہیں مگر یہاں محراب سے مراد وہ جگہ ہے جو بطور علامت دیوار قبلہ کے وسط میں ہوتی ہے۔

اور اس میں حکمت یہ ہے کہ لوگوں کے قرب و بعد میں برابری ہوتا کہ قرأت سننے امام کے اوپر نیچے انتقال پر اطلاع اور دائیں بائیں لوگوں پر فیضان میں آسانی ہو۔ اور محراب کے جہت قبلہ میں ہونے کی حکمت یہ ہے کہ حد شرعی وعادی تمام تر قبلہ سے اقرب ہو۔

محراب کی دو قسمیں یہ ہیں۔ حقیقی۔ صوری

محراب حقیقی۔ یہ محراب جو آج متعارف ہے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر اقدس کے پہلو میں قیام فرماتے تھے، بلکہ ۸۸ھ سے پہلے مساجد قدیمہ میں محراب کا وجود نہ تھا، عہد نبوت سے لے کر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے تک خود مسجد نبوی میں صورت محراب نہیں تھی، بلکہ ولید بن عبدالملک مروانی کے دور امارت میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مسجد نبوی میں محراب بنوائی جب کہ وہ مدینہ طیبہ میں گورنر تھے۔

محراب صوری۔ زینت کے علاوہ امام کی جگہ پر بطور علامت محراب کا ہونا بہتر ہے خصوصاً بڑی مساجد میں تاکہ ہر دفعہ غور و فکر نہ کرنا پڑے اور رات کو بغیر روشنی کے امام کو پایا جا سکے اور امام کے محراب میں سجدہ کی وجہ سے مقتدیوں کو وسعت بھی مل جاتی ہے۔

تو جب محراب میں یہ مصلحتیں تھیں تو اس کا رواج ہو گیا اور تمام بلاد اسلامیہ میں محراب کی صورت مشہور و معروف ہو گئی یہ محراب حقیقی و صوری کی تعریف نہیں بلکہ ان کی تاریخ و تعیین ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہ مسئلہ واضح کرنا ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا سنت بھی ہے اور مکروہ بھی۔ لہذا جس جگہ بھی علماء نے امام کے محراب میں کھڑے ہونے کو سنت کہا ہے وہاں محراب حقیقی مراد ہے اور جہاں محراب میں امام کے قیام کو مکروہ کہا ہے وہاں محراب صوری میں کھڑا ہونا مراد ہے اس طریقہ پر کہ اس کے پاؤں محراب کے اندر ہوں۔

اسی مسئلے کی توضیح و تشریح کے لئے اس رسالے میں بطور دلیل کثیر حوالجات پیش کئے گئے ہیں اور یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے، اور جہازی سائز کے ۹ صفحات پر مشتمل اس رسالہ جلیلہ میں ۷ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

احادیث

تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب

سب سے اچھی جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے :

۳۱۴۔ حدیث میں ہے خیر البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق. رواہ الطبرانی و ابن حبان و الحاکم بسند صحیح عن ابن عمر و معناہ لمسلم عن ابی ہریرۃ و لاحمد و الحاکم عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سب سے بہترین جگہ مسجد اور بری جگہ بازار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۳۲۔ تیجان الصواب"۔ (مشکوۃ اول، ص ۷۱۔ باب المساجد و مواضع الصلاۃ. الفصل الثانی)

مساجد کو بلند و بالا اور منقش بنانا مباح ہے :

۳۱۵۔ حدیث میں ہے امرت بتشیید المساجد. رواہ ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند صحیح عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مجھے مسجدوں کو بلند و بالا اور گچ وغیرہ سے پلستر کرنے کا حکم نہیں ہوا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۶۵ باب فی بناء المساجد)

امام کو دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا چاہئے :

۳۱۶۔ حدیث میں ہے۔ کان بین مصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بین الجدار ممر شاۃ. رواہ الائمۃ احمد و الشیخان عن سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلی شریف اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزرنے کا فاصلہ ہوتا تھا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۹۷ باب سترۃ المصلی و الندب الی الصلاۃ الخ)

مقتدی امام سے پیچھے رہیں حدیث میں ہے :

۳۱۷۔ حدیث۔ لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرہم اللہ عزوجل. رواہ مسلم و

ابوداؤد و نسائی و ابن ماجۃ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو قوم ہمیشہ پیچھے رہی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے بھی اسے پیچھے کردیا۔ (مولف)

(مسلم اول، ص ۱۸۲۔ باب تسویۃ الصفوف الخ)

نمازی اور قبلے کے مابین زیادہ فاصلہ نہیں ہونا چاہئے :

۳۱۸۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایصلین احدکم و بینہ و بین القبلۃ فجوۃ. رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کوئی اس حال میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ ہو۔ یعنی قبلہ سے زیادہ قریب ہونے میں یہ فائدہ ہے کہ بعد میں آنے والوں کو جگہ مل جائے گی اور رحمت و رحمٰن سے بھی زیادہ قرب ہوگا۔ (مولف)

(مصنف عبدالرزاق ۲۳۰۶ باب کم یکون بین الرجل الخ کراچی، ۲/ ۱۶)

۳۱۹۔ حدیث۔ فان احدکم اذا قام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ و ان ربہ بینہ و بین القبلۃ. کما رواہ الشیخان وغیرھما عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے، اس حال میں کہ رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے۔ یعنی نمازی یہ تصور کرے کہ رب اسے دیکھ رہا ہے اور اس کے قریب ہے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۵۸، باب حک البزاق بالید من المسجد)

محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے :

۳۲۰۔ فی الحدیث اتقوا ھذہ المذابح یعنی المحاریب. رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی السنن عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نماز میں محراب کے اندر کھڑے ہونے سے اجتناب کرو۔ (مولف) (فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۲۳۳۔ تبیان الصواب۔ کنز العمال، ص ۳۳۰ ج ۷)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

ثیاب بذلت ومہنت یعنی وہ کپڑے جن کو آدمی اپنے گھر میں کام کاج کے وقت پہنے رہتا ہے جنہیں میل کچیل سے بچایا نہیں جاتا انہیں پہن کر نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

۳۲۱۔ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رای رجلا فعل ذلك فقال ارایت لو ارسلتك الی بعض الناس اکنت تمر فی ثیابك هذه فقال لا فقال عمر الله احق ان یتزین له۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو ایسے ہی کپڑوں میں نماز پڑھتے دیکھا فرمایا بھلا بتاؤ اگر میں کسی آدمی کے پاس تجھے بھیجوں تو انہیں کپڑوں میں چلا جائے گا، کہا نہ فرمایا تو اللہ عزوجل زیادہ مستحق ہے کہ اس کے دربار میں زینت وادب کے ساتھ حاضر ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۴۳"

نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے :

۳۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ افضل صلاۃ المرء فی بیته الا المکتوبة۔

فرائض کے علاوہ آدمی کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ یعنی فرض نمازیں مسجد میں پڑھے اور نفل گھر میں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۴۵۱"۔ (بخاری اول، ص ۱۰۱۔ باب صلاۃ اللیل)

تہجد سنت مستحبہ ہے اس کی ترغیب پر تین حدیثیں :

۳۲۳۔ طبرانی معجم اوسط اور بیہقی سنن میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ثلث هن علی فرائض و هن لکم سنة الوتر و السواك و قیام اللیل۔

تین چیزیں مجھ پر فرض اور تمہارے لئے سنت ہیں وتر و مسواک و قیام شب۔ (کنز العمال، ص ۲۶۵/۷)

۳۲۴۔ابو جعفر طبری حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیام اللیل و کتب علیہ دون امتہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیام شب کا حکم تھا حضور پر فرض تھا امت پر نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۵۵"۔ (تفسیر ابن جریر طبری المسمی جامع البیان فیما مصر ۱۵/۹۰)

۳۲۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ما کان بعد صلاۃ العشاء فھو من اللیل۔

جو نماز بعد عشاء پڑھی جائے وہ سب نماز شب ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس و معوذۃ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (المعجم الکبیر حدیث ۷۸۷ بیروت ۱/۲۷۱)

تراویح و تحیۃ المسجد کے سوا تمام نوافل گھر میں پڑھنا افضل نوریا باعث ثواب اکمل ہے۔

۳۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم بالصلاۃ فی بیوتکم فان خیر صلاۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ۔

تم پر لازم ہے گھروں میں نماز پڑھنا کہ بہتر نماز مرد کے لئے اس کے گھر میں ہے سوا فرض کے۔ رواہ البخاری و مسلم۔ (مسلم اول، ص ۲۶۶ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ الخ)

۳۲۷۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ المرء فی بیتہ افضل من صلاتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ۔

نماز مرد کی اپنے گھر میں میری اس مسجد میں اس کی نماز سے بہتر ہے مگر فرائض۔ رواہ ابوداؤد۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۴۹۔ باب صلاۃ الرجل التطوع فی بیتہ)

۳۲۸۔ اخرج مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن و اللفظ لمسلم عن عبداللہ بن سفین قال سألت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظھر اربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین و یصلی بالناس العشاء و یدخل بیتی فیصلی رکعتین، ثم ذکرت صلاۃ اللیل و الوتر الی ان قالت وکان اذا طلع الفجر صلی رکعتین زاد ابوداؤد ثم یخرج فیصلی بالناس صلاۃ الفجر۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھتے پھر باہر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے پھر گھر میں رونق افروز ہو کر دو رکعتیں پڑھتے اور مغرب کی نماز پڑھ کر گھر میں جلوہ فرما ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے اور عشاء کی امامت کر کے گھر میں آتے اور دو رکعتیں پڑھتے جب صبح چمکتی دو رکعتیں پڑھ کر باہر تشریف لے جاتے اور نماز فجر پڑھاتے۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۵۷"۔ (مسلم اول، ص ۲۵۲، باب جواز النافلة قائما الخ) (ابوداؤدلوں، ص ۷۸ ابواب تفریع ابواب التطوع و رکعات السنة)

کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر دونوں کنارے ایک دوسرے پر ڈال لے تو جائز ہے:

۳۲۹۔ فی الصحیحین عن عمرو بن ابی سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه

عمرو بن ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ام سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا فرما رہے ہیں اور اس کے دونوں کناروں کو کندھوں پر ڈالے ہوئے ہیں۔ (مولف) (بخاری اول ص ۵۲، باب الصلاة فی الثوب الواحد ملتحفا به الخ)

۳۳۰۔ وللبخاری عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہئے کہ دونوں کنارے ایک دوسرے جانب ڈال لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۳۹" (بخاری اول ص ۵۲ باب اذا صلی فی الثوب الواحد الخ)

تہجد ابتدائے امر میں سب پر فرض تھا مگر بعد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو فرض ہی رہا اور امت کے لئے نفل ہو گیا۔

۳۳۱۔ حدیث ام المومنین صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها ان الله عزوجل افترض قیام اللیل فی اول هذه السورة (المزمل) فقام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه

وسلم واصحابه حولا وامسك الله خاتمها اثنی عشرا شهرا فی السماء حتی انزل الله فی آخر هذه السورة التخفیف فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة . رواه مسلم وابوداؤد والنسائی۔

بیشک اللہ عزوجل نے سورۂ مزمل کے ابتدائی حصے میں قیام لیل کو فرض فرمایا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام نے ایک سال تک قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے آخری حصے کو آسمان پر ہی ایک سال تک، ک لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کی آخر آیتوں میں قیام کی تخفیف کا حکم فرمایا تو رات کا قیام فرض ہونے کے بعد اب نفل ہو گیا۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۶، باب صلاۃ اللیل الخ)

۳۳۲۔ اسی حدیث میں لفظ ابی داؤد یوں ہیں قال (ای سعد بن هشام) قلت حدثنی (حدثینی) من قیام اللیل قالت الست تقرأ یا ایها المزمل قال قلت بلی قالت فان اول هذه السورة نزلت فقام اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی انتفخت اقدامهم وحبس خاتمتها فی السماء اثنی عشر شهرا ثم نزل آخرها فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة۔

سعد بن ہشام نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ قیام لیل کے بارے میں حدیث بیان کیجئے حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی ہے سعد نے کہاں ہاں کیوں نہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس سورت کی ابتدا جب نازل ہوئی تو صحابۂ کرام نے ایسا قیام کیا کہ ان کے قدم متورم ہو گئے پھر جب اس کی آخری آیتیں ایک سال کے بعد نازل ہوئیں تو قیام شب جو فرض تھا وہ نفل ہو گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵۵" (ابوداؤد اول ص ۱۹۰ باب فی صلاۃ اللیل)

نماز شب کے بارے میں دو حدیثیں:

۳۳۳۔ شیخین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کانت صلاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان وغیره ثلث عشر رکعة باللیل منها (منها) رکعتا الفجر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز شب رمضان وغیر رمضان میں تیرہ رکعات ہوتی تھیں؛ انہیں میں فجر کی دو رکعتیں بھی ہیں (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۵، باب صلاۃ اللیل الخ)

۳۳۴۔ لمسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه یرفعه افضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً راوی کہ فرائض کے بعد افضل نماز نماز شب ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۶" (مسلم، ۳۶۸، باب فضل صوم المحرم)

سنن ونوافل اور وتر کا گھر میں پڑھنا افضل ہے حدیث میں ہے:

۳۳۵۔ روی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام سنتیں اور وتر کی نماز کاشانۂ نبوت میں پڑھا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۸" (صغیری فصل فی النوافل دہلی ص ۵)

فرض سے پہلے کی سنتیں اگر قضا ہو جائیں تو وقت کے اندر پڑھنے سے وہ ادا ہوں گی نہ کہ قضا اور وقت کے بعد ان کی قضا نہیں:

۳۳۶۔ عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر قضاهن بعده۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جب ظہر کی چار سنتیں ہو جاتیں تو فرض کے بعد ادا فرماتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۶۱" (ردالمحتار ۱/۵۳۱، باب ادراک الفریضة)

سنن ونوافل کا گھر میں پڑھنا افضل اور زیادتی ثواب کا باعث ہے:

۳۳۷۔ فی الصحیحین عن السائب بن یزید قال لقد رایت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لایبقی فی المسجد احد کانهم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اهلیهم۔

صحیحین میں مروی زمانۂ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لوگ مغرب کے فرض پڑھ کر گھروں کو لوٹ جاتے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی شخص نہ رہتا گویا وہ بعد مغرب کچھ پڑھتے ہی نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۵۷"۔

۳۳۸۔ واخرج ابوداؤد والترمذی والنسائی عن کعب بن عجرة وابن ماجة عن حدیث رافع بن خدیج والسیاق لابی داؤد قال ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی

مسجد بنی عبد الاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلاتهم رأهم یسبحون بعدها فقال هذه صلاة البیوت. (ابوداؤد اول ص ۱۸۴، باب رکعتی المغرب ابن تصلیان)

۳۳۹۔ ولفظ الترمذی والنسائی علیکم بهذه الصلاة فی البیوت۔ (نسائی ۱ ص ۲۳۷، باب الحث علی الصلاة فی البیوت الخ)

۳۴۰۔ وابن ماجة ارکعوا هاتین الرکعتین فی بیوتکم۔ (ابن ماجہ ص ۸۳، باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب)

(تینوں حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ) سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ مغرب کی فرض پڑھ کر مسجد میں سنتیں پڑھنے لگے ارشاد فرمایا یہ نماز گھر میں پڑھا کرو۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۵۸"

نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ہے۔

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان صلی قائما فهو افضل ومن صلی قاعدا فله نصف اجر القائم۔

اور اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے اس کے لئے کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے نصف ثواب ہے۔ رواه البخاری عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه وعن الصحابة جمیعا۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۶۷"(بخاری اول ص ۱۵۰، باب صلاة القاعد بالایماء)

رات کو نوافل کے بعد خیر میں وتر پڑھنا بہتر ہے حدیث میں ہے:

۳۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا۔

اپنی نماز شب میں سب سے آخر وتر کرو۔ رواه مسلم عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۶۸" (مسلم اول ص ۲۵۷، باب صلاة اللیل الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر ایک حدیث جلیل

۳۴۳۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے مجھے حدیث پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدھی ہے میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے

سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخار وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدھی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل ولکن (لکنی) لست کاحد منکم

ہاں بات وہی ہے کہ بیٹھے کا ثواب آدھا ہے مگر میں تمہارے مثل نہیں میرے لئے ہر طرح پورا کامل اکمل ثواب ہے۔ یہ میرے لئے خصوصیت وافضل رب الارباب ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۳۶۸۔۳۶۹" (مسلم اول ص ۲۵۳ باب صلاۃ اللیل الخ)

اللہ تعالیٰ کو دائمی عمل محبوب ہے :

۳۴۴۔ حدیث صحیح میں فرمایا احب الاعمال الی اللہ ادومھا وان قل

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے کہ ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۷۱" (کنز العمال ص ۱۹ ج ۳)

قیام جماعت کے بعد بھی سنت فجر پڑھی جائے گی اس کے علاوہ دوسری سنتوں کے شروع کرتے وقت اگر جماعت قائم ہو جائے تو یہ سنتیں بعد میں پڑھے :

۳۴۵۔ امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں حدثنا علی بن شیبۃ حدثنا الحسن بن موسی ثنا شیبان بن عبدالرحمن عن یحیی بن ابی کثیر عن زید بن اسلم عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلاۃ الصبح فصلاھما فی حجرۃ حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ثم انہ صلی مع الامام۔

(خلاصہ یہ کہ) سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک روز ایسے وقت تشریف لائے کہ جماعت فجر قائم ہو چکی تھی انھوں نے ابھی سنتیں نہ پڑھی تھیں ان کی بہن ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حجرہ مطہرہ مسجد سے ملا ہوا تھا جس کا دروازہ عین مسجد میں تھا وہاں چلے گئے اور سنتیں حجرہ میں پڑھ کر پھر مسجد میں آکر شامل جماعت ہوئے۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۷۴" (شرح معانی الآثار ۱/۲۲۰ باب اداء سنۃ الفجر)

نماز شب میں طول قیام کے سبب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک متورم ہو جاتے اور بسا اوقات پھٹ جاتے تھے :

۳۴۶۔ جامع صحیح امام بخاری میں ہے حدثنا صدقۃ بن فضل اخبرنا ابن عیینۃ ثنا زیاد

انه سمع المغيرة يقول قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تورمت قدماه فقیل له قد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا۔

زیاد نے مغیرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اتنا قیام فرمایا کہ قدمان مبارک متورم ہو گئے تو عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں تو حضور نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۷۱۶، باب قوله ليغفر الله ماتقدم الخ)

۳۴۷۔ حدثنا الحسن بن عبدالعزیز ثنا عبدالله بن یحیی اخبرنا حیوة عن ابی الاسود انه سمع عروة عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقوم من اللیل حتی تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول الله وقد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك وماتأخر قال افلا احب ان اکون عبدا شکورا۔ الحدیث

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب کو اس طرح قیام فرماتے تھے کہ قدمان مبارک شگافتہ ہو جاتے حضرت عائشہ عرض کرتی یارسول اللہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کی امت کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیا ہے ارشاد فرمایا کیا مجھے یہ محبوب نہ ہو کہ عبد شکور ہو جاؤں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۰" (بخاری دوم ص ۷۱۶ باب ليغفر الله ماتقدم الخ)

وتر کی جماعت غیر رمضان میں اگر اتفاقاً کبھی ہو جائے تو حرج نہیں:

۳۴۸۔ اخرجه الطحاوی عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابکر رضی الله تعالیٰ عنه لیلا فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انی لم اوتر فقام وصففنا وراءه فصلی بنا ثلث رکعات لم یسلم الا فی آخرهن۔

مسور بن مخرمہ نے کہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین رات کو ہوئی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ابھی وتر نہیں پڑھی ہے وہ آگے کھڑے ہوئے اور ہم ان کے پیچھے پھر تین رکعتیں ایک سلام سے پڑھائیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۶۳" (ردالمحتار ۲/ ۳۸، باب الوتر)

وتر کے بعد دو رکعت نفل سے متعلق تین حدیثیں:

۳۴۹۔ عند مسلم عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت بعد ماذکرت وتره صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم یصلی رکعتین بعد مایسلم وهو قاعد۔

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وتر کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وتر کا سلام پھیرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۵۶، باب صلاۃ اللیل وعدد الرکعات الخ)

۳۵۰۔ ولاحمد عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیها بعد الوتر وهو جالس۔

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ (مسند احمد ص ۲۴۸، ج ۶)

۳۵۱۔ ولابن ماجة عن ام المومنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع۔

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت خفیف بیٹھ کر ادا فرماتے تھے پھر جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے۔ یہ فصل دائمی نہ تھا بلکہ احیاناً ایسا کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۶۸" (ابن ماجہ اول ص ۸۵، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الوتر جالسا)

سنتوں کی پیروی لازم ہے:

۳۵۲۔ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ۔

تم پر لازم ہے میری سنت کا اتباع اور خلفائے راشدین کی سنت کا، سنت کو دانتوں سے مضبوط پکڑو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۷۶" (ابوداؤد دوم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

جماعت کی نماز امام زیادہ طویل نہ پڑھائے:

۳۵۳۔ حدیث صحیح میں ہے اذا ام احدکم فلیخفف۔

جب تم میں کوئی امامت کرے تو چاہئے کہ تخفیف کرے۔ یعنی نماز جلدی پڑھائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۸۳" (مسلم اول ص ۱۸۸، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة الخ)

نماز میں مختلف جگہ سے قرآن کا بالترتیب پڑھنا جائز ہے:

۳۵۴۔ سنن ابی داؤد میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت فرمائی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ میں جس سے مناجات کرتا ہوں وہ اس پست آواز کو بھی سنتا ہے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان یا رسول اللہ میں اس لئے اتنی آواز سے پڑھتا ہوں کہ اونگھنے جاگے اور شیطان بھاگے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کلاہ طیب یجمعہ اللہ بعضہ الی بعض یا رسول اللہ قرآن مجید سب پاکیزہ کلام ہے کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے میں ملا لیتا ہوں ارادۂ الٰہیہ یوں ہی ہوتا ہے فرمایا کلکم قد اصاب تم تینوں نے ٹھیک بات کی درست کام کیا۔" فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۴۸۱" (ابوداؤد اول ص ۱۸۸، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل)

تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا صرف افضیت کے خلاف ہے ورنہ جائز ہے:

۳۵۵۔ سنن دارمی وابی داؤد وترمذی وابن ماجہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے لم یفقہ من قراء القرآن فی اقل من ثلاث

جس نے تین رات سے کم میں قرآن مجید ختم کیا اس نے سمجھ کر نہ پڑھا۔" فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۴۸۵" (ترمذی دوم ص ۱۲۳، باب ماجاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف باب منہ)

قرآن کریم کے ہر حرف پر دس نیکیاں ہیں حدیث میں ہے:

۳۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قراء حرفا من کتاب اللہ فلہ (بہ) حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف (ولکن) الف حرف ولام حرف ومیم حرف۔

جس نے قرآن کریم کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس نیکیوں میں نہیں فرماتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے ولام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ رواہ الدارمی والترمذی وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ترمذی دوم ص ۱۱۹، باب ماجاء فیمن قراء حرفا من القرآن الخ)

عبادت الٰہی میں کسل اور اکتاہٹ منع ہے حدیث میں ہے :

۳۵۷۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لایسأم حتی تسأموا۔

بیشک اللہ عزوجل ثواب دینے میں کمی نہیں فرماتا۔ جب تک نہ اکتاؤ۔

(کنز العمال، ج ۳، ص ۱۸)

مسلمان کو فحش بکنا منع ہے :

۳۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفحاش ولا البذی۔

مسلمان نہیں ہوتا بہت طعنہ کرنے والا، بہت لعنت کرنے والا، نہ بے حیا فحش گو۔ رواہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم فی صحیحیھما عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۳۸۶" (ترمذی دوم ص ۱۸، باب ماجاء فی اللعنۃ)

ذکر نبی ذکر خدا ہے :

۳۵۹۔ حدیث قدسی سے ہے۔ جعلتك ذكرا من ذكرى فمن ذكرك فقد ذكرنى۔

یعنی رب العزت عزوعلا اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے میں نے تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔ (الشفاء ج ۱ ص ۱۲، الفصل الاول من الباب الاول)

تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے :

۳۶۰۔ حدیث قدسی میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے : من شغله القرآن عن ذكرى ومسألتى اعطيته افضل ما اعطيت السائلين وفضل كلام الله على سائر كلام كفضل الله على خلقه۔

جسے قرآن عظیم میرے ذکر و دعاء سے روکے یعنی بجائے ذکر و دعا قرآن عظیم ہی میں مشغول رہے اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں اور کلام اللہ کا فضل سب کلاموں پر ایسا ہے جیسا اللہ عزوجل کا فضل اپنی مخلوق پر۔ رواہ الترمذی وحسنہ۔" فتاوٰی رضویہ ج ۳ ص ۳۸۷"

(ترمذی دوم ص ۱۲۰، باب ماجاء فی کیف کانت قراءۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باب منہ)

تعارف

اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال

(قنوت نازلہ پڑھنے کے بارے میں ایک فتوے کا رد)

۲۶ر جمادی الآخر ۱۳۲۶ھ میں ایک استفتاء آیا کہ غلبۂ کفار و فتنہ و فساد اور طاعون و وبا کے وقت نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور سائل نے ایک بد عقیدہ مصنف کی جہالتوں سے مملو تصنیف بنام "ضروری سوال" کی کچھ تحریریں بھی حاضر کیں جو قنوت نازلہ صرف غلبۂ کفار کے وقت جائز ہے، کے بارے میں تھیں۔

اس رسالے میں امام احمد رضا نے آغاز بحث میں سب سے پہلے نفس سوال کے جواب کی وضاحت کی ہے پھر "ضروری سوال" کے بد عقیدہ مصنف کی خبر لی ہے اور اس کے ہفوات و خرافات کا پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی جواب کی ابتداء اس طرح فرماتے ہیں کہ

تحریرات مذکورہ نظر سے گزریں "ضروری سوال" میں جو حکم اختیار کیا محض خلاف تحقیق ہے، ہمارے ائمہ کرام کی تصریحات کتب متون دیکھئے تو عموماً یہ ارشاد ہے کہ غیر وتر میں قنوت نہیں، ان میں وقت غلبۂ کفار کا بھی کہیں استثناء نہیں اور تحقیقات جمہور شارحین پر نظر ڈالئے تو مطلقاً نازلہ کے لئے قنوت لکھتے ہیں خاص فتنہ و غلبۂ کفار کی ہرگز قید نہیں لگاتے۔

یعنی نماز فجر میں ہمارے یہاں قنوت نہ ہونا اس وقت ہے کہ کوئی بلا و مصیبت نہ ہو جب کوئی فتنہ یا کسی قسم کی بلا واقع ہو تو نماز صبح میں قنوت پڑھنا مضائقہ نہیں۔

پھر امام احمد رضا نے "ضروری سوال" کے مصنف کی جہالت و بطالت کا تمیں وجوہات سے جائزہ لے کر اس کا بلیغ رد فرمایا ہے اور نفس مسئلہ اور اس کی حیثیت واقعیہ کو متعدد کتب کے حوالوں سے آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن و آشکار کیا ہے۔

اور یہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۲۱ احادیث کریمہ رونق تحریر ہیں۔

احادیث

اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال

غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے اور قنوت فجر کے بارے میں ہمارے مشائخ کرام تصریح فرماتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے مگر قنوت نازلہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۶۱۔ ابن حبان نے اپنی صحیح بالتقاسیم والانواع میں بطریق ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید وابی سلمۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایقنت فی الصبح الا ان یدعو لقوم او علی قوم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے مگر جب کسی قوم کے لئے ان کے فائدے کی دعا فرماتے یا کسی قوم پر ان کے نقصان کی دعا فرماتے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ باب القنوت ملتان ۳/۱۸۲)

۳۶۲۔ خطیب بغدادی نے کتاب القنوت میں بطریق محمد بن عبید اللہ الانصاری حدثنا سعید بن ابی عروبہ عن قتادۃ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لایقنت الا اذا دعا لقوم او دعا علی قوم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے تھے مگر جب کسی قوم کے لئے یا کسی قوم پر دعا فرمانی ہوتی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۲ اجتناب العمال" (مرقاۃ شرح مشکوۃ، باب القنوت، ملتان ۳/۱۸۲)

۳۶۳۔ مسند احمد و صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنت شہرا یدعو علی احیاء من احیاء العرب ثم ترکہ. زاد ابن ماجۃ فی صلاۃ الصبح۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز صبح میں قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبیلوں پر دعائے ہلاک فرماتے تھے پھر چھوڑ دی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۴۹۵، اجتناب العمال" (مسلم اول ص ۲۳۷، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ، ابن ماجہ ص ۸۹ باب ماجاء فی

القنوت فی صلاۃ الفجر)

۳۶۴۔ حدیث طارق اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارۂ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ پڑھی وہ بدعت ہے۔ (نسائی ۱/۱۶۳ ترک القنوت)

۳۶۵۔ اور ترمذی وابن ماجہ نے یوں کہ ان کے صاحبزادے سعد بوماک نے ان سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وخلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی ہوئی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۹۶ "اجتناب البدع" (ترمذی ۱/۹۱، باب فی ترک القنوت)

۳۶۶۔ حدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القنوت فی الفجر

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قنوت فجر سے منع فرمایا۔ (ابن ماجہ ص ۸۹، باب ماجاء فی القنوت فی صلاۃ الفجر)

کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے:

۳۶۷۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا کہ بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۳۹۷ اجتناب البدع"

حضرت علی اور حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آپسی نزاع کے بارے میں امیر معویہ کا فرمان:

۳۶۸۔ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صاف تصریح بسند صحیح موجود ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولی علی کا ہمسر سمجھتا ہوں **وانی لا علم انه افضل منی واحق بالامر ولکن لستم تعلمون ان عثمان قتل ظلما وانا ابن عمه وولیه واطلب بدمه.**

میں خوب جانتا ہوں کہ امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مجھ سے افضل واحق بہ امامت ہیں مگر کیا تمہیں خبر نہیں کہ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظلماً شہید ہوئے میں ان کا ولی اور ابن عم ہوں ان کا قصاص مانگتا ہوں۔ رواہ یحیی بن سلیمان الجعفی استاد الامام

البخاری فی کتاب ضعفیں بسند جید عن ابی مسلم الخولانی۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۴۹۸ اجتناب العمال"۔

حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ایک روایت :

۳۶۹۔ (واقعۂ بیر معونہ میں ہے کہ حرام بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کافروں سے بات کر رہے تھے کہ کسی نے نیزہ مار کر شہید کر دیا) صحیح بخاری شریف میں ہے جعل یحدثهم فاو ماؤا الی رجل فاتاه من خلفه فطعنه۔

یعنی حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کافروں کو پیام اقدس پہنچاتے اور ان سے باتیں فرما رہے تھے کہ انھوں نے کسی کو اشارہ کیا اس نے پیچھے سے آکر نیزہ مارا۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۰۳ اجتناب العمال" (بخاری ۲/ ۵۸۶ غزوۃ الرجیع ورعل الخ)

نماز فجر میں دعائے قنوت سے متعلق دو حدیثیں :

۳۷۰۔ حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقنت فی الصبح حتی فارق الدنیا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح میں برابر قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے (مولف)

۳۷۱۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریق حماد بن ابی سلیمان و ابی حمزۃ القصاب عن ابراهیم عن علقمة عنه قال لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح الاشهرا ثم ترکه لم یقنت قبله و لا بعده، و لفظ حماد لم یر قبل ذلك و لا بعده۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک نماز صبح میں قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی نہ اس سے پہلے پڑھی نہ بعد میں۔ (مولف) (صحاح ستہ میں ضمن حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے کہ ترک کا سبب نزول آیت کریمہ لیس لك من الامر شیٔ او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون. منه)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۵۔ اجتناب العمال"۔ (فتح القدیر ۱/ ۳۷۹ باب صلوۃ الوتر)

بدعت سیۂ گمراہی ہے نہ کہ بدعت حسنہ :

۳۷۲۔ حدیث کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار۔

یعنی ہر خلاف شرع نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت سیۂ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۶ ج ۱۱) (ابن ماجہ اوّل، ۶ باب اجتناب البدع و الجدل)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ تک بعض قبائل کفار کے لئے قنوت پڑھی:

۳۷۳۔ حدیث عاصم بن سلیمان، قلنا لانس بن مالك ان قوما یزعمون ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یزل یقنت فی الفجر فقال کذبوا انما قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شهرا واحدا یدعو علی احیاء من احیاء المشرکین۔

ہم نے انس بن مالک سے کہا کہ کچھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر میں ہمیشہ قنوت پڑھی تو حضرت انس بن مالک نے کہا کہ لوگوں نے جھوٹ کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک مشرکین کے ایک قبیلہ پر قنوت پڑھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۳۹۶۔ اجتناب العمال" (بخاری ۱/ ۱۳۶ باب القنوت) (مسلم ۱/ ۲۳۷ باب القنوت)

حضرت علی نے بغرض طلب نصرت فجر میں قنوت پڑھی اور اسی طرح حضرت معاویہ نے بھی پڑھی۔

۳۷۴۔ مصنف ابو بکر بن ابی شیبہ میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے انه لما قنت فی الصبح انکر الناس علیه فقال استنصرنا علی عدونا۔

امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے جب صبح میں قنوت پڑھی تو لوگوں نے انکار کیا تو فرمایا کہ ہم نے اپنے دشمن پر مدد چاہی۔ (مولف) (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لایقنت فی الفجر کراچی ۲/ ۳۱۰)

۳۷۵۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الآثار میں فرماتے ہیں قال ابراهیم (هو النخعی) و ان اهل الکوفة انما اخذوا القنوت عن علی قنت یدعو علی معویة حین حاربه و اما اهل الشام فانما اخذوا القنوت عن معویة قنت یدعو علی علی حین حاربه قال محمد و بقول ابراهیم ناخذ وهو قول ابی حنیفة۔

ابراہیم نخعی نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے حضرت علی نے لڑائی (جنگ صفین) کے وقت حضرت امیر معویہ پر پڑھی تھی، اور شام والوں نے

حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس قنوت کو لی جسے انہوں نے لڑائی کے وقت حضرت علی پر پڑھی تھی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۹۸۔ اجتناب العمل"۔ (کتاب الآثار، ص ۵۹۵۔ باب القنوت فی الصلوٰۃ)

ایک دعا پر مشتمل ایک حدیث :

۳۷۶۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مناجات مروی ہے **اللھم لا قابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت و لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ھادی لمن اضللت و لا مضل لمن ھدیت و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت۔**

اے اللہ کوئی سمیٹنے والا نہیں جسے تو پھیلائے اور کوئی پھیلانے والا نہیں جسے تو سمیٹے، اور کوئی روکنے والا نہیں جسے تو عطا کرے، اور کوئی دینے والا نہیں جسے تو منع کرے، اور کوئی راہ دکھانے والا نہیں جسے تو گمراہ کرے، اور کوئی گمراہ کرنے والا نہیں جسے تو راہ دکھائے، اور کوئی قریب کرنے والا نہیں جسے تو دور فرمادے اور کوئی دور کرنے والا نہیں جسے تو قریب فرمائے۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۳۸، ج ۴)

قبیلۂ اسلم و غفار کے لئے دعائے سلامتی و غفران :

۳۷۷۔ **قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسلم سالمھا اللہ و غفار غفر اللہ لھا اما واللہ ما انا قلتہ و لکن اللہ قالہ۔**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) اسلم کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا ہے اور (قبیلہ) غفار کو اللہ عزوجل نے بخش دیا ہے بخدا یہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (مولف) رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ و احمد والطبرانی فی الکبیر و الحاکم عن سلمۃ بن الاکوع و ابوبکر بن ابی شیبۃ عن حفاف بن ایماء الغفاری و ابویعلی الموصلی عن ابی برزۃ الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۱۔ اجتناب العمل"۔ (کنز العمال، ص ۷۶، ج ۱۷)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر کیلئے دعائے سختی اور اسلم و غفار کیلئے دعائے غفران فرمائی :

۳۷۸۔ **عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رفع راسہ من الرکعۃ الآخرۃ یقول اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ اللھم انج سلمۃ بن ھشام اللھم**

انج الولید بن الولید اللھم انج المستضعفین من المومنین اللھم اشدد وطأتک علی مضر اللھم اجعلھا سنین کسنی یوسف و ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال غفار غفر اللہ لھا و اسلم سالمھا اللہ (صحیح البخاری)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کے آخری رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دے، سلمہ بن ہشام کو نجات دے، ولید بن الولید کو اور ضعفائے مومنین کو نجات دے، اے اللہ مضر کو سختی کے ساتھ پامال کر دے اور انہیں قحط سالیوں میں مبتلا فرما جس طرح یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط ہوا تھا اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قبیلہ) غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور (قبیلہ) سالم کو سلامت رکھا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۶، باب دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجعلھا سنین کسنی یوسف)

شہداء بیر معونہ کے ذکر پر مشتمل ایک روایت۔

۳۷۹۔ (واقعۂ بیر معونہ میں ستر صحابہ کرام کو کافروں نے شہید کر دیا تھا ان ستر صحابہ کو راستہ بتانے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمی کو بھیجا تھا) حدیث میں ہے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مطلب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رہبری کے لئے ہمراہ فرمایا تھا فقد اخرج الطبرانی من طریق عبد اللہ بن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ قال بعث النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنذر بن عمرو الساعدی و بعث معہ المطلب السلمی لیدلھم علی الطریق الحدیث ذکر فی الاصابۃ فی ترجمۃ المطلب۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا اور ان کے ہمراہ انہیں راستہ بتانے کے لئے مطلب سلمی کو بھیجا۔ (مولف) (الاصابۃ فی تمییز الصحابہ ترجمہ عبد المطلب السلمی ۸۰۲۹۔ بیروت ۳/ ۴۲۵)

جو لوگ شب کو درس و تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں، ان کے متعلق

۳۸۰۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے یتدارسون القرآن باللیل و یصلون۔

وہ لوگ رات کو درس و تلاوت قرآن اور نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ (مولف) (فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۲ احتساب العمال (بخاری ۱/ ۴۳۱، کتاب الجہاد) (بخاری ۲/ ۵۸۲ کتاب

المغازی)

شہداء بیر معونہ کی خبر حضور علیہ السلام نے دی:

۳۸۱۔ (واقعۂ بیر معونہ میں جب صحابہ کرام شہید ہو گئے اور کوئی خبر دینے والا نہیں تھا تو بذات خود غیب داں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی) حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ان اخوانکم لقوا المشرکین فاقتطعوهم فلم یبق احد وانهم قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضینا و قد رضی عنا ربنا فانا رسولهم الیکم قد رضوا و رضی عنهم (ربهم) رواه الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تمہارے کچھ مومن بھائی مشرکین سے ملے تو مشرکوں نے ان سے لڑائی کی، ان مومنوں میں سے کوئی باقی نہ رہا اور انہوں نے کہا کہ اے رب ہمارے ہماری قوم کو ہماری خبر دیدے کہ ہم راضی بالقضا ہیں اور ہم سے ہمارا رب راضی ہے تو ہم تمہاری طرف ان کے فرستادہ ہیں بیشک وہ رضی ہو گئے اور وہ ان سے راضی ہو گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۰۳، احتساب العمال" (کنز العمال، ص ۲۳۹، ج ۱۰)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور مقدس سہل کردی گئی تھی حدیث میں ہے۔

۳۸۲۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدابتہ فتسرج فیقرأ القرآن من قبل ان تسرج دابتہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کو سہل کردیا گیا تھا وہ جانور یعنی گھوڑے پر زین کرنے کا حکم فرماتے پھر زین کرنے سے پہلے زبور مقدس ختم فرمالیتے تھے۔ زبور حجم میں قرآن عظیم سے کئی حصے زائد ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۸۵"۔ (بخاری اول، ص ۴۸۵، باب قول اللہ عزوجل آتینا داؤد زبورا الخ)

چند قبائل کفار پر قنوت پڑھنے کے بارے میں چند حدیثیں۔

۳۸۳۔ حدیث ہے قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شھرا علی عدۃ قبائل من الکفار۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک مہینہ تک کافروں کے مختلف قبیلوں پر قنوت پڑھی۔ (پھر بعد میں ترک فرمادیا)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۰"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۱۴۳۔ باب القنوت فی صلوۃ الفجر)

۳۸۴۔ روی الامام البخاری و الامام مسلم فی صحیحھما و الحافظ النسائی فی سننہ و اللفظ للبخاری قال اخبرنا احمد بن یونس ثنا زائدۃ عن التیمی عن ابی مجلز عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قنت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شھرا یدعو علی رعل و ذکوان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبیلہ رعل وذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۶۔ باب القنوت قبل الرکوع و بعدہ)

۳۸۵۔ و لفظ المسلم من طریق المعتمر عن سلیمن التیمی عن ابی مجلز عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا بعد الرکوع فی صلاة الصبح یدعو علی رعل و ذکوان و یقول عصیة عصت الله و رسوله۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل و ذکوان پر دعائے بد کے لئے ایک مہینہ تک فجر میں بعد رکوع قنوت پڑھی اور فرمایا کہ عصیہ نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ (موٴلف) (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ)

۳۸۶۔ وفی صحیحه ایضا حدثنا محمد بن مهراد الرازی فذکر باسناده عن ابی سلمة عن ابی هریرة حدثهم ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قنت بعد الرکعة فی صلواة شهرا اذا قال سمع الله لمن حمده یقول فی قنوته اللهم انج الولید بن الولید اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج عیاش بن ابی ربیعة اللهم نج المستضعفین من المومنین اللهم اشد وطأتك علی مضر اللهم اجعلها علیهم سنین کسنی یوسف قال ابوهریرة ثم رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ترك الدعاء بعد فقلت اری رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقیل و ماتراهم قد قدموا۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ماہ تک نماز کے اندر جب رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو دعاء قنوت پڑھتے رہے، قنوت میں عرض کرتے اے اللہ ولید بن ولید کو نجات دے، سلمہ بن ہشام کو نجات دے، عیاش بن ابی ربیعہ اور ضعفاء مومنین کو نجات دے اے اللہ سختی کے ساتھ (قبائل) مضر کو پامال کردے، اے اللہ ان پر ایسی قحط سالی مسلط فرما جیسی یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس کے بعد دعا ترک فرمادی میں نے کہا کہ حضور نے ان لوگوں کے لئے دعا ترک فرمادی ہے، راوی نے کہا کہ ان سے کہا گیا کہ یہ جو دیکھ رہے ہو تو وہ لوگ اپنے کئے کو پہنچ گئے ہیں۔ (موٴلف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۲"۔ (مسلم اول، ص ۲۳۷۔ باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات الخ)

تعارف

انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

(نماز غوثیہ کے ثبوت میں تحقیق رضوی)

ربیع الاول شریف ۱۳۰۵ھ کو سوال پیش ہوا کہ صلاۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور شرع میں جائز ہے یا نہیں؟۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

"فی الواقع یہ مبارک نماز حضرات عالیہ مشائخ کرام قدست اسرارھم، عزیزہ کی معمول، اور قضائے حاجت و حصول مرادات کے لئے عمدہ طریق مرضی و مقبول، اور حضور پر نور غوث الکونین غیاث الثقلین صلوات اللہ و سلامہ علی جدہ الکریم و علیہ سے مروی و منقول، اجلہ علماء و اکابر کملا اپنی تصانیف عالیہ میں اسے روایت کرتے اور مقبول و مقرر و مسلم و معتبر رکھتے آئے"۔

پھر امام احمد رضا نے اقوال اسلاف و ائمہ کرام کی روشنی میں نماز غوثیہ کے جائز و مباح ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے اور جس نے اس نماز کا انکار کیا ہے اس کا بھی رد بلیغ فرمایا اور لکھا کہ

اس نماز کو قرآن و حدیث اور طریقہ خلفائے راشدین و صحابہ کرام کے خلاف بتانا محض بہتان و افترا ہے ہرگز ہرگز قرآن و حدیث میں کہیں اس کی ممانعت نہیں، نہ مخالف کوئی آیت یا حدیث اپنے دعوے میں پیش کر سکتا ہے، صرف زبانی ادعا سے کام لینا جہالت قبیحہ و سفاہت قدیمہ و فضیحہ ہے۔

اس کے بعد نماز غوثیہ کا طریقہ یہ تحریر کیا گیا ہے کہ :-

"بعد مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام عرض کرے، پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام یاد کرے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مراد پوری ہو"

اور اس نماز کی ادائیگی میں جتنے شرائط و قیودات ہیں مثلاً دو رکعت نماز کی تقدیم پھر جانب

عراق گیارہ قدم چلنا وغیرہ ان میں سے ہر ایک کی انتہائی نفیس و لطیف توجیہ بھی کی گئی ہے۔

اور اس رسالے میں نماز جہری و سری وغیرہ کے سر اور حکمت میں جو صوفیانہ کلام کیا گیا ہے اگر اسے ارباب باطن و اصحاب مشاہدہ دیکھیں تو پکار اٹھیں گے کہ امام احمد رضا بریلوی فن تصوف و سلوک کے بھی امام ہیں اور ۲۸ صفحات کے اس مبسوط و مفصل رسالہ جلیلہ میں ۲۵ حدیثیں زینت تحقیق ہیں۔

احادیث

انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار

حلال و حرام کے علاوہ کتاب اللہ میں جو چیزیں مسکوت عنہ ہیں وہ معاف ہیں

۳۸۷۔ ترمذی، ابن ماجہ، حاکم سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحلال ما احل اللہ فی کتابہ و الحرام ماحرم اللہ فی کتابہ و ما سکت فھو مما عفا عنہ۔

حلال وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا اور حرام وہ ہے جو خدا نے اپنی کتاب میں حرام بتایا اور جس سے سکوت فرمایا وہ عفو ہے۔ یعنی اس میں کچھ مواخذہ نہیں۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۳، باب ماجاء فی لبس الفراء) (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۹ باب اکل الجبن و السمن)

حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث پاک۔

۳۸۸۔ دار قطنی ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالیٰ فرض فرائض فلا تضیعوھا و حرم حرمات فلاتنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا و سکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں فرض کیں انہیں ہاتھ سے نہ دو اور کچھ حرام فرمائیں ان کی حرمت نہ توڑو اور کچھ حدیں باندھیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور کچھ چیزوں سے بے بھولے سکوت فرمایا ان میں کاوش نہ کرو۔ (مشکوۃ اول، ص ۳۲، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

کثرت سوال اور حکم نبی کی خلاف ورزی منع ہے۔

۳۸۹۔ احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذرونی ماترکتم فانما ھلك من کان قبلکم بکثرۃ سوالھم و اختلافھم علی انبیائھم فاذا نھیتکم عن شیٔ فاجتنبوہ و اذا امرتکم بامر فأتوا منہ ما استطعتم۔

یعنی جس بات پر میں نے تم پر تضییق (یعنی تنگی) نہ کی اس میں مجھ سے تفتیش نہ کرو کہ تنگی

امتیں اسی بلا سے ہلاک ہوئیں میں جس بات کو منع کروں اس سے بچو اور جس کا حکم دوں اسے بقدر قدرت بجالاؤ۔ (مسلم اول، ص ۴۳۲۔ باب فرض الحج مرة فی العمر)

بعض چیزیں سوال کرنے کے بعد حرام کردی گئیں حدیث میں ہے۔

۳۹۰۔ احمد بخاری مسلم سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسألته۔

بیشک مسلمانوں کے بارے میں ان کا بڑا گناہگار وہ ہے جو ایسی چیز سے سوال کرے کہ حرام نہ تھی اس کے سوال کے بعد حرام کردی گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۲۔ اظہار الانوار" (بخاری دوم، ص ۸۲۰ باب ماینکرہ من کثرة السوال الخ) (مسلم دوم، ص ۲۶۲، باب توقیرة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

یا، کے ذریعہ سے غیر اللہ کو ندا کرنا جائز ہے اس پر تین حدیثیں۔

۳۹۱۔ ابن السنی عبداللہ بن مسعود اور بزار عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا انفلت دابة احدکم بارض فلاة فلیناد یا عباداللہ احبسوا فان للہ تعالیٰ عبادا فی الارض تحبسه۔

جب تم میں کسی کا جانور جنگل میں چھوٹ جائے تو چاہئے یوں ندا کرے اے خدا کے بندو روک لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے زمین میں ہیں جو اسے روک لیں گے۔ (عمل الیوم و اللیلة، ص ۱۳۶)

۳۹۲۔ بزار کی روایت میں ہے یوں کہے اعینونی یا عباداللہ۔

مدد کرو اے خدا کے بندو۔ رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لفظوں کے بعد رحمکم اللہ اور زیادہ فرماتے۔ (کنز العمال، ص ۳۴۵، ج ۶)

۳۹۳۔ امام طبرانی سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا صل احدکم شیأ و ارادعونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی فان للہ عبادا لا یراھم۔

جب تم میں کوئی شخص [illegible] یا کوئی چیز گم کرے اور مدد مانگنی چاہے تو

یوں کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا۔ عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قد جرب ذلك بالیقین یہ بات آزمائی ہوئی ہے۔ رواہ الطبرانی ایضاً "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۵۳۱۔ انہار الانوار"۔ (کنز العمال، ص ۳۴۹، ج ۲)

استاذ کے لئے تواضع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں۔

۳۹۴۔ طبرانی معجم اوسط اور ابن عدی کامل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکینۃ و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منہ۔

علم سیکھو اور علم کے لئے سکون، متانت سیکھو اور جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار"۔ (کنز العمال، ص ۸۰، ج ۱۰)

۳۹۵۔ خطیب نے کتاب الجامع لآداب الراوی والسامع میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تواضعوا لمن تعلمون منہ و تواضعوا لمن تعلمونہ و لاتکونوا جبرۃ العلماء فیغلب جہلکم علمکم۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور جسے علم سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور متکبر عالم نہ بنو کہ تمہارا جہل تمہارے علم پر غالب ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۳۔ انہار الانوار"۔ (کنز العمال، ص ۴۱، ج ۱۰)

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صحابہ کرام کا ادب و احترام۔

۳۹۶۔ ابوداؤد و نسائی ترمذی ابن ماجہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال اتیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و اصحابہ حولہ کان علی رؤسہم الطیر۔

میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور کے اصحاب حضور کے گرد تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ یعنی سر جھکائے گردنیں خم کئے بے حس و حرکت کہ پرندے لکڑی یا پتھر جان کر سروں پر آ بیٹھیں۔ اس سے بڑھ کر اور خشوع کیا ہوگا۔

(ابوداؤد ۲/ ۵۳۹، باب الرجل یداوی من کتاب الطب)

۳۹۷۔ ہند بن ابی ہالہ وصاف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی عنہ کی حدیث طیبہ اقدس میں ہے اذا تکلم اطرق جلساؤہ کان علی رؤسہم الطیر۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلام فرماتے جتنے حاضران مجلس ہوتے سب گردنیں جھکا لیتے گویاان کے سروں پر پرندے ہیں۔"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۵۳۴۔ ابھار الانوار"۔ (شمائل ترمذی، ص ۲۴، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

جہاں انسان سے کوئی تقصیر وقع ہو عمل صالح وہاں سے ہٹ کر کرے۔

۳۹۸۔ مسلم فی صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه قال عرسنا مع نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لیأخذ کل رجل برأس راحلته فان هذا منزل حضرنا فیه الشیطان قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ. الحدیث۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) ایک بار سفر میں آخر شب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نزول فرمایا اور آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ آفتاب چمکا حضور نے وہاں نماز نہ پڑھی اور فرمایا اس جگہ شیطان حاضر ہوا تھا اپنے مرکبوں کو یوہیں لے چلے آؤ پھر وہاں سے تجاوز فرما کر نماز نفل کی۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۳۹۔ ابھار الانوار"۔ (مسلم اول، ص ۲۳۸، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ الخ)

نماز کسوف میں جنت حضور کے قریب کردی گئی۔

۳۹۹۔ صحیح مسلم شریف بروایت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۰۔ ابھار الانوار"۔ (مسلم اول، ص ۲۹۷ کتاب الکسوف) (بخاری ۱/ ۱۰۳ باب مایقراء بعد التکبیر)

بلند جگہ پر دعا کرنے سے قبول ہوتی ہے اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

۴۰۰۔ طبرانی نے معجم کبیر اور حاکم نے بسند صحیح مستدرک میں بر شرط شیخین ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کل شئ یتکلم به بنی آدم فانه مکتوب علیه فاذا احط الخطیئة ثم احب ان یتوب لی الله عزوجل فلیات بقعة مرتفعة فلیمدد یدیه لی الله ثم یقول اللهم انی اتوب الیك منها لا ارجع الیها ابدا فانه یغفرله مالم یرجع فی خطیئته ذلك۔

آدمی کا ہر بول اس پر لکھا جاتا ہے تو جو گناہ کرے پھر اللہ کی طرف توبہ کرنا چاہے اسے چاہئے بلند جگہ پر جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ پھیلا کر کہے، الٰہی میں اس گناہ سے تیری طرف رجوع لاتا ہوں اب کبھی ادھر عود نہ کروں گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے مغفرت فرمادے گا جب تک اس گناہ کو پھر نہ کرے۔ (کنزالعمال، ص ۱۲۷، ج ۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وصال اقدس کے وقت ارض مقدسہ سے قریب ہونے کی دعا کی:

۴۰۱۔ بخاری مسلم نسائی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ارسل ملک الموت الی موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلاۃ (فذکر الحدیث الی ان قال) فسأل اللہ ان یدنیہ من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر۔

(خلاصہ یہ ہے کہ) جب سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانۂ انتقال قریب آیا تو میں تشریف رکھتے تھے اور ارض مقدسہ پر جبارین کا قبضہ تھا وہاں تشریف لے جانا میسر نہ ہوا دعا فرمائی کہ اس پاک سرزمین سے مجھے ایک سنگ پرتاب قریب کردے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۲۔ انہار الانوار"۔ (بخاری اول، ص ۴۸۴ باب وفات موسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

کتمان علم سے روز قیامت آگ کی لگام دی جائے گی حدیث میں ہے:

۴۰۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل عن علمہ فکتمہ الجمہ اللہ یوم القیمۃ بلجام من نار۔ اخرجہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و النسائی و ابن ماجۃ و الحاکم و صححہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ۔

جس سے کوئی علمی بات پوچھی جائے وہ اسے چھپائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے آگ کی لگام دے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۴۷۔ انہار الانوار"۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۹، ج ۱۰) (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۵، باب کراھیۃ منع العلم) (ترمذی دوم، ص ۹۳ باب ماجأ فی کتمان العلم) (ابن ماجہ، ص ۲۳، باب من سئل عن علمہ فکتمہ)

تحویل رداء و تبویت دعا کا قال حسن ہے۔

۴۰۳۔ الدار قطنی بسند صحیح علی اصولنا عن الامام ابن الامام ابن الامام جعفر بن محمد بن علی رضی اللہ تعالی عنہم عن ابیہ انہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حول رداءہ لیتحول القحط

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چادر مبارک پھیر دی تاکہ قحط پھر جائے۔ یعنی اسی لئے استسقاء میں قلب رداء فرمایا کہ تبدیل حال کی فال ہو۔ (مولف)(سنن الدار قطنی کتاب الاستسقاء حدیث ۳ ملتان ۲/ ۶۶)

گر کوئی برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے حدیث میں ہے:

۴۰۴۔ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرفوعا اذا رأی احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعا مروی کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھوکدے اور تین بار اعوذ باللہ پڑھے اور کروٹ بدل لے۔ تاکہ اس حال کے بدل جانے پر فال حسن ہو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۴۱، کتاب الرؤیا)

استسقاء میں پشت دست کو آسمان کی طرف کرے حدیث میں ہے:

۴۰۵۔ مسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استسقی فاشار بظھر کفیہ الی السماء.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلب باراں کے وقت پشت دست سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یعنی پشت دست کو آسمان کی جانب اس لئے رکھا کہ ابر چھانے اور باراں آنے کی فال ہو۔ (مولف) (مسلم اول ص ۲۹۳، کتاب صلاۃ الاستسقاء)

دعاء کے بعد ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لینا باعث برکت ہے:

۴۰۶۔ ترمذی وحاکم کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو چہرے پر پھیرنے سے پہلے نہیں جھکاتے تھے۔ ہاتھوں کو روئے انور پر اس لئے پھیرتے تھے تاکہ حصول مراد و قبول دعا کی فال ہو اور چہرہ کے ذریعہ سے خیر و برکت پورے بدن کو پہنچ جائے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۹۱ ۳ ج ۲)

۴۰۷۔ حدیث حسن لابی داؤد عن السائب بن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا دعا فرفع یدیہ مسح وجھہ بیدیہ۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھوں کو اٹھاتے تو ہاتھوں کو چہرۂ انور پر پھیرتے تھے (مولف) (بہار شریعت اول ۲۰۹ باب الدعاء)

۳۰۸۔ حدیث ابی داؤد و بیہقی عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سلوا اللہ ببطون اکفکم ولاتسئلوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے ہتھیلیوں کو پھیلا کر مانگو نہ کہ پشت دست اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۴۰، بہار الانوار" (بہار شریعت اول ۲۰۹ باب الدعاء)

بدعت سیئہ گمراہی ہے

۳۰۹۔ حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ (مولف) (کنز العمال ص ۲ ج ۱۱، مسلم / ۲۸۵ کتاب الجمعۃ)

۳۱۰۔ حدیث شرار الامور محدثاتھا۔

دین میں ایجادات قبیح ہیں۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۶، باب اجتناب البدع والجدل۔ مسلم ۱/ ۲۸۵، کتاب الجمعۃ)

بدعتی جہنمیوں کے کتے ہیں:

۳۱۱۔ حدیث اصحاب البدع کلاب اھل النار

بدمذہب لوگ جہنمیوں کے کتے ہیں (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۴۷، بہار الانوار" (کنز العمال ص ۱۹۵ ج ۱)

تعارف

وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

(ختم تراویح میں ایک بار جہر سے بسملہ پڑھنے کا بیان)

۲۶ رجب ۱۳۱۲ھ کو یک طویل استفتاء آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

قاری عبدالرحمن پانی پتی نے فتویٰ دیا کہ نماز تراویح میں سورۂ براءت کے علاوہ ہر سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ شریف بلند آواز سے پڑھنا لازم ہے، ورنہ جن قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف ہر سورۃ کی جز ہے ان کے مذہب پر لازم آئے گا کہ ایک سو چودہ (۱۱۴) آیتیں کم ہو جائیں اور ختم قرآن مکمل نہ ہو، مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی اس فتوے کی تصدیق کر دی۔

امام احمد رضا بریلوی کے سامنے جب یہ فتویٰ پیش ہوا تو انھوں نے ۲۱ صفحات پر مشتمل جواب میں ان پر معقول و منقول و مدلل تنقید کی اور مسئلہ مذکورہ کی تحقیق و تزئین کے لئے پندرہ افادات ذکر کئے اور عبدالرحمن پانی پتی کے رد میں بیس وجوہات سے کلام کیا اور رشید احمد گنگوہی پر پانچ سوالات قائم کئے۔

پھر مسئلے کو کتب فقہ و تفسیر اور قراءت کے حوالوں سے آراستہ و پیراستہ کر کے اس طرح پیش کیا کہ آج مخالفین و معاندین بھی ان کے اس محققانہ فتوے پر عمل کر رہے ہیں اور اسی کی روشنی میں اپنے عوام و خواص کو فتویٰ دینے پر مجبور ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں کہ

بسم اللہ شریف کا تراویح میں ہر سورۃ پر جہر مذہب حنفی میں لازم و واجب ہونا محض بے اصل و عطل صریح اور حنفیہ کرام پر افترا قبیح ہے، تحصیل سنت ختم فی التراویح کے لئے صرف ایک بار کسی سورۃ پر جہر کرنے کی ہماری کتب میں تصریح ہے۔ یعنی بسم اللہ شریف سارے قرآن مجید میں صرف ایک آیت ہے کہ سورتوں میں فصل کے لئے اتاری گئی نہ وہ فاتحہ کی جز ہے نہ ہر سورۃ کی، لہذا قرآن عظیم نام ہے ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں اور ایک آیت یعنی بسم اللہ کے مجموعہ کا، تو بسم اللہ تراویح میں جہر سے ایک بار پڑھی جائے یا کئی بار سے بغیر سنت ختم ادا نہ ہوگی۔

بالجملہ حق یہ کہ بسم اللہ کا جز قرآن عظیم ہونا تو ہمارے نزدیک دلیل قطعی سے ثابت ہے مگر جز سورہ ہونا ہرگز عقلاً ونقلاً کسی طرح قطعی نہیں بلکہ ہمارے علمائے کرام اسے دلیل قطعی سے باطل، اور بعض اخیار حاد کو، کہ جس سے بسم اللہ کے جز قرآن ہونے کا وہم ہوتا ہے دلیل قطعی کے مخالف ہونے کے سبب نامقبول و مضمحل بتاتے ہیں، اور تمام قراء کے نزدیک بسم اللہ شریف سورۂ بقر سے ناس تک کسی سورۃ کی جز نہیں، تاہم بسم اللہ کے جز فاتحہ ہونے میں قراء کا اختلاف ہے اور اس رسالۂ مبارکہ میں مسئلہ مذکورہ کی وضاحت کے لئے جو حدیثیں بطور دلیل و استشہاد پیش کی گئی ہیں ان کی تعداد بیس ہے۔

احادیث

وصاف الرجیح فی بسملة التراویح

نماز میں آغاز قراءت سے پہلے بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے اس پر چند احادیث و آثار

۴۱۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ و امام مالک و امام شافعی و امام احمد چاروں ائمہ مذہب اور بخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجة چھنوں ائمہ حدیث اور دارمی وطحاوی وابن خزیمة وابن حبان ودار قطنی والطبرانی وابویعلی وابن عدی وبیہقی وابو نعیم وابن عبد البر وغیرہم اکابر حفاظ واجلہ محدثین اپنی صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم میں باسانید کثیرہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں صلیت خلف (مع) رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدامنهم یقراء بسم الله الرحمن الرحیم. هذا لفظ مسلم (مسلم اول ص ۱۷۲، باب حجة من قال لایجهر بالبسملة)

۴۱۳۔ وفی لفظ للامام احمد والنسائی وابن حبان فی صحیحه وغیرهم باسناد علی شرط الصحیح کما افاده فی الفتح کانوا لایجهرون ببسم الله الرحمن الرحیم (شرح معانی الآثار ۱/۱۹۰، باب قراءة بسم الله فی الصلوة) (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۰)

۴۱۴۔ وفی لفظ لابن خزیمة والطبرانی وابی نعیم کانوا یسرون بسم الله الرحمن الرحیم (صحیح ابن خزیمہ معنی قول انس بیروت ۱/۲۴۹)

۴۱۵۔ ولابن ماجة فکلهم یخفون بسم الله الرحمن الرحیم (ابن ماجه ۱/۵۹، باب افتتاح القراءة (شرح معانی الآثار ۱/۱۹۰، باب قراءة بسم الله)

(ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ) میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابو بکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی کے پیچھے نماز پڑھی تو میں کسی کو [illegible] بسم اللہ شریف [illegible] تھے [illegible] بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے تھے۔

۴۱۶۔ طبرانی [illegible] روایت [illegible] رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم

كان يسر ببسم الله الرحمن الرحيم وابا بكر وعمر وعثمان وعليا

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسم اللہ شریف آہستہ پڑھتے تھے۔ (المعجم الکبیر حدیث ۹ ۔ بیروت ۱ ۔ ۲۵۵)

۴۱۷۔ امام اعظم ابو حنیفہ وامام محمد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وغیرہم عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سمعنی ابی وانا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال اى بنى اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام يعنى منه قال وصليت مع النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ومع ابى بكر ومع عمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العالمين

یعنی میرے باپ نے مجھے نماز میں بسم اللہ شریف پڑھتے سنا فرمایا اے میرے بیٹے بدعت سے بچ عبداللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ میں ان سے زیادہ کسی کو اسلام میں نئی بات نکالنے کا دشمن نہ دیکھا انھوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بسم اللہ شریف پڑھتے نہیں سنا تم بھی نہ کہو جب نماز پڑھو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرو۔ (ترمذی اول ص ۵۷، باب ماجاء فی ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

۴۱۸۔ انہیں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی امام کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا

یاعبدالله انی صلیت خلف رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی الله تعالیٰ عنهم فلم اسمع احدا منهم یجهر (یجهرون) بها.

اے خدا کے بندے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان میں سے کسی کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے نہ سنا۔ رواہ الامام الاعظم فی الفتح۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۶۵، وصاف الرجیح" (مسند امام اعظم مترجم ص ۱۰۱، کتاب الآثار ص ۱۵۳، باب الجهر ببسم الله)

۴۱۹۔ امام اعظم وامام محمد وامام احمد وامام طحاوی وامام ابو عمرو بن عبدالبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی **الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قراءة الاعراب** بسم اللہ شریف آواز سے پڑھنی گنواروں کی قراءت ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۱۲۰، باب قراءة بسم الله

فی الصلوۃ)

۴۲۰۔ نیز اسی جناب سے مروی ہوا لم یجھر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالبسملۃ حتی مات

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی بسم اللہ شریف کا جہر نہ فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے۔ ذکرہ المحقق فی الفتح۔(فتح القدیر ۱ ۲۵۴، باب صفۃ الصلاۃ)

۴۲۱۔ اثرم بسند صحیح عکرمہ تابعی شاگرد خاص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انا اعرابی ان جھرت ببسم اللہ الرحمن الرحیم

میں گنوار ہوں اگر بسم اللہ شریف جہر سے پڑھوں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ وصاف الرجع"۔

۴۲۲۔ سعید بن منصور اپنی سنن میں راوی حدثنا حماد بن زید عن کثیر بن شنظیر ان الحسن سئل عن الجھر بالبسملۃ فقال انما یفعل ذلک الاعراب

یعنی امام حسن بصری سے جہر بسم اللہ کا حکم پوچھا گیا فرمایا یہ گنواروں کا کام ہے۔(نصب الرایہ کتاب الصلاۃ ریاض الشیخ ۱/۳۵۸)

۴۲۳۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں امام ابراہیم نخعی تابعی سے راوی الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم بدعۃ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم جہر سے کہنا بدعت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ من کان لایجھر، کراچی ۱/۳۱۱)

۴۲۴۔ اثرم انہیں سے راوی ما ادرکت احدا یجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم والجھر بھا بدعۃ.

میں نے صحابہ وتابعین میں سے کسی کو بسم اللہ شریف کا جہر کرتے نہ پایا اس کا جہر بدعت ہے(نصب الرایہ کتاب الصلاۃ ریاض الشیخ ۱/۳۵۸)

۴۲۵۔ محدث ابانکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح راوی حدثنا المخلص نا ابوالفضل شعیب بن محمد نا علی بن حرب بسام سمعت شعیب بن حرب یقول قلت لسفیان الثوری حدث بحدیث لسنۃ یعنی انہ بہ فاذا وقفت بین یدیہ قلت یا رب حدثنی بھذا سفیان فانحو ان وقوجد قال اکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم القرآن کلام اللہ

غیر مخلوق (وجعل یسرد الی ان قال) یا شعیب لایفعلك ماکنت حتی تری المسح علی الخفین وحتی تری ان اخفاء بسم اللہ الرحمن الرحیم افضل من الجھر بہ وحتی تومن بالقدر (الی ان قال) اذا وقفت بین یدی اللہ فسئلت عن ھذا فقل یا رب حدثنی بھذا سفیان الثوری ثم حل بینی وبین اللہ عزوجل

یعنی شعیب بن جریر نے امام سفیان ثوری سے کہا مجھے عقائد اہل سنت بتا دیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے نفع بخشے اور جب میں اس کے حضور کھڑا ہوں تو عرض کردوں کہ الٰہی یہ مجھے سفیان نے بتائے تھے تو میں نجات پاؤں اور جو پوچھ گچھ ہو آپ سے ہو فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں اور اسی طرح اور عقائد و مسائل لکھوا کر فرمایا اے شعیب یہ جو تم نے لکھا تمہیں کام نہ دے گا جب تک مسح موزہ کا جواز نہ مانو اور جب تک یہ اعتقاد نہ رکھو کہ بسم اللہ کا آہستہ پڑھنا آواز پڑھنے سے افضل ہے اور جب تک تقدیر بھلی پر ایمان نہ لاؤ جب تم اللہ عزوجل کے حضور کھڑے ہو اور تم سے سوال ہو تو میرا نام لے دینا کہ یہ عقائد و مسائل مجھے سفیان ثوری نے بتائے پھر مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور چھوڑ کر الگ ہو جانا۔

امام ذہبی طبقات الحفاظ میں فرماتے ہیں ھذا ثابت عن سفیان وشیخ المحلص ثقۃ یہ روایت سفیان سے ثابت ہے اور راوی ثقہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۶۶ وصاف الرجیح" (تذکرۃ الحفاظ للذھبی سفیان ثوری ۴۳ حیدر آباد ۱۹۳)

عامۂ ناس جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے حدیث میں ہے

۴۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اھل الجنۃ لیحتاجون الی العلماء فی الجنۃ وذلك انھم یرون اللہ تعالیٰ فی کل جمعۃ فیقول لھم تمنوا علی ماشئتم فیلتفتون الی العلماء فیقولون مادا نتمنی فیقولون تمنوا علیہ کذا کذا فھم یحتاجون الیھم فی الجنۃ کما یحتاجون الیھم فی الدنیا

بیشک اہل جنت جنت میں علماء کے محتاج ہوں گے یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا جو جی میں آئے مجھ سے مانگو (اب جنت سے مکاں میں جا کر کون سی حاجت باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا تمنیں) علماء کی طرف منہ کر کے کہیں گے تم کیا تمنا کریں وہ فرمائیں گے اپنے رب سے یہ یہ مانگو تو لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

عنہما۔" فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۷۴، وصاف الرجیح "(کنزالعمال ص ۸۵ ج ۱۰
بسم اللہ کا نزول انفصال سورت کے لئے ہوا ہے

۴۲۷۔ قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یعرف فصل السورۃ حتی ینزل علیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم . وھو مذھب مالک وابی حنیفۃ والثوری وحکی عن احمد وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہونے سے قبل انفصال سورت معلوم نہ تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۵۸ وصاف الرجیح "(ابوداؤد اول ص ۱۰۱ باب من لم یر الجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم)

صحابہ کرام دس دس آیتیں مع ان کے علم و عمل کے سیکھتے جب ان پر قادر ہو جاتے دس اور تعلم فرماتے۔

۴۲۸۔ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا اذا تعلمنا من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات من القرآن لم نتعلم العشر التی بعدھا حتی نعلم مافیہ فقیل لشریك من العمل قال نعم

یعنی ہم جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن کی دس آیتیں سیکھتے تھے تو اگلی دس آیتوں کا سبق اس وقت تک نہیں لیتے جب تک پچھلے سبق کے احکام و مضامین کا ہمیں علم نہ ہو جاتا شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کیا وہ عمل ہے فرمایا ہاں۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۴۲۹۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اپنی مصنف میں ابو عبدالرحمن سلمی سے راوی قال حدثنا من کان یقرئنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھم کانوا یقترون من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشر آیات ولا یاخذون فی العشر الاخری حتی یعلموا ما فی ھذہ من العلم والعمل فعلمنا العلم والعمل

ابو عبدالرحمن سلمی نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے صحابہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے وہ جو زیادہ قرآن جانتے تھے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس آیتیں پڑھتے اور دوسری دس آیات شروع کرنے سے قبل ان کا علم و عمل جان لیتے تھے تو ہم نے علم و عمل سیکھ لیا۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۲۵ ج ۲)

۴۳۰۔ ابن سعد طبقات میں بطریق عبدالرحمن بن جعفر عن ابی الملیح عن

میمون اور امام مالک مؤطا میں بدینار وی ان ابن عمر تعلم البقرۃ فی ثمان سنین

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سورۂ بقر آٹھ سال میں پڑھی۔ (مؤلف) (موطا مالک ص ۷۱، باب ماجاء فی القرآن)

ختم قرآن کے بعد دعوں کو حدیث سے ثابت کرنا درست ہے

۴۲۱۔ خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

قال تعلم عمر البقرۃ فی اثنتی عشرۃ سنۃ فلما ختمها نحر جزورا

امیر المومنین عمر فاروق عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارہ برس میں سورۂ بقر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھی جب ختم فرمائی ایک اونٹ ذبح کیا۔ (مؤلف) فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۵۲۸، وصاف الرجیح"۔

تعارف

التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد

(اس بارے میں عمدہ رہنمائی کہ مسجد کا صحن مسجد ہی ہوتا ہے)

۲۷ جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ کو سوال ہوا کہ صحن مسجد جس پر موسم گرما میں باجماعت نماز ادا کی جاتی ہے وہ مسجد کے حکم میں ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں بارہ ائمہ دین کی تصریحات سے ثابت کیا کہ صحن مسجد بھی قطعاً جزء مسجد ہے جس طرح صحن دار جزء دار۔

اور صحن مسجد کے مسجد ہونے کی وضاحت و صراحت کے لئے دس وجوہات کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مسجدیت صحن سے انکار اجماع کے خلاف ہے اس لئے صحن مسجد میں نہ اذان دی جاسکتی ہے نہ جنازہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نیز مسجد کی تعریف و تحدید میں امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں کہ:

مسجد اس بقعہ کا نام ہے جو بغرض نماز پنجگانہ وقف خالص کیا گیا ہو۔

یہ تعریف بالیقین صحن مسجد کو بھی شامل ہے اور عمارات و بنایا سقف وغیرہ ہرگز اس کی ماہیت میں داخل نہیں یہاں تک کہ اگر عمارت اصلاً نہ ہو صرف ایک چبوترہ یا محدود میدان نماز کے لئے وقف کردیں تو قطعاً مسجد ہو جائے گا اور تمام احکام مسجد کا استحقاق پائے گا۔

اور بنی نوع انسان کی عادت سے ہے کہ مسجد و معبد ہو یا منزل و مسکن ہر مکان کو اختلاف موسم کے لحاظ سے دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔

ایک پارہ مسقف کرتے ہیں کہ برف و بارش اور آفتاب سے بچائے۔

دوسرا اکثار کھتے ہیں کہ دھوپ میں بیٹھنے اور ہوا لینے کے کام آئے۔

زبان عربی میں حصہ مسقف کو شتوی اور غیر مسقف کو صیفی کہتے ہیں۔

جہازی سائز کے ۷ صفحات پر مشتمل اس مختصر رسالے میں یہی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ مسجد شتوی و صیفی دونوں پر مطلقاً مسجد کا اطلاق ہوتا ہے اگرچہ علماء صحن مسجد کو کبھی مسجد صیفی اور کبھی مسجد خارج سے تعبیر فرماتے ہیں لیکن صحن مسجد کا جزء مسجد ہونا اعلیٰ بدیہیات سے ہے اس لئے صحن میں بھی وہ تمام باتیں ممنوع ہیں جو اندرونی حصہ مسجد میں ممنوع ہوتی ہیں۔ اور اس رسالۂ جلیلہ میں دو حدیثیں موجود ہیں۔

احادیث

التبصیر المسجد بان صحن المسجد مسجد

اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۳۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے باب نوم الرجال فی المسجد وقال ابو قلابة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قدم رهط من عکل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکانوا فی الصفة وقال عبدالرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کان اصحاب الصفة الفقراء۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ عکل کی ایک جماعت آئی جو اصحاب صفہ میں سے تھی، اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔ یعنی اصحاب صفہ فقراء مہاجرین میں سے تھے ان میں سے جن کے پاس رہنے کے لئے مسکن نہیں تھا تو وہ لوگ مسجد نبوی شریف کے چبوترہ میں رہتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۷۹ التصیر المتجد" (بخاری اول ص ۶۳، باب نوم الرجال فی المسجد)

مسجد کے پڑوسی کی نماز سے متعلق ایک حدیث

۴۳۳۔ حدیث میں ہے لاصلاة لجار المسجد الا فی المسجد

مسجد کے پڑوسی کی نماز نہیں مگر مسجد ہی میں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۵۷۷ التصیر المسجد" (کنزالعمال ص ۴۱۹ ج ۷)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

مسجد بنانا جنت میں گھر بنانے کے مثل ہے

۴۳۴۔ حدیث میں ہے امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدار والتطف

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر محلے میں مسجدیں بنوائی جائیں اور یہ کہ وہ ستھری رکھی جائیں۔ (ابوداؤد اول ص ۶۶ باب اتخاذ المساجد فی الدور)

۴۳۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من درویاقوت.

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کا گھر بنادے۔ "فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۹۱" (مسلم اول ص ۲۰۱ باب فضل بناء المساجد الخ)

مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے

۴۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لاردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا

جو کسی شخص کو سنے کہ مسجد میں اپنی گمشدہ چیز دریافت کرتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اس سے کہے اللہ تیری گئی چیز تجھے نہ دے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں۔ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مسلم اول ص ۲۱۰ باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد الخ)

مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

۴۳۷۔ اسی حدیث کی دوسری روایت میں ہے اذا رأیتم من یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک

جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو اللہ تیرے سودے میں فائدہ نہ دے۔ رواہ الترمذی وصححہ والحاکم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳

ص ۵۹۳"(ترمذی اول ص ۲۴۷، باب النهی عن البیع فی المسجد)

بقدر استطاعت نہی عن المنکر پر ایک حدیث

۴۳۸۔ ارشاد قدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان.

جو تم میں کوئی ناجائز بات دیکھے اس پر لازم ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے مٹادے بند کردے اور اس کی طاقت نہ پائے تو زبان سے منع کرے اور اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اسے جانے اور یہ سب میں کمتر درجہ ایمان کا ہے۔"فتاوی رضویہ ج ۳ ص ۵۹۶"(مسلم اول ص ۵۱ باب بیان کون النهی عن المنکر الخ)

دیوار قبلہ میں عام مصلیوں کے موضع نظر تک کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔

۴۳۹۔احمد وابوداؤد عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دعاہ بعد دخولہ الکعبۃ فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت ان آمرک ان تخمرھا فخمرھا فانہ لاینبغی ان یکون فی قبلۃ المصلی شی یلھی المصلی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلید بردار کعبہ کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا ہم نے کعبہ میں دنبے کے سینگ ملاحظہ فرمائے تھے۔(وجہ کہ سیدنا اسماعیل علیہ الصلاۃ والسلام کا فدیہ ہوا اس کے سینگ کعبہ معظمہ کی دیوار غربی میں لگے ہوئے تھے) ہمیں تم سے یہ فرمانا یاد نہ رہا کہ ان کو ڈھانک دو اب ڈھانکو کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز ایسی نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۷۷۔ باب الصلاۃ فی الکعبۃ)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے حدیث میں ہے۔

۴۴۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لینتھین اقوام یرفعون ابصارھم الی السماء فی الصلاۃ او لتخطفن ابصارھم۔

وہ جو آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو اس سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی یعنی واپس نہ آئے گی اندھے ہو جائیں گے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن ابی ھریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۷"۔ (مسلم اول، ص ۱۸۱۔ باب النھی عن رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ)

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی ذکر الٰہی ہے

۴۴۱۔ حدیث میں ہے رب عزوجل نے کریمہ ورفعنالك ذكرك کے نزول کے بعد کہ ہم نے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدری کیف رفعت لك ذكرك۔

جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر تمہارے لئے کیونکر بلند فرمایا حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتك ذكرا من ذكرى فمن ذكرك فقد ذكرنى۔

میں تمہیں اپنے ذکر میں سے ایک ذکر بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۸"۔ (الشفا، ج ۱، ص ۱۲۔ الفصل الاول من الباب الاول)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ بنادی گئی ہے۔ حدیث میں ہے۔

۴۴۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جعلت لى الارض مسجدا و طهورا فايما رجل من امتى ادركته الصلاة فليصل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۸۶"۔ (بخاری اول، ص ۶۲۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا الخ)

خلق خدا سے محبت کرنا دانشمندی ہے۔

۴۴۳۔ حدیث میں ہے۔ راس العقل بعد الايمان بالله التودد الى الناس۔

ایمان باللہ کے بعد بڑی دانشمندی یہ ہے کہ لوگوں سے محبت کی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۶"۔ (کنز العمال، ص ۵، ج ۳)

کچی پیاز یا کچا لہسن کھا کر مسجد میں جانا منع ہے حدیث میں ہے۔

۴۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اكل من هذه الشجرة المنتنة (الخبيثة) فلا يقربن مسجدنا فان الملئكة تتادى مما يتادى منه الانس ...

الشیخان عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو اس بدبودار پیڑ سے کھائے یعنی کچی پیازیا کچا لہسن وہ ہمارے مسجد کے پاس نہ آئے کیونکہ فرشتے اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان ایذا پاتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۹۸"۔ (کنز العمال، ص ۱۹۴، ج ۱۹) (مسلم اول، ص ۲۰۹۔ باب نہی من کل ذوما الخ)

مساجد میں زینت ظاہری زمانہ سلف صالحین میں فضول وناپسند تھی مگر اب نظر بحال زمانہ جائز ہے۔ اور حدیث میں مباہات فی المساجد کو اشراط ساعت سے شمار فرمایا ہے۔

۴۴۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا لتنورخوفها كما زخرفت اليهود و النصارىٰ۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ دین نے حکم جواز دیا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳ ص ۵۹۹"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۵، باب فی بناء المسجد)

قبلے کی طرف تھوکنا بے ادبی ہے اس پر دو حدیثیں۔

۴۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان احدكم اذا قام فی الصلاة فانما يناجی ربه و ان ربه بينه و بين القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته و لكن من (عن) يساره تحت قدمه رواه البخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو وہ تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور اس کا رب عزوجل اس کے اور قبلہ کے مابین ہوتا ہے تو کوئی قبلہ کی جانب نہ تھوکے ہاں بائیں جانب قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۱"۔ (بخاری اول، ص ۵۸۔ باب حك البزاق باليد من المسجد)

۴۴۷۔ اور فرمایا اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبصق امامه فانما يناجی الله مادام فی مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا و يبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها۔ رواه الشيخان عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ نماز میں ہے تو اللہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اور نہ داہنی جانب تھوکے کہ ادھر فرشتے رہتے ہیں اور چاہئے کہ بائیں جانب یا قدم کے نیچے تھوک کر دفن کر دے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۲"۔ (بخاری اول، ص

۵۹۔ باب دفن النجاسة فی المسجد)

قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے

۴۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله علی الیهود و النصاری اتخذوا قبور انبیاهم مساجد رواه الشیخان و عدهما

یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنا لیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۳"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۰، باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور)

بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانے کی ممانعت ہے۔

۴۴۹۔ حدیث میں فرمایا جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے سے بچاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۰۵"۔ (ابن ماجہ، ص ۵۵، باب مایکرہ فی المساجد)

نماز بھول کر نہ پڑھنے کا کفارہ نماز پڑھ لینا ہے۔

۴۵۰۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ اند۔ من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذلك۔

جو شخص نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے۔ (مولف) اخرجه احمد و البخاری و مسلم و اللفظ له و الترمذی و النسائی وغیرهم عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۲۱"۔ (مسلم اول، ص ۲۴۱ باب قضاء الصلوة الفائته)

توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں ہے۔

۴۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔

جس نے گناہ سے توبہ کر لی وہ ایسا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔ رواه ابن ماجة بسند حسن و البیهقی فی السنن و الطبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن مسعود و الحکیم الترمذی عن ابی سعید الخدری و البیهقی فی الشعب و انس و ابن عساکر عن ابن عباس و فی انس عن عقبة الجولانی و بالاسناد القشیری فی رسالته و الدیلمی و ابن النجار عن انس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۱۰"۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۳۲۳ باب ذکر التوبه)

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی حدیث میں ہے۔

۴۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاۃ واجبۃ علیکم علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا و ان ھو عمل الکبائر۔

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے وہ نیک ہو یا بد اگرچہ اس نے کبیرہ گناہ کئے ہوں۔ رواہ ابوداؤد و بویعلی و البیھقی بسند حسن صحیح عن ابی ھریرۃ و معناہ لابن ماجۃ عن عائشۃ و لاسقع و للطبرانی فی الکبیر و ابی نعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۱۰"۔ (ابوداؤد ار ۴۴۳، باب فی العرو مع ائمۃ الجور)

اگر صبح کی سنتیں جماعت فوت ہونے کے خوف سے رہ گئیں تو اگر ان کی قضا کرے تو آفتاب بلند ہونے کے بعد پڑھے اس پر تین حدیثیں۔

۴۵۳۔ امام احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما بعدما تطلع الشمس۔

جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ بعد طلوع آفتاب پڑھے۔ قال الحاکم صحیح و اقرہ الذھبی فی التلخیص۔ (ترمذی، ۱/۹۶۔ باب ماجاء فی اعادتھما بعد طلوع الشمس)

۴۵۴۔ حدیث ابود اؤد حدثنا عثمن بن ابی شیبۃ نا ابن نمیر عن سعد بن سعید ثنی محمد بن ابراھیم عن قیس بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلاۃ الصبح رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ الصبح رکعتان فقال الرجل انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الآن فسکت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

یعنی قیس انصاری فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بعد صلاۃ صبح دو رکعتیں پڑھتے دیکھا فرمایا صبح کی دو ہی رکعتیں ہیں عرض کی سنتیں میں نے نہ پڑھی تھیں وہ اب پڑھ لیں اس پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا رواہ ابن ماجۃ حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ثنا عبداللہ بن نمیر الخ بسند اومتنا بنحوہ غیر انہ قال قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصلاۃ الصبح مرتین۔ (ابوداؤد ار ۱۸۰۔ باب من فاتتہ متی یقضیھا) (ابن ماجہ

۱/ ۸۲باب فی ماجاً فیمن فاتته الرکعتان الخ)

۴۵۵۔ اسی حدیث میں ترمذی کی روایت یوں ہے۔ حدثنا محمد بن عمرو السواق ناعبد العزیز محمد عن سعد بن سعید عن محمد بن ابراهیم عن جده قیس قال خرج رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فاقیمت الصلاة فصلیت معه الصبح ثم انصرف الی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوجدنی اصلی فقال مهلا یا قیس اصلاتان معا قلت یا رسول الله لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن۔

قیس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو نماز قائم ہوئی میں نے حضور کے ساتھ نماز فجر پڑھی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصراف فرمایا تو میں نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اے قیس چھوڑو کیا دو نمازیں ایک ساتھ ؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں یہ سن کر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اب حرج نہیں۔ (مولف) امام ترمذی نے کہا اس کی سند منقطع ہے اور بعض نے اسے مرسلا روایت کیا۔ منہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۱۸"۔ (ترمذی ۱/ ۹۶۔ باب ماجاً فیمن تفوته الرکعتان الخ)

اوقات نماز پر مشتمل ایک حدیث۔

۴۵۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للصلاة اولا و آخرا و ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر و ان آخر وقتها حین تطلع الشمس۔

بیشک ہر نماز کے لئے اول و آخر ہے اور بیشک نماز صبح کا اول وقت طلوع فجر کے وقت ہے اور اس کا آخر طلوع شمس پر ہے۔ رواه الترمذی و الامام الطحاوی بسند صحیح عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة مطولا و هذا مختصر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۲"۔ (ترمذی اول، ص ۴۰۔ باب ماجاء فی مواقیت الصلاة. باب منه)

فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے اس پر تین احادیث کریمہ۔

۴۵۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا صحاح و سنن و مسانید میں امیر المومنین عمر فاروق عظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الصلاة بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب۔ (بخاری ۱/ ۸۲۔ باب الصلاة بعد الفجر)

۴۵۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھما میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاصلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس و لابعد العصر حتی تغرب الشمس۔ (بخاری اول، ص ۸۳۔ باب لاتتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس)

۴۵۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھما میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن الصلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس۔ (بخاری ۱/ ۸۲۔ ۸۳ باب الصلاۃ بعد الفجر)

ان تینوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک نفل پڑھنے سے اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۶۱۸"۔

اگر کوئی سونے یا بھولنے کے سبب نماز نہ پڑھ سکے تو جاگنے اور یاد آنے پر پڑھ لے۔ اس پر چند حدیثیں۔

۴۶۰۔ فی الصحیحین بلفظ من نسی صلاۃ فلیصلھا اذا ذکرھا لا کفارۃ لھا الا ذلک اخرجاہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو نماز کو بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے اس کا کفارہ اس کی قضا کے علاوہ کچھ نہیں۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۸۴۔ باب من نسی صلاۃ الخ) (مسلم ۱/ ۲۴۱۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ)

۴۶۱۔ و فی لفظ لمسلم عنہ من نسی صلاۃ او نام عنھا فکفارتھا ان یصلیھا اذا ذکرھا۔

جو شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۴۱۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ)

۴۶۲۔ و فی اخری لہ عنہ فلیصلھا اذا ذکرھا فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلاۃ لذکری۔

دوسری روایت میں ہے کہ یاد آنے پر پڑھ لے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میری یاد کے لئے نماز قائم کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۲"۔ (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ)

۳۶۳۔ وله عن ابی قتادة رضی الله تعالی عنه بلفظ فليصلها حين يتنبه لها فاذا كان الغد فليصلها عند وقتها۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ ہیں کہ جب بیدار ہو تو پڑھ لے پھر دوسرے دن اسی نماز کے وقت میں اور پڑھ لے۔ (مولف) وله كالستة الا البخاری و الترمذی عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه كآخر الفاظه عن انس رضی الله تعالیٰ عنه و للترمذی و صححه و النسائی فی حديث ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه فليصلها اذا ذكرها۔ و مثله لابی يعلی و الطبرانی فی الكبير عن ابی حبيبة رضی الله تعالیٰ عنه و نحوه لهذا فی الاوسط عن ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم اول، ص ۲۳۹۔ باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ) (مسلم اول، ص ۲۳۱۔ باب مذکور)

۳۶۴۔ و لمالك فی مؤطاه عن زيد بن اسلم عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رقد احدكم عن الصلاة او نسيها ثم قرع اليها فليصلها كما كان يصليها لوقتها۔

حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز سے سو جائے یا بھول جائے پھر خوفزدہ ہو تو پڑھ لے جس طرح اس کے وقت میں پڑھتا ہے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۵، النوم عن الصلوۃ)

۳۶۵۔ و للطبرانی عن ميمونة بنت سعد رضی الله تعالی عنها اذا ذكرها فليصلها و ليحسن وضوئه فذلك كفارة و ليس فی شئ من ذلك فان ذلك وقتها۔

اور طبرانی کے یہاں میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے کہ جب یاد آئے تو پڑھ لے اور چاہئے کہ اچھا وضو کرے یہی اس کا کفارہ ہے اور اس میں کچھ نہیں ہے کیونکہ یہی اس کا وقت ہے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۳۶ ج ۷)

۳۶۶۔ للطبرانی فی الاوسط و البيهقی فی السنن عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه رفعا من نسی صلاة فوقتها اذا ذكرها۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب کوئی نماز بھول جائے تو اس کا وقت وہی ہے جب اس کو یاد آئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۳"۔ (مجمع الزوائد باب فیمن نام عن الصلوۃ بیروت ۱/ ۳۲۲)

صدقۂ جاریہ کے بارے میں دو حدیثیں۔

۳۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیستامرہ فیھا فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان شئت حبست اصلھا وتصدقت بھا فقال فتصدق بھا عمر انہ لایباع و لایوھب و لایورث و تصدق بھا فی الفقراء و فی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل و الضیف۔

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیبر میں کچھ زمین پائی تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اس کے متعلق حکم لینے آئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو اصل زمین روک لو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کرو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان زمینوں کو اس طرح صدقہ کیا کہ نہ بیچی جائے اور نہ ہبہ کی جائے نہ میراث ہو، بلکہ ان کو فقراء رشتہ داروں، غلاموں، فی سبیل اللہ، مسافروں اور مہمانوں میں صدقہ کر دیا۔ (یعنی وقف کرنا بھی صدقہ ہے)۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۸"۔ (بخاری اول، ص ۳۸۹۔ باب الوقف وکیف یکتب) (مسلم ۲/ ۴۱۔ باب الوقف)

۳۶۸۔ یہ حدیث محرر مذہب سیدنا امام محمد نے مبسوط میں یوں روایت فرمائی اخبرنا صخر بن جویریۃ مولی عبداللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب کان لہ ارض تدعی ثمغا و کان نخلا نفیسا فقال یا رسول اللہ انی استفدت مالا ھو عندی نفیس افا تصدق بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تصدق باصلہ لایباع و لایوھب و لا یورث و لکن تنفق ثمرتہ فتصدق بہ عمر فی سبیل اللہ و فی الرقاب و للضیف و لمسافر و لابن السبیل وللذی القربی۔ الحدیث۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک زمین تھی جس کو ثمغ کہتے تھے اور ایک کھجور کا اچھا باغ تھا عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمدہ مال جمع کیا ہے کیا میں اس کو صدقہ کر دوں حضور نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کرو کہ نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے اور نہ

میراث ہو ہاں اس کے بچلوں کو خرچ کرو تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو راہ خدا اور غلاموں، مہمانوں، مسافروں، ابن السبیل اور رشتہ داروں میں صدقہ کر دیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۲۹"۔ (سنن الدار قطنی باب کیف یکتب ملتان، ۴/ ۱۹۳)

نماز ظہر میں قرأت سے متعلق دو حدیثیں۔

۴۶۹۔ حدیث ابی سعید الخدری وغیرہ انه صلی الله تعالی علیه وسلم کان یقراء فی صلاة الظهر فی الرکعتین الاولیین قدر ثلثین آیة و فی الاخریین قدر خمسة عشرة آیة او قال نصف ذلك۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تقریباً تیس آیتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں پندرہ آیتیں پڑھتے یا کہا کہ ان کا نصف پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۷" (مسلم اول، ص ۱۸۶۔ باب القراۃ فی الظهر و العصر)

۴۷۰۔ حدیث ابی قتادة رضی الله تعالی عنه فی الصحیحین ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقراء فی الظهر فی الاولیین بام القرآن و سورتین و فی الرکعتین الاخریین بام الکتاب. الحدیث۔

بیشک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۳۸"۔ (مسلم، ۱/ ۱۸۶۔ باب القراءة فی الظهر الخ)

سجدہ سہو سے متعلق ایک حدیث:

۴۷۱۔ بزار مسند اور بیہقی سنن میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس علی من خلف الامام سهو فان سها الامام فعلیه و علی من خلفه۔

مقتدیوں پر سجدۂ سہو نہیں ہے۔ (اگر مقتدی غلطی کرے) ہاں اگر امام کو سہو لاحق ہو تو امام و مقتدی دونوں پر سجدۂ سہو ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۱"

غلام کی امامت پر ایک حدیث۔

۴۷۲۔ طبرانی معجم کبیر میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایؤم عبد قوما الا تولی ما کان علیهم فی صلاتهم۔

یعنی غلام کسی قوم کی امامت نہ کرے ہاں اگر قوم نے اپنی نماز کا امام بنایا تو غلام امامت کر سکتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۲"۔ (المعجم الکبیر للطبرانی مسند عقبہ بن عامر بیروت ۱۷/ ۳۲۹)

ایک شب میں تکرار وتر منع ہے۔

۴۷۳۔ حدیث میں ہے لا وتران فی لیلۃ۔

ایک رات میں دو وتر نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۴۵"۔ (مسند احمد، ۴/ ۲۳۔ حدیث طلق بن علی)

اچھے اشعار کا پڑھنا جائز ہے اور یہ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد کریم میں اشعار سننے کے لئے منبر بچھایا اس پر تین حدیثیں۔

۴۷۴۔ اخرج البخاری فی الادب المفرد و الطبرانی فی المعجم الاوسط و ابویعلی عن عبداللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما و ھذا و الدار قطنی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و الامام الشافعی عن عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرسلا قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام فحسنہ کحسن الکلام و قبیحہ کقبیح الکلام۔

شعر ایک کلام ہے جس کا حسن حسن اور قبیح قبیح ہے۔ یعنی مضمون پر مدار ہے اگر اچھا ذکر ہے تو شعر محمود ورنہ مذموم۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۸ ج ۳)

۴۷۵۔ اخرج الامام البخاری فی الجامع الصحیح عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او ینافح و یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس مایفخ (ینافح) او فاخر (یفاخر) عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مسجد اقدس میں منبر بچھاتے وہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی حمد و ثنا و مفاخرت کا خطبہ بلیغہ اشعار میں پڑھتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یہ جب تک اس کام میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ جبریل سے اس کی مدد فرماتا ہے۔
([illegible] فی انشاد الشعر)

۴۷۶۔ اخرج العسکری فی المواعظ عن ابی خالد العنانی قال حدثنی شیخة من اهل الشام ادرکوا عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قالوا لما استخلف صعد المنبر فلما رای الناس اسفل منه حمد الله ثم کان اول کلام تکلم به بعد الثناء علی الله و علی رسوله صلی الله تعالی علیه وسلم،

هون علیك فان الامور بکف الاله مقادیرها
فلیس باتیك منهیها ولا قاصر عنك مامورها

یعنی جب امیر المومنین (فاروق اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے منبر پر تشریف لے گئے لوگوں کو اپنے سے نیچا دیکھ کر حمد الٰہی بجا لائے پھر ثنائے خدا و نعت مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد پہلا کلام جو زبان مبارک پر لائے یہ اشعار تھے جن کا حاصل یہ ہے کہ اپنے اوپر نرمی کر کہ سب کاموں کے اندازے اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہیں۔ جو مقدر نہیں وہ تیرے پاس آنے کا نہیں اور جو مقدر ہے وہ تجھ سے کمی کرنے کا نہیں۔ ذکرہ العلامة ابراهیم بن عبدالله الیمنی المدنی فی الباب السابع عشر من کتاب القول الصواب فی فضل امیر المومنین عمر بن الخطاب من کتابه الاکتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۶۸۵"

آداب خطبہ سے متعلق تین احادیث کریمہ۔

۴۷۷۔ مسند احمد و سنن ابی داؤد میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال یوم الجمعة لصاحبه صه فقد لغا و من لغا فلیس له فی جمعته تلك شیء۔

جو جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے چپ [illegible] لغو کیا اس کے لئے اس جمعہ میں کچھ اجر نہیں۔ (ابوداؤد اول، ص ۱۵۱، باب فضل الجمعة)

۴۷۸۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت و الامام یخطب فقد لغوت۔

جب روز خطبہ جمعہ کے وقت تو دوسرے سے کہے چپ تو تو نے خود لغو کیا۔ (بخاری اول، ص ۱۲۸۔ باب الانصات یوم الجمعة الخ)

۴۷۹۔ امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الذی یتکلم یوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار یحمل اسفارا و الذی یقولہ انصت لا جمعة لہ۔

جمعہ کے دن جب امام خطبہ میں ہو بولنے والا ایسا ہے جیسا گدھا جس پر کتابیں لدی ہوں اور جو اس سے چپ کہے اس کا جمعہ نہیں۔ یعنی وقت خطبہ نماز نفل ہو یا سنت یا بات چیت وغیرہ یہاں تک کہ دوسرے کو چپ کہنا بھی جائز نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۱۹۷"۔ (مسند احمد، ۱/ ۲۳۔ حدیث عبداللہ بن عباس)

نماز قصر اللہ کی جانب سے مسافر پر صدقہ ہے:

۴۸۰۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صدقة تصدق بها الله علیکم فاقبلوا صدقته۔

یہ (نماز کا قصر) ایک صدقہ ہے جو اللہ نے تم پر فرمایا ہے لہذا اس کا صدقہ قبول کرو۔ یعنی مسافر کے لئے قصر پڑھنا واجب ہے اگر اس نے پوری پڑھی تو گنہگار ہوگا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۶۷"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۷۶۔ باب تقصیر الصلاة فی السفر) (ابوداؤد ۱/ ۱۷۰۔ باب صلوٰة المسافر)

دیہات میں جمعہ ناجائز ہے اگر پڑھیں گے گناہ گار ہوں گے اور ظہر ذمہ سے ساقط نہ ہوگا۔

۴۸۱۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی حدیث صحیح ہے جسے ابوبکر بن ابی شیبہ و عبدالرزاق نے اپنی مصنفات میں روایت کیا لاجمعة و لا تشریق و لا صلوٰة فطر و لا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة۔

یعنی جمعہ و تشریق اور نماز عیدین بجز شہر جامع یا بہت بڑے شہر کے اور کہیں نہ واجب ہے۔ نہ جائز نہ صحیح۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۷۱"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلوٰة من قال لاجمعة الخ کراچی، ۲/ ۱۰۱)

۴۸۲۔ ابوداؤد بسند صحیح و الحاکم و صححه علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه کان اذا کان بمکة فصلی الجمعة تقدم فصلی

رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل ذلك۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مکہ میں تھے تو آپ نے فرض جمعہ پڑھی بعدہ پیش قدمی کر کے دو رکعت پڑھیں پھر پیشقدمی کر کے چار رکعات پڑھیں (اور اسی میں ہے کہ) پھر ابن عمر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) هذا مختصر و تمام الکلام علیه فی الفتح) (ابوداؤد اول، ص ۱۶۰ باب الصلاۃ بعد الجمعة)

جمعہ کی بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت :

۴۸۳۔ الامام الطحاوی فی شرح معانی الآثار عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قدم علینا عبدالله (یعنی ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه) فکان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی الله تعالیٰ عنه فکان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و اربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه۔

امام طحاوی ابو عبدالرحمٰن سے راوی کہ انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لائے تو آپ فریضہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے پھر آپ کے یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ورود مسعود ہوا تو (ہم نے دیکھا) جب جمعہ کی نماز پڑھتے تو فرض جمعہ کے بعد دو رکعات اور چار رکعات سنتیں پڑھتے تھے (امام طحاوی کہتے ہیں) پس ہم کو حضرت علی کا عمل بھایا لہذا اسی کو اختیار کر لیا۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۷۹"۔ (شرح معانی الآثار، ۱/ ۱۹۹۔ باب التطوع بعد الجمعة)

خطبہ عیدین کے بعد وعظ و تذکیر جائز ہے :

۴۸۴۔ بخاری و مسلم و دارمی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال خرجت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم فطر او اضحی فصلی ثم خطب ثم اتی النساء فوعظهن و ذکرهن و امرهن بالصدقة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ گیا تو حضور نے نماز پڑھا کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر بی بیوں کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۶۹۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳ باب خروج الصبیان الی المصلی)

جو افعال اثنائے نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی حرام ہیں:

۴۸۵۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مس الحصی فقد لغا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے (خطبہ جمعہ سننے کی حالت میں) کنکری چھوئی اس نے لغو کام کیا۔ یعنی ہمہ تن گوش ہو کر خطبہ سنے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۲۹۵"۔ (مسلم اول، ص ۲۸۳ کتاب الجمعة)

سلام نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنا جائز ہے حدیث میں ہے۔

۴۸۶۔قال سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایجعل احدکم للشیطان من صلاتہ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن یمینہ. لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ. رواہ الشیخان۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شیطان کے لئے نماز میں حصہ نہ بنائے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر دائیں جانب ہی پھرنا حق ہے بلکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت بار بائیں جانب بھی پھرتے دیکھا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۰۷"۔ (بخاری ۱/ ۱۱۸ باب الانفتال الخ)

جمعہ کب فرض ہوا:

۴۸۷۔حدیث میں ہے ان الجمعة فرضت علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو بمکة قبل الھجرة. کما اخرجہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قبل ہجرت مکہ میں جمعہ فرض ہوا۔ (مولف) (یہ خبر غریب و مرجوح ہے صحیح یہ ہے کہ بعد ہجرت سال اول بنی سالم میں فرض ہوا تھا) (فتح القدیر، ۲/ ۲۳ باب صلوۃ الجمعة)

جمعہ کے بارے میں ایک اور حدیث:

۴۸۸۔ان البخاری روی فی صحیحہ کان الناس ینتابون الجمعة من منازلھم و العوالی فیأتون فی الغبار فیصیبھم الغبار فیخرج منھم العرق۔

دور دراز سے لوگ جمعہ کے لئے اپنے گھروں سے اور مدینہ کے اردگرد سے حاضر ہوتے تو وہ گرد و غبار میں اٹے ہوئے آتے اور ان کے جسموں سے پسینہ بہتا ہوتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ،

ج ۳، ص ۷۳۸"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب من این تؤتی الجمعة)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی کی توسیع کی اس پر ایک حدیث۔

۴۸۹۔ ترمذی شریف میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رحم اللہ عثمن زاد فی مسجدنا حتی وسعنا. هذا مختصر۔

اللہ تعالیٰ عثمن پر رحمت فرمائے اس نے ہماری مسجد شریف بڑھادی یہاں تک کہ اس میں ہم سب نمازیوں کی وسعت ہو گئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۳"۔

بجلت نماز پڑھنے والے کے بارے میں ایک حدیث۔

۴۹۰۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں شیٔ خیر من لا شیٔ

کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ رواہ عنہ عبدالرزاق فی مصنفہ انہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر برجل لایتم رکوعا و لاسجودا فقال شیٔ خیر من لاشیٔ۔ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو رکوع و سجود پورا پورا نہیں کر رہا تھا تو فرمایا کچھ ہونا بالکل نہ ہونے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۱۴"۔ (کنزالعمال، ذیل ادب الصلوٰۃ ۸/۲۰۲)

مساجد کی بے حرمتی منع ہے:

۴۹۱۔ اخرج الطبرانی مرفوعاً جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و بیعکم و شرائکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو اپنے بچوں اور دیوانوں اور خرید و فروخت اور آواز بلند کرنے سے بچاؤ۔ رواہ ابن ماجۃ عن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عبدالرزاق فی مصنفہ بسند اسلم عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۲۹"۔ (ابن ماجہ اول، ۵۵ باب مایکرہ فی المساجد)

ہر سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے:

۴۹۲۔ حدیث صحیح میں ہے کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ماسمع رواہ مسلم وغیرہ۔

آدمی کے جھوٹا ہونے کو یہ بہت ہے کہ جو کچھ سنے اس پر اعتبار کر کے لوگوں سے بیان کر دے۔ (مسلم اول، ص ۸، باب النہی عن الحدیث بکل ماسمع)

بہتان وافترا حرام ہے حدیث میں ہے۔

۴۹۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من ذکر امرءا بشئ لیس فیہ لیعیبہ بہ حبسہ اللہ فی نار جہنم حتی یأتی بنفاذ ماقال۔ (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ ۸/ ۹۴)

۴۹۴۔ دوسری روایت میں ہے۔ کان حقاً علی اللہ ان یدیبہ یوم القیمۃ فی النار حتی یأتی بنفاذ ماقال رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی کے عیب لگانے کو وہ بات بیان کرے جو اس میں نہیں اللہ اسے نار جہنم میں قید کرے گا یہاں تک کہ اپنے کہے کی سند لائے۔ (دوسری روایت یہ ہے) اللہ پر حق ہے کہ جب تک اپنی اس بات کا ثبوت پیش نہ کرے اسے آتش دوزخ میں گلائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۴۷"۔ (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الغیبۃ و النمیمۃ بیروت ۸/ ۹۴)

تعارف

مرقاة الجمان في الهبوط عن المنبر لمدح السلطان

(مدح حاکم کے لئے خطیب کے منبر کی ایک سیڑھی اترنے پھر چڑھنے کے بارے میں تحقیق)

۱۶ ربیع الاول شریف ۱۳۲۰ھ کو مع دو جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ خطیب کو خطبہ ثانی میں منبر سے ایک سیڑھی اترنا پھر چڑھ جانا جائز ہے یا نہیں؟

اس سوال کے دونوں جواب باہم متوافق نہ ہونے کے باعث سائل نے توضیح حال کے لئے امام احمد رضا کی بارگاہ میں سوال پیش کیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے سب سے پہلے بطور تمہید فرمایا کہ۔

کسی فعل مسلمین کو بدعت شنیعہ وناجائز کہنا (چونکہ مجیب اول نے مذکور فی السوال خطیب کے اس فعل کو بدعت شنیعہ وناجائز کہا تھا) ایک حکم اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر لگانا ہے اور ایک حکم مسلمانوں پر۔

اللہ ورسول جل وعلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تو یہ حکم کہ ان کے نزدیک یہ فعل ناروا ہے انہوں نے اس سے منع فرمادیا ہے اور مسلمانوں پر یہ کہ وہ اس کے باعث گنہگار و مستحق عذاب و ناراضی رب الارباب ہیں۔

خدا ترس مسلمان کبھی ایسے حکم پر جرأت روا نہ رکھے گا جب تک واضح دلیل شرعی سے ثبوت کافی ووافی نہ مل جائے۔ پھر کتب فقہ کے حوالوں سے جو محققانہ جواب تحریر کیا وہ یہ ہے کہ۔

"خطبے میں ذکر سلاطین اگرچہ محدث ہے مگر شعار سلطنت قرار پاچکا ہے کہ سلطنت اسلامی میں اگر خطیب ذکر سلطان ترک کرے تو مورد عتاب ہوگا اور ترک پر مصر ہو تو گویا باغی اور سلطنت کا منکر ٹھہرے گا۔ لیکن صدہا سال سے اکثر سلاطین زماں فساق ہیں اگر خطبے میں ان کا نام نہ لیا جائے تو وہ ناراض ہوں گے یوں ہی اگر نام بے کلمات مدح و تعظیم لیا جائے تو اس سے زیادہ موجب افروختگی ہوگا اور فاسق کی مدح شرعاً حرام ہے۔ خطباء جب کہ مجبورانہ ذکر سلاطین میں مبتلا ہوئے

توان بندگان خدا نے چاہا کہ اس ذکر کو خطبے سے علیحدہ بھی کر دیں اور بالکل خطبے سے جدا بھی نہ معلوم ہو، لہذا یہ تدبیر نکالی کہ اس ذکر کے لئے زینہ زیریں تک اتر آئیں اور بقدر امکان تجلس بدل دیں کہ خطبہ پڑھتے پڑھتے نیچے اترنا شرعاً اس کے قطع ہی کے لئے معہود ہے تو یہ بہ نیت قطع تبدیل مجلس وانفصال ذکر کا باعث ہوگا۔

لہذا ذکر سلاطین و خطبہ کے مابین نزول و صعود بدعت شنیعہ و ممنوع نہیں کہ خطبہ قطع فرما کر شاہزادوں کے لینے کے لئے نیچے اترنا پھر اوپر تشریف لے جانا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے۔ اور اس رسالۂ نافعہ میں مکررات کے علاوہ صرف ایک حدیث پاک ہے۔

احادیث

مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان

فاسق کی مدح شرعاً حرام ہے۔

۴۹۵۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا مدح الفاسق غضب الرب و اھتز لذلك العرش۔**

جب فاسق مدح کیا جاتا ہے رب عزوجل غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و ابویعلی فی مسندہ و البیھقی فی شعب الایمان عن انس بن مالك و ابن عدی فی الکامل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۴۳۶۔ مرقاۃ الجمان"۔ (کنز العمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

تعارف

رعایۃ المذھبین فی الدعاء بین الخطبتین

(دونوں خطبوں کے درمیان دعا کرنے کا بیان)

۱۵ر جمادی الاخرہ ۱۳۱۰ھ میں سوال ہوا کہ روز جمعہ بین الخطبتین کے جلسہ میں ہاتھ اٹھا کر آہستہ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

بعض لوگ اسے مکروہ حرام اور بدعت سیئہ و شرک قرار دے کر اس فعل سے منع کرتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ۔

امام کے لئے تو اس دعا کے جواز میں صلاۃ کلام نہیں جس کے لئے نبی شارع نہ ہونا ہی سند کافی، ممنوع وہی ہے جسے خدا اور رسول منع فرمائیں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ان کی نہی کے بغیر ہرگز کوئی شئی ممنوع نہیں ہو سکتی خصوصاً دعا جیسی چیز جس کی طرف خود قرآن عظیم نے بکمال ترغیب و تاکید علی الاطلاق بے تحدید و تقیید بلایا اور احادیث شریفہ نے اسے عبادت و مغز عبادات فرمایا۔

پھر حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عین خطبہ میں دست مبارک بلند فرمانا ایک جمعہ کو مینہ برسنے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ پر مینہ کھل جانے کی دعا مانگنا دلیل کافی ہے۔

اس لئے علمائے کرام نے شروح حدیث وغیرہ کتب عدیدہ میں صاف اس کا جواز افادہ فرمایا اور دو خطبوں کے مابین اگر مقتدی دل میں دعا مانگیں کہ زبان کو حرکت نہ ہو اور ہاتھ نہ اٹھائیں تو بلا شبہ جائز ہے اور زبان سے دعا مانگنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مکروہ اور امام ابی یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جائز ہے، اور مختار امام اعظم کا قول ہے۔

اور امام احمد رضا اس رسالے کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ۔

بالجملہ مقتدیوں کا یہ فعل تو علی الاختلاف ممنوع مگر مسلمانوں کو بلا وجہ مشرک و بدعتی کہنا بالاجماع حرام قطعی، تو یہ حضرات مانعین خود اپنی خبر لیں، معاذ اللہ ایسا ناپاک تشدد شرع شریف میں کبھی روا نہیں

اور اس رسالہ مفیدہ میں ۷ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شامل ہیں۔

احادیث

رعایۃ المذھبین فی الدعأ بین الخطبتین

روز جمعہ دو خطبوں کے درمیان اوقات دعا اور ساعت اجابت کے بارے میں چھ حدیثیں :

۴۹۶۔ صحیح مسلم شریف میں بروایت حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارۂ ساعت جمعہ فرمایا **ھی مابین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلاۃ۔**

امام کے جلوس سے نماز ختم ہونے تک ہے۔ (مسلم اول، ص ۲۸۱ کتاب الجمعۃ)

۴۹۷۔ دوسری حدیث میں آیا حضور پرنور صلوٰت اللہ وسلامہ نے فرمایا شروع خطبہ سے ختم خطبہ تک ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

۴۹۸۔ انہیں ابن عمر وابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز تک ہے۔ امام عامر شعبی تابعی سے منقول۔ رواہ ابن جریر الطبری۔

۴۹۹۔ انہیں شعبی سے دوسری روایت میں خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا۔ **رواہ المروزی۔**

۵۰۰۔ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا۔ رواہ ابن المنذر۔

۵۰۱۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان سے نماز تک رکھا۔ رواہ حمید بن زنجویہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۶۳ رعایۃ المذھبین"

دو خطبوں کے درمیان قرآنی آیات پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے۔

۵۰۲۔ **روایۃ ابن حبان کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء فی جلوسہ کتاب اللہ۔**

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درمیان خطبہ جب جلوس فرماتے تو قرآن میں سے کچھ پڑھتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۶۳۔ رعایۃ المذھبین"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب الخطبۃ و الصلوٰۃ الخ۔ ملتان ۳/ ۲۷۰)

احادیث

فتاوی رضویہ جلد سوم

خطیب کا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

۵۰۳۔ صحیح بخاری شریف میں باب العقدقبین الخطبتین یوم الجمعة میں مرقوم ہے حدثنا مسدد ثنا بشر بن المفضل ثنا عبید الله عن نافع عن عبد الله بن عمر قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب خطبتین یقعد بینهما.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج :۳ ص : ۷۶۸ "
(بخاری اول ص : ۱۲۷، باب مذکور)

عین حالت خطبہ میں دعا مانگنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول وثابت ہے

۵۰۴- صحیح بخاری شریف باب رفع الیدین فی الخطبة میں ہے حدثنا مسدد ثناحماد بن زید عن عبد العزیز عن انس وعن یونس وعن ثابت عن انس قال بینما النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخطب یوم الجمعة اذ قام رجل فقال یا رسول الله هلك الکراع وهلك الشاة فادع الله ان یسقینا فمد یدیه ودعا.

روز جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ چوپائے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں سیراب کردے تو حضور نے دست مبارک پھیلا کر دعا فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج :۳، ص :۷۶۹ "(بخاری اول، ص :۱۲۷، باب مذکور)

تعارف

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

(اذان جمعہ کے بارے میں کامل رہنمائی)

۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ کو استفتا پیش ہوا کہ مسجد کے اندر اذان دینا کیسا ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو تحقیقی جواب رقم فرمایا اس کا ماحصل یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے فتاوی قاضی خان، وفتاوی خلاصہ وفتح القدیر ونظم وشرح نقایہ برجندی وبحر الرائق وفتاوی ہندیہ وطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہا میں تصریح فرمائی کہ مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے۔ یعنی اذان منارے پر یا مسجد کے باہر چاہئے۔ مسجد میں اذان نہ کہی جائے۔ اس میں جمعہ کی اذان ثانی وغیرہا کی تخصیص نہیں ہے۔

پھر اس رسالے میں متعدد کتب فقہ کی عبارتیں پیش کی گئیں ہیں جن کا حاصل یہ کہ اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر کے آگے مواجہہ میں ہو اور داخل مسجد امام کی گود میں منبر کی نگر پر ہونا کہیں سے ثابت نہیں۔ لفظ "بین یدی" سمت مقابل میں امتداد جہت تک صادق ہے جو طلوع کے وقت مواجہہ مشرق یا ہنگام غروب مستقبل مغرب کھڑا ہو وہ ضرور کہے گا کہ شمس بین یدی، آفتاب میرے سامنے ہے، حالانکہ آفتاب اس سے تین ہزار برس کی راہ سے زیادہ دور ہے۔

پس جو اذان در مسجد پر یا فرش مسجد کی کسی زمین میں جہاں تک حائل نہ ہو ات میں ہو جائے اس پر ضرور بین یدی صادق ہے۔ اور یہ کہا جائے کہ ہمارے خطیب کے روبرو منبر کے آگے اذان ہوئی۔ رسالہ رسالت وفتاوی راشدین سے متواتر وثابت ہے۔ ہاں اگر بانی مسجد نے مسجد بنائے وقت تمام مسجدیت سے پہلے مسجد سے جدا مکان اذان کے لیے منارہ خواہ وہ کسی مرتفع جگہ پر بنایا تو یہ جائز ہے اور اتنا ٹکڑا اذان کے لئے جدا سمجھا جائے گا اور مسجد میں اذان دینے کی [illegible]

اسی طرح اگر منارہ یا مئذنہ بیرون مسجد فنائے مسجد میں تقابعدہ مسجد بڑھائی گئی ہو اور زمین متعلق مسجد، مسجد میں لے لی کہ اب مئذنہ اندرون مسجد ہو گیا تو اس پر اذان میں حرج نہ ہوگا کہ یہ بھی وہی صورت ہے کہ اس زمین کی مسجدیت سے پہلے اس میں یہ عمل اذان کے لئے مصنوع ہو چکا تھا۔ اور اگر داخل مسجد کوئی شخص اگرچہ خود بانی مسجد یا مکان اذان کے لئے مستثنیٰ کرنا چاہے تو اس کی اجازت نہ ہونی چاہئے کہ بعد تمامی مسجد کسی کو اس سے استثناء یا فعل مکروہ کے لئے بنانا کا اختیار نہیں۔ اور اس محققانہ رسالے میں چار حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

احادیث

اوفی اللمعة فی اذان الجمعة

مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے بلکہ خارج مسجد میں اذن ہونی چاہئے

۵۰۵- سنن ابی داؤد میں بسند حسن مروی ہے حدثنا السھیلی ثنا محمد بن مسلمة عن محمد بن اسحق عن الزھری عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد وابی بکر وعمر.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روز جمعہ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو حضور کے روبرو اذان مسجد کے دروازے پر دی جاتی اور یوہیں ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے زمانے میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۷۴، وفی اللمعة" (ابوداؤد اول، ص ۱۵۰، باب النداء یوم الجمعة)

اذن ہونے کے بعد بغیر نماز پڑھے مسجد سے چلا جانا منع ہے:

۵۰۶- حدیث مسلم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ وقفا ان من سنن الھدی الصلاة فی المسجد الذی یوذن فیہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت ہے کہ جس مسجد میں اذان دی جائے اس میں نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ (مولف) (یعنی بلا نماز پڑھے وہاں سے نکل جانا خلاف سنت ہے گناہ ہے) (مسلم ج ۱، ص ۲۳۲، باب فضل جماعة)

۵۰۷- احمد بسند صحیح عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ جب تم مسجد میں رہو اور اذان

ہو جائے تو نماز پڑھے بغیر نہ نکلو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج : ۳، ص ۷۷۴، اوفی المعة" (مسند احمد، ج : ۳، ص : ۳۵۶)

۵۰۸۔ حدیث ابن ماجہ عن امیر المومنین عثمان الغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ادرک الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجتہ وھو لا یرید الرجعة فھو منافق

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے مسجد میں اذان کو پایا پھر بغیر مجبوری کے مسجد سے نکلا اور واپسی کا ارادہ بھی نہ تھا تو وہ منافق ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۴ وفی المعة" (ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۴۰، باب اذا اذن وانت فی المسجد)

تعارف

سرور العید السعید فی حل الدعا بعد صلاۃ العید.

(نماز عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت)

شعبان المعظم ۱۳۰۷ھ میں سوال ہوا کہ عیدین کی نماز و خطبہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

اور اس مسئلے میں مولوی عبدالحئ صاحب لکھنوی نے اپنے فتاوی کی جلد ثانی میں یہ تحریر کیا ہے کہ بعد دوگانہ عیدین یا بعد خطبہ عیدین دعا مانگنا کسی طرح ثابت نہیں۔

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں جو نصوص و تحقیقات پیش کی ہیں وہ ۲۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور نفس سوال کا جواب تحریر کرنے بعد نماز عید کے بعد دعا کے مسئلہ کو دو عیدوں پر منقسم کیا ہے۔

عید اول :- قرآن و حدیث سے اس دعا کے جواز اور ادعائے مانعین کی غلطی کے بیان میں۔

عید دوم :- فتوی مولوی عبدالحئ لکھنوی سے اسناد پر کلام اور اوہام مانعین کے ازالہ تام کے بیان میں۔

امام احمد رضا بریلوی ابتداء جواب میں فرماتے ہیں :

نماز عیدین کے بعد دعاء حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہے ظاہر ہے کہ شرع سے اس دعاء کی کہیں ممانعت نہیں اور جس امر سے شرع نے منع نہ فرمایا ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتا جو ادعائے منع کرے اثبات ممانعت اس کے ذمہ ہے۔

اور اس رسالے میں قرآن و حدیث اور اقوال، ائمہ و علماء سے نمازوں کے بعد دعا کا ثبوت واضح انداز میں فراہم کیا گیا ہے اور علمائے کرام بشہادت نصوص مطلق نماز کے بعد دعا مانگنے کو آداب سے گنتے ہیں۔

اور بطلاقہا نماز فرض و واجب اور نفل سب کو شامل ہے تو بلا شبہ نماز عیدین بھی اس پاک،

مبارک حکم میں داخل ہے لہذا بشہادت قرآن و حدیث و اقوال علماء ثابت ہوا کہ نماز پنجگانہ و عیدین اور تہجد و غیر ہا ہر گونہ نماز کے بعد دعا مانگنا شرعاً جائز بلکہ مندوب و مرغوب ہے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی ایک عظیم الشان ۵۴ واسطوں سے سند حدیث مذکور ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتی ہوئی امام المجتہدین حضرت امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی ہے۔ یعنی امام احمد رضا نے اس رسالے میں اپنی روایت کردہ ایک حدیث جو عیدین میں دعاء سے متعلق ہے درج کی ہے اور خود امام احمد رضا اس حدیث پاک کے چودہویں راوی ہیں۔

اور تحقیقات انیقہ سے مملو اس رسالہ جلیلہ میں ۸۳ حدیثیں شامل بحث ہیں۔

احادیث

سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلاۃ العید

نماز عیدین کے بعد دعا حضرات عالیہ تابعین عظام و مجتہدین اعلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے اس پر امام احمد رضا بریلوی کی سند روایت کے ساتھ ایک حدیث۔

۵۰۹۔ قال الفقیر عبد المصطفیٰ احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری الرکاتی البریلوی غفرالله له وحقق امله، انبأنا المولی عبدالرحمن السراج المکی مفتی بلدالله الحرام ببیته عند باب الصفا لثمان بقین من ذی الحجة سنة خمس و تسعین بعد الالف والمائتین فی سائر مروياته الحديثية و الفقهية و غير ذلك عن حجة زمانة جمال بن عبدالله بن عمر المکی عن الشیخ الاجل عابد السندی عن عمه محمد حسین الانصاری اجازنی به الشیخ عبدالخالق بن علی المرجاجی عن احمد النخلی عن محمد الباهلی عن سالم السوری عن النجم الغیطی عن الحافظ زکریا الانصاری عن الحافظ ابن حجر العسقلانی انا به ابو عبدالله الجریری انا قوام الدین الاتقانی انا البرهان احمد بن سعید بن محمد البخاری و الحسام السفتاقی قالا انبأنا حافظ الدین محمد بن محمد بن نصر البخاری هو حافظ الدین الکبیر انبأنا الامام محمدبن عبدالستار الکردری انبأنا عمر بن الکریم الورسکی انا عبدالرحمن بن محمد الکرمانی انا ابوبکر محمد بن الحسین بن محمد بن الحسین بن محمد هو الامام فخر القضاة الارشابندی انا عبدالله الزورنی انا ابو زید الدبوسی انا ابوجعفر الاسروشنی ح و انبأنا عالیا باربع درج شیخی و برکتی و ولی نعمتی و مولائی و سیدی و ذخری و سندی لیومی و غدی سیدنا الامام الهمام العارف الاجل العالم الاکمل السید آل الرسول الاحمدی المارهروی رضی الله تعالیٰ عنه و ارضاه و جعل الفردوس متقلبه و مثواه لحلت من جمادی الاولی سنة اربع و تسعین بداره المطهرة بمارهرة المسورة فی سائر ما یجوز له روایة عن استاذه عبد العزیز

المحدث الدهلوی عن ابیه عن الشیخ تاج الدین القلعی مفتی الحنفیة عن الشیخ حسن العجمی عن الشیخ خیر الدین الرملی عن الشیخ محمد بن سراج الدین الحانوتی عن احمد بن الشلبی عن ابراهیم الکرکی یعنی صاحب کتاب الفیض عن امین الدین یحیی بن محمد الاقصرائی عن الشیخ محمد بن محمد البخاری الحنفی یعنی سیدی محمد پارسا صاحب فصل الخطاب عن الشیخ حافظ الدین محمد بن محمد بن علی البخاری الظاهری عن الامام صدر الشریعة یعنی شارح الوقایة عن جده تاج الشریعة عن والده جمال الدین المحبوبی عن محمد بن ابی بکر البخاری عرف بامام زاده عن شمس الائمة الزرنجری عن شمس الائمة الحلوانی کلاهما عن الامام الاجل علی النسفی امام الحلوانی فقالا عن ابی علی و کذلك عنعن الی نهایة الاسناد و اما الاستروشنی فقال انا ابوعلی الحسین بن خضر النسفی انا ابوبکر محمد بن فضل البخاری هو الامام الشهیر بالفضل انا ابو محمد عبدالله بن محمد بن یعقوب الحارثی یعنی الاستاذ السند مونی اناعبدالله محمد بن ابی حفص الکبیر انا ابی. اخبرنا محمد بن الحسن الشیبانی اخبرنا ابوحنیفة عن حماد عن ابراهیم قال کانت الصلاة فی العیدین قبل الخطبة ثم یقف الامام علی راحلته بعد الصلاة فیدعو و یصلی بغیر اذان و لااقامة۔

یعنی سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں مجھے امام اعظم امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام اجل حماد بن ابی سلیمن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خبر دی کہ امام المجتہدین امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا نماز عیدین خطبہ سے پہلے ہوتی تھی پھر امام اپنے راحلہ پر وقوف کر کے نماز کے بعد دعا مانگتا اور نماز بے اذان و اقامت ہوتی۔ فتاوی رضویہ۔ ج ۳، ص ۷۷، سرور القلوب۔ (کتاب الآثار للامام محمد باب صلوة العیدین، ص ۵۲۵)

مزدور اپنا عمل مکمل کرنے کے بعد مستحق اجرت ہوتا ہے اس پر دو حدیثیں۔

۵۱۰۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الم تر الی العمال یعملون فاذا فرغوا من اعمالهم وفوا اجورهم۔

کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔ رواه البیهقی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنه فی

حدیث طویل۔ (شعب الایمان باب فی الصیام، حدیث ۳۶۰۳ بیروت ۲/ ۳۰۳)

۵۱۱۔ دوسری حدیث میں ہے۔ العامل انما یوفی اجرہ اذا قضی عملہ۔

عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کرلیتا ہے۔ رواہ احمد و البزار و البیھقی وابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ۲/ ۲۹۲ حدیث ابوہریرہ)

قبولیت دعا کے مواقع اور اوقات اجابت کے بارے میں چند حدیثیں :

۵۱۲۔ بیہقی و خطیب و ابو نعیم و ابن عساکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مع کل ختمۃ دعوۃ مستجابۃ۔

ہر ختم کے ساتھ ایک دعا مستجاب ہے۔ (کنز العمال، ص ۶۳، ج ۲)

۵۱۳۔ طبرانی معجم کبیر میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ختم القرآن فلہ دعوۃ مستجابۃ۔

جو قرآن ختم کرے اسکے لئے ایک دعا مقبولہ ہے۔ (کنز العمال، ص ۶۱، ج ۲)

۵۱۴۔ امام احمد مسند اور ترمذی بافادۂ تحسین جامع اور ابنائے ماجہ و حبان و خزیمہ اپنی صحاح اور بزار مسند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاترد دعوتھم الصائم حین یفطر. الحدیث۔

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک ان میں روزہ دار جب افطار کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۷۔ سرور العید"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۰، باب الدعوات)

۵۱۵۔ ابن ماجہ و حاکم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما ترد.

بیشک روزدار کے لئے وقت افطار بالیقین ایک دعا ہے کہ رد نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۶، باب فی الصائم لاترد دعوتہ)

۵۱۶۔ امام حکیم ترمذی حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لکل عبد صائم دعوۃ مستجابۃ عند افطارہ اعطیھا فی الدنیا او ادخرت لہ فی الاخرۃ۔

ہر روزہ دار بندے کے لئے افطار کے وقت ایک دعا مقبول ہے خواہ دنیا میں دے دی جائے یا

آخرت میں اس کے لئے ذخیرہ رکھی جائے۔(نوادرالاصول الاصل الستون فی ان للصائم الخ بیروت، ص ۸۳)

ہر دو رکعت نفل کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے بارے میں دو حدیثیں:

۵۱۷۔ ترمذی و نسائی و ابن خزیمہ حضرت فضل بن عباس۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ حضرت مطلب بن وداعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاۃ مثنیٰ مثنیٰ تشھد فی کل رکعتین و تخشع و تضرع و تمسکن و تقع یدیك یقول ترفعھما الی ربك مستقبلا ببطونھما وجھك و تقول یارب یارب من لم یفعل ذلك فھی کذا و کذا۔

یعنی نماز نفل دو دو رکعت ہے۔ ہر دو رکعت پر التحیات اور خضوع و زاری و تذلل پھر بعد سلام دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اٹھا اور ہتھیلیاں چہرے کے مقابل رکھ کر عرض کرا ے میرے رب اے رب میرے جو ایسا نہ کرے تو وہ نماز چنیں و چناں یعنی ناقص ہے۔(ترمذی اول، ص ۸۷۔باب ماجاء فی التخشع فی الصلاۃ)

۵۱۸۔ مطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں آیا۔فمن لم یفعل ذلك فھو خداج۔ جو ایسا نہ کرے اس کی نماز میں نقصان ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۹، سرور القلب"(ترمذی اول، ص ۸۷، باب ماجاء فی التخشع الخ)

نصف شب اور نماز فرض کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں:

۵۱۹۔ حدیث الترمذی و النسائی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قلنا یا رسول اللہ ای الدعا اسمع قال جوف اللیل الآخر و دبر الصلوات المکتوبات۔

ہم نے عرض کی یارسول اللہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، فرمایا رات کے نصف اخیر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔(فرض نمازوں کے بعد اور ان کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ وہ سب حالتوں سے افضل ہیں تو ان میں امید اجابت زیادہ ہے)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۷۹۔ سرور القلب"

(ترمذی دوم، ص ۱۸۷۔ باب الدعوات)

۵۲۰۔ حدیث میں ہے حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان لربکم فی ایام دھرکم نفحات فتعرضوا لھا لعل ان یصیبکم نفحۃ منھا لاتشقون بعدھا ابدا۔

بیشک تمہارے رب کے لئے تمہارے زمانے کے دنوں میں کچھ وقت عطاو بخشش و تجلی و کرم وجود کے ہیں تو انہیں پانے کی تدبیر کرو شاید ان میں سے کوئی وقت تمہیں مل جائے تو پھر کبھی بد بختی تمہارے پاس نہ آئے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن محمد بن مسلمة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (المعجم الکبیر حدیث ۵۱۹ بیروت ۱۹/ ۲۳۳)

۵۲۱۔ اور خود حدیث نے ان اوقات سے ایک وقت اجتماع مسلمین کا نشان دیا کہ اگر ایک گروہ مسلمانان جمع ہو کر دعا مانگے کچھ عرض کریں کچھ آمین کہیں کتاب المستدرک علی البخاری و مسلم میں ہے عن حبیب بن مسلمة الفری رضی الله تعالیٰ عنه وکان مجاب الدعوة قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لا یجتمع ملوء فیدعو بعضهم یؤمن بعضهم الا اجابهم الله۔

یعنی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مستجاب الدعوت تھے، فرماتے ہیں میں نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی گروہ جمع نہ ہوگا کہ ان کے بعض دعا کریں بعض آمین کہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل ان کی دعا مقبول فرمائے گا۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۰۔ سرور القلب" (کنز العمال، ص ۲۵، ج ۲)

سجدے میں دعا کی کثرت کرو کہ اس میں بندہ اپنے رب سے قریب ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۵۲۲۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اقرب مایکون العبد من ربه و هو ساجد فاکثروا الدعاء۔

سب سے زیادہ قرب بندے کو اپنے رب سے حالت سجود میں ہوتا ہے تو اس میں دعا کی کثرت کرو۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و النسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم اول ۱۹۱۔ باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع و السجود)

قبولیت دعا کے بارے میں اور دو حدیثیں۔

۵۲۳۔ امام احمد و اصحاب صحاح ستہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تخرج العواتق و ذوات الخدور و الحیض و یعتزل الحیض المصلی و یشهدن الخیر و دعوة المسلمین۔

نوجوان کواریاں اور پردہ والیاں اور حائض عورتیں سب عیدگاہ کو جائیں اور حیض والیاں عیدگاہ سے الگ بیٹھیں اور اس بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔" فتاوی رضویہ، ج ۳،

ص۷۸۱۔سرور العید" (بخاری اول، ص ۱۳۲۔باب اذا لم یکن لها جلباب فی العید)

۵۲۴۔ صحیح بخاری کی دوسری روایت ان لفظوں سے ہے۔قالت کنا نومر ان نخرج یوم العید حتی تخرج البکر من خدرها حتی تخرج الحیض فیکن خلف الناس فیکبرون بتکبیرهم و یدعون بدعائهم یرجون برکة ذلك الیوم و طهرته۔

یعنی ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم عورتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ عید کے دن باہر جائیں یہاں تک کہ کواری اپنے پردے سے نکلے یہاں تک کہ حیض والیاں باہر آئیں صفوں کے پیچھے بیٹھیں مسلمانوں کی تکبیر پر تکبیر کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا مانگیں اس دن کی برکت و پاکیزگی کی امید کریں۔(یہ حکم زمانہ رسالت میں تھا)" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرور العید"

(بخاری اول، ص ۱۳۲، باب التکبیر ایام منی الخ)

نماز عید کے بعد بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں اس پر ایک حدیث

۵۲۵۔امام بیہقی اور ابو الشیخ ابن حبان کتاب الثواب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انه سمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا کانت غداة الفطر بعث الله عزوجل الملئکة فی کل بلد. (وذکر الحدیث الی ان قال) فاذا بروزوا الی مصلاهم فیقول الله عزوجل للملئکة (وساق الحدیث الی ان قال) و یقول یا عبادی سلونی فوعزتی و جلالی لاتسألونی الیوم شیأ فی جمعکم لآخرتکم الا اعطیتکم ولا لدنیاکم الا نظرت لکم فوعزتی لاسترن علیکم عثراتکم ما راقبتمونی فوعزتی و جلالی لااخزیکم و لا افضحکم بین اصحاب الحدود و انصرفوا مغفورالکم قد ارضیتمونی و رضیت عنکم. (مختصر من طویل)

یعنی حضور پرنور سید یوم النشور علیہ افضل الصلاۃ والسلام نے فرمایا جب عید کی صبح ہوتی ہے مولیٰ سبحانہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتے بھیجتا ہے (اس کے بعد حدیث میں ان فرشتوں کا شہر کے ہر ناکہ پر کھڑے ہونا اور مسلمانوں کو عیدگاہ کی طرف بلانا بیان فرمایا پھر ارشاد ہوا) جب مسلمان عیدگاہ کی طرف میدان میں آتے ہیں مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے یوں فرماتا ہے اور ملائکہ اس سے یوں عرض کرتے ہیں پھر فرمایا رب تبارک و تعالیٰ مسلمانوں سے ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو مانگو کہ مجھے قسم اپنے عزت و جلال کی آج اس مجمع میں جو چیز اپنی آخرت کے لئے

مانگو گے میں تمہیں عطا فرماؤں گا اور جو کچھ دنیا کا سوال کرو گے اس میں تمہارے لئے نظر کروں گا۔ (یعنی دنیا کی چیزیں خیر و شر دونوں کو متحمل ہیں اور آدمی اکثر اپنی نادانی سے خیر کو شر، شر کو خیر سمجھ لیتا ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے لہذا دنیا کے لئے جو کچھ مانگو گے اس میں بکمال رحمت نظر فرمائی جائے گی۔ اگر وہ چیز تمہارے حق میں بہتر ہوئی عطا ہوگی ورنہ اس کی برابر بلا دفع کریں گے یا دعا روز قیامت کے لئے ذخیرہ رکھیں گے اور یہ بندے کے لئے ہر صورت سے بہتر ہے) مجھے اپنی عزت کی قسم ہے جب تک تم میرا مراقبہ رکھو گے میں تمہاری لغزشوں کی ستاری فرماؤں گا مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں تمہیں اہل کبائر میں فضیحت و رسوا نہ کروں گا پلٹ جاؤ مغفرت پائے ہوئے بیشک تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے خوشنود ہوا۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۲۔ سرور القلب" (شعب الایمان ۲۳۔ باب فی الصیام فصل فی لیلۃ القدر بیروت ۳/ ۳۳۷۔۳۳۶)

کسی مجلس کے اختتام پر دعا سے متعلق تین حدیثیں:

۵۲۶۔ ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان و حاکم باسانید صحیحہ جیدہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوداؤد و دارمی و ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و طبرانی بسند صحیح و ابن ابی الدنیا اور حاکم بافادۂ تصریح حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و حاکم بتصریح تصحیح و ابوالقاسم طبرانی باسانید جیدہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نسائی و ابن ابی الدنیا و حاکم و بیہقی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **اذا جلس احدکم فی مجلس فلا یبرحن منہ حتی یقول ثلث مرات سبحنک اللھم ربنا و بحمدک لا الہ الا انت اغفرلی وتب علی فان کان اتی خیرا کان کالطابع علیہ و ان کان مجلس لغو کان کفارۃ لما کان فی ذلک المجلس.**

جب تم میں کوئی کسی جلسے میں بیٹھے تو نہ وہاں سے نہ اٹھے جب تک تین بار یہ دعا نہ کرلے (پاکی ہے تجھے اے رب ہمارے اور تیری تعریف بجالاتا ہوں تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں میرے گناہ بخش اور مجھے توبہ دے) کہ اگر اس جلسے میں اس نے کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ دعا اس پر مہر ہو جائے گی اور اگر وہ جلسہ لغو کا تھا تو جو کچھ اس میں گزرا یہ دعا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔ یہ لفظ بروایت امام ابوبکر ابن ابی الدنیا حدیث جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں۔ (ابوداؤد

دوم، ص ۶۶۷ باب فی کفارۃ المجلس)

۵۲۷۔ اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یوں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس مجلسا یقول فی آخرہ اذا اراد ان یقوم من المجلس سبحانک اللھم و بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک و اتوب الیک۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۷ باب کفارۃ المجلس)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کوئی جلسہ فرماتے تو اس کے ختم میں اٹھتے وقت یہ دعا کرتے (تیری پاکی بولتا اور تیری حمد میں مشغول ہوتا ہوں اے اللہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں میں تیری مغفرت مانگتا اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں) اسی طرح رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں لفظ ارادہ ان ینھض ہے یعنی جب اٹھنا چاہتے یہ دعا فرماتے اور انہوں نے بعد الفاظ مذکورہ دعا میں اتنے لفظ اور زائد کئے عملت سوءً و ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لایغفر الذنوب الا انت میں نے برا کیا اور اپنی ہی جان کو آزار پہنچایا۔ اب میری مغفرت فرمادے بیشک تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا میں مثل حدیث ابو برزہ ہے اس میں بھی ارشاد ہوا قال قبل ان یقوم من مجلسہ۔ کھڑے ہونے سے پہلے یہ دعا کرلے۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۳۔ سرور العید" (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۳۱۱ الترغیب فی کلمات یکفرن الخ) (ترمذی ۲/ ۱۸۱ ابواب الدعوات)

۵۲۸۔ سنن نسائی کی نوع من الذکر بعد التسلیم میں ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا جلس مجلساً او صلی تکلم بکلمات فسالتہ عائشۃ عن الکلمات فقال ان تکلم بخیر کان طابعاً علیھن الی یوم القیمۃ و ان تکلم بشر کان کفارۃ لہ سبحانک اللھم بحمدک استغفرک و اتوب الیک۔

یعنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھتے یا نماز پڑھتے کچھ کلمات فرماتے ام المومنین نے وہ کلمات پوچھے فرمایا وہ ایسے ہیں کہ اگر اس جلسہ میں کوئی نیک بات کہی ہے تو یہ قیامت تک اس پر مہر ہو جائیں اور بری کہی ہے تو کفارہ، الٰہی میں تیری تسبیح و حمد بجالاتا اور تجھ سے استغفار و توبہ

کرتا ہوں۔(نسائی اول، ص ۱۹۷، نوع مذکور)

دعا مانگنے کے بارے میں چند احادیث جلیلہ :

۵۲۹۔ حدیث قدسی میں فرماتا ہے انا عند ظن عبدی بی و انا معه اذا دعانی۔

میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھ سے دعا کرے۔ رواه البخاری و مسلم والترمذی و النسائی و ابن ماجة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل۔(مسلم دوم، ص ۳۴۳۔ باب فضل الذکر و الدعاء و حسن الظن الخ)

۵۳۰۔ اور فرماتا ہے یا ابن آدم انك مادعوتنی ورجوتنی غفرت لك علی ماکان منك (فیك) ولا ابالی۔

اے فرزند آدم تو جب تک مجھ سے دعا مانگے جائے گا اور امید رکھے گا تیرے کیسے ہی گناہ ہوں بخشتا ہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ رواه الترمذی و حسنه عن انس بن مالك عن رسول الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه تبارك و تعالیٰ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۴ سرور المجد" (ترمذی دوم، ص ۱۹۴۔ باب الدعوات)

۵۳۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں علیکم عباداللہ بالدعاء۔

خدا کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ رواه الترمذی مستغربا و الحاکم و صححه۔(ترمذی دوم، ص ۱۹۵۔ باب من ابواب الدعوات)

۵۳۲۔ زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی و اجتهدوا فی الدعاء۔

مجھ پر درود بھیجو اور دعا میں کوشش کرو۔ رواه الامام احمد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر و ابن سعد و سمویه و البغوی و الباوردی و ابن قانع۔(نسائی اول، ص ۱۹۰۔ باب کیفیة الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم . نوع آخر)

۵۳۳۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتعجزوا فی الدعا فانه لن یهلك مع الدعاء احد۔

دعا میں تقصیر نہ کرو کہ جو دعا کرتا رہے گا ہرگز ہلاک نہ ہوگا۔ رواه ابن حبان فی

صححه والحاکم و صححه۔ (کنزالعمال، ص ۴۱ ج ۲)

۵۳۴۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون اللہ لیلکم و نھارکم فان الدعا سلاح المؤمن۔

رات دن خدا سے دعا مانگو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ رواہ ابویعلی۔ (مسند ابی یعلی حدیث ۱۸۰۶ بیروت ۲/ ۳۲۹)

۵۳۵۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں ہے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعا بالعافیۃ۔

عافیت کی دعا اکثر مانگ۔ رواہ الحاکم بسند حسن۔ (المستدرک علی الصحیحین کتاب الدعاء بیروت ۱/ ۵۲۹)

۵۳۶۔ عبادہ بن صامت وابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی فضیلت ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض کی اذا نکثر ایسا ہے تو ہم دعا کی کثرت کریں گے فرمایا اللہ اکثر اور اللہ عزوجل کا کرم بہت کثیر ہے۔ و فی الروایۃ الاخریٰ اللہ اکبر

اللہ بہت بڑا ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن عبادۃ و صححاہ و احمد و البزار و ابویعلیٰ باسانید جیدۃ و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی دوم، ص ۱۹۸۔ باب دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ)

۵۳۷۔ سلمان فارسی وابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں میں ہے، حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عندالشدائد فلیکثر من الدعاء عند الرخاء

جسے خوش آئے کہ اللہ تعالیٰ سختیوں میں اس کی دعا قبول فرمائے وہ نرمی میں دعا کی کثرت رکھے۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ و الحاکم عنہ و عن سلمان و قال صحیح و اقرہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۵۔ سرور القلب" (ترمذی دوم، ص ۱۷۵۔ باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

ذکر الٰہی سے متعلق چار حدیثیں:

۵۳۸۔ حدیث حسن عبداللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایالایزال لسانك رطبا من ذکر اللہ۔

ہمیشہ ذکر الٰہی میں تر زبان رہ۔(ترمذی دوم، ص ۱۷۵۔باب ماجاء فی فضل الذکر)

۵۳۹۔حدیث جید الاسناد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اکثری من ذکر اللہ فانك لاتین بشیٔ احب الی من کثرۃ ذکرہ۔

اللہ کا ذکر بکثرت کر کہ تو کوئی چیز ایسی نہ لائے جو خدا کو اپنی کثرت ذکر سے زیادہ پیاری ہو۔ "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۸۶۔سرور العید۔"(درمختار بحوالہ المعراجی ذکر اکثیرا کے تحت۔قم ایران ۵/ ۲۰۵)

۵۴۰۔حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من لم یکثر ذکر اللہ فقد بری من الایمان۔

جو ذکر الٰہی کی کثرت نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہوگا۔(درمختار بحوالہ المعراجی الاوساذکر اکثیرا کے تحت قم ایران ۵/ ۲۰۵)

۵۴۱۔حدیث صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ علی کل احیانہ۔

حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت ذکر خدا فرمایا کرتے۔ (رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجۃ و علقہ البخاری)"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۷۔سرور العید"۔(مسلم اول، ۱۶۲۔باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ)

تسبیح فاطمہ مراد بر آری کیلئے تریاق ہے:

۵۴۲۔حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسبیح حضرات بتول زہرا صلوات اللہ وسلامہ علی ابیہا الکریم وعلیہا کی نسبت فرمایامعقبات لا یخیب قائلھن۔

کچھ کلمات (یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر) نماز کے بعد بلا فاصلہ کہنے کے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں رہتا۔راوہ احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۸۹ سرور العید"۔(ترمذی دوم، ص ۱۷۸۔باب ماجاء فی التسبیح و التکبیر باب منہ)

خطبہ عیدین سنت ہے:

۵۴۳۔ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی واللفظ لابن ماجۃ قال حضرت العید مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیه وسلم فصلی بنا العید ثم قال قد قضینا الصلاۃ فمن احب ان یجلس للخطبة فلیجلس و من احب ان یذھب فلیذھب۔

میں عید میں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا حضور نے نماز عید پڑھائی پھر فرمایا ہم نماز تو پڑھ چکے اب جو خطبہ سننے کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھے اور جو جانا چاہے چلا جائے۔(ابن ماجہ اوّل، ۹۳۔ باب ماجاً فی انتظار الخطبة بعد الصلاۃ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر فرماتے۔

۵۴۴۔ اسی کی ایک روایت بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی کے یہاں یوں ہے صلی (یعنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثم خطب ثم اتی النساء و معه بلال فوعظھن و ذکرھن و امرھن بالصدقة فرأیتھن یھوین بایدیھن یقذفنه فی ثوب بلال ثم انطلق ھو وبلال الی بیته۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھی پھر بعدہ خطبہ فرمایا پھر بعد ازاں صفوف زناں پر تشریف لا کر انہیں وعظ و ارشاد کیا اور صدقہ کا حکم دیا تو میں نے دیکھا کہ بی بیاں اپنے ہاتھوں سے گہنا اتار کر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کپڑے میں ڈالتی تھیں پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاشانۂ نبوت کو تشریف فرما ہوئے۔(بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب العلم بالمصلی)

۵۴۵۔ صحیحین میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرھن۔

یعنی پھر بعد نماز حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اتر کر بی بیوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں تذکیر فرمائی۔

"فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۷۹۱۔ سرور العید" (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الرکوب الی العید)

نماز چاشت کے بارے میں ایک حدیث پاک:

۵۴۶۔ حدیث عائشہ ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں ہے مارأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسبح سبحة الضحیٰ و انی لا سبحھا۔

میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا ہے لیکن میں پڑھتی ہوں۔ اس حدیث سے نفی وجود لازم نہیں ہے کیونکہ باحادیث متکاثرہ حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا صلاۃ الضحیٰ ادا کرنا ثابت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۳۔ سرور العید"۔ (بخاری اول، ص ۱۵۷۔ باب من لم یصل الضحیٰ الخ)

نعلین مقدس میں نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث پاک:

۵۴۷۔ فی الصحیحین وغیرھما عن سعید بن زید قال سألت انس بن مالك اکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی نعلیه فقال نعم۔

حضرت سعید بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعلین مقدس میں نماز پڑھتے تھے تو فرمایا ہاں۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۵۶ باب الصلوٰۃ فی النعال)

نماز عیدین کے بعد خطبہ ارشاد فرمانے سے متعلق چند احادیث کریمہ:

۵۴۸۔ صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے و اللفظ لمسلم قال شهدت صلاة الفطر مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمن رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نماز عید میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق اور عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حاضر ہوا سبھوں نے نماز ادا فرما کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۲۸۹ کتاب صلاۃ العیدین)

۵۴۹۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی فی الاضحی و الفطر ثم یخطب بعد الصلاۃ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب المشی و الرکوب الی العید. الخ)

۵۵۰۔ اسی کے باب استقبال الامام الناس فی خطبۃ العید میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحی فصلی العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجهه و قال . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لائے اور دو رکعت نماز عید ادا

فرمائی پھر ہماری طرف رخ انور فرما کر خطبہ دیا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۳۔ باب مذکور)

۵۵۱۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی یوم النحر ثم خطب۔ الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحی کے دن نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب کلام الامام و الناس فی خطبۃ العید الخ)

۵۵۲۔ اسی میں حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید اضحیٰ کو نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرمایا پھر قربانی کی (مولف) (بخاری اول، ص ۱۳۱۔ باب کلام الامام الخ)

۵۵۳۔ جامع ترمذی میں باقادۂ تحسین و تصحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر یصلون فی العیدین قبل الخطبۃ ثم یخطبون۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما عیدین کی نماز پڑھ کر خطبہ فرماتے تھے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۹۱ باب فی صلاۃ العیدین الخ)

۵۵۴۔ سنن نسائی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن تشریف لاتے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ (مولف) (نسائی اول، ۲۳۴۔ باب حث الامام علی الصدقۃ فی الخطبۃ)

۵۵۵۔ مشکوٰۃ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے واللفظ للبخاری کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی فاول شیء یبداء بہ الصلاۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفھم فیعظھم و یوصیھم و یأمرھم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ او یأمر بشیء امر بہ ثم ینصرف۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر اور عید اضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لاتے پہلے جس چیز سے ابتدا فرماتے وہ نماز ہوتی پھر انصراف فرما کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے

اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے پھر ان کو وعظ و نصیحت فرماتے اور اگر لشکر جدا کرنے کا ارادہ فرماتے تو جدا کر دیتے یا کسی چیز کا حکم فرمانا چاہتے تو حکم فرما دیتے پھر انصراف فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۰۔ سرور القلب"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۔ باب الخروج الی المصلی بغیر منبر)

ترغیب نماز پر ایک حدیث :

۵۵۲۔ حدیث میں وارد ہے۔ الصلاۃ خیر موضوع فمن شاء فلیقلل و من شاء فلیکثر۔

نماز بہترین موضوع ہے تو جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۷۹۵۔ سرور القلب"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸، ج ۷)

احادیث

فتاویٰ رضویہ جلد سوم

عین حالت خطبہ میں ایک مسکین کے لئے تصدق کا امر:

۵۵۷۔ حدیث میں ہے ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو ایک صاحب نے ایک کپڑا دوسرے صاحب نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا صدقہ دو یہ مسکین جن کو ابھی دو کپڑے ملے تھے اٹھے اور ان دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا حاضرین کے لئے عام ہے اور میں بھی حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں، ان کو اس سے بازر کھا گیا تو تمہارے ہی لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

قاضی ہونا خطرناک چیز ہے۔

۵۵۸۔ صحیح حدیث میں قاضی کی تین قسمیں فرمائیں۔قاض فی الجنة و قاضیان فی النار۔ ایک قاضی جنت میں ہے اور دو قاضی دوزخ میں۔وہ کہ عالم و عادل ہو جنت میں ہے اور وہ کہ قصداً خلاف حکم کرے یا بوجہ جہل یہ دونوں نار میں ہیں۔بوجہ جہل پر ناری ہونے کا یہ سبب ہے کہ اس نے ایسی بات پر اقدام کیا جس کی قدرت نہ رکھتا تھا وہ جانتا تھا کہ میں عالم نہیں۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۸۰۰"

عید قرباں میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور عید الفطر میں قبل نماز کچھ کھانا مستحب ہے

۵۵۹۔ الترمذی و ابن ماجة عن بريدة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل و کان لا یأکل یوم النحر حتی یصلی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے دن تناول کئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید اضحیٰ کے دن نماز پڑھے بغیر کچھ تناول نہیں فرماتے تھے۔(مولف) (ترمذی اول، ص ۱۳۰۔

باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

۵۶۰۔ ورواہ الدار قطنی فی سننہ و فیہ حتی یرجع فیاکل من اضحیتہ . صححہ ابن قطان۔

دار قطنی کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراجعت کے بعد قربانی کے گوشت میں سے تناول فرماتے۔ (مولف) (سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث ۷ ملتان ۲/ ۴۵)

۵۶۱۔ و فی اوسط الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال من السنۃ ان لایخرج یوم الفطر حتی یطعم و لایاکل یوم النحر حتی یرجع۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر کے دن کھانے سے پہلے عیدگاہ نہ جائے اور عید اضحیٰ کے دن واپسی تک کچھ نہ کھائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۸۱۱"۔ (مجمع الزوائد باب الاکل یوم الفطر بیروت ۲/ ۱۹۹)

نیکی ایجاد کرنے والے کو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر نیکیاں ملیں گی اور بدی رائج کرنے والے پر اس راہ میں چلنے والوں کے برابر گناہ ہوں گے۔

۵۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذلک من اجورھم شیأ و من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لاینقص ذلک من آثامھم شیأ۔ رواہ الائمۃ احمد و مسلم و الاربعۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جو کسی امر ہدایت کی طرف بلائے جتنے اس کا اتباع کریں ان سب کی برابر ثواب پائے اور اس سے ان کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ آئے اور جو کسی امر ضلالت کی طرف بلائے جتنے اس کے بلانے پر چلیں ان سب کے برابر اس پر گناہ ہو اور اس سے ان کے گناہوں میں کچھ تخفیف راہ نہ پائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۱۵" (مسلم دوم، ص ۳۴۱۔ باب من سن سنۃ حسنۃ الخ)

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱۴۲	لایسرق السارق حین یسرق وھو مومن	۳۷۱
۱۴۹	لیس المؤمن بالطعان و لا الفحاش	۳۷۹
۱۵۰	الحیاء من الایمان و البذاء من النفاق	۳۷۹
۱۶۸	لایذھب اللیل و النھار بعد اللات و العزی (الی قولہ) یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین آبائھم	۳۸۶
۳۵۸	لیس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لا الفحاش و لا البذیٔ	۴۴۲

باب فضل لاالہ الا اللہ

۴۰۲	قال الشیخ محی الدین ابن العربی انہ بلغنی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ من قال لاالہ الا اللہ سبعین الفاً غفراللہ تعالیٰ لہ ومن قیل لہ غفرلہ ایضاً فکنت ذکرت التھلیلۃ بالعدد المروی من غیر ان ینوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاماً مع بعض الاصحاب و فیھم شاب مشھور بالکشف فاذا ھو فی اثناء الاکل اظھر البکاء فسألتہ عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوھبت لی باطنی ثواب التھلیلۃ المذکورۃ لھا فضحک و قال انی اراھا الآن فی حسن المآب فقال الشیخ فعرفت صحۃ الحدیث بصحۃ کشفہ و صحۃ کشفہ بصحۃ الحدیث	۳۰۹

٢٦٦ مامن عبد قال لا اله الاالله ثم مات على ذلك الادخل الجنة و ٣١٦
ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق و ان زنى و ان سرق
على رغم انف ابى در

باب الاعمال بالنيات

١ ٣٧ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما ١٢٩
لكل امرى ما نوىٰ
٤٧٠ نية المومن خير من عمله ٣٣١

باب الوضو

١ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا وضوء لمن لم يذكر اسم ٧٥
الله عليه
٢ عن الربيع قالت اتانى ابن عباس فسألنى عن هذا الحديث تعنى ٧٥
حديثها الذى ذكرت ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
توضأ و غسل رجليه فقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما ان
الناس ابوا الا الغسل و اجد فى كتاب الله الا المسح
٣ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه قراءها و ارجلكم ٧٥
بالنصب
٣ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هل مع احد منكم ٧٢
ماء فوضع يده فى الاناء و قال توضؤا بسم الله قال فرأيت الماء
يخرج من بين اصابعه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى توضؤا
من عند آخرهم و كانوا بضعا من سبعين
٥ ان الوضوء يوزن ٧٩
٦ من توضأ فمسح بثوب نظيف فلا باس به و من لم يفعل فهو ٧٩
افضل لان الوضوء يورد يوم القيمة مع سائر الاعمال
٧ كان لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرقة ينشف بها ٧٩
بعد الوضوء

٨ عن معاذ بن جبل قال رأيت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا ٧٩
توضأ مسح وجهه بطرف ثوبه

٩ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فقلب جبة ٨٠
صوف كانت عليه فمسح بها وجهه

١٠ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا باس بالمنديل بعد ٨٠
الوضوء

١٢ قوله عليه السلام اذا توضأ ثم فلا تنفضوا ايديكم ٨٠

١٣ اشربوا اعينكم من الماء عند الوضوء و لا تنفضوا ايديكم فانها ٨١
مراوح الشيطان

١٨ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا وضوء على من نام قائماً او ٨٨
راكعاً او ساجداً

١٩ عن ابن عباس انه رأى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نام وهو ٨٨
ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلي فقلت يا رسول الله انك
قد نمت قال ان الوضو لايجب الاعلى من نام مضطجعاً فانه
اذا اضطجع استرخت مفاصله

٢٠ ليس على من نام ساجداً وضوء حتى يضطجع فانه اذا اضطجع ٨٠
استرخت مفاصله

٢١ انما الوضوء على من نام مضطجعاً استرخت مفاصله ٨٩

٢٢ لا وضوء على من نام قاعداً انما الوضوء على من نام مضطجعاً ٨٩
فان من نام مضطجعاً استرخت مفاصله

٢٣ لايجب الوضوء على من نام جالساً او قائماً او ساجداً حتى ٨٩
يضع جنبه فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله

٢٦ انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نام حتى نفخ فاتاه بلال فاذنه ٩٠
بالصلاة فقام و صلى و لم يتوضأ

۳۵	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع	۱۰۰
۳۶	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ من مد عسى الوضوء و عسىٰ ان يفضل منه	۱۰۰
۳۷	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بنصف مد	۱۰۰
۳۸	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ فاتى باناء فيه ماء قدر ثلثى المد	۱۰۱
۳۹	وفى لفظ فاتى بماء فى اناء قدر ثلثى المد	۱۰۱
۴۰	عن عبدالله بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه انه رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلث مد	۱۰۱
۴۱	حديث ربيع بنت معوذ بن عفراء وضأت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اناء نحو من هذا الاناء وهى تشير الى ركوة تاخذ مدا او مدا و ثلثا، و فى لفظ يكون مدا ومدا و ربعاً	۱۰۱
۴۲	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بملوك و يغتسل بخمسة مكاكى	۱۰۱
۴۴	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ مرتين مرتين	۱۰۲
۴۵	توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرة مرة	۱۰۲
۴۶	عن امير المومنين عمر رضى الله تعالىٰ عنه قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ مرة مرة	۱۰۲
۴۷	عن ابى رافع قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ ثلثا ثلثا و رأيته غسل مرة مرة	۱۰۲
۴۸	انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توضأ بثلثى مد	۱۰۳
۵۳	كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و يغتسل بالصاع	۱۰۴
۵۷	يجزى من الوضوء مد و من الغسل الصاع	۱۰۵
۵۸	يكفى احدكم مد من الوضوء	۱۰۵

۵۹	الوضوء مد و الغسل صاع	۱۰۵
۶۰	ان المد اذا غسل رجليه خرجت خطاياه و اذا غسل وجهه و تمضمض و تشوص و استنشق و مسح براسه خرجت خطايا سمعه و بصره و لسانه و اذا غسل ذراعيه وقدميه كان كيوم ولدته امه	۱۰۵
۶۱	ايما رجل قام الى وضوئه يريد الصلاة ثم غسل كفيه نزلت كل خطيئة من كفيه مع اول قطرة فاذا مضمض و استنشق و استنثر نزل كل خطيئة من لسانه و شفتيه مع اول قطرة فاذا غسل وجهه نزلت كل خطيئة من سمعه و بصره مع اول قطرة فاذا غسل يده الى المرفقين و رجله الى الكعبين سلم من كل ذنب كهيأة يوم ولدته امه	۱۰۶
۶۲	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ برطلين و يغتسل بالصاع	۱۰۶
۶۳	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يتوضأ بالمد و هو رطلان	۱۰۶
۷۵	حديث صنابحی، اذا استنثر خرجت الخطايا من انفه ثم قال بعد ذكر الوجه واليدين فاذا مسح راسه خرجت الخطايا من راسه حتى تخرج من اذنيه حديث عمرو، ما منكم رجل يقرب و ضوئه فيتمضمض و يستنشق و يستنثر الا خرجت خطايا وجهه من فيه و خياشمه ثم يمسح راسه الا خرجت خطايا راسه من اطراف شعره مع الماء	۱۰۹
۷۶	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ (مذکورہ) بشارت بیان کر کے ارشاد فرمایا کہ لاتغتروا	۱۱۰

٨٥ عن ابن عباس انه توضأ فغسل وجهه اخذ غرفة من ماء ١١١
فتمضمض بها و استنشق ثم اخذ غرفة من ماء فجعل بها هكذا
اضافها الى يده الاخرىٰ فغسل بها وجهه ثم اخذ غرفة من ماء
فغسل بها يده اليمنىٰ ثم اخذ غرفة من ماء فغسل بها يده
اليسرىٰ ثم مسح برامسه ثم اخذ غرفة من ماء فرش على رجله
اليمنىٰ حتى غسلها ثم اخذ غرفة اخرىٰ فغسل بها رجله
اليسرىٰ ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم يتوضأ

٨٦ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مضمض و استنشق ١١٣
من غرفة واحدة

٨٧ حدثنا زيد و فيه رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ١١٣
توضأ فغسل يديه ثم مضمض و استنشق من غرفة واحدة

٨٨ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما انه توضأ فغسل كل عضو ١١٣
منه غسلة واحدة ثم ذكر ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
كان يفعله

٨٩ توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فادخل يده فى الاناء ١١٣
فمضمض و استنشق مرة واحدة ثم ادخل يده فصب على
وجهه مرة وصب على يده مرة مرة و مسح برامسه و اذنيه مرة ثم
اخذ ملأ كفه من ماء فرش على قدميه وهو متنعل

٩٠ توضأ النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مرة مرة ١١٥

٩١ قال ابوداؤد و النسائى و الامام الطحاوى و لفظ الاولين فيه الا ١١٥
اخبركم بوضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ
مرة مرة و بمعناه لفظ الطحاوى

٩٦	ان امتی یدعون یوم القیٰمة غرا محجلین من آثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرته فلیفعل و فی لفظ انتم الغر المحجلون یوم القیٰمة من اسباغ الوضوء فمن استطاع منکم فلیطل غرته و تحجیله	١١٦
١٠١	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وفیه ثم ادخل یدیه جمیعاً فاحد حفنة من ماء فضرب بها علی رجله وفیها النعل فغسلها بها ثم الاخریٰ مثل ذلك	١١٨
١٠٢	و لفظ الطحاوی ثم اخذ بیدیه جمیعاً حفنة من ماء فصك بها علی قدمه الیمنیٰ و الیسریٰ کذلك	١١٨
١٠٣	عن زید و فیه رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة	١١٨
١٠٤	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ غرفة غرفة و قال لایقبل الله صلاة الابه	١١٨
١٠٥	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ مرة مرة و قال هذا وضوء لایقبل الله صلاة الا به	١١٩
١٠٦	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ادخل یده الیمنی فافرغ بها علی الاخریٰ ثم غسل کفیه ثم تمضمض و استنثر ثم ادخل یدیه فی الاناء جمیعاً فاخذ بهما حفنة من ماء فضرب بها علی وجهه ثم الثانیة ثم الثالثة مثل ذلك	١١٩
١٠٧	و رواه الطحاوی مختصراً فقال اخذ حفنة من ماء بیدیه جمیعاً فصك بهما وجهه ثم الثانیة مثل ذلك ثم الثالثة	١١٩
١٠٨	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حد یکفه الیمنیٰ قبضة من ماء فصبها علی ناصیة فترکها تسنن علی وجهه ثم غسل ذراعیه الی المرفقین ثلثا ثلثا	١١٩
١١٩	فی الوضوء اسراف و فی کل شیٔ اسراف	١٢٢

۱۲۱ فی حدیث قدسی من احدث و لم یتوضأ فقد جفانی ۱۲۲

۱۲۲ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم توضأ مرتین مرتین و ۱۲۳
قال هو نور علی نور

۱۲۳ الوضو علی الوضوء نور علی نور ۱۲۳

۱۲۴ من توضأ علی طهر کتب له عشر حسنات ۱۲۳

۱۲۴ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر بسعد وهو یتوضأ ۱۲۵
فقال ما هذا السرف فقال افی الوضوء اسراف قال نعم و ان
کنت علی نهر جار

۱۲۳ رأی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا یتوضأ فقال ۱۲۵
لاتسرف لاتسرف

۱۲۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو وضو کرتے دیکھا ۱۲۵
فرمایا یا عبدالله لاتسرف۔ انہوں نے عرض کی یا نبی الله و فی
الوضوء اسراف قال نعم و فی کل شیٔ اسراف

۱۲۵ ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء ۱۲۶

۱۲۶ انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور و الدعاء ۱۲۶

۱۲۷ عن انس لاخیر فی صب الماء الکثیر فی الوضوء و انه من ۱۲۶
الشیطان

۱۲۸ ایک اعرابی نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲۶
میں حاضر ہو کر وضو کو پوچھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
انہیں وضو کر کے دکھایا جس میں ہر عضو تین تین بار دھویا فرمایا هکذا
الوضوء فمن زاد علی هذا او نقص فقد اساء و ظلم او ظلم و
اساء، هذا لفظ د و مثله لفظ الامام الطحاوی و مقتصراً علی
قوله اساء و ظلم، و لفظ س و ق فمن زاد علی هذا فقد اساء و
تعدی و ظلم، و لفظ سعید و ابی بکر فمن زاد او نقص فقد تعدی و ظلم

١٢٤	اذا توضأت فانتضح	١٢٨
١٥٤	لا وضوء الا من صوت او ريح	١٣١
١٦٤	كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا بال توضأ و نضح فرجه	١٣٣
١٦٥	توضأ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنضح فرجه	١٣٣
١٦٦	اتاني جبريل في اول ما اوحي الي فعلمني الوضوء و الصلاة فلما فرغ الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه	١٣٣
١٦٧	و لفظ ق علمني جبريل الوضوء و امرني ان انضح تحت ثوبي لما يخرج من البول بعد الوضوء	١٣٣
١٦٨	جائني جبريل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح	١٣٣
١٨٦	من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره	١٣٣
١٨٧	اذا توضأ العبد المسلم او المومن فغسل وجهه فخرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب	١٣٣
١٨٩	اذا تطهر احدكم فذكر اسم الله عليه فانه يطهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله تعالىٰ على طهوره لم يطهر الا ما مر عليه الماء	١٣٣
١٩٠	من توضأ و ذكر اسم الله على وضوئه تطهر جسده كله و من توضأ و لم يذكر اسم الله على وضوئه لم يطهر الا موضع الوضوء	١٣٣
١٩١	من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله لم يطهر منه الا ما اصاب الماء	١٣٣

١٩٢	عن ابى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه انه قال اذا توضأ العبد فذكر اسم الله طهر جسده كله و ان لم يذكر لم يطهر الا ما اصابه الماء	١٣٣
١٩٣	عن مكحول قال اذا تطهر الرجل و ذكر الله طهر جسده كله و اذا لم يذكر اسم الله حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء	١٣٥
٢٠٧	ان عمر رضى الله تعالىٰ عنه سئل عن الوضوء من ماء البحر فقال سبحان الله اى ماء اطهر من ماء البحر و فى لفظ اطيب	١٦٠
٢٠٩	عن ابى العالية الرياحى انه قال كنت فى جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى سفينة فى البحر فحضرت الصلاة فضى ماء هم و معهم نبيذ التمر و كره التوضاء بماء البحر و توضأ بعضهم بماء البحر و كره التوضوء بنبيذ التمر	١٦٠
٢١٣	توضأ عمر رضى الله تعالىٰ عنه بالحميم	١٦٢
٢١٦	نهى ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المراءة	١٦٢
٢٢٢	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال له (بن مسعود) هل معك من وضوء قال قلت لا قال فما فى اداوتك قلت نبيذ تمر قال تمرة حلوة و ماء طيب	١٦٣
٢٢٤	ان الماء طهور لا ينجسه الا ماغلب على ريحه و طعمه و لونه	١٦٤
٢٢٥	الماء طهور الا ماغلب على طعمه او ريحه او لونه	١٦٥
٢٢٦	الماء لا ينجسه شئ الا ما غلب على ريحه او طعمه او لونه	١٦٥
٣٦	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه توضوؤا من مزادة امراة مشركة	١٩٥
٣٧	ن عمر رضى الله تعالى عنه توضأ من ماء فى جرة النصرانية	١٩٦
٥١	ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ورد حوض مجنة فقس انما ولغ الكلب آنما فقال انما ولغ بلسانه فشرب وتوضأ	١٩٩

۶۳ ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه خرج فی رکب فیهم عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حتی وردوا حوضاً فقال یا صاحب الحوض هل ترد حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب یا صاحب الحوض لا تخبرنا فانا نرد علی السباع و ترد علینا ۲۰۲

۷۵ سیدنا علی کرم الله تعالیٰ وجهه نے کهڑے هوکر بقیه وضو کیا پهر فرمایا احببت ان اریکم کیف کان طهور رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۰۵

۹۱ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا وضوئی و وضوء الانبیاء من قبلی ۲۱۱

۱۱۱ ان جبریل اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی اول ما اوحی الیه فاراه الوضوء و الصلاة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من ماء فنضح بها فرجه ۲۱۸

۳۸۰ کان للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرقة یتنشف بها بعد الوضوء ۳۰۲

۳۲۲ الوضوء علی الوضوء نور علی نور ۳۱۵

باب الغسل

۱۱ عن ام المومنین میمونة رضی الله تعالیٰ عنها انها اتت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بخرقة بعد الغسل فلم یردها و جعل ینفض الماء بیده ۸۰

۱۴ عن میمونة ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اغتسل اتی بمندیل فلم یمسه و جعل یقول هکذا (یعنی ینفضه) ۸۱

۱۵ عن الاعمش فناولته المندیل فلم یاخذه و جعل ینفض الماء عن جسده ۸۱

۱۶ عن ابن عباس انه کره ان یمسح بالمندیل من الوضوء و لم یکرهه اذا اغتسل من الجنابة ۸۲

١٧ ان امراءة من الانصار سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٨٥
عن غسلها من المحيض فامرها صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
كيف تغتسل ثم قال خذى فرصة من مسك فتطهرى بها (و
تمامه فى المرقاة لمولانا على القارى) قالت كيف اتطهر بها
فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سبحن الله تطهرى بها قالت
ام المومنين فاجتذبتها الى فقلت تتتبعى بها اثر الدم

٢٨ انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سئل عن الرجل يجد البلل و لم ٩٣
يذكر احتلاما قال يغتسل

٢٩ اذا رأى الرجل بعد ما ينتبه من نومه بللا و لم يتذكر احتلاما ٩٣
اغتسل و ان رأى احتلاما و لم ير بللا لا غسل عليه

٣٠ سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يجد ٩٣
البلل و لا يذكر احتلاما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
يغتسل، و عن الرجل الذى يرىٰ انه قد احتلم و لايجد بللا قال
لا غسل عليه

٣١ حدثنا عكرمة عن عبد ربه بن موسىٰ عن امه انها سألت عائشة ٩٤
عن المذى فقالت ان كل فحل يمذى و انه المذى والودى و
المنى فاما المذى فالرجل يلاعب امرأته فيظهر على ذكره
الشئ فيغسل ذكره و انثييه و يتوضأ و لا يغتسل و اما الودى
فانه يكون بعد البول يغسل ذكره و انثييه و يتوضأ و لا يغسل
واما المنى فانه الماء الاعظم الذى منه الشهوة و فيه الغسل

٣٢ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اجتذفت الماء فاغتسل و ان ٩٤
لم تكن جذفت فلا تغتسل

٣٣ عن انس لما سألته ام سليم يا رسول الله ان الله لايستحى من الحق ٩٤
فهل على المراءة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء

٣٢	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل بالصاع الى خمسة امداد و يتوضأ بالمد	١٠٠
٤٣	عن ام المومنين الصديقة انها كانت تغتسل هى والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى اناء واحد يسع ثلثة امداد او قريباً من ذلك	١٠١
٤٩	كنت اغتسل انا و رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد تختلف ايدينا فيه من الجنابة	١٠٣
٥٠	و فى اخرىٰ لمسلم من اناء بينى و بينه واحد فيبادرنى حتى اقول دع لى	١٠٣
٥١	و للنسائى من اناء واحد يباذرنى و ابادره حتى يقول دع لى و انا اقول دع لى	١٠٣
٥٢	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل فى القدح وهو الفرق و كنت اغتسل انا وهو فى الاناء الواحد و لفظ سفين اناء واحد	١٠٣
٥٤	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل من اناء واحد وهو الفرق من الجنابة	١٠٤
٥٥	كنت اغتسل انا و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اناء واحد هو القدح يقال له الفرق	١٠٤
٥٦	يجزى من الغسل الصاع و من الوضوء المد	١٠٥
٨٣	حدثنا ابوجعفر انه كان عند جابر بن عبد الله هو و ابوه و عنده قوم فسألوه عن الغسل فقال يكفيك صاع فقال رجل ما يكفينى فقال جابر كان يكفى من هو اوفى منك شعر و خيرا منك ثم امسانى ثوبا	١١٢

۸۴ عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن ۱۱۲
محمد بن الحنفیة قال کیف الغسل من الجنابة فقلت کان
النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یاخذ ثلث اکف فیفضیها
علی راسه ثم یفیض علی سائر جسده فقال الحسن انی رجل
کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر
منك شعرا۔ هذا لفظ خ
و نحوه عندم وفیه قال جابر فقلت له یا ابن اخی کان شعر
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اکثر من شعرك و اطیب

۸۵ عن ابی جعفر قال تماریا فی الغسل عند جابر بن عبدالله فقال ۱۱۳
جابر یکفی من الغسل من الجنابة صاع من ماً قلنا مایکفی
صاع و لا صاعان قال جابر قد کان یکفی من کان خیرا منکم
و اکثر شعرا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

■ عن ام المومنین الصدیقة فیما حکت غسله صلی الله تعالیٰ ۱۱۷
علیه وسلم ثم یصوب راسه ثلث غرف بیدیه

۱۰۰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اما المراءة فلا علیها ان ۱۱۷
۰۰لاتنقضه لتغرف علی راسها ثلث غرفات بکفیها

۱۲۸ ام سلمہ نے عرض کی یارسول اللہ میں سر گندھواتی ہوں کیا نہاتے میں ۱۲۳
کھول دیا کروں فرمایا انما یکفیك ان تحثی علی راسك ثلث
حثیات

۱۲۹ اما المراء فقلا علیها ان لا تنقضه لتعرف علی راسها ثلث ۱۲۳
غرفات بکفیها

۱۳۰ حضرت عائشہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ ۱۲۴
غسل میں روایت فرماتی ہیں ثم یصب علی راسه ثلث غرفات
بیدیه اور خود اپنا فرماتی ہیں لقد کنت اغتسل انا و رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اناء واحد و ما ازید علی ان
افرغ علی راسی ثلث افرغات

۱۳۱ قالت عائشة كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۱۲۵
يتوضأ وضوءه للصلاة ثم يفيض على راسه ثلث مرار و نحن
نفيض على رؤسنا خمسا من اجل الصعر

۱۹۵ لا يبولن احدكم في الماء الدائم و لا يغتسلن فيه من الجنابة ۱۲۸

۱۹۶ عن جابر بن عبدالله قال كنا نستحب ان ناخذ من ماء العذير و ۱۲۸
نغتسل به ناحية

۱۹۷ عن ابن عمر انه قال لا باس بان يغتسل الرجل بفضل وضوء ۱۲۸
المراة ما لم تكن جنبا او حائضاً

۱۹۸ مالک بن عائشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۹
وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے اس کا ذکر کیا فاروق اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہ انور میں حاضر
لائے اور عرض کی یارسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت
جنابت کھانا تناول کیا فرمایا نعم اذا توضأت اكلت و شربت و
لكني لا اصلي و لا اقراء حتى اغتسل

۲۰۸ عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال اغتسلوا من ماء البحر فانه ۱۶۰
مبارك

۲۱۴ عن عمر الفاروق موقوفاً لا تغتسلوا بالماء المشمس فانه يورث ۱۶۲
البرص

۲۱۶ عن ام المومنين انها سخنت للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۱۶۲
ماء في الشمس فقال لا تفعلي يا حميراء فانه يورث البرص

۲۱۷ ان ميمونة قالت اغتسلت من جفنة فيها فضلة فجاء النبي صلى ۱۶۲
الله تعالىٰ عليه وسلم يغتسل فقلت اني قد اغتسلت منه فقال
الماء ليس عليه جنابة

۲۱۸ نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان تغتسل المراة ۱۶۳
بفضل الرجل او يغتسل الرجل بفضل المراة

۲۲۰ اغتسل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الفتح من قصعة فیها اثر العجین ۱۶۳

۲۲۱ اغتسل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و غسل راسه بالخطمی وهو جنب و اکتفی و لم یصب علیه الماء ۱۶۴

۲۲۳ ثلثة لا تقربهم الملئکة الجنب و السکران و المتمضخ بالخلوق ۱۸۹

باب التیمم

۲۳۴ التیمم ضربة للوجه و ضربة للذراعین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۵ التیمم ضربتان ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۶ عن عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما قال کنت فی القوم حین نزلت الرخصة فامرنا بضربتین ضربة للوجه ثم ضربة اخریٰ للیدین الی المرفقین ۱۷۵

۲۳۷ قال له (عمار) النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان کان یکفیك ان تضرب بیدیك الارض ثم تنفخ ثم تمسح بهما وجهك و کفیك ۱۷۵

۲۳۹ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تمسحوا بالارض فانها یکم برة ۱۷۶

۲۴۷ اقبل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من نحو بئر جمل فلقیه رجل فسلم علیه فلم یرد علیه حتی اقبل علی جدار فمسح وجهه و یدیه ثم رد علیه السلام ۱۷۸

۲۴۸ ایک صاحب گزرے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب ہوا کہ گلی سے گزر جائیں حضور نے تیمم فرما کر جواب دیا اور ارشاد فرمایا انه لم یمنعنی ان ارد علیك السلام الا انی لم اکن علی طهر ۱۷۹

باب الحیض

٢	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يدنى راسه الكريم لام المومنين الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها وهى فى بيتها وهو صلى الله تعالىٰ عليه وسلم معتكف فى المسجد لتغسله فتقول انا حائض فيقول حيضتك ليست فى يدك	١٨٢
٣	كان لعمر بن الخطاب امراءة تكره الجماع فكان اذا اراد ان ياتيها اعتلت عليه بالحيض فوقع عليها فاذا هى صادقة فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فامره ان يتصدق بخمس دينار و فى رواية بخمسين دينار	١٨٢
٤	عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه انه اتى جارية له فقالت انى حائض فوقع بها فوجدها حائضا فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر ذلك له فقال يغفر الله لك يا ابا حفص تصدق بنصف دينار	١٨٣
٦٨	اذا وقع الرجل باهله وهى حائض فليتصدق نصف دينار	٢٠٣
٦٩	يتصدق بدينار او نصف دينار	٢٠٣
٧٠	اذا كان دما احمر فدينار و اذا كان اصفر فنصف دينار	٢٠٣
٧١	من اتى امرأته فى حيضها فليتصدق بدينار ومن اتاها و قد ادبر الدم عنها و لم تغتسل فنصف دينار	٢٠٣
٧٢	تصدق بدينار فان لم تجد دينار فنصف دينار	٢٠٣

باب الاستنجاء

٢٥٣	نهى ان يستنجى بروث او عظم و قال انها لا يطهران	١٨٠
٢٥٣	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من استطاب بثلثة احجار ليس فيها رجيع كن له طهورا	١٨٠
٥	عن عائشة قالت مرن ازواجكن ان يغسلوا اثر الغائط و البول فان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يفعله	١٨٣

٦	كانَ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه	١٨٣
٧٦	بال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر قال ماء تتوضوء به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضأ و لو فعلت لكانت سنة	٢٠٥
٧٧	قوم جن کے وفد جو بارگاہ اقدس حضور پرنور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اپنے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی ان سے ارشاد ہوا لکم کل عظم ذکر اسم الله عليه في ايديكم اوفر ما يكون لحما و كل بعرة علف لدوابكم، پھر انسانوں سے ارشاد ہوا فلا تستنجوا بهما فانها طعام اخوانكم	٢٠٦
٧٨	تنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه	٢٠٦
٧٩	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا فرمایا كان احدهما لا يستتر من بوله و كان الآخر يمشي بالنميمة	٢٠٦
٨١	عن عائشة من حدثكم ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يبول قائماً فلا تصدقوه ما كان يبول الا قاعداً	٢٠٧
٨٢	ما بال قائماً منذ انزل عليه القرآن	٢٠٧
٨٣	ثلاث من الجفاء ان يبول الرجل قائما او يمسح جبهته قبل ان يفرغ من صلاته او ينفخ في سجوده	٢٠٧
٨٤	عن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قال رأني النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا ابول قائماً فقال يا عمر لا تبل قائماً فما بلت قائماً بعد	٢٠٧
٨٥	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يبول الرجل قائماً	٢٠٨
٨٦	اتى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سباطة قوم فبال قائماً	٢٠٨

۸۷ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بال قائماً من جرح ۲۰۸

۹۲ اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة و لا یولها ظهره و لکن ۲۰۸
شرقوا او غربوا

باب الصلاة

۹۳ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نهی یصلی الرجل فی ۱۱۶
سراویل ولیس علیه ردآء

۹۵ لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه منه شیٔ ۱۱۶

۱۱۰ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابه فی صلاته ۱۲۰
بمؤق عینیه

۱۲۶ اذا شك احدکم فی صلاته فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا ۱۲۳
فلیطرح الشك و لیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل
ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن له صلاته و ان کان صلی
اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطان

۱۲۷ من صلی صلاة یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی ۱۲۴
الزیادة

۱۳۱ ایک صاحب نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر وسوسہ کی شکایت کی ۱۲۷
نماز میں پتہ نہیں چلتا دو پڑھیں یا تین حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا اذا وجدت ذلك فارفع اصبعك السبابة الیمنیٰ
فاطعنه فی فخذك الیسریٰ و قل بسم اللہ فانها سکین الشیطان

۱۳۲ عبداللہ بن مرہ فرماتے ہیں ما وسوسة باولع فمن یراها تعمل فیه ۱۲۸

۱۳۳ ان احدکم اذا کان فی المسجد جاء الشیطان فابس به کما ۱۲۸
یبس الرجل بدابته فان اسکن له وثقه او الجمه
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو روایت کر کے فرمایا و
انتم ترون ذلك انما الموثوق فقراء مائلا کها لا یذکر اللہ و اما
الملجم فقانع فاه لا یذکر اللہ عزوجل

۱۳۸ انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرق فی صلاته لیلة فسلت ۱۲۸
العرق عن جبینه

١٤٩ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه سلت العرق عن جبینه و کان اذا قام من سجوده نفض ثوبه یمنة و یسرة ١٢٩

١٥٠ ان الله کره لکم ثلثا العبث فی الصلاة و الرفث فی الصیام و الضحک فی المقابر ١٣٠

١٥١ الصلاة خیر موضوع فمن استطاع ان یستکثر منها فلیستکثر ١٣٠

١٥٣ اذا وجد احدکم فی بطنه شیأ فاشکل علیه اخرج منه شیٔ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ١٣١

١٥٥ عن عبدالله بن زید بن عاصم قال شکی الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الرجل یخیل الیه انه یجد الشیٔ فی الصلاة قال لا ینصرف حتی تسمع صوتا او تجد ریحا ١٣١

١٥٦ ان الشیطان لیأتی احدکم وهو فی صلاته فیاخذ بشعرة من دبره فیمدها فیری انه قد احدث فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ١٣١

١٥٧ یأتی احدکم الشیطان فی الصلاة فینفخ فی مقعدته فیخیل انه احدث و لم یحدث فاذا وجد ذلک فلا ینصرف حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ١٣١

١٥٨ من خیل له فی صلاته انه قد احدث فلا ینصرفن حتی یسمع صوتا او یجد ریحا ١٣٢

١٥٩ عن عبدالله بن مسعود قال ان الشیطان یطیف باحدکم فی الصلاة لیقطع علیه صلاته فاذا اعیاه ان ینصرف نفخ فی دبره یرید انه قد احدث فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا او یسمع صوتا ١٣٢

١٦٠ و فی روایة اخریٰ عنه حتی انه یأتی احدکم وهو فی الصلاة فینفخ فی دبره و یبل احلیله ثم یقول قد احدثت فلا ینصرفن احدکم حتی یجد ریحا و یجد بللا ١٣٢

۱۶۱ عن ابراهیم النخعی قال کان یقال ان الشیطان یجری فی الا ۱۳۴
حلیل و فی الدبر فیری الرجل انه قد احدث فلا ینصرفن
احدکم حتی یسمع صوتا او یجد ریحا و یجد بللا

۱۶۹ اذا جاء احدکم الشیطان فقال انك احدثت فلیقل انت کذبت، ۱۳۵
ولابن حبان فلیقل فی نفسه

۱۷۰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا اللہ کی پناہ ۱۳۵
مانگ شیطان آدمیوں اور شیطان جنوں کے شر سے عرض کی کیا
آدمیوں میں شیطان ہیں فرمایا ہاں

۲۳۸ ان هذه الصلاة لا یصلح فیها شیء من کلام الناس انما هی ۱۷۶
التسبیح و التکبیر و قراءة القرآن

۲۴۰ روی ابن مسعود (فذکر حدیث الکسوف و فیه قوله صلی ۱۷۶
الله تعالیٰ علیه وسلم) صلوا حتی تنجلی

۲۴۱ و فی روایة ابی مسعود الانصاری فاذا رأیتموها فقوموا و صلوا ۱۷۶

۲۴۲ اذا رأیتم من هذه الاشراع شیأ فافزعوا الی الصلاة ۱۷۷

۲۴۳ هذا نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائلا لیس فی النوم تفریط ۱۷۷
و انما التفریط فی الیقظة

۷ عن عبدالله بن مسعود فی خبر الاسراء فاعطی رسول الله ۱۸۴
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس و
اعطی خواتیم سورة البقر و غفر لمن لم یشرك بالله من امته شیأ

۲۸ عن ابی در رضی الله تعالیٰ عنه و فیه فانه یقطع صلاته المراة ۱۹۰
و الحمار و الکلب الاسود قلت یا ابا ذر ما بال الکلب الاسود
من الکلب الاحمر من الکلب الاصفر قال ابن اخی سألت
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما سألتنی فقال
الکلب الاسود شیطان

۲۹ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الکلب الاسود البهیم ۱۹۱
الشیطان

۳۲ عن سعید بن یزید سألت انساً اکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۱۹۳
وسلم یصلی فی نعلیه قال نعم

٣٣ خالفوا اليهود فانهم لا يصلون فى نعالهم و لا خفافهم ١٩٣

٨٨ نقل الامام الفقيه ابو الليث السمرقندى رحمه الله تعالىٰ فى ٢٠٨
تنبيه الغافلين عن كعب الاحبار رضى الله تعالىٰ عنه قال قرأت
فى بعض ما انزل الله تعالىٰ على موسىٰ عليه الصلاة و السلام
يا موسىٰ ركعتان يصليهما احمد و امته و هى صلاة الغداة من
يصليهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك و
يكون فى ذمتى يا موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته وهى
صلاة الظهر اعطيهم باول ركعة منها المغفرة و بالثانية اثقل ميزانهم
و بالثالثة توكل عليهم الملئكة يسبحون و يستغفرون لهم و بالرابعة
افتح لهم ابواب السماء و يشرفن عليهم الحور العين يا موسىٰ اربع
ركعات يصليها احمد و امته وهى صلاة العصر فلا يبقى ملك فى
السموات والارض الا استغفر لهم و من استغفر له الملئكة لم اعذبه
يا موسىٰ ثلث ركعات يصليها احمد و امته حين تغرب الشمس
افتح لهم ابواب السماء لا يسألون من حاجة الا قضيتها لهم يا
موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته حين يغيب الشفق هى خير
لهم من الدنيا و ما فيها يخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم يا
موسىٰ يتوضوء احمد و امته كما امرتهم اعطيهم بكل قطرة تقطر
من الماء جنة عرضها كعرض السماء و الارض يا موسىٰ يصوم
احمد و امته شهرا فى كل سنة وهو شهر رمضان اعطيهم بصيام كل
يوم مدينة فى الجنة و اعطيهم بكل خير يعملون فيه من التطوع اجر
فريضة و اجعل فيه ليلة القدر من استغفر منهم مرة واحدة نادما
صادقا من قلبه ان مات من ليله او شهره اعطيته اجر ثلثين شهيدا يا
موسىٰ ان فى امة محمد رجالا يقومون على كل شرف يشهدون
بشهادة ان لا اله الا الله فحرمتهم بذلك جزاء الانبياء عليهم الصلاة
و السلام و رحمتى عليهم و اجبة و غضبى بعيد منهم و لا احجب
باب التوبة عن واحد منهم ما داموا يشهدون ان لا اله الا الله

۸۹	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاخیر فی دین لا صلاة فیه	۲۱۰
۹۰	قوله عزوجل، اعطیتك ثمانیة اسهم الاسلام و الهجرة و الجهاد و الصلاة و الصدقة و صوم رمضان و الامر بالمعروف و النهی عن المنکر	۲۱۰
۹۲	حدیث سیدنا معاذ الصحیح السار فی العشاء انکم فضلتم بها علی سائر الامم	۲۱۱
۹۳	اعتم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لیلة بالعشاء حتی ابهار اللیل ثم خرج فصلی فلما قضی صلاته قال لمن حضره ابشروا ان من نعمة الله علیکم انه لیس احد من الناس یصلی هذه الساعة غیرکم او قال ما صلی هذه الساعة احد غیرکم	۲۱۱
۹۴	اخر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلاة العشاء ثم خرج الی المسجد فاذا الناس ینتظرون الصلاة فقال اما انه لیس من اهل هذه الادیان احد یذکر الله تعالیٰ هذه الساعة غیرکم	۲۱۱
۹۵	عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما لیس احد من اهل الارض	۲۱۲
۹۶	زاد مسلم اللیلة ینتظر الصلاة غیرکم	۲۱۳
۹۷	عن ام المومنین ما ینتظرها احد من اهل الارض غیرکم	۲۱۲
۹۹	فی حدیث الاسراء، ثم ردت الی خمس صلوات قال فارجع الی ربك فاسأله التخفیف فانه فرض علی بنی اسرائیل صلاتین صلاتین فما قاموا بهما	۲۱۲
۱۰۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء کی نسبت فرمایا، اعتموا بهذه الصلاة فانکم بها علی سائر الامم و لم تصلها امة قبلکم	۲۱۳
۱۰۱	ان ابراهیم و اسماعیل اتیا منیٰ فصلیا الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الصبح	۲۱۳
۱۰۲	اول من صلی العشاء الاخرة نبینا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۲۱۳

۱۰۴ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اما صلاۃ العتمۃ فانها الصلاۃ التی صلاها المرسلون قبلی ۲۱۴

۱۰۵ امام اجل راقمی نے شرح مسند میں ذکر فرمائی کہ صبح آدم، ظہر داؤد، عصر سلیمان، مغرب یعقوب، عشاء یونس علیہم الصلاۃ والسلام سے ہے ۲۱۳

۱۰۹ فی حدیث الاسراء و اتیانه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت المقدس لم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن و اقیمت الصلاۃ قال فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ جبریل علیه الصلاۃ و السلام بیدی فقدمنی فصلیت بهم فلما انصرفت قال لی جبریل اتدری من صلی خلفك فقلت لا قال صلی خلفك کل نبی بعثه الله ۲۱۷

۱۱۰ فی حدیث الاسراء حانت الصلوۃ فامتهم ۲۱۸

۱۱۲ صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول یوم الاثنین و صلت الخدیجة آخره و صبی علی یوم الثلثاء ۲۱۸

۱۱۳ فی حدیث ایذاء ابی جهل وغیره من الکفرۃ لعنهم الله تعالیٰ حین صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند الکعبة فرمقوا سجوده فالقوا علیه ما القوا به فی قلیب بدر ملعونین ۲۱۹

۱۱۵ عن ابن مسعود و فیه من قول الکفار یجیء به ثم یمهله حتی اذا سجد وضع بین کتفیه قال فانبعث اشقاهم فلما سجد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وضع بین کتفیه و ثبت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ساجدا ۲۱۹

۱۱۶ ثم قام به جبریل فصلی به و صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بصلاته (الی ان قال فی خدیجة) صلی بها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کما صلی به جبریل فصلت بصلاته ۲۲۰

۱۱۷ فی حدیث مجیء الجن الیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول ۲۲۰
البعث انهم اتوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یصلی
باصحابه صلاة الفجر

۱۱۹ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال اول صلاة رکعنا فیها العصر ۲۲۱
فقلنا یا رسول الله ماهذا قال بهذا امرت

۱۲۰ کان المسلمون قبل ان تفرض الصلوات الخمس یصلون ۲۲۱
الضحیٰ و العصر فکان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و
اصحابه اذا صلوا آخر النهار تفرقوا فی الشعاب فصلوا هافرادیٰ

۱۲۱ عن عفیف الکندی قال فجئت فی الجاهلیة الی مکة و انا ارید ۲۲۲
ان ابتاع لاهلی من ثیابها و عطرها فاتیت العباس و کان رجلا
تاجرا فانی عنده جالس انظر الی الکعبة وقد کلفت الشمس و
لرتفعت فی السماء فذهبت اذ اقبل شاب فنظر الی السماء ثم
قام مستقبل الکعبة فلم البث الایسیرا حتی جاء غلام فقام عن
یمینه ثم لم یلبث الا یسیراحتی جاء ت امراء ة فقامت خلفها
فرکع الشاب فرکع الغلام و المراء ة فرفع الشاب فرفع الغلام
والمراء ة فسجد الشاب فسجد الغلام و المراء ة فقلت یا
عباس امر عظیم فقال امر عظیم تدری من هذا الشاب هذا
محمد بن عبدالله ابن اخی تدری من هذا الغلام هذا علی ابن
اخی تدری من هذا المراء ة هذه خدیجة بنت خویلد روجته ان
ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات والارض امره بهذه
الدین و لم یسلم معه غیر هولاء الثلثة

۱۲۲ فی حدیث الاسراء ثم دخلت فعرفت النبیین مابین قائم و راکع ۲۲۳
و ساجد

۱۲۳ کان اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یرون ۲۲۴
شیأ من الاعمال ترکه کفراً غیر الصلاة

۱۲۴	عن علی، من لم یصل فهو کافر	۲۲۴
۱۲۵	عن ابن عباس، من ترک الصلاة فقد کفر	۲۲۴
۱۲۶	عن ابن مسعود، من ترک الصلاة فلا دین له	۲۲۴
۱۲۷	عن جابر بن عبدالله، من لم یصل فهو کافر	۲۲۴
۱۲۸	عن ابی الدرداء، لا ایمان لمن لا صلاة	۲۲۴
۱۲۹	صح عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان تارک الصلاة کافر	۲۲۴
۱۳۰	عن الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ان من ترک صلاة فرض واحد متعمداً حتی یخرج وقتها فهو کافر مرتد و لایعلم لهولاء مخالفا	۲۲۵
۱۳۱	خمس صلوات کتبهن الله علی العباد، الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من لم یأت بهن فلیس له عندالله عهد ان شاء ادخله الجنة و ان شاء عذبه	۲۲۵
۱۳۲	الدواین ثلثة فدیوان لا یغفرالله منه شیأ و دیوان لا یعباء الله منه شیأ و دیوان لا یترک الله منه شیأ فاما الدیوان الذی لا یغفرالله منه شیأ فالاشراک بالله و اما الدیوان الذی لایعبأالله منه شیأ فمظالم العبد نفسه فیما بینه و بین ربه من صوم یوم ترکه او صلاة ترکها فان الله تعالیٰ یغفر ذلك ان شاء و یتجاوز و اما الدیوان الذی لایترک الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة	۲۲۵
۱۳۳	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قد صلی الناس و ناموا و انکم فی صلاة ما انتظر تموها	۲۲۶
۱۳۴	و لا تصلی یومئذ الا بالمدینة	۲۲۶
۱۳۵	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یؤخر العشاء الاخرة	۲۲۶
۱۳۶	من شرب مسکرا ما کان لم تقبل له صلاة اربعین یوما	۲۲۸
۱۳۷	من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر جهارا	۲۲۹

۲۶۹	ثلث من حفظهن فهو ولی حقا و من ضیعهن فهو عدو حقا الصلاة و الصیام و الجنابة	۲۶۹
۲۷۰	ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی عماله ان اهم امرکم عندی الصلاة فمن حفظها و حافظ علیها حفظ دینه و من ضیعها فهو ما سواها	۲۷۰
۳۰۴	دربارہ سترۂ نمازی مروی ہوا فان لم یکن معه عصا فلیخط خطا	۳۱۰
۳۱۳	قال ما رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الی عود و لا عمود و لا شجرة الا جعله علی حاجبه الا یمن و الایسر و لا یصمد له صمدا	۳۱۳
۳۲۳	الصلاة عماد الدین	۳۱۵
۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما بین المشرق و المغرب قبلة	۳۳۷
۵	اذا جعلت المغرب عن یمینك و المشرق عن یسارك فما بینهما قبلة اذا استقبلت القبلة	۳۳۸
۹	عن علقمة بن وائل بن حجر عن ابیه قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وضع یمینه علی شماله فی الصلاة تحت السرة	۳۳۹
۱۰	عن وائل بن حجر قال صلیت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فوضع یده الیمنیٰ علی یده الیسریٰ علی صدره	۳۴۰
۱۲	صلاة المراة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها و صلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها	۳۴۰
۱۴	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مر علی امراتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی بعض الارض	۳۴۱
۱۵	عن علی رضی الله تعالی عنه قال اذا صلت المراة فلتحتفر	۳۴۱
۱۹	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ معظمہ میں تشریف لے گئے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی	۳۴۲

٢٣	عن ابن مسعود قال الا اخبركم بصلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فقام فرفع يديه اول مرة ثم لم يعد	٣٤٣
٥٦	امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة و اليدين و الركبتين و اطراف القدمين	٣٥٠
٨٣	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قرض بيت شعر بعد العشاء الاخرة لم تقبل له صلاة تلك الليلة	٣٥٧
٩٢	اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لايدرى لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه	٣٦٢
٩٧	ان الملئكة تتأذى مما يتأذى به بنو آدم	٣٦٣
١١٥	عن ابى رمثة قال صليت هذه الصلاة او مثل هذه الصلاة مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال وكان ابوبكر و عمر يقومان فى الصف المقدم عن الامام و كان رجل قد شهد التكبيرة الاولىٰ من الصلاة يشفع فوثب عليه عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لن يهلك اهل الكتاب الا انهم لم يكن بين صلاتهم فصل فرفع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب	٣٦٩
١٣٣	لا يصلين احدكم فى الثوب الواحد ليس على عاتقه منه شئ	٣٧٨
١٣٥	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الصلاة فى السراويل	٣٧٨
١٥٥	لا صلاة لجار المسجد الا فى المسجد	٣٨٠
٢٥٧	عن عائشة قالت لم يكن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على شئ من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتى الفجر	٤١٣
٢٩٢	كان (على) رضى الله تعالىٰ عنه لا ينهى احدا تطوع بشئ رائد على السنة و يقول فمن تطوع خيرا فهو خير له	٤٢١
٢٩٣	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلى	٤٢٢
٢٩٩	من نابه شئ فى صلاته فليسبح	٤٢٣

٣٠٠	عن علی، قال کان لی ساعة من السحر ادخل فیها علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فان کان قائما یصلی سبح لی	٣٢٣
٣٠١	اذا ناب احدکم نائبه وهو فی الصلاة فلیسبح	٣٢٣
٣٠٣	امرت ان اسجد علی سبعة اعضاء و ان لااکف شعرا و لا ثوبا	٣٢٤
٣٠٣	امرت ان الا اکف الشعر و لا الثیاب	٣٢٤
٣٠٨	اذا صلی احدکم فلا یضع نعلیه عن یمینه و لاعن یساره فتکون عن یمین غیره الا ان لایکون عن یساره احد و لیضعهما بین رجلیه	٣٢٥
٣٠٩	فی روایة فلا یوذیهما احدا	٣٢٥
٣١٠	لا تصلی بهما عن یمینك ولاعن یسارك فتوذی الملئکة و الناس	٣٢٦
٣١١	اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجهه فان الله تعالیٰ قبل وجهه اذا صلی	٣٢٦
٣١٢	فاجعلهما بین رجلیك و لا تجعلهما عن یمینك ولا عن یسین صاحبك و لا ورائك فتوذی من خلفك	٣٢٦
٣١٨	لا یصلین احدکم و بینه و بین القبلة فحوة	٣٣١
٣١٩	فان احدکم اذا قام فی صلاته فانه یناجی ربه و ان ربه بینه و بین القبلة	٣٣١
٣٢١	ان عمر رأی رجلا فعل ذلك (ای صلی فی ثیاب البذلة) فقال فرأیت لو ارسلتك الی بعض الناس اکنت تمرفی ثیابك هذه فقال لا فقال عمر الله احق ان یتزین له	٣٣٢
٣٢٢	افضل صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة	٣٣٢
٣٢٦	علیکم بالصلاة فی بیوتکم فان خیر صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة	٣٣٣
٣٢٧	صلاةالمرء فی بیته افضل من صلاته فی مسجدی هذا الا المکتوبة	٣٣٣
٣٢٩	عن عمروبن ابی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه	٣٣٤

۳۳۰	عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول من صلی فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیه	۴۳۴
۳۳۵	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یصلی جمیع السنن والوتر فی البیت	۴۳۶
۳۳۶	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا فاتته الاربع قبل الظهر قضاهن بعده	۴۳۶
۳۳۷	عن السائب بن یزید قال لقد رأیت الناس فی زمن عمر بن الخطاب اذا انصرف من المغرب انصرفوا جمیعا حتی لا یبقی فی المسجد احد کانهم لایصلون بعد المغرب حتی یصیرون الی اهلیهم	۴۳۶
۳۳۸	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتی مسجد بنی عبدالاشهل فصلی فیه المغرب فلما قضوا صلاتهم راهم یسبحون بعدها فقال هذه صلاة البیوت	۴۳۶
۳۳۹	فی لفظ، علیکم بهذه الصلاة فی البیوت	۴۳۷
۳۴۰	ارکعوا هاتین الرکعتین فی بیوتکم	۴۳۷
۳۴۱	انّ صلی قائما فهو افضل و من صلی قاعدا فله نصف اجر القائم۔ (هذا المصلی النوافل)	۴۳۷
۳۴۲	عبداللہ بن عمر سے ہے مجھے حدیث پہنچی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھے کی نماز آدھی ہے، میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے پایا میں نے سر انور پر ہاتھ رکھا (یعنی یہ خیال گزرا کہ شاید بخار وغیرہ کے سبب بیٹھ کر پڑھ رہے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ بن عمر کیا ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے سنا تھا کہ حضور نے فرمایا بیٹھے کی نماز آدھی ہے اور حضور خود بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں فرمایا اجل و لکن لست کاحد منکم	۴۳۷

۳۴۹ عن ام المومنین الصدیقة قالت بعد ما ذکرت وتره صلی الله ۴۳۹
تعالیٰ علیه وسلم ثم یصلی رکعتین بعد ما یسلم وهو قاعد

۳۵۰ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلیها بعد الوتر وهو ۴۴۰
جالس

۳۵۱ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین ۴۴۰
خفیفتین وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع

۳۹۸ عن ابی هریرة قال عرسنا مع نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه ۴۵۸
وسلم فلم نستیقظ حتی طلعت الشمس فقال النبی صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم لیأخذ کل رجل برأس راحلته فان هذا منزل
حضرنا فیه الشیطان قال ففعلنا ثم دعاء بالماء فتوضأ الحدیث

۳۹۹ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عین نماز میں چند قدم آگے بڑھے ۴۵۸
جب جنت خدمت اقدس میں اتنی قریب حاضر کی گئی کہ دیوار قبلہ
میں نظر آئی یہاں تک کہ حضور بڑھے تو اس کے خوشہ ہائے انگور
دست اقدس کے قابو میں تھے اور یہ نماز صلاۃ کسوف تھی۔

۴۳۹ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دعاه بعد دخوله الکعبة ۴۷۳
فقال انی کنت رأیت قرنی الکبش حین دخلت البیت فنسیت
ان آمرك ان تخمرها فخمرها فانه لاینبغی ان یکون فی قبلة
البیت شیء یلهی المصلی

۴۴۰ لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلاة او ۴۷۳
لتخطفن ابصارهم

۴۴۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت لی الارض ۴۷۴
مسجدا و طهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل

۴۴۶ ان احدکم اذا قام فی الصلاة فانما یناجی ربه و ان ربه بینه و ۴۷۵
بین القبلة فلا یبزقن احدکم قبل قبلته و لکن عن یساره تحت
قدمه

۴۴۷	اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يبصق امامه فانما يناجى الله مادام فى مصلاه ولاعن يمينه فان عن يمينه ملكا و يبصق عن يساره او تحت قدمه فيدفنها	۴۷۵
۴۵۰	من نسى صلاة فليصلها اذا ذكرها لاكفارة لها الا ذلك	۴۷۶
۴۵۳	من لم صل ركعتى الفجر فليصهما بعد ما تطلع الشمس	۴۷۷
۴۵۴	رأى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجلا يصلى بعد صلاة الصبح ركعتين فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلاة الصبح ركعتان فقال الرجل انى لم اكن صليت الركعتين اللتين قبلهما الآن فسكت رسول الله تعالىٰ عليه وسلم	۴۷۷
۴۵۵	عن قيس خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاقيمت الصلاة فصليت معه الصبح ثم انصرف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوجدنى اصلى فقال مهلا يا قيس اصلاتان معا قلت يا رسول الله انى لم اكن ركعت ركعتى الفجر قال فلا اذن	۴۷۸
۴۷۳	لا وتران فى ليلة	۴۸۳
۴۸۰	(فى تقصير الصلاة) صدقة تصدق بها الله عليكم فاقبلوا صدقته	۴۸۵
۴۹۰	عن ابى الدرداء انه مر برجل لايتم ركوعا ولا سجودا فقال شئ خير من لاشئ	۴۸۸
۵۴۶	حديث عائشة، مارأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يسبح سبحة الضحىٰ و انى لا سبحها	۵۱۳
۵۴۷	عن سعيد بن زيد قال سألت انس بن مالك كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى فى نعليه فقال نعم	۵۱۴
۵۵۶	الصلاة خير موضوع فمن شاء فليقلل و من شاء فليكثر	۵۱۶

باب رفع اليدين

۵۳ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کا لایرفع یدیه الا ۳۴۹
عند افتتاح الصلاة ثم لا یعود لشیئ من ذلك

۵۴ حدیث وائل انه رأی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع یدیه ۳۵
اذا افتتح الصلاة و اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع فقال ان
کان وائل راه مرة یفعل فقد راه عبدالله خمسین مرة لایفعل
ذلك

۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مالی اراکم رافعی ۳۵
ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة

باب مواقیت الصلوة

۱۰۳ جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے دوروز حضور کی امامت کی ایک دن ۲۱۳
پانچوں نمازیں اول وقت دوسرے دن آخر وقت پڑھیں پھر حضور پرنور
صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ سے عرض کی هذا وقت الانبیاء من قبلك

۱۳۶ ان اول وقت العشاء الاخرة حین یغیب الافق ۲۲۶

۱۳۸ نهی عن الصلاة نصف النهار حتی تزول الشمس ۲۲۷

۱۴۳ کان علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه یصلی بنا الفجر و ۲۲۸
نحن نتراءی الشمس مخافة ان تکون طلعت

۱۴۸ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالیٰ ۲۲۹
علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس تھے موذن نے اذان ظہر دینی چاہی
فرمایا ابرد، دیر کے بعد پھر موذن نے اذان دینی چاہی فرمایا ابرد دیر
کے بعد موذن نے سہ بارہ اذان کا ارادہ کیا فرمایا ابرد اور یونہی تاخیر کا
حکم فرماتے رہے حتی ساوی الظل التلول اس وقت اذان کی
اجازت فرمائی اور ارشاد فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے ہے تو
جب گرمی سخت ہو تو ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو

۱۵۱ عن سعد بن ابی وقاص قال سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه ۲۳۰
وسلم عن قول الله تعالیٰ الذین هم عن صلاتهم ساهون قال
هم الذین یؤخرون الصلاة عن وقتها

۱۵۲ عن مصعب بن سعد عن ابیه انه قال سئل رسول الله صلی الله ۲۳۰
تعالیٰ علیه وسلم عن الذین هم فی صلاتهم ساهون قال اضاعة الوقت

۱۵۳ عن زیادة بن عبدالله نخعی قال کنا جلوسا مع علی رضی الله ۲۳۰
تعالیٰ عنه فی المسجد للاعظم فجاء المؤذن فقال یا امیر المومنین فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذلك فقال هذا الکلب یعلمنا السنة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیه جلوسا فحثونا للرکب لنزول الشمس للغروب فتراٰها

۲۱۹ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات ۲۵■
نماز معین کرنے اور ان کا اول آخر بتانے کے لئے دو روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اس کے بعد گزارش کی الوقت مابین هذین الوقتین۔ وقت ان دونوں وقتوں کے بیچ میں ہے۔ اس حدیث میں ابوداؤد و ترمذی و شافعی و طحاوی و ابن حبان و حاکم کے یہاں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلی بی العصر حین کان ظله مثله فلما کان الغد صلی بی الظهر حین کان ظله مثله. (جبرئیل نے) مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا پھر کل ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب شئی کا سایہ اس کے ایک مثل ہوا۔

۲۲۰ ترمذی کے لفظوں ہیں صلی المرة الثانیة الظهر حین کان ظل کل شئی مثله لوقت العصر بالامس.
شافعی کے لفظوں ہیں ثم صلی المرة الاخری الظهر حین کان ظل کل شئی قدر ظله قدر العصر بالامس

۲۲۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاء کم یعلمکم دینکم وفیہ ثم صلی العصر حین رأی الظل مثلہ ثم جاء ہ الغد ثم صلی بہ الظھر حین کان الظل مثلہ

۲۲۲ بزار کے لفظوں ہیں جاء نی فصلی بی العصر حین کان فیئی مثلی ثم جاء بی من الغد فصلی بی الظھر حین کان الفئی مثلی۔

۲۲۳ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظھر۔

۲۲۴ قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال قم فصل ودلک لدلوک الشمس حین مالت فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی الظھر اربعا ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظھر اربعا۔

۲۲۵ قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس الظھر ثم صلی العصر حین کان ظلہ مثلہ قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی الظھر بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالناس الظھر حین کان ظلہ مثلہ۔

۲۲۶ ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظھر فصلی ثم جاء حین کان ظل کل شئی مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاء ہ الغد حین کان ظل کل شئی مثلہ فقال صل الظھر۔

۲۲۷ سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہ کر ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین هذین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ اس حدیث میں نسائی و طحاوی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سأل رجل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن مواقيت الصلاة فقال صل معي فصلى الظهر حين زاغت الشمس والعصر حين كان ظل كل شئ مثله قال ثم صلى الظهر حين كان ظل الانسان مثله۔

۲۲۸ ان سائلا سأل النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم يرد عليه شيئا حتى امر بلالا فاقام الفجر حين انشق الفجر وفيه فلما كان من الغد اقام الظهر في وقت العصر الذي كان قبله وصلى العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسى.

۲۳۱ فلما كان يوم التروية توجهوا الى منى فاهلوا بالحج و ركب ۲۶۰ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بها الظهر و العصر و المغرب و العشاء و الفجر

۲۳۲ ثم اخر الظهر حتى كان قريبا من وقت العصر بالامس ۲۶۰

۲۳۳ وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله مالم ۲۶۰ يحضر العصر

۲۳۴ صلى الظهر و في كل شئ مثله ۲۶۰

۲۳۵ امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک روز نماز عصر ۲۶۱ کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث جبریل سنانا کہ دعا المؤذن لصلاة العصر فنسي عمر بن عبدالعزيز قبل ان يصليها

۲۳۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ ۲۶۱
یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دے، اس پر صحیح بخاری شریف میں
عبداللہ بن عمر سے ہے قال کان رجلا لاینادی حتی یقال له
اصبحت اصبحت

۲۳۷ اسی حدیث میں ہے فانه لا یودن حتی یطلع الفجر ۲۶۱

۲۴۰ حدیث سائل میں ظہر روز اول کی نسبت یوں ہے اقام بالظهر ۲۶۲
حین زالت الشمس و القائل یقول قد انتصف النهار وهو
کان اعلم منهم

۲۴۱ و فی لفظ ابی داؤد، حتی قال القائل انتصف النهار وهو اعلم ۲۶۲

۲۴۲ و فی لفظ، و القائل یقول انتصف النهار او لم و کان اعلم منهم ۲۶۲

۲۴۳ حدیث عبداللہ بن مسعود دربارۂ انکار جمع بین الصلاتین یہ ہے صلی ۲۶۲
الفجر یومئذ قبل میقاتها

۲۴۴ ابوداؤد کے لفظ یوں ہیں صلی صلاة الصبح من الغد قبل وقتها ۲۶۲

۲۴۵ طحاوی کی روایت یوں ہے صلی الفجر یومئذ بغیر میقاتها ۲۶۲

۲۴۶ خود عبداللہ بن مسعود کی ہے ثم صلی الفجر حین طلع الفجر قائل ۲۶۳
یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر، و لوله قال خرجنا
مع عبدالله الی مکة ثم قدمنا جمعا

۲۴۷ عن عبدالرحمٰن النخعی، قال صلی عبدالله باصحابه صلاة ۲۶۳
المغرب فقام اصحابه یترائون الشمس فقال ما تنظرون فقالوا
ننظر اغابت الشمس فقال عبدالله هذا والله الذی لااله الا هو
وقت هذه الصلاة

۲۴۸ عن زید بن ثابت قال تسحرنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۶۳
علیه وسلم ثم قمنا الی الصلاة قلت کم کان قدر ما بینهما قال
خمسین آیة

۲۴۹ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و زید بن ثابت تسحرا فلما ۲۶۳
فرغا من سحورهما قام نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی
الصلاة فصلی قلت لانس کم کان بین فراغهما من سحورهما
و دخولهما فی الصلاة قال قدر ما یقراء الرجل خمسین آیة

۲۵۰ عن زر بن حبیش، قال قلنا لحذیفة ای ساعة تسحرت مع ۲۶۳
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هو النهار الا ان
الشمس لم تطلع

۲۵۱ امام طحاوی کی روایت میں یوں صاف ترہے قلت بعد الصبح غیر ان ۲۶۳
الشمس لم تطلع

۲۵۲ عن انس قال کنا اذا کنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ۲۶۴
وسلم فی السفر فقلنا زالت الشمس او لم تزل صلی الظهر ثم
ارتحل

۲۵۳ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا نزل منزلا لم ۲۶۵
یرتحل حتی یصلی الظهر فقال له رجل و ان کان نصف النهار
قال و ان کان نصف النهار

۲۵۴ عندالنسائی، فقال رجل و ان کانت بنصف النهار قال و ان ۲۶۵
کانت بنصف النهار

۲۵۵ ان شدة الحر من فیح جهنم (فابردوا بالظهر)۔ ۲۶۵

۲۵۹ عن حنظلة الکاتب، قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۶۶
علیه وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعهن
و سجودهن و مواقیتهن و علم انهن حق من عندالله دخل
الجنة او قال وجبت له الجنة او قال حرم علی النار

۲۶۰ خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة من حافظ علی ۲۶۷
الصلوات الخمس علی وضوئهن و رکوعهن و سجودهن و
مواقیتهن

۲۶۱ خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من احسن وضوئهن و ۲۶۷
صلاهن لوقتهن و اتم رکوعهن و خشوعهن کان له علی الله
عهدا ان یغفرله و من لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء
عفرله و ان شاء عذبه

۲۶۲ اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتك خمس صلوٰت و ۲۶۷
عهدت عندی عهدا انه من جاء یحافظ علیهن لوقتهن ادخلته
الجنة و من لم یحافظ علیهن فلا عهد له عندی

۲۶۳ من صلی الصلاةلوقتها فاقام حدها کان له علی عهد ادخله ۲۶۸
الجنة و من لم یصل الصلاة لوقتها و لم یقم حدها لم یکن له
عندی عهد ان شئت ادخلته النار و ان شئت ادخلته الجنة

۲۶۴ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی ۲۶۸
اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے عرض کی
خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا فرماتا ہے
عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا جانتے ہیں تمہارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہیں فرمایا تمہارا رب جل وعلا
فرماتا ہے و عزتی و جلالی لایصلها احد لوقتها الا ادخلته
الجنة و من صلاها لغیر وقتها ان شئت رحمته و ان شئت عذبته

۲۶۵ من صلی الصلوات لوقتها و اسبغ لها وضوئها و اتم لها قیامها ۲۶۸
و خشوعها رکوعها و سجودها خرجت وهی بیضاء مسفرة
تقول حفظك الله کما حفظتنی و من صلاها لغیر وقتها و لم
یسبغ لها وضوء ها و لم یتم خشوعها و لارکوعها و
لاسجودها خرجت سوداء مظلمة تقول ضیعك الله کما
ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء الله لفت کما یلف الثوب
الخلق ثم ضرب بها وجهه

۲۶۶	عن فضالة، قال علمنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فکان فیما علمنی و حافظ علی الصلوات الخمس	۲۶۹
۲۶۷	عن ابن مسعود، قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلاة علی وقتها	۲۶۹
۲۶۸	جاء رجل فقال یا رسول الله ای شیٔ احب الی الله فی الاسلام قال الصلاة لوقتها و من ترک الصلاة فلا دین له و الصلاة عماد الدین	۲۶۹
۲۷۱	جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی ہھذا امرت	۲۷۰
۲۷۲	ان جبریل نزل علی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فصلی و صلی و صلی وصلی وصلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال هکذا امرت	۲۷۰
۲۷۳	فی آخره، ثم قال جبریل مابین هذین وقت صلاة	۲۷۰
۲۷۴	جبریل نے عرض کی، ما بین هذین وقت یعنی امس و الیوم	۲۷۱
۲۷۵	جبریل نے گزارش کی الوقت مابین هذین الوقتین	۲۷۱
۲۷۶	جبریل نے عرض کی الصلاة مابین صلاتك امس و صلاتك الیوم	۲۷۱
۲۷۷	بزار کے یہاں ہے ثم قال مابین هذین وقت	۲۷۱
۲۷۸	جبریل نے گزارش کی مابین هاتین الصلاتین وقت	۲۷۱
۲۷۹	جبریل نے گزارش کی، الصلاة فیما بین هذین الوقتین	۲۷۱
۲۸۰	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت صلاتکم بین ما رأیتم	۲۷۱
۲۸۱	مسلم کے دوسرے طریق میں ہے مابین ما رأیت وقت	۲۷۱
۲۸۲	ترمذی کے یہاں یوں ہے مواقیت الصلاة کما بین هذین	۲۷۲
۲۸۳	حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین هذین	۲۷۲
۲۸۴	ان رجلا اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال مابین صلاتی فی هذین الوقتین وقت کله	۲۷۲
۲۸۵	و لفظ الحجج ثم قال ما بینهما وقت	۲۷۲

۲۸۶	حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مابین ھذین وقت	۲۷۲
۲۸۷	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ضرب فخذى كيف انت اذا بقيت فى قوم يؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت ما تامرنى قال صل الصلاة لوقتها	۲۷۲
۲۸۸	سيكون عليكم بعدى امراء تشغلهم اشياء عن الصلاة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها	۲۷۳
۲۸۹	عن ابن مسعود ، قال قال لى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كيف بكم اذا انت عليكم امراء يصلون الصلاة لغير ميقاتها قلت فما تامرنى اذا ادركنى ذلك يا رسول الله قال صل الصلاة لميقاتها و اجعل صلاتك معهم سبحة	۲۷۳
۲۹۰	ان للصلاة اولا و آخرا و ان اول وقت صلاة الظهر حين تزول الشمس و آخر وقتها حين يدخل وقت العصر، وفيه ان اول وقت المغرب حين تغرب الشمس و ان آخر وقتها حين يغيب الشفق	۲۷۳
۲۹۱	وقت الظهر مالم يحضر العصر و وقت المغرب مالم يسقط ثور الشفق	۲۷۴
۲۹۲	ليس فى النوم تفريط و انما التفريط فى اليقظة و ان تؤخر صلاة حتى يدخل وقت صلاة اخرىٰ	۲۷۴
۲۹۳	عن سعد بن ابى وقاص، قال سألت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قول الله عزوجل الذين هم عن صلاتهم ساهون، قال هم الذين يؤخرون الصلاة عن وقتها	۲۷۴
۲۹۴	عن مصعب بن سعيد عن ابيه انه قال سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الذين هم فى صلاتهم ساهون قال اضاعة الوقت	۲۷۴

۲۹۵	عن ابن عباس، قال وقت الظهر الى العصر ووقت العصر الى المغرب ووقت المغرب الى العشاء و العشاء الى الفجر،	۲۷۵
۲۹۶	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا ما التفریط فی الصلاۃ فرمایا ان تؤخر حتی یجیء وقت الاخریٰ	۲۷۵
۲۹۷	عن ابن عباس، قال لا تفوت صلاۃ حتی یجیء وقت الاخریٰ	۲۷۵
۲۹۹	ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر	۲۷۶
۳۰۰	فی روایۃ، ثم مکث حتی اذا کان مثلہ جاءہ للعصرفقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءہ من الغد حین کان فیء الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر	۲۷۶
۳۰۱	فی روایۃ، اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا	۲۷۶
۳۰۲	جاءہ حین کان ظل کل شیء مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شیء مثلہ فقال صلی الظہر فصلی	۲۷۶
۳۱۶	اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر	۲۸۱
۳۱۷	و لفظ الطبرانی، فکلما اسفرتم بالفجر فانہ اعظم للاجر	۲۸۱
۳۱۸	و لفظ ابن حبان، کلما اصبحتم بالصبح فانہ اعظم لاجورکم	۲۸۱
۳۱۹	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لبلال یا بلال ناد بصلاۃ الصبح الفجر حتی یبصر القوم مواقع نبلھم من الاسفار	۲۸۲
۳۲۰	ما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی شیء کما اجتمعوا علی التنویر	۲۸۲
۳۲۲	اذا اشتد الحر فابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم	۲۸۲

۳۲۳	کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلاۃ و اذا کان البر عجل	۲۸۲
۳۲۴	اذن مؤذن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظہر فقال ابرد ابرد او قال انتظر انتظر و قال شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر ابردوا عن الصلاۃ حتی رأینا فیٔ التلول	۲۸۳
۳۳۲	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاصلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس	۲۸۴
۳۳۶	کان قدر صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الظہر فی الصیف ثلثۃ اقدام الی خمسۃ اقدام	۲۸۶
۴۰۷	حدیث رد شمس کہ حضور پرنور سید الانوار ماہ عرب مہر عجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا، مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا یہاں تک کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے نماز عصر ادا کی۔	۳۱۱
۴۵۶	ان للصلاۃ اولا و آخر و ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر و ان آخر وقتہا حین تطلع الشمس	۴۷۸
۴۵۷	نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس و بعد العصر حتی تغرب۔	۴۷۸
۴۵۸	لا صلاۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس و لا بعد العصر حتی تغرب الشمس	۴۷۹
۴۵۹	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہی عن الصلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس و عن الصلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس	۴۷۹
۴۶۰	من نسی صلاۃ فلیصلہا اذا ذکرہا لا کفارۃ لہا الا ذلک	۴۷۹
۴۶۱	من نسی صلاۃ او نام عنہا فکفارتہا ان یصلیہا اذا ذکرہا	۴۷۹

۳۶۲ و فی آخری، فلیصلها اذا ذکرها فان الله عزوجل یقول اقم الصلاة لذکری ۲۷۹

۳۶۳ و فی لفظ، فلیصلها حین یتنبه لها فاذا کان الغد فلیصلها عند وقتها ۲۸۰

۳۶۴ اذا رقد احدکم عن الصلاة او نسیها ثم فرغ الیها فلیصلها کما کان یصلیها لوقتها ۲۸۰

۳۶۵ اذا ذکرها فلیصلها و لیحسن وضوئه فذلك کفرة و لیس فی شیٔ من ذلك فان ذلك وقتها ۲۸۰

۳۶۶ من نسی صلاة فوقتها اذا ذکرها ۲۸۰

باب اماکن الصلاة

۳۲۸ عن انس قال رأنی عمررضی الله تعالیٰ عنه اصلی الی قبر فنهانی فقال القبر امامك ۲۸۴

۳۲۹ عن انس قال رأنی عمر اصلی عند قبر فقال لی القبر لا تصل الیه قال ثابت فکان انس یاخذ بیدی اذا اراد ان یصلی فیتنحی عن القبور ۲۸۴

۳۳۰ عن حریث بن السائب قال سمعت الحسن یقول بینا انس یصلی الی قبر فناداه عمر القبر القبر وظن انه یعنی القمر فلما رأی انه یعنی القبر تقدم و صلی و جاز القبر ۲۸۴

۳۳۱ اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم و لا تتخذوها قبورا ۲۸۴

۳۳۸ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قوم ثمود کی جائے ہلاک میں نماز نہ پڑھی کہ وہاں عذاب نازل ہوا تھا۔ ۲۸۶

۳۳۹ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب تعریس جب نماز فجر سوتے میں قضا ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ نماز آگے چل کر پڑھو یہاں تمہارے پاس شیطان حاضر ہوا تھا ۲۸۶

٣٤٠ رأى عمر انس بن مالك يصلى عند قبر فقال القبر القبر و لم ٢٨٦
يامره بالاعادة

باب الجمع بين الصلاتين

١٥٣ ان مؤذن بن عمر قال الصلاة قال سر حتى اذا كان قبل غيوب ٢٣٤
الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق فصلى
العشاء ثم قال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان
اذا عجل به امر صنع مثل الذى صنعت فسار فى ذلك اليوم
والليلة مسيرة ثلث

١٥٥ رواه عبدالله بن العلاء عن نافع قال حتى اذا كان عند ذهاب
الشفق نزل فجمع بينهما۔

١٥٦ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الوليد ثنا ابن جابر ثنى نافع قال
خرجت مع عبدالله بن عمر فى سفر يريد اراضاله فاتاه آت
فقال ان صفية بنت ابى عبيد لما بها فانظر ان تدركها فخرج
مسرعا ومعه رجل من قريش يسايره وغابت الشمس فلم
يصل الصلاة وكان عهدى به وهو يحافظ على الصلاة فسما
ابطاء قلت الصلاة يرحمك الله فالتفت الى ومضى حتى اذ
كان فى آخر الشفق نزل فصلى المغرب ثم اقام العشاء وقد
توارى الشفق فصلى بنا ثم اقبل علينا فقال ان رسول الله
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به السير صنع
هكذا۔

١٥٧ اخبرنا عطاف بن خالد المخزومى المدينى قال اخبرنا نافع قال
اقبلنا مع ابن عمر من مكة حتى اذا كان ببعض الطريق استصرخ
على زوجته فقيل له انها فى الموت فامر السير وكان اذا نودى
بالمغرب نزل مكانه فصلى فلما كان تلك الليلة نودى
بالمغرب فسار حتى امسينا فظننا انه نسى فقلنا الصلاة فسار
حتى اذا كان الشفق قرب ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب
الشفق فصلى العشاء ثم اقبل علينا فقال هكذا نصنع مع رسول
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد بنا السير۔

امام عیسی بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفة فی الجمع بین الصلاتین ان یصلی الاول منهما فی آخر وقتها الاخری فی اول وقتها کما فعل عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ورواه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۵۸ عن اسامة بن زید الخبربی نافع وفیه حتی اذا کان عند غیبوبة الشفق فجمع بینهما وقال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع هکذا اذا جد به السیر.

۱۵۹ عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع بینها وبین العشاء قال سالم وکان عبدالله یفعله اذا اعجله السیر یقیم المغرب فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیها رکعتین

۱۶۰ اسی کے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر میں بطریق مذکور وکان عبدالله یفعله اذا عجله السیر تک روایت کر کے فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شهاب قال سالم کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأة صفیة بنت ابی عبید فقلت له الصلاة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتی سار میلین او ثلثة ثم نزل فصلی ثم قال هکذا رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی اذا اعجله السیر۔ وقال عبدالله رأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اعجله السیر (یقیم) یؤخر المغرب فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیها رکعتین۔

١٦١ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبدالله بن رزیع حدثنا یزید بن زریع حدثنا کثیر بن فاروندا قال سألت سالم بن عبدالله عن صلاة ابیه فی السفر وسألناه هل کان یجمع بین شئی من صلاته فی سفره فذکر ان صفیة بنت ابی عبید کانت تحته فکتبت الیه وهو فی زراعة له انی فی آخر یوم من ایام الدنیا واول یوم من الآخرة فرکب فاسرع السیر الیها حتی اذا حانت صلاة الظهر قال له المؤذن الصلاة یا ابا عبدالرحمن فلم یلتفت حتی اذا کان بین الصلاتین نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلاة فقال کفعلك فی صلاة الظهر والعصر ثم سار حتی اذا اشتبکت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم انصرف فالتفت الینا فقال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا حضر احدکم الامر الذی یخاف فوته فلیصل هذه الصلاة۔

١٦٢ اسی حدیث میں دوسرے طریق سے یوں زائد کیا اخبرنا عمدة بن عبدالرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن فاروندا قال سألنا سالم بن عبدالله عن الصلاة فی السفر فقلنا اکان عبدالله یجمع بین شئی من الصلاة فی السفر فقال لا الا بجمع

١٦٣ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء۔

١٦٤ ان علیا کان اذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی (فصلی) المغرب ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول هکذا کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصنع۔

١٦٥ طحاوی بطریق ابی خیثمه عن عاصم الاحول عن بی عثمان راوی قال وفدت انا وسعد بن مالك ونحن ینادی للحج فکنا نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکة۔

١٦٦ نیز امام ممدوح عبدالرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی حجه فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاة الغداة۔

١٦٧ جمع عمر بن الخطاب الظهر والعصر فی یوم مطیر

١٦٨ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر هذه فی آخر وقتها ویعجل هذه فی اول وقتها۔

١٦٩ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی غزوة تبوك اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظهر حتی یجمعها الی العصر فیصلیها جمیعا اذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب ۔ رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیهقی۔ زاد الترمذی بعد قوله اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا .

١٧٠ قال صلیت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثمانیا جمیعا قلت یا ابا الشعثاء اظنه اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلك

١٧١ صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر والعصر جميعا بالمدينة في غير خوف ولاسفر قال ابوالزبير فسألت سعيدا لم فعل ذلك فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال اراد ان لايحرج احد من امته.

١٧٢ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر.

١٧٣ وللطحاوي عن صالح مولىٰ التوامة عن ابن عباس في غير سفر ولامطر

١٧٤ عن ابن عباس رضي الله تعالىٰ عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء.

١٧٥ عن ابن عباس انه صلى بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما شئي والمغرب والعشاء ليس بينهما شئي فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلى مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجدات ليس بينهما شئي.

١٧٦ عن عبدالله بن شقيق ان التاخير كان لاجل خطبة خطبها.

١٧٧ عن ابن عباس في القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

١٧٨ كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة

١٧٩ انما التغريط على من لم يصل الصلاة حتى يجئي وقت الصلاة الاخرىٰ.

١٨٠ قال عبدالله جمع لنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مقيما غير مسافر بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم ترى النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فعل ذلك قال لاد لاتحرج امته ان جمع رجل۔

١٨٢ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر فجمع بينهما ويؤخر المغرب ويعجل العشاء فجمع بينهما.

١٨٣ اذا بادر احدكم الحاجة فشاء ان يؤخر المغرب ويعجل العشاء ثم يصليهما جميعا فعل۔

١٨٤ كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين المغرب و العشاء اذا جدبه السير۔

١٨٥ وفي لفظ لمسلم والنسائي من طريق سالم رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا اعجله السير في السفر يؤخر صلاة المغرب حتى يجمع بينهما وبين الصلاة العشاء.

١٨٦ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء۔ وهو عند مسلم وآخرين بذكر غزوة تبوك.

١٨٧ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين المغرب والعشاء في السفر من غير ان يعجله شئي ولا يظلمه عدو ولا يخاف شيئا.

١٨٨ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب و العشاء۔

١٨٩ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في غزوه تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ما حمله على

ذلك فقال [illegible]

١٩٠ خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عام غزوة تبوك فكان يجمع الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعا ـ الحديث بطوله ـ

١٩١ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك.

١٩٢ عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.

١٩٣ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الصلاتين في غزوة بني المصطلق.

١٩٤ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جد به السير جمع بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء.

١٩٥ جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين المغرب والعشاء قال نعم عام غزونا بني المصطلق.

١٩٦ ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع ولفظ الآخر كان يجمع بين الصلاتين في السفر وللطبراني في معجميه الكبير والاوسط عن عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه قال جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقيل له في ذلك فقال صنعت ذلك لئلا تحرج امتي.

١٩٧ ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر.

١٩٨ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا اراد ان يسير يومه جمع بين الظهر والعصر واذا اراد ان يسير ليله جمع بين المغرب والعشاء.

١٩٩ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع فى غزوة تبوك بين الظهر والعصر و بين المغرب والعشاء.

٢٠٠ عن ابى جحيفة رضى الله تعالىٰ عنه خرج علينا النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ فصلى لنا الظهر والعصر.

٢٠١ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة فصلى بالبطحاء الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٢ خرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٣ خرج بلال فنادى بالصلاة ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فوقع الناس عليه يأخذون منه ثم دخل فاخرج العنزة وخرج رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانى انظر الى وبيض ساقيه فركز العنزة ثم صلى الظهر ركعتين والعصر ركعتين.

٢٠٤ خرج النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فتوضأ وادن بلال ثم ركزت العنزة فتقدم فصلى الظهر ركعتين ثم صلى العصر ركعتين ثم لم يزل يصلى ركعتين حتى رجع الى المدينة.

٢٠٥ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال الا اخبركم عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى السفر قلنا بلى قال كان اذا زاغت الشمس فى منزله جمع بين الظهر والعصر قبل ان يركب واذا لم تزغ له فى منزله سار حتى اذا كانت العصر نزل فجمع بين الظهر والعصر

٢٠٦ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فذکر الحدیث وفیه جمع بین الظهر والعصر فی الزوال.

٢٠٧ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظهر والعصر فاذا جدبه السیر اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بینهما.

٢٠٨ فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر ثم رکب.

٢٠٩ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر جمیعا ثم ارتحل.

٢١٠ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظهر والعصر جمیعا.

٢١١ ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما حین جمع بین المغرب والعشاء (فی السفر) سار حتی غاب الشفق.

٢١٢ عن ابیه قال کنت مع عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما بطریق مکة فبلغه عن صفیة بنت ابی عبید شدة وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمة جمع بینهما فقال انی رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر اخر المغرب وجمع بینهما.

٢١٣ ان ابن عمر کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء بعد ان یغیب الشفق و یقول ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا جد به السیر جمع بین المغرب و العشاء.

٢١٤ ان ابن عمر استصرخ علی صفیة وهو بمکة فسار حتی غربت الشمس وبدت النجوم فقال ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا عجل به امر فی سفر جمع بین هاتین الصلاتین فسار حتی غاب الشمس (الشفق) فنزل فجمع بینهما.

٢١٥ ان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما استصرخ على صفية بنت ابى عبيد وهو بمكة فاقبل الى المدينة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم وكان رجل يصحبه يقول الصلاة الصلاة وقال له سالم الصلاة فقال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا عجل به السير فى سفر جمع بين هاتين الصلاتين وانى اريد ان اجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما.

٢١٦ عن الليث قال قال ربيعة يعنى كتب اليه حدثنى عبدالله بن دينار قال غابت الشمس وانا عند عبدالله بن عمر فسرنا فلما رأيناه قد امسى قلنا الصلاة فسار حتى غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انه نزل فصلى الصلاتين جميعا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جده السير صلى صلاتى هذه يقول يجمع بينهما بعد ليل.

٢١٧ عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه استغيث على بعض اهله فجد به السير و اخر المغرب حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ثم اخبر هم ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يفعل ذلك اذا جدبه السير.

٢١٨ عن اسمعيل بن عبدالرحمن شيخ من قريش قال صحبت ابن عمر الى الحمى فلما غربت الشمس هبت ان اقول له الصلاة فسار حتى ذهب بياض الافق وفحمة العشاء ثم نزل فصلى المغرب ثلث ركعات ثم صلى ركعتين على اثرهما قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يفعل.

٢٢٩ عن اسمٰعيل بن ابى ذويب قال كنت مع ابن عمر فلما غربت ٢٥٩
الشمس ان يقول الصلاة فسار حتى دهست فحمة العشاء و
رأيا بياض الافق فنزل فصلى ثلثا المغرب و اثنتين العشاء و قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل،

٢٣٠ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ارتحل قبل ان ٢٥٩
تزيغ الشمس اخر الظهر الى وقت العصر ثم يجمع بينهما و اذا
زاغت صلى الظهر ثم ركب و هبط قتيبة ثم نزل فجمع بينهما
فان زاغت الشمس قبل ان يرتحل صلى الظهر ثم ركب

٢٣٨ اخر الظهر حتى يدخل اول وقت العصر ثم يجمع بينهما ٢٦١

٢٣٩ يؤخر المغرب حتى يجمع بينها و بين العشاء حين يغيب الشفق ٢٦١

٢٥٦ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم غابت له الشمس ٢٦٥
بمكة فجمع بينهما بسرف، و فى لفظ، غابت الشمس و
رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمكة فجمع بين
الصلاتين بسرف، عن هشام بن سعد قال بينهما عشرة اميال
يعنى بين مكة و سرف۔

٢٥٧ عن يحيىٰ بن سعيد انه قال سالم بن عبدالله ماانشد ما رأيت ٢٦٦
اباك اخر المغرب فى السفر فقال سالم غربت الشمس و نحن
بذات الجيش فصلى المغرب بالعقيق

٢٥٨ اصبح النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بملل ثم راح و تعشى ٢٦٨
بسرف

٢٩٨ عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه انه كتب فى الآفاق ٢٧٥
ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاة و اخبرهم ان الجمع بين
الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر

۳۰۳ عن عبدالله قال مارأيت النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى ۲۷۶
صلاة لغير ميقاتها الا صلاتين جمع بين المغرب و العشاء و
صلى الفجر قبل ميقاتها۔

۳۰۴ عن عبدالله قال مارأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۲۷۷
صلى صلاة الا لميقاتها الا صلاتين صلاة المغرب و العشاء
بجمع و صلى الفجر يومئذ قبل ميقاتها۔

۳۰۵ عن الاعمش بهذا الاسناد قال قبل وقتها بغلس ۲۷۷

۳۰۶ ما جمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بين المغرب و ۲۷۷
العشاء قط في السفر الا مرة

۳۰۷ عن ابي قتادة العدوي قال سمعت قراءة كتاب عمر بن ۲۷۸
الخطاب رضي الله تعالىٰ عنه ثلث من الكبائر الجمع بين
الصلاتين و الفرار من الزحف و النهبة

۳۰۸ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلي الصلاة ۲۷۸
لوقتها الا بجمع و عرفات

۳۰۹ ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جمع بين المغرب و العشاء ۲۷۸
بجمع

۳۱۰ كان عبدالله بن مسعود رضي الله تعالىٰ عنه يقول لا جمع بين ۲۷۹
الصلاتين الا بعرفة الظهر و العصر

۳۲۱ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزدلفہ میں حضور کے مغرب کو ۲۸۲
بوقت عشاء اور فجر کو اول وقت پڑھنے کی نسبت فرمایا ان هاتين
الصلاتين حولتا عن وقتيهما في هذا المكان

باب التهجد

۴۴۴ ن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ما من امرئ ۳۰۹
تكون له صلاة الليل يغلبه عليه نوم الا كتب الله له اجر صلاته
و كان نومه عليه صدقة

٢٣٥	من اتى فراشه وهو ينوى ان يقوم يصلى من الليل فغلبته عيناه حتى اصبح كتب له ماتوى و نومه صدقة عليه من ربه عزوجل	٣٠٩
٢٣٨	عليكم بقيام الليل فانه داب الصلحين قبلكم و قربة الى الله تعالىٰ و مبهاة عن الاثم و تكفير السيئات و مطردة للداء عن الجسد	٣١٠
٢٥٢	يحسب احدكم اذا قام من الليل يصلى حتى يصبح انه تهجد انما التهجد المرء يصلى الصلاة بعد رقدة	٣١٢
٢٥٣	يا عبدالله لاتكن مثل فلان كان يقوم الليل فترك قيام الليل	٣١٢
٣٢٣	ثلث هن على فرائض و هن لكم سنة الوتر و السواك و قيام الليل	٣٣٣
٣٢٤	امر صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقيام الليل وكتب عليه دون امته	٣٣٣
٣٢٥	ما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل	٣٣٣
٣٢٨	عن عبدالله بن سفيٰن سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى فى بيتى قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين و كان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين و يصلى بالناس العشاء و يدخل بيتى فيصلى ركعتين، ثم ذكرت صلاة الليل و الوتر الى ان قالت و كان اذا طلع الفجر صلى ركعتين، زاد ابوداؤد ثم يخرج فيصلى بالناس صلاة الفجر	٣٣٣
٣٣١	ان الله عزوجل افترض قيام الليل فى اول هذه السورة (المزمل) فقام نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حولا و امسك الله خاتمها اثنى عشرا شهرا فى السماء حتى انزل الله فى آخر هذه السورة التخفيف فصار قيام الليل تطوعا بعد فريضة	٣٣٤

٣٣٢ قال (ای سعد بن هشام) قلت حدثنی من قیام اللیل قالت ٣٣٥
الست تقراء یا ایها المزمل قال قلت بلی قالت فان اول هذه
السورة نزلت فقام اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه
وسلم حتی انتفخت اقدامهم و حبس خاتمتها فی السماء اثنی
عشر شهرا ثم نزل اخرها فصار قیام اللیل تطوعا بعد فریضة

٣٣٣ کانت صلاته صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی شهر رمضان ٣٣٥
وغیره ثلث عشر رکعة باللیل عنها رکعتا الفجر

٣٣٤ افضل الصلاة بعد المریضة صلاة اللیل ٣٣٦

٣٣٢ اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا ٣٣٧

٣٣٦ قام النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی تورمت قدماه فقیل له ٣٣٨
قد غفر الله لك ماتقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا اکون عبدا
شکورا

٣٣٧ ن بی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یقوم من اللیل حتی ٣٣٩
تنفطر قدماه فقالت عائشة لم تصنع هذا یا رسول الله وقد
غفر الله لك ما تقدم من ذنبك و ما تأخر قال افلا احب ان
اکون عبدا شکورا

٣٥٣ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی نماز میں ابو بکر صدیق ٣٤١
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت پست آواز سے پڑھتے دیکھا اور فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت بلند آواز سے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
دیکھا کہ کچھ ایک سورت سے پڑھا اور کچھ دوسری سورت سے لیا حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں صاحبوں سے وجہ دریافت
فرمائی صدیق اکبر نے عرض کی قد اسمعت من ناجیت یا رسول
الله، فاروق اعظم نے عرض کی یارسول اللہ لوقظ الوسنان و اطرد
الشیطان، بلال نے عرض کی کلام طیب یجمعه الله بعضه الی
بعض یا رسول الله، فرمایا کلکم قد اصاب

باب القنوت

٣١٢ عن ام عبدالله قالت رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ٣١٣
وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

۳۶۱	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقنت فى الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم	۴۴۴
۳۶۲	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم او دعا على قوم	۴۴۴
۳۶۳	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قنت شهرا يدعو على احياء من احياء العرب ثم تركه، فى رواية فى صلاة الصبح	۴۴۴
۳۶۴	طارق انجعی دربارۂ انکار قنوت فجر (جس طرح معمول شافعیہ ہے) نسائی نے اس طرح روایت کی کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ کے پیچھے نماز پڑھی کسی نے قنوت نہ پڑھی وہ بدعت ہے	۴۴۵
۳۶۵	ایک روایت میں یوں ہے کہ ان کے صاحبزادے سعد ابومالک نے ان سے پوچھا آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و خلفائے اربعہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں کیا وہ فجر میں قنوت پڑھتے تھے فرمایا نئی نکالی ہوئی ہے	۴۴۵
۳۶۶	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن القنوت فى الفجر	۴۴۵
۳۶۷	بہتر نماز طول قنوت ہے یعنی جس میں قیام دیر تک ہو	۴۴۵
۳۷۰	ما زال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقنت فى الصبح حتى فارق الدنيا	۴۴۶
۳۷۱	لم يقنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الصبح الاشهرا ثم تركه لم يقنت قبله و لا بعده۔ و لفظ حماد لم ير قبل ذلك و لا بعده	۴۴۶
۳۷۳	ان قوما يزعمون ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لم يزل يقنت فى الفجر فقال (انس) كذبوا انما قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا واحدا يدعو على احياء من المشركين	۴۴۷
۳۷۴	عن على، انه لما قنت فى الصبح انكر الناس عليه فقال استنصرنا على عدونا	۴۴۷

٣٧٥ قال ابراهيم و ان اهل الكوفة انما احدثوا القنوت عن على قنت يدعو على معوية حين حاربة و اما اهل الشام فانما احدثوا القنوت عن معوية قنت يدعو على حين على حاربه ٤٤٧

٣٧٧ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اسلم سالمها الله و غفار غفر الله لها اما و الله ما انا قلته و لكن الله قاله ٤٤٧

٣٧٨ ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كا اذا رفع راسه من الركعة الاخرة يقول اللهم نج عياش بن ابى ربيعة اللهم انج سلمة بن هشام اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج المستضعفين من المومنين اللهم اشد وطاتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسنى يوسف و ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال غفار غفر الله و اسلم سالمها الله ٤٤٨

٣٨٣ قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا على علة قبائل من الكفار ٤٥١

٣٨٤ قنت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا يدعو على رعل و ذكوان ٤٥١

٣٨٥ قنت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم شهرا بعد الركوع فى صلاة الصبح يدعو على رعل و ذكوان و يقول عصية عصت الله و رسوله ٤٥٢

٣٨٦ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قنت بعد الركعة فى صلوات شهرا اذ قال سمع الله لمن حمده يقول فى قنوته اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم نج سلمة بن هشام اللهم نج عياش بن ابى ربيعة اللهم نج المستضعفين من المومنين اللهم اشدد و طاتك على مضر اللهم اجعلها عليهم سنين كسنى يوسف قال ابوهريرة ثم رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ترك الدعاء بعد فقلت ارى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ترك الدعاء لهم قال فقيل و ماتراهم قد قدموا ٤٥٢

باب الاشارة فى التشهد

٢٠ عن عبدالله بن عمر قال فيه وضع (يريد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم) كفه اليسرى على فخذه اليسرىٰ و قبض اصابعه كلها و اشار باصبعه التى تلى الابهام ٤٤٢

٢١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاشارة باليد اشد ٣٣٢
على الشيطان من الحديد

٢٢ عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال هي مذعرة للشيطان ٣٣٢

٢٣ ان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عقد في جلوس التشهد ٣٣٣
الخنصر و البنصر ثم حلق الوسطى بالابهام و اشار بالمسبحة

باب الدعاء بعد السلام

٨٥ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا انصرف من ٣٥٨
صلاته استغفر ثلثا و قال اللهم انت السلام و منك السلام
تباركت يا ذوالجلال والاكرام

٨٦ عن الاسود العامري عن ابيه قال صليت مع رسول الله صلى ٣٥٨
الله تعالىٰ عليه وسلم الفجر فلما سلم انصرف و رفع يديه و
دعا

٨٧ كتب معوية الى مغيرة بن شعبة اخبرني بشئ سمعته من رسول ٣٥٨
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال كان رسول الله صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم اذا قضى الصلاة قال لا اله الا الله وحده
لاشريك له له الملك و له الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم
لا مانع لما منعت و لا معطي لما منعت و لاينفع ذا الجد منك
الجد

٨٨ ان كعبا حلف له بالله الذي خلق البحر لموسىٰ انا لنجد في ٣٥٩
التوراة ان داؤد نبي الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا
انصرف من صلاته قال اللهم اصلح لي ديني الذي جعلته لي
عصمة و اصلح لي دنياي التي جعلت فيها معاشي اللهم اني
اعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بعفوك من نقمتك
واعوذ بك منك لامانع لماأعطيت و لا معطي لما منعت و لا
ينفع ذا الجد منك الجد قال و حدثني كعب ان صهيبا حدثه ان
محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقولهن عند انصرافه
من الصلاة

٨٩	عن براء بن عازب، كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم احببنا ان نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه قال فسمعته يقول رب قني عذابك يوم تبعث او تجمع عبادك	٣٥٩
٩٠	كان النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا صلى و فرغ من صلاته مسح بيمينه على رأسه و قال بسم الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم اللهم اذهب عني الهم و الحزن	٣٥٩
٩١	عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال ما من عبد بسط كفيه في دبر كل صلاة ثم يقول اللهم الهي واله ابراهيم و اسحق و يعقوب واله جبريل و ميكائيل اسرافيل اسئلك ان تستجيب دعوتي فاني مضطر و تعصمني في ديني فاني مبتلى و تنالني برحمتك فاني مذنب و تنقي عني الفقر فاني متمسكن الا كان حقا على الله عزوجل ان لايرد يديه خائبتين	٣٦٠
٩٣	اذ صليت الصبح فقل قبل ان تتكلم من الناس اللهم اجرني من النار سبع مرات فانك ان مت من يومك ذالك كتب الله لك جوارا من النار	٣٦٣
٩٤	كان رسول الله لا يقعد الا بمقدار ما يقول اللهم انت السلام الخ	٣٦٣
٩٥	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذ اسلم من صلاته قال بصوته الا على لا اله الا وحده لاشريك له الملك و له الحمد وهو على كل شئ قدير و لاحول و لا قوة الا بالله و لا نعبد الا اياه النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن مخلصين له الدين و لوكره الكافرون	٣٦٣
٣٧٦	اللهم لاقابض لما بسطت و لا باسط لما قبضت ولامانع لما اعطيت و لا معطي لما منعت و لاهادي لمن اضللت و لا مضل لمن هديت و لا مقرب لما باعدت و لا مباعد لما قربت	٣٣٨

٤٨٦ قال ابن مسعود، لا يجعل احدكم للشيطان من صلاته يرىٰ ان ٤٨٧
حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه لقد رأيت رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره

٥١٧ الصلاة مثنىٰ مثنىٰ تشهد فى كل ركعتين و تخشع و تضرع ٥٠٥
تمسكن و تقنع يديك يقول ترفعها الى ربك مستقبلا ببطونهما
وجهك وتقول يا رب يارب من لم يفعل ذلك فهى كذا و كذا

٥١٨ فى رواية، فمن لم يفعل ذلك فهو خداج ٥٠٥

٥١٩ عن ابى امامة قلنا يا رسول الله اى الدعاء اسمع قال جوف ٥٠٥
الليل الآخر و دبر الصلوات المكتوبات

باب السترة

١ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان تركز الحربة قدامه يوم ٣٣٧
العطر و النحر ثم يصلى

٢ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يغدو الى المصلى و العنزة ٣٣٧
بين يديه تحمل و تنصب بالمصلى بين يديه فيصلى اليها

٣ و ذلك لان المصلى كان فضاء ليس فيه شئ يستر به ٣٣٧

٢٢٨ لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يقف اربعين ٣٠٢
خيرا له من ان يمر بين يديه

٢٢٩ لو يعلم احدكم ماله فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى ٣٠٢
الصلاة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التى خطاها

٢٣٠ لو يعلم المار بين يدى المصلى لاحب ان يكسر محمله و لايمر ٣٠٢
بين يديه

٢٣١ اذا صلى احدكم الى شئ يستره من الناس فاراد احد ان يجتاز ٣٠٣
بين يديه فليدفعه فان ابى فليقاتله فانما هو شيطان

باب الجمعة

٢٥٣ عن سهل بن سعد قال ما كنا نقيل و لا نتغدى الا بعد الجمعة ٣١٢

۲۵۵ و فی لفظ، کنا نصلی مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۳۱۲
الجمعة ثم تکون القائلة

۲۵۶ عن انس کنا سکر الی الجمعة ثم نقیل ۳۱۳

۴۷۷ من قال یوم الجمعة لصاحبه فقد لغا و من لغا فلیس له فی ۳۸۴
الجمعة تلك شیٔ

۴۷۸ اذا قلت لصاحبك یوم الجمعة انصت و الامام یخطب فقد ۳۸۴
لغوت

۴۷۹ مثل الذی یتکلم یوم الجمعة و الامام یخطب مثل الحمار ۳۸۵
یحمل اسفارا و الذی یقوله انصت لاجمعة له

۴۸۱ لا جمعة و لاتشریق و لاصلوة فطر و لااضحیٰ الا فی مصر ۳۸۵
جامع او مدینة عظیمة

۴۸۲ عن ابن عمر انه کان اذا کان بمکة فصلی الجمعة تقدم فصلی ۳۸۵
رکعتین ثم تقدم فصلی اربعا (وفیه) فقال کان رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم یفعل ذلك

۴۸۳ عن ابی عبدالرحمن السلمی قال قدم علینا عبدالله (یعنی ابن ۳۸۶
مسعود) فکان یصلی بعد الجمعة اربعا فقدم بعده علی رضی
الله تعالیٰ عنه فکان اذا صلی الجمعة صلی بعدها رکعتین و
اربعا فاعجبنا فعل علی فاخترناه

۴۸۵ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من مس الحصیٰ فقد لغا ۳۸۷

۴۸۷ ان الجمعة عرضت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو ۳۸۸
بمکة قبل الهجرة (هذا مرجوح)

۴۸۸ کان الناس یتبذلون الجمعة من منازلهم و العوالی فیاتون فی ۳۸۷
العبار فیصیبهم العبار فیخرج منهم العرق

باب اذان الجمعة

۵۰۵ عن السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان یودن بین ۴۹۸
یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی
المنبر یوم الجمعۃ علی باب المسجد و ابی بکر و عمر

باب الدعاء بین الخطبتین

۴۹۶ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارۂ ساعت جمعہ فرمایا ۴۹۴
ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلاۃ

۴۹۷ دوسری حدیث میں فرمایا، شروع خطبہ سے ختم خطبہ تک ہے ۴۹۴

۴۹۸ ابو موسیٰ سے مروی کہ خروج امام سے ختم نماز تک ہے ۴۹۴

۴۹۹ شعبی نے، خروج امام سے ختم خطبہ تک اس کا وقت بتایا ۴۹۴

۵۰۰ اسی طرح امام حسن بصری سے مروی ہوا ۴۹۴

۵۰۱ ابن عباس نے اذان سے نماز تک رکھا ۴۹۴

۵۰۲ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقراء فی جلوسہ ۴۹۴
کتاب اللہ

۵۰۳ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب خطبتین یقعد ۴۹۵
بینھما

۵۰۴ عن انس قال بینما النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یخطب یوم ۴۹۵
الجمعۃ اذا قام رجل فقال یا رسول اللہ ھلک الکراع و ھلک
الشاۃ فادع اللہ ان یسقینا فمد یدیہ و دعا

باب العیدین

۵۰۵ قد امر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باخراج الحیض و ذوات ۴۹۶
الخدور یوم العیدین فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم و
تعتزل الحیض المصلی قالت امراۃ یا رسول اللہ احدنا لیس
لھا جلباب قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لتلبسھا صاحبتھ
من جلبابھا

٤٨٤ عن ابن عباس، قال خرجت مع النبي صلى الله تعالىٰ عليه ٤٨٦
وسلم يوم فطر او اضحى فصلى ثم خطب ثم اتى النساء
فوعظهن و ذكرهن و امرهن بالصدقة

٥٠٩ عن ابراهيم قال كانت الصلاة في العيدين قبل الخطبة ثم يقف ٥٠٢
الامام على راحلته بعد الصلاة فيدعو و يصلي بغير اذان و
الاقامة

٥٢٣ تخرج العواتق وذوات الخدور و الحيض و يعتزل الحيض ٥٠٦
المصلى و يشهدن الخير و دعوة المسلمين

٥٢٤ كنا نومران نخرج يوم العيد حتى تخرج البكر من خدرها حتى ٥٠٧
تخرج الحيض فيكن خلف الناس فيكبرون بتكبيرهم و يدعون
بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم و طهرته

٥٢٥ عن ابن عباس، انه سمع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٥٠٧
يقول اذا كانت غداة الفطر بعث الله عزوجل للملئكة (الى ان
قال) و يقول يا عبادي سلوني فوعزتي وجلالي لاتسألوني
اليوم شيأ في جمعكم لآخرتكم الا اعطيتكم ولا لدنياكم
الا نظرت لكم فوعزتي لاسترن عليكم عثراتكم ماراقبتموني
فوعزتي وجلالي لا اخزيكم و لا افضحكم بين اصحاب
الحدود و انصرفوا مغفورا لكم قد ارضيتموني و رضيت عنكم

٥٤٣ عن عبد الله بن السائب، قال حضرت العيد مع رسول الله صلى ٥١٢
الله تعالىٰ عليه وسلم فصلى بنا العيد ثم قال قد قضينا الصلاة
فمن احب ان يجلس للخطبة فليجلس و من احب ان يذهب
فليذهب

٥٤٤ صلى (يعني النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم) ثم خطب ثم اتى ٥١٣
النساء و معه بلال فوعظهن و ذكرهن و امرهن بالصدقة
فرأيتهن ان يهوين بايديهن يقذفنه في ثوب بلال ثم انطلق هو و
بلال الى بيته

۵۴۵ ثم خطب الناس بعد فلما فرغ نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نزل فاتی النساء فذکرهن ۵۱۳

۵۴۸ عن ابن عباس، قال شهدت صلاة الفطر مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمن رضی الله تعالیٰ عنهم فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم یخطب ۵۱۳

۵۴۹ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یصلی فی الاضحیٰ و الفطر ثم یخطب بعد الصلاة ۵۱۳

۵۵۰ خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم اضحیٰ فصلی العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجهه و قال۔ الحدیث ۵۱۳

۵۵۱ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی یوم النحر ثم خطب ۵۱۵

۵۵۲ صلی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح ۵۱۵

۵۵۳ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ابوبکر و عمر یصلون فی العیدین قبل الخطبة ثم یخطبون ۵۱۵

۵۵۴ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یخرج یوم العید فیصلی رکعتین ثم یخطب ۵۱۵

۵۵۵ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج یوم الفطر و الاضحی الی المصلی فاول شیٔ یبداءُ به الصلاة ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس و الناس جلوس علی صفوفهم فیعظهم و یوصیهم و یأمرهم فان کان یرید ان یقطع بعثا قطعه او یأمر بشیٔ امر به ثم ینصرف ۵۱۵

۵۵۹ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان لا یخرج یوم الفطر حتی یأکل و کان لا یأکل یوم النحر حتی یصلی ۵۱۷

۵۶۰ فی روایه، حتی یرجع فیأکل من اضحیته ۵۱۸

٥٦١ عن ابن عباس قال من السنة ان لايخرج يوم الفطر حتى يطعم ٥١٨
ولا يأكل يوم النحر حتى يرجع

باب الصفوف

٣٣٩ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله ٢٣٩
٨ من وصل صفا وصله الله و من قطع صفا قطعه الله ٣٣٩
١١ خير صفوف الرجال اولها و شرها آخرها و خير صفوف ٣٣
النساء آخرها و شرها اولها
١٣ اخروهن من حيث اخرهن الله ٣٣
١٦ عن معوية بن قرة عن ابيه قال كنا نهى ان نصف بين السوارى ٣٣١
على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ونطرد عنها
طردا
١٧ عن عبدالحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء ٣٣١
فاضطرنا الناس فصلينا بين السواريتين فلما صلينا قال انس بن
مالك كنا نتقى على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم
١٨ لاتصفوا بين الاساطين و اتموا الصفوف ٣٣٢
٨٠ حديث نعمان بن بشير، رأيت الرجل منا يلزق كعبه بكعب ٣٥٦
صاحبه
٨١ حديث انس، كان احدنا يلزق منكبه بمنكب صاحبه و قدمه ٣٥٧
بقدم صاحبه
٢١٩ اقيموا صفوفكم و تراصوا فاني اريكم من وراء ظهرى ٣٩٩
٢٢٠ اتموا الصفوف فاني اركم خلف ظهرى ٤٠٠
٢٢١ سدوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف ٤٠٠
٢٢٢ راصوا الصفوف فان الشيطان يقوم في الخلل ٤٠٠

٢٢٣ راصوا صفوفكم و قاربوا بينها و حاذو بالاعناق فوالذى نفسى ٣٠٠
بيده انى لارى الشياطين تدخل من خلل الصف كانها الحذف

٢٢٤ اقيموا صفوفكم و تراصوا فوالذى نفسى بيده انى لارى ٣٠٠
الشياطين بين صفوفكم كانها غنم غفر

٢٢٥ اقيموا الصفوف فانما يصفون بصفوف الملئكة و حاذوا بين ٣٠١
المناكب و سدوا الخلل ولينوا بايدى اخوانكم و لاتذروا
فرجات للشياطين و من وصل صفا وصله الله و من قطع صف
قطعه الله۔

٢٢٦ خرج علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال الا ٣٠١
تصفون كما تصف الملئكة عند ربها فقلنا يا رسول الله كيف
تصف الملئكة عند ربها قال يتمون الصف الاول و يتراصون
فى الصف

٢٢٧ من نظر الى فرجة فى الصف فليسدها بنفسه فان لم يفعل فمر ٣٠٢
مار فلتخط على رقبته فانه لا حرمة له

٢٨٣ عبادالله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم ٣١٩

٢٨٤ اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى ٣١٩
الصف المؤخر

٢٨٥ ان الله و ملئكة يصلون على الذين يصلون الصف و من سد ٣٢٠
فرجة رفعه الله بها درجة

٢٩٣ ليلينى منكم اولو الاحلام و النهى ٣٢٢

٣١٣ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم توسطوا الامام و سدوا الخلل ٣٢٧

باب الجماعة

٢٤٥ اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل اعمىٰ فقال يا رسول ١٧٨
الله ليس لى قائد يقودنى الى المسجد فسأل رسول الله صلى
الله تعالىٰ عليه وسلم ان يرخص له فيصلى فى بيته فرخص له
فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال
فاجب

۲۳۲ عن ابی هریرة قال اقیمت الصلاة وعدلت الصفوف فخرج الینا ۱۷۸
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما قام فی مصلاه ذکر
انه جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا و
راسه یقطر فکبر فصلینا معه

۲۳۵ حدیث میں سنت اقدس یوں مروی ہے کہ جب لوگ جلد حاضر ۲۸۱
ہوتے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد نماز پڑھ لیتے اور
حاضری میں دیر ملاحظہ فرماتے تو تاخیر فرماتے اور کبھی سب لوگ
حاضر ہو جاتے اور تاخیر فرماتے، یہاں تک کہ ایک بار نماز عشاء میں
تشریف آوری کا بہت انتظار طویل صحابۂ کرام نے کیا بہت دیر کے
بعد مجبور ہو کر امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے در
اقدس پر عرض کی عورتیں اور بچے سو گئے اس کے بعد حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا روئے زمین پر تمہارے
سوا کوئی نہیں جو اس نماز کا انتظار کرتا اور تم نماز ہی میں ہو جب تک
نماز کے انتظار میں رہو۔

۲۳۳ من صلی العشاء فی الجماعة فکانما قام نصف لیلة و من صلی ۴۰۶
الصبح فی جماعة فکانما صلی اللیل کله

۲۳۴ اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل اعمیٰ فقال یا رسول ۴۰۶
الله انه لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسأل رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یرخص له فیصلی فی بیته
فرخص فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة فقال نعم
قال فاجب ۔

۲۳۵ عن ابن ام مکتوم قلت یا رسول الله ان المدینة کثیرة الهوام و ۴۰۷
السباع قال تسمع حی علی الصلاة حی علی الفلاح قال نعم
قال فحیهلا

٢٣٦ و فی روایة، ایسعنی ان اصلی فی بیتی قال اتسمع الاقامة قال ٣٠٧
نعم قال فأتها۔

و فی اخری، قال فلا تجدها و لم یرخص له

٢٣٧ و فی روایة، سأل ان یرخص له فی صلاة العشاء و الفجر قال ٣٠٧
هل تسمع الاذان قال نعم مرة او مرتین فلم یرخص له فی ذلك

٢٣٨ جاء رجل ضریر الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فیه ٣٠٨
ایبلغك النداء قال نعم (قال) فاذا سمعت اجب

٢٣٩ و فی لفظ، قال اتسمع الاذان قال نعم قال فأتها و لو حبوا ٣٠٨

٢٤٠ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ادرك الاذان فی ٣٠٨
المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وهو لایریدالرجعة فهو
منافق

٢٤١ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یسمع النداء فی ٣٠٨
مسجدی هذا ثم یخرج منه الالحاجة لایرجع الیه الا منافق

٢٤٢ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لا یخرج من المسجد ٣٠٩
احد بعد النداء الا منافق الا لعذر اخرجته حاجة وهو یرید
الرجوع

٢٤٣ قال ابن مسعود فی المتخلفین عن الجماعات لو ترکتم سنة ٣٠٩
نبیکم لکفرتم

٢٤٤ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمن بن ابی حثمة فی صلاة الصبح ٣١٠
و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن بین السوق و
المسجد النبوی فمر علی الشفاء ام سلیمن فقال لها لم ار
سلیمن فی الصبح فقالت انه قد بات یصلی فعلمته عیناه فقال
عمر لان اشهد صلاة الصبح فی الجماعة احب الی من قوم
لیلة

۲۴۷	عن سليمن بن ابى حثمة عن امه الشفاً قالت دخل على عمر و عندى رجلان نائمان معى زوجها ابا حثمة و ابنها سليمن فقال اما صليا الصبح قلت لم يزالا يصليان حتى اصبحا فصليا الصبح و ناما فقال لان اشهد الصبح فى جماعة احب الى من قيام ليلة	۴۱۰
۲۴۹	الجفاً كل الجفا و الكفر و النفاق من سمع منادى الله ينادى الى الصلوات فلا يجيبه	۴۱۱
۲۵۸	يحسب المومن من الشقاً و الخيبة ان يسمع المؤذن يثوب بالصلاة فلا يجيبه	۴۱۳
۲۵۹	قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ليس صلاة اثقل على المنافقين من الفجر و العشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما و لو حبوا لقد هممت ان آمر المؤذن فيقيم ثم امر رجلا يؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق على من لايخرج الى الصلاة بعد۔	۴۱۳
۲۶۰	انه عليه الصلاة و السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد و قد صلى اهل المسجد رجع الى منزله فجمع اهله و صلى۔	۴۱۴
۲۶۱	ان اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كانوا اذا فاتتهم الجماعة فى المسجد صلى فى المسجد فرادىٰ	۴۱۴
۲۶۳	عن انس نفسه انه جاء الى مسجد قد صلى فاذن و اقام و صلى جماعة	۴۱۴
۲۶۴	ان رجلا دخل المسجد و قد صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم باصحابه فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من يتصدق على ذا فيصلى معه فقام رجل من القوم فصلى معه۔ و فى بعضها ان ذلك المتصدق على الرجل ابوبكر صديق رضى الله تعالى عنه۔	۴۱۵

۲۶۵	اذا جئت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس و ان کنت قد صلیت	۳۱۵
۲۶۸	اذا جئت الصلاة فوجدت الناس فصل معهم و ان کنت قد صلیت	۳۱۶
۲۶۹	اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة فصلیا معهم فانها لکما نافلة	۳۱۶
۲۷۰	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ذلك له سهم جمع	۳۱۶
۲۷۱	سیکون علیکم بعدی امراء تشغلهم اشیاء عن الصلاة لوقتها حتی یذهب وقتها فصلوا الصلاة لوقتها فقال رجل یا رسول الله اصلی معهم قال نعم ان شئت۔	۳۱۷
۲۷۲	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کیف انت اذا کانت علیك امراء یمیتون الصلاة او قال یؤخرون الصلاة عن وقتها قال قلت فما تامرنی قال صل الصلاة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل فانها لك نافلة	۳۱۷
۲۷۳	فی روایة و اجعلوا صلاتکم معهم تطوعا	۳۱۷
۲۷۴	اذا صلیت فی رحلك ثم ادرکت فصلها الا الصبح و المغرب	۳۱۷
۲۷۵	اذا صلی احدکم فی رحله ثم ادرك الصلاة مع الامام فلیصلها فانها له نافلة	۳۱۸
۲۷۶	عبداللہ بن عمر کا ارشاد جب ان سے پوچھا گیا میں ان دونوں میں کس کو اپنی نماز یعنی فرض تصور کروں فرمایا و ذلك الیك انما ذلك الی الله عزوجل یجعل ایتهما شاء	۳۱۸
۲۸۱	عن ابن مسعود، لقد رأیتنا و ما یتخلف عنها الا منافق معلوم النفاق	۳۱۹
۲۸۲	و ایضاً، لو ترکتم سنة نبیکم لضللتم	۳۱۹
۲۸۶	انکم فی صلاة ما انتظرتم الصلاة	۳۲۰

۲۸۸ حدیث ابن عمر میں ہے، اصلی فی بیتی ثم ادرك الصلاة فی المسجد مع الامام ۴۲۰

۲۸۹ حدیث ابو ایوب میں ہے، یصلی (احدنا) فی منزله الصلاة ثم یأتی المسجد فتقام الصلاة ۴۲۰

۲۹۱ اذا جئت المسجد و کنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس و ان کنت قد صلیت ۴۲۱

۳۲۵ عن عمر انه جاء و الامام یصلی الصبح و لم یکن صلی الرکعتین قبل صلاة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة ثم انه صلی مع الامام ۴۳۸

۳۲۸ عن المسور بن مخرمة قال دفنا ابابکر رضی الله تعالیٰ عنه لیلا فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انی لم اوتر فقام و صمنا و راءه فصلی بنا ثلث رکعات لم یسلم الا فی آخرهن۔ ۴۳۹

۵۰۶ ان من سنن الهدیٰ الصلاة فی المسجد الذی یودن فیه ۴۹۸

۵۰۷ اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلاة فلا یخرج احدکم حتی یصلی ۴۹۸

۵۰۸ من ادرك الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجته وهو لا یرید الرجعة فهو منافق ۴۹۹

باب القراءة

۴۸ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص (جو نماز یا تلاوت میں بے ترتیب قرآن پڑھتا ہے) خوف نہیں کرتا کہ اللہ عزوجل اس کا دل الٹ دے۔ ۳۴۸

۴۹ اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا و اذا قرء فانصتوا۔ ۳۴۸

۵۰ انما الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا و اذا قر[illegible] ۳۴۹

٥١	من صلى ركعة لم يقراء فيها بام القرآن فلم يصل الا ان يكون وراء الامام	٣٤٩
٥٢	ان عبدالله بن مسعود لم يقراء خلف الامام لا فى الركعتين الاوليين ولا فى غيرهما	٣٤٩
٦٠	من صلى خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة	٣٥١
٦١	صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالناس فقراء رجل خلفه فلما قضى الصلاة قال ايكم قراء خلفى ثلث مرات قال رجل انا يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من صلى خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة	٣٥٢
٦٢	سئل ابن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انصت فان فى الصلاة لشغلا سيكفيك ذلك الامام۔	٣٥٢
٦٣	ان عبدالله بن مسعود كان لا يقراء خلف الامام فيما يجهر فيما يخافت فيه فى الاوليين و لا فى الاخريين و اذا صلى وحده قراء فى الاوليين بفاتحة الكتاب و لم يقراء فى الاخريين شيأ	٣٥٢
٦٤	عن ابراهيم انه قال لم يقراء خلف الامام حرفا لا فيما يجهر فيه القراءة و لا فيما لا يجهر فيه ولا قراء فى الاخريين بام الكتاب و لا غيرهما خلف الامام و لا اصحاب عبدالله جميعا	٣٥٣
٦٥	عن علقمة بن قيس قال لان اعض على جمرة احب الى من ان اقراء خلف الامام	٣٥٣
٦٦	عن ابراهيم قال ان اول من قراء خلف الامام رجل منهم	٣٥٣
٦٧	ان عبدالله بن عمر كان اذا سئل يقراء احد خلف الامام قال اذا صلى احدكم خلف الامام فحسبه قراءة الامام و اذا صلى وحده فليقراء قال و كان عبدالله بن عمر لا يقراء خلف الامام	٣٥٣
٦٨	عن ابن قال من صلى خلف الامام كفته قراءته	٣٥٣

۶۹	عن ابن عمر انه سئل عن القراءة خلف الامام قال تكفيك قراءة الامام	۳۵۴
۷۰	عن زید بن ثابت سمعه یقول لا یقراء المؤتم خلف الامام فی شیء من الصلاة	۳۵۴
۷۱	عن موسی بن سعد بن زید بن ثابت یحدثه عن جده انه قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له	۳۵۴
۷۲	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من قراء خلف الامام فلا صلاة له	۳۵۵
۷۳	ان سعدا قال وددت ان الذی یقراء خلف الامام فی فیه جمرة	۳۵۵
۷۴	ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقراء خلف الامام حجرا	۳۵۵
۷۵	من صلی صلاة لم یقراء بام القرآن فهی خداج هی خداج	۳۵۵
۷۶	حدیث عباده بن صامت، لا تفعلوا الا بام القرآن	۳۵۶
۹۶	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص کو قرآن عظیم پڑھا رہے تھے اس نے انما الصدقت للفقراء کو بغیر مد کے پڑھا فرمایا هکذا اقرأنیها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۶۴
۱۱۰	ایک بچہ جس کی ماں شریک جماعت تھیں اس کے رونے کی آواز سن کر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فجر کی نماز صرف معوذتین سے پڑھائی ۔	۳۶۷
۱۱۱	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لبلال اذا ابتدأت سورة فاتمها علی نحوها۔	۳۶۷
۱۱۲	بعثت قراءة ابی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مفسرة حرفا حرفا الخ	۳۶۸
۱۱۳	لا تشتروه بثمن الدقل و لا تهذوه هذا الشعر فهو اعلق بعجائبه حرکوه به القلوب و لایکن هم احدکم آخر السورة	۳۶۸

۳۱۶	لا صلاة لمن لم يقراء بفاتحة الكتاب	۳۷۸
۳۱۶	من صلى صلاة لم يقراء فيها بفاتحة الكتاب فهى خداج	۳۹۹
۳۱۷	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امره ان يخرج فينادى لا صلاة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما زاد	۳۹۹
۳۱۸	لا تجزى صلاة الا بفاتحة الكتاب و معها غيرها	۳۹۹
۳۱۲	قول انس صليت خلف النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابى بكر و عمر و عثمان فكانوا يستفتحون بالحمد لله رب العلمين	۴۱۳
۳۱۳	عن انس قال، صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و خلف ابى بكر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يقراء بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۳۱۳	كانوا لا يجهرون بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۳۱۴	كانوا يسرون بسم الله الرحمن الرحيم	۴۶۴
۳۱۵	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يسر بسم الله الرحمن الرحيم و ابا بكر و عمر و عثمان و عليا	۴۶۴
۳۱۷	عن عبدالله بن معقل، قال سمعنى ابى و انا اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال اى بنى اياك و الحدث قال و لم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فى الاسلام يعنى منه قال و صليت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و مع ابى بكر و مع عمر و مع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها انت اذا صليت فقل الحمد لله رب العلمين	۴۶۵
۳۱۸	عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی امام کو بسم اللہ جہر سے پڑھتے سنا پکار کر فرمایا یا عبداللہ انی صليت خلف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ابى بكر و عمر و عثمان فلم اسمع احدا منهم يجهربها	۴۶۵

۴۱۹	عن ابن عباس قال، الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قراءة الاعراب	۳۶۵
۴۲۰	لم يجهر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى مات	۳۶۶
۴۲۱	عن ابن عباس، ان عرابى ان جهرت ببسم الله الرحمن الرحيم	۳۶۶
۴۲۲	ان الحسن سئل عن الجهر بالبسمله فقال انما يفعل ذلك الاعراب	۳۶۶
۴۲۳	الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم بدعة	۳۶۶
۴۲۴	عن ابراهيم، ما ادركت احدا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم و الجهر بها بدعة	۳۶۶
۴۲۵	عن شعيب بن حرير، قلت لسفيان الثورى حدث بحديث السنة ينفعنى الله به فاذا وقفت بين يديه قلت يا رب حدثنى بهذا سفيان فنعوا و توعد قال اكتب بسم الله الرحمن الرحيم القرآن كلام الله غير مخلوق (الى ان قال) يا شعيب لا ينفعك ما كتبت حتى ترى المسح على الخفين و حتى ترى ان اخفاء بسم الله الرحمن الرحيم افضل من الجهر به و حتى تومن بالقدر (الى ان قال) اذا وقفت بين يدى الله فسئلت عن هذا فقل يا رب حدثنى بهذا سفيان الثورى ثم خل بينى و بين الله عزوجل۔	۳۶۶
۴۲۷	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يعرف فصل السورة حتى ينزل عليه بسم الله الرحمن الرحيم	۳۶۸
۴۶۹	انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يقراء فى صلاة الظهر فى الركعتين الاولين قدر ثلثين آية و فى الاخريين قدر خمسة عشرة آية او قال نصف ذلك	۳۸۲
۴۷۰	ان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان يقراء فى الظهر فى الاوليين ام القرآن و سورتين و فى الركعتين الاخريين ام الكتاب۔	۳۸۲

باب الامامة

۳۲۵	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امنى جبريل عند البيت مرتين فصلى بى الظهر حين زالت الشمس و كان قدر الشراك	۳۸۳
۷۷	ان عائشة رضى الله تعالىٰ عنها كانت تؤم النساء فى شهر رمضان فتقوم وسطا	۳۵۶
۷۸	ان عائشة امتهن و قامت بينهن فى صلاة مكتوبة	۳۵۶
۷۹	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المراءة عورة	۳۵۶
۸۲	و اذا قال و لا الضالين فقولوا آمين فان الامام يقولها	۳۵۷
۹۹	لايؤمن الرجل فى سلطانه	۳۶۴
۱۰۰	من زار قوما فلا يؤمهم و ليؤمهم رجل منهم	۳۶۵
۱۰۲	تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں سے بالشت بھر اوپر نہیں اٹھتی، واحد منهم من ام قوما وهو له كارهون	۳۶۵
۱۰۳	ثلثة لايقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون	۳۶۵
۱۰۴	ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم علمائكم	۳۶۶
۱۰۵	من ام قوما وفيهم اقراء منه لكتاب الله و اعلم لم يزل فى سفال الى يوم القيٰمة	۳۶۶
۱۰۷	لا يؤمن فاجر مومنا الا ان يقهره بسلطانه يخاف سيفه او سوطه	۳۶۶
۱۰۸	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم على المدينة مرتين يصلى بهم وهو اعمىٰ	۳۶۷
۱۰۹	ثلثة لعنهم الله من تقدم قوما وهم له كارهون و امراة باتت و زوجها عليها ساخط و رجل سمع حى على الصلاة و حى على الفلاح فلم يجب	۳۶۷

۱۱۴	ان عتبان بن مالك وهو من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ممن شهد بدرا من الانصار انه اتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله انى قد انكرت بصرى و انا اصلى لقومى	۳۶۸
۱۱۶	ان سركم ان يقبل الله صلاتكم فليؤمكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم وبين ربكم	۳۶۹
۱۲۷	ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق آذانهم شبرا وعدمنهم من ام قوما وهم له كارهون	۳۷۲
۱۳۵	ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوماً وهم له كارهون و امراة باتت و زوجها عليها ساخط و اخوان متصارمان	۳۷۶
۱۳۶	ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوما وهم له كارهون و رجل يأتى الصلاة دبارا و الدبار ان يأتيها بعد ان تفوته، و رجل اعتبد محررا۔	۳۷۶
۱۵۱	ايما رجل ام قوما وهم له كارهون لم تجز صلاته لانيه۔	۳۷۹
۱۵۲	ثلثة لا يقبل الله منهم صلاة و لا تصعد الى السماء و لا تجاوز رؤسهم رجل ام قوما وهم له كارهون و رجل صلى على جنازة و لم يؤمر و امراة دعا زوجها من الليل فابت عليه	۳۸۰
۱۵۳	ثلثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع و امراة باتت و زوجها عليها ساخط و امام قوم وهم له كارهون	۳۸۰
۱۶۶	ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم	۳۸۵
۱۸۵	انما جعل الامام ليؤتم به	۳۹۱
۲۱۴	ان سركم ان تقبل صلاتكم فليؤمكم خياركم۔	۳۹۸
۲۱۵	اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم	۳۹۸

۲۸۷	قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه من السنة ان تفتح علی الامام اذا استطعمك قیل لابی عبدالرحمن ما استطعام الامام قال اذا سکت	۴۲۰
۲۹۵	صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فترك آیة فقال له رجل یا رسول الله آیة کذا و کذا قال فهلا اذکرتنیها	۴۲۲
۲۹۶	انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قراء فی الصلاة سورة المومنین فترك کلمة فلما فرغ قال الم یکن فیکم ابی قال بلی قال هلا فتحت علیّ۔	۴۲۲
۲۹۷	اثر علی، اذا استطعمکم الامام فاطعموه۔	۴۲۳
۲۹۸	حدیث انس، کنا نفتح علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الائمة۔	۴۲۳
۳۰۲	روی ان حذیفة الیمان قام بالمدائن یصلی بالناس علی دکان فجذبه سلمان الفارسی ثم قال مالذی اصابك اطال العهد ام نسیت اما سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لا یقوم الامام علی مکان انشز مما علیه اصحابه ۔ و فی روایة اما علمت ان اصحابك یکرهون ذلك فقال تذکرت حین جذبتنی۔	۴۲۴
۳۰۵	عن سمرة بن جندب، قال امرنا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نرد علی الامام۔	۴۲۴
۳۰۶	اذا ام الرجل القوم یقوم فی مکان ارفع من مقامهم او نحو ذلك	۴۲۵
۳۰۷	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی ان یقوم الامام فوق و یبقی الناس خلفه۔	۴۲۵
۳۱۶	کان بین مصلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و بین الجدار ممر شاة	۴۳۰
۳۱۷	لایزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله عزوجل	۴۳۰
۳۲۰	اتقوا هذه المذابح یعنی المحاریب۔	۴۳۱

۳۵۳ اذا ام احدکم فلیخفف۔ ۲۸۰

۴۷۱ لیس علی من خلف الامام سهو فان سها الامام فعلیه و علی من خلفه۔ ۲۸۲

۴۷۲ لایؤم عبد قوما الا تولی ما کان علیهم فی صلاتهم۔ ۲۸۲

باب الاذان و الاقامة

۳۳۳ نه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذن فی سفر و صلی بصحابه ۲۸۵

۳۳۵ کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی السفر فاراد المؤذن ان یؤذن الظهر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال له ابرد حتی رأینا فیء التلول ۲۸۵

۳۴۱ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اذان فجر میں الصلاۃ خیر من النوم مقرر کرنے کی اجازت عطا فرمائی ۲۸۷

۳۴۲ زیاد بن حارث صدائی سے مروی میں نے اذان کہی تھی بلال نے تکبیر کہنی چاہی فرمایا یقیم اخو صداء فان من اذن فهو یقیم۔ ۲۸۷

۳۴۳ جب عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ارشاد ہوا بلال کو سکھادو کہ ان کی آواز بلند تر ہے بلال نے اذان کہی جب تکبیر کہنی چاہی عبداللہ بن زید نادم ہوئے اور عرض کی خواب تو میں نے دیکھا تھا میں تکبیر کہنا چاہتا ہوں فرمایا تو تمہیں کہوانسوں نے تکبیر کہی۔ ۲۸۷

۳۴۵ حدیث تعلیم اذان میں ہے فرشتے نے کہا یوں کہا کرو، الله اکبر الله اکبر الله اکبر الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله، حی علی الصلاة حی علی الصلاة، حی علی الفلاح حی علی الفلاح، الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله۔
عبداللہ بن زید نے فرمایا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور نے فرمایا ان هذه لرؤیا حق انشاء الله تعالیٰ ثم امر بلالا فاذن فکان بلال مولی ابی بکر یؤذن بذلک ۲۸۸

۳۴۶	عن ابی محذورة، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اذان تعلیم فرمائی اس میں بھی شہادتین کے بعد یوں ہے حی علی الصلاۃ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔	۲۸۸
۳۴۸	عن السائب بن یزید قال کان یؤذن بین یدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جلس علی المنبر یوم الجمعة علی باب المسجد و ابی بکر و عمر۔	۲۸۸
۳۵۳	قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقوموا حتی ترونی	۲۹۰
۳۵۵	عن جابر ان لا اذان للصلاۃ یوم المطر و لا اقامة و لا نداء و لاشیٔ	۲۹۰
۳۵۶	المؤذن املک بالاذان و الامام املک بالاقامة	۲۹۱
۳۵۸	کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأمر المؤذن فی العیدین فیقول الصلاۃ جامعة	۲۹۱
۳۵۹	الامام ضامن و المؤذن مؤتمن	۲۹۱
۳۹۷	ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل و اذا اقمت و اجعل بین اذانک و اقامتک قدر ما یفرغ الآکل من اکلہ فی غیر المعرب، و الشارب من شربہ و المعتصر اذا دخل لقضاء حاجتہ۔	۳۰۲
۴۳۸	اذا اذن المؤذن ادبر الشیطان ولہ حصاص۔	۳۲۳
۴۳۹	حدیث جابر کہ، چھتیس میل تک بھاگ جاتا ہے۔	۳۲۳
۴۴۰	جب شیطان کا کھنکا ہو نور اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا۔	۳۲۳
۴۵۵	یغفر للمؤذن منتهی اذانه ویستغفرله کل رطب و یابس سمعه	۳۲۵
۴۵۹	نزل آدم بالهند و استوحش فنزل جبریل علیه الصلاۃ و السلام فنادی بالاذان۔	۳۲۸

۳۶۹ عن علی، قال رأنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حزینا فقال ۲۲۹
یا ابن ابی طالب انی اراك حزینا فمر بعض اهلك یودن فی اذنك فانه دواء للهم، مولیٰ علی اور مولی علی تک جس قدر اس حدیث کے راوی ہیں سب سے فرمایا فجربته فوجدته کذلك۔

۳۷۱ اذا اذن فی قریة امنها اللہ من عذابه فی ذلك الیوم و شاهده ۲۳۱
عنده

باب تقبیل الابہامین

۳۷۰ امام حافظ المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرۃ علی الالسنہ میں فرماتے ۲۹۶
ہیں۔ مسح العینین باطن انملتی السبابتین بعد تقبیلهما عند سماع قول المؤذن اشهد ان محمد رسول اللہ مع قوله اشهد ان محمدا عبده و رسوله رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ تعالی علیه وسلم نبیا۔ ذکره الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمد رسول اللہ قال هذا و قبل باطن الانملتین السبابتین و مسح عینیه فقال صلی اللہ تعالی علیه وسلم من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی۔ ولایصح.

۳۷۱ پھر فرمایا و کذا ما اورده ابوالعباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی المتصوف فی کتابه "موجبات الرحمة و عزائم المغفرة" بسند فیه مجاهیل مع انقطاعه عن الخضر علیه السلام انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول اللہ مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ثم یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یرمدا ابدا.

٣٦٢ پھر فرمایا ثم روی بسند فیه لم اعرفه عن اخی الفقیه محمد بن البابا فیما حکی عن نفسه انه هبت ریح فوقعت منه حصاة فی عینه و اعیاه خروجها المته اشد الالم وانه لما سمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله قال ذلك فخرجت الحصاة من فوره قال الرداد رحمة الله تعالی و هذا یسیر فی جنب فضائل الرسول صلی الله تعالی علیه وسلم.

٣٦٣ پھر فرمایا و حکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامها و خطیبها فی تاریخه عن المجد احد القدماء من المصریین انه سمع یقول من صلی علی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا سمع ذکر فی الاذان و جمع اصبعیه المسبحة و الابهام و قبلهما و مسح بهما عینیه لم یرمدا ابدا.

٣٦٤ پھر فرمایا قال ابن صالح و سمعت ذلك ایضا من الفقیه محمد بن الزرندی عن بعض شیوخ العراق و العجم و انه یقول عندما یمسح عینیه صلی الله علیك یا سیدی یا رسول الله یا حبیب قلبی و یانور بصری و یا قرة عینی و قال لی کل منهما منفعلته لم ترمد عینی.

٣٦٥ پھر فرمایا قال ابن صالح و انا ولله الحمد و الشکر منذ سمعة منهما استعملته فلم ترمد عینی و ارجو ان عافیتهما تدوم وانی اسلم من العمر انشاء الله تعالی.

٣٦٦ پھر فرمایا قال روی عن الفقیه محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیه العالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیه الزاهد البلالی عن الحسن رضی الله تعالی عنه انه قال من قال حین یسمع المؤذن یقول اشهد ان محمد رسول الله مرحبا بحبیبی و قرة عینی محمد بن عبدالله صلی الله تعالی علیه وسلم و یقبل ابهامیه و یجعلهما علی عینیه لم یعم ولم یرمد.

۳۶۷ پھر فرمایا وقال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن نصر البحاری خواجه حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن کلمة الشهادة ظفری ابهامیه و مسهما علی عینیه و قال عند الشمس اللهم احفظ حدقتی و نورهما ببرکة حدقتی محمد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نورهما لم یعم۔

۳۱۹ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان میں نام سنکر انگلیوں کے پوروں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیه شفاعتی۔

باب المساجد

۱۵۶ ۴۰۶ لا تمنعوا اماء الله مساجد الله

۱۷۷ ۲۴۴ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشرا المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیٰمة

۲۸۶ ۳۳۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب مسجد مدینہ طیبہ بنا فرمائی وہ ایک نخلستان تھا جس میں مشرکین دفن ہوتے تھے فامر بقبور المشرکین۔

۲۹۱ ۳۵۷ من سمع رجلاً ینشد ضالة فی المسجد فلیقل لا ردها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا

۲۷۹ ۱۴۷ امر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور و ان تنظف و تطیب۔

۴۳۰ ۳۱۴ خیر البقاع المساجد و شر البقاع الاسواق

۴۳۰ ۳۱۵ ما امرت بتشیید المساجد

۴۷۱ ۴۳۳ لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد

۴۷۲ ۴۳۴ امر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببناء المساجد فی الدور و التطهیر

٤٣٥	من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة زاد فى رواية من در و ياقوت	٣٧٢
٤٣٦	من سمع رجلا ينشد ضالة فى المسجد فليقل لاردها الله عليك فان المساجد لم تبن لهذا۔	٣٧٢
٤٣٧	اذا رأيتم من يبتاع فى المسجد فقولوا لاربح الله تجارتك	٣٧٢
٤٤٤	من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه الانس۔	٣٧٣
٤٤٥	عن ابن عباس قال، لتزخرفنها كما زخرفت اليهود و النصارى	٣٧٥
٤٤٨	لعنة الله على اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبورا بيائهم مساجد	٣٧٦
٤٤٩	جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم۔	٣٧٦
٤٨٩	رحم الله عثمان زاد فى مسجدنا حتى و سعا	٣٨٨
٤٩١	جنبوا مساجدكم صبيانكم و مجانينكم و بيعكم و شرائكم و رفع اصواتكم۔	٣٨٨

باب فضيلة العمامة

٢٥	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عزوجل و ملئكته يصلون على اصحاب العمائم يوم الجمعة	٣٣٣
٢٦	عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول صلاةتطوع لو فريضة بعمامة تعدل خمس و عشرين صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة	٣٣٣
٢٧	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الصلاة فى العمامة تعدل بعشرة الآف حسنة۔	٣٣٣
٢٨	فرق ما بيننا و بين المشركين العمائم على القلانس۔	٣٣٣
٢٩	العمامة على القلنسوة فصل ما بيننا و بين المشركين يعطى بكل كورة يدور على راسه نورا۔	٣٣٣

۳۰	العمائم تیجان العرب۔	۳۴۴
۳۱	العمائم تیجان العرب فاذا وضعوا العمائم و ضعوا عزهم و فی لفظ وضع الله۔	۳۴۴
۳۲	ایتوا المساجد حسرا و معصبین فان العمائم تیجان المسلمین	۳۴۵
۳۳	اعتموا تزدادوا حلما	۳۴۵
۳۴	اعتموا تزدادوا حلما و العمائم تیجان العرب	۳۴۵
۳۵	العمائم وقار المومن و عز العرب فاذا وضعت العرب عمائمها و ضعت عزها۔	۳۴۵
۳۶	لاتزال امتی علی الفطرة ما لبسوا العمائم علی القلانس۔	۳۴۵
۳۷	ان الله امدنی یوم بدر و حنین بملئکة یعتمون هذه العمة حاجزه بین الکفر و الایمان۔	۳۴۵
۳۸	عبدالاعلی بن عدی نے فرمایا، هکذا فاعتموا فان العمامة سیماء الاسلام وهی حاجزة بین المسلمین و المشرکین۔	۳۴۶
۳۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمامہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا هکذا تکون تیجان الملئکة	۳۴۶
۴۰	علیکم بالعمائم فانها سیماء الملئکة و ارخوا لها خلف ظهورکم۔	۳۴۶
۴۱	ان الله اکرم هذه الامة بالعصائب۔	۳۴۶
۴۲	اعتموا تخالفوا علی الامم قبلکم	۳۴۶
۴۳	العمائم تیجان العرب فاعتموا تزدادو احلما و من اعتم له بکل کورة حسنة فاذا حط فله بکل حطة حطها حطیئة۔	۳۴۷
۴۴	رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلا عمامة	۳۴۷

٤٥ عن ميمون بن مهران قال دخلت على سالم بن عبدالله بن عمر ٣٤٧
فحدثني عليا ثم التفت الي فقال يا ابا ايوب الا اخبرك بحديث
تحبه و تحمله عني و تحدث به قلت بلى قال دخلت على
عبدالله بن عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنهما وهو يتعمم
فلما فرغ التفت فقال اتحب العمامة قلت بلى قال احبها تكرم
ولا يراك الشيطان الاولى سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم يقول صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و
عشرين صلاة بلا عمامة و جمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة
بلا عمامة اى بنى اعتم فان الملئكة يشهدون يوم الجمعة
معتمين فيسلمون على اهل العمائم حتى تغيب الشمس۔

٤٦ لايظر الله الى قوم لا يجعلون عمائمهم تحت رداقهم يعنى فى ٣٤٨
الصلاة۔

باب السواك

٦٧ عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه تسوك و توضأ ثم ١٠٧
قام فصلى۔

٦٨ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان لا يرقد من ليل و لا ١٠٧
نهار فيستيقظ الا يتسوك قبل ان يتوضأ۔

٦٩ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ استنشق ١٠٨
ثلثا و تمضمض و ادخل اصبعه فى فمه۔

٧٠ كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا توضأ تمضمض ١٠٨
و استنشق و ادخل اصابعه من تحت لحيته فخللها۔

٧١ عن على رضى الله تعالىٰ عنه انه دعا بكوز من ماء فغسل وجهه ١٠٨
و كفيه ثلثا و تمضمض ثلثا فادخل بعض اصابعه فى فيه و قال
فى آخره هكذا كان وضوء نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

٧٢ عن عثمان رضى الله تعالىٰ عنه انه كان اذا توضأ يسوك فاه ١٠٨
باصبعه۔

٧٣	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يجزى من السواك الاصابع۔	١٠٨
٧٤	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الاصابع تجزى مجزى السواك اذا لم يكن سواك۔	١٠٩
٧٧	السواك سنة فاستاكوا	١١٠
٧٨	اذ قام احدكم يصلى من الليل فلسيتك فاذ احدكم اذا قرء فى صلاته وضع ملك فاه عليه ولا يخرج من فيه شئ الادخل فم الملك	١١٠
٧٩	ليس شئ اشد على الملكين من ان يريا بين اسنان صاحبها طعاما وهو قائم يصلى	١١٠
٩٢	ان رجلا من الانصار من بنى عمر و بن عوف قال يا رسول الله انك رغبتنا فى السواك فهل دون ذلك من شئ قال اصبعك سواك عند وضوئك تمربها على اسنانك انه لاعمل لمن لانية له ولا اجر لمن لا حشية له۔	١١٥
٩٣	الوضوء شطر الايمان والسواك شطر الوضوء۔ و فى لفظ السواك نصف الوضوء و الوضوء نصف الايمان۔	١١٥
١٦٣	عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية والسواك و استنشاق الماء وقص الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط و حلق العانة وانتقاص الماء قال الراوى و نسيت العاشرة الا ان تكون المضمضة۔	١٣٣
٣٧٥	صلاة بسواك خير من سبعين صلاة بغير سواك۔	٣٠١

باب الاسراف والتبذير

٩٧	عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما لو انفقت مثل ابى قبيس ذهبا فى طاعة الله لم يكن اسرافا و لو انفقت صاعا فى معصية الله كان اسرافا	١١٧

١١١	عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فی قوله تعالیٰ ولا تبذر تبذیرا قال التبذیر فی غیر الحق وهو الاسراف۔	١٢٠
١١٢	عن ابی بشر قال اطاف الناس بایاس بن معویة فقالوا ما السرف قال ما تجاوزت به امر الله فهو سرف۔	١٢٠
١١٣	کنا اصحاب محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نتحدث ان التبذیر النفقة فی غیر حقه۔	١٢١
١١٥	عن ابن عباس، المبذر المنفق فی غیر حقه۔	١٢١
١١٦	لا تنفق فی الباطل فان المبذر هو المسرف فی غیر حق۔	١٢١
١١٧	عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه لاتبذر تبذیرا لا تعط فی المعاصی۔	١٢١

باب صلاة الجنازة

٣٣٣	عن ابن عباس قال آخرما کبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الجنازة اربع تکبیرات و کبر عمر علی ابی بکر اربعا و کبر ابن عمر علی عمر اربعا و کبر الحسن بن علی علی اربعا و کبر الحسین بن علی علی الحسین بن علی اربعا و کبرت الملئکة علی آدم اربعا و لم تشرع فی الاسلام الا فی المدینة المنورة۔	٢٨٥
٣٩٠	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی علی جنازة فلما فرغ جاء عمر رضی الله تعالیٰ عنه و معه قوم فارادا ان یصلی ثانیا فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الصلاة علی الجنازة لا تعاد و لکن ادع للمیت و استغفرله۔	٣٢١
٣٥٢	الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا و ان هو عمل الکبائر۔	٣٤٧

باب التلقین

٣٣٧	ان المیت اذا سئل من ربك ترآی له الشیطان فیشیر الی نفسه ای انا ربك، فبهذا و رد سوال التثبیت له حین یسئل	٣٢٣

٣٢١ لما دفن سعد بن معاذ (زاد فی روایة) و سوی علیه سبح النبی ٣٢٣
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ثم کبر و
کبر الناس ثم قالوا یا رسول الله لم سبحت (زاد فی روایة) ثم
کبرت قال لقد تضایق علی هذا الرجل الصالح قبره حتی فرج
الله تعالیٰ عنه۔

٣٢٢ لقنوا موتاکم لا اله الا الله۔ ٣٢٣

٣٢٥ عن سعید بن المسیب، قال حضرت ابن عمر فی جنازة فلما ٣٢٥
وضعها فی اللحد قال بسم الله و فی سبیل الله فلما اخذ فی
تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر
ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

٣٢٦ کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا اللهم ٣٢٥
اعذه من الشیطان الرجیم۔

٣٢٧ کانوا یستحبون اذا دفن المیت ان یقولوا بسم الله و فی سبیل ٣٢٥
الله و علی ملة رسول الله اللهم اجره من عذاب القبر و عذاب
النار و من شر الشیطان الرجیم۔

٣٢٨ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت ٣٢٥
وقف علیه وقال استغفروا لاخیکم و سلوا له بالتثبیت فانه الآن
یسئل۔

٣٢٩ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر ٣٢٦
علی القبر بعد ما سوی علیه فیقول اللهم نزل بک صاحبنا و
خلف الدنیا خلف ظهر اللهم ثبت عند المسئلة نطقه و لا تبتله
فی قبره بما لا طاقة له به۔

باب زیارة القبور

٣٢٧ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم زائرات القبور و ٣٨٣
المتخذین علیها مساجد

باب التعزیة والعیادة

۳۷۲ ثلاثة ليس لهم عيادة الرمد و الدمل و الضرس ۳۰۰

۳۱۲ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله عزوجل ۳۱۳
يقول يوم القيٰمة يا ابن آدم مرضت فلم تعدنى، الحديث وفيه يا
ابن آدم استطعمك فلم تطعمنى قال يا رب كيف اطعمك و
انت رب العالمين قال اما علمت انه استطعمك عبدى فلان
فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت عندى يا ابن آدم
استقيتك فلم تسقنى۔

باب الزكوٰة

۳۰۵ امراة اتت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و معها ابنتها و فى ۳۱۰
يد بنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال تعطين زكوة هذا قال
لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيٰمة سوارين من نار
قال فخلعتهما فالقتهما الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
فقالت هما لله و رسوله

باب الصدقة

۹۸ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا فاروق ۱۱۷
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر پر سبقت
لے جاؤں گا تو یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے اپنے جملہ
اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے حضور نے فرمایا اہل و
عیال کے لئے کیا رکھا عرض کی اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور اپنا کل مال لائے گھر میں کچھ نہ چھوڑا ارشاد
ہوا اہل و عیال کیلئے کیا رکھا عرض کی اللہ اور اللہ کا رسول جل جلالہ و
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۱۳ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا امة محمد والذى ۱۲۱
بعثنى بالحق لايقبل الله صدقة من رجل ولد قرابة محتاجون
الى صلته و يصرفها الى غيرهم و الذى نفسى بيده لاينظر الله
يوم القيٰمة۔

۱۸۵ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الصدقات انما هی اوساخ ۱۴۲
الناس۔

۳۶۷ ان عمر رضی الله تعالیٰ عنه اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی ۳۸۱
الله تعالیٰ علیه وسلم یستامره فیها فقال النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم ان شئت حبست اصلها و تصدقت بها فقال
فتصدق بها عمر انه لا یباع و لایوهب و لایورث و تصدق بها
فی الفقراء و فی القربی و فی الرقاب و فی سبیل الله و ابن
السبیل و الضیف۔

۳۶۸ ان عمر بن الخطاب کان له ارض تدعی ثمغا و کان نخلا ۳۸۱
نفیسا فقال یا رسول الله انی استفدت مالاهو عندی نفیس
افاتصدق به فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تصدق
باصله لایباع ولایوهب ولا یورث و لکن تنفق ثمرته فتصدق
به عمر فی سبیل الله و فی الرقاب و للضیف و للمسافر و لابن
السبیل ولذی القربی۔

۵۵۷ ایک بار (حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خطبہ فرماتے ہوئے ۵۱۷
ایک صاحب کو ملاحظہ فرمایا کہ بہت حالت فقر و مسکنت میں تھے
حاضرین سے ارشاد فرمایا تصدقوا، ایک صاحب نے ایک کپڑا
دوسرے نے دوسرا کپڑا دیا پھر ارشاد فرمایا تصدقوا، مسکین جن کو
ابھی دو کپڑے ملے تھے اور دو کپڑوں میں سے ایک حاضر کیا، یعنی
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم کہ تصدقوا، حاضرین کے
لئے عام ہے اور میں حاضرین میں ہوں اور اس وقت دو کپڑے رکھتا
ہوں ایک حاضر کر سکتا ہوں ان کو اس سے بازر کھا گیا تو تمہارے ہی
لئے تصدق کا حکم فرمایا جاتا ہے نہ کہ تم کو۔

باب فضیلة المدینة

۱۷۹ ان الایمان لیارز الی المدینة کما تارز الحیة الی جحرها ۳۸۹

۱۹۵ لا یکید اهل المدینة احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء ۳۹۳

١٩٦	من اراد اهل المدينة بسوء اذابه الله كما يذوب الملح فى الماء	٣٩٣
١٩٧	من اذى اهل المدينة اذاه الله و عليه لعنة الله و الملئكة و الناس اجمعين لايقبل منه صرف و لاعدل۔	٣٩٣

باب ماء زمزم

٣٠٨	من طاف بالبيت اسبوعا ثم اتى مقام ابراهيم فركع عنده ركعتين ثم اتى زمزم فشرب من مائها اخرجه الله من ذنوبه كيوم ولدته امه	٣١١
٣٢٥	ماء زمزم لما شرب له۔	٣١٥

باب فضل العرب

١٧٤	ان الشيطان قدئيس ان يعبده المصلون فى جزيرة العرب ولكن فى التحريش بينهم	٣٨٨
١٧٥	ان الشيطان قدئيس ان تعبد الاصنام فى ارض العرب و لكنه سيرضى منكم بدون ذلك بالمحقرات	٣٨٨
١٧٦	ان الشيطان قدئيس ان يعبد فى جزيرتكم هذه ولكن يطاع فيما تحتقرون من اعمالكم فقد رضى بذلك	٣٨٩
١٧٧	ان الشيطان قدئيس ان يعبد فى جزيرة العرب	٣٨٩
١٧٨	ان الدين ليأرز الى الحجاز كما تارز الحية الى جحرها و ليعقلن الدين من الحجاز معقل الاروية من الجبل۔	٣٨٩
١٩٣	بغض العرب نفاق۔	٣٩٣
١٩٤	من سب العرب فاولئك هم المشركون	٣٩٣

باب الصوم

٣٣٣	اغزوا تغنموا و صوموا تصحوا و سافروا تستغنوا و فى حديث حجوا تستغنوا۔	٣٢٠
١٠١	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان يصبح جنبا من الجماع ثم يغتسل و يصوم، زاد فى رواية فى رمضان۔	٣٦٥

باب وقت الافطار

١٣٠	ان عمر بن الخطاب و عثمن بن عفان رضى الله تعالىٰ عنهما كانا يصليان المغرب حين ينظران الى الليل قبل ان يفطرا ثم يفطر ان بعد الصلاة و ذلك فى رمضان۔	٢٢٧
١٣١	اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم	٢٢٧
١٣٢	اذا غابت الشمس من ههنا فقد افطر الصائم	٢٢٨
١٣٣	اذا غابت الشمس من ههنا و جاء الليل من ههنا فقد افطر الصائم	٢٢٨
١٥٠	اذا اقبل الليل من ههنا و ادبر النهار من ههنا و غربت الشمس فقد افطر الصائم۔	٢٢٩

باب الدين يسر

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱۳	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدین یسر	۱۸۷
۱۴	قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یسروا و لا تعسروا	۱۸۷
۴۳	ان الدین یسر و لن یشاد الدین احد الا غلبہ فسددوا و قاربوا و ابشروا	۱۹۷
۴۴	ان الدین یسر لن یغالب احد الا غلبہ	۱۹۷
۴۵	ایاکم والغلو فی الدین فانما ھلك من کان قبلکم بالغلو فی الدین	۱۹۷
۴۶	انکم لن تدرکوا ھذا الامر بالمغالبۃ	۱۹۸
۴۷	احب الدین الی اللہ الحنیفۃ السمحۃ	۱۹۸
۴۸	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر دینکم ایسرہ	۱۹۸
۴۹	ایاکم و التعمق فی الدین فان اللہ قد حطہ سھلا	۱۹۸
۶۰	کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا بعث احدا من اصحابہ فی بعض امر قال بشروا ولا تنفروا	۲۰۱
۶۴	عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا یسروا ولا تعسروا و بشروا ولا تنفروا	۲۰۲
۶۵	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما بعثتم میسرین و لم تبعثوا معسرین	۲۰۲
۶۶	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بالحنیفیۃ السمحۃ و من خالف سنتی فلیس منی	۲۰۲

باب احیاء السنۃ

۳۵۰	من احیا سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنۃ	۲۸۹
۳۵۱	من احیا سنۃ من سنتی فقد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بھا من غیر ان ینقص من اجورھم شیأ	۲۸۹
۳۵۲	من تمسك بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید	۲۸۹

٤٣١ ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبي مجاب (الى قوله) والتارك ٣١٩
لسنتي۔ و في لفظ، سبعة لعنتهم و كل نبي مجاب

باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر

١٤٦ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان يهدى الله بك رجلا ٢٢٨
خير لك مما طلعت عليه الشمس

٣٤٧ من دعا الى هدى فله اجره و اجر من تبعه ٢٨٨

٣٥٤ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رأى منكم منكرا فليغيره ٢٩٠
بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك اضعف
الايمان

١٢٠ كلكم راع و كلكم مسئول عن رعيته ٣٧٠

٤٣٨ من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم ٣٧٣
يستطع فبقلبه و ذلك اضعف الايمان

٥٦٢ من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص
ذلك من اجورهم شيأ و من دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم
مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيأ

باب الضلالة والبدعة

٣٤٣ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من احدث في امرنا ٢٨٧
هذا ليس منه فهو ردٌّ

١١٩ اياكم و اياهم لا يضلونكم و لا يفتنونكم ٣٧٠

١٢٣ اصحاب البدع كلاب اهل النار ٣٧١

١٣٠ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت حسان کے لئے مسجد کریم ٣٧٧
مدینہ طیبہ میں منبر بچھاتے کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر مشرکین کا رد
فرماتے۔

١٢٧ عن ابن عمر قال ذكر النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ٣٨٥
اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول
الله و في نجدنا فاعرض قال في الثالثة هناك الزلازل و الفتن و بها
يطلع قرن الشيطان

١٧٩	يأتى فى آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من قول خير البرية يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم	٣٨٢
١٨٠	لا تقولوا للمنافق يا سيد فانه ان يكن سيدا فقد اسخطتم ربكم عزوجل	٣٩٠
١٨١	اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اغضب ربه عزوجل	٣٩٠
١٨٢	لا يقبل الله لصاحب بدعة صلاة و لا صوما و لا صدقة و لا حجا ولا عمرة ولا جهادا ولا صرفا و لا عدلا يخرج من الاسلام كما تخرج الشعرة من العجين	٣٩٠
١٨٣	لاتجالسوا اهل القدر و لا تناكحوهم	٣٩٠
١٨٦	ان الله اختارنى و اختار لى اصحابا و اصهارا و سيأتى قوم يسبونهم و ينتقصونهم فلا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواكلوهم و لاتناكحوهم	٣٩١
١٨٧	كان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يرى الخوارج شرار خلق الله و قال انهم انطلقوا الى آيات نزلت فى الكفار فجعلوها على المومنين	٣٩١
٣٧٢	كل محدث بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلالة فى النار	٤٣٦
٣١٠	شرار الامور محدثاتها	٣٦١

باب الكفر

٣١٧	ما شهد رجل على رجل بكفر الا باء احدهما	٣١٣
٣١٨	من قال لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما	٣١٣
٣١٩	ما اكفر رجل رجلا قط الا باء بها احدهما	٣١٥
٢٠٣	اذا قال الرجل لاخيه يا كافر فقد باء بها احدهما	٣٩٥
٢٠٤	ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدوالله وليس كذلك الا حار عليه و لا يرمى رجل رجلا بالفسق و لا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك	٣٩٥

٢٠٥ كفوا عن اهل لا اله الا الله لا تكفروهم بذنب فمن اكفر اهل ٣٩٢
لا اله الا الله فهو الى الكفر اقرب

٢٠٦ ثلث من اهل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله و لا يكفر ٣٩٢
بذنب و لا يخرجه من الاسلام بعمل

٢٠٧ الاسلام يعلو و لا يعلى ٣٩٢

٢٠٨ لا تكفروا احدا من اهل القبلة ٣٩٢

باب الغيبة

٢٩٣ من ذكر امراء بشيء ليس فيه ليعيبه به حسبه الله في نار جهنم ٣٨٩
حتى يأتي بنفاذ ما قال

٢٩٤ كان حقا على الله ان يذيبه يوم القيٰمة في النار حتى يأتي بنفاذ ٣٨٩
ما قال

باب البيوع

٨ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب ١٨٦

٩ عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قضى في كلب ١٨٦
باربعين درهما

١٠ عن عبدالله بن عمرو انه قضى في كلب صيد قتله رجل باربعين ١٨٦
درهما و قضى في كلب ماشية بكبش

١١ عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله و رسوله حرم بيع ١٨٦
الخمر و الميتة و الخنزير و الاصنام

١٢ عن النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب و ١٨٧
السنور

باب الحلال والحرام

٥٨ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اتقى الشبهات فقد استبرء ٢٠٠
لدينه و عرضه

٥٩ كل المسلم على المسلم حرام ماله و عرضه و دمه حسب ٢٠٠

٣٩٥	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دع ما يريبك الى ما لا يريبك	٣٠٦
٣٩٦	من اتقى الشبهات فقد استبرء لدينه و عرضه و من وقع فى الشبهات وقع فى الحرام كالراعى حول الحمى يوشك ان يرتع فيه الا و ان لكل ملك حمى الا و ان حمى الله محارمه	٣٠٦
٣٨٧	الحلال ما احل الله فى كتابه و الحرام ما حرم الله فى كتابه و ما سكت فهو مما عفا عنه	٣٥٥
٣٨٨	ان الله تعالىٰ فرض فرائض فلا تضيعوها و حرم حرمات فلاتنتهكوها و حد حدودا فلا تعتدوها و سكت عن اشياء من غير نسيان فلا تبحثوا عنها	٣٥٥
٣٨٩	فرونى ما تركتم فانما هلك من كان قبلكم بكثرة سوالهم و اختلافهم على انبيائهم فاذا نهيتكم عن شئ فاجتنبوه و اذا امرتكم بامر فأتوا منه ما استطعتم	٣٥٥
٣٩٠	ان اعظم المسلمين فى المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم على الناس فحرم من اجل مسألته	٣٩٦

باب السوال

١٢٠	ان الله تعالىٰ كره لكم ثلثا قيل و قال و كثرة السوال و اضاعة المال	١٢٢
٣٢٦	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نقل المسائل	٢٨٣

باب فى الله عزوجل

١٧٥	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك	١٣٩
٣٩٠	انا عند ظن عبدى بى	٣٠٣
٣٩١	دوسری حدیث میں یہ زائد ہے فليظن بى ما شاء	٣٠٣
٣٩٢	تیسری حدیث میں یہ ہے اذ ظن خيرا فله و ان ظن شرا فله	٣٠٥
٣١٥	رأيت ربى فى صورة شاب له وفرة	٣١٣

باب صفة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۴ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان عینی تنامان و لا ینام قلبی ۸۹

۲۷ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الانبیاء تنام اعینہم و لا تنام قلوبہم ۹۰

۵۲ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعثت بمداراۃ الناس ۱۹۹

۱۳۷ ما ینبغی لاحد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ۲۲۷

۲۶۷ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا سید ولد آدم و لا فخر ۳۱۶

۳۵۹ جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک فقد ذکرنی ۳۴۲

۳۴۱ رب عزوجل نے کریمہ ورفعنا لک ذکرک کے نزول کے بعد جبریل امین کو خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیج کر ارشاد فرمایا اتدری کیف رفعت لک ذکرک، حضور نے عرض کی تو خوب جانتا ہے فرمایا جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکر فقد ذکرنی ۴۷۴

باب حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۸ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ۳۹۴

۱۹۹ من کلمہ روح القدس لم یوذن للارض ان تاکل من لحمہ امام ابو العالیہ تابعی نے کہا ان لحوم الانبیاء لا تبلیہا الارض و لا تاکلہا السباع ۳۹۴

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۹۳ کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من صلی علی طہر قلبہ من النفاق کما یطہر الثوب بالماء و کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محمد فقد فتح علی نفسہ سبعین بابا من الرحمۃ و القی اللہ محبتہ فی قلوب الناس فلا یبغضہ الا من فی قلبہ نفاق ۳۰۵

باب فضیلۃ القرآن

۹۸ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کے پاس قرآن مجید باریک لکھا ہوا دیکھا اسے کوڑہ رکھا اور اس شخص کو مار اور ۲۱۲

١٠٨	عن ابن عباس فی ترتیب نزول السور قال کان اول ما نزل من القرآن اقراء باسم ربك ثم ن (فذکر الحدیث الی ان قال) ثم بنی اسرائیل ثم یونس ثم هود ثم یوسف ثم الحجر ثم الانعام ثم الصافات ثم لقمان ثم سبا ثم الزمر ثم حم المومن	٢١٧
١١٣	فی حدیث اسلام عمر رضی الله تعالیٰ عنه وفیه فجعلت امشی رویدا و رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قائم یصلی یقرء القرآن حتی قمت فی قبلته مستقبله ما بینی و بینه الاثیاب الکعبة قال فلما سمعت القرآن رق له قلبی	٢١٩
١١٨	عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خرجت اتعرض رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قبل ان اسلم فوجدته قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت اتعجب من تالیف القرآن فقلت هو شاعر کما قالت قریش فقراء انه لقول رسول کریم وما هو بقول شاعر فقلیلا ما تؤمنون فقلت کاهن علم ما فی نفسی فقراء ولا بقول کاهن فقلیلا ماتذکرون الی آخر السورة فوقع الاسلام فی قلبی کل موقع	٢٢١
١٣٩	لا تنقضی عجائبه	٢٢٩
٣٧	رب تالی القرآن و القرآن یلعنه	٣٣٨
١٦٠	انزل القرآن علی سبعة احرف لکل حرف منها ظهر و بطن و لکل حرف حد و لکل حد مطلع	٣٨٣
٢٣٢	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن	٤٠٦
٣٥٤	لم یفقه من قراء القرآن فی اقل من ثلاث	٤٢١
٣٥٦	من قراء حرفا من کتاب الله فله حسنة و الحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ، الف حرف و لام حرف و میم حرف	٤٢١
٣٦٠	من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطیت السائلین و فضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه۔	٤٢٢
٣٨٢	خفف علی داؤد القرآن فکان یأمر بدوابه فتسرج فیقراء القرآن من قبل ان تسرج دوابه	٤٥١

۴۲۸ عن ابن مسعود، كنا اذا تعلمنا من النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عشر آيات من القرآن لم نتعلم العشر التى بعدها حتى نعلم مافيه فقيل لشريك من العمل قال نعم ۳۶۸

۴۲۹ عن ابى عبدالرحمن السلمى، قال حدثنا من كان يقرئنا من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انهم كانوا يقترئون من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عشر آيات ولا يأخذون فى العشر الاخرىٰ حتى يعلموا ما فى هذه من العلم و العمل فعلمنا العلم و العمل ۳۶۸

۴۳۰ ان ابن عمر تعلم البقرة فى ثمان سنين ۳۶۸

۴۳۱ تعلم عمر البقرة فى اثنتى عشرة سنة فلما ختمها نحر جزورا ۳۶۹

باب تلاوة القرآن

۱۷۲ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يقرء الجنب ولا المحائض شيأ من القرآن ۱۳۸

۱۷۳ قال على رضى الله تعالىٰ عنه، اقرواء القرآن مالم يصب احدكم جنابة فان اصابه فلا و لاحرفا واحدا ۱۳۸

۱۷۴ ان بعض الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم لما رقى السليم بالفاتحة على شأ و جاء بها الى اصحابه كرهوا ذلك و قالوا اخذت على كتاب الله اجرا حتى قدموا المدينة فقالوا يا رسول الله اخذ على كتاب الله اجرا فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان احق ما اخذتم عليه اجرا كتاب الله ۱۳۸

۱۷۶ سورۂ غافر کا آغاز حٰمٓ تنزيل الكتب من الله العزيز العليم۔ غافر الذنب و قابل التوب شديد العقاب ذى الطول لا اله الا هو اليه المصير۔ تک پڑھنے کو حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جو صبح پڑھے شام تک ہر بلا سے محفوظ رہے اور شام پڑھے تو صبح تک۔ ۱۳۹

۱۹۳ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يمس القرآن الا طاهر ۱۴۵

باب التكلم فى المتشابهات

۱۲۹ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صبیغ سے جس ۳۷۲
پر بوجہ بحث متشابہات بدذہنی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی ابو
موسیٰ اشعری کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، عن
صبیغ انه سأل عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه عن
المرسلات و الذاریات و النازعات فقال له عمر اللّٰهم ما علی
راسك فاذا له ضفیرتان قال لو وجدتك محلوقا لضربت الذی
فیه عیناك ثم کتب الی اهل البصرة ان لاتجالسوا صبیغا قال ابو
عثمن فلو جاء و نحن مائة تفرقنا عنه۔

۱۳۰ کتب عمر بن الخطاب الی ابی موسیٰ الاشعری ان لاتجالسوا ۳۷۳
صبیغا و ان یحرم عطاؤه و رزقه

۱۳۱ کتب امیر المومنین الی ابی موسیٰ اما بعد فان الا صبغ بن علیم ۳۷۳
التمیمی تکلف ماکفی وصبغ ملولی فاذا جاءك کتابی هذا فلا
تبایعوه و ان مرض فلا تعودوه و ان مات فلا تشهدوه قال
فکان الا صبغ یقول قدمت البصرة فاقمت بها خمسة و
عشرین یوما و ما من غائب احب الی ان القاه من الموت ثم
ان الله الهمه التوبة وقذفها فی قلبه فاتیت ابا موسیٰ وهو علی
المنبر فسلمت علیه فاعرض فقلت ایها المعرض انه قد قبل
التوبة من هو خیر منك و من عمر و انی اتوب الی الله عزوجل
مما اسخط امیر المومنین و عامة المسلمین فکتب بذلك الی
عمر فقال صدق اقبلوا من اخیکم

۱۳۲ ان رجلا من بنی تمیم یقال له صبیغ بن عسل قدم المدینة و ۳۷۴
کان عنده کتب فکان یسأل عن متشابه القرآن فبلغ ذلك عمر
فبعث الیه و قد اعد له اعراجین النخل فلما دخل علیه قال من
انت قال انا عبدالله صبیغ قال عمر رضی الله تعالیٰ عنه و انا
عبدالله عمر و اومأ الیه فجعل یضربه بتلك العراجین فما زال
یضربه حتی شجه و جعل الدم یسیل علی وجهه فقال حسبك
یا امیر المومنین و الله لقد ذهب الذی اجد فی راسی

۱۳۳ ان صبیغ العراقی جعل یسأل عن اشیاء عن القرآن فی احناد المسلمین (وساق الحدیث الی ان قال) فارسل عمر الی بطلب الجرید فضربه بها حتی ترك ظهره وبرة ثم ترکه حتی برئ ثم عاد له ثم ترکه حتی برئ ثم دعا به لیعود به فقال صبیغ یا امیرالمومنین ان کنت تریدقتلی فاقتلنی قتلا جمیلا و ان کنت تریدتداوینی فقد والله برئت فعاد له الی ارضه و کتب له الی ابی موسیٰ الاشعری ان لایجالسه احد من المسلمین فاشتد ذلك علی الرجل فکتب ابوموسیٰ الاشعری الی عمر ان قد حسنت هیأته فکتب ایذن للناس فی مجالسته ۳۷۵

باب فضیلة العلم والعلماء

۱۳۳ اطلبوا العلم و لو بالصین ۳۰۰

۱۳۴ علم قریش یملوء الارض علما ۳۰۰

۱۳۹ اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبیاء ۳۰۲

۱۴۰ طلب العلم فریضة علی کل مسلم ۳۱۵

۱۴۱ من ادی الفریضة و علم الناس الخیر کان فضله علی العابد ۳۱۵

۱۴۳ العلماء ورثة الانبیاء ۳۱۵

۱۶۵ حدیث ابوهریره حفظت عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته و اما الاخریٰ فلو بثثته قطع هذا البلعوم ۳۸۵

۱۹۰ ثلثة لا یستخف بهم الا منافق ذوا الشیبة فی الاسلام وذوالعلم وامام مقسط ۳۹۲

۱۹۱ لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا و یعرف لعالمنا حقه ۳۹۲

۱۹۲ العالم سلطان الله فی الارض فمن وقع فیه فقد هلك ۳۹۳

۳۸۰ (جو لوگ شب کو درس و تلاوت میں مشغول رہتے ہیں انہیں قراء کہتے ہیں ان کے متعلق ہے) یتدارسون القرآن باللیل و یصلون ۴۴۹

۳۹۴ تعلموا العلم و تعلموا للعلم السکینة و الوقار و تواضعوا لمن تعلمون منه [illegible] ۴۵۷

٣٩٥ تواضعوا لمن تعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لاتكونوا جبابرة العلماء فيغلب جهلكم علمكم ٣٥٧

٤٠٢ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من سئل عن علمه فكتمه الجمه الله يوم القيمة بلجام من نار ٣٥٩

٤٢٦ ان اهل الجنة ليحتاجون الى العلماء فى الجنة و ذلك انهم يرون الله تعالىٰ فى كل جمعة فيقول لهم تمنوا على ما شئتم فيلتمتون الى العلماء فيقولون ماذا نتمنى فيقولون تمنوا عليه كذا كذا فهم يحتاجون اليهم فى الجنة كما يحتاجون اليهم فى الدنيا ٣٦٧

باب الاشياء والاحاديث فيها الفضيلة

٣٨١ من بلغه عن الله عزوجل شى فيه فضيلة فاخذ به ايمانا به و رجاء ثوابه اعطاه الله تعالىٰ ذلك و ان لم يكن كذلك ٣٠٢

٣٨٢ فى رواية، اعطاه الله ذلك الثواب و ان لم يكن ما بلغه حقا ٣٠٣

٣٨٣ فى لفظ، كان منى او لم يكن ٣٠٣

٣٨٤ فى لفظ، و ان كان الذى حدثه كاذبا ٣٠٣

٣٨٥ ما جاء كم عنى من خير قلته او لم اقله فانى اقوله و ماجاء كم عنى من شرفانى لا اقول الشر ٣٠٣

٣٨٦ فى رواية، ما قيل من قول حسن فانا قلته ٣٠٣

٣٨٧ فى رواية، خذوا به حدثت به او لم احدث به ٣٠٣

٣٨٨ عن حمزة بن عبدالمجيد قال، رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى النوم فى الحجر فقلت بابى انت و امى يا رسول الله انه قد بلغنا عنك انك قلت من سمع حديثا فيه ثواب فعمل بذلك الحديث رجاء ذلك الثواب اعطاه الله ذلك الثواب و ان كان الحديث باطلا فقال اى و رب هذا البلد انه لمنى وانا قلته ٣٠٣

٣٨٩ من بلغه عن الله تعالىٰ فضيلة فلم يصدق بها لم ينلها ٣٠٣

باب اثم من كذب على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

۱۷۱ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ۳۸۷

باب الفتیا

۱۰۶ احرؤکم علی الفتیا احرؤکم علی النار ۳۶۶
۱۳۷ اتخذ الناس رؤسا جہالا فاستلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا ۳۷۶

باب فضیلۃ امۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۵ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع عن امتی الخطا و النسیان ۱۲۹
۲۵۰ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال و انہی امتی عن اضاعۃ المال ۱۷۹
۵۶ انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا ۲۰۰
۳۶۹ جب مسلمان کی عمر چالیس برس کی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جنون و جذام و برص کو اس سے پھیر دیتا ہے اور پچاس سال والے پر حساب میں نرمی اور ساٹھ برس والے کو توبہ و عبادت نصیب ہوتی ہے، ہفتاد سالہ کو اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے دوست رکھتے ہیں اسی برس والے کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف اسی برس والے کے سب اگلے پچھلے گناہ مغفور ہوتے ہیں وہ زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔ ۲۹۹
۳۱۱ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ ۳۱۲
۳۱۶ المومن غر کریم و المنافق خب لئیم ۳۱۴
۳۲۶ ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لہا دینہا ۳۱۶
۱۷۳ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں انما انتم لا یعدون شمسا ولا قمرا و لا حجرا ولا و [illegible]

باب فی اولیاء اللہ تعالیٰ

١٥٦	فاذا احببته كنت سمعه الذى يسمع به و بصره الذى يبصر به ويده التى يبطش بها و رجله التى يمشى بها (الى قوله تعالىٰ) و ما ترددت عن شئ انا فاعله ترددى عن قبض نفس المومن يكره الموت و انا اكره مسائته	٣٨٢
١٥٧	قم الى امش اليك و امش الى اهرول اليك	٣٨٢
١٥٨	و اذا احب الله عبدا لم يضره ذنب	٣٨٢
١٥٩	الدنيا و الاخرة حرام على اهل الله	٣٨٢
١٢١	قوله عزوجل اعطيهم من حلمى و علمى	٣٨٣
١٢٢	من زهد فى الدنيا علمه الله بلا تعلم وهداه بلا هداية و جعله بصيرا و كشف عنه العمىٰ	٣٨٣
١٨٨	تقربوا الى الله ببعض اهل المعاصى و القوهم بوجوه مكفهرة و التمسوا رضا الله بسخطهم و تقربوا الى بالتباعد عنهم	٣٩١
٢٠٠	من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب	٣٩٤
٢٠١	من عادى اولياء الله فقد بارز الله بالمحاربة	٣٩٥

باب فى الشعر

٤٧٤	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الشعر بمنزلة الكلام فحسنه كحسن الكلام و قبيحه كقبيح الكلام	٣٨٣
٤٧٥	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يضع لحسان بن ثابت منبرا فى المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اويناضح و يقول رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس مايناضح او يفاخر عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔	٣٨٣
٤٧٦	لما استخلف (عمر) صعد المنبر فلما رأى الناس اسفل منه حمد الله ثم كان اول كلام تكلم به بعد الثناء على الله و على رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم۔	٣٨٤

هون عليك فان الامور ... بكف الاله مقاديرها

فليس بآتيك منهيها ... ولا قاصر عنك مامورها

باب الامارت

۱۲۶ من استعمل رجلا من عصابة وفيهم من هو ارضىٰ للرمنه فقد ۳۷۱
خان الله و رسوله و المومنين

باب الاطاعة

۳۸ قال عليه الصلوة و السلام عليكم بسنتى و سنة الخلفاء ۱۹۶
الراشدين

۵۴ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا طاعة لاحد فى معصية الله و ۱۹۹
انما الطاعة فى المعروف

۵۵ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا طاعة لمخلوق فى معصية ۲۰۰
الخالق

۳۵۲ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عليكم بسنتى و سنة ۳۴۰
الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجد

باب النكاح

۳۹۴ (عقبہ بن حارث نے جس عورت سے نکاح کیا وہ اس کی رضاعی بہن ۳۰۶
تھی اس کی گواہی جب ان کی رضاعی ماں نے دی تو عقبہ نے انکار کیا
اس پر) مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں ارشاد فرمایا
كيف و قد قيل

باب الطلاق

۳۷۶ ان رجلا اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ان امراءتى ۳۰۱
لا تدفع يد لامس فقال طلقها قال انى احبها قال استمتع بها

باب الاخوت

۵۳ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم راس العقل بعد الايمان بالله ۱۹۹
تعالىٰ التحبب الى الناس

۳۶۰ الله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه ۳۲۸

۳۶۲ من كان فى حاجة اخيه كان الله فى حاجته و من فرج عن ۳۲۹
مسلم فرج الله عنه بها كربة من كرب يوم القيمه

۳۶۳	ان احب الاعمال الی الله تعالیٰ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم	۳۲۹
۳۶۴	ان من موجبات المغفرة ادخالك السرور علی اخیك المسلم	۳۳۰
۳۶۹	من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه	۳۳۱
۱۴۱	لایحل للرجل ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض هذا و یعرض هذا و خیرهما الذی یبداء بالسلام	۳۷۷
۱۴۲	لایحل لمومن ان یهجر موسا فوق ثلث فان مرت به ثلث فلیلقه فلیسلم علیه فان رد علیه السلام فقد اشترکا فی الاجر فان لم یرد علیه فقد باء بالاثم و خرج المسلم من الهجرة	۳۷۷
۱۴۳	لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار	۳۷۸
۱۴۸	لاتباغضوا و لا تحاسدوا و لا تدابروا و کونوا عباد الله اخوانا	۳۷۹
۱۸۹	سباب المسلم فسوق	۳۹۲
۲۷۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العباد عباد الله	۴۱۸
۲۷۸	الناس بنو آدم و آدم من تراب	۴۱۸
۲۷۹	یا ایها الناس ان ربکم واحد و ان اباکم واحد الا لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقویٰ ان اکرمکم عند الله اتقاکم	۴۱۸
۲۸۰	من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله	۴۱۹
۳۴۳	راس العقل بعد الایمان بالله التودد الی الناس	۴۷۴

باب الظلم والتعدی

۱۳۸	من مشی مع ظالم وهو یعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام	۳۷۷

باب التوبة

۴۰۶	جب کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی عرض کی یا رسول الله ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقة الی الله و الی رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۴۱۱

٩٨ التائب من الذنب كمن لا ذنب له ٣٦٣

١٢٨ من غير احاه بذنب لم يمت حتى يعمله، و فى رواية بذنب تاب ٣٧٢
منه

٣٠٠ كل شئ يتكلم به ابن آدم فانه مكتوب عليه فاذا احطأ الحطيئة ٣٥٨
ثم احب ان يتوب الى الله عزوجل فليات بقعة مرتفعة فليمدد
يديه الى الله ثم يقول اللهم انى اتوب اليك منها لا ارجع اليها
ابدا فانه يغفر له مالم يرجع فى عمله ذلك

باب الصدق والكذب

٨٢ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دع ما يريبك الى مالا يريبك ١١٢
فان الصدق طمانية و ان الكذب ريبة

٢٥١ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اياكم و الظن فان ١٨٠
الظن اكذب الحديث۔

٦١ قال عبدالله ان الشيطن ليتمثل فى صورة الرجل فيأتى القوم ٢٠١
فيحدثهم بالحديث من الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم
سمعت رجلا اعرف وجهه ولا ادرى ما اسمه يحدث

٣٩٢ كفى بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع ٣٨٨

باب الرؤيا

١٠٦ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من رآنى فى المنام ٢١٣
فقد رآنى فان الشيطن لا يتمثل بى

١٠٧ من رآنى فقد رأى الحق فان الشيطان لا يترياءى ٢١٣

٣٠٣ اذا رأى احدكم الرؤيا يكرهها فليبصق عن يساره ثلثا و ليستعذ ٣٦٠
بالله من الشيطان ثلثا و ليتحول عن جنبه الذى كان عليه

باب الظن

١٣٣ بئس مطية الرجل زعموا

باب الاطعمة والاشربة

٦٤	لما كثر الطعام فى زمن معوية جعلوه مدين من حنطة	١٠٦
٦٥	عن ابى سعيد الخدرى كان طعامنا يومئذ الشعير	١٠٧
٦٦	عن عبدالله بن عمر قال لم تكن الصدقة على عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا التمر و الزبيب و الشعير و لم تكن الحنطة	١٠٧
٨١	كان صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يحب الحلواء و العسل	١١٢
١١٨	انه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذن فى اكل لحم الخيل	١٢٢
١٧٧	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال انكم لاتدرون فى ايه البركة	١٣١
١٧٨	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم امرنا ان نسلت القصعة و قال فانكم لا تدرون فى اى طعامكم البركة	١٣١
١٧٩	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اكل فى قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة	١٣١
١٨٠	زاد الحكيم الترمذى عن انس و صلت عليه	١٣٢
١٨١	و زاد الديلمى عنه فتقول اللهم اعتقه من النار كما اعتقنى من الشيطان	١٣٢
١٨٢	عن جابر بن عبدالله فى حديث يرفعه الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يرفع القصعة حتى يلعقها او يلعقها فان فى آخر الطعام البركة	١٣٢
١٨٣	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لان العق القصعة احب الى من ان اتصدق بمثلها طعاما	١٣٢
١٨٤	من لعق الصحفة و لعق اصابعه اشبعه الله تعالىٰ فى الدنيا و الاخرة	١٣٢
١٨٨	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء تتناثر كما يتناثر الورق من الشجر فى الريح العاصف	١٣٣

۱۹۹	جب حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت فرما کر سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مقیم ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اولش جب ان کے گھر جاتا وہ اور ان کے گھر والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کے نشان کی جگہ سے کھاتے۔	۱۴۹
۲۰۰	عن علب قال رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن طعام النصاریٰ فقال لا یتخلجن فی صدرك طعام ضارعت فیہ مصرانیۃ	۱۴۹
۲۰۱	قال ابوثعلبۃ خشنی، قلت یا رسول اللہ انا نعرو ارض العلو فنحتاج الی آنیتھم فقال استعنوا عنھا ما استطعتم فان لم تجدوا غیرھا فاغسلوھا و کلوا منھا و اشربوا	۱۵۰
۲۳۳	ام المومنین صدیقہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا واللہ یا ابن اختی انا کنا لننظر الی الھلال ثم الھلال، ثم الھلال ثلثۃ اھلۃ فی شھرین و ما اوقد فی ابیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نار قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر و الماء	۱۶۷
۲۳۴	صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین ثمود پر اترے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی لیں۔	۱۶۷
۲۳۵	قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الناس شرکاء فی ثلث (ای فی الماء و النار و الملح) لا یفرق بین قصد و قصد	۱۶۷
۳۴	ان یھودیا دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی خبز شعیر و اھالۃ سنخۃ فاجابہ	۱۹۵

۳۵ عن جابر قال كنا نغزو مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه ۱۹۵
وسلم فنصيب من آنية المشركين و اسقيتهم و نستمتع بها فلا
يعيب ذلك علينا۔

۳۹ عن ابی ثعلبة قال قلت يا رسول الله انا بارض قوم اهل الكتاب ۱۹۲
افاكل فی آنيتهم قال و ان وجدتم غيرها فلا تاكلوا فيها و ان
لم تجدوا فاغسلوها و كلوا فيها

۴۰ و فی لفظ انهم ياكلون لحم الخنزير و يشربون الخمر فكيف ۱۹۶
نصنع بآنيتهم وقدورهم

۴۱ سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن قدور المجوس ۱۹۶
فقال انقوها غسلا و اطبخوا فيها

۴۲ ان ابا ثعلبة سأل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم افتنا فی ۱۹۷
آنية المجوس اذا اضطررنا اليها قال اذا اضطررتم اليها
فاغسلوها بالماء و اطبخوا فيها

۵۰ رزين عن بعض الرواة و انی سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ ۱۹۸
عليه وسلم يقول لها ما اخذت فی بطونها و ما بقی فهو لنا
طهور

۶۲ اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فاطعمه من طعامه فليا كل ۲۰۱
و لا يسأل عنه و ان سقاه من شرابه فليشرب ولايسأل عنه۔

۷۴ اذا وقعت الفارة فی السمن فان كان جامدا فالقوها ما حولها ۲۰۵

۴۲۴ طعام الجواد دواء و طعام البخيل داء ۳۱۵

۲۵۰ ما ملاء آدمی وعاءً شرا من بطنه بحسب ابن آدم اكلات يقمن ۳۱۱
صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه و ثلث لشرابه و ثلث
لنفسه

۲۵۱ ان كثرة الاكل شؤم ۳۱۱

باب الخمر والمسكرات

١١٨	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن كل مسكر و مفتر	٣٧٠

باب الذكر

١	كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يذكر الله تعالىٰ على كل احيانه	١٨٢
٤٥٦	ما من شئ انجى من عذاب الله من ذكر الله	٣٢٨
٤٥٧	ذكر كرنے والوں كى نسبت فرماتے ہيں حفتهم الملئكة و غشيتهم الرحمة و نزلت عليهم السكينة	٣٢٨
٤٥٨	عندذكر الصالحين تنزل الرحمة	٣٢٨
٤٦٥	اكثروا ذكر الله حتى يقولوا مجنون	٣٣٠
٤٦٦	اذكروا الله عند كل حجرو شجر	٣٣٠
٤٦٧	لم يفرض الله على عباده فريضة الا جعل لها حدا معلوما ثم عذر اهلها فى حال العذر غير الذكر فانه لم يجعل له حدا انتهى اليه و لم يعذر احدا تركه الا مغلوبا على عقله و امرهم به فى الاحوال كلها	٣٣٠
٤٦٨	الذكر الكثيران لا يتناهى ابدا	٣٣٠
٥٣٨	لا يزال لسانك رطبا من ذكر الله	٥١١
٥٣٩	اكثرى من ذكر الله فانك لاتبين بشئ احب الى من كثرة ذكره	٥١٢
٥٤٠	من لم يكثر ذكر الله فقد برئ من الايمان	٥١٢
٥٤١	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يذكر الله تعالىٰ على كل احيانه	٥١٢
٥٤٢	معقبات لا يخسر قائلهن (اى سبحان الله، والحمد لله، و الله اكبر)	٥١٢

باب الصحبة و المجالسة

٢٠٩	[illegible] و مجالس السوء كحامل مسك و نافخ الكير [illegible]	٣٩٢

۲۱۰ من جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك من سواد اصابك من دخانه ۳۹۷

۲۱۲ اعتبروا الارض باسمائها و اعتبروا الصاحب بالصاحب ۳۹۷

۲۱۳ اياك و قرين السوء فانك به تعرف ۳۹۷

باب الزينة و اللباس

۷۳ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یمتشط بمشط من عاج ۲۰۵

۳۷۰ علیکم بلباس الصوف تجدوا حلاوة الایمان فی قلوبکم ۳۰۰

۳۷۱ ان الشیطان یحب الحمرة فایاکم و الحمرة و کل ثوب فیه شهرة ۳۰۰

۵۷ الشیاطین یستعملون ثیابکم فاذا نزع احدکم ثوبه فلیطوه حتی ترجع الیها انفاسها فان الشیطان لا یلبس ثوبا مطویا ۳۵۱

۵۸ اطووا ثیابکم حتی ترجع الیها ارواحها فان الشیطان اذا وجد ثوبا مطویا لم یلبسه و ان وجد منشورا لبسه ۳۵۱

۵۹ مامن فراش یکون مفروشا لایام علیه احد الا نام علیه الشیطان ۳۵۱

باب مناقب ابی بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما

۴۲۷ انا و ابوبکر و عمر خلقنا من تربة واحدة ۳۱۶

۴۲۸ یکون فی آخر الزمان خلیفة لا یفضل علیه ابوبکر و لا عمر ۳۱۶

۴۳۲ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر ۳۱۹

باب مناقب علی رضی الله تعالیٰ عنه

۳۶۸ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے خلافت میں نزاع نہیں نہ میں اپنے آپ کو مولیٰ علی کا ہمسر سمجھتا ہوں و انی لا علم انه افضل منی و احق بالامامة ولکن لستم تعلمون ان عثمان قتل ظلما و انا ابن عمه و ولیه و اطلب بدمه ۳۴۵

باب فضائل الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم

۳۱۱	حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعهد بن ام عبد (مسعود)	۲۷۹
۳۱۲	ان اشبه الناس دلا و سمتا وهديا برسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لابن ام عبد	۲۷۹
۳۱۳	وہی ابن مسعود ہیں جنہیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف ملئی علما	۲۷۹
۳۱۴	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی ما رضی لها ابن عبدو کرهت لامتی ماکره لها ابن ام عبد	۲۷۹
۳۰۹	اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم	۳۱۲
۱۶۳	دع عنك معاذا فان الله يباهي به الملئكة قال لرجل قال له معاذ بن جبل تعال حتى نومن ساعة فشكاه الرجل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال اوما نحن بمومنين فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك۔	۳۸۴
۱۶۴	كان عبدالله بن رواحة اذا لقى الرجل من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال تعال نومن بربنا ساعة فقال ذات يوم لرجل فغضب الرجل فجاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله الا ترى الى ابن رواحة يرغب عن ايمانك الى ايمان ساعة فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يرحم الله ابن رواحة انه يحب المجالس التى يباهي به الملئكة	۳۸۴
۳۶۹	حرام بن ملحان کی شہادت کے بارے میں بخاری میں ہے جعل يحدثهم فاومازا الى رجل فاتاه من خلفه فطعنه	۴۴۶
۳۷۹	(واقعہ بیر معونہ میں ہے) بعث النبى صلىٰ الله تعالىٰ عليه وسلم المنذر بن عمرو الساعدى و بعث معه المطلب السلمى ليدلهم على الطريق۔	
۳۸۱	(واقعہ بیر معونہ کی) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ان اخوانكم لقوا المشركين فاقتطعوهم فلم يبق احد و انهم قالوا ربنا بلغ قومنا انا قد رضينا و قد رضى عنا ربنا فانا رسولهم اليكم قد رضوا رضى انهم	۴۴۹

٣٩٦ عن اسامة بن شريك ، قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و اصحابه حوله كان على رؤسهم الطير ٣٥٧

٣٩٧ حديث عليه اقدس ميں ہے، اذا تكلم اطرق جلساؤه كان على رؤسهم الطير ٣٥٧

٣٣٢ قدم رهط من عكل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فكانوا فى الصفة و قال عبدالرحمن بن ابى بكر قال كان اصحاب الصفة الفقراء ٣٧١

باب الاسماء

٣٧٧ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من ولد له ثلثة اولاد فلم يسم احدهم محمدا فقد جهل ٣٠١

باب الاستمداد

٣٩١ اذا انفلت دابة احدكم بارض فلاة فليناد يا عبادالله احبسوا فان لله تعالىٰ عبادا فى الارض تحبسه ٣٥٢

٣٩٢ فى رواية، اعينونى يا عبادالله ٣٥٢

٣٩٣ اذاصل احدكم شيأ و ارادعونا وهو بارض ليس بها انيس فليقل يا عبادالله اعينونى يا عبادالله اعينونى يا عبادالله اعينونى فان لله عبادا لا يراهم ٣٥٢

باب قتل الحية

١٥ خمس من الدواب و ليس على المحرم فى قتلهن جناح الغراب و الحداة و العقرب و الفارة و الكلب العقور۔ ١٨٧

١٦ خمس كلهن فاسقة يقتلهن المحرم و يقتلن فى الحرم وعدالحية بدل الحداة و فى رواية الحية مكان العقرب۔ ١٨٨

١٧ اقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثأرهن فليس منا ١٨٨

١٨ اقتلوا الحيات ذوا الطفيتين و الابتر ١٨٨

١٩ اقتلوا الاسودين فى الصلوة الحية و العقرب ١٨٨

٢٠ اقتلوا الوزغ و لو فى جوف الكعبة ١٨٩

٢١ من قتل حية فكانما قتل رجلا مشركا قد حل دمه ١٨٩

۲۲ من قتل حية فله سبع حسنات و من قتل ورغة فله حسنة ۱۸۹

باب الحجامة

۳۹۸ من احتجم يوم الاربعاء و يوم السبت فاصابه برص فلا يلومن ۳۰۷
الا نفسه

۳۹۹ امام سیوطی فرماتے ہیں سمعت ابی یقول سمعت ابا عمر محمد ۳۰۷
بن جعفر بن مطر النیشاپوری قال قلت یوما ان هذا الحدیث
لیس بصحیح فاحتجمت یوم اربعاء فاصابنی البرص فرأیت
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم فشکوت الیه
حالی فقال ایاك و الاستهانة بحدیثی فقلت تبت یا رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاشفیت وقدعافانی الله و ذهب
ذلك عنی

۴۰۰ وہی فرماتے ہیں، سمعت ابا معین الحسین بن الحسن الطبری ۳۰۷
یقول اردت الحجامة یوم السبت فقلت للغلام ادع لی الحجام
فلما ولی الغلام ذکرت خبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
فاصابه وضح فلا یلومن الا نفسه قال فدعوت الغلام ثم
تفکرت فقلت هذا حدیث فی اسناده بعض الضعف فقلت
للغلام ادع الحجام لی فدعاه فاحتجمت فاصابنی البرص
فرأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النوم
فشکوت الیه حالی فقال ایاك و الاستهانة بحدیثی فنذرت لله
نذرا لئن اذهب الله مابی من البرص لم اتهاون فی خبر النبی
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صحیحا کان او سقیما فذهب الله
عنی ذلك البرص

۴۰۱ ورد النهی عنه (عن تقلیم الاظفار) یوم الاربعاء و انه یورث ۳۰۸
البرص، وحکی عن بعض العلماء انه فعله فنهی عنه فقال لم
یثبت هذا فلحقه البرص من ساعة فرأی النبی صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم فی منامه فشکی الیه فقال له الم تسمع نهی عنه
فقال لم یصح عندی فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکفیك
انه سمع ثم مسح یده بیده الشریفه فذهب عنه فتاب عن
مخالفة ماسمع

باب الدعاء

۱۲۵ اقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا الدعاء ۱۲۳

۳۳۴ من لم یدع الله غضب علیه ۳۲۰

۳۳۵ من لم یسأل الله یغضب علیه ۳۲۰

۳۳۶ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال قال الله تعالیٰ من لا یدعونی اغضب علیه ۳۲۰

۳۵۰ افضل الدعاء الحمد لله ۳۲۶

۳۵۱ ایک سفر میں لوگوں نے باآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اپنی جانوں پر نرمی کرو۔ انکم لاتدعون اصم و لا غائبا انکم تدعون سمیعا بصیرا ۳۲۶

۳۵۲ ثنتان لا ترد الدعاء عند النداء و عندالباس ۳۲۶

۳۵۳ اذا نادی المنادی فتحت ابواب السماء و استجیب الدعاء ۳۲۷

۳۵۴ اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفر لك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له ۳۲۷

۴۰۳ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حول رداءه لیتحول القحط ۳۵۹

۴۰۵ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استسقی فاشار بظهر کفیه الی السماء ۳۶۰

۴۰۶ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح بهما وجهه ۳۶۰

۴۰۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا دعا فرفع یدیه مسح وجهه بیدیه ۳۶۰

۴۰۸ سلوا الله ببطون اکفکم ولاتسئلوه بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم ۳۶۱

۵۱۲ مع کل ختمة دعوة مستجابة ۵۰۳

۵۱۳ من ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۵۰۳

٥١٣	ثلثة لاترد دعوتهم الصائم حين يفطر، الحديث	٥٠٣
٥١٥	ان للصائم عند فطره لدعوة ما ترد	٥٠٣
٥١٦	لكل عبد صائم دعوة مستجابة عند افطاره اعطيها فى الدنيا و ادخرت فى الآخرة	٥٠٣
٥٢٠	ان لربكم فى ايام دهركم نفحات فتعرضوا لها لعل ان يصيبكم نفحة منها لا تشقون بعدها	٥٠٥
٥٢١	لايجتمع ملوء فيدعو بعضهم يؤمن بعضهم الا اجابهم	٥٠٧
٥٢٦	اذا جلس احدكم فى مجلس فلا يبرحن منه حتى يقول ثلث مرات سبحنك اللهم ربنا و بحمدك لا اله الا انت اغفرلى و تب على فان كان اتى خيرا كان كالطابع عليه و ان كان مجلس لغو كان كفارة لما كان فى ذلك المجلس	٥٠٨
٥٢٧	كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس مجلسا يقول فى آخره اذا اراد ان يقوم من المجلس سبحنك اللهم و بحمدك اشهد ان لااله الا انت استغفرك و اتوب اليك	٥٠٩
٥٢٨	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا جلس مجلسا او صلى تكلم بكلمات فسالته عائشة عن الكلمات فقال ان تكلم بخير كان طابعا عليهن الى يوم القيمة و ان تكلم بشر كان كفارة له سبحنك اللهم بحمدك استغفرك و اتوب اليك۔	٥٠٩
٥٢٩	حديث قدسى، انا عند ظن عبدى بى و انا معه اذا دعانى	٥١٠
٥٣٠	يا بن آدم انك مادعوتنى و رجوتنى غفرت لك على ما كان منك ولا ابالى	٥١٠
٥٣١	عليكم عباد الله بالدعاء	٥١٠
٥٣٢	صلوا على واجتهدو فى الدعاء	٥١٠
٥٣٣	لا تعجزوا فى الدعاء فانه لن يهلك مع الدعاء احد	٥١٠

۵۳۴ تدعون الله لیلکم و نهارکم فان الدعاء سلاح المومن ۵۱۱

۵۳۵ اکثر الدعاء بالعافیة ۵۱۱

۵۳۶ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعاء کی تصیت ۵۱۱
ارشاد فرمائی صحابہ نے عرض کی ادا بکثر فرمایا الله اکثر، و فی روایة
الله اکبر

۵۳۷ من سره ان یستجیب الله له عند الشدائد فلیکثر من الدعاء عند ۵۱۱
الرخاء

باب اشراط الساعة

۱۷۰ لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض الله الله ۵۱۱

باب الدجال

۲۵ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یمکث الدجال ۸۹
و امه ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اصر
شئ و اقل منفعة تنام عیناه و لایام قلبه

۱۶۲ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث ۱۳۳
بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم ولا
یفتنونکم

۱۷۱ من سمع بالدجال فلینأ منه فوالله ان الرجل لیأتیه وهو یحسب ۱۳۵
انه مومن فیتبعه فما یبعث به من الشبهات

۱۷۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یخرج الدجال ۳۸۷
فیمکث اربعین فیبعث الله عیسی بن مریم فیهلکه ثم یمکث فی
الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوة ثم یرسل الله ریحا باردة
من قبل الشام فلایبقی علی وجه الارض احد من فی قلبه مثقال
ذرة من خیر او ایمان الا قبضته حتی لو ان احدکم دخل فی
کبد جبل لدخلته حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی خفة
الطیر و احلام السباع لا یعرفون معروف و لا ینکرون منکرا
فیتمثل لهم الشیطن فیقول لا تستحیون فیقولون ماتامرنا
فیامرهم بعبادة الاوثان ثم ینفخ الصور

باب صفة الجنة والنار

۲۲۷ نار جهنم سوداء مظلمة ۱۶۵

۲۲۸ تلا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم هذه الآية وقودها الناس و الحجارة فقال اوقد عليها الف عام حتى احمرت و الف عام حتى ابيضت و الف عام حتى اسودت فهي سوداء مظلمة لا يضيء لهبها۔ و في رواية فهي سوداء مظلمة كالليل المظلم۔ ۱۶۵

۲۲۹ قال صلى الله تعالى عليه وسلم يحث فيه ميزابان يمدانه من الجنة احدهما من ذهب و الآخر من ورق ۱۶۶

۲۳۰ قال صلى الله تعالى عليه وسلم لا ان سلعة الله عالية الا ان سلعة الله الجنة ۱۶۶

۲۳۱ حوضي مسيرة شهر ملؤه ابيض من اللبن و ريحه اطيب من المسك ۱۶۶

۲۳۲ اتروبها حمراء كنارکم هذه لهي اشد سوداء من النار ۱۶۶

باب الشتى

۱۰۹ قال النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خير الامور اوساطها ۲۱۰

۱۳۹ من حسن اسلام المرء ترك مالا يعنيه ۱۲۷

۱۴۰ ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا طلى بدء بعورته فطلاها بالنورة و سائره حسنه اهله ۱۲۷

۱۴۶ الهوو العبوا فاني اكره ان يرى في دينكم غلظة ۱۲۷

۱۵۲ من كان يومن بالله و اليوم الاخر فلا يقضين موقف التهم ۱۳۰

۲۰۲ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرماتے ہیں اياك و ما يسوء الاذن ۱۵۰

۲۰۳ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرماتے ہیں اياك و كل ما يعتذر منه ۱۵۰

۲۰۴ و قال صلى الله تعالى عليه وسلم بشروا و لا تعسروا ۱۵

۲۱۰	لایرکب البحر الا حاج او معتمر او غازی فی سبیل الله فان تحت البحر نارا و تحت النار بحرا	۱۶۱
۲۱۱	عن ابن عمر رفعه تحت البحر نار و تحت النار بحر و تحت البحر نار	۱۶۱
۲۱۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی صفة البحر هو الطهور ماءه والحل میتته	۱۶۱
۲۱۹	عن ابن عباس قال کنت العب مع الصبیان فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فتواریت خلف باب فجاء فحطانی حطاة وقال اذهب ادع لی معاویة	۱۶۳
۲۲۳	حدیث عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے اللهم کبر سنی ورق عظمی فاقبضنی الیك غیر عاجز ولا ملوم	۱۶۴
۲۴۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الحیاء خیر کله	۱۷۹
۲۵۲	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر	۱۸۰
۲۴	انها (ای الهرة) لیست بنجس انها من الطوافین علیکم و الطوافات	۱۸۹
۲۵	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الهر سبع	۱۹۰
۲۶	قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم السنور سبع	۱۹۰
۲۷	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ذکر الهر فقال هی سبع	۱۹۰
۳۰	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یأتی علیکم زمان الا الذی بعده شر منه حتی تلقوا ربکم	۱۹۳
۳۱	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لمس خیر من الیوم و الیوم خیر من غد کذلك حتی تقوم الساعة	۱۹۴
۶۷	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هلك المتنطعون	۲۰۳
۸۰	لعن الله الناظر و المنظور الیه	۲۰۷
۱۳۹	لیس الخبر کالمعاینة	۲۲۷

٣٧٨	اكرموا المعزى و امسحوا برغامها فانها من دواب الجنة	٣٠٢
٣٠٣	الديك الابيض صديقي و صديق صديقي وعدو عدو الله وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يبيته معه في البيت	٣٠٩
٣١٠	كان لنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم في حائطنا فرس يقال له اللحيف	٣١٢
٣٣٣	اطفئوا الحريق بالتكبير	٣٢٣
٣٣٤	اذا رأيتم الحريق فكبروا فانه يطفي النار	٣٢٣
٧	قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الجارية اذا حاضت لم يصلح ان يرى منها الا وجهها و يديها الى المفصل	٣٣٩
٨٣	انه يحدث بعدي اشياء و ان من احبها الي لما احدث عمر	٣٥٧
١١٧	ذوالقرنین، کو قیامت میں دو زبانیں آگ کی دی جائیں گی	٣٧٠
١٢١	ملعون من يعمل عمل قوم لوط	٣٧١
١٢٥	كما تدين تدان	٣٧١
١٣٩	من احب شيأ اكثر من ذكره	٣٧٧
١٥٣	الولد للفراش و للعاهر الحجر	٣٨٠
٢٠٣	اذا سمعت الرجل يقول هلك الناس فهو اهلكهم	٣٩٥
٢١١	انما سمي القلب من تقلبه انما مثل ريشة العلاة تعلقت في اصل شجرة تقلبها الرياح ظهر البطن	٣٩٧
٣٣٣	احب الاعمال الى الله ادومها و ان قل	٤٣٨
٤٠١	ارسل ملك الموت الى موسىٰ عليهما الصلاة و السلام (فذكر الحديث الى ان قال) فسأل الله ان يدنيه من الارض المقدسة رمية بحجر	٤٥٩
٤٩٥	اذ مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذلك العرش	٤٩٢
٥١٠	الم تر الى العمال يعملون فاذا فرغوا من اعمالهم وفوا اجورهم	٥٠٣
٥١١	العمل انما يوفى اجره فاقصى عمله	٥٠٣
٥٥٨	قاص في الجنة و قاصيد في النار	٥١٧

الماخذ

۱	فتاوی رضویه جلد اوّل	رضوی کتاب گھر بھیونڈی
۲	الجود الحلو فی ارکان الوضوء	مشمولہ جلد اوّل
۳	تنویر القندیل فی اوصاف المندیل	
۴	الطراز المعلم فیما هو حدث من تحوّل الدم	
۵	نبه القوم ان الوضوء من ای نوم	
۶	الاحکام و العلل فی اشکال الاحتلام و البلل	
۷	بارق النور فی مقادیر ماء الطهور	
۸	ارتفاع الحجب عن وجوه قراءة الجنب	
۹	الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل	
۱۰	النمیقة الانقی فی فرق الملاقی و الملقی	
۱۱	احلی الاعلام ان الفتوی مطلقاً علی قول الامام	
۱۲	النور و النورق لاسعار الماء المطلق	
۱۳	عطاء النبی لا فاضة احکام ماء الصبی۔رساله ضمنیه	
۱۴	حسن التعمم لبیان حد التیمم	
۱۵	الظفر لقول زفر۔ رساله ضمنیه	
۱۶	الطلبة البدیعه فی قول صدر الشریعه	

۱۷	فتاوی رضویہ جلد دوم	مکتبہ نعیمیہ دیپا مرائے سنبھل
۱۸	سلب الثلب عن القائلین بطهارة الكلب	مشمولہ جلد دوم
۱۹	الاحلی من السکر لطلبة سکر روسر	
۲۰	جمان التاج فی بیان الصلوٰة قبل المعراج	
۲۱	حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین	
۲۲	منیر العین فی حکم تقبیل الابهامین	
۲۳	نہج السلامة فی حکم تقبیل الابهامین فی الاقامة	
۲۴	ایذان الاجر فی اذان القبر	
۲۵	فتاوی رضویہ جلد سوم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۶	ہدایة المتعال فی حد الاستقبال	مشمولہ جلد سوم
۲۷	الجام الصاد عن سنن الضاد	
۲۸	النهی الاکید عن الصلاة وراء عدی التقلید	
۲۹	القلادة المرصعة فی نحر الاجوبة الاربعة	
۳۰	تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب	
۳۱	اجتناب العمال عن فتاوی الجهال	
۳۲	انهار الانوار من یم صلاة الاسرار	
۳۳	وصاف الرجیح فی بسملة التراویح	
۳۴	مرقاة الحمان فی الهبوط عن المنبر لمدح السلطان	
۳۵	رعایة المذنبین فی الدعا بین الخطبتین	
۳۶	التبصیر المنجد بن صحن المسجد مسجد	
۳۷	اوفی اللمعه فی اذان الجمعة	
۳۸	سرور العید فی حل الدعاء بعد صلاة العید	

فہرست مضامین

جلد اوّل

انتساب	۳	اربعین	۲۳
قدیم	۴	کتب ترغیب وترہیب	۲۳
سرنامۂ سخن	۷	کتب موضوعات	۲۳
مجدد اعظم رزم گاہ حق وباطل میں	۹	کتب احکام	۲۳
کنزالایمان	۱۱	کتب تخریج	۲۳
تصنیفات	۱۲	مفاتیح وفہارس	۲۵
شمشاد قلیم سخن	۱۴	کتب اوائل	۲۵
امتیازی خصوصیات	۱۵	کتب تفسیر ماثور	۲۵
امام احمد رضا کی بصیرت حدیث	۱۶	دیگر کتب	۲۵
تعریف علم حدیث	۱۷	تخریج احادیث	۲۶
ضرورت حدیث	۱۷	تعریف	۲۶
تدوین حدیث	۱۷	اہمیت وفائدہ	۲۶
اقسام کتب	۲۱		
جامع	۲۱	تاریخ	۲۶
مسند	۲۱	مشہور کتب تخریج	۲۷
سنن	۲۱	الفاظ حدیث کے حق میں مستخرجات کا طریق کار	۲۷
معجم	۲۱	نقل اور اصل کی طرف نسبت	۲۸
علل	۲۲	فوائد مستخرجات	۲۸
جزء	۲۲	قوت حافظہ	۳۳
اطراف	۲۲	مراتب احادیث صحیحہ	۳۴
مستدرک	۲۲	بیان راوی	۳۷
مستخرج	۲۲	کتب حدیث کے طبقات	۴۰
مجمع	۲۲	پہلا طبقہ	۴۰
زوائد	۲۳	دوسرا طبقہ	۴۰
مصنف وموطاء	۲۳	تیسرا طبقہ	۴۰

چوتھا طبقہ ۴۱
پانچواں طبقہ ۴۱
سند حدیث مسلسل بالروایت ۴۲
سند حدیث مسلسل بالولایت ۴۴
سند روایت ۴۵
فتاوی رضویہ ۴۸
سند فقہ حنفی ۵۳
فتاوی رضویہ اور احادیث ۵۵
فتاوی رضویہ اور رسائل ۵۷
سبب تالیف ۵۹
طرز تالیف ۶۰
اختتامیہ ۶۵
تعارف فتاوی رضویہ جلد اول ۶۷
تعارف رسالہ الجود الحلو ۷۳
احادیث رسالہ۔ الجود الحلو ۷۵
ابتدائے وضو میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے ۷۵
وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے ۷۵
انگشتان مبارک سے پانی نکلنے کا معجزہ ۷۶
تعارف رسالہ۔ تنویر القندیل ۷۷
احادیث رسالہ۔ تنویر القندیل ۷۷
وضو کا پانی قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا ۷۹
وضو کے بعد تولیہ سے پانی پونچھنا منع نہیں ہے ۷۹
غسل کے بعد کپڑے سے پانی صاف نہ کرنے کے بارے میں ایک حدیث ۸۰
وضو کے بعد پانی جھاڑنا منع ہے ۸۰
حضور کپڑے سے پانی صاف کرتے تھے ۸۱
حضرت ابن عباس غسل کے بعد پانی صاف کرتے تھے ۸۱

تعارف رسالہ۔ اطراز المعلم ۸۳
حدیث رسالہ اطراز المعلم ۸۵
زن حائضہ کو مستحب ہے کہ غسل حیض کے بعد خون صاف کرے ۸۵
تعارف رسالہ۔ نہایۃ القوم ۸۶
احادیث رسالہ۔ نہایۃ القوم ۸۸
رکوع و سجود میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ۸۸
ایسا سونا جس سے استر خانے مفاصل ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا ۸۸
حضور کی بیداری قلب اطہر کے بارے میں ایک حدیث ۸۹
دجال کے بارے میں ایک حدیث ۸۹
حضور کی نیند ناقض وضو نہیں ۹۰
انبیاء کرام کے دل نہیں سوتے ہیں ۹۰
تعارف رسالہ۔ الاحکام والعلل ۹۱
احادیث رسالہ۔ الاحکام والعلل ۹۳
نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے ورنہ نہیں ۹۳
خواب میں اگر احتلام ہو اور تری بھی محسوس ہو تو غسل واجب ہے ۹۳
تعارف رسالہ۔ بارق النور ۹۶
احادیث رسالہ۔ بارق النور ۱۰۰
وضو اور غسل میں اجماعاً پانی کی مقدار متعین نہیں ہے ۱۰۰
اعضائے وضو دو دو بار دھونے سے متعلق ایک حدیث ۱۰۲
اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے کے بارے میں دو حدیثیں ۱۰۲
اعضائے وضو تین تین مرتبہ اور ایک

ایک مرتبہ دھونا بھی ثابت ہے ۱۰۲
دو تہائی مد پانی سے وضو فرمانے کے بارے میں ایک حدیث ۱۰۳
زن و شوہر دونوں ایک ساتھ ایک برتن سے غسل کر سکتے ہیں ۱۰۳
صاع و مد اور فرق سے وضو و غسل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں ۱۰۴
آب وضو کے ذریعے سے گناہ جھڑتے ہیں ۱۰۵
رطل اور صاع و مد سے وضو و غسل کے بارے میں دو حدیثیں ۱۰۶
گیہوں کے مد حضرت امیر معویہ نے ایجاد کئے ۱۰۶
زمانہ رسالت میں گیہوں نہیں تھا ۱۰۷
قبل وضو مسواک کرنے سے متعلق دو حدیثیں ۱۰۸
وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے ۱۰۸
مسواک کرنا سنت ہے ۱۰۹
آب وضو کے ساتھ گناہ دور ہوتے ہیں ۱۱۰
مسواک کرنا سنت ہے ۱۱۰
مسواک کے ذریعہ منہ پاکیزہ رکھو ۱۱۱
مکمل طریقہ وضو پر ایک حدیث ۱۱۲
حضور کو میٹھی چیزیں مرغوب ہیں ۱۱۲
مشک و ارتیاب کی باتیں منع ہیں ۱۱۲
طریقہ غسل پر مشتمل تین حدیثیں ۱۱۲
کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت ہے ۱۱۳
اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے کے بارے میں چار حدیثیں ۱۱۴
انگلیاں مسواک کے قائم مقام ہیں ۱۱۵
وضو جزء ایمان اور مسواک جزو وضو ہے ۱۱۵
صرف پاجامہ یا لنگی سے نماز مکروہ تحریمی ہے ۱۱۶
وضو میں غرۂ تحجیل کا بڑھانا مستحب ہے ۱۱۶
راہ خدا میں خرچ کرنا اسراف نہیں ۱۱۶
صدیق کیلئے خدا اور رسول کافی ہیں ۱۱۷
غسل میں پہلے سر پر پانی ڈالنا مستحب ہے ۱۱۷
عورتوں کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو چوٹیاں کھولنا ضروری نہیں ۱۱۷
چلو سے پانی لیکر وضو کرنے کے بارے میں چار حدیثیں ۱۱۸
اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونے سے متعلق ایک حدیث ۱۱۹
بڑے برتن سے پانی لیکر وضو کرنے کے بارے میں تین حدیثیں ۱۱۹
معاملات میں میانہ روی بہتر ہے ۱۲۰
نماز میں کن انکھیوں سے دیکھنا ۱۲۰
اسراف و تبذیر کی تفصیل ۱۲۰
قریبی رشتہ دار کو صدقہ دینا زیادہ ثواب ہے ۱۲۰
معنی اسراف پر چار حدیثیں ۱۲۱
گھوڑے کے گوشت سے متعلق ایک حدیث ۱۲۲
وضو میں بلا ضرورت زیادہ پانی بہانا اسراف ہے ۱۲۲
تین چیزیں مکروہ ہیں ۱۲۲
ہمیشہ باوضو رہنا کمال ادب کی دلیل ہے ۱۲۲
وضو پر وضو کے فضائل ۱۲۲
سجدہ سب سے زیادہ قربت رب کا سبب ہے ۱۲۳
جسے نماز میں شک ہو وہ کم پر بناء کرے ۱۲۳
جڑ تک پانی پہنچ جائے تو عورت کو بال کھولنا ضروری نہیں ۱۲۴
وضو میں زیادہ پانی بہانا اسراف ہے ۱۲۵
وضو کے شیطان کو ولہان کہا جاتا ہے ۱۲۶
وضو میں شیطانی بات ۱۲۶
اعضائے وضو تین تین بار سے زیادہ

دھونا برا ہے	۱۲۶
لایعنی باتوں میں پڑنا منع ہے	۱۲۷
بدن کے غیر ضروری بال نورہ سے	
دور کرنا جائز ہے	۱۲۷
وسوسہ شیطان دفع کرنا	۱۲۷
وضو کے بعد رومال پر چھینٹا دینا سنت ہے	۱۲۸
امت مرحومہ کی خطا پر مواخذہ نہیں	۱۲۹
دین میں بے جا سختی منع ہے	۱۲۹
مدار اعمال نیتوں پر ہے	۱۲۹
نماز میں پسینہ سے دل بے توصاف	
کرنا جائز ہے	۱۳۰
تین چیزیں اللہ کو ناپسند ہیں	۱۳۰
کثرت نماز کی فضیلت پر ایک حدیث	۱۳۰
تہمت کی جگہ سے بچنے کی تاکید پر	
ایک حدیث	۱۳۰
صرف خروج ریاح کے شک سے	
نماز نہ چھوڑے	۱۳۰
دجال سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث	۱۳۳
دس باتیں سنت ہیں	۱۳۳
وضو کے بعد رومال پر چھینٹا دینا سنت ہے	۱۳۳
شیطانی خیال آئے تو یہ کہہ کر ٹھکرادو کہ	
تو جھوٹا ہے	۱۳۴
دجال سے دور بھاگنا واجب ہے	۱۳۵
تعارف رسالہ ارتفاع الحجب	۱۳۶
احادیث رسالہ ارتفاع الحجب	۱۳۸
جنب وحائض کو قرآن پڑھنے کی اجازت نہیں	۱۳۸
قرآن سے شفا اور اس پر اجرت کے	
بارے میں ایک حدیث	۱۳۸
اکمل ثنائے الٰہی	

سورۂ غافر کی فضیلت	۱۳۹
تعارف رسالہ العرس المعدل	۱۴۰
احادیث رسالہ العرس المعدل	۱۴۱
کھانا کھا کر انگلیاں چاٹنا سنت ہے	۱۴۱
صدقہ دجال کا تیل ہے	۱۴۲
وضو سے گناہ دھلتے ہیں	۱۴۳
مسلمانوں کو پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں	۱۴۳
بسم اللہ کہہ کر وضو کرنے سے پورا جسم	
پاک ہو جاتا ہے	۱۴۴
بغیر طہارت کے قرآن چھونا منع ہے	۱۴۵
تعارف رسالہ المنیر والانتی	۱۴۶
احادیث رسالہ المنیر والانتی	۱۴۸
ٹھہرے ہوئے پانی میں جمع کرنا منع ہے	۱۴۸
چھوٹے تالاب کا پانی لیکر کنارے میں	
غسل کرنا چاہئے	۱۴۸
عورت و مرد ایک دوسرے کے بچے	
ہوئے پانی سے غسل کر سکتے ہیں	۱۴۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد اوّل	۱۴۹
حالت جنابت میں وضو کے بعد کھانا کھایا	
جا سکتا ہے	۱۴۹
معظم شخصیت کا جھوٹا کھانا جائز ہے	۱۴۹
نصرانی کے یہاں کا کھانا کھانا منع ہے	۱۴۹
کافروں کے برتن دھونے کے بعد	
استعمال کئے جا سکتے ہیں	۱۵۰
ایسی بات نہ کی جائے جو سننے سے بری معلوم ہو	۱۵۰
تعارف رسالہ اجلی الاعلام	۱۵۲
احادیث رسالہ اجلی الاعلام	۱۵۶
عورتوں کو جماعت میں حاضر ہونا منع ہے	۱۵۶
تعارف رسالہ النور والنورق	۱۵۷

.com

احادیث رسالہ۔ النور والنور ق ۱۶۰
سمندر کے پانی سے وضو غسل جائز ہے ۱۶۰
نبیذ تمر سے وضو کرنے کے بارے میں ایک حدیث ۱۶۰
بلا ضرورت سمندر میں سوار ہونا نہ چاہئے ۱۶۱
سمندر کا پانی پاک ہے ۱۶۱
گرم پانی سے وضو جائز ہے ۱۶۱
دھوپ کے گرم کردہ پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے ۱۶۲
اجنبیہ عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو طہارت مکروہ ہے ۱۶۲
کسی بچے کو معمولی سا کام بتانا جائز ہے ۱۶۳
خمیر آلود برتن کے پانی سے وضو غسل جائز ہے ۱۶۳
وقت غسل صرف ٹھنڈے سے سر دھونا ۱۶۳
نبیذ تمر کے بارے میں ایک حدیث ۱۶۴
حضرت عثمان نے موت کی دعا مانگی ۱۶۴
جب تک پانی کے اوصاف نہ بدلیں وہ پاک ہے ۱۶۴
آتش دوزخ کے بارے میں دو حدیثیں ۱۶۵
جنت کے دو پرنالے کوثر میں گر رہے ہیں ۱۶۶
جنت اللہ کا مال ہے ۱۶۶
حوض کوثر کی توصیف پر ایک حدیث ۱۶۶
جہنم کی آگ کالی اور تاریک ہے ۱۶۶
کاشانۂ نبوت میں دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوتی ۱۶۷
جس بستی پر عذاب اترا لوہاں کا پانی استعمال کرنا مکروہ ہے ۱۶۷
تین چیزوں کی اباحت پر ایک حدیث ۱۶۷
تعارف رسالہ۔ حسن الکلم ۱۶۸
احادیث رسالہ۔ حسن الکلم ۱۷۵
طریقۂ تیمم پر چند احادیث کریمہ ۱۷۵
نماز میں کلام کرنا حرام ہے ۱۷۶
تیمم میں مٹی کا ہاتھوں سے مس ہونا ضروری ہے ۱۷۶
نماز کسوف کے بارے میں دو حدیثیں ۱۷۶
ہولناک منظر کے وقت نماز پڑھی جائے ۱۷۷
نماز کے وقت اگر کوئی سویا رہے تو جاگنے پر پڑھ لے ۱۷۷
اندھیری میں مسجد کو جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے ۱۷۷
اذان کی آواز سننے والوں کو مسجد میں حاضر ہونا چاہئے ۱۷۷
اقامت نماز کے بعد وضو یا غسل نہ ہونا یاد آئے تو چلا جائے ۱۷۸
حضور نے ایک شخص کے سلام کا جواب تیمم کے بعد دیا ۱۷۸
حیا جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے ۱۷۹
بے وجہ شرعی مال ضائع کرنا منع ہے ۱۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد اول ۱۸۰
بد گمانی حرام ہے ۱۸۰
بعد دباغت چمڑا پاک ہو جاتا ہے ۱۸۰
ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے ۱۸۰
تین پتھروں سے استنجا کرنا پاکی لاتا ہے ۱۸۱
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد دوم ۱۸۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۱۸۲
حضور علیہ السلام ہر وقت یاد الٰہی کرتے ۱۸۲
حائض کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے ۱۸۲
حالت حیض میں جماع کرنے سے صدقہ کے حکم پر دو حدیثیں ۱۸۲

پانی سے طہارت حاصل کرنے پر ایک حدیث ۱۸۳
رفع حاجت کے وقت انگشتری اتار لینے کے بارے میں ایک حدیث ۱۸۴
شب اسریٰ کو تین چیزیں عطا کی گئیں ۱۸۴
تعارف رسالہ۔ سلب الثلب ۱۸۵
احادیث رسالہ۔ سلب الثلب ۱۸۶
کتا بیچنا منع ہے ۱۸۶
کتا قتل کرنے پر چالیس درہم ضمان ہوں گے ۱۸۶
حرام چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے ۱۸۶
دین میں آسانیاں ہیں ۱۸۷
پانچ جانور فاسق ہیں ۱۸۷
سانپوں کو قتل کرنے کے بارے میں چند حدیثیں ۱۸۸
گرگٹ اور سانپ مارنے کے بارے میں تین حدیثیں ۱۸۹
ملائکہ رحمت تین شخصوں کے قریب نہیں جاتے ۱۸۹
بلی درندہ ہے ۱۸۹
شیطان کبھی کالے کتے کی شکل اختیار کرتا ہے ۱۹۰
تعارف رسالہ۔ الاعلیٰ من السکر ۱۹۲
احادیث رسالہ۔ الاعلیٰ من السکر ۱۹۳
خیر القرون کے بعد کا زمانہ شر انگیز ہے ۱۹۳
جوتا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں ۱۹۴
حضور نے برائے تالیف کفار کی دعوت قبول فرمائی ۱۹۵
کفار کا برتن استعمال کرنا منع نہیں ہے ۱۹۵
اتباع سنت کی تاکید پر ایک حدیث ۱۹۶
کافروں کا برتن استعمال کرنے میں حرج نہیں ۱۹۶
دین میں آسانی مطلوب ہے ۱۹۷
کھانے کی چیزوں سے متعلق ایک حدیث ۱۹۸
دہ در دہ حوض ناپاک نہیں ہوتا ۱۹۹
مدارات کے بارے میں دو حدیثیں ۱۹۹
معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی ۱۹۹
حالات زمانہ کی تبدیلی کے بارے میں ایک حدیث ۲۰۰
شبہ کی چیزوں سے بچنا حفاظت دین کے برابر ہے ۲۰۰
ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر کیا کیا حرام ہے ۲۰۰
حضور آسانیاں کرنے کی تاکید فرماتے ۲۰۱
شیطانی باتیں کس طرح پھیلتی ہیں ۲۰۱
دعوت میں جائے تو کھانے کے بارے میں سوال نہ کرے ۲۰۱
ایک حوض سے متعلق عمر فاروق کا فرمان ۲۰۲
آسانی اور خوشخبری دینے کے بارے میں ایک حدیث ۲۰۲
رسول کی بعثت آسانی کیلئے ہوئی ہے ۲۰۲
دین حنیف اتباع سنت پر ایک حدیث ۲۰۲
طعن و تشنیع منع ہے ۲۰۳
احادیث فتاویٰ رضویہ جلد دوم ۲۰۴
حیض میں بیوی سے صحبت کرنے سے صدقہ دینے کے بارے میں چند احادیث ۲۰۴
ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا جائز ہے ۲۰۵
گھی پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۵
وضو کا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے ۲۰۵
پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے ۲۰۵
ہڈی سے استنجاء کرنا منع ہے ۲۰۶
پیشاب کی چھینٹوں سے احتراز نہیں کرنے سے عذاب قبر ہوتا ہے ۲۰۶
ستر دیکھنا دکھانا حرام ہے ۲۰۶

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا منع ہے ۲۰۷
حضور نے عذر کے سبب کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا ۲۰۸
نماز پنجگانہ کے بارے میں ایک حدیث ۲۰۸
نماز دین اسلام کی دلیل خیر ہے ۲۱۰
آٹھ چیزوں پر مشتمل ایک حدیث ۲۱۰
وضو کے بعد حضور کے فرمان پر مشتمل ایک حدیث ۲۱۱
نماز عشاء امت مرحومہ کی خصوصیت ہے ۲۱۱
قرآن عظیم چھوٹی تقطیع میں لکھنا مکروہ ہے ۲۱۲
پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئیں تھیں ۲۱۲
نماز عشاء کے سبب امت مرحومہ کی فضیلت ہے ۲۱۳
دو نبیوں نے نماز پنجگانہ ادا کی ہیں ۲۱۳
نماز عشا خاص طور سے حضور کو عطا کی گئی ۲۱۳
اوقات نماز کی تعیین پر ایک حدیث ۲۱۳
نماز عشا کی فضیلت ۲۱۴
کونسی نماز کس نبی نے پہلے پڑھی ۲۱۴
خواب میں حضور کی زیارت بیشک حق ہے ۲۱۴
تعارف رسالہ۔ جمان التاج ۲۱۵
احادیث رسالہ۔ جمان التاج ۲۱۷
سورت قرآنیہ کی ترتیب ۲۱۷
انبیاء علیہم السلام نے حضور علیہ السلام کی اقتداء کی ۲۱۷
جبرئیل نے طریقہ وضو نماز دکھایا ۲۱۸
فرضیت نماز کے بعد سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی ۲۱۸
نماز و قرآن ۲۱۹
ایذائے کفار ۲۱۹
جبریل نے طریقہ امامت دکھایا ۲۲۰
حضور کی بارگاہ میں جنات فجر کے وقت آئے ۲۲۰
اعجاز قرآن ۲۲۱
رکوع کا حکم نماز عصر میں ہوا ۲۲۱
فرضیت پنجگانہ سے پہلے بھی مسلمان نماز پڑھتے تھے ۲۲۱
تین نفوس قدسیہ کی نماز ۲۲۲
مسجد اقصی میں نماز ۲۲۳
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم ۲۲۳
ترک نماز کی وعید ۲۲۳
دیوان تین ہیں ۲۲۵
انتظار نماز میں رہنا ۲۲۶
ابتدائے ہجرت میں نماز ۲۲۶
نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے ۲۲۶
وقت عشاء کا آغاز ۲۲۶
نفس نبوت میں انبیاء برابر ہیں ۲۲۷
استوائے شمس کے وقت نماز ۲۲۷
شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۲۲۷
وقت افطار ۲۲۷
فجر میں اسفار مستحب ہے ۲۲۸
نشہ آور چیزوں کی وعید ۲۲۸
امر بالمعروف ۲۲۸
ترک صلاۃ کی وعید ۲۲۹
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے ۲۲۹
عجائب قرآن ۲۲۹
وقت افطار ۲۲۹
نماز قضا کرنا حرام ہے ۲۲۹
عصر میں تاخیر مستحب ہے ۲۳۰
تعارف رسالہ۔ حاجز البحرین ۲۳۱

احادیث رسالہ۔ حاجز البحرین	۲۳۴
احناف کے نزدیک دو نمازیں صورۃً ملا کر پڑھنا جائز ہے ورنہ سوائے عرفہ و مزدلفہ کے دو نمازیں حقیقۃً جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں۔ اس مضمون پر ۶۴ حدیثیں	۲۳۴
اوقات نماز کی تعیین	۲۵۵
جمع صوری	۲۵۹
حجۃ الوداع میں نماز	۲۶۰
تعیین اوقات	۲۶۰
جمع صوری	۲۶۱
اوقات نماز کی تعیین	۲۶۲
سحری اور نماز کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے	۲۶۳
انتہائے وقت سحر	۲۶۴
وقت زوال ہی ابتدائے ظہر ہے	۲۶۴
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے	۲۶۵
جمع صوری	۲۶۵
ملل سے سرف	۲۶۶
پابندی کے ساتھ نماز کی محافظت	۲۶۶
تین چیزوں کی حفاظت	۲۶۹
عاملوں کو حفاظت نماز کی تاکید	۲۷۰
تعیین اوقات	۲۷۰
آخری زمانے کے امراء	۲۷۲
ظہر و مغرب کا آغاز و انتہا	۲۷۳
نماز موخر کرنا گناہ ہے	۲۷۴
اوقات نماز کی ابتدا اور انتہا	۲۷۵
غیر وقت میں نماز پڑھنا گناہ ہے	۲۷۵
دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا گناہ کبیرہ ہے	۲۷۵
اوقات ظہر و عصر	۲۷۶
مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی جمع	۲۷۶
تین باتیں گناہ کبیرہ ہیں	۲۷۸
عرفات و مزدلفہ میں جمع	۲۷۸
حضرت عبداللہ بن مسعود کی فضیلت	۲۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد دوم	۲۸۱
انتظار صلاۃ	۲۸۱
فجر میں اسفار مستحب ہے	۲۸۱
مغرب و فجر	۲۸۲
گرمی میں تاخیر ظہر مستحب ہے	۲۸۲
امامت جبریل	۲۸۳
بیجا سوال منع ہے	۲۸۳
مستورات کیلئے زیارت قبور کا حکم	۲۸۳
قبر کے سامنے نماز پڑھنا منع ہے	۲۸۴
نماز نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے	۲۸۴
فجر کے بعد نفل مکروہ ہے	۲۸۴
حضور کا اذان دینا ثابت ہے	۲۸۵
جنازہ میں چار تکبیریں ہیں	۲۸۵
تاخیر ظہر	۲۸۵
تعمیر مسجد	۲۸۶
تقصیر کی جگہ نماز نہ پڑھے	۲۸۷
قبر کے سامنے نماز	۲۸۷
الصلوٰۃ خیر من النوم	۲۸۷
موذن تکبیر کہے	۲۸۷
آغاز اذان	۲۸۷
بدعت سیئہ	۲۸۷
تعلیم اذان	۲۸۸
نیکی کی طرف بلانا	۲۸۸
اذان خطبہ	۲۸۸
قطع صف منع ہے	۲۸۹
سنتوں کا زندہ کرنے والا جنتی ہے	۲۸۹

سو شہیدوں کے برابر اجر	۲۸۹
کھڑے ہو کر تکبیر سننا مکروہ ہے	۲۹۰
نہی عن المنکر	۲۹۰
عید کے لئے اذان و اقامت نہیں	۲۹۰
تکبیر کا حق موذن کو ہے	۲۹۱
مسجد میں گمشدہ شی کی تلاش	۲۹۱
عیدین میں الصلاۃ جامعۃ کہنا جائز ہے	۲۹۱
امام و موذن	۲۹۱
تعارف رسالہ منیر العین	۲۹۲
احادیث رسالہ منیر العین	۲۹۶
انگوٹھا چومنا جائز ہے	۲۹۶
کھڑے ہو کر جوتا پہننا منع ہے	۲۹۹
اون کا لباس	۳۰۰
مرد سرخ رنگ استعمال نہ کرے	۳۰۰
عیادت سنت ہے	۳۰۰
حصول علم کی تاکید	۳۰۰
قریش کے ایک عالم دین کی فضیلت	۳۰۰
مسواک کی فضیلت	۳۰۰
داد و دہش کرنے والی خاتون	۳۰۱
محمد نام کی فضیلت	۳۰۱
بکری جنتی جانور ہے	۳۰۲
اکرام علماء	۳۰۲
وضو کے بعد پانی صاف کرنا جائز ہے	۳۰۲
فضیلت والی بات پر عمل	۳۰۲
بندے کا گمان	۳۰۴
درود پاک کی فضیلت	۳۰۵
رضاعی بہن سے نکاح حرام ہے	۳۰۶
تہمت سے بچنا	۳۰۶
[illegible]	۳۰۶
نشتر لگانا	۳۰۷
حدیث کو ضعیف سمجھنا	۳۰۷
ستر ہزار کلمہ طیبہ	۳۰۹
سفید مرغ	۳۰۹
سترہ نہ ہو تو خط کھینچ دے	
زیور کی زکوۃ	۳۱۰
حضرت کعب بن مالک کی توبہ	۳۱۱
ایک مشہور معجزہ	۳۱۱
طواف کعبہ اور زمزم	۳۱۱
صحابہ ستاروں کے مثل ہیں	۳۱۲
حضور کا گھوڑا	۳۱۲
امت مرحومہ بارش کی مانند ہے	۳۱۲
اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا	۳۱۳
سترہ کچھ ادھر ادھر رکھے	۳۱۳
رکوع سے پہلے قنوت	۳۱۴
حضور نے رب کو دیکھا	۳۱۴
مومن کی خصلت	۳۱۴
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے	۳۱۴
علم دین حاصل کرنا فرض ہے	۳۱۵
خیر کی تعلیم	۳۱۵
وضو علی الوضو	۳۱۵
نماز دین کا ستون ہے	۳۱۵
سخی اور بخیل کا کھانا	۳۱۵
آب زمزم کے فوائد	۳۱۵
مجدد کے بارے میں ایک حدیث	۳۱۶
تین [illegible] قدسیہ کی تحقیق	۳۱۶
آخری زمانے کے خلفاء	۳۱۶
تعارف رسالہ نہج السلامہ	۳۱۷
[illegible] نہج السلامہ	۳۱۸

انگوٹھے چومنا سنت صدیق ہے	۳۱۹
منکر سنت ملعون ہے	۳۱۹
صدیق و فاروق کی اقتداء	۳۱۹
جہاد و روزہ اور حج	۳۲۰
دعا نہ مانگنا غضب رب کا باعث	۳۲۰
تعارف رسالہ۔ ایذان باجر	۳۲۱
احادیث رسالہ۔ ایذان الاجر	۳۲۳
شیطان قبر میں بھی بہکاتا ہے	۳۲۳
اذان دافع شیطان ہے	۳۲۳
قبر کی تنگی دور ہو گئی	۳۲۳
طریقہ تلقین	۳۲۴
تکبیر سے آگ خاموش ہو جاتی ہے	۳۲۴
دفن میت کے بعد دعاء	۳۲۵
افضل دعاء	۳۲۶
دو دعائیں قبول ہوتی ہیں	۳۲۶
حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے	۳۲۷
اذان باعث مغفرت ہے	۳۲۷
ذکر اللہ دافع عذاب ہے	۳۲۷
اذان دافع وحشت ہے	۳۲۸
مسلمان کی اعانت اللہ کو پسند	۳۲۸
اذان دافع غم والم ہے	۳۲۹
مسلمان کی تکلیف دور کرنا	۳۲۹
مسلمان کا دل خوش کرنا	۳۲۹
ذکر اللہ کی کثرت	۳۳۰
مسلمان کو نفع پہنچانا ثواب ہے	۳۳۱
مؤمن کی نیت	۳۳۱
اذان کی برکت	۳۳۱
تعارف فتاوی رضویہ جلد سوم	۳۳۲
تعارف رسالہ۔ ہدایۃ المتعال	۳۳۵
احادیث رسالہ۔ ہدایۃ المتعال	۳۳۷
عیدین میں سترہ	۳۳۷
سمت قبلہ	۳۳۷
قضائے حاجت کے وقت قبلہ کا استقبال منع ہے	۳۳۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم	۳۳۹
عورت پر پردہ واجب ہے	۳۳۹
قطع صف ممنوع ہے	۳۳۹
مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھے	۳۳۹
عورت سینے پر ہاتھ باندھے	۳۴۰
پہلی اور آخری صف	۳۴۰
عورت کی نماز	۳۴۰
عورتوں کی صف	۳۴۰
عورتیں نماز میں پیٹ کو رانوں سے ملائیں	۳۴۱
صف میں ستون حائل نہ ہو	۳۴۱
تنہا ایک آدمی دو ستونوں کے بیچ میں نماز پڑھ سکتا ہے	۳۴۲
التحیات میں انگلی کا اشارہ	۳۴۲
تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا	۳۴۳
عمامہ کی فضیلت	۳۴۳
قرآن لعنت کرتا ہے	۳۴۸
مقتدی کو قرأت جائز نہیں	۳۴۸
تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا	۳۴۹
رفع یدین کیا ہے	۳۵۰
رفع یدین کی ممانعت	۳۵۰
سنت اعضاء پر سجدہ	۳۵۰
پراگندہ کر کے رکھنا	۳۵۱
مقتدی قرأت نہ کرے	۳۵۱
تعارف فتاوی رضویہ جلد سوم [illegible] سورۂ فاتحہ کی قرأت	۳۵۵

عورتوں کی جماعت مکروہ ہے ۳۵۶
عورت مکمل عورت ہے ۳۵۶
صف میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم ۳۵۶
امام و مقتدی دونوں تین کیں ۳۵۷
بدعت حسنہ ۳۵۷
نماز عشاء کے بعد اشعار کا حکم ۳۵۷
نماز کے بعد دعاء ۳۵۸
سلام کے بعد انصراف ۳۵۹
فرض کے بعد دعا قبول ہوتی ہے ۳۶۰
تعارف رسالہ الہام الصلاۃ ۳۶۱
تعارف رسالہ الہام الصلاۃ ۳۶۲
نماز میں اونگھ آئے تو سو جائے ۳۶۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۶۳
نماز کے بعد ایک وظیفہ ۳۶۳
سلام کے بعد مناجات ۳۶۳
تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنا ۳۶۴
منہ میں بدبو ہو تو مسجد نہ جائے ۳۶۴
توبہ سے گناہ مٹ جاتے ہیں ۳۶۴
بے اجازت کے امامت منع ہے ۳۶۴
میزبان مستحق امامت ہے ۳۶۵
حالت جنابت میں روزہ ہو جاتا ہے ۳۶۵
تین شخصوں کی نماز ۳۶۵
زیادہ علم والا امامت کرے ۳۶۶
بے علم فتوی دینا حرام ہے ۳۶۶
فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے ۳۶۶
اندھے عالم کی امامت جائز ہے ۳۶۷
تین شخص لعنت کے مستحق ہیں ۳۶۷
طوال مفصل واوساط مفصل ۳۶۷
ترتیب سے قرآن پڑھنا ۳۶۷
قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھے ۳۶۸
خلاف تجوید قرآن پڑھنا منع ہے ۳۶۸
نعمان بن مالک کی امامت ۳۶۸
فرض اور سنت کے درمیان فاصلہ ہو ۳۶۹
جماعت میں جو افضل ہو وہ امامت کرے ۳۶۹
ذوالوجہین ۳۷۰
نشہ والی چیزیں حرام ہیں ۳۷۰
بد مذہبوں کی صحبت سے بچنا ۳۷۰
حاکم سے سوال ہوگا ۳۷۰
مغلم فاسق ہے ۳۷۱
چور کے بارے میں ایک حدیث ۳۷۱
علماء نائبین انبیاء ہیں ۳۷۱
جنمیوں کے کتے ۳۷۱
جزاء سیئہ سیئہ ۳۷۱
اللہ و رسول اور مسلمان کا خائن ۳۷۱
بعض امام کی نماز قبول نہیں ہوتی ۳۷۲
توبہ کے بعد گناہ پر عار دلانا ۳۷۲
متشابہات میں تعلم گمراہی ہے ۳۷۲
بد مذہبی کا اندیشہ ۳۷۳
بد گمانی حرام ہے ۳۷۵
تین شخصوں کی نماز ۳۷۶
قیامت کی علامت ۳۷۶
ظالم کی اعانت حرام ہے ۳۷۷
محبوب شئی کا ذکر ۳۷۷
کفار کی تردید جائز ہے ۳۷۷
مسلمانوں سے قطع تعلق حرام ہے ۳۷۷
صرف پاجامہ میں نماز مکروہ ہے ۳۷۸
سورۂ فاتحہ پڑھنا ۳۷۸
تعمیر مساجد ۳۷۸

مسلمان سے بغض حرام ہے ۳۷۸
مومن فحش گو نہیں ہوتا ۳۷۹
حیا ایمان کی نشانی ہے ۳۷۹
تین شخصوں کی نماز ۳۷۹
ولد الزنا ۳۸۰
پڑوس کی مسجد میں نماز ۳۸۰
تعارف رسالہ۔ النہی الاکید ۳۸۱
احادیث رسالہ۔ النہی الاکید ۳۸۲
اولیاء اللہ سے متعلق چند حدیثیں ۳۸۲
قرآن سات قرأت پر نازل ہوا ۳۸۳
عظمت اولیاء ۳۸۳
حضرت معاذ بن جبل ۳۸۴
حضرت عبداللہ بن رواحہ ۳۸۴
حضرت ابوہریرہ نے دو علوم حاصل کئے ۳۸۵
خیار جماعت کو امام بنایا جائے ۳۸۵
گروہ وہابیہ نجد سے نکلا ہے ۳۸۵
قیامت کافروں پر آئے گی ۳۸۶
بے ایمانوں کی نشانیاں ۳۸۶
مسلمان کی موجودگی میں قیامت نہیں آئے گی ۳۸۶
حدیثیں گڑھنے والا جہنمی ہے ۳۸۷
دجال کو حضرت عیسیٰ ہلاک کریں گے ۳۸۷
امت مرحومہ مشرک نہیں ہوگی ۳۸۸
اہل عرب کیلئے مژدہ ۳۸۸
حجاز کی عظمت ۳۸۹
مدینہ دین کا ماوی ہے ۳۸۹
منافق و فاسق کو سردار کہنا منع ہے ۳۹۰
بدعتی کی عبادت قبول نہیں ہوتی ۳۹۰
قدریہ کے ساتھ مجالست ۳۹۰
امام سردار ہوتا ہے ۳۹۰
کچھ لوگ اہل بیت کو برا کہیں گے ۳۹۱
خارجیوں کی شرارت ۳۹۱
فاسق کی دوری ۳۹۱
اہل اسلام کو گالی دینا فسق ہے ۳۹۲
تین شخصوں کی تعظیم ۳۹۲
بڑے چھوٹے اور عالم کے حقوق ۳۹۲
عالم کی توہین حرام ہے ۳۹۳
اہل عرب کو گالی دینا باعث نفاق ہے ۳۹۳
اہل مدینہ کی فضیلت ۳۹۳
حیات انبیاء علیہم السلام ۳۹۴
اولیاء سے عداوت ۳۹۴
خبر ہلاکت مشہور کرنے والا ۳۹۵
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے ۳۹۵
اہل قبلہ کی تکفیر حرام ہے ۳۹۶
مسلمان گناہ کبیرہ سے کافر نہیں ہوتا ۳۹۶
اسلام ہمیشہ غالب رہتا ہے ۳۹۶
اہل قبلہ کی تکفیر ممنوع ہے ۳۹۶
انقلاب قلب ۳۹۷
زمین کی معرفت ۳۹۷
صحبت اثر کر جاتی ہے ۳۹۷
اپنے سے افضل کی اقتداء ۳۹۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۳۹۹
سورۂ فاتحہ پڑھنا ۳۹۹
صفیں سیدھی کرنا ۳۹۹
نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے ۴۰۲
سترہ کے بارے میں ایک حدیث ۴۰۳
تعارف رسالہ۔ القلادۃ المرصعۃ ۴۰۴
احادیث رسالہ۔ القلادۃ المرصعۃ ۴۰۶
[illegible] خلاص کی فضیلت ۴۰۶

ر

فضیلت جماعت فجر و عشاء	۴۰۶	فرض کے بعد نفل	۴۲۰
جماعت کی تاکید	۴۰۶	نماز جنازہ دوبارہ نہیں	۴۲۱
اذان کے بعد بے نماز پڑھے نہ جائے	۴۰۸	فرض کے بعد نفل	۴۲
ترک جماعت کی وعید	۴۰۹	سنن و نوافل	۴۲۱
تہجد کا ثواب	۴۰۹	امام کے قریب مشروع ہیں	۴۲۲
جماعت سے نماز ادا کرنا	۴۱۰	آداب نماز	۴۲۲
ترغیب تہجد	۴۱۰	لقمہ دینا	۴۲۳
اذان سننے کے بعد مسجد میں حاضر نہ ہونا ظلم ہے	۴۱۱	نماز میں سبحان اللہ کہنا	۴۲۳
پیٹ بھر کر کھانا نحوست لاتا ہے	۴۱۱	امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا منع ہے	۴۲۴
تہجد کیلئے سونا ضروری ہے	۴۱۲	سات اعضاء پر سجدہ	۴۲۴
قیام لیل کی مواظبت	۴۱۲	لقمہ دینا	۴۲۴
صحابہ بعد جمعہ قیلولہ کرتے تھے	۴۱۲	امام کا مقتدی سے بلندی پر کھڑا ہونا	۴۲۵
زیادہ مؤکدہ سنت فجر ہے	۴۱۳	جوتے سامنے رکھنا منع ہے	۴۲۵
اذان سننے کے بعد مسجد میں ضرور حاضر ہو	۴۱۳	قبلہ کی طرف تھوکنا خلاف ادب ہے	۴۲۶
عشاء اور فجر منافقین پر گراں ہیں	۴۱۳	جوتے اگر سامنے رکھے تو چھپا دے	۴۲۶
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم	۴۱۴	امام وسط مسجد میں کھڑا ہو	۴۲۷
جماعت ثانیہ کا ثبوت	۴۱۴	تعارف رسالہ تبیان الصواب	۴۲۸
جماعت فوت ہو تو کیا کرے	۴۱۴	احادیث رسالہ تبیان الصواب	۴۳۰
سورۂ فاتحہ سے قرأت کی ابتداء کرے	۴۱۴	سب سے اچھی جگہ مسجد ہے	۴۳۰
جماعت ثانیہ	۴۱۴	مساجد کو نقش و نگار کرنا	۴۳۰
لا الہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے	۴۱۶	دیوار قبلہ سے قریب کھڑا ہونا	۴۳۰
سیادت مطلقہ	۴۱۶	مقتدی امام کے پیچھے رہیں	۴۳۰
جماعت ثانیہ	۴۱۶	نمازی اور قبلہ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو	۴۳۱
متقی عنداللہ مکرم ہے	۴۱۸	محراب کے اندر نماز پڑھنا مکروہ ہے	۴۳۱
مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے	۴۱۹	احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم	۴۳۲
ترک جماعت کی تہدید	۴۱۹	کالج کے پڑھنے میں نماز نہ پڑھے	۴۳۲
صفیں سیدھی کرنا	۴۱۹	نوافل گھر میں پڑھنا بہتر ہے	۴۳۲
نماز کا منکر	۴۲۰	تحیہ سنت مسجد ہے	۴۳۲
امام کو لقمہ دینا	۴۲۰	نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے	۴۳۳

کپڑا لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے	۴۳۴
تہجد ابتدائے امر میں فرض تھا	۴۳۴
نماز شب	۴۳۵
نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے	۴۳۶
سنتیں وقت کے اندر قضا نہیں ہوتیں	۴۳۶
نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے	۴۳۷
اخیر شب میں وتر پڑھنا بہتر ہے	۴۳۷
حضور کی خصوصیت	۴۳۷
اللہ کو دائمی عمل محبوب ہے	۴۳۸
سنت فجر کی تاکید	۴۳۸
نماز شب میں طول قیام	۴۳۸
غیر رمضان میں وتر کی جماعت	۴۳۹
بعد وتر دو رکعت نفل	۴۳۹
سنتوں کی پیروی لازم ہے	۴۴۰
امام طویل نماز نہ پڑھائے	۴۴۰
قرآن بالترتیب پڑھنا	۴۴۰
تین دن سے کم میں قرآن ختم کرنا	۴۴۱
قرآن کے ہر حرف پر دس نیکیاں	۴۴۱
عبادت میں کسل منع ہے	۴۴۲
مسلمان کو فحش بکنا منع ہے	۴۴۲
ذکر نبی ذکر خدا ہے	۴۴۲
تلاوت قرآن دوسرے اذکار سے افضل ہے	۴۴۲
تعارف رسالہ۔ اجتناب العمال	۴۴۳
احادیث رسالہ۔ اجتناب العمال	۴۴۳
غیر وتر میں قنوت پڑھنا منع ہے	۴۴۴
کبھی قنوت سے مراد طول قیام ہوتا ہے	۴۴۵
امیر معویہ کا فرمان	۴۴۵
حضرت حرام بن ملحان	۴۴۶
فجر میں دعائے قنوت	[illegible]
بدعت سیئہ گمراہی ہے	۴۴۶
قبائل کفار کیلئے قنوت	۴۴۷
بغرض طلب نصرت قنوت پڑھنا	۴۴۷
ایک دعاء	۴۴۸
اسلم و غفار کیلئے دعاء	۴۴۸
مضر کیلئے دعائے سختی	۴۴۸
شہداء بیر معونہ	۴۴۹
قراء کون ہیں؟	۴۴۹
شہداء بیر معونہ کی خبر حضور نے دی	۴۵۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم	۴۵۱
حضرت داؤد پر زبور سہل کر دی گئی	۴۵۱
چند قبائل کفار پر قنوت	۴۵۱
تعارف رسالہ۔ انہار الانوار	۴۵۳
احادیث رسالہ۔ انہار الانوار	۴۵۵
مسکوت عنہ چیزیں معاف ہیں	۴۵۵
حدود اللہ سے تجاوز نہ کرنا	۴۵۵
کثرت سوال	۴۵۵
بعض چیزیں سوال کے بعد حرام ہوئیں	۴۵۶
یا کے ذریعہ ندا کرنا جائز ہے	۴۵۶
استاذ کے لئے تواضع کرنا	۴۵۷
صحابہ کا ادب و احترام	۴۵۷
تقصیر کی جگہ عمل صالح نہ کرے	۴۵۸
نماز کسوف	۴۵۸
بلند جگہ پر دعاء کرنا	۴۵۸
حضرت موسیٰ کی ایک دعاء	۴۵۹
کتمان علم	۴۵۹
تحویل رداء	۴۵۹
برا خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے	۴۶۰
استسقاء میں پشت دست آسمان کی طرف کرے	۴۶۰

دعاء کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا	۴۶۰	نماز کا کفارہ	۴۷۶
بدعت سیئہ گمراہی ہے	۴۶۱	توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	۴۷۶
بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں	۴۶۱	مسلمان کا جنازہ پڑھا جائیگا	۴۷۷
تعارف رسالہ۔ وصاف الرجیح	۴۶۲	سنت فجر کی قضا	۴۷۷
احادیث رسالہ۔ وصاف الرجیح	۴۶۳	اوقات نماز	۴۷۸
نماز میں بسم اللہ زور سے پڑھنا منع ہے	۴۶۴	فجر اور عصر کے بعد نفل پڑھنا منع ہے	۴۷۸
لوگ جنت میں بھی علماء کے محتاج ہوں گے	۴۶۷	کوئی نماز بھول جائے تو یاد آنے پر پڑھ لے	۴۷۹
بسم اللہ کا نزول	۴۶۸	صدقہ جاریہ	۴۸۱
صحابہ کا قرآن سیکھنا	۴۶۸	ظہر میں قرأت	۴۸۲
ختم قرآن کے بعد کھانا کھلانا درست ہے	۴۶۹	سجدۂ سہو	۴۸۲
تعارف رسالہ۔ التبصیر المنجد	۴۷۰	غلام کی امامت	۴۸۲
احادیث رسالہ۔ التبصیر المنجد	۴۷۱	تکرار وتر منع ہے	۴۸۳
اصحاب صفہ کے بارے میں ایک حدیث	۴۷۱	اچھے اشعار کا پڑھنا جائز ہے	۴۸۳
پڑوس کی مسجد میں نماز	۴۷۱	آداب خطبہ	۴۸۳
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم	۴۷۲	نماز قصر	۴۸۵
مسجد بنانا	۴۷۲	دیہات میں جمعہ ناجائز ہے	۴۸۵
مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا	۴۷۲	جمعہ کے بعد یہ چھ سنتوں کا ثبوت	۴۸۶
مسجد میں خرید وفروخت منع ہے	۴۷۲	خطبہ عیدین کے بعد وعظ وتذکرہ	۴۸۶
نہی عن المنکر	۴۷۳	جو افعال نماز میں حرام ہیں وہ بحالت خطبہ بھی	۴۸۷
دیوار قبلہ میں دل بہلنے والی چیز نہ چاہئے	۴۷۳	سلام کے بعد دائیں بائیں پھرنا	۴۸۷
نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا جائز نہیں	۴۷۳	جمعہ کب فرض ہوا	۴۸۷
ذکر نبی ذکر خدا ہے	۴۷۴	جمعہ کے بارے میں ایک حدیث	۴۸۷
روئے زمین سجدہ گاہ ہے	۴۷۴	مسجد نبوی کی توسیع کس نے کی	۴۸۸
خلق خدا سے محبت کرنا	۴۷۴	بجلت نماز پڑھنا	۴۸۸
کچی پیاز کھا کر مسجد میں نہ جائے	۴۷۴	مساجد کی بے حرمتی منع ہے	۴۸۸
مساجد کی زینت	۴۷۵	سنی ہوئی بات بیان کرنا دلیل کذب ہے	۴۸۸
قبلے کی طرف تھوکنا بے ادبی ہے	۴۷۵	بہتان وافترا حرام ہے	۴۸۹
قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں	۴۷۶	تعارف رسالہ۔ مرقاۃ الجنان	۴۹۰
بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں جانا منع ہے	۴۷۶	حدیث رسالہ۔ مرقاۃ الجنان	۴۹۲

فاسق کی مدح حرام ہے ۴۹۲
تعارف رسالہ۔ رعایۃ المذہبین ۴۹۳
احادیث رسالہ۔ رعایۃ المذہبین ۴۹۴
روز جمعہ اوقات: ماہ ۴۹۴
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۴۹۵
دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے ۴۹۵
حالت خطبہ میں دعا مانگنا ۴۹۵
تعارف رسالہ۔ اوفی المنعہ ۴۹۶
احادیث رسالہ۔ اوفی المنعہ ۴۹۸
مسجد میں اذان دینی مکروہ ہے ۴۹۸
اذان ہونے کے بعد مسجد سے نہ جائے ۴۹۸
تعارف رسالہ۔ سرور العید ۵۰۰
احادیث رسالہ۔ سرور العید ۵۰۲
امام احمد رضا کی سند روایت ۵۰۲
مزدور کب مستحق اجرت ہوتا ہے ۵۰۳
قبولیت دعاء کے مواقع ۵۰۴
نفل کے بعد دعاء کرنا ۵۰۵
نصف شب کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے ۵۰۵
سجدے میں دعاء کی کثرت کرو ۵۰۶
قبولیت دعاء ۵۰۶
بعد عید کی دعاء ۵۰۷
مجلس کے اختتام پر دعاء ۵۰۸
دعاء مانگنا ۵۱۰
ذکر الٰہی ۵۱۱
تسبیح فاطمہ ۵۱۲
خطبہ عیدین سنت ہے ۵۱۲
عید کے بعد خطبہ اور وعظ و تذکیر ۵۱۳
[illegible] ۵۱۳
عیدین کے بعد خطبہ ۵۱۳
ترغیب نماز ۵۱۶
احادیث فتاوی رضویہ جلد سوم ۵۱۷
خطبہ میں ایک مسکین کیلئے تصدق کا حکم ۵۱۷
قاضی ہونا خطرناک ہے ۵۱۷
بقر عید میں قبل نماز کچھ نہ کھانا ۵۱۷
نیکی کی بات ایجاد کرنا ۵۱۸

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلد اوّل

باب الایمان	۵۱۹	باب الصعوف	۵۸۶
باب فضل لا الہ الا اللہ	۵۱۹	باب الجماعت	۵۸۷
باب الاعمال بالنیت	۵۲۰	باب القراءۃ	۵۹۲
باب الوضوء	۵۲۰	باب الامامۃ	۵۹۷
باب الغسل	۵۲۹	باب الاذان و الاقامۃ	۶۰۰
باب التیمم	۵۳۳	باب تقبیل الابہامین	۶۰۲
باب الحیض	۵۳۳	باب المسجد	۶۰۳
باب الاستنجاء	۵۳۵	باب فضیلۃ العمامۃ	۶۰۵
باب الصلوٰۃ	۵۳۷	باب السواک	۶۰۷
باب رفع الیدین	۵۵۰	باب الاسراف و التبذیر	۶۰۸
باب مواقیت الصلوٰۃ	۵۵۱	باب صلاۃ الجنازۃ	۶۰۹
باب اماکن الصلوٰۃ	۵۶۲	باب التلقین	۶۰۹
باب الجمع بین الصلاتین	۵۶۳	باب زیارۃ القبور	۶۱۰
باب الشہید	۵۷۳	باب التعزیۃ و العیادۃ	۶۱۰
باب القنوت	۵۷۶	باب الزکوٰۃ	۶۱۱
باب الاشارۃ فی التشہد	۵۷۸	باب الصدقۃ	۶۱۱
باب الدعاء بعد السلام	۵۷۹	باب فضیلۃ المدینۃ	۶۱۳
باب السترۃ	۵۸۱	باب ماء زمزم	۶۱۳
باب الجمعۃ	۵۸۱	باب فضل العرب	۶۱۳
باب اذان الجمعۃ	۵۸۲	باب الصوم	۶۱۳
باب الدعاء بین الخطبتین	۵۸۳	باب وقت الافطار	۶۱۴
باب العیدین	۵۸۳	باب الدین یسر	۶۱۵

باب احياء السنة ٦١٥
باب الامر بالمعروف و النهي عن المنكر ٦١٦
باب الضلالة و البدعة ٦١٦
باب الكفر ٦١٧
باب الغيبة ٦١٨
باب البيوع ٦١٨
باب الحلال و الحرام ٦١٨
باب السؤال ٦١٩
باب في الله عزوجل ٦١٩
باب صفة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ٦٢٠
باب حيات النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ٦٢٠
باب الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ٦٢٠
باب فضيلة القرآن ٦٢٠
باب تلاوة القرآن ٦٢٢
بابُ التكلم في المتشابهات ٦٢٢
باب فضيلة العلم و العلماء ٦٢٣
باب الاشياء و الاحاديث فيها الفضيلة ٦٢٥
باب اثم من كذب على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ٦٢٥
باب الفتيا ٦٢٦
باب [illegible]ة محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ٦٢٦
باب في اولياء الله تعالىٰ ٦٢٦
باب في الشعر ٦٢٧
باب الامارات ٦٢٨
باب الاطاعة ٦٢٨
باب النكاح ٦٢٨
باب الطلاق ٦٢٨
باب الاخوت ٦٢٨
باب الظلم و التعدي ٦٢٩
باب التوبة ٦٢٩
باب الصدق و الكذب ٦٣٠
باب الرؤيا ٦٣٠
باب الظن ٦٣٠
باب الاطعمة و الاشربة ٦٣٠
باب الخمر و المسكرات ٦٣٣
باب الذكر ٦٣٣
باب الصحبة و المجالسة ٦٣٣
باب الريبة و اللباس ٦٣٥
باب مناقب ابي بكر صدرضي الله تعالى عنهما ٦٣٥
باب مناقب علي رضي الله تعالىٰ عنه ٦٣٥
باب فضائل الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم ٦٣٥
باب الاسماء ٦٣٧
باب الاستيذان ٦٣٧
باب قتل الحية ٦٣٧
باب الحجامة ٦٣٨
باب الدعاء ٦٣٩
باب اشراط الساعة ٦٤١
باب الدجال ٦٤١
باب صفة الجنة و النار ٦٤٢
باب الوحشي ٦٤٢

☆ صحیح بخاری کا سلیس، رواں، بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ

☆ موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسئ

☆ اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل

☆ متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور نچوڑ مختصر فصلوں میں

☆ صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم وسیع اور جامع تخریج

☆ فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ

☆ فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ

☆ عصر حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبص

☆ درس نظامی کے طلباء، خطباء، علماء، عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکس

☆ ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ

فتاویٰ رضویہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

الاحادیث النبویۃ من التصانیف الرضویۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد دوم

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

فتاوٰی رضویّہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

اِمَام احمد رضا اور عِلمِ حدیث

جلد دوم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جمع وترتیب

محمد عیسٰی رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اُردو بازار لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوالِ واقعی

دین کی اشاعت ہر دور میں مختلف انداز سے ہوتی رہی، قرن اول میں زبانی پیغام اور جہاد تھا اس کے بعد روایت حدیث اور کتابت حدیث کے ذریعہ دین کی اشاعت ہوئی پھر باضابطہ مراکز علم قائم کئے گئے جن سے پیغام ربانی عام سے عام تر ہوا یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلا پھر بفرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدوا العلم بالکتابۃ تدوین حدیث کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین و مصنفین پیدا ہوئے اور ان کی کدوکاوش سے حدیث کی بڑی بڑی کتابیں عالم وجود میں آئیں جہاں ان کتابوں کی عظمت مسلم ہے وہیں پر ان کی طباعت کا مسئلہ بھی اہم ہے پہلے تو کسی بھی کتاب کے چند ہی نسخے دستیاب ہوتے تھے جنہیں ناقلین اپنے ہاتھ سے نقل کرتے تھے لیکن اس دور ترقی میں اگرچہ برقی مشینوں کے ذریعہ یہ مراحل بآسانی طے ہوتے ہیں اس کے باوجود طباعت واشاعت کی ایک الگ دنیا اور ایک جداگانہ حیثیت ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

"رضوی کتاب گھر" نے دینی اشاعت کے اس عظیم بوجھ کو اپنے کاندھوں پر لیا ہے اور آج کئی سالوں سے دنیائے اشاعت میں اس نے قابل قدر کتابوں کا اضافہ کیا ہے اس کی ایک تاریخ ہے جو فراموش نہیں کی جائے گی کہ اس نے پہلے پہل چھوٹی چھوٹی کتاب شائع کی اور اب اس کی خدمات کا عالم یہ ہے کہ بڑی سے بڑی کتاب شائع کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔

آج اردو داں طبقہ مخصوص ہوتا جارہا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اشاعتی پروگرام کو دوسری زبان میں منتقل کیا جائے لہٰذا اس کی تکمیل میں بھی اس نے خوب حصہ لیا اور کافی کتابیں جو زیادہ تر عوامی اصلاح سے متعلق ہیں ہندی اور انگریزی میں شائع کی ہیں جس کے لئے باضابطہ طور پر اس نے انگریزی ہندی اور اردو کمپیوٹر لگالیا ہے۔

عالی جناب حافظ قمر الدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر" کا ایک قابل فخر کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اہلسنت کی میز پر ماہنامہ "کنزالایمان" کا اجرا کر کے گرانقدر اضافہ کیا ہے جسے ارباب اہلسنت نے بیک زبان پسند کیا اور سراہا۔

اور ان کی ایک عظیم اشاعتی خدمت یہ ہے کہ وہ زیر نظر کتاب "امام احمد رضا اور علم حدیث" شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس سے ان کے جذبۂ دینی اور مسلک اعلیٰحضرت کی پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے۔

پہلے پہل جب "رضوی کتاب گھر" قائم ہوا تھا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ چلے گا یا نہیں مگر آج وہ قوم کے سامنے ایک تنومند سایہ دار درخت کی طرح پھیل چکا ہے جس کی وسعتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ رضوی کتاب گھر مسلک اعلیٰحضرت کا ترجمان اور قوم و ملت کا پاسبان ہے کہ قوم کو جب جیسی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہاں سے دستیاب ہو جاتی ہے یہ سب نتیجہ ہے جناب حافظ قمر الدین صاحب کی محنت و کاوش کا شاہکار فطرت ان کی محنتیں اور ان کی اشاعتی خدمات قبول فرما کر دارین کی سعادتیں عطا کرے، آمین۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

Marfat.com

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسائل شرعیہ فقہیہ کا عظیم و جلیل ذخیرہ "فتاویٰ رضویہ جلد چہارم" امام احمد رضا کی ندرت تحقیق دقت نظر اور وسعت علمیہ پر شاہد عدل ہے اور ان کی فقہی بصیرت کا شفاف آئینہ ہے۔

اس جلد میں ۵۵۹ سوالوں کے جوابات جہازی سائز کے ۷۲۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس جلد میں مندرجہ ذیل ابواب پر مکمل و سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب الجنائز: یہ باب ص ۱ سے ص ۳۷۶ تک پھیلا ہوا ہے اس میں ۲۶۶ مسائل فقہیہ اور ۱۲ رسائل علمیہ ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ۔ یہ ص ۳۷۷ سے ص ۵۱۱ تک محیط ہے اس میں ۱۵۵ مسائل شرعیہ اور ۵ رسائل تحقیقیہ ہیں۔

کتاب الصوم: اس میں باب مفسدات صوم، باب القضاء والکفارہ والفدیہ، مکروہات روزہ، سحر و افطار اور صوم نفل کا بیان ہے اور یہ ص ۵۱۱ سے ص ۶۶۱ تک حاوی ہے اس میں ۱۰۲ مسائل اور ۸ رسائل ہیں۔

کتاب الحج: اس میں حج بدل، شرائط حج اور جنایات حج کا بیان ہے۔ اور یہ ص ۶۶۱ سے اخیر جلد تک منتہی ہے اس میں ۳۶ تحقیقی مسائل اور ۲ علمی رسائل ہیں۔

اور مذکورہ ابواب کے علاوہ اس جلد میں ضمنی طور پر دیگر مختلف کثیر عنوانات و مضامین سے متعلق ہزاروں مسائل و فوائد مجتمع ہیں۔

اور فوائد علمیہ و مسائل شرعیہ پر مشتمل کہیں کہیں اس جلد میں حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے۔

پیش نظر جلد میں تحقیقات بازغہ پر مشتمل ۲۹ مستقل رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۳ رسائل سے حدیثوں کا میں نے استخراج کیا ہے ان میں سے ہر ایک کا تعارف و تذکرہ ان کے اصل مقام پر آئے گا اور چار رسائل وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ افصح البیان فی حکم مزارع ھندوستان (ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام)

marfat.com

Marfat.com

اس رسالے میں مزارعت اور ہندوستانی اراضی کا مسئلہ زیر بحث ہے اور امام احمد رضا نے مزارعت واراضی اوران کی پیداوار پر بڑی جامع اور محققانہ بحث کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ

ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعیٰ سے ثابت نہ ہو بلکہ وہ عشری ہیں یا نہ عشری نہ خراجی اور دونوں صورتوں میں ان کا وظیفہ عشر ہے۔

یعنی زمین تین قسم ہے : عشری[1] خراجی[2] نہ عشری نہ خراجی[3]

جو زمین عشری یا نہ عشری نہ خراجی ہے اس کی پیداوار کا دسواں حصہ تصدق کیا جائے گا اگر آسمان یا نہر و تالاب کے پانی سے سیراب کیا جائے ورنہ بیسواں حصہ نکالا جائے گا۔

خراج دو قسم ہے :

خراج مقاسمہ : یعنی بٹائی کی پیداوار کا نصف یا ثلث یا ربع یا خمس مقرر ہو۔

خراج موظف : یہ کہ ایک مقدار معین ذمے پر لازم کر دی جائے۔

۲۔ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال (رویت ہلال میں تار وغیرہ کی خبر معتبر نہیں)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ :

امور شرعیہ میں تار، ٹیلیفون کی خبر محض نامعتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لئے تراشا گیا بالکل باطل و بے اثر ہے اور مسلمانوں کو ایسے اعلان پر عمل کرنا ناجائز و حرام ہے اور جو اس کی بناء پر مرتکب اعلان ہو وہ سب سے زیادہ گناہ میں مبتلا ہوگا۔

۳۔الاعلام بحال البخور فی الصیام: (اگر بتی یا لوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں کتب مذہب کی تصریحات سے مسئلہ غبار و دخان کو نہایت ہی نفیس انداز میں روشن و بے غبار کیا ہے کہ

دھواں یا غبار حلق سے یا دماغ میں روزہ دار کے قصد کے بغیر خود چلا جائے تو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت اسے روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار نے اپنے قصد و ارادہ سے اگر بتی یا لوبان خواہ کسی شئی کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیان صوم داخل کرے مثلاً بخور سلگائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے دھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت

marfat.com

Marfat.com

میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور اس رسالے میں اسی مسئلہ کی تمثیل و توضیح میں بہت ساری صورتیں رقم کی گئی ہیں جن میں بعض کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعض صورتوں سے نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ درء القبح عن درك وقت الصبح : (صبح صادق کا وقت معلوم کرنے کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں صبح صادق اور دیگر مختلف اوقات کی تعیین و تحدید کی ہے مگر اس میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں ہے۔ جس سے ہمیشہ ہر موسم میں اوقات کی ابتداء و انتہا معلوم ہو جائے، چنانچہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ نے نماز و روزہ و حج و زکوۃ و عدت و فات و طلاق و مدت حمل و منتہائے حیض و نفاس وغیر ذلک امور کے لئے یہ اوقات یعنی طلوع صبح و شمس و غروب شمس و شفق و روز و ماہ و سال مقرر فرمائے ان سب کے ادراک کا مدار رویت و مشاہدہ پر ہے ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہو۔

علم توقیت کا یہ مسئلہ نہایت ہی غیر منضبط و غیر واضح ہے کہ کسی نے اس کے لئے کوئی جامع قانون و ضابطہ وضع نہیں کیا مگر امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں کافی حد تک اس کے شتوق مختلفہ پر روشنی ڈالی ہے اور ایک قاعدہ بھی تحریر کیا ہے اور رسالے کے اخیر میں لکھا ہے کہ

☆ اصل مدار رویت ہے شارع علیہ الصلاۃ والسلام اس باب یعنی اوقات کی تعیین و تبدیل اور ابتداء و انتہا معلوم کرنے میں کوئی ضابطہ و حساب ارشاد نہ فرمایا نہ عقل صرف مقدار انحطاط صبح وغیرہ بتا سکتی ہے۔

☆ ہاں رویت نے وہ تجارب صحیحہ دیئے جن سے قاعدہ کلیہ ہاتھ آیا اور بے دیکھے وقت بتانا ممکن و میسر ہوا۔

اور دور سالے دستیاب نہ ہونے کے سبب اس جلد میں شامل اشاعت نہ ہو سکے ہیں

۱۔ نقاء النیرۃ فی شرح الجوھرۃ (حج اور زیارت کے مسائل میں)

۲۔ معدل الزلال فی اثبات الھلال (انجمن اسلامیہ بریلی کو اثبات ہلال میں غلط فہمی پر تنبیہ)

اور اس عظیم و جلیل فقہی و علمی شاہکار میں مع جملہ رسائل کے ۵۴۴ احادیث کریمہ کا دریا موجزن ہے۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا حدیث میں ہے

۱۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا اخیر کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲"۔ (کنز العمال ص ۳۷۵ ج ۱)

حضرت علی مرتضیٰ و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجیت دنیا و عقبیٰ میں سلامت ہے

۲۔ منقول ہوا کہ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر (جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا) پر اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمۃ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ.

کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴"

بقدر استطاعت مسلمان کو نفع پہنچانا کار ثواب ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ تم میں جو اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔ رواہ مسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما. "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۱۴" (مسند احمد ص ۲۵۶ ج ۴)

کثرت دعاء کی ترغیب و تاکید پر چند حدیثیں

۴۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لیکثر من الدعاء دعا کی کثرت کرے۔ اخرجہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال صحیح واقرہ مستدرک وحاکم (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۷۸، الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

Marfat.com

۵۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ فرماتے ہیں لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد.

دعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔قال فی الحرز المعانی لا تقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء. (کنزالعمال ص ۳۱ ج ۲)

۶۔ مسند ابی یعلی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم ونهارکم فان الدعاء سلاح المومن.

رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۸۳، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۷۔ طبرانی کتاب الدعاء میں ابن عدی کامل امام ترمذی نوادر و بیہقی شعب الایمان میں اور ابوالشیخ وقضاعی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله یحب الملحین فی الدعاء.

بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹"

جنازہ کے ارد گرد کھڑے ہو کر دعاء کرنا جائز ہے اس پر ایک حدیث

۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکفنه الناس یدعون ویثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع وانا فیهم قال فلم یرعنی الابر جل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیه فاذا بعلی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك وایم الله ان کنت لاظن ان یجعلك الله مع صاحبیك. (مسلم ۲، ص: ۲۷۴ من فضائل عمر)

۹۔ وفی روایة للبخاری قال انی لواقف فی قوم یدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول رحمك الله ان کنت لارجو ان یجعلك الله مع صاحبیك. الحدیث

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلاۃ و ثنا میں مشغول تھے میں بھی انھیں دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضیٰ

marfat.com

Marfat.com

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھے جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۲" (بخاری ۱ر ۵۲۰، مناقب عمر بن الخطاب)

اہل ایمان سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتے اور علاقے روز قیامت منقطع نہیں ہوں گے۔

۱۰۔اخرج الحاکم وصححه والبیهقی عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عنه وعن ابن عباس وعن المسور رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی ونسبی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (مولف) (کنز العمال ص ۴۴۴ ج ۱۲)

۱۱۔ اخرج البیهقی والدار قطنی بسند قال ابن حجر المکی رجاله من اکابر اهل البیت فی حدیث طویل فیه عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول کل صهرا وسبب اونسب ینقطع یوم القیامة الا صهری ونسبی. وقد روی نحوه من حدیث عبدالله بن زبیر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ابن حجر قال الذهبی واسناده صحیح آه ونقل المناوی عن الذهبی انه قال غیر منقطع قلت ان ثبت عندنا الصحة وقد قال ابن حجر انه صح عن عمر اقول کیف وقد تعدد طرقه وجاء عن جماعة من الاصحاب رضی الله تعالیٰ عنهم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا بجز میرے رشتے اور علاقے کے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴" (کنز العمال ص ۴۴۴ ج ۱۲)

خدا اور رسول کا ذکر کسی وقت منع نہیں حدیث میں ہے

۱۲۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه . رواه مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی،

Marfat.com

وابن ماجة وعلقه البخاری.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵" (مسلم اول ص ۱۶۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ وغیرھا)

بے ادا کئے قرض سے سبکدوشی نہیں

۱۳۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیہ (فی روایۃ حتی تردھا) رواہ احمد والا ربعۃ والحاکم عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی پر قرض باقی رہے گا یہاں تک کہ ادا کردے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳" (مسند احمد ص ۶۴۱ ج ۵)

ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے (مولف) (یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا وغیرہ لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۵" (بخاری اول ص ۳۱۴، باب من احیی ارضا مواتا الخ)

مسلم مریض یا میت کے پاس اس کے لئے دعائے خیر شرعاً مندوب ہے

۱۵۔ مسلم، عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فا ن الملٰئکۃ یومنون ماتقولون.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو اچھی دعا کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۰۰، کتاب الجنائز)

۱۶۔ وھو عنھا رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ (الی ان قالت) ثم قال اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفرلنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ.

Marfat.com

(اور مسلم شریف میں انہیں سے دوسری روایت میں ہے کہ) ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو حضور نے بند کر دیں (یہاں تک کہ) اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتگان میں ان کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں ان کے پیچھے ان کا جانشین بنا اور اے دو جہان کا رب سب کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما دے اور ان کے لئے قبر میں روشنی عطا فرما۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹" (مسلم اول ص ۳۰۰ کتاب الجنائز)

میت کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنے سے متعلق تین حدیثیں

۱۷۔ ابو داؤد والحاکم وصححه عن امیر المومنین عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه وقال استغفروا لاخیکم وسلوا له التثبیت انه الأن یسال.

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہو جاتے تھے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت اور اس کی ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد روم ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ)

۱۸۔ ابن ماجة والبیهقی فی سننه عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا قلت یاابن عمر اشئی سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذاً انی لقادر علی القول عن شئی سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذه روایة ابن ماجة

حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک جنازہ میں حاضر ہوا تو جنازہ لحد میں رکھا تو حضرت ابن عمر نے بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله کہا پھر جب لحد پر کچی اینٹ برابر کرنے لگے تو اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا کہا

Marfat.com

میں نے کہا اے ابن عمر کیا آپ نے کچھ ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنی رائے سے کہا فرمایا کہ میں اس چیز کے کہنے پر قادر ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہوں، یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔(مولف)

۱۹۔ وفی اخریٰ فلما اخذ تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر فلما سوى اللبن عليها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبيها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر کہا پھر جب اس پر کچی اینٹ برابر کردی تو ایک جانب کھڑے ہوئے اور اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا وتلقھا منك رضوانا کہا پھر فرمایا کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۰"

نجاشی پر جنازہ کے بارے میں ایک حدیث

احمد عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نعى النجاشى لاصحابه ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الى المصلى ثم قام فصلى بهم كما يصلى على الجنازة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی بادشاہ کے مرنے کی خبر دی پھر فرمایا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اپنے اصحاب کو لے کر عیدگاہ کی طرف نکلے پھر اس طرح نماز پڑھائی جس طرح جنازہ پر نماز ہوتی ہے۔ (مولف)(مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۳)

ختم قرآن اور فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۔ الطبرانى فى الكبير عن العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من صلى صلاة فريضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرض نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔(مولف)

marfat.com

Marfat.com

۲۱۔والدیلمی فی مسند الفردوس عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ من ادی فریضۃ فلہ عند اللہ دعوۃ مستجابۃ۔

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی کہ جو فرض ادا کرنے کے بعد دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی دعاء مقبول ہے۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۱" (کنز العمال ص ۶۱ ج ۲)

Marfat.com

تعارف

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

(نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد)

رجب ۱۳۱۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے حق میں دعا کرنا شرعا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

ائمہ اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے کہ اموات مسلمین کے لئے دعاء محبوب اور شرعا مطلوب ہے نصوص قرآن وحدیث مطلق دعا کے بارے میں وارد ہیں جن میں کسی زمانہ کی تقیید و تحدید نہیں کہ فلاں وقت تو مستحب و مشروع ہے اور فلاں وقت ناجائز و ممنوع۔

لہذا بعد جنازہ کی دعا مطلق دعا میں شامل ہے تو اس کے جائز و مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں اور نہ اس کی ممانعت پر کوئی دلیل شرعی وارد ہے اور کسی چیز کی ممانعت پر دلیل نہ ہونا ہی اس کے لئے دلیل جواز کو کافی ہے۔

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر میت کے لئے دعا کرنا مروی ہے، اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں متعدد حدیث اور مختلف کتابوں کے حوالے سے بعد جنازہ دعا کا جائز و مباح ہونا ثابت کیا ہے۔

اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۷ حدیثیں شامل عنوان ہیں۔

Marfat.com

احادیث

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

کثرت دعاء کی تاکید پر چند حدیثیں

۲۲۔ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعاء دعاء بکثرت کر۔ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وصححہ. (کنزالعمال ص۳۹ج۲)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سأل احدکم فلیکثر فانما یسأل ربہ جب تم میں کوئی شخص دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔ ابن حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح. (کنزالعمال ص۵۰ج۲)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا بکثرت مانگ کہ دعاء قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابوالشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ. (کنزالعمال ص۳۹ج۲)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد بارک اللہ لرجل فی حاجۃ اکثر الدعاء فیہا. الحدیث

بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے۔ البیہقی فی الشعب والخطیب فی التاریخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ. "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۲۴" بذل الجوائز)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الخیر دھرکم کلہ وتعرضوا النفحات رحمۃ اللہ فان اللہ تعالیٰ نفحات من رحمۃ یصیب بہا من یشاء من عبادہ.

ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جاؤ اور تجلیات رحمت الٰہی کی تلاش رکھو کہ اللہ عزوجل کے لئے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔ ابوبکر بن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدت والامام الاجل عارف باللہ سیدی محمد الترمذی

marfat.com

Marfat.com

فی نوادر الاصول والبیهقی فی شعب الایمان وابونعیم فی حلیة الاولیاء عن انس بن مالك وفی الشعب عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما وللطبرانی فی المعجم الکبیر عن محمد بن سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال العامری حسن صحیح.

(کنزالعمال ص۳۴۵ج۲)

کثرت دعاسے گھبرا کر دعا چھوڑ دینے والے کو فرمایا ایسے کی دعا قبول نہیں ہوتی

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم اوقطیعة رحم مالم یستعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلك ویدع الدعاء. مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه واصل الحدیث عند الشیخین وابی داؤد والترمذی وابن ماجة جمیعا عنه فی الباب . وغیره

بندے کی دعاء ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور عجلت بھی نہ کرے کہ وہ کہتا ہے ہم نے بار بار دعا کی لیکن قبولیت نہیں دیکھی پھر وہ اس وقت محسر وافسوس کرتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۵ بذل الجوائز" (مسلم دوم ص۳۵۲، باب بیان انه یستجاب للداعی الخ)

جمعہ کے بعد مصلا دوسری نماز نہ پڑھی جائے تاکہ دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو

۲۸۔ صحیح مسلم شریف میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے ہوگئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لاتعد لما فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تکلم او تخرج فان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل صلاة بصلاة حتی تکلم اوتخرج

اب ایسا نہ کرنا جب جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ بات کرو یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ کہ ہمیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایک نماز دوسری نماز سے نہ ملائیں یہاں تک کہ کچھ گفتگو کریں یا جگہ سے ہٹ جائیں۔ علماء فرماتے ہیں وصل سے نہی اس لئے ہے کہ ایک نماز دوسری نماز کا تتمہ نہ معلوم ہو، جمعہ میں دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۷ بذل الجوائز" (مسلم ۱/۲۸۸، کتاب الجمعة فصل فی النهی عن ایصال صلوة الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۲۹۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر (شنی) لہ

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۲"(ابوداؤد دوم ص ۴۵۴، باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد)

میت کو تکلیف دینا اور اس کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے

۳۰۔رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار قال اخبرنا ابوحنیفۃ ورواہ عبدالرزاق فی مصنفہ قال اخبرنا سفیان عن الثوری کلاھما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا رأت امرأۃ یکیدون راسھا بمشط فقالت علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اسکے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو۔(مولف)

۳۱۔ ورورواہ ابوعبید القاسم بن سلام وابراھیم الحربی فی کتابیھما فی غریب الحدیث عن ابراھیم عن عائشۃ انھا سئلت عن المیت یسرح رأسہ فقال علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۳"

مردے کو تکلیف دینا زندے کو تکلیف دینے کے مثل ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کسر عظم المسلم میتا ککسرہ حیا

بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ رواہ الائمۃ مالک

Marfat.com

واحمد وسعید بن منصور وعبدالرزاق وابوداؤد وابن ماجة بسند حسن عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔" فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۳۳" (مسند احمد ص۸۷ ج۷)

مردے کو گالی دینا منع ہے

۳۳۔ فرماتے ہیں صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لاتسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ماقدموا.

مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ رواه احمد والبخاری والنسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها (بخاری اول ۱۸۷، باب ماینهی من سب الاموات)

۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتذکروا هلکاکم الا بخیر ان یکونوا من اهل الجنة تأثون وان یکونوا من اهل النار فحسبهم ماهم فیه

اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے اور اگر دوزخی ہیں تو وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں۔ رواه النسائی عنها بسند جید۔ (نسائی اول ص ۲۷۴، النهی عن ذکر الهلکی الا بخیر)

مردوں کو گالی دینے سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتسبوا الاموات فتوذوا به الاحیاء

مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کی باعث زندوں کو ایذا دو۔ رواه احمد والترمذی عن المغیرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ (مسند احمد ص ۳۰۸ ج ۵)

مردے کی عیب جوئی منع ہے

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات صاحبکم فدعوه ولاتقعوا فیه.

جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسے معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ رواه ابوداؤد عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۷۱، باب النهی عن سب الموتی)

قبر پر ٹیک لگانے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۷۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لاتوذ صاحب هذا القبر.

مردے کو ایذا نہ دے۔ رواه الامام احمد۔ "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص ۳۳۴" (کنز العمال ص ۶۵ ج ۲)

Marfat.com

تعارف

النهی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز

(نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہے)

رجب ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ میت کا ولی نماز جنازہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور نماز جنازہ کتنے دن تک پڑھی جا سکتی ہے؟ امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ اور نصوص حدیث وفقہ سے ثابت کیا کہ۔

نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقاً ناجائز وناشروع ہے مگر جبکہ اجنبی غیر احق نے بلااذن متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔

یعنی اگر ولی وحاکم اسلام کے سوا اور لوگ نماز جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے اور اگر ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع نہیں۔

اور نماز جنازہ جس طرح دفن سے پہلے فرض کفایہ ہے اسی طرح دفن کے بعد بھی۔

یعنی اگر کسی شخص کو بے نماز پڑھے دفن کر دیا گیا تو فرض ہے کہ اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں جب تک ظن غالب رہے کہ بدن بگڑ نہ گیا ہوگا، اور اسے بعض روایات میں دفن کے بعد تین دن سے تعبیر کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ کچھ مدت معین نہیں بلکہ جب جسم کی سلامت وعدم سلامت مشکوک ہو جائے تو نماز ناجائز ہو جائے گی لہذا اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ نماز جنازہ کی تکرار شرع میں مشروع نہیں ہے جس کے لئے امام احمد رضا نے چالیس کتب فقہ کی اکاون (۵۱) عبارتیں پیش کی ہیں۔

اور جہازی سائز کے ۱۸ صفحات پر مبسوط دلیلوں سے مزین اس رسالہ حدیثیہ میں ۵۷ حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

Marfat.com

احادیث

النہی الحاضر عن تکرار صلاۃ الجنازۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

marfat.com
Marfat.com

جو کسی ضلالت کی طرف بلائے سب ماننے والوں کے برابر گناہ اس پر ہوا اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوا۔ یعنی یہ نہ ہوگا کہ اس کی ترغیب کے باعث گناہ ہونے کے سبب وہ گناہ سے بچ رہیں، یا اس پر صرف اپنے ہی فعل کا گناہ ہو، بلکہ وہ سب اپنے اپنے گناہ میں گرفتار اور ان سب کے برابر اس ترغیب دہندہ پر بار۔ رواہ الائمة احمد ومسلم والاربعة عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷ النهی الحاجز" (مسلم ۲/ ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے۔ کما رواہ الستة عن زید بن ثابت و الشیخان عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹، النهی الحاجز"۔ (بخاری اول ص ۱۵۲، باب تحریض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قیام اللیل)

زکوۃ لانیوالوں کے لئے حضور کی دعاء پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۲۔ جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعاء فرماتے اللهم صل علی آل فلان.

اے اللہ فلاں پر رحمت نازل فرما (مولف) کما رواہ احمد والبخاری والمسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة وغیرهم عن عبدالله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری دوم ص ۹۳ ۷، باب قول الله تعالی وصل علیهم الخ)

اہل بقیع کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صلاۃ ودعاء

۴۳۔ حدیث موطا امام مالک وسنن نسائی عن ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انی بعثت الی اهل البقیع لاصلی علیهم.

میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلاۃ کروں۔ علماء نے یہاں پر صلاۃ کو بمعنی دعا لیا ہے۔ (نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

۴۴۔ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے ان جبریل اتانی (فذکر الحدیث) فامرنی ان اتی البقیع فاستغفرلهم قلت له کیف اقول یا رسول الله قال قولی السلام علی اهل الدار (الدیار) من المومنین والمسلمین ویرحم الله المتقدمین منا

Marfat.com

والمتاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے حکم فرمایا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کہوں، حضور نے دعاء زیارت قبور تعلیم فرمائی یعنی یہ کہو السلام علی الخ۔

(نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا بلکہ لوگوں نے فوجاً فوجاً صلاۃ وسلام پڑھا

۴۵۔ اخرج ابن سعد عن عبد اللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال لما وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السریر قال لایقوم علیہ احد ھو امامکم حیا ومیتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیہ صفا صفا لیس لھم امام ویکبرون وعلی قائم بحیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقو ل السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل اللہ الیہ ونصح لامتہ وجاھد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ وتمت کلمتہ اللھم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اللہ الیہ وثبتنا بعدہ واجمع بیننا وبینہ فیقول الناس آمین حتی صلی علیہ الرجال ثم النساء ثم الصیان.

یعنی جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دے کر سریر پر لٹایا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بن کر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اپنی زندگی دنیاوی میں اور بعد وصال پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلاۃ کرتے کوئی ان کا امام نہ تھا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض کرتے تھے، سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہنچادیا جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی کی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا، الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں میں کر اور ان کے بعد ان کے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے یہاں تک کہ ان پر مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com

Marfat.com

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰ ،النہی الحاجز "(کنزالعمال ص ۲۶۴ ج ۷)

۴۶۔ ابن سعد و بیہقی نے محمد بن ابراہیم التیمی مدنی سے روایت کی لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی سریره دخل ابوبکر وعمر فقالا السلام علیکم ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، ومعهما نفر من المهاجرین والانصار قدر مایسع البیت فسلموا کما سلم ابوبکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انا اشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلماته فاومن به وحده لاشریك له فاجعلنا یا الهنا ممن یتبع القول الذی انزل معه واجمع بیننا وبینه حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمومنین رؤفا رحیما لاینبغی بالایمان بدلا ولانشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النسا ثم الصبیان.

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کی سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی مہر اور اس کی افزونیاں اور دونوں حضرات کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا۔ ان سب نے بھی یونہی سلام عرض کیا اور صدیق وفاروق پہلی صف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے کہ الٰہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہنچایا اور اس کی خیر خواہی میں رہے اور راہِ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ کی باتیں پوری ہوئیں میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اس کا کوئی شریک نہیں تو اے معبود ہمارے ہمیں ان کی کتاب کے پیروؤں میں کر جو ان کے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرا دے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے، ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اس کے عوض کچھ قیمت لینا لوگ اس دعاء پر آمین آمین کہتے پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعش مبارک پر سب سے پہلے رسل ملائکہ نے صلاۃ کی

Marfat.com

۴۷۔ بزار وحاکم وابن سعد وابن منیع وبیہقی اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما.

جب میرے غسل وکفن مبارک سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب میں پہلے جبریل مجھ پر صلاۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ پھر گروہ گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جاؤ۔ امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں قال بیهقی تفرد به سلام الطویل عن عبد الملك بن عبدالرحمن وتعقبه ابن حجر فی المطالب العالیة بان ابن منیع اخرجه من طریق سلمة بن صالح بن عبدالملك به فهو هذه متابعة السلام الطویل واخرجه البزار من وجه آخر عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۱، النهی الحاجز"

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی

۴۸۔ حدیث بخاری ومسلم ونسائی عن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو شہدائے احد پر اس طرح دعا فرمائی جس طرح میت پر دعا کیجاتی ہے۔ اس حدیث میں علماء نے صلاۃ سے دعا مراد لی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰ النهی الحاجز" (بخاری اول ص ۱۷۹، باب الصلاة علی الشهید)

نماز جنازہ کی فضیلت وبرکت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۔ روی الامام الترمذی عن محمد بن علی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا تحفہ یہ ہے جو کہ میت پر نماز پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف)

Marfat.com

(کنزالعمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

۵۰۔ ورواه الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلفظ اول ما یتحف به المومن اذا دخل قبره ان یغفر لمن صلی علیه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۱۔ ورواه عبد بن حمید والبزار والبیهقی فی شعب الایمان عنه رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلفظ ان اول مایجازی به المومنین بعد موته ان یغفر لجمیع من تبع جنازته.

شعب الایمان کی روایت میں انہیں سے اس طرح مروی ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد مومنوں کو سب سے پہلے جو جزاء دیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۷ ۱۱ ج ۲۰)

۵۲۔ ورواه ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلفظ ان اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے جنازہ کے ساتھ نکلے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۳۔ وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیه عزوجل ان یعذب من حمله ومن تبعه ومن صلی علیه.

انہیں سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جب جنتی آدمی مرتا ہے تو اللہ عزوجل ان کو عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے جو اس کا جنازہ اٹھائے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جو اس کی نماز پڑھے۔ (مولف)

Marfat.com

۵۴۔وروی ابوبکر بن ابی شیبة وابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اول ما یبشربه المومنین ان یقال البشیرولی الله برضاه والجنة قدمت خیر مقدم قد غفرالله لمن شیعك واستجاب لمن استغفر لك وقیل من شهدلك.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومنین کو ملنے والی سب سے پہلی بشارت یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی تجھے خوشخبری ہو رضائے رب کی اور جنت خیر مقدم کرے گی بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا جو تیرے پیچھے چلا اور اس کی دعا قبول کی جس نے تیرے لئے استغفار کیا اور مقبول ہوا وہ جو تیرے لئے حاضر ہوا۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص ۴۲ النهی الحاجز "(کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مسلمین کے ولی ہیں

۵۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمومنین من انفسهم.

رواه احمد والشیخان والنسائی وابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

میں مسلمانوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳ النهی الحاجز "(بخاری دوم ص ۹۹۷، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ترك مالا فلاهله)

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۵۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتی یتوضأ۔ اخرجه الشیخان وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ وضو کرلے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵۰ النهی الحاجز "(مسلم اول ص ۱۱۹، باب وجوب الطهارة للصلوة)

صحابہ کرام نے از راہ ادب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازے کے لئے تشریف لانے کی زحمت نہیں دی تو حضور نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ مجھے بلایا کرو کہ میری نماز ان کے لئے رحمت ونور ہے۔ اس پر چند حدیثیں۔

۵۷۔ موطا امام مالک وغیرہ میں حدیث ابی امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہما سے ہے جب وہ (مسکینہ سودا خادمہ مسجد ام محمن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی۔

جب اس کا انتقال ہو مجھے خبر کر دینا ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا، (ابن ابی شیبہ کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنها یہ خیال کر کے دفن کر دیا، صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان تؤذونی بها کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کر دینا عرض کی یارسول اللہ کرهنا ان نخرجك ليلا و نوقظك يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، ہمارے دلوں کو گوارا نہ ہوا کہ رات میں حضور کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیں اور حضور کو خواب راحت سے جگائیں (کہ حضور کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم کہ اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں) صحیح بخاری میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فحقروا شانها، صحیح مسلم میں انہیں سے ہے وكانهم صغروا امرها. یعنی یہ خیال کیا کہ وہ کیا اس قابل تھی کہ اس کے جنازے کے لئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لے جائیں۔ (مؤطا امام مالک، ص ۷۸۔ التکبیر علی الجنائز) (بخاری ار ۱۷۸ ابواب الصلوٰۃ علی القبر بعد مایدفن)

۵۸۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فلاتفعلوا ادعونی لجنائزکم۔

ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازے کے لئے بلایا کرو

۵۹۔ مسند امام احمد میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور نے فرمایا فلاتفعلوا لايموتن فيكم ميت ماكنت بين اظهركم الا اذنتمونی به فان صلاتی عليه رحمة۔

ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف رکھوں جو شخص مرے مجھے ضرور خبر کر دینا کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن ماجہ طول، ص ۱۱۱ ابواب ماجاء فی الصلوٰۃ علی القبر)

۶۰۔ ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید

Marfat.com

بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذنتمونی بها قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفی مامات منکم میت ماکنت بین اظهرکم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة۔

یعنی ہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر پہنچے ایک قبر تازہ نظر آئی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کی فلاں عورت، حضور نے انہیں پہچانا فرمایا مجھے کیوں نہ خبر کی عرض کی حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور کا روزہ تھا فرمایا تو ایسا نہ کرو جب تم میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر دیا کرو کہ اس پر میرا نماز پڑھنا رحمت ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۳۔ النهی الحاجز" (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۱، باب ماجأ فی الصلوٰة علی القبر)

۶۱۔ طبرانی نے حصین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذنونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاهله لما دخل اللیل اذامت فادفنونی ولاتدعوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی اخاف علیه یهود ان یصاب بسببی فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین الصبح. الحدیث۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا معلوم ہوتا ہے مجھے خبر کر دینا اور تجہیز میں جلدی کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محلہ بنی سالم تک نہ پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا، اور انہوں نے رات آنے پر اپنے گھر والوں کو وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بلانا، رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی کلفت پہنچے ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النهی الحاجز"

نماز جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے۔

۶۲۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

marfat.com

Marfat.com

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون باللہ شیأ الا شفعھم اللہ فیہ۔

جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۲، باب فضل الصلوٰۃ علی الجنائز) (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

۶۳۔ احمد و مسلم و نسائی نے ام المومنین وانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من میت تصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغون مائۃ کلھم یشفعون لہ الا شفعوا فیہ۔

جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ پر شفیع ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

حضور کی شفاعت پر دو حدیثیں

۶۴۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت شفاعۃ۔

شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی حدیث اعطیت خمسا لم یعطھن احد من الانبیاء قبلی۔ مجھے پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کے نبیوں کو نہیں دی گئیں (مولف) (بخاری اول، ص ۶۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ)

۶۵۔ حضور شافع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر۔

روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ بطور فخر نہیں فرماتا۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم باسانید صحیحۃ عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النھی الحاجز" (ابن ماجہ دوم، ص ۳۳۰، باب ذکر الشفاعۃ)

انبیاء علیہم السلام کی میراث ترکہ نہیں بلکہ صدقہ ہے

۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لانورث ماترکناہ صدقۃ۔

ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم و

Marfat.com

ابوداؤد و النسائی عن ابی بکر الصدیق و ابوداؤد عن ام المومنین و نحوہ عن الزبیر و احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(بخاری دوم، ص۹۹۶،باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانورث الخ)

۶۷۔ حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فاذا مت فھو الی ولی الامر من بعدی۔

جب میں انتقال فرماؤں تو میرے ترکے کا اختیار اسے ہے جو میرے بعد ولی امر و خلیفہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۵۔ النہی الحاجز"۔(کنزالعمال، ص ۱۴ ج ۱۱)

شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں

۶۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری شاہد و مشاہد مشہد احد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امر بدفنھم بدمائھم ولم یغسلوا و لم یصل علیھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان شہدائے (احد) کرام کو ویسے خون آلود دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا نہ ان کی نماز ہوئی۔(دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے شہدائے احد پر نماز پڑھی۔ یہی مسلک و مختار ہے۔ مولف)صحیح بخاری و رواہ ایضا احمد بسند جید و الترمذی و صححہ النسائی و ابن ماجۃ۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۶۔ النہی الحاجز"۔(بخاری اول، ص ۷۹ ابواب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جنازہ پر نماز، نور ظلمت اور تاریکی قبر کی روشنی ہے۔

۶۹۔ حدیث خادمہ مسجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی قبر پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر وجہ خود ارشاد فرمائی۔ ان ھذہ القبور مملوءۃ علی اھلھا ظلمۃ و انی انورھا بصلاتی علیھم۔

بیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدر نورہ و جمالہ و جودہ و نوالہ علیہ و علی الہ اجمعین۔ رواہ مسلم و ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۷۔ النہی الحاجز"۔(مسلم اول، ص ۳۱۰۔ کتاب الجنائز)

نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے

۷۰۔ ابن ابی شیبہ کی روایت یہ ہے حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن مغیرۃ بن

Marfat.com

زیاد عن عطاء عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم و صل۔

جب تجھے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹ النہی الحاجز"

شہدائے احد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۱۔ ایک اثر مرسل ابوداؤد نے مراسیل میں بسند ثقات ابومالک غفاری تابعی سے روایت کیا **ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل عشرة حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی صلی علیہ سبعین صلاة۔**

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر دس دس کر کے نماز جنازہ پڑھائی ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یہاں تک کہ ان پر ۷۰ مرتبہ نماز پڑھی گئی (مولف) (اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۰ تھے جب دس دس پر نماز ہوئی سات نمازیں ہوں گی ستر کیونکر، ثم اقول و باللہ التوفیق بعد تسلیم صحت حدیث غایت درجہ جو ثابت ہوگا وہ اس قدر کہ شہداء پر نعشیں بدل بدل کر نمازیں ہوا کیں اور نعش مبارک سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدستور رکھی رہی، مجرد نہ اٹھایا جانا مستلزم اعادۂ صلاۃ نہیں کہ یہ امر نیت حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر موقوف اور نیت غیبت ہے اور غیب پر اطلاع ممکن نہیں کہ ان کی نعش ہر بار کے برکات نازلہ میں شمول کے لئے رکھی گئی ہو، ظاہر ہے کہ ایسی جگہ روایت کا مبلغ صرف صورت ظاہرہ تک ہے نہ معنی باطن تک اور مطلب مستدل کا ثبوت اسی معنی باطن پر موقوف اور اس پر دلیل نہیں تو استدلال راسا ساقط، ہاں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے ایسا بیان فرماتے تو احتجاج صحیح تھا۔ منہ) یعنی اس حدیث سے تکرار نماز جنازہ ثابت نہیں ہوتی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۶۔ النہی الحاجز"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۱۸۔ فی الصلوٰۃ علی الشہداء)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادة المریض و اتباع الجنازة و اجابة الدعوة و تشمیت العاطس. رواہ الشیخان عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

Marfat.com

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کا اتباع کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۷۔ النهی الحاجز"۔ (بخاری اول، ص ۱۶۶۔ باب الامر باتباع الجنائز)

ایک نماز ایک دن میں دوبار نہیں پڑھی جاتی ہے

۷۳۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصلوا صلاۃ فی یوم مرتین۔

کوئی نماز ایک دن میں دوبار نہ پڑھو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۶۔ باب اذا صلی فی جماعة الخ)

۷۴۔ حدیث میں ہے لایصلی بعد صلاۃ مثلها۔

کسی نماز کے بعد اس کے مثل نہ پڑھی جائے۔ رواہ ابوبکر بن ابی شیبة عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۔ النهی الحاجز"۔

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۷۵۔ ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم نے روایت کی عن صالح مولیٰ التوأمة عن عمر ادرك ابابکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم کانوا اذا تضایق بهم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازة فی المسجد۔

یعنی ابوبکر صدیق و عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت کریمہ تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگ کرتا کہ اس میں گنجائش نہ پاتے واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۹، ج ۲۰)

نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۷۶۔ عن عبدالله بن سلام لما فاتته الصلاة علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له۔

یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک پر نماز میرے آنے سے پہلے ہو چکی تو کہا کہ دعا کی بندش تو نہیں، میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ ذکرہ السید الازهری فی فتح الله المعین۔

جنازہ فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے

۷۷۔ ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الآثار میں

marfat.com

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفاً اور ابن عدی کامل میں بروایت ابن عباس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و ھذا حدیث الطحاوی بطریق عمر بن ایوب الموصلی عن المغیرۃ بن زیاد عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی الرجل تفجؤا الجنازۃ و ھو علی غیر وضوء قال یتیمم و یصلی علیھا۔

یعنی جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آجائے اور اسے وضو نہ ہو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۹۔ النھی الحاجز"۔ (شرح معانی الآثار / ۵۲ باب قراء ۃ الجنب و الحائض)

۷۸۔ ابن عدی کی حدیث یوں ہے عن معاذ بن عمران عن مغیرۃ بن زیاد عن عطاءٌ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا فجئتك الجنازۃ و انت علی غیر وضوء فتیمم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناگہانی تیرے سامنے جنازہ آجائے اور تجھے وضو نہ ہو تو تیمم کر لے۔ قال ابن عدی ھذا مرفوعاً غیر محفوظ و الحدیث موقوف علی ابن عباس۔

۷۹۔ دار قطنی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ اتی الجنازۃ وھو علی غیر وضوء فتیمم و صلی علیھا۔

یعنی ان کے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔ اسی کے مثل ابن ابی شیبہ و امام طحاوی نے باسانید کثیرہ از امام حسن بصری و امام ابراہیم نخعی و ابو بکر نے عکرمہ تلمیذ ابن عباس اور طحاوی نے عطاء بن ابی رباح و عامر و ابن شہاب زہری و حکم سات ائمہ تابعین سے روایت کیا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۹۔ النھی الحاجز"

بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی اور مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے۔

۸۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقبل صلاۃ بغیر طھور و لا صدقۃ من غلول. اخرجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلم و الترمذی و ابن ماجۃ۔

بغیر وضو کے نماز اور حرام مال کا صدقہ مقبول نہیں۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۱۹۔ باب وجوب الطھارۃ للصلوٰۃ)

نماز جنازہ میں تعجیل شرعاً نہایت درجہ مطلوب ہے اس پر چند حدیثیں۔

marfat.com

Marfat.com

۸۱۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسرعوا بالجنازۃ۔

جنازہ میں جلدی کرو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۶۔ کتاب الجنائز)

۸۲۔ امام احمد و ترمذی و ابن ماجۃ و حاکم و ابن حبان وغیرھم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث لاتؤخرھن (ھا) الصلوٰۃ اذا اتت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔

تین چیزوں میں دیر نہ کرو، نماز جب اس کا وقت آجائے، اور جنازہ جس وقت حاضر ہو، اور زن بے شوہر جب اس کا کفو ملے۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶ باب ماجأ فی تعجیل الجنازۃ)

۸۳۔ سنن ابی داؤد میں حصین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عجلوا فانه لاینبغی لجیفة مسلم ان یحبس بین ظھری (ظھرانی) اھلہ۔

جلدی کرو کہ مسلمان کے مردے کو روکنا نہ چاہئے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۰۔ باب تعجیل الجنازۃ)

۸۴۔ طبرانی بسند حسن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اذا مات احدکم فلاتحبسوہ و اسرعوا به الی قبرہ۔

جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلد دفن کو لے جاؤ۔ ولہذا علمائے فرماتے ہیں اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دفن کر دیں (اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے) (کنزالعمال، ص ۱۲۶ ج ۲۰)

جنازے پر تکثیر جماعت بہت محبوب ہے کہ اس میں میت کی اعانت اور عوسئیات و ترقی درجات کی امید ہے۔

۸۵۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجۃ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن یموت فیصلی علیه امته من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلثة صفوف الا غفرلہ۔

جس مسلمان کے جنازہ پر مسلمانوں کا ایک گروہ کہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے

marfat.com

Marfat.com

اس کی مغفرت ہو جائے۔(ابوداؤدوم، ص ۴۵۱۔باب فی الصفوف علی الجنازۃ)

۸۶۔ترمذی کی روایت میں ہے من صلی علیہ ثلثۃ صفوف اوجب۔

جس پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۰، باب کیف الصلوٰۃ علی المیت و الشفاعۃ لہ)

۸۷۔ابن ماجۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علیہ مائۃ من المسلمین غفر لہ۔

جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں بخشا جائے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز" (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۱، باب ماجأ فیمن صلی علیہ جماعۃ من المسلمین)

۸۸۔نسائی ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن میت یصلی علیہ امۃ من الناس الا شفعوا فیہ۔

جس مردے پر مسلمان کا ایک گروہ نماز پڑھے ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ راوی حدیث ابوالملیح نے کہا گروہ چالیس آدمی ہیں۔(نسائی اول، ص ۲۸۲۔فضل من صلی علیہ مائۃ)

۸۹۔طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن رجل یصلی علیہ مائۃ الاغفر اللہ لہ۔

جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے۔"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز" (کنزالعمال، ص ۱۱۳، ج ۲۰)

جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے اس پر چند حدیثیں

۹۰۔صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شھد الجنازۃ حتی یصلی علیھا فلہ قیراط و من شھدھا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرھما مثل احد۔

جو نماز جنازہ ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اس کے لئے ایک دانگ ثواب ہے۔اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ جیسے بڑے دو پہاڑ ان میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔اسی کے مثل مسلم و ابن ماجہ نے حضرت ثوبان اور امام احمد نے بسند صحیح قیراط نماز کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔(مسلم اول، ص ۳۰۷۔کتاب الجنائز) (بخاری اول، ص ۱۷۷۔باب من انتظر حتی یدفن)

Marfat.com

۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتبع جنازة حتی یقضیها دفنها کتبت له ثلثة قراریط القیراط منها اعظم من جبل احد۔

جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اس کے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۹۲۔ بزار کے یہاں حدیث موقوف ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کے لئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔ (کنز العمال، ص ۱۱۸، ج ۲۰)

۹۳۔ ابن ماجہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی من غسل میتا و کفنه و حنطه و حمله و صلی علیه و لم یفش علیه ما رأی خرج من خطیئة مثل ما ولدته امه۔

جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۱۰۶، باب ماجأ فی غسل المیت)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالم کامل ہونے کی بشارت عظمیٰ پر ایک حدیث پاک۔

۹۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس۔

علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ رواه الامام احمد فی المسند و ابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة و الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد رضی الله تعالیٰ عنهما۔ اعنی امام الائمة سراج الامة کاشف الغمة الامام الاعظم ابو حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔ وہ فارسی آدمی سراج الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۳، ص ۵۱۔ النہی الحاجز" (مسند احمد، ص ۵۷۳، ج ۲)

Marfat.com

تعارف

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

(غائب پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

۲۳ر ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ کو تین سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا

۱-اولیائے میت نے اگر نماز جنازہ پڑھ لی تو مذہب حنفی میں پھر دوبارہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۲-جنازۂ غائب پر نماز درست ہے یا نہیں؟

۳-امام اگر شافعی المذہب ہو تو اس کی اقتدا میں یہ دونوں امور یعنی تکرار جنازہ اور جنازۂ غائب پر نماز جائز ہوں گے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے سوال اول کے جواب میں فرمایا کہ

مذہب مہذب حنفی میں جب کہ ولی نماز جنازہ پڑھ چکا یا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی (اگرچہ یونہی کہ دوسرے نے شروع کی اور ولی شریک ہو گیا) تو اب دوسروں کو نماز مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ ان کو جو باقی رہے، ائمہ حنفیہ کا اس پر اجماع ہے جو اس کا خلاف کرے وہ مذہب حنفی کا مخالف ہے، تمام کتب متون و شروح اور فتاوی اس کی تصریحات سے گونج رہی ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی مزید صراحت و وضاحت اور اس کی تائید و توثیق میں گیارہ انواع ارقام کیے، اور ہر نوع نفیس و جلیل مسائل پر مشتمل ہے اور محل خلاف میں قول راجح کی طرف اجمالی اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

اور بچاسی کتب متون و شروح اور کتب فتاوی کی دو سو سات عبارتیں پیش کی ہیں جن سے یہ جواب آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن و آشکار ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا نے سوال دوم کے جواب میں تحریر کیا۔

مذہب حنفی میں جنازہ غائب پر نماز محض ناجائز ہے، ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع و

Marfat.com

اتفاق ہے جس طرح نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و غیر مشروع ہے اسی طرح غائب کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں، اس لئے کہ صحت نماز جنازہ کی شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو، طاہر ہو، جنازہ نمازی کے آگے رکھا ہو۔

اس لئے علماء نے فرمایا کہ مطلقاً کسی غائب پر نماز جائز نہیں۔

اور اس مسئلہ کی تائید و تقویت میں بھی ۸۶ کتابوں کی ۲۳۰ عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن سے غائب پر نماز جنازہ کا ممنوع ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

بظاہر جنازہ غائب پر نماز یعنی دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔

۱- جب اصحمہ بادشاہ حبشہ نجاشی نے حبشہ میں انتقال کیا تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔

یعنی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی، یعنی نجاشی کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سامنے ظاہر کر دیا گیا تھا حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر پڑھی گئی۔

۲- معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

یہاں بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازۂ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

۳- امرائے موتہ کا واقعہ۔

اس روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور معرکۂ موتہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا پھر یہ کہ محدثین کے نزدیک اس کی سند صحیح نہیں۔

یا پھر علماء نے یہاں صلاۃ سے درود و دعاء مراد لی ہے۔

اور سوال سوم کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اجماع نہیں۔ تو لازم کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو

marfat.com

Marfat.com

ہمارے لئے کیوں کر جائز کر سکتا ہے جائز یا فرض وواجب نمازیں جن میں حنفی اہلسنت کے کسی دوسرے مذہب والے مثلاً شافعی وغیرہ کی اقتدا کرے تو اس میں ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ جو امور ہمارے مذہب میں اصل سے محض ناجائز ہیں، ان میں اس کی پیروی نہ کرے اگرچہ اس کے مذہب میں جائز ہوں، مثلاً صبح کی نماز میں وہ قنوت پڑھے تو یہ نہ پڑھے، نماز جنازہ میں امام پانچویں تکبیر کہے تو یہ نہ کہے۔

جب بعد اقتدا یہ حکم ہے تو اقتداء سے پہلے ناجائز و نامشروع امور میں اقتداء کی اجازت کیوں کر ممکن ہو گی۔

پھر امام احمد رضا نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ حکایت بیان فرمائی کی کہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم الشان جلیل البرہان امام ہیں کہ امام مستقل مجتہد مطلق سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس امام الائمہ سراج الامۃ کے مزار پر انوار کے پاس نماز صبح پڑھائی تو بسم اللہ آواز سے نہ پڑھی نہ رفع یدین کیا نہ قنوت پڑھی، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ان صاحب قبر کے ادب سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے حیا آئی کہ اس امام جلیل کے سامنے اس کا خلاف کروں۔ اس کے علاوہ اس رسالے میں فراز تحقیق کے بساط مفروش پر جو قلم رانی کی گئی ہے یقیناوہ مجدد ملت امام احمد رضا ہی کا حصہ ہے۔

اور ہماری سائز کے ۱۹ صفحات پر پھیلے ہوئے اس محققانہ رسالے میں ۱۵ احد یثیں مذکور ہیں۔

Marfat.com

احادیث

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

شاہ حبشہ نجاشی کے جنازے پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۹۵۔ جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ الستة عن ابی ہریرة و للشیخان عن جابر کنت فی الصف الثانی او الثالث رضی اللہ عنہما۔ (بخاری ۱/ ۱۶۷، باب الرجل ینعی الی اھل المیت بنفسہ)

۹۶۔ صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابۃ جمیعا سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصفوا خلفہ فکبر اربعا و ھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا اٹھو اس پر نماز پڑھو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں حضور نے چار تکبیریں کہیں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے۔

۹۷۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے فصلینا خلفہ و نحن لانری الا ان الجنازة قدامنا۔

ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۹ الھادی الحاجب"

۹۸۔ بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی، رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر عن ثابت و الدار قطنی فی الافراد و البزار عن حمید معا عن انس ولہ شاھد فی کبیر الطبرانی عن وحشی وا وسطہ عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (روایت طبرانی میں ہے کہ اس کا قائل ایک منافق تھا۔ منہ) دوسری

marfat.com

Marfat.com

حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔ رواہ الطبرانی عن حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۔ الہادی الحاجب"

معویہ بن معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر نماز پڑھنے کے بارے میں پانچ حدیثیں اور اس کے راوی پر مختصر جرح و تعدیل

۹۹۔ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

اولاً ائمہ حدیث عقیلی و ابن حبان و بیہقی و ابوعمر بن عبدالبر و ابن الجوزی و نووی و ذہبی و ابن الہمام وغیرہم نے اس حدیث کو ضعیف بتایا۔ اسے طبرانی نے معجم اوسط و مسند الشامیین میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بطریق نوح بن عمرو السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد بن زیاد الالہانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قلت و من ہذا الطریق رواہ ابواحمد و الحاکم فی فوائدہ و الخلال فی فوائد سورة الاخلاص و ابن عبدالبر فی الاستیعاب و ابن حبان فی الضعفاء و اشار الیہ ابن مندہ۔ اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سنناد بیان کیا، بلکہ کہا کہ ابن زیاد سے روایت ہے معلوم نہیں راوی کون ہے وبہ اعلہ المحقق فی الفتح اقول لکن سند ابی احمد الحاکم ہکذا اخبرنا ابوالحسن احمد بن عمیر بدمشق ثنا نوح بن عمرو بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن زیاد عن ابی امامة فذکرہ۔ ذہبی نے کہا کہ حدیث منکر ہے نیز اس کی سند میں نوح ابن عمرو ہے، ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی قال الذہبی فی ترجمة نوح قال ابن حبان یقال انہ سرق ہذا الحدیث اھ اقول لفظ الحافظ فی الاصابة قال ابن حبان فی ترجمة العلاء الثقفی من الضعفاء بعد ان ذکر لہ ہذا الحدیث سرقہ شیخ من اہل الشام فرواہ عن بقیة فذکرہ اھ ولیس فیہ یقال و قد نقل عنہ ہکذا الذہبی العلاء اما قول الحافظ فما ادری عنی نوحا او غیرہ فانہ لم یذکر نوحا فی الضعفاء فاقول ظاہر ان نوحا ہو الشیخ الشامی الذی رواہ عن بقیة و لامشار للشك حتی یثبت شامی آخر یرویہ انہ لاجرم ان جزم الذہبی بانہ عنی بہ نوحا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت طبقات ابن سعد میں دو طریق سے ہے، ایک طریق میں محبوب بن ہلال مزنی

Marfat.com

ہے قلت و من هذا الوجه اخرجه الطبرانی وابن الضریس و سمویه فی فوائده و ابن مندة و البیهقی فی الدلائل۔ ذہبی نے کہا یہ شخص مجہول ہے اور اس کی یہ حدیث منکر۔ دوسرے طریق میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔ قلت و من هذا الطریق اخرجه ابن ابی الدنیا و من طریقة ابن الجوزی فی العلل المتناهیة والعقیلی و ابن سخبر فی مسنده و ابن الاعرابی و ابن عبدالبر و حاجب الطوسی فی فوائده۔ امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ امام بخاری و ابن عدی و ابوحاتم نے کہا وہ منکر الحدیث ہے، ابوحاتم و دار قطنی نے کہا متروک الحدیث ہے امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔ ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث بھی اس کی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی ذکره فی المیزان، ابوالولید طیالسی نے کہا علاء کذاب تھا، عقیلی نے کہا العلاء بن یزید ثقفی لایتابعه احد علی هذا الحدیث الامن هو مثله او دونه، علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاء ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر ذکر فی العلل المتناهیة ابوعمر بن عبدالبر نے کہا اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں اور روایات احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں۔ قاله فی الاستیعاب و نقله فی الاصابۃ۔ یونہی ابن حبان نے کہا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں اثره فی المیزان۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ حدیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہے کما اختاره الحافظ فی الفتح یا بفرض غلط لذاته صحیح سہی پھر اس میں کیا ہے خود اسی میں تصریح ہے کہ جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۱ بالهادی الحاجب۔"

۱۰۰۔ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ طبرانی کے یہاں یہ ہیں، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال نعم فضرب بجناحه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملئکة کل صف سبعون الف ملك۔

کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں فرمایا ہاں جبریل نے اپنا پر زمین پر مارا جنازہ حضور کے سامنے ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۰۱۔ ابواحمد حاکم کے یہاں یوں ہے وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وجبرئیل والملئکة۔

جبریل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجبریل وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۲۔ حدیث انس بطریق محبوب کے لفظ یہ ہیں جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی علیه۔

پس جبریل نے زمین پر اپنا پر مارا کوئی پیڑ اور ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۰۳۔ بطریق علاء کے لفظ یوں ہیں هل لك ان تصلی علیه فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیه۔

جبریل نے عرض کی حضور ان پر نماز پڑھنی چاہیں تو میں زمین سمیٹ دوں فرمایا ہاں جبریل نے ایسا ہی کیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳ الهادی الحاجب"۔

شہدائے موتہ پر نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث اور اس پر کچھ بحث

۱۰۴۔ واقدی نے مغازی میں عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له ما بینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ الرایة زید بن حارثة فمضی حتی استشهد وصلی علیه ودعاله وقال استغفروا له وقد دخل الجنة وهو یسعیثم اخذ الرایة جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له وقال استغفروا له وقد دخل الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ

Marfat.com

رہے تھے اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انھیں اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا، حضور نے فرمایا پھر جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انکو اپنی صلاۃ ودعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

اولاً : یہ دونوں طریق سے مرسل ہیں (اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں) اقول عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے اور یہ عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہیں۔ صغار تابعین سے عمرو بن حزم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرپوتے۔

ثانیاً : خود واقدی کو محدثین کب جانتے ہیں؟ یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا لوعا کیا۔ اقول وزدت هذا مشايعة للاول وكلاهما الزام فالمرسل نقبله والواقدی نوثقه۔

ثالثاً : اقول عبداللہ بن ابی بکر سے راوی شیخ واقدی عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہے کمافی المیزان تو مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً : خود اسی روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے، معرکہ حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳، الهادی الحاجب"۔

عالم دین سے لغزش ہو جائے تو ان کے سنبھلنے کا انتظار کرنا چاہئے نہ کہ شور و غوغا

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا زلة العالم وانتظروا فيأته۔ عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ رواه الحسن بن الحلوانی استاذ مسلم وابن عدی والبیهقی والعسکری فی الامثال عن عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۶، الهادی الحاجب"۔ (کنز العمال ص ۷۷ ج ۱۰)

معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاطاعة لاحد فی معصية الله تعالیٰ ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں۔ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن

Marfat.com

امیر المومنین علی ونحواحمد والحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین وعن عمر بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۶ الھادی الحاجب" (مسلم دوم ص ۱۲۵، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ الخ)

شاہ حبشہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۰۷۔ اخرج احمد وابن ماجۃ عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج بھم فقال صلوا علی اخ لکم مات بغیر ارضکم قالوا من ھو قال النجاشی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو آبادی سے باہر لے جاکر فرمایا کہ اپنے بھائی کی نماز جناہ پڑھو جس کا انتقال دوسرے ملک میں ہوا ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون ہے فرمایا کہ شاہ حبشہ نجاشی ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النجاشی)

۱۰۸۔ فی مسند ابی داؤد الطیالسی قال حدثنا المثنیٰ بن سعید عن قتادۃ عن ابی طفیل عن حذیفۃ بن اسید ان النبی صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم اتاہ موت النجاشی فقال ان اخاکم مات بغیر ارضکم فقوموا فصلوا علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نجاشی کے مرنے کی خبر آئی تو فرمایا کہ تمہارا بھائی دوسرے ملک میں مر گیا ہے کھڑے ہو کر اس پر نماز پڑھو۔ (مولف) (جنازہ غائب پر نماز جائز نہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی ومعویہ اور امرائے موتہ پر پڑھی تو یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور یہ کہ ان کا جنازہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۰، الھادی الحاجب" (کنز العمال ص ۷ ۱ ج ۲۰)

صلاۃ کے ساتھ جب علی فلان مذکور ہو تو اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی ہے بلکہ رحمت مراد ہوتی ہے

۱۰۹۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم صل علی آل ابی اوفی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابی اوفی کے آل پر رحمت نازل فرما۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۵ الھادی الحاجب" (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب قول اللہ تعالیٰ وصل علیھم الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جنازے میں تین صفیں ہونا بہتر ہے

۱۱۰۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام اجل عطاء بن ابی رباح تابعی جلیل تلمیذ ام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وابو ہریرہ وابو سعید خدری وعبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (صلی) علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثۃ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی صرف سات آدمی تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۷۸"

جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے

۱۱۱۔ امام ابو عمر بن عبدالبر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المرأۃ وحدھا صف۔

اکیلی عورت ایک صف ہے

۱۱۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے المرأۃ وحدھا تکون صفا۔

تنہا عورت ایک صف ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۸۰" (بخاری اول ص ۱۰۰ باب المرأۃ وحدھا تکون صفا)

بعض گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور بعض معاف نہیں فرمائے گا

۱۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذنوب ثلثۃ فذنب لا یغفر اللہ منہ شیأ و ذنب لا یعبأ اللہ منہ شیأ و ذنب لایترک اللہ منہ شیأ فاما الذنب الذی لایغفر اللہ منہ شیأ فالاشراک باللہ و اما الذنب الذی لایعبأ اللہ منہ شیأ فظلم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شأ و یتجاوز و اما

marfat.com
Marfat.com

الديوان الذى لايترك الله منه شيأ فمظالم العباد بينهم القصاص لا محالة۔

دفتر تین ہیں۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گااور دوسرے کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اور تیسرے میں سے اللہ کچھ نہ چھوڑے گا،وہ دفتر جس میں اللہ کچھ معاف نہ فرمائے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا یا نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کردے گااور درگزر فرمائے گااور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ان کا بدلہ ضرور ہونا۔ رواہ الامام احمد و الحاکم فی المستدرک عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔(کنزالعمال،ص ۱۳۷،ج ۴) (مسند احمد،ص ۳۴۲،ج ۷)

تارک نماز مستحق عذاب ہے حدیث میں ہے

۱۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خمس صلوات کتبهن الله على العباد فمن جأبهن فلم يضيع منهن شيأ استخفافا بحقهن كان له عندالله عهد ان يدخل فى الجنة (يدخله الجنة) و من لم يأت بهن فليس له عندالله عهد ان شأ عذبه و ان شاء ادخله الجنة. رواه الائمة مالك و احمد و ابوداؤد و النسائى و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم و البيهقى بسند صحيح عن عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه۔

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو انہیں بجالائے اور ان کے حق کو ہلکا جان کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور جو انہیں بجانہ لائے اللہ کے پاس عہد نہیں چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۸۷"۔(نسائی اول، ص ۸۰ ،باب المحافظة على الصلوات الخمس)

اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم ہے اس کے بعد دوسری پھر تیسری

۱۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر ؛ رواه ابوداؤد و النسائى و ابن حبان و ابن خزيمة و الضياء فى المختارة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه بسند صحيح۔ پہلے اگلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے اسے پوری کرو پھر جو کمی ہو تو سب سے پچھلی صف میں ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۸۰"۔(ابوداؤد اول، ص تسوية الصفوف)

Marfat.com

امام کے سوادو آدمی ہوں توامام کے پیچھے کھڑے ہوں

۱۱۶۔ مؤطاامام مالک و مصنف عبدالرزاق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صففت انا و الیتیم من ورائہ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تو میں اور یتیم نے حضور کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) (مؤطامالک، ص ۵۴، جامع سبحۃ الضحیٰ)

امام کے ساتھ اگر ایک آدمی ہو تووہ اس کے داہنی جانب کھڑا ہو

۱۱۷۔ مؤطاامام محمد میں عبداللہ بن عتبہ سے ہے قال دخلت علی عمربن الخطاب بالهاجرة فوجلته يسبح فقمت ورائه فقر بنی فجعلنی بحذائه عن يمينه فلما جأ يرفأ تاخرت فصففنا ورائه۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ظہر کے وقت آیا تھا تو میں نے ان کو نماز نفل میں مشغول پایا پھر میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے قریب کر کے اپنے داہنی جانب کر دیا پھر جب (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربان) یرفا آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) فتاوی رضویہ ج ۳، ص ۸۱)۔ (مؤطاامام محمد، ص ۱۲۳۔ باب الرجلان يصليان جماعة)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

(دعائے جنازہ کا بیان)

اس رسالہ میں جنازہ کی جو دعائیں احادیث کریمہ مثلاً مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ ومسند احمد بن حنبل وابن حبان وحاکم وابو نعیم وابو یعلی وبیہقی وابو بکر بن ابی شیبہ وسنن سعید بن منصور وبغوی وابن مندہ اور دیلمی، میں وارد ہیں وہ مع ترجمہ اس میں جمع کردی گئی ہیں اور قبر پر تلقین کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

اس میں کل حدیثیں اور دعائیں ۱۴ ہیں ان میں سے تیرہ تو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے ہیں اور ایک دعاء کا اضافہ حضرت مصنف کی طرف سے ہوا ہے۔

Marfat.com

احادیث وادعیہ

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

نماز جنازہ کی تیرہ دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں ان دعاؤں میں ضمیر مذکر کی جگہ ضمیر مونث لگا کر عورت کے لئے بھی پڑھیں

لو صلیہ جنازہ بعد تکبیر سوم

۱۱۸۔ (۱) اللّٰھم اغفرلحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہٖ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہٗ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہٗ و لا تفتنا بعدہٗ. رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ھریرۃ و احمد و ابویعلی و البیھقی و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (ابوداؤد، ۲/ ۴۵۶، باب الدعاء للمیت)

۱۱۹۔ (۲) اللھم اغفر لہٗ و ارحمہٗ و عافہٗ واعفُ عنہ و اکرم نزلہٗ و وسع مدخلہٗ و اغسلہٗ بالماء و الثلج والبرد و نقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و ابدلہ داراً خیرا من دارہٖ و اھلاً خیراً من اھلہٖ و زوجاً خیراً من زوجہٖ و ادخلہ الجنۃ و اعذہٗ من عذاب القبر و من فتنۃ القبر و عذاب النار۔ رواہ مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و ابوبکر بن شیبۃ عن اوس بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم، ۱/ ۳۱۱۔ کتاب الجنائز)

۱۲۰۔ (۳) اللھم عبدک و ابن امتک یشھد ان لااٰلہ الا انت وحدک لاشریک لک و یشھد ان محمداً عبدک و رسولک اصبح فقیرا الی رحمتک و اصبحت غنیا عن عذابہ تخلّے من الدنیا و اھلھا ان کان زاکیا فزکہ. و ان کان مخطئا فاغفر لہ اللھم لاتحرمنا اجرہ و لا تضلنا بعدہ۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۱۔ (۴) اللھم ھذا عبدک ابن عبد بن امتک ماض فیہ حکمک عدلٌ فیہ قضاؤک اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن العظیم ربیع قلبی و نور صدری و جلاء حزنی و ذھاب ھمی و غمی و ان تجعلنی ممن اذا استرحمک رحمتہ و اذا استغفرک غفرت لہ و اذا دعوک فرجت عنہ و اذا سئلک اعطیتہ و اذا توکل علیک کفیتہ و اذا اقرضک قضیتہ و اذا دعاک اجبتہ و اذا تشفع بک شفعتہ و اذا تشفع الیک قبلتہ و اذا سکت ابتدأت بہ و اذا تکلم سددتہ و اذا تفکر فی شیء من امر الدنیا و الاخرۃ ھدیتہ و اذا عمل عملا صالحا اعنتہ و اذا ذکرک ذکرتہ و اذا ذکرنی رفعتہ و اذا ذکر احدا من اھلہ و اقاربہ و اصدقائہ و احبائہ و اھل ودہ و اھل بیتہ و اھل مودتہ و اھل ملتہ و اھل دعوتہ و اھل ولایتہ و اھل طاعتہ و اھل شفاعتہ و اھل حرمتہ و اھل ذمتہ و اھل جوار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ثبتہ بالقول الثابت فانہ افتقر الیک و استغنیت عنہ کان یشھد ان لا الہ الا اللہ فاغفر لہ ارحمہ و لا تحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ اللھم ان کان زاکیا فزکہ و ان کان خاطئاً فاغفر لہ۔ رواہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔

۱۲۲۔(۵) اللھم عبدک و ابن امتک احتاج الی رحمتک و انت غنی عن عذابہ ان کا محسنا فزد فی احسانہ و ان کا مسیئا فتجاوز عنہ ۔ رواہ الحاکم عن یزید بن رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۳۔ (۶)اللھم عبدک و ابن عبدک کان یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و انت اعلم بہ منا ان کان محسنا فزد فی احسانہ و ان کان مسیئا فاغفر لہ و لاتحرمنا اجرہ و لاتفتنا بعدہ۔ رواہ ابویعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قولہ الحقنا بما قبلہ من المرفوعات المناسبۃ۔ کلھا منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۴۔ (۷) اصبح عبدک ھذا قد تخلی عن الدنیا و ترکھا لاھلھا و افتقر الیک و استغنیت عنہ و قد کان یشھد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدک و رسولک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، اللھم اغفر لہ و تجاوز عنہ و الحقہ بنبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۲۵۔ (۸) اللھم انت ربھا و انت خلقتھا و انت ھدیتھا للاسلام و انت قبضت روحھا و انت اعلم بسرھا و علانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلھا۔رواہ ابوداؤد و النسائی و البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔(ابوداؤد ۲/ ۴۵۶ باب الدعاء للمیت)

۱۲۵۔ (۹) اللھم اغفر لاحوالنا و اخواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللھم (ھذا عبدک) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخیراً و انت اعلم بہ منا فاغفر لنا ولہ.رواہ ابونعیم عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمھم الصلاۃ علی المیت اللھم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم۔

۱۲۶۔ (۱۰) اللھم ان فلان ابن فلان فی ذمتک و حبل جوارک فقہ من فتنۃ القبر و عذاب النار و انت اھل الوفاء و الحمد اللھم فاغفر لہ و ارحمہ انک انت الغفور

Marfat.com

الرحیم.رواہ ابوداؤد و ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۵۷ باب الدعاء للمیت)

۱۲۷۔(۱۱)اللھم اجرھامن الشیطن و عذاب القبر اللھم جاف الارض عن جنبیھا وصعد روحھا و لقھا منك رضوانا۔رواہ ابن ماجة عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

۱۲۸۔ (۱۲) اللھم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللھم اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وصغیرنا و کبیرنا و شاھدنا و غائبنا اللھم لاتحرمنا اجرہ و لا تفتنا بعدہ۔رواہ البغوی و ابن مندة و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ و رواہ البغوی عن ابراھیم الاشھالی عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۹۔ (۱۳) اللھم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشھد انك انت اللہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد، اللھم انی اسئلك و اتوجہ الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم ان الکریم اذا امر بالسؤال لم یردہ ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیہ و ارحمہ فی وحدتہ و ارحمہ فی وحشتہ و ارحمہ فی غربتہ و ارحمہ فی کربتہ و اعظم لہ اجرہ و نورلہ قبرہ و بیض لہ وجھہ و برد لہ مضجعہ و عطر لہ منزلہ و اکرم لہ نزلہٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و الہ و صحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العٰلمین۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۸۹۔۹۰۔۹۱۔۹۲۔ المنۃ الممتازہ"

ترجمہ لوعیہ منقولہ

(۱)الٰہی بخش دے ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو۔الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اوسے زندہ رکھ اسلام پر اور جسے موت دے ہم میں سے اوسے موت دے ایمان پر۔الٰہی ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ کر اور ہمیں اوسکے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

(۲)الٰہی اس میت کو بخش دے اور اوس پر رحم فرما اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر

marfat.com

Marfat.com

اور اسے عزت کی مہمانی دے اور اس کی قبر وسیع کر اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تونے پاک کیا سپید کپڑا میل سے اور اسے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے اور اسے داخل فرما بہشت میں اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الٰہی یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تو۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے الٰہی ہمیں محروم نہ کر اس کے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الٰہی یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے نافذ اس میں حکم تیرا تونے اسے پیدا کیا اوس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا ہو۔ یہ تیرے یہاں اوترا ہے اور تو بہتر ہے اون سب سے جن کے یہاں کوئی غریب الوطن اوترے الٰہی اسے اس کی حجت سکھادے اور لوسے اس کے لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاکار تھا تو اسے بخش دے۔

(۵) الٰہی تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اوسے عذاب کرنے سے غنی ہے۔ اگر نیک تھا تو لوسکی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اس سے درگزر فرما۔

(۶) الٰہی تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تو اوسکے حال کا زیادہ جاننے والا ہے ہم سے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اوسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور لوسے چھوڑ دیا اوسکے لوگوں کے لئے اور تیرا محتاج ہوا اور تو اوس سے غنی ہے اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد تیرے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی اسے بخش دے

marfat.com

Marfat.com

اور اس سے درگزر فرما اور اسے ملا دے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الٰہی تو اس جنازے کا پروردگار ہے اور تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے اس کی جان قبض کی اور تو خوب جانتا ہے اس کا چھپا اور ظاہر حال ہم حاضر ہوئے ہیں شفاعت کرلے تو اسے بخش دے۔

(۹) الٰہی بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو اور اصلاح کر دے ہمارے آپس میں اور ملاپ کر دے ہمارے دلوں میں الٰہی یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے۔ تو ہمیں اور اسے سب کو بخش دے۔

(۱۰) الٰہی بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوال نکیرین اور عذاب دوزخ سے۔ کہ تو وعدہ پورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الٰہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۱) الٰہی اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے الٰہی دور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے اور آسمان پر لے جا اس کی روح کو اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الٰہی بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الٰہی بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ اور مردہ اور مرد و زن اور خورد و کلاں اور حاضر و غائب کو۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اوس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں نہ ڈال اوس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے زندہ اے پائندہ۔ اے نیا بنانے والے آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی و عزت بخشنے والے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اوسکے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا نہ کوئی اوسکے جوڑ کا۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اوس سوال کو کبھی رد نہیں کرتا۔ اور بیشک تو نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی اور تو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے۔ تو ہماری شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرما۔ اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں اور اوس پر رحم کر اوسکی تکلیف میں اور اوسے بڑا ثواب دے اور اوس کی قبر

marfat.com

Marfat.com

نورانی کرلور لوسکا چہرہ پرنور کرلور لوسکی خواب گاہ ٹھنڈی کرلور لوسکی جگہ معطر کرلور لوسے عزت والی مہمانی دے اے سب میزبانوں سے بہتر اے سب بخشنے والوں سے بہتر اے سب مہربانوں سے بہتر۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ درود لور سلام و برکات لوتار سب شفیعوں کے سردار محمد لوراون کی آل لور اصحاب سب پر۔ لور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام نہ معلوم ہو لوس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ سب آدمیوں کے باپ ہیں لور اگر خود میت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ هذا عبدك یا هذه امتك پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں لوسکی جگہ عبدك هذا یا عورت ہو تو امتك هذا کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور اگر معاذ اللہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لانعلم الا خیرا کی جگہ قد علمنا منه خیرا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے واللہ غفور رحیم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں لور دعا میں تکرار مفید و مستحسن ہے جسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں دقت جانے تو دعائے اول و دوم و سوم اور چہارم بالقول الثابت تک لور ہشتم سے دوازدہم تک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہی کافی ووافی ہے۔ یہ نصف سے بھی کم رہ گیا لور چاہے تو چہار دہم بھی ملالے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا۔ لور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ امام جتنی دیر میں یہ دعائیں پڑھے۔ مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان ادعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین آہستہ کہتے رہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج : ۴، ص : ۹۳، ۹۴، المنة الممتاز"

طریقہ تلقین قبر

۱۳۰۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے لور لوسکی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں ایک شخص لوسکی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانۃ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائیگا پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں لوسکے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدهٗ و رسولهٗ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیا و بالقرآن اماما۔

Marfat.com

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی یارسول اللہ اگر اوسکی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا تو حوا کی طرف نسبت کرے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و الضیأ فی الاحکام و ابن شاهین فی ذکر الموت و آخرون

۱۳۱۔ راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب و حکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں۔ فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اوسکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا اله الا الله تین بار پھر کہا جائے قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رواه عنهم سعید بن منصور فی سننه فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس قدر اور زائد کرتا ہے واعلم ان هذین اللذین اتیاك اویاتیانك انما هو عبدان لله لایضران و لاینفعان الا باذن الله فلاتخف و لاتحزن واشهد ان ربك الله و دینك الاسلام و نبیك محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثبتنا الله و ایاك بالقول الثابت فی الحیٰوه الدنیا و فی الاخرة انه هو الغفور الرحیم۔

کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے نہ نفع دیں نہ نقصان پہونچائیں گے مگر خدا کے حکم سے تو نہ ڈر اور نہ غم کر اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رکھے ہمیں اللہ اور تجھ کو ٹھیک بات پر دنیا کی زندگی اور آخرت میں بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۵۔ المنة الممتازة"

marfat.com
Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

موت کے وقت اللہ سے ملنے کو جو محبوب رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے گا اور جو مکروہ رکھے گا اسے وہ بھی مکروہ رکھے گا۔

۱۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ و من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ۔

جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ رکھے گا اللہ اس کا ملنا مکروہ رکھے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے کہ موت کو مکروہ نہ رکھے فرمایا یہ مراد نہیں بلکہ جس وقت دم سینہ پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے، اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو دوست رکھے گا اور ناپسند تو ناپسند۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۹"۔ (مسلم دوم، ص ۳۴۳۔ باب من احب لقاء اللہ الخ)

زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے حدیث میں ہے۔

۱۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المیت یتأذی مما یتأذی منہ الحی۔

جس چیز سے زندہ کو ایذا پہنچتی ہے اس سے مردہ کو بھی ایذا ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳"

مردوں کو صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت انہیں شامل ہوتی ہے۔

۱۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین۔

اپنے اموات کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ (کنز العمال، ص ۱۲۴: ج ۲۰)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھم القوم لایشقی بھم جلیسھم۔

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳" (مسلم دوم، ص ۳۴۳، باب فضل مجالس الذکر)

marfat.com

Marfat.com

قبر پر چلنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان امشی علی جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علی قبر۔

مجھے آگ یا تلوار پر چلنا قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ رواہ ابن ماجۃ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۹"۔(ابن ماجۃ، ۱۱۳۔باب ماجاء فی النھی عن المشی علی القبور الخ)

موت فنائے روح نہیں، بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہو جانا ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے

۱۳۷۔حدیث میں ہے۔ انما خلقتم للابد۔

تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے۔

ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۱۳۸۔حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

روح اور جسم کی مثال

۱۳۹۔حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے۔ ایک لنجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے۔ پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لنجھے نے اس سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے، دونوں ہی مستحق ہیں۔ اندھا اسے نہ لے جاتا تو وہ نہ جا سکتا اور لنجھا اسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا، وہ لنجھا روح ہے کہ ادراک رکھتی ہے اور افعال جوارح نہیں کر سکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور ادراک نہیں رکھتا۔ دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۲۵"

مردے کو تکلیف دینا یا قبر پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا اور قبر سے ٹیک لگانا سب منع ہے اس پر تین حدیثیں۔

۱۴۰۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا،

marfat.com

Marfat.com

و فی لفظ المیت یوذیه فی قبره مایوذیه فی بیته۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اس کو تکلیف دینی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مردے کو قبر میں ایذا دینی ایسی ہے جیسے اس کے گھر میں ایذا دینی۔ (مولف) (مسند احمد، ۷/۷، ۸)

۱۴۱۔ وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه اذی المومن فی موته کاذا فی حیاته۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن کو موت کے وقت یا بعد موت ایذا دینی زندگی میں ایذا دینے کی طرح ہے۔ (مولف)

۱۴۲۔ و عن عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال رأنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی (هذا) القبر لا توذی صاحب القبر۔

اور عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھا دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے اتر صاحب قبر کو ایذا نہ دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۰"۔ (الترغیب و الترهیب ۴/ ۳۷۴ الترهیب من الجلوس علی القبر)

علماء و مشائخ کی قبروں پر قبہ و گنبد بنانا جائز ہے لیکن عامہ ناس کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

۱۴۳۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه نهی عن التخصیص و التقصیص و عن البنأ فوق القبر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر پختہ اور چھپر کی عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۱"

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے۔

۱۴۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه لعن اللہ الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مسجدا قالت و لولا ذلك لابرزوا قبره

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال مبارک کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنالیا حضرت عائشہ نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۷،

Marfat.com

باب مایکرہ من اتخاذ المسجد الخ)

ولدالزنا کے بارے میں دو حدیثیں

۱۴۵۔ حدیث میں ہے۔ لایدخل الجنة ولد زانیة

ولدالزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

۱۴۶۔ حدیث میں ہے لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا ومن فیه عرق منه.

ولدالزنا لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زانیة و اما امراء حملت به امه فی غیر طهر۔ رواه الدیلمی و رواه البیهقی من حدیث زید بن جبیر عن داؤد بن الحسین عن ابی رافع عن ابیه عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لفظه اما منافق و اما مزنیة و اما لغیر طهور۔

جو شخص میری اولاد وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۲۳"۔ (کنزالعمال، ص ۸۹، ج ۱۳)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

(کفن پر عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا ثبوت)

۹/رجب ۱۳۰۸ھ میں سوال ہوا کہ کفن پر آیات واحادیث اور عہد نامہ لکھ کر اسے میت کو پہنانا اور قبر میں شجرہ رکھنا کیسا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں اس رسالے میں سب سے پہلے حقیقت مسئلہ کی صراحت ووضاحت کے لئے اسے چار مقامات پر تقسیم کیا ہے۔

مقام اول: فقہ حنفی سے کفن پر لکھنے کا جزئیہ اور اس کے مؤید احادیث وروایات۔

مقام دوم: احادیث سے اس کا ثبوت کہ معظمات دینیہ میں کفن دیا گیا یا بدن پر رکھی گئیں اور اسے تعظیم کے خلاف نہ جانا گیا۔

مقام سوم: بعض متاخرین شافعیہ نے جو کفن پر لکھنے میں بے تعظیمی خیال کی اس کا جواب

مقام چہارم: قبر میں شجرہ رکھنے کا بیان۔

ان تقسیمات پر مفصل گفتگو کے بعد امام احمد رضا نے اس مسئلے کا اصل جواب اس طرح تحریر فرمایا کہ ہمارے علمائے کرام نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامے لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور شجرہ رکھنا بھی میت کے سکون واطمینان اور اعانت جواب کا باعث ہے لہذا قبر میں شجرہ رکھنے میں کوئی ممانعت وقباحت نہیں ہے البتہ اسے سرہانے یا جانب قبلہ طاق میں رکھے، یہی بزرگان دین کا معمول اور یہی مناسب وبجا ہے۔

اور مزید اس مسئلہ کی توضیح وتشریح کے لئے اس رسالے میں ۱۴ کتب فقہ سے اقوال ائمہ اور ۱۹ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی ہیں۔

Marfat.com

احادیث

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

میت کی پیشانی اور کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز و درست ہے حدیث میں ہے

۱۴۸۔ امام ترمذی حکیم الٰہی سیدی محمد بن علی معاصر امام بخاری نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من کتب هذا الدعاء وجعله بين صدر الميت وكفنه فى رقعة لم ينله عذاب القبر ولايرى منكرا ونكيرا. وهو هذا.

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے لااله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لاشريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولاقوة الا بالله العلى العظيم. "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۱۲۷ الحرف الحسن"۔

عہد نامہ کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۴۹۔ ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم فاطر السموٰت والارض عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم انى اعهد اليك فى هذه الحيوة الدنيا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لاشريك لك وان محمدا عبدك ورسولك فلا تكلنى الى نفسى فانك ان تكلنى الى نفسى تقربنى من السوء وتباعدنى من الخير وانى لاعلق الابرحمتك فاجعل رحمتك لى عهدا عندك تؤديه الى يوم القيمة انك لاتخلف الميعاد.

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انہیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کر کے فرمایا وعن طاؤس انه امر بهذه الكلمات فكتبت فى كفنه۔ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔ (ترمذی دوم ص ۱۹۳ ابواب ماجاء فى عقد التسبيح باليد باب منه)

marfat.com

Marfat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا اور کفن زیب تن کیا فرمایا

۱۵۰۔ مصنف عبدالرزاق اور ان کے طریق سے معجم طبرانی اور ان کے طریق سے حلیہ ابو نعیم میں ہے اخبرنا معمر عن عبدالله بن محمد بن عقیل ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا فوضع لها غسلا فاغتسلت وتطهرت ودعت بثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذاهی قبضت وان تدرج کما هی فی اکفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم کثیر بن عباس وکتب وفی اطراف اکفانه یشهد کثیر بن عباس ان لا اله الا الله.

حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرما دی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا کہا ہاں کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ لاالہ الا اللہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ صالحرف الحسن"

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو کفن کے لئے اپنی ردائے اقدس عطا فرمائی

۱۵۱۔ صحیح بخاری میں ہے باب من استعد الکفن فی زمن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلم ینکر علیه، حدثنا عبدالله بن مسلمة فذکر باسناده عن سهل رضی الله تعالیٰ عنه ان امرأة جاء ت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ببردة منسوجة فیها حاشیتها اتدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بیدی فجئت لاکسوکها فاخذها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها فخرج الینا وانها ازاره فحسنها فلان فقال اکسنیها ماحسنها قال القوم مااحسنت لبسها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم محتاجا الیها ثم سألته وعلمت انه لایرد قال انی والله ما سألته لالبسها انما سألته لتکون کفنی قال سهل فکانت کفنه.

(خلاصہ یہ ہے کہ) بعض اجلہ صحابہ نے کہ غالباً سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف یا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تہبند اقدس (جو کہ

Marfat.com

ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بن کر نذر کیااور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی) مانگا حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھااور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے پھر آپ نے کیوں مانگ لیا انھوں نے کہاواللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاؤں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۲۹ الحرف الحسن" (بخاری اول ص ۱۷۰، باب مذکور)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں میں کفن دینے کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۵۲۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت دخل علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا اوخمسا او اکثر من ذلك ان رأیتین ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنني فلما فرغنا اذناه فالقی حقوه فقال اشعرنها ایاه

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جب ہم ان کی صاحبزادی (زینب یا ام کلثوم۔ منہ) کو غسل دے رہے تھے فرمایا اگر بہتر سمجھو تو اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگاؤ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلاؤ (ام عطیہ نے کہا) جب ہم فارغ ہو گئے تو ہم نے حضور کو بلایا تو حضور نے اپنے تہبند کو ہم پر ڈالکر فرمایا کہ اس سے ان کے بال باندھ دو۔ (مولف) علماء فرماتے ہیں یہ حدیث مریدوں کو پیروں کے لباس میں کفن دینے کی اصل ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے قمیص اطہر میں کفن دیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصححه وابونعیم فی الحلیة عن انس وابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن جابر وابن عساکر عن علی والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وغیرهم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(بخاری اول ص ۱۶۷، باب ما یستحب ان یغسل وتر)

۱۵۳۔ ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ اور دیلمی مسند الفردوس میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن

marfat.com

Marfat.com

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی قال لما ماتت فاطمة ام علی رضی الله تعالیٰ عنها خلع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه والبسها اياه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم یا رسول الله رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد قال انی البستها قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة فاضطجعت معها فی قبرها لاخفف عنها من ضغطة القبر انها کانت احسن خلق الله صنیعا الی بعد ابی طالب.

جب حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قمیص مبارک اتار کر ان کو پہنوایا اور ان کی قبر میں تھوڑی دیر حضور لیٹے جب مٹی برابر کر دی گئی تو بعض صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے لباس پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ فشار قبر خفیف ہو جائے کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر زیادہ حسن خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۰، الحرف الحسن"

۱۵۴۔ صحیحین وغیرہما میں صحاح و سنن میں ہے عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبدالله بن ابی لما توفی جاء ابنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه الحدیث.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق جب مرا تو اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا پیراہن مقدس دیدیجئے کہ اسی میں کفن دوں گا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص عطا کر دیا۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۵۔ بخاری وغیرہ میں ہے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبدالله بن ابی بعد ما دفن فاخرجه فنفث من ریقه والبسه قمیصه.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے دفن کے بعد تشریف لائے تو اس کو نکلوایا پھر لعاب دہن ڈالا اور قمیص مبارک پہنا دیا (مولف) (یہ بدلہ اس کا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

Marfat.com

گرفتار آئے برہنہ تھے، بوجہ طول قامت کسی کا کرتا ٹھیک نہ آتا اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہلبیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے، لہذا اپنے دو قمیص مبارک اس کے کفن میں عطا فرمائے، نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے خود اپنے قمیص مبارک میں کفن دیں، پھر اس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی، اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا دأب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱ تحرف الحسن" (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۶۔ ابو عمر یوسف بن عبدالبر کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فخرج لحاجته فبعثه بادواة فكساني احد ثوبيه الذي يلي جسده فخبأته لهذا اليوم واخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اظفاره وشعره ذات يوم فاخذته فخبأته لهذا اليوم فاذا انامت فاجعل ذلك القميص دون كفني فما يلي جسدي وخذ ذلك الشعر والاظفار فاجعله في فمي وعلى عيني ومواضع السجود مني.

یعنی میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ حاجت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب تھا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے انعام فرمایا وہ کرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن و موئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھا رکھے جب میں مر جاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، و موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔ (الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۹۹ ج ۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن دینے کی ترغیب پر تین حدیثیں

۱۵۷۔ حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبدالرحمٰن رواسی روایت کی قال حدثنا

marfat.com

Marfat.com

الحسن بن صالح عن هارون بن سعيد عن ابی وائل قال کان عند علی رضی الله تعالیٰ عنه مسك فاوصی ان یحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، سکت علیه الحاکم ورواه ابن ابی شیبة فی مصنفه قال حدثنا حمید بن عبدالرحمن به ورواه البیهقی فی سننه۔

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس مشک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱، تحرف الحسن"

۱۵۸۔ ابن السکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ عن ابیہ روایت کی قال قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه، ذکره فی الاصابة۔

یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دو میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

۱۵۹۔ بیہقی وابن عساکر امام محمد بن سیرین سے راوی عن انس بن مالك انه کان عنده عصیة لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات فدفنت معه بین جنبیه وبین قمیصه۔

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۲، الحرف الحسن"

آسانی ولادت کی دعاؤں پر مشتمل دو حدیثیں

۱۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دردزہ کے لئے فرمایا تکتب لها شئی من القران وتسقیٰ

قرآن مجید میں سے کچھ لکھ کر عورت کو پلائیں

۱۶۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ

Marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا عسرت علی المرأۃ ولادتھا اخذ اناء نظیفا وکتب علیہ قولہ تعالیٰ کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الاساعۃ من نھار بلغ فھل یھلک الاالقوم الفٰسقون کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ اوضحٰھا لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منہ المرأۃ ینضح علی بطنھا وفرجھا.

جس عورت کو جننے میں دشواری ہو پاکیزہ برتن پر آیتیں لکھ کر دھو کر اسے پلائیں اور اس کے پیٹ اور فرج پر چھڑکیں۔ حاشیہ۔ (کنزالعمال ص ۳۴۳ ج ۱۰)

آب زمزم کو کھ بھر کر پینا ایمان خالص کی علامت ہے

۱۶۲۔ تاریخ بخاری و سنن ابن ماجۃ و صحیح مستدرک میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیۃ ما بیننا وبین المنافقین انھم لایتضلعون من زمزم.

ہم میں اور منافقوں میں فرق کی نشانی یہ ہے کہ وہ کوکھ بھر کر آب زمزم نہیں پیتے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۱۳۳ الحرف الحسن" (ابن ماجۃ ۲/۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

مخلص موذن مقام میں مثل شہید ہے

۱۶۳۔ اخرجہ الطبرانی عن عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال المؤذنون المحتسب کالشھید المتشحط فی دمہ واذا مات لم یدور فی قبرہ.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثواب سمجھ کر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لتھڑا ہو اور جب وہ مر جاتا ہے تو اپنی قبر میں نہیں گھومتا (بلکہ جنت میں جہاں چاہتا ہے جاتا ہے) (مولف) (الترغیب والترھیب ۱/۱۸۱، الترغیب فی الاذان)

۱۶۴۔ حدیث الموذنون اطول الناس اعناقا یوم القیٰمۃ ولا یدورون فی قبورھم. رواہ عبدالرزاق

مؤذنین قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اپنی قبروں میں نہیں گھومیں گے یعنی ان کو ہر جگہ جانیکی آزادی ہو گی۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۴۵، ج ۱۲)

عامل بالقرآن کا جسم مٹی نہیں کھاتی ہے حدیث میں ہے

۱۶۵۔ ابن مندۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ قال قال رسول

marfat.com

Marfat.com

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحی الله الی الارض ان لاتاکلی لحمه فتقول الارض ای رب کیف آکل لحمه وکلامك فی جوفه . قال ابن مندة وفی الباب ابوهریرة وابن مسعود وزاد فیه الشیخ قید العامل به.

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حامل قرآن مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ زمین سے فرماتا ہے کہ تو اس کے گوشت کو نہ کھانا زمین کہتی ہے اے رب میرے میں کیسے اس کا گوشت کھاؤں جب کہ اس کے اندر تیرا کلام موجود ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۵، الحرف الحسن"۔ (کنزالعمال ص ۲۹۳ ج ۱)

حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر مشتمل ایک حدیث پاک فضیلت کلمہ طیبہ میں

۱۶۶۔ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں۔ جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا حافظان حدیث امام ابوزراعہ رازی وامام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبان علم وحدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہورہے مذکورہ دونوں اماموں نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا **حدثنی ابی موسیٰ الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال حدثنی جبریل قال سمعت رب العزت یقول لااله الا الله حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی.**

یعنی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم سے وہ امام جعفر صادق سے وہ امام محمد باقر سے وہ امام زین العابدین سے وہ امام حسین سے وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث

marfat.com

Marfat.com

بیان کی کہ ان سے جبریل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا ہے کہ لاالہ الااللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔ یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جوار شاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے بیس ہزار سے زائد تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۷ الحرف الحسن"

marfat.com
Marfat.com

تعارف

جلی الصوت لنھی الدعوۃ امام الموت

(میت کے گھر دعوت کی ممانعت کا بیان)

۱۳۱۰ھ کو استفتاء آیا کہ میت کے یہاں اس کے خویش واقارب کی عورتیں جمع ہوتی ہیں بعض تیسرے دن تک اور بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت میں عورتوں کے کھانے وغیرہ کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جس انداز سے اس کا جواب تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک دردمند دل تھا اور وہ ملت اسلامیہ کے درد سے بھرا ہوا تھا، اور وہ پورے اسلامی معاشرہ کو بدعت منکرہ اور ادنی سی خلاف شرع بات سے بھی پاک دیکھنا چاہتے تھے، خود فرماتے ہیں کہ

اے مسلمان یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں اور سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

یعنی میت کے گھر عورتوں کا اس طرح جمع ہونا اور دعوتیں اڑانا ناجائز وبدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ ہاں پہلے ہی روز عزیزوں وہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور باصرار انہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا صرف اہل میت ہی کے تامل ہونا سنت ہے اس میلے اور دعوت والوں کے لئے ہرگز بھیجنے کا حکم نہیں۔

چونکہ عورتیں جمع ہو کر افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ یہ سب نیاحت میں داخل ہے اور نیاحت ونوحہ بحکم حدیث حرام وناجائز ہے۔

لہذا ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔

اور امام احمد رضا نے سولہ کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی وسرور میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اگر غمی میں دعوت وضیافت کا اہتمام وانتظام کیا جائے تو یہ بدعت شنیعہ ہے۔ اور اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

نوحہ کرنا اور میت کے گھر کھانا پکنا یا پکانا منع ہے

۱۶۷۔ امام احمد نے اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة۔

ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۸ جلی الصوت" (ابن ماجہ اول ص ۱۱۷، باب ماجاء فی النهی عن الاجتماع الخ)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

بریق المنار بشموع المزار

(مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت)

۸ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ میں ایک سوال پیش ہوا کہ مزارات اولیاء اللہ پر روشنی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ مزارات اولیاء پر روشنی کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس میں تعبد منظور ہوتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے متعدد دلائل قاہرہ اور ۱۳ حدیثوں سے جو جواب مع کیا ہے وہ بڑے سائز کے ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

مقابر میں شمعیں روشن کرنا جب کسی فائدہ کے لئے ہو ہرگز منع نہیں ہے۔

پھر فائدہ کی متعدد مثالیں تحریر فرمائیں۔

۱- وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

۲- مقابر بر سر راہ ہوں، روشنی کرنے سے راہگیروں کو نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے، فاتحہ پڑھیں گے، دعا کریں گے، ثواب پہنچائیں گے، گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زائد ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

۳- مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب یا افادہ یا استفادہ کے لئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

یہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کو بھی بروجہ اولیٰ شامل ہیں کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مسجدیں ہوتی ہیں اور اکثر مقامات پر گزرگاہ بھی ہے اور حاضرین و زائرین خواہ مجاورین سے تو نادر اخالی نہیں ہوتے ہیں اور اگر یہ باتیں نہ بھی ہوں پھر بھی اہل اللہ کی ارواح طیبہ کی تعظیم و تکریم کے لئے روشنی کرنا جائز و مباح ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ظاہر ہے کہ روشنی دلیل اعتناء ہے، اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و موجب رضائے رحمٰن ہے۔

☆ اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلا و مذہب کرنا ہے کہ اگرچہ زمانہ سلف میں نہ تھا مگر اب جائز و مستحب ہے کہ دلیل تعظیم و ادب ہے۔

☆ یونہی مساجد کی آرائش، ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدر اول، میں نہ تھے مگر اب ظاہری تزک و احتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے لہذا ائمہ نے حکم جواز دیا ہے۔

☆ یونہی مسجدوں کے لئے کنگورے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں اگرچہ صدر اول میں نہ تھے مگر اب مسلمانوں میں بلا نکیر رائج ہے۔

انہیں ظاہری تزک و احتشام کے پیش نظر مزارات اولیاء پر قبہ بنانے، چادر ڈالنے، پھول وغیرہ ڈالنے اور روشنی کرنے کی اجازت ہو گی۔

بالجملہ حاصل حکم یہ ہے کہ عامۃ الناس کی قبور پر روشنی جب کہ خارج سے مصلحت مذکورہ میں سے کوئی مصلحت نہ ہو تو وہ ضرور اسراف ہے اور اسراف ممنوع ہے اور فقہائے کرام اسی علت اسراف کے باعث روشنی کو منع کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے زید بے قید کے خرافات و ہفوات کی چالیس وجوہات سے تردید کی ہے اور اس کے خیال باطل پر اسے تنبیہ بھی کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

بریق المنار بشموع المزار

عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں

۱۶۸۔ روی ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السراج۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں اور قبور پر مسجدیں بنانے والوں اور بے ضرورت چراغاں کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۳۶۱ باب زیارۃ النساء القبور)

مساجد میں نقش و نگار کرنا جائز ہے

۱۶۹۔ حدیث میں ہے لتزخرفها (لتزخرفنها) کما زخرفت الیهود و النصاریٰ.

رواه ابوداؤد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ نے حکم جواز دیا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۵۔ بریق المنار"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۵ باب فی بناء المسجد)

مساجد میں کنگورے بنانے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۰۔ حدیث شریف میں ہے ابنوا المساجد و اتخذوها جما۔ رواه ابن ابی شیبة و البیهقی فی السنن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔

یعنی مسجدیں منڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو، (صدر اول میں مسجدوں میں کنگرے نہ تھے مگر اب بنانا جائز ہیں کہ امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں۔ مولف) (کنزالعمال، ص ۴۲۴، ج ۷)

۱۷۱۔ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ ابنوا مساجدکم جما وابنوا مدائنکم

Marfat.com

مشرفۃ۔ رواہ فی المصنف عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اپنی مسجدیں منڈی بناؤ اور اپنے شہر کنکرہ وار۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۲۳، ج ۷)

قبر پر بیٹھنا اور عام لوگوں کی قبر پر عمارت و قبہ بنانا جائز نہیں

۱۷۲۔ حدیث صحیح مسلم و ابوداؤد و نسائی و مسند احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقعد علی القبر و ان یجصص و ان یبنیٰ علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کے اوپر گچ وغیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۶۔ بریق المنار" (مسلم، ۱/ ۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مدینہ منورہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۱۷۳۔ بخاری کی صحیح حدیث ہے انہا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضۃ۔

مدینہ تو پاک کرنے والا ہے کہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی چاندی کے زنگ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (بخاری ۲/ ۶۶۰۔ باب قولہ لمالکم فی المنافقین الخ)

ائمہ دین نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے منع فرمایا ہے

۱۷۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا لو رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المساجد کما منعت نساءُ بنی اسرائیل۔

یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب نکالی ہیں تو انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم۔ (بخاری اول، ص ۱۲۰۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۷۵۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس لئے ائمہ دین نے نظر بحال زمانہ عورات کو مسجدوں سے منع فرمایا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۷۔ بریق المنار" (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء

Marfat.com

الی المساجد. الخ)

بغیر عبادت وریاضت کے مسجد میں شب باشی منع ہے حدیث میں ہے

۱۷۶۔ بلاذری نے ابو سعید مولی ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعس فی المسجد بعد العشاء فلایری احدا الا اخرجہ الا رجلاً قائما یصلی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد مسجد کریم میں دیکھ بھال کے لئے دورہ فرماتے جسے دیکھتے مسجد سے باہر فرمادیتے مگر جو شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہو (ان کو نہیں نکالتے تھے)۔

اکرام سلطان کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۷۷۔ حدیث میں ہے السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمہ اکرمہ اللہ و من اھانہ اھانہ اللہ۔

سلطان زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کو عزت دے اور جو اس کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اسے ذلت دے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۳۔ بریق المنار" (کنز العمال، ص ۱، ج ۶)

قرب قیامت ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا۔

۱۷۸۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔

بیشک ایمان مدینہ کی طرف سمٹتا ہے جیسے سانپ اپنے بل کی طرف۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (بخاری اول، ص ۲۵۲۔ باب الایمان یارز الی المدینۃ)

درود پاک کی برکت سے خواب میں جمال جہاں آرا کی زیارت ہوگی

۱۷۹۔ در منظم امام ابو القاسم محمد لولوی بستی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسدہ فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور رأنی فی منامہ و من رأنی فی منامہ رأنی یوم القیٰمۃ شفعت لہ و من شفعت لہ شرب من حوضی و حرم اللہ جسدہ علی النار۔

Marfat.com

جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ علماء فرماتے ہیں کہ درودیوں پڑھو، اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۵۹۔ بریق المنار"

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روضۂ کریم پر حاضری اور مروان کی نااہلی پر ایک روایت

۱۸۰۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسند شریف میں بسند حسن روایت فرماتے ہیں اقبل مروان یوما فوجد رجلا و اضعا وجھہ علی القبر فاخذ مروان برقبتہ ثم قال ھل تدری ماتصنع فاقبل علیہ فقال نعم انی لم آت الحجر انما جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لاتبکوا علی الدین اذا ولیہ اھلہ و لکن ابکوا علی الدین اذا ولیہ غیر اھلہ۔

یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں، مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دین پر نہ رووٴ جب اس کا اہل اس پر والی ہو ہاں اس وقت دین پر رووٴ جب کہ نااہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابو ایوب انصاری تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۶۰ بریق المنار"۔ (مسند احمد، ص ۵۸۷ ج ۶)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور

(عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں)

۱۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۃ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسندیدہ نہیں، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ پر برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو عوام رجال کو بھی ناپسندیدہ ہے۔

یعنی عورتوں کو زیارت قبور منع ہے سوائے حاضری روضۂ انور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ واجب یا قریب بواجب ہے۔

زیارت قبور پہلے مطلقاً ممنوع تھی پھر اس کی اجازت فرمائی تو علماء کو اختلاف ہوا کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں؟

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بعد نہی اجازت میں عورتیں بھی داخل ہیں، لیکن جب عورتوں کو حضور مساجد و جمعہ و عیدین کی ممانعت ہو گئی تو نظر بحال زمانہ و بحالت نساء زیارت قبور کی بدرجہ اولیٰ ممانعت ہو گی۔

لہذا عورت جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت و ملامت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کے لئے جانے کی ممانعت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس مسئلے کو پندرہ دلائل و نصوص سے مبرہن و منقح کیا ہے۔ اور گیارہ صفحات پر مشتمل اس محققانہ رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۶ حدیثیں عنوان بحث ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور

عہد رسالت میں عورتوں کو بھی حضوری جمعہ وعیدین وجماعت کا حکم تھا مگر اب ائمہ دین نے عورتوں کو جماعت وجمعہ اور عیدین ووعظ کی حاضری سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور فیشهدن جماعة المسلمین و دعوتهم و تعتزل الحیض عن مصلاهن قالت امراءة یا رسول الله احدٰنا لیس لها جلباب قال تلبسها صاحبتها من جلبابها۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشیں کواریاں بھی برکت جماعت ودعا مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلّٰی سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے بعض کو چادر نہیں ہے حضور نے فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۶۹۔ جمل النور"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب اعتزال الحیض المصلی) (مسلم اول، ص ۲۹۱۔ کتاب صلوٰۃ العیدین)

بعد والا زمانہ زیادہ شر انگیز ہے حدیث میں ہے

۱۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاتی عام الا والذی بعدہ شر منہ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شر انگیز ہوگا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۰، جمل النور"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۴۷ باب لایاتی زمان الخ)

عورتوں کو مساجد میں حاضر ہونے کی ممانعت پر تین حدیثیں

۱۸۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا لو ادرك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نسأ بنی اسرائیل۔

اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور

marfat.com

Marfat.com

انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانہ سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو، پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی۔ (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۸۴۔ عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے نهی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فقالت لو علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماعلم عمر ما اذن لکن فی الخروج۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں فرمایا اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

۱۸۵۔ قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه المرأة عورة و اقرب ماتکون الی الله فی قعر بیتها فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد و کان ابراهیم نساء ہ الجمعة والجماعة۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت سرلپا شرم کی چیز ہے، سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاساتذ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مستورات کو جمعہ وجماعات میں نہ جانے دیتے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۰۔ جمل النور۔"

جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے

۱۸۶۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے نهینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمادیا گیا مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۳۔ جمل النور۔" (بخاری اول، ص ۱۷۰، باب اتباع النساء الجنازة)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

تین باتیں اللہ تعالٰی کو ناپسندیدہ ہیں

۱۸۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ کرہ لکم ثلثا قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال۔

اللہ تعالٰی تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے۔ فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت۔ رواہ الشیخان وغیرھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۶"۔ (بخاری اول، ص ۲۰۰، باب من سأل الناس تکثرا)

میت کی تعزیت دفن کے بعد کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۱۸۸۔ فی صحیح الامام ابن السکن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من اوذن بجنازۃ فاتی اھلھا فعزاھم کتب اللہ تعالٰی قیراطا فان تبعھا کتب اللہ لہ قیراطین فان صلی علیھا کتب اللہ لہ ثلثۃ قراریط فان شھد دفنھا کتب اللہ لہ اربعۃ قراریط القیراط مثل احد۔

جسے کسی جنازہ کی خبر ملے وہ اہل میت کے پاس جاکر ان کی تعزیت کرے اللہ تعالٰی اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے پھر اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو اللہ تعالٰی دو قیراط اجر لکھے پھر اس پر جنازہ پڑھے تو تین قیراط پھر دفن میں حاضر ہو تو چار، اور ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۷"

مصیبت زدہ کی تعزیت اور بیمار کی عیادت کار ثواب ہے اس پر چند احادیث طیبہ

۱۸۹۔ روی الترمذی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجر صاحبہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے صاحب مصیبت کی طرح اجر ہے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۵، باب ماجاء فی

marfat.com

Marfat.com

اجر من عزی الخ)

۱۹۰۔ و ایضاً عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنة۔

نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کی سب اولاد مر گئی اس کو جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب آخر فی فضل التعزیة)

۱۹۱۔ و ابن ماجة و البیهقی باسناد حسن قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مامن مومن یعزی اخاه بمصیبة الا کساه الله تعالیٰ من حلل الکرامة یوم القیٰمة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اپنے مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت بخشش و کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (مولف) (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۶، باب ماجأ فی ثواب من عزی مصابا)

۱۹۲۔ روی ابوداؤد و النسائی فی حدیث قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسیدتنا البتول الزهرا رضی الله تعالیٰ عنها مااخرجك من بیتك یا فاطمة قال اتیت اهل هذا المیت (البیت) فترحمت (فرحمت) الیهم و عزیتهم بمیتهم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ تمہارے گھر سے نکلنے کا سبب کیا ہے حضرت فاطمہ نے عرض کی اس میت کے گھر والوں کے لئے دعائے رحمت اور ان کی تعزیت کے لئے آئی تھی۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۴۴۵۔ باب التعزیة)

۱۹۳۔ للنسائی عن معویة بن قرة عن ابیه کان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس یجلس الیه نفر من اصحابه فیهم رجل له ابن صغیر ففقده النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مالی لاری فلانا قالوا یا رسول الله بنیه الذی رأیته هلك فلقیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله عن بنیه فاخبره انه هلك فعزاه علیه . الحدیث اه ملخصا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام کی جماعت بھی ہوتی انہیں میں ایک صحابی کا چھوٹا بچہ بھی تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ موجود نہیں پایا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ فلاں نہیں ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جس لڑکے کو آپ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا ہے پھر حضور تعزیف لائے اور بچہ کے بارے میں

Marfat.com

پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو حضور نے اس پر اظہار تعزیت فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۸۔" (نسائی اول، ص ۲۹۶۔ فی التعزیۃ)

شہدائے موتہ کی خبر شہادت سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے

۱۹۴۔ اخرج الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ و جعفر و ابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید و جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر شہادت سن کر مغموم و محزون مسجد میں تشریف رکھی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۶۱۱۔ باب غزوۃ من ارض الشام)

میت کے گھر حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا

۱۹۵۔ اخرج الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فجاء وجئ بالطعام. الحدیث ملخصا۔

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے جب واپس تشریف لے چلے تو میت کی زوجہ مطہرہ کا بھیجا ہوا آدمی حضور کو ملا اور انہوں نے حضور کو مدعو کیا تو حضور تشریف فرما ہوئے اور کھانا پیش کیا گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۹۔" (مسند احمد، ص ۳۹۷، ج ۶)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

الحجة الفائحة لطيب التعيين و الفاتحة

(مروجہ فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ کا ثبوت)

۱۳۰۷ھ کو سوال ہوا کہ مروجہ تیجہ دسواں چالیسواں اور برسی کے موقع پر کھانا وغیرہ پکا کر میت کے لئے ایصال ثواب کرنا اور فاتحہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے سات صفحات پر مشتمل اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

فاتحہ بہیئت مروجہ بلاریب جائز و مستحسن ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا ثابت اور مرغوب و مندوب ہے۔ اور اس بارے میں صحیح حدیثیں اور فقہی روایتیں کتب معتبرہ سے بکثرت وارد ہیں۔

اور وقت دعا ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے کہ مطلقاً دعا میں رفع یدین حدیث شریف سے ثابت ہے، اور تیجہ دسواں اور دیگر فاتحہ کے لئے تعیین اوقات بلاشبہ جائز ہے، کہ کسی بھی چیز کے لئے وقت کی تعیین دو قسموں پر ہے۔ (۱) شرعی و (۲) عادی۔

تعیین شرعی۔ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کام کے لئے کوئی وقت متعین فرمایا ہے اگر اس کے غیر میں کیا جائے تو بالکل درست نہ ہوگا جیسے قربانی کے لئے ایام نحر۔ اور حج و احرام حج کے لئے اشہر حج کی تعیین۔

تعیین عادی۔ یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کام کے لئے وقت متعین نہ ہو بلکہ مطلق ہو کہ جب چاہیں بجا لائیں جیسے نفل روزہ و نماز اور نذر مطلق وغیرہ، اسی طرح فاتحہ و اعراس بزرگان دین اور ایصال ثواب کی مجلس کا انعقاد وغیرہ۔

لیکن کسی بھی شی کا وجود وقوع زمانے سے آزاد ہو کر یا کسی غیر معین زمانے میں ہونا محال عقلی ہے، لہذا تعیین کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے ہر عاقل اپنے وجدان اور طبع سلیم سے جانتا ہے کہ جب کسی کام کے لئے وقت مقرر ہوگا تو اس کے وقت مقررہ پر اس کی یاد آئے گی ورنہ کبھی کبھی وہ فوت ہو جائے گا۔

Marfat.com

پھر یہ کہ بعض چیزوں کا تعینات عادیہ میں سے ہونا آثار واحادیث سے ثابت ہے مثلاً۔

☆ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سال کا شروع مقرر فرمایا تھا۔

☆ مسجد قبا میں تشریف لانے کے لئے دوشنبہ کا دن مقرر فرمایا تھا۔

☆ رسالت ونبوت کے شکرانے میں روزہ کے لئے دوشنبہ کا دن تھا۔

☆ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشاورت دینیہ کے لئے صبح وشام کا وقت تھا

☆ سفر جہاد کی ابتدا زیادہ تر پنجشنبہ کے دن سے ہوتی تھی۔

☆ طلب علم کے لئے روز دوشنبہ مقرر کیا گیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ وتذکیر کے لئے روز پنجشنبہ مقرر کیا تھا۔

☆ اور علماء نے آغاز درس کے لئے روز چہار شنبہ معین کیا ہے وغیر ذلک۔

بالجملہ تخصیصات مذکورہ سب کے سب تعینات عادیہ ہیں یہ ہرگز باعث طعن وتشنیع نہیں ہے اگر کوئی ان اشیاء کو حرام وگناہ اور بدعت قبیحہ وغیرہ کہے تو یہ اس کی صریح جہالت ونادانی ہے۔

جو ان اشیاء کو ناجائز ونا روا کہے تو وہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت دے ورنہ اپنی طرف سے کسی چیز کو ناروا کہہ دینا بحکم قرآن وحدیث خدا اور رسول پر افترا کرنا ہے۔

اور یہ رسالۂ نافعہ خالص فارسی زبان میں ہے یہاں پر اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا اور متعدد دلائل کثیرہ کے علاوہ اس میں چار حدیثیں شامل ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة

زیارت قبور اور ایصال ثواب کے ثبوت میں تین حدیثیں

۱۹۶۔ ابن المنذر وابن مردویہ از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردند ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشہداء فقال سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال احد تشریف لے جاتے جب پہاڑ کی گھاٹی میں پہنچتے تو شہدا کو سلام کہتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔ (مولف)

۱۹۷۔ امام ابن جریر در تفسیر خودش از محمد بن ابراہیم روایت نمود وقال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی قبور الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر وعثمان۔

یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدا کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ اس کے بعد حضرت صدیق و فاروق اور ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے (مولف)

۱۹۸۔ در تفسیر کبیر است عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأتی قبور الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے سلام علیکم الایۃ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۲۔ الحجۃ الفائحۃ"

مباح یا نیک کاموں میں دنوں کی تخصیص اگر مفید نہیں تو مضر بھی نہیں اس حدیث سے

Marfat.com

اس کا ثبوت

۱۹۹۔ امام احمد در مسند بسند حسن از خاتونے صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی ست حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود صیام السبت لالك و لا علیك۔

یعنی روزہ رکھنے کے لئے شنبہ کے دن کی تیری یہ تخصیص نہ تیرے لئے مزید ثواب کا باعث ہے نہ اس میں تجھ پر کوئی ملامت و عتاب ہے۔ یعنی اس میں تجھ پر کچھ گناہ بھی نہیں۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۱۹۲ الحجة الفائحة"

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

پانی افضل صدقہ ہے حدیث میں ہے

۲۰۰۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں مروی انه قال یا رسول الله ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء قال فحفر بیرا وقال هذه لام سعد۔

یعنی انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ مادر سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۶ باب فی فضل سقی الماء)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۲۰۱۔ رواه البیهقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد و هوو العسکری فی الامثال عن النواس بن سمعان والدیلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهم وزاد ان الله عزوجل لیعطی العبد علی نیته مالایعطیه (علی العمل)

بیشک اللہ عزوجل بندہ کو اس کی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے جو اس کے عمل پر نہیں دیتا۔ هذا حدیث الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۴"

قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے حدیث میں ہے

۲۰۲۔ دار قطنی و طبرانی و دیلمی و سلفی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مر علی المقابر و قراء قل هوالله احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔

جو مقابر پر گزرے اور قل هو الله گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو بخشے بعدد تمام

Marfat.com

اموات کے ثواب پائے گئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"

والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے آزاد ہے

۲۰۳۔ امام ابوالقاسم اصبہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن ابوالحسین بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شی۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لئے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ (کنزالعمال، ص ۲۵، ج ۵)

صدقہ اور حج کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس پر تین حدیثیں

۲۰۴۔ طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماعلی احدکم اذا اراد ان یتصدق لله صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیه اجرها وله مثل اجورهما بعد (بغیر) ان لاینقص من اجورهما شیٔ۔

یعنی جب تم میں کوئی شخص صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"۔ (کنزالعمال، ص ۲۶۶، ج ۶)

۲۰۵۔ امام دار قطنی اور ابو عبداللہ ثقفی فوائد ثقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما و استبشرت ارواحهما و کتب عند الله برا۔

جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا۔ اور ان کی روحیں خوش ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔ (کنزالعمال، ص ۵۶، ج ۲۲)

۲۰۶۔ ثقفیات میں ان لفظوں سے ہے من حج عن ابویه ولم یحجا اجزاء عنهما و

marfat.com

Marfat.com

بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عنداللہ برا۔

جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں یہ ان کی طرف سے حج کرے وہ ان دونوں کا حج ہو جائے اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۰"

پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے

۲۰۷۔ حدیث میں ہے افضل الصدقة الماء .

سب سے بہتر صدقہ پانی ہے

۲۰۸۔ حدیث میں ہے جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانا پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۱۴"

صدقہ عام ہے، انفاق مال اور دیگر نیک کاموں کو اس پر چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی حدیث قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیمه علی من لقی صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ہر اس مسلمان بھائی کو سلام کرنا جو بھی ملے (جان پہچان ہو خواہ نہ ہو) صدقہ یعنی نیکی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۲۔ باب صلاۃ الضحیٰ)

۲۱۰۔ البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحهما عنه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسمك فی وجه اخیك صدقة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے چہرے میں مسکراہٹ پیدا کرنا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۱۔ احمد و الشیخان عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دل الطریقة صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۵، ج ۶)

marfat.com

Marfat.com

۲۱۲۔و فی حدیث ابی ذر المذکور ارشاد الرجل فی ارض الضلال صدقۃ۔
بھٹکنے بہکنے کی جگہ کسی کی راہنمائی کرنا صدقہ ہے۔(مولف)(کنزالعمال، ص ۲۵۴،ج ۶)

۲۱۳۔ الخطیب فی جامع عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسماع الاصم صدقۃ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہرے آدمی کو سنانا صدقہ ہے۔
(مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۴،ج ۶)

۲۱۴۔ احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الارجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۱"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین)

میت کی طرف سے حج بدل اور ملی خیرات کرنا مفید و موجب اجر ہے

۲۱۵۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من حج عن میت فللذی حج عنہ مثل اجرہ۔
جو مردہ کی جانب سے حج کرے اس کو اس مردہ کے برابر ثواب ملے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کنزالعمال، ص ۶۵،ج ۵)

۲۱۶۔ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرمود اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا فلا ینقص من اجرہ شی۔
جب تم میں کوئی صدقہ نافلہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اسے اپنے والدین کی جانب سے کردے کہ ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روی نحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۰۲"

۲۱۷۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ او عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ

Marfat.com

وکان له فضل عشر حجج۔ رواہ الدلر قطنی عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

جس نے اپنے ماں یا باپ کی جانب سے حج کیا تو اس نے ان کا حج ادا کیا اور اس نے خود دس حج کی فضیلت پائی (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۳"۔ (کنزالعمال، ص ۵۹، ج ۲۲)

بندۂ مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے

۲۱۸۔ حدیث میں ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه۔ رواہ مسلم و احمد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۵۶، ج ۳)

الحمدللہ بہترین دعا ہے

۲۱۹۔ حدیث میں ہے افضل الدعا الحمد للہ۔

بہترین دعا الحمدللہ ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۷"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۷۶ ابواب ماجأ ان دعوة المسلم مستجابة)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت مرحومہ کی طرف سے قربانی فرمائی

۲۲۰۔ صحیحین میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین احدهما عن نفسه و الاخر عن امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے کی قربانی فرمائی ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۷۵۔ باب فی الاضحیة بکبشین)

۲۲۱۔ و زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له بالبلاغ و ذبح الاخر عن محمد و آل محمد

اور ابن ماجہ کے یہاں یہ ہے کہ ایک ذبح فرمایا امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے حضور کے لئے وحدانیت کی اور رسالت پہنچانے کی گواہی دی اور دوسرا محمد و آل محمد کی جانب سے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم، ص ۲۳۲۔ باب اضاحی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

۲۲۲۔ ولاحمد وغیره عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه ، عنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قوله عند التضحیة اللهم لك و منك عن محمد و امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے وقت کہا (اے اللہ یہ تیرے لئے اور

Marfat.com

تیری عطا سے محمد اور ان کی امت کی طرف سے ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۰۶"

وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے

۲۲۳۔ صحیح حدیث میں فرمایا المرأة تموت بجمع شهيد۔

حمل میں انتقال شہادت ہے یعنی دردزہ میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۲۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۴۳۔ باب فی فضل من مات بالطاعون)

موت کی ضیافت مناسب نہیں ہے اور یہ کہ وہ نوحہ میں شمار ہے حدیث میں ہے

۲۲۴۔ روی الامام احمد و ابن ماجة بسند صحیح عن جریر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعهم الطعام من النياحة۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گروہ صحابہ میت کے یہاں جمع ہونے اور کھانا پکانے کو نوحہ میں سے شمار کرتے تھے یعنی میت کے یہاں کھانا وغیرہ پکانا اور دوسروں کی دعوت کرنا منع ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۷۔ باب ماجأ فی النهی عن الاجتماع الخ)

صدقہ دینا صدقہ لینے سے اچھا ہے

۲۲۵۔ حدیث الید العلیا خیر من الید السفلی۔

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی صدقہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا خیر الخ)

مسلمان کا دل خوش کرنا نیکی ہے

۲۲۶۔ حدیث میں ہے احب الاعمال الى المولىٰ تعالىٰ ادخال السرور فی قلب المسلم۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (کنزالعمال، ص ۲۰۸، ج ۲)

بغیر علم کے فتوی دینا حرام و باعث لعنت ہے

۲۲۷۔ حدیث شریف میں ہے۔ من افتى بغير علم لعنه ملئكة السموات و الارض۔

جو بے علم فتوی دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۱"۔ (کنزالعمال، ص ۱۱۱، ج ۱۰)

marfat.com

Marfat.com

جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بول دیتا ہے حدیث میں ہے

۲۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الکذوب قد یصدق۔

بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۲۲"

نیکوکار کو کھانا کھلانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۲۲۹۔ حدیث میں ہے لایاکل طعامك الاتقی۔

تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۶"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۴۔ باب من یومران یجالس)

ہر جاندار کو کھلانا پلانا ثواب ہے

۲۳۰۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی کل ذات کبد حری اجر۔

ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔ یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا ثواب پائے گا۔ اخرجه البخاری و مسلم عن ابی هریرة و احمد عن عبداللہ بن عمرو و ابن ماجة عن سراقة بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ دوم، ص ۲۷۰، باب فضل صدقة الماء)

۲۳۱۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فیما یاکل ابن آدم اجر و فیما یاکل السبع و الطیر اجر۔

جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے، جو پرند کو پہنچے اس میں ثواب ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما و صحح سنده

اہل و عیال اور خادموں کو کھلانا صدقہ ہے

۲۳۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مااطعمت زوجك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهولك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة و ما اطعمت نفسك فهو لك صدقة۔

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو کھائے وہ

Marfat.com

تیرے لئے صدقہ ہے۔ اخرجه الامام احمد و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۹"۔ (کنزالعمال، ص ۲۵۷، ج ۶) (مسند احمد، ص ۱۱۶، ج ۵)

فخر وریاء والی دعوت کا کھانا منع ہے

۲۳۳۔ حدیث صحیح میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارین ان یؤکل۔

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کے لئے پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اخرجه ابوداؤد و الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما باسناد صحیح۔ " فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۲۷، باب فی طعام المتبارین)

marfat.com
Marfat.com

تعارف

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح

(روحوں کے گھروں میں آنے کا ثبوت)

۱۳ر شعبان ۱۳۲۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ انسان کی موت کے بعد اس کی روح اپنے مکان پر آتی ہے یا نہیں ؟ اگر آتی ہے تو کس کس دن ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں چند کتب معتبرہ اور چھ حدیثوں کے حوالوں سے مثل آفتاب روشن کیا کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر شب جمعہ و شب برأت اور ہر روز عید و عاشورہ اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ کے ذریعہ مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو، بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ، ہم پر رحم کرو،

اگر گھر والے اس کے لئے تصدق یا ایصال ثواب وغیرہ کرتے ہیں تو روحیں خوش ہوتی ہیں ورنہ غم واندوہ کے ساتھ واپس چلی جاتی ہیں۔

بعض منکرین نے اس مسئلہ میں یہ گمان کیا ہے کہ یہ مسئلہ یعنی روحوں کا گھروں میں آنا عقائد و کلام کا ہے، اس کے لئے حدیث مشہور و متواتر کی ضرورت ہے۔

تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں سات وجوہ سے اس کا رد بلیغ فرمایا اور آخر میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔

بالجملہ یہ مسئلہ نہ باب عقائد سے ہے نہ باب احکام حلال و حرام سے، اسے جتنا ماننا چاہئے اس کے لئے اتنی سندیں (جتنی اس رسالۂ مبارکہ میں پیش کی گئی ہیں) کافی ووافی ہیں۔

یعنی روحوں کا گھروں میں آنا اگر باب عقائد سے ہے تو اس کا اثبات وانکار بھی اسی باب سے ہوگا کہ جس طرح ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہوگی اسی طرح دعوائے نفی وانکار کے لئے

Marfat.com

بھی دلیل قطعی درکار ہوگی ورنہ ادعائے بے دلیل محض باطل وذلیل ہوگا اور منکرین کے نزدیک اس کی نفی پر کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

اور جب یہ مسئلہ باب عقائد سے ہے ہی نہیں تو اس کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی بھی حاجت وضرورت نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث غیر مشہور ومتواتر ہونا بھی اس کے ثبوت کو کافی ہے جو اس رسالہ میں بحمدہٖ وافر موجود ہے غرضیکہ اس رسالے میں امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ سے روحوں کا گھروں میں آنا ثابت کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح

مومنین کی روحیں جب جسم سے جدا ہوتی ہیں تو جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۳۴۔ امام اجل عبداللہ بن مبارک و ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوفاً اور امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابو نعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و ھذا لفظ ابن المبارک قال ان الدنیا جنۃ الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منہ فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔

بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔ (مسند احمد، ص ۶۲۰، ج ۲)

۲۳۵۔ ابو بکر کی روایت یوں ہے، فاذا مات المومن یخلی سربہ یسرح حیث شاء۔

جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھولدی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے

۲۳۶۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما المومنون فان ارواحھم فی الجنۃ وھی تذھب حیث شأت۔

ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

۲۳۷۔ ابن المبارک کتاب الزہد ابو بکر بن ابی الدنیا ابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شأت و نفس

Marfat.com

الکافر فی سجین۔

بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں مقید ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

۲۳۸ ابی ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی قال بلغنی ان ارواح المومنین مرسلة تذهب حيث شأت۔

مجھے حدیث پہنچی کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۲۔ اتیان الارواح"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۳)

عیدوجمعہ اور عاشورہ ونصف شعبان کی شب میں مومنین کی روحیں اپنے گھروں کو آتی ہیں

۲۳۹۔ خزانۃ الروایات مستند صاحب مأتہ مسائل میں ہے۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا كان يوم عيد او يوم جمعة او يوم عاشوراء او ليلة النصف من الشعبان تاتی ارواح الاموات و يقومون على ابواب بيوتهم فيقولون هل من يذكرنا هل من احديترحم علينا هل من احد يذكر غربتنا. الحديث۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۳۔ اتیان الارواح"

Marfat.com

تعارف

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

(اموات کے زائروں کو دیکھنے اور کلام وغیرہ سننے کا مدلل بیان)

جمادی الاخریٰ ۱۳۰۵ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے وقت یہ کہنا کہ اے بزرگ آپ برگزیدہ درگاہ کبریا ہیں بطفیل رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے واسطے خدا کی بارگاہ میں دعا کر دیجئے تاکہ میری فلاں حاجت پوری ہو، پھر فاتحہ درود وغیرہ پڑھنا اور اس طرح دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین سے مرصع و مملو یہ رسالہ تصنیف فرمایا جو تحقیقات باہرہ اور تدقیقات قاہرہ پر مشتمل ہے قدیم مصنفین و مؤلفین کی تصنیفات و تالیفات میں جس طرح مقدمے و مقاصد اور خاتمے وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح امام احمد رضا نے بھی اس رسالے کو ایک مقدمہ، تین مقاصد، ایک خاتمہ اور متعدد فصول و انواع پر مشتمل تصنیف کیا جو حق سے متصل اور باطل سے منفصل و جدا ہے۔

مقدمہ: سبب تالیف کے بارے میں کہ

سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس میں صورت مذکورہ کو صاف صاف شرک اور ادنیٰ درجہ شائبہ شرک قرار دیا تھا اور اصحاب قبور کی سماعت سے انکار کیا تھا بلکہ اسے محال کہا تھا۔

مقصد اول: مجیب پر سوالات و اعتراضات اور اس کے ازالۂ شبہات کے بارے میں۔

اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول: میں امام احمد رضا نے مجیب کا رد بلیغ کرتے ہوئے ان پر ۲۵ سوالات قائم کئے ہیں۔ اور

نوع دوم: میں نو اعتراضات کئے ہیں، اس طرح مجیب پر کل ۳۴ سوالات و

Marfat.com

اعتراضات قائم کئے گئے ہیں۔

مقصد ثانی : میں وہ احادیث مذکور ہیں جو سماع موتی اور ان کے حیات وادراک سے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کی تعداد ۶۲ ہے۔

اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول : موت کے بعد روح کی بقا اور اس کے صفات وافعال میں

یہاں وہ حدیثیں مذکور ہیں جن سے ثابت ہے کہ روح فنا نہیں ہوتی، اور اس کے افعال و ادراکات (جیسے دیکھنا، بولنا سننا، سمجھنا آنا، جانا، چلنا، پھرنا وغیرہ) سب بدستور باقی رہتے ہیں، بلکہ اس کی قوتیں موت کے بعد اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں، حالت حیات میں جو کام ان آلات خاکی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔

اور اس نوع میں ۵۰ حدیثوں کے مفاہیم و معانی بطور اختصار ذکر کئے گئے ہیں جو موتی کے علم وادراک و سمع و بصر اور کلام و سیر وغیرہا صفات واحوال حیات پر برہان ساطع ہیں۔ اور اس نوع کی کل حدیثیں ۱۹ ہیں۔

نوع دوم : اہل قبور کے سمع وادراک سے متعلق احادیث کے بارے میں اور اس میں پانچ فصلیں اور ۴۱ حدیثیں ہیں۔

فصل اول : اصحاب قبور سے حیا کرنے میں، اس میں دو حدیثیں ہیں۔

فصل دوم : احیاء کے آنے پاس بیٹھنے بات کرنے سے مردوں کے جی بہلنے میں، اس میں تین حدیثیں ہیں۔

فصل سوم : زندوں کی بے اعتدالی سے اموات کے ایذا پانے میں، اس میں گیارہ حدیثیں ہیں۔

ظاہر ہے کہ زندوں کے افعال واحوال پر اگر انہیں اطلاع نہیں تو ان کا ایذا پانا محض بے معنی،

فصل چہارم : میں وہ احادیث ہیں جن میں صراحۃً وارد ہے کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں، اس میں آٹھ احادیث ہیں۔

فصل پنجم : میں وہ جلیل حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہے کہ اہل قبور کا سماع صرف سلام سننے ہی پر موقوف و منحصر نہیں بلکہ دیگر کلام واصوات بھی سنتے ہیں، اس فصل میں ۱۹ حدیثیں ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

مقصد ثانی کے انواع و فصول کے مندرجات سے ظاہر ہوا کہ موتی کے علم وادراک اور ان کی سماعت و بصارت پر تمام اہل سنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔

مقصد ثالث: میں سماع موتی سے متعلق صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور علمائے عظام کے ۱۰۰ اقوال وارشادات اور ان کے اسماء مذکور ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گیارہ ارشادات عالیہ ہیں، تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ اقوال، تبع تابعین کے تین قول اور علمائے سلف رحمہم اللہ کے ۷۴ اسماء اور ان کے فرمودات وارشادات زیب تحریر ہیں۔

امام احمد رضا نے سماع موتی برحق ہونے کے ثبوت میں دس ایسے لوگوں کے بھی اقوال و اسماء جمع کئے ہیں جو منکرین سماع کے معتمد و پیشوا ہیں مزید براں اس مقصد کے حاشیہ میں ۱۶۵ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور علمائے فخام کے اقوال و فرامین اور ان کے اسماء اس کی تائید و توثیق میں پیش کئے گئے ہیں، مگر کثرت اقوال کی وافر مقدار مہیا ہونے کے باوجود اس میں انحصار واستیعاب مقصود نہیں ہے یعنی موتی کے علم وادراک کے بارے میں اور بھی اقوال سلف موجود ہیں جو بخوف طوالت یہاں پر ذکر نہیں کئے گئے ہیں۔

مقصد ثالث بھی دو نوع پر مشتمل ہے۔

نوع اول: میں دو سو علمائے سلف واعاظم خلف کے کلمات طیبات اور اقوال و تصریحات مندرج ہیں جن سے سماع موتی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔

اور یہ نوع ایک تمہید اور پندرہ فصول پر مشتمل ہے۔

تمہید: اس بات میں ہے کہ روحیں موت سے نہیں مرتیں، بلکہ موت صرف جسم خاکی پر طاری ہوتی ہے۔ اور اس نوع کی پندرہ فصلوں کے مندرجات سے جو ماحصل مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔

☆ موت صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جانا ہے، نہ کہ معاذ اللہ جماد ہو جانا۔

☆ علماء نے فرمایا موت کے یہ معنی نہیں کہ آدمی محض نیست و نابود ہو جائے بلکہ وہ کسی روح و بدن کے تعلق چھوٹنے اور ان میں حجاب و جدائی ہو جانے اور ایک طرح کی حالت بدلنے اور ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانے کا نام ہے۔

☆ مذہب اہل سنت میں روح کو بعد موت بھی بدن سے ایک تعلق واتصال رہتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

☆ موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا اور اس کے علوم وافعال بدستور باقی رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

☆ اموات کے علم وادراک دنیا اہل دنیا کو بھی شامل ہیں۔

☆ بعض اہل نظر اموات سے حیا کرتے ہیں۔

☆ زندوں کے افعال سے اموات ایذا پاتے ہیں۔

☆ زندوں کی ملاقات اور ذکر خدا سے مردوں کا جی بہلتا ہے۔

☆ مردے اپنے زائرین کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں اور ان کے سلام وکلام کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ ہے اس میں کسی دن یعنی جمعہ وغیرہ کی تخصیص نہیں۔

☆ اولیاء کی کرامتیں، اولیا کے تصرفات بعد وصال بھی بدستور باقی ہیں، برزخ میں بھی ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی امداد ویاری ہے۔

☆ بعد دفن میت کو تلقین اور اسے عقائد اسلام یاد دلانا احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہے۔

☆ ارواح طیبہ کے دیکھنے سننے میں دور ونزدیک سب یکساں وبرابر ہے۔

☆ بزرگان دین یا ان کی ارواح کرام کو ندا کرنا اور ان سے توسل وطلب دعا جائز ہے۔

☆ بعد موت علم وسماع کا باقی رہنا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں، جنات کے لئے بھی حاصل ہے کہ سماع اموات میں کوئی تخصیص یا دلیل مخصص نہیں ہے۔

پھر امام احمد رضا اس نوع کے اخیر میں بعنوان "**تنبیہ**" فرماتے ہیں۔

ناظر گمان نہ کرے کہ ہمارے تمام دلائل بس اسی قدر ہیں بلکہ جو نقل نہ کیا وہ ان سے بیشتر و اکثر ہیں۔

پھر فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس رسالہ میں یہ التزام بھی رکھا کہ جو آثار واحادیث اور اقوال علمائے قدیم وحدیث خاص حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات عالی وعلم عظیم وسمع جلیل وبصر کریم میں وارد ہیں انہیں تین وجوہ سے ذکر نہ کیا۔

۱۔ مسلمانوں پر نیک گمان کہ خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی کلمہ گو سائر اموات کے مثل نہ جانے گا، ارباب طائفہ کہ ارواح موتی کو جماد سمجھتے ہیں، شاید یہاں اس کلمہ مغضوبہ مبغوضہ سے انہیں بھی احتراز ہو اور معاذ اللہ جسے احتراز نہ ہو تو استغفر اللہ ایسا شقی لئیم

marfat.com

Marfat.com

قابل کلام و خطاب نہیں بلکہ اس کا جواب اللہ کا عذاب۔

۲۔ واللہ فقیر کو حیا آئی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ایسی بحث لاونعم میں بطور خود شامل کرے ہاں دوسرے کی طرف سے ابتدا ہو تو اظہار حق میں مجبوری ہے۔

۳۔ وہاں دلائل کی وہ کثرت کہ نطاق نطق بیان سے عاجز، پھر انہیں اقوال پر قناعت بس کہ جس سرکار کے غلام ایسے العظمۃ للہ اس کا پوچھنا ہی کیا ہے، آخر انہیں یہ مدارج و معارج کس نے عطا کئے اسی سرکار ابد قرار نے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع دوم: اقوال کبریٰ و عمائد خاندان عزیزی، ولی اللہی میں

اس میں اکابر خاندان ولی اللہی کے ۱۰۵ مقالات سماع موتی کے جائز ہونے میں مذکور و مسطور ہیں اور اس میں چند وصلیں ہیں۔

اس طرح تمام اقوال سلف و خلف اور ان کے اسماء گرامی کی تعداد ۴۰۵ ہو جاتی ہے، اس میں حاشیہ کے ۱۶۵ اقوال و اسماء شامل حساب نہیں ہیں۔ مقاصد ثلثہ اور اس کے انواع و فصول کے مندرجات سے مسئلہ سماع موتی آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن و آشکار ہو گیا۔

اور امام احمد رضا نے آخر میں فرمایا کہ

علم و سمع و بصر موتی پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اور اس مسئلہ میں خلاف کرنے والے بدعتی و گمراہ اور بدمذہب ہیں۔

خاتمہ رسالہ میں سماع موتی کے فتویٰ پر آٹھ معزز و جلیل القدر علمائے عرب کی تصدیقات و توقیعات ثبت ہیں۔

مصدقین علمائے عرب کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مفتی مکہ مکرمہ۔

۲۔ رئیس المدرسین بالمسجد الحرام حضرت مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی۔

۳۔ حضرت مولانا حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ مبارکہ۔

۴۔ زین الحرم حضرت مولانا احمد زین دحلان شافعی مفتی مکہ معظمہ۔

۵۔ حضرت مولانا محمد بن محمد عزب شافعی مدنی مدرس مسجد مدینہ طیبہ۔

۶۔ حضرت مولانا عبدالکریم حنفی از علمائے مدینہ منورہ۔

۷۔ حضرت مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ سکینہ۔

Marfat.com

۸- حضرت مولانا السید ابراہیم بن الحبار شافعی مفتی مدینہ منورہ۔

اور اختتام رسالہ میں ایک تکملہ ہے جو چند مسائل شرعیہ اور فوائد عالیہ پر مشتمل ہے۔

اس معرکۃ الآراء رسالے میں مسئلہ سماع موتی کے ثبوت وجواز میں جو دلائل کے انبار موجود ہیں، وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ ان کے استحضار و قوت استدلال اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ جہازی سائز کے ۹۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۷۷ حدیثیں دلیل بحث ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

امت کے درود فرشتے پہنچاتے ہیں اور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق صادق کا درود خود بھی سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۲۴۰۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیل اور ابن اسحاق وابن عساکر وابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلھا) قائم علی قبری (زاد الیٰ یوم القیمۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیھا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینی عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔ (کنزالعمال ص ۴۴۹ ج ۱)

۲۴۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یامحمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ۔

مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یارسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۰ حیات الموات" (کنزالعمال ص ۴۴۱ ج ۱)

مومن کو تکلیف و ضرر دینا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۴۲۔ امام احمد وابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ اسد حسن مالک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ضار ضار (اضر) اللہ بہ ومن شاق شق (شاق) اللہ علیہ

Marfat.com

جو کسی کو ضرر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات" (ابوداؤد دوم ص ۵۱۲، باب من القضاء، ابن ماجہ دوم ۱۷۰، باب من بنی فی حقه الخ)

اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا یہ جائز ہے

۲۴۳۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لاتنسنا یا اخی من دعائك اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جانا۔ رواه ابوداؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۶، حیات الموات"۔ (ابوداؤد اول ص ۲۱۰، باب الدعاء)

۲۴۴۔ احمد وابن ماجہ کی روایت میں ہے فرمایا اشرکنا یااخی فی صالح دعائك ولا تنسانا۔

بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔ (مسند احمد ص ۱۶۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے

۲۴۵۔ امام احمد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفرلك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له.

جب تو حاجی سے ملے سلام و مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں جائے اپنی مغفرت کی دعا اس سے منگوا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔ (مسند احمد ص ۸۱ ج ۲)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کرانے کے بارے میں چند حدیثیں

۲۴۶۔ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقیه منکم فلیامره فلیستغفرله

تم میں جو اسے پائے اپنے لئے اس سے دعائے بخشش کرائے۔ اخرجه مسلم والبیهقی عن عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم دوم ص ۳۱۱، باب من فضائل اویس القرنی)

۲۴۷۔ ایک روایت میں ہے حضرت فاروق کو باتعیین بھی حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ اخرجه الخطیب وابن عساکر۔

۲۴۸۔ حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ اخرجه

marfat.com

Marfat.com

ابن سعد والحاکم وابوعوانه والروبانی والبیهقی فی الدلائل وابونعیم فی الحلیة کلهم من طریق امیر بن جابر عن عمر رضی الله تعالیٰ

۲۴۹۔ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق وامیر المومنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔اخرجه ابن عساکر۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷، حیات الموات"

حجر اسود کے بارے میں ایک حدیث

حاکم کی حدیث میں ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المومنین یضر وینفع.

کیوں نہیں اے امیر المومنین یہ پتھر نقصان دے گا اور نفع پہنچائے گا۔یعنی اگر محض پتھر کی عزت کی جائے تو نقصان اور بوسہ گاہ مصطفےٰ ہونے کے سبب احترام کیا جائے تو نفع دے گا۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات"

قحط کے موقع پر انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ کرانے پر بارش ہوئی اور قحط دور ہوا

۲۵۰۔امام ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی دلائل النبوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معویہ عن الاعمش عن ابی صالح عن مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقراه السلام اخبرهم انهم سیسقون . الحدیث

یعنی عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجا بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے کہ اب پانی آیا چاہتا ہے۔شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں رواہ ابو عمر فی الاستیعاب۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷ حیات الموات"

Marfat.com

مومن کی روح قبض ہوتے وقت اسے تکلیف نہیں ہوتی ہے

۲۵۱۔ سیدی محمد بن علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماشبهت خروج المومن من الدنیا الامثل خروج الصبی من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الی روح الدنیا.

یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا اسی لئے علماء فرماتے ہیں دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔

مردہ جنازہ اٹھانے والے اور غسل دینے والے کو دیکھتا ہے اور اس پر رونے والوں کی آواز سنتا ہے، اس پر چند احادیث کریمہ

۲۵۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال علی اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدمونی وان كانت غير صالحة قالت یاویلها این تذهبون بها سمع صوتها كل شیء الا الانسان ولو سمعه صعق.

جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں میں اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لئے جاتے ہو ہر شئی اس کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۴ حیات الموات"۔ (بخاری اول ص ۱۷۶، باب قول المیت وهو علی الجنازة الخ)

۲۵۳۔ ابوداؤد طیالسی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا اذا وضع المیت علی سریره . الحدیث مانند حدیث ابو سعید رضی الله تعالیٰ عنه.

۲۵۴۔ امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی ومروزی وابن مندہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المیت یعرف من یغسله ویحمله ومن یکفنه ومن یدلیه فی حفرته.

بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو اٹھائے اور جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اتارے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۵۔ ابو الحسن ابن البراء کتاب الروضہ میں بسند خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یموت الا وھو یعرف غاسلہ ویناشد حاملہ ان کان بشر بروح وریحان وجنۃ النعیم ان یعجلہ وان کان بشر بنزل من حمیم وتصلیۃ جحیم ان یحبسہ.

ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے روک رکھ۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات" (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۶۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یوضع علی سریرہ فیخطی بہ ثلث خطا الا تکلم بکلام یسمعہ ماشاء اللہ الا الثقلین الجن والانس یقول یااخوتاہ ویا حملۃ نعشاہ لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ولاتلعبن بکم کما لعبت بی خلفت ماترکت لورثتی والدیان یوم القیٰمۃ یخاصمنی ویحاسبنی وانتم تشیعونی وتدعونی.

جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جسے خدا چاہے سوائے جن وانس کے کہتا ہے اے بھائیو اے نعش اٹھانے والو تمہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی اپنا ترکہ تو میں وارثوں کے لئے چھوڑ چلا اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

شہید کی روح خوبصورت جسم میں داخل ہوتی ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے

۲۵۷۔ ابن مندہ راوی حبان بن ابی جبلہ (یہ تابعی ثقہ ہیں۔ منہ) نے فرمایا بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان الشہید اذا استشہد انزل اللہ تعالیٰ جسدا کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخلی فیہ فینظر الی جسدہ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انہم یسمعون کلامہ وینظر الیہم فیظن انہم یرونہ حتی یاتیہ ارواحہ یعنی من الحور العین فیذھبن بہ.

مجھے حدیث پہنچی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے لئے ایک جسم

marfat.com

Marfat.com

نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اس میں داخل ہو پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آ کر اسے لیجاتی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین بعد وفات معاہدہ کے بارے میں دو حدیثیں

۲۵۸۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی ان سلمان الفارسی وعبدالله بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقی الاحیاء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحه فی الجنة وهی تذهب حیث شاءت.

سلمان فارسی وعبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔ مغیرہ بن عبدالرحمٰن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی قال لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی وان مت قبلك اخبرتك. الحدیث

یعنی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمہیں خبر دوں گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۶، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

مردہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور تغلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے

۲۶۰۔ ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم اپنے مصنف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا لایقبض المومن حتی یری البشریٰ فاذا قبض نادی فلیس فی الدار دابة صغیرة ولا کبیرة الا وهی تسمع صوته الا الثقلین الجن والانس

marfat.com

Marfat.com

تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی سریرہ قال ما ابطأ ماتمشون . الحدیث

مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے پھر جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے ندا کرتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف، پھر جب جنازہ پر رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔

۲۶۱۔ امام احمد کتاب الزہد میں ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتیں ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی یا اھلاہ ویا جیراناہ ویا حملۃ سریراہ لاتغرنکم الدنیا کما غرتنی . الحدیث

بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے پکارتا ہے اے گھر والو اے ہمسایو اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص: ۲۵۶ حیات الموات"

۲۶۲۔ ابن ابی الدنیا امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل الشان امام مجتہد مفسر ثقہ علماء مکہ معظمہ واجلہ تلامذہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سب صحاح میں ان سے روایت ہے۔ منہ) سے راوی اذا مات المیت فملك قابض نفسہ فما من شئی الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ.

جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس کی روح ہاتھ میں لے رہتا ہے نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ سب دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴۔۹۵)

۲۶۳۔ وہی عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یہ بھی تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں علمائے مکہ معظمہ ورجال صحاح ستہ سے منہ) سے راوی مامن میت یموت الا وھو یعلم مایکون فی اھلہ بعدہ وانھم یغسلونہ ویکفنونہ لینظر الیھم.

ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۲۶۴۔ ابو نعیم انہیں سے راوی مامن میت یموت الا روحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسل وکیف یکفن وکیف یمشی بہ ویقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیك.

ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیوں

Marfat.com

کر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۵۔ امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا کہ امام ابن ماجۃ صاحب سنن کے استاذ ہیں امام اجل بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں رواۃ صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی کہ انھوں نے فرمایا بلغنی انه مامن میت الا وروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری مایصنع اغله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم عن الرنة والعویل.

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۶۔ یحیی امام سفیان علیہ رحمۃ المنان (تبع تابعین و مجتہدان کوفہ و رجال صحاح ستہ سے ہیں۔ منہ) سے راوی ان المیت لیعرف کل شیء حتی انه لینا شد بالله غاسله الا خففت علی قال ویقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك.

بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا، اور یہ بھی فرمایا کہ اس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بلاے میں کیا کہتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۷۔ یحیی امام عبدالرحمن بن ابی لیلی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ و سبحانہ (یہ تابعی عظیم القدر جلیل الشان ہیں رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع مایقال لك . الحدیث

روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۸۔ یحیی ابن ابی کثیر تبع تابعین سے راوی مامن میت یموت الا وروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره. الحدیث

جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے

marfat.com

Marfat.com

کیونکر نہلایا جاتا ہے کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

تعجیل تدفین سے مردہ خوش ہوتا ہے

۲۶۹۔ یہی ابو عبداللہ بکر مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی حدثت ان المیت لیتبشر بتعجیله الی المقابر۔

مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

اصحاب قبور سے حیا کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۰۔ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جو مشکوۃ شریف میں بروایت امام احمد منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا کہ فرماتیں کنت ادخل بیت الذی فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر فوالله مادخلت الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر.

میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے یہی میرے شوہر یا میرے باپ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ زوجہا ثم علیہما وبارک وسلم، جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سر لپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔" فتاویٰ رضوی ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(مشکوۃ اول، ص ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، الفصل الثالث)

قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے

۲۷۱۔ ابن ابی شیبہ وحاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهر انیه والناس ینظرون.

یعنی میں ایک سا جانتا ہوں کہ قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

احیا کے آنے پاس بیٹھنے، بات کرنے سے مردوں کے جی بہلتے ہیں اس پر تین حدیثیں

۲۷۲۔ شفاء السقام لامام سبکی وانوار العین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے سید عالم صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انس مایکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا

قبر میں مردے کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۷۳۔ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبۃ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل یزور قبر اخیہ و یجلس علیہ الا استأنس ورد علیہ حتی یقوم

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۷۴۔ صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استانس بکم واعلم ماذا راجع به رسل ربی

جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۲۱)

زندوں کی بے اعتدالی سے اموات ایذا پاتے ہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۲۷۵۔امام احمد بسند حسن عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا تؤذ صاحب هذا القبر۔

یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا فرمایا لاتوذہ اسے تکلیف نہ پہنچا۔(کنز العمال ص ۲۶۵ ج ۲۰)

۲۷۶۔حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا یاصاحب القبر انزل من علی القبر لاتوذیٰ صاحب القبر ولایوذیك.

او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔(ترغیب و ترھیب

marfat.com

Marfat.com

۴/۳۷۴، الترهیب من الجلوس علی القبر)

۲۷۷۔ ابن ابی الدنیا ابوقلابہ بصری (تابعی، ثقہ فاضل رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی ہیں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا، رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلۃ اے شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"

۲۷۸۔ امام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی (اجلۂ اکابر تابعین سے ہیں زمانۂ رسالت پائے ہوئے ثقہ ثبت عمائد رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی میں مقبرے میں گیا میں دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۲)

۲۷۹۔ حافظ ابن مندہ امام قاسم بن محمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ (تابعی ثقہ فاضل رواۃ صحاح ستہ سے غیر انہ عندخ فی التعلیقات ۔ منہ) سے راوی اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا الیک عنی یا رجل ولا توذنی

اے شخص الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

مردوں کو ایذا دینا زندوں کی مانند ہے

۲۸۰۔ امام مالک و احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و عبدالرزاق و سعید بن منصور و ابن حبان و دار قطنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اللفظ لاحمد کسر عظم المیت واذاہ ککسرہ حیا.

مردے کی ہڈی توڑنی اور اسے ایذا دینی ایسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی توڑنی۔ بعض روایات دار قطنی میں لفظ فی الالم اور زائد یعنی درد پہنچنے میں زندہ و مردہ برابر ہیں۔ ذکرہ فی المقاصد الحسنۃ (مسند احمد ص ۷۸ ج ۷)

مردے کو اچھا کفن نہ دینے، اور وصیت پوری نہ کرنے اور قرض ادا نہیں کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

Marfat.com

۲۸۱۔ دیلمی وابن مندہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسنوا الکفن ولا توذوا موتاکم بعویل ولاتاخیر وصیۃ ولا بقطیعۃ وعجلوا قضاء دینہ واعد لوا عن جیران السوء.

کفن اچھا دو اور اپنی میت کو چلا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچا اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو۔ یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

زندوں کا چلا کر رونا مردے کے لئے باعث ایذا ہے

۲۸۲۔ امام احمد ابوالربیع سے راوی کنت مع ابن عمر فی جنازۃ فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیہ فاسکتہ فقلت لم اسکتہ یا ابا عبدالرحمن قال انہ یتاذی بہ المیت حتی یدخل فی قبرہ

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی آدمی بھیج کر اسے خاموش کرادیا، میں نے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن آپ نے اسے کیوں چپلیا فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (مسند احمد ص ۲۲۹ ج ۲)

مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۲۸۳۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہ رای نسوۃ فی جنازۃ فقال ارجعن مازورات غیر ماجورات انکن لفتن الاحیاء وتوذین الاموات.

یعنی انھوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل، تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

زندوں کا رونا مردہ کے لئے باعث عذاب ہے

۲۸۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث مشہور میں فرمایا المیت یعذب ببکاء الحی علیہ

زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے جسے امام احمد و شیخین نے عمر فاروق

marfat.com

Marfat.com

وعبداللہ بن عمرو مغیرہ بن شعبہ اور ابو یعلی نے ابو بکر صدیق وابوہریرہ اور ابن حبان نے انس بن مالک وعمران بن حصین اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے کو صدمہ ہوتا ہے۔ (بخاری اول ص ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب الخ)

مومن کو مرنے کے بعد ایذا دینا زندگی میں ایذا دینے کے مترادف ہے

۲۸۵۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اذی المومن فی موتہ کا ذاہ فی حیاتہ۔

مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچانی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

۲۸۶۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے اس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ.

مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

سورۂ بقر کے آغاز واختتام پڑھنے کا ثبوت

۲۸۷۔ طبرانی عبدالرحمٰن بن علا بن حلاج سے ان کے والد علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی ثقہ ہیں اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن تبع تابعین مقبول الروایۃ سے دونوں صاحب رجال جامع ترمذی میں ہیں۔ منہ) نے ان سے فرمایا یابنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ثم شن علی التراب شنا ثم اقراء عند راسی بفاتحۃ البقرۃ وخاتمتھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذلک.

اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہنا پھر مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میرے سرہانے سورۂ بقر کا شروع یعنی مفلحون تک اور خاتمہ یعنی آمن الرسول سے پڑھنا کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۳)

مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۸۸۔ امام ابو عمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من احد یمر بقبر اخیه المومن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام.

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور جواب سلام دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۸۹۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی و صابونی و ابن عساکر و خطیب بغدادی وغیرہم محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام وعرفه واذا مر بقبر لایعرفه فسلم علیه رد علیه السلام.

جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت اسے جواب سلام دیتا ہے۔

۲۹۰۔ امام عقیلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال قال ابوزرین یا رسول الله ان طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء الله بکم لاحقون قال ابو زرین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون ولکن لایستطیعون ان یجیبوا.

یعنی ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے، کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں تو کہوں فرمایا یوں کہہ سلام تم پر اے قبر والو اہل اسلام اور اہل ایمان سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۲۔ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیمة.

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔ بعینہ اسی طرح حاکم نے صحیح مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے

marfat.com

Marfat.com

تصحیح کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۳ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۲۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع (یہ تابعی ہیں ثقہ عابد عارف باللہ کثیر المناقب رجال صحاح ستہ سے الا الطرفین۔ منہ) سے راوی قال بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة یوما قبله ویوما بعده.

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے اور دونوں سے بیش وافزوں ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۳۔ حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں بطریق عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلی بن عبداللہ سے وہ اپنے والد ماجد عبداللہ بن ابی فروہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك ونبيك يشهد ان هولاء شهداء وانه من زارهم اوسلم عليهم الى يوم القيٰمة ردوا عليه.

الٰہی تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے۔ عطاف کہتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا اور آواز آئی واللہ انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔ میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے سوار ہوئی اور واپس آئی۔

۲۹۴۔ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انھوں نے آواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار جواب آیا وعليك السلام يا ابا عبدالله۔ باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ، انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور

Marfat.com

سجدۂ شکر میں گر پڑے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۹)

۲۹۵۔ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انھیں عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من یخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقني وكما اعرف الليل والنهار.

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

اہل قبور سلام کے علاوہ دیگر کلام واصوات بھی سنتے ہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۲۹۶۔ بخاری و مسلم وابوداؤد ونسائی اپنے صحاح اور امام احمد اپنے مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللفظ لمسلم ان الميت اذا وضع في قبره انه يسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا.

مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔(مسلم دوم ص ۳۸۶، باب عرض مقعد الميت الخ)

۲۹۷۔احمد وابوداؤد بسند جید براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان الميت يسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرين.

بیشک مردہ جوتوں کی کھچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

(مسند احمد ص ۲۹۳ ج ۳)

۲۹۸۔ بیہقی وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الميت اذا دفن يسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفين.

بیشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ آتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

(کنز العمال ص ۲۵ ج ۲۰)

۲۹۹۔ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف اور ابن حبان نے صحیح سمی باحسان والانواع اور حاکم نیشاپوری نے الصحیح المستدرک علی البخاری و مسلم اور بغوی نے شرح السنہ اور طبرانی معجم اوسط اور بزار نے کتاب الزہد اور سعید ابن السکن نے اپنی سنن اور ابن جریر وابن منذر وابن مردویہ وبیہقی نے

marfat.com

Marfat.com

اپنی اپنی تصانیف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ یسمع خفق نعالھم حین یؤلون عنہ.

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفش پائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔

(الترغب و لترھب ۴ / ۳۷۱، الترھیب من المرور بقبور الظالمین الخ)

۳۰۰۔ جویبر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی جس میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانہ یسمع خفق نعالھم ونفض ایدیکم اذا ولیتم عنہ مدبرین.

بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی پچپل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۳۰۱ طبرانی وابن مردویہ ایک حدیث طویل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن راوی قال شھدنا جنازۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ من دفنھا وانصرف الناس قال انہ الا ن یسمع خفق نعالکم . الحدیث

ہم ایک جنازہ میں حضور کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔ (الترغیب والترھیب ۴ / ۳۷۰، الترھیب من المرور بقبور الخ)

بدر کے مقتول کافروں سے حضور علیہ السلام نے کلام فرمایا

۳۰۲۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال وجدتم ماوعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منھم ولکن لایجیبون.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا یعنی عذاب، کسی نے عرض کی حضور مردوں کو پکارتے ہیں ارشاد فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

(بخاری اول، ص ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر الخ)

Marfat.com

۳۰۳۔ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیھم فقال یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجساد الاروح فیھا قال ما انتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لایستطیعون ان یردوا علی شیأ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتلایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں پھر بحکم حضور وہ سب ایک کنوئیں میں بھر دیئے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا اور رسول نے تمہیں دیا تھا کہ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ان جسموں سے کیونکر کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۷ حیات الموات"۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۴۔ یونہی صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکنھم لایقدرون ان یجیبوا.

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یونہی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حدیث ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اما البخاری فسلقہ بطولہ واما مسلم فاحالہ علی حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۵۔ طبرانی نے بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ولکن لایجیبون.

marfat.com

Marfat.com

جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح امام سلیمان بن احمد مذکور نے حدیث عبداللہ بن سیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔ (کنزالعمال ص ۲۳۵ ج ۱۰)

ام محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا

۳۰۶۔ ابوالشیخ عبید بن مرزوق سے راوی کانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر علی قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول الله تسمع قال ما انتم باسمع منها فذکر انها اجابت ان اقم لمسجد.

یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

دفن کے بعد مردے کو تلقین کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۷۔ طبرانی معجم کبیر و کتاب الدعاء میں اور ابن مندہ اور امام ضیائی مقدسی کتاب الاحکام اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابو بکر غلام الخلال کتاب الشافی اور ابن زبیرہ وصایا العلماء عند الموت اور ابن شاہین کتاب ذکر الموت و دیگر علماء محدثین اپنی تصانیف حدیثیہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلانة فانه یسمعه ولایجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله ولکن لاتشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وانك رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اما

marfat.com

Marfat.com

ما فان منكرا ونكيرا يأخذ كل واحد منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ماتقعد عند من لقن حجته . الحديث

جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوہیں ندا کرے وہ سیدھا ہو بیٹھے گا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا، منکر و نکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۴)

فائدہ: امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں اعتضد بشواهد ويعمل اهل الشام قديما۔ یعنی اس کو دو وجہ سے قوت ہے ایک تو احادیث اس کے مؤید دوسرے زمانۂ سلف سے علمائے شام اس پر عمل کرتے آئے۔ نقله العلامة ابن امير الحاج فی الحلیۃ۔ اسی طرح امام نقاد الحدیث ضیائی مقدسی اور امام خاتم الحفاظ حافظ الشان ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی نے اس کی تقویت اور امام شمس الدین سخاوی نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں خاص ایک رسالہ تالیف فرمایا۔ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کرنا علمائے شام سے نقل فرمایا، اور امام ابو بکر ابن العربی نے اہل مدینہ اور بعض دیگر علماء نے اہل قرطبہ وغیرہ سے اس کا عمل نقل کیا، میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی کما اخرجه ابن منده من وجه آخر كما ذكره الامام السيوطی فی شرح الصدور قلت بل والطبرانی ايضا على ما ساق لفظه البدر المحمود فی البناية شرح الهداية۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۶۹ حیات الموات"

۳۰۸۔ امام سعید بن منصور شاگرد امام مالک واستاذ امام احمد اپنے سنن میں راشد بن سعد (تابعی ثقہ رجال سنن اربعہ سے۔ منہ) وضمرہ بن حبیب (تابعی ثقہ رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) وحکیم بن عمیر (تابعی صدوق رجال ابوداؤد وابن ماجۃ سے۔ منہ) سے راوی ان سب نے فرمایا اذا سوی علی الميت قبره وانصرف الناس عنه كان يستحب ان يقال للميت عند قبره يا

marfat.com

Marfat.com

فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

جب میت پر مٹی دیکر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے اے فلاں کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلاں کہہ میرا رب اللہ اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷۰ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۵)

قبر میں کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں

۳۰۹۔ ابن ماجہ بسند حسن صحیح عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حیثما مررت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے اسے آگ کا مژدہ دیناوہ صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ایک مشقت میں ڈالا، کسی کافر کی قبر پر میرا گزر نہ ہوا مگر یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷۰ حیات الموات"۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۳، باب ماجاء فی زیارۃ قبور المسلمین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بقیع سے کلام فرمایا

۳۱۰۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی

انه مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن ودیارکم قد سکنت واموالکم قد قرقت فاجابه هاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربحناه وماخلفناه فقد خسرناه.

یعنی ایکبار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نکاح کر لئے اور تمہارے گھروں میں اور لوگ بسے تمہارے مال تقسیم ہو گئے اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑ آوہ

Marfat.com

ٹوٹے میں گیا۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۷)

مردے اپنے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے اور اپنے حالات بتاتے ہیں

۳۱۱۔امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن المسیب سے راوی قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی طالب فنادی یااهل القبور السلام علیکم ورحمة الله تخبرون باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا وعلیك السلام ورحمة الله وبرکاته یا امیرالمومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن واما اموالکم فقد اقتسمت والا ولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامیٰ والبناء الذی شیدتم فقد سکن اعدائکم فهذه اخبار ما عندنا فما عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان انتثرت الشعورو تقطعت الجلود وسالت الاحداق علی الخدود وسالت المناخیر بالقیح والصدید وما قدمناه ربحناه وما خلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالاعمال.

یعنی مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ میں داخل ہوئے حضرت مولیٰ علی نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبر دیں، سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں نے آواز سنی کسی نے مولیٰ علی کو جواب سلام دیکر عرض کی یا امیر المومنین آپ بتایئے ہمارے بعد کیا گزری امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے اور تمہارے مال سودہ بٹ گئے اور اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے، ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں، اب تمہارے پاس کیا خبر ہے ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہوا اور ہم اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۷۱ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کی ایمان افروز حکایت

۳۱۲۔ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشا باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ

marfat.com

Marfat.com

کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدایاد آیا لوزبے ساختہ یہ آیہ کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بے ہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوا یا رات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتادے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے، آگے لفظ حدیث یوں ہیں۔ فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربہ جنتٰن فاجابہ الفتٰی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیھا ربی فی الجنۃ مرتین۔

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا اے فلاں جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لئے دو باغ ہیں، جوان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمی جنت میں دوبار عطا فرمائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۷۲، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۱)

مردہ دنیا کی مانند قبر میں بھی ایذا پاتا ہے

۳۱۳۔ دیلمی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المیت یوذیہ فی قبرہ مایوذیہ فی بیتہ۔

میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے اذیت پاتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۸۳، حیات الموات"

جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ روز قیامت مستحق شفاعت نہ ہوگا

۳۱۴۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث متواتر میں فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیٰمۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے اہل سے نہ ہوگا۔

Marfat.com

رواہ ابن منیع عن زید بن ارقم و بضعة عشر من الصحابة رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۹۰۔ حیات الموات"

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے

۳۱۵۔ حدیث شریف میں ہے من حلف بغیر الله فقد اشرك۔

جس نے غیر اللہ کی قسم کی کھائی بیشک اس نے شرک کیا، یعنی بت وغیرہ کے نام سے قسم کھانا شرک ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۲۳، حیات الموات"۔ (کنز العمال، ص ۲۱۴ ج ۲۲)

marfat.com
Marfat.com

تعارف

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

(مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا جواب)

سماع موتی کے منکرین نے قسم کے ایک مسئلہ سے استدلال بلکہ ثابت کرنے کی بیجا و ناکام کوشش کی ہے کہ مردے سنتے دیکھتے نہیں، جس مسئلہ یمین سے انکار سماع پر مخالفین نے دلیل حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زید سے نہ بولوں گا تو یہ قسم زید کی حالت حیات پر مقصود رہتی ہے اگر بعد انتقال زید سے کلام کرے تو حانث نہ ہوگا۔ یعنی اگر میت کو قوت سماعت حاصل ہوتی تو بعد موت بھی کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جانی چاہئے تھی، یہاں قسم کا نہ ٹوٹنا بتا رہا ہے کہ زید کے اندر بعد موت قوت سماع نہیں ہے، یہ قول منکرین کا مفہوم ہے۔

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ سے اس کو جو رنگ تحریر دیا ہے وہ یوں ہے کہ اصل مسئلہ ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صرف اسی قدر ہے کہ بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کی وجہ یہ کہ ہمارے نزدیک بنائے یمین عرف پر ہے لفظ سے جو معنی عرفاً مراد و مفہوم ہوتے ہیں ان پر قسم وارد ہوتی ہے، نہ معنی لغوی یا معنی شرعی پر، تمام کتب مذہب اس امر کی تصریحات جلیہ سے مُدہیں۔

پھر قسم کی چند مثالیں ایسی دی ہیں جن میں معنی عرفی مراد لے کر قسم نہ ٹوٹنے کا قول کیا گیا ہے جب کہ معنی شرعی یا لغوی کے اعتبار سے حنث لازم آتا ہے۔

مسئلہ مذکورہ کی تائید و تصحیح میں ایک مثال یہ ہے کہ۔

اگر زید امام ہو اور قسم کھانے والا مقتدی، زید نماز میں کچھ بھول جائے اور وہ بتادے تو قسم نہ ٹوٹے گی حالانکہ اس نے زید سے کلام کیا اور زید نے بذات خود سنا بھی۔

اب اگر اس سے یہ قرار دے دیا جائے کہ نمازی پتھر ہیں، نمازی کچھ نہیں سنتے، نمازیوں سے کلام حقیقۃً کلام ہی نہیں تو یہ عجیب جہالت و فضاحت ہوگی۔

Marfat.com

لہذا ہمارے علماء کا یہ ارشاد کہ "بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی" اس پر مبنی ہے کہ قسم کی بناء عرف پر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مردے حقیقۃً نہیں سنتے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد وجوہ اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ

موت صرف جسم کو آتی ہے نہ کہ روح کو، کہ روح فانی نہیں ہے۔

اور اصطلاح مناطقہ سے ہٹ کر انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ

انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے۔

اور یہ کہ حقیقت موت بدن کے لئے ہے روح اس سے مبرا ہے لیکن بدن و روح دونوں پر میت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک روح کے لئے فنا نہیں، موت سے روحوں کا مر جانا بدمذہبوں کا قول ہے، کتب عقائد ان کی تصریحات و توضیحات سے مالا مال ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

روح کا بدن سے تعلق چار قسموں پر ہے۔

۱- تعلق دنیوی بحال بیداری

۲- تعلق بحال خواب کہ من وجہ متعلق اور من وجہ مفارق

۳- تعلق برزخی

۴- تعلق اخروی

ان میں اکمل و اعلی تعلق اخروی ہے جس کے بعد فراق کا احتمال ہی نہیں اور ادون و اقل تعلق برزخی ہے کہ فراق کے باوجود ایک اتصال معنوی ہے۔

مگر قرآن عظیم و حدیث کریم کے نصوص قاطعہ شاہد ہیں کہ اس قدر تعلق بھی بھائے انسانیت کے لئے کافی ہے۔

اور فرماتے ہیں

صفات بدن دو قسم ہے

۱- صفات اصلیہ کہ خود بدن کے لئے حاصل ہے۔

۲- صفات تبعیہ کہ حقیقۃً صفات روح ہیں اور بوجہ اتحاد مذکور بدن کی طرف منسوب ہے جیسے علم و سمع و بصر وغیرہ۔ اور متعدد احادیث اس پر ناطق و شاہد ہیں کہ جس طرح مسلمان قبر میں سنتا ہے یونہی ہندو کافر مرگھٹ میں،

marfat.com

Marfat.com

اور جس طرح ابھی کا مردہ دیکھتا سنتا ہے اسی طرح مدفون ہزار سالہ،

اس بحث کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مردے زندوں کی طرح شکل وصورت اور صوت وندا کا ادراک کرتے ہیں، اور ادراک روح کا کام ہے، اور روح نہ موت سے مرتی ہے نہ متغیر ہوتی ہے مگر اس پر بھی لفظ میت کا اطلاق آتا ہے، ہم انہیں ارواح موتی کے سماع وابصار کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کو اموات کا دیکھنا سننا کہتے ہیں۔

دراصل یہ زیر تبصرہ رسالہ " الوفاق المتین" رسالہ "حیات الموات" کی تذئیل جلیل ہے۔ کہ رسالہ "حیات الموات" میں ایک مسئلہ یمین (جو اوپر مذکور ہوا) اور پیش آیا تھا جس سے منکرین نے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کیا تھا، امام احمد رضا نے اسی مسئلہ کی تشریح و تحقیق کے پس منظر میں یہ مستقل رسالہ، "الوفاق المتین" ۱۳۱۶ھ کو تصنیف کیا، اور بطور تمہید چھ مقدمات پھر ان کے مندرجات کی وضاحت وصراحت کے لئے چھ الگ الگ جوابات جو تحقیقات وتدقیقات کا بیش بہا خزانہ ہیں، اور بارہ دلائل قاطعہ کی روشنی میں اس مسئلہ کی تائید وتوثیق اور گیارہویں دلیل میں ۲۵ شواہد اور متعدد فوائد جلیلہ وغیرہ سے شفاف آئینہ کی مانند ثابت کیا کہ مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف دلیل دینا محض باطل وعاطل ہے۔

اور اخیر میں فرمایا کہ

جو اس رسالہ کو بنظر انصاف دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ دل سے شہادت دے گا کہ مسئلہ یمین آج حل ہوا جسے مخالفین موافق اور موافقین مخالف سمجھا کرتے تھے اس کا عقدہ اب مخل ہوا۔

جن کلمات کو مخالفین اپنی دلیل بنایا کرتے تھے اب وہ کلمے خود انہیں کو ذلیل بنائیں گے، اور جن اقوال کو موافقین محتاج جواب سمجھتے تھے اب انہیں کو وہ اپنی دلیل بنائیں گے۔

۵۴ صفحات پر مبسوط ومشحون اس محققانہ رسالۂ جلیلہ میں ۱۸ احدیثیں بنائے بحث ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

روح کیلئے فنا نہیں کہ موت صفت بدن ہے نہ وصف روح یہی اہلسنت کا مذہب ہے

۳۱۶۔ حدیث میں ہے اللھم رب الارواح الفانیۃ و الاجساد البالیۃ۔ الحدیث و لفظہ عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الجبانۃ یقول السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ و الابدان البالیۃ و العظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ المؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک و سلاما منا۔

اے اللہ فانی روح اور گلے ہوئے بدن کے رب۔ الحدیث۔ اس حدیث کے لفظ ابن السنی کے یہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قبرستان میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے وہ روحو جن کے بدن فنا ہو گئے اور جسم گل گئے اور ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں تم پر سلام ہو جو دنیا سے اس حال میں نکلی کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتی تھی اے اللہ تو ان میں اپنی جانب سے راحت داخل فرما اور ہماری طرف سے ان پر سلام۔ (مولف) (اس حدیث میں روح پر اطلاق فانی باعتبار جسم واقع ہوا ہے۔ ورنہ خود روح کے لئے ہرگز فنا نہیں۔ مولف، منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۷ الوفاق المتین"

روح کے عدم فنا کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۷۔ در حدیث شریف وارد است انما خلقتم للابد۔

یعنی تم ہمیشہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، یعنی وہ جان جس کا نام حقیقت میں آدمی ہے وہ ہرگز فانی نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۲۸، الوفاق المتین"

جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۸۔ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے مالاعین رأت و لااذن سمعت۔

یعنی جنت اور اس کی نعمتیں وہ ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

marfat.com

Marfat.com

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۹۔ الوفاق المتین"۔ (بخاری ۱/ ۱۶۰ باب ماجأ فی صفة الجنة)

حقیقت قبر کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۹۔ قوله علیه الصلوٰة و السلام القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، (مولف) (شرح الصدور مترجم، ص ۱۳۸)

روح کے غیر فانی ہونے کے بارے میں ایک حدیث۔

۳۲۰۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش و یقول یا اهلی و یاولدی، الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مردے کو تابوت پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح تابوت کے اوپر جاکر کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میری اولاد، الحدیث۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۳، الوفاق المتین"

مردہ کے حسنات یا سیئات کے پیش نظر صبح و شام اس کا ٹھکانہ بتلایا جاتا ہے

۳۲۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و موطا امام مالک و جامع ترمذی و سنن ابن ماجة میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احدکم عرض علیه مقعده بالغداة و العشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل النار، یقال له هذا مقعدك حتی یبعثك الله الیه یوم القیٰمة۔

جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام (قبر میں) اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت کا اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا اس کو کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے روز قیامت اسی طرف بھیجے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۹ الوفاق المتین"۔ (بخاری اول، ص ۱۸۴، باب المیت یعرض علیه الخ) (مسلم دوم، ص ۳۸۵، باب عرض مقعد المیت الخ)

قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

۳۲۲۔ روایت ام المومنین صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها مسلم و النسائی و غیرهما عنها فی حدیث طویل قالت قلت کیف اقول لهم یا رسول الله قال قولی السلام علیکم اهل الدیار من المومنین المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و

Marfat.com

المتاخرین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ جب میں مدفونان بقیع کی زیارتوں کو جاؤں تو ان سے کیا کہوں، فرمایا سلام کر کے یوں کہو اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو! رحم فرمائے ان پر جو ہم سے آگے گئے اور جو پیچھے رہ گئے اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹۔ الوفاق المتین"۔ (مسلم ار ۳۱۴، کتاب الجنائز)

فرعون اور ذریت فرعون کی روحوں پر عذاب کے بارے میں ایک حدیث

۳۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار کل یوم مرتین تغدو و تروح الی النار فیقال یا آل فرعون ھذہ ماوٰکم حتی تقوم الساعۃ۔

(فرعون اور فرعونیوں کو ڈوبے ہوئے کئی ہزار برس ہوئے) بیشک آل فرعون کی روحیں کالے پرندہ کے جوف میں ہیں ہر روز صبح وشام دو وقت آگ پر لے جائی جاتی ہیں جہنم جھنکا کر ان سے کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت آئے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۳۹۔ الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۱)

زندوں کی آہ وزاری سے مردے کو ایذا ہوتی ہے

۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ وطبرانی نے (حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کی وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فو الذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر لہ صویحبہ فیا عباداللہ لاتعذبوا موتاکم۔

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے کہ تمہارے رونے پر تمہارا مردہ رونے لگتا ہے تو اے خدا کے بندہ اپنی اموات کو عذاب نہ کرو، "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۴۸ الوفاق المتین"

روز جمعہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور حیات انبیاء علیہم السلام سے متعلق دو حدیثیں

۳۲۵۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر فضائل جمعہ ارشاد فرمایا

marfat.com

Marfat.com

اکثروا علی من الصلاۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی۔

اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمہارے درود مجھ پر عرض کی جائے گی، صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ و کیف تعرض صلاتنا علیك و قد ارمت یا رسول اللہ یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ بعد وصال جسم باقی نہیں رہتے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے رواہ الامام احمد و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و ابن حبان والدار قطنی و الحاکم و البیہقی فی الدعوات الکبیر و ابونعیم و صححہ الاربعۃ السابقون علی الاخیرین و ابن دحیۃ وغیرھم و حسنہ عبدالغنی و المنذری۔ (نسائی اول، ص ۲۰۳، اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ) (ابوداؤد اول، ص ۲۱۴، باب فی الاستغفار)

۳۲۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشہود تشہدہ الملئکۃ و ان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا۔

جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کہ وہ دن حضور ملائک کا ہے رحمت کے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک بھیجتا رہے اس کی درود مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت میں نے عرض کی اور بعد انتقال اقدس کے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔

تتمہ حدیث ہے فنبی اللہ حی یرزق تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۶، الوفاق المتین"۔ (کنز العمال، ص ۳۳۶، ج ۱)

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات سے متعلق ایک حدیث جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار بھی منقول ہیں۔

۳۲۷۔ حدیث جلیل ام المومنین منقول بہ نقل ائمہ اجلہ ثقات و عدول رجال بخاری و مسلم مروی جامع ترمذی شریف یہ ہے حدثنا الحسین بن حریث (ثقۃ من رجال الشیخین) نا عیسیٰ بن یونس (ثقۃ مأمون من رجال الستۃ کسائر السند) عن ابن جریج عن

Marfat.com

عبداللہ بن ابی ملیکۃ قال توفی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بالحبشی قال فحمل الی مکۃ دفن فیہا فلما قدمت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اتت قبر عبدالرحمن بن ابی بکر فقالت ؎

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ　　من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا　　لطول اجتماع لم لبت لیلۃ معا

ثم قالت و اللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت و لو شھدتک مازرتک۔

یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما برادر حقیقی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ کے قریب موضع حبشی میں انتقال فرمایا ان کی نعش مبارک مکہ معظمہ لائے جنت المعلی میں دفن ہوئے جب ام المومنین مکہ معظمہ آئیں تو ان کے مزار مبارک پر گئیں دو شعر (کہ تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے مرثیہ میں کہے تھے) پڑھے کہ ایک مدت دراز تک جذیمہ (بادشاہ عرب و عراق و جزیرہ مقتول ملک جزیرہ زبا) کے دونوں مصاحبوں کی طرح (کہ چالیس سال تک صحبت بادشاہ میں یکجا رہے تھے) ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ ہرگز جدا نہ ہوں گے اب کہ جدا ہوئے گویا اس قدر طول یکجائی پر کسی شب ایک جگہ نہ رہے تھے۔ پھر اپنے برادر مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ باتیں کیں خدا کی قسم اگر میں آپ کے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو آپ وہیں دفن ہوتے جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا اور اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتی اب آپ کی زیارت کو نہ آتی، وہیں دفن ہونا اسی لئے کہ یہی سنت ہے نعش کو دور لے جانا نہ چاہئے اور زیارت کو نہ آنا یوں کہ زیارت قبور میں عورات کا حصہ کم ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۸، الوفاق المتین"

صنادید قریش کی لاشیں بدر کے گندہ کنوئیں میں پھینک دی گئیں پھر تین دن کے بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا۔

۳۲۸۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن ابی طلحۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر یوم بدر باربعۃ و عشرین رجلاً من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث و کان اذاظہر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیہا رحلہا ثم مشی و تبعہ اصحابہ و قالوا مانری ینطلق الالبعض حاجتہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل یناديہم

marfat.com

Marfat.com

باسمائهم و اسمأ آبائهم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسر کم انکم اطعتم الله و رسوله فانا قد وجدنا ماوعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ماوعد ربکم حقا قال فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله ماتکلم من اجساد لاارواح لها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی نفس محمد بیده ماانتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے بڑے بڑے بہادر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم فرمایا کہ بدر کے کسی گندہ کنوئیں میں پھینک دیئے جائیں اور حضور کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو اسی میدان میں تین راتیں قیام فرماتے پھر جب فتح بدر کا تیسرا دن ہوا تو کوچ کرنے کا حکم فرمایا سامان سفر تیار کیا گیا حضور پیدل تشریف لے چلے صحابہ بھی پیچھے پیچھے اور صحابۂ کرام کہنے لگے شاید کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں یہاں تک کہ کنواں کے کنارے کھڑے ہو کر کفار کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام سے پکارنے لگے اے فلاں بن فلاں کیا تم کو خوش آرہی یہ بات کہ کاش کہ تم نے اللہ و رسول کی اطاعت کی ہوتی ؟ بیشک ہم نے تو وہ پایا جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے وہ پایا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا کلام کرتے ہیں ان بدنوں سے جن میں روحیں نہیں حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا بخدا تم ان سے زیادہ میری بات نہیں سنتے، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت و ندامت اور توبیخ و تذلیل کے لئے اعادۂ حیات فرما کر سنوایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۰۔ الوظائف المتین"۔ (بخاری دوم، ص ۵۶۶، باب قتل ابی جہل)

شہدائے اجنادین کے بارے میں ایک روایت

۳۲۹۔ اثر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اخرج ابن سعد عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا الی موضع لایعبره الاانسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه فتقدم هشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل ورفع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا ان یوطؤها الخیل فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فلوطؤه الخیل ثم اوطأ هو و تبعه الناس حتی قطعوه۔

Marfat.com

جنگ اجنادین کے دن جب روم کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے تعاقب میں مجاہدین اسلام) ایک ایسی تنگ جگہ پہنچ گئے جس کو ایک انسان ہی عبور کر سکتا تھا (یہ دیکھ کر مسلمان رک گئے اور سوچنے لگے کہ کیا کریں) تو حضرت ہشام بن عاص آگے بڑھے اور پہنچ کر رومیوں سے اکیلے ہی لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور اسی شگاف میں گر گئے اور وہ بند ہو چکا تھا تو جب اور مسلمان وہاں تک پہنچے (اور راستہ بند پایا) تو ڈرے کہ ان کی لاش مبارک کو گھوڑے روند ڈالیں گے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت دی اور ان کی روح کو اٹھا لیا اب یہ تو ان کا جثہ (جسم بے جان) ہے تو گھوڑے دوڑا دو پھر پہلے عمرو بن عاص نے گھوڑا دوڑا کر ان کی لاش کو روند دیا اور لوگوں نے ان کا اتباع کیا یہاں تک کہ وہ راستہ سب نے طے کر لیا۔ یعنی مجبوراً ایسا کیا ورنہ میت کا احترام بہر حال لازم ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۴ بالوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۷۹)

مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے

۳۳۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا علام تنصون میتکم۔

کس جرم پر اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو، الامام محمد فی الاثار اخبرنا ابو حنیفة۔

۳۳۱۔ و عبدالرزاق فی مصنفه و اللفظ له قال اخبرنا سفین عن الثوری کلاهما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراهیم النخعی عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امرأة یکیدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مردہ عورت کو دیکھا کہ لوگ اس کے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو (مولف)

۳۳۲۔ رواه کمحمد ابو عبید القاسم بن سلام و ابراهیم الحربی فی کتابیهما فی غریب الحدیث عن ابراهیم عن عائشة انها سئلت عن المیت یسرح راسه فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۵ بالوفاق المتین"

Marfat.com

قبرستان میں جائے تو یہی کہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل بقیع کے لئے کہا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر تشریف لے جاتے اور فرماتے **انسلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔** رواہ مسلم ، و لفظ النسائی مکان قولہ اتاکم الی مؤجلون و انا وایاکم متواعلون و غدا و مواکلون، و لابن ماجۃ من وجہ اخر و اشار الیہ النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔

سلام تم پر اے ان گھر والے مسلمانو اب تم کو ملا چاہتا ہے جس کا تم سے وعدہ ہے تمہارے میعاد کل کے دن ہے ہم اور تم آپس میں کل کے وعدے پر ہیں اور اسی پر بھروسہ کئے ہیں تم ہم سے پہلے پہنچ لئے اور خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹، الوفاق المتین"۔(مسلم ار ۳۱۳۔ کتاب الجنائز)

Marfat.com

تعارف

تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

(مال زکوٰۃ کے حساب لگانے اور ادا کرنے کے اوقات و مصارف کے بیان میں)

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ کو زکوٰۃ کے سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا ان تمام سوالوں اور ان کے جوابات کا خلاصہ مختصراً اس طرح ہے۔

۱- زکوٰۃ بتدریج دی جائے یا یکمشت؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سال رواں کی زکوٰۃ اگر پیشگی بتدریج ادا کرے تو کوئی حرج نہیں اور اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہو گی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتی پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ ہے، ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی توضیح و تشریح ثابت ہے۔

۲۔ ۳-زیور اگر آئندہ زیادہ یا کم ہو تو اس کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے؟

شریعت مطہرہ نے سونے چاندی کی نصاب پر کہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو کر خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو یا گہنا یا برتن یا ورق وغیرہ حولان حول قمری کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں مقرر فرمایا ہے۔

سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی ساڑھے باون تولے۔

پھر نصاب کے بعد جو کچھ نصاب مذکور کے پانچویں حصہ تک نہ پہنچے معاف ہے اس پر کچھ واجب نہیں۔ جب خمس کامل ہو جائے اس پر پھر اس خمس کا چالیسواں حصہ فرض ہو گا یوہیں ایک خمس سے دوسرے خمس تک عفو اور ہر خمس کامل پر اس کا ربع عشر۔

۴۔ ضرورت مند سادات کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟

زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے۔ جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم ہے۔ اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون، لہٰذا یہ اس

marfat.com

Marfat.com

ستھری نسل والوں کے قابل نہیں، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ پھر امام احمد رضا بریلوی نے ۲۲ صحابہ کرام اور ۳ صحابیات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں جن سے اس مضمون کی حدیثیں مروی ہیں۔

اور چالیس ائمہ وفقہاء کے اقوال وارشادات سے اس کی تائید وتوثیق کی ہے۔

۵- مصارف زکوٰۃ کیا ہیں؟

مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے ۳۲ ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جن میں ۱۶ شخصوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں اور ۱۶ کو جائز ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونے کی چار صورتیں ذکر کی ہیں، اور صورت چہارم کے ضمن میں متعدد شقوق کی نشاندہی کی ہے۔

۶- سونا چاندی اگر مختلط ہوں تو اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے اور اس کے لئے دستور العمل کیا ہے؟

مال جب بشرائط معلومہ نصاب کو پہنچے تو بمضمہ وجوب زکوٰۃ کا سبب اور ایراث حکم میں مستقل ہے جسے اپنے حکم میں دوسری شئی کی حاجت نہیں اور نصاب کے بعد جو خمس نصاب ہو وہ بھی نصاب و سبب ایجاب ہے ہاں جو خمس سے کم ہے وہ اپنی نوع میں مثلاً چاندی یا سونا، سونے میں موجب زکوٰۃ نہیں ہو سکتا کہ شرع مطہر نے اسے عفور کہا ہے۔

اسی طرح جو راسا نصاب کو نہیں پہنچا بمضمہ سیبت وجوب کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر جب اس نوع کے ساتھ دوسری نوع بھی ہو یعنی زر و سیم مختلط ہوں تو از انجا کہ وجہ سیبت ثمنیت تھی اور وہ دونوں میں یکساں تو اس حیثیت سے ذہب و فضہ جنس واحد ہیں، لہذا ہمارے نزدیک جو ایک نوع میں موجب زکوٰۃ نہ ہو سکتا تھا، خواہ اس لئے کہ نصاب ہی نہ تھا یا اس لئے کہ نصاب کے بعد عفو تھا اس مقدار کو دوسری نوع سے تقویم کر کے ملا دیں گے کہ شاید اب اس کا موجب زکوٰۃ ہونا ظاہر ہو پس اگر اس ضم سے کچھ مقدار زکوٰۃ بڑھے گی (بایں معنی کہ نوع ثانی قبل ضم نصاب نہ تھی اس کے ملنے سے نصاب ہو گئی یا اگلی نصاب پر نصاب خمس کی تکمیل ہو گئی) تو اسی قدر زکوٰۃ بڑھا دیں گے اور اب اگر کچھ عفو بچا تو وہ حقیقۃً عفو ہو گا ورنہ کچھ نہیں، اور اگر ضم کے بعد بھی کوئی مقدار زکوٰۃ زائد نہ ہو تو ظاہر ہو جائے گا کہ یہ اصلاً موجب زکوٰۃ نہ تھا

Marfat.com

یعنی سونا یا چاندی اگر الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے تو دونوں ضم ہو کر نصاب ہوں گے ورنہ عفو ہو گا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اختلاط زر و سیم کی ۳۷ صورتیں رقم کی ہیں اور اخیر میں تحریر فرمایا ہے کہ بحمد اللہ یہ دستور العمل کامل و مکمل ہو گیا کہ عالم میں کوئی اختلاط زر و سیم ان ۳۷ صورتوں سے خارج نہیں ہو سکتا، اور ان مسائل کو ایسی شرح و بسط جلیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ شاید ان کی نظیر کتب میں نہ ملے۔

۷۔ زکوٰۃ کی صحیح مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال جو مقدار واجب سے کم زکوٰۃ میں دیا گیا وہ محسوب زکوٰۃ ہو گا یا نہیں؟

نیت زکوٰۃ سے جو مقدار ادا کیا وہ ضرور محسوب زکوٰۃ ہو گی صرف یہ کہ ایک جزء واجب کے ادا میں تاخیر ہوئی اگرچہ مذہب راجح پر تاخیر ادا گناہ ہے، پس ہر سال جتنا زکوٰۃ میں دیا وہ قطعاً ادا ہوا اور جو باقی رہتا گیا وہ اس پر دین ہوا حتی کہ اگر کسی نصاب سے معارض ہو جائے گا تو اسی قدر مقدار واجب گھٹ جائے گی۔

سات سوالوں کے جوابات پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں تین احادیث مبارکہ ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

حولان حول کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۳۴۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لازکوٰۃ فی مال حتی یحول علیہ الحول، اخرجہ ابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سال تمام ہونے سے قبل مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۸، تجلی المشکوٰۃ"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۹، باب من استفاد مالا)

اہل بیت سے حسن سلوک کے متعلق دو حدیثیں

۳۳۵۔ ابن عساکر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع الی اھل بیتی یدا کافأتہ علیھا یوم القیٰمۃ۔

جو میری اہل بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

۳۳۶۔ خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی مکافأتہ اذا لقینی۔

جو شخص اولاد عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹۴، تجلی المشکوٰۃ"۔ (کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

Marfat.com

تعارف

اعزالاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

(زکوٰۃ نہ دینے والے کا صدقہ مقبول نہیں)

ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ کو سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ تو نہیں دیتا ہے مگر مصرف خیر میں روپیہ خرچ کرتا ہے، تو جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور اسے کار خیر میں صرف کیا جائے تو یہ درست ہے یا نہیں اور اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں اس کا جو مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے مختصراً اس کا مفہوم اس طرح ہے صاحب نصاب اگر زکوٰۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات و خیرات میں مال صرف کرے تو کچھ مقبول نہیں کہ فرائض کو چھوڑ کر نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، اور صدقات و خیرات کیا ہوا مال واپس بھی نہیں لیا جا سکتا کہ اس نے جس مد میں بھی خرچ کیا وہ سب صحیح و لازم ہو گئے، اور جب تک زکوٰۃ پوری پوری ادا نہ کرے مصارف خیر پر امید ثواب و قبول فضول ہے کہ کسی فعل کا صحیح و درست ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔

جتنی زکوٰۃ اس کے ذمے میں فرض ہو گئی ان سب کا ادا کرنا فرض ہے ورنہ مستحق عذاب نار ہوگا غرضیکہ اسی مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں متعدد دلائل شرعیہ کے علاوہ اس رسالہ میں ۲۹ حدیثیں شامل بحث کی گئی ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

اعزالاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ

جس مال میں مال زکوۃ مخلوط ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے گا حدیث میں ہے

۳۳۷۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماخالطت الصدقۃ او مال الزکوۃ مالا الا افسدتہ.

زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کردے گا۔ رواہ البزار والبیہقی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۳، اعزالاکتناہ"۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۳۸۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماتلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوۃ

خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ عن امیرالمومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

لوائحگی زکوۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے

۳۳۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ادی زکوۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہ.

جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ اخرجہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرک عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال ص ۷۶ ج ۶)

۳۴۰۔ حضور اعلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں حصنوا اموالکم بالزکوۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ.

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

Marfat.com

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ عن الحسن والطبرانی والبیہقی وغیرھما عن جماعۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(مراسیل ابوداؤد ص۸، باب فی الصائم یصیب اھلہ)

زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کامل کی دلیل ہے

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان تمام اسلامکم ان تودوا زکوۃ اموالکم.

تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔رواہ البزار عن علقمۃ۔ (کنزالعمال ص۷۶ ج۶)

۳۴۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یومن باللہ ورسولہ فلیؤد زکوۃ مالہ.

جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہوا سے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔ یعنی ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۴۳۴، اعز الاکتساب"۔(کنزالعمال ص۲۹۲ ج۲۰)

زکوٰۃ نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل چند حدیثیں

۳۴۳۔ حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ(مسلم اول ص۳۱۸، باب اثم مانع الزکوۃ)

۳۴۴۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ تا سینہ سے نکلے گا۔اخرجہ الشیخان عن الاحنف بن قیس۔(بخاری اول ص۱۸۹، باب اثم مانع الزکوۃ الخ)

۳۴۵۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔رواہ مسلم (مسلم اول ص۳۲۱، باب تغلیظ عقوبۃ من لایودی الزکوۃ)

۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ

marfat.com

Marfat.com

پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائیگی بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا دلیغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

(الترغیب والترھیب ۱/ ۵۴۵، الترھیب من منع الزکوۃ)

۳۴۷۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے سیطوقون مابخلوا بہ یوم القیمۃ.

جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے روز۔ رواہ ابن ماجۃ والنسائی وابن خزیمۃ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵ اعزالاکتناہ"۔ (نسائی اول ص ۳۳۳، باب التغلیظ فی حبس الزکوۃ)

۳۴۸۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائیگا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم اول ص ۳۲۰، باب اثم مانع الزکوۃ)

۳۴۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دیدیگا وہ چبائیگا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ اخرجہ البزار والطبرانی وابن خزیمۃ وابن حبان عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اژدہا اس کا منہ اپنے جبڑوں میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول ص ۱۸۸، باب اثم مانع الزکوۃ الخ)

روز قیامت مالداروں پر سخت عذاب ہوگا

۳۵۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں

Marfat.com

وردناک عذاب دے گا۔رواہ الطبرانی عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ نہ دینے والا اور سود کھانے والا ملعون ہے

۳۵۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔رواہ ابن خزیمۃ واحمد وابو یعلی وابن حبان۔

۳۵۳۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتلایا۔رواہ الاصبھانی۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

روز قیامت فقراء کو رب کی قربت نصیب ہوگی اور اغنیاء کو دوری حدیث میں ہے

۳۵۴۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انھوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انھیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی وابوالشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵، اعزالاکتساب"۔ (کنزالعمال ص ۱۸۵ ج ۶)

صاحب لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسراء زکوۃ نہ دینے والوں کو انتہائی برے حال میں دیکھا۔

۳۵۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کی یہ زکوۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔رواہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عورتوں کو زکوۃ نہ دینے کی تہدید پر دو حدیثیں

۳۵۶۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوۃ دو گی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوۃ دو۔ رواہ الترمذی والدار قطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(نسائی اول ص ۳۴۳۔باب زکوۃ الحلی)

۳۵۷۔ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوۃ دو گی انھوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد والدار قطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔(ابوداؤد اول ص ۲۱۸،باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی)

زکوۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے

۳۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۶)

زکوۃ نہ دینے والا مالدار سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا

۳۵۹۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶ اعزالاکتناہ"۔(الترغیب والترھیب ۱/ ۵۴۰، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ ادا نہیں کرنے سے صدقہ نافلہ قبول نہیں ہوتا ہے

۳۶۰۔ محمد بن المبارک بن الصباح اپنے جزء املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبدالرحمٰن بن سابط وزید وزبید پسران حارث ومجاہد سے راوی لما حضر ابا بکرن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان لہ عملا بالنہار لایقبلہ باللیل وعملا باللیل لایقبلہ بالنہار واعلم انہ لایقبل نافلۃ حتی تودی الفریضۃ. الحدیث

یعنی جب خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔ ذکرہ العلامۃ ابراھیم بن عبداللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث

Marfat.com

عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخطاب وفی الباب التاسع عشر من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق وھو اول کتب کتابہ الا کتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء ورواہ الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمة اللہ تعالیٰ فی الجامع الکبیر فقال عن عبدالرحمن بن سابط وزید وزبید بن الحارث ومجاھد قالوا لما حضر الخ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶، اعزالاکتناہ"

فرض کے بغیر نفل قبول نہ ہونے کی ایک عرفانی مثال

۳۶۱۔ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں حضرت امیر المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی (جس نے فرض چھوڑ کر نفل پڑھا) مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی، یعنی جب پورے دنوں پر اگر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۳۶۲۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واھین.

یعنی اگر فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہوگا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

اسلام کے چار ارکان پر مشتمل ایک حدیث پاک

۳۶۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیئا حتی یاتی بھن جمیعا الصلاۃ والزکوۃ وصیام رمضان وحج البیت.

چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوۃ، روزۂ رمضان، حج کعبہ۔ رواہ الامام

marfat.com

Marfat.com

احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۷ عزالاکتناہ"۔(مسند احمد ص ۲۲۶ ج ۵)

زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلاۃ ایتاء الزکوۃ ومن لم یزك فلا صلاۃ لہ۔

ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔(الترغیب والترھیب ۱ /۵۳۰،الترھیب من منع الزکوۃ)

لوائیگی زکوٰۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا

۳۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصبہانی کی روایت میں یوں آیا کہ فرماتے ہیں من اقام الصلاۃ ولم یؤت الزکوۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ۔

جو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۸ عزالاکتناہ"۔(الترغیب والترھیب ۲ /۵۳۰،الترھیب من منع الزکوۃ)

Marfat.com

تعارف

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

(امام ابو یوسف کی جانب ایک غلط مسئلہ کے انتساب کا ازالہ)

۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ میں ایک سوال آیا کہ کیا یہ درست ہے کہ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اختتام سال سے پہلے اپنا مال اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اس کا مال اپنے نام ہبہ کرا لیا کرتے تھے تاکہ زکوۃ ساقط ہو جائے۔

امام احمد رضا بریلوی نے سات وجوہات سے اس قول کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ہمارے کتب مذہب نے اس مسئلہ میں امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اختلاف نقل کیا اور صاف لکھ دیا کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے کہ ایسا فعل جائز نہیں بلکہ ہمارے تمام ائمہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع ہے اور حضرت امام ابو یوسف بھی اسے مکروہ کہتے ہیں۔ ممنوع و ناجائز جانتے ہیں۔

نیز امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ حکایت کسی سند مستند سے ثابت نہیں اور کسی حکایت کا بے سند مذکور ہونا طعن کے لئے کیا نفع دے سکتا ہے۔

امام ابو یوسف سے منسوب حیلہ کا یہ قول تسلیم کر لینے کی صورت میں امام احمد رضا بریلوی اس کی تعدیل و تشریح کے طور پر فرماتے ہیں کہ

"بعد وجوب منع کا حیلہ بالاجماع حرام قطعی ہے یہاں کلام منع وجوب میں ہے یعنی وہ تدبیر کرنی کہ ابتداءً زکوۃ واجب ہی نہ ہو، امام ابو یوسف فرماتے ہیں اس میں کون سے حکم خدا کی نافرمانی ہوئی، اللہ عزوجل نے سال تمام ہونے پر زکوۃ فرض کی جو بعد وجوب ادا نہ کرے بالاجماع عاصی ہے، یہ کہاں فرض کیا ہے کہ اپنے مال پر سال گزر بھی جانے دو، جس طرح یہ فرض فرمایا ہے کہ جو زاد و راحلہ اور قدرت رکھتا ہو حج کرے، یہ کب فرض کیا ہے کہ زاد اور راحلہ اور استطاعت کے قابل مال جمع بھی کرو، یونہی ہرگز واجب کیا مستحب بھی نہیں کہ قدر نصاب مال جوڑ کر سال بھر رکھ چھوڑو تاکہ زکوۃ واجب ہو۔

marfat.com

Marfat.com

ائمہ دین کو تعلیم غل کی طرف منسوب کرنا بدگمانی ہے جو عوام مسلمین پر بھی جائز نہیں، اور حق یہ کہ امام ممدوح کا یہ قول بھی اس لئے نہیں کہ لوگ اسے دستاویز بنا کر زکوۃ سے بچیں بلکہ وہ وقت ضرورت وحاجت پر محمول ہے، مثلاً کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مال چوری ہو گیا مصارف حج ونفقہ عیالی کے لئے ہزار درہم یا اس سے زیادہ کی ضرورت ہے کہ اس سے کم میں نہ ہو گا، محنت وکوشش سے جمع کئے آج قافلہ جانے کو ہے کل سال زکوۃ تمام ہو گا، اگر پچیس درم نکل جائیں گے مصارف میں کمی پڑے گی یہ ایسا حیلہ کرے کہ حج فرض سے محروم نہ رہے۔

یا کوئی شخص اپنے حال کو جانتا ہے کہ زکوۃ اس سے ہرگز ہرگز قطعاً نہ دی جائے گی اس کا نفس ایسا غالب ہے کہ کسی طرح اس فرض کی ادا پر اصلاً قدرت نہ دے گا یہ اس خیال سے ایسا کرے کہ بعد فرضیت ترک ادا وارتکاب گناہ سے بچوں تو از قبیل من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما (یعنی جسے دو بلاؤں میں گرفتار ہونے کا احتمال ہو وہ ان کا آسان اختیار کرے) ہو گا۔

اس رسالے میں مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب ایک مسئلہ زکوۃ کو غلط منسوب کر دیا گیا ہے اس رسالہ میں اس کا تردیدی جواب دیا گیا ہے۔ اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۶ حدیثیں شامل ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

کسی کا قول اگر مفتی بہ کے خلاف ہو یا اس سے رجوع کر لیا ہو تو اسے لے کر ان پر طعن کرنا جائز نہیں، اس پر تین روایتیں

۳۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانہ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے فتوی پر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ وکنیز شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواھما حرام.

ان دو کے سوا جو فرج ہے حرام ہے۔ رواہ الترمذی (ترمذی ج ۱ ص ۲۱۴، باب ماجاء فی نکاح المتعة)

۳۶۷۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انھوں نے جو حج وجہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمادے گا۔ رواہ الدار قطنی۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۴۴ رادع التعسف"

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انھوں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جواب دیا دعه فانه فقیه۔ انہیں کچھ نہ کہہ کہ وہ مجتہد ہیں۔ رواہ البخاری۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۴۵ رادع التعسف"۔ (بخاری ۱/۵۳۱، ذکر معاویة)

حیلۂ شرعی کے بارے میں ایک روایت

۳۶۹۔ حیل شرعیہ کا جواز قرآن عظیم واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

marfat.com

Marfat.com

ثابت ہے۔ حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے۔ رب العزت عزجلالہ نے فرمایا وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولاتحنث۔

یعنی سو تنکیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔ شاخہائے خرما کا ایک گچھا لیکر جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ایک بار مار دو۔ رواه احمد وابن ماجة وابوداؤد بمعناه البغوی فی شرح السنة۔ الاولان عن ابی امامة بن سهل عن سعيد بن سعد بن عبادة والثالث عن ابی امامة بن سهل عن بعض الصحابة من الانصار والرابع عن سعيد بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برجل الحديث هذا حديث حسن الاسناد ورواه الترویانی فی مسنده فقال حدثنا محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر نا فليح عن سهل بن سعد ان وليدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من اجلك فقال احبنی المقعد فسئل فاعترف فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لضعیف عن الحلد فامر بمائة عثكول وضربه بها ضربة واحدة آه هكذا وقع فيما رأيت انما المعروف ابن سهل سعيد بن سعد وفی اخری لابن ماجة عن ابن سهل عن سعد بن عبادة۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۴۶ رادع التعسف" (ابن ماجہ اول ص ۱۸۸، باب الکبیر والمریض یجب علیه الحد)

سود کی ممانعت پر دو حدیثیں

۳۷۰۔ صحیح بخاری شریف بلکہ صحیحین میں حضرت ابو سعید و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرمے وہاں سے لائے فرمایا کیا خیبر کے سب خرمے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یارسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرمے تین سیر اور نو سیر دیکر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا.

ایسا نہ کرو بلکہ ناقص یا مخلوط پہلے روپوں کے عوض بیچو پھر ان روپیوں سے یہ عمدہ خرمے خریدو اور ہر موزون کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

۳۷۱۔ نیز صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بدنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دیکر یہ تین سیر لئے فرمایا وہ عین الربا عین الربا لاتفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر به.

اف خاص سود ہے ایسا نہ کرو ہاں جب بدلنا چاہو تو اپنے چھوہارے اور چیز سے پہلے بیچ کر پھر اس سے اچھے چھوہارے مول لے لو۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶ رادع التعسف" (مسلم دوم ص ۲۶ ،باب الربا)

marfat.com
Marfat.com

تعارف

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم

(بنی ہاشم پر زکوۃ اور صدقات واجبہ حرام ہیں)

یکم جمادی الاولی ۱۳۰۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقہ واجبہ دینا بجہت سقوط خمس الخمس جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالۂ مبارکہ میں جو جواب بنی ہاشم پر تحریم زکوۃ کے متعلق تحریر کیا ہے وہ ارباب علم و فن کے لئے تحقیقات و معلومات کا ایک عظیم باب ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقات واجبات دینا زنہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس کی تحریم میں آئیں، اور علت تحریم ان کی عزت و کرامت ہے کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذنوب، تو ان کا حال ماء مستعمل کے مثل ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدث کے قاذورات دھو کر لایا، ان پاک نفوس ستھرے لطیف اہلبیت طیب و طہارت کی شان اس سے بس ارفع و اعلی ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں، خود احادیث صحیحہ میں اس علت کی تصریح فرمائی۔ اس کے بعد متعدد دلائل ساطعہ سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۵ حدیثیں بطور دلیل زینت بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم

سادات وبنی ہاشم کے لئے صدقہ وزکوۃ حلال نہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۳۷۲۔احمد ومسلم عن المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لاتنبغی لمحمد ولا لآل محمد. انما هی اوساخ الناس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آل محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوة علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۷۳۔الطبرانی عن ابن عباس رضی تعالیٰ عنهما انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شئی انما هی غسالة الایدی هذا مختصر الطحاوی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہل بیت اطہار کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھون ہے (مولف) (مسلم اول ص ۳۴۴ باب تحریم الزکوۃ الخ)

۳۷۴۔ عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال قلت للعباس سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یستعملك الصدقات فسأله فقال ماکنت لاستعملك علی غسالة ذنوب الناس.

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بنادیں تو انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کردی تو فرمایا کہ میں اس لئے نہیں کہ آپ کو لوگوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل بناؤں (یعنی یہ خدمت آپ کے شایان شان نہیں ہے۔) (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۷۸ مالزهر الباسم"۔ (کنزالعمال ج ۶، ص ۳۵۹)

marfat.com

Marfat.com

۳۷۵۔ حدیث میں ہے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان آل محمد لایحل لھم الصدقۃ و ان مولی القوم من انفسھم۔

بیشک آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۲، الزھر الباسم"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجاء فی کراھیۃ الصدقۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کنزالعمال، ج ۶، ص ۲۸۵)

۳۷۶۔ روی ابن ابی شیبۃ و الطبرانی عن خصیف عن مجاھد قال کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتحل لھم الصدقۃ فجعل لھم خمس الخمس۔

آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے البتہ ان کے لئے غنیمت کا پانچواں حصہ ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۷۹، الزھر الباسم"

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

بیشک زکوۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دینا افضل اور دوچند اجر کا باعث ہے

۳۷۷۔ زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود اور ایک بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہم در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لهما اجران اجرا لقرابة واجر الصدقة.

ان کے لئے دو ثواب ہوں گے ایک ثواب قرابت دوسرا تصدق کا۔ رواه احمد والشیخان عن زینب رضی الله تعالٰی عنها۔ (بخاری اول ص ۱۹۷، باب الزکوة علی الاقارب الخ)

۳۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان الصدقة علی المسکین صدقة و علی ذی الرحم اثنتان صدقة و صلة۔

مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دہرا ایک تصدق ایک صلہ رحم۔ اخرجه الترمذی و النسائی و حسنه و ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما و الحاکم و قال صحیح الاسناد۔ (نسائی اول، ص ۳۶۱، الصدقة علی الاقارب) (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجأ فی الصدقة علی ذی القرابة)

۳۷۹۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں یا امة محمد و الذی بعثنی بالحق لایقبل الله صدقة من رجل و له قرابة محتاجون الی صلته و یصرفها الی غیرهم و الذی نفسی بیده لاینظر الله الیه یوم القیمة۔

اے امت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالٰی اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالٰی روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔ اخرجه الطبرانی عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه۔ "فتاوی

marfat.com
Marfat.com

رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۵"

بغیر مانگے کوئی چیز بطور ہبہ لینا جائزہ

۳۸۰۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے وہ تو ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا، رواہ مالك فی الموطا و اصل الحدیث عند الشیخین من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما و فی الباب عن ام المومنین الصدیقة عند احمد و البیهقی و عن واصل بن الخطاب عند ابی یعلی و عن خالد بن عدی الجهنی عند احمد و ابی یعلی و الطبرانی و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عند الامام احمد و عن عائذ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهم عند احمد و الطبرانی و البیهقی وهذه کلها احادیث قویة باسانید جیاد۔ (بخاری اول، ص ۱۹۹، باب من اعطاه اللہ شیأ من غیر مسألة الخ)

اگر آدمی خود حاجت مند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں

۳۸۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما المعطی من صعة بافضل من الأخذ اذا کان محتاجا۔

تونگری سے دینے والا کچھ لینے والے سے افضل نہیں جب کہ وہ حاجت رکھتا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما و شاهده عنده فی الاوسط کابن حبان فی الضعفاء من حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۹۹"

جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔

۳۸۲۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتحل الصدقة لغنی و لذی مرة سوی۔

صدقہ حلال نہیں ہے کسی غنی کے لئے نہ کسی قوی تندرست کے لئے۔ رواہ الائمة احمد و الدارمی و الاربعة عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (نسائی اول، ص ۳۶۳، اذا لم یکن له دراهم الخ) (ترمذی اول، ص ۱۳۶، باب ماجاء من لاتحل له الصدقة)

Marfat.com

۳۸۳۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سأل الناس و له مایغنیه جأ یوم القیمة و مسئلته فی وجهه خموش۔

جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئ ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرہ پر خراش وزخم ہو۔ رواہ الدارمی و الاربعة عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب من تحل له الزکوٰۃ)

آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں اس پر چند احادیث مبارکہ۔

۳۸۴۔ الشیخان و اللفظ لمسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لاتحل لنا الصدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مسلم اول، ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوٰۃ علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۸۵۔ احمد و ابوداؤد و الترمذی و صححه و النسائی و الحاکم و قال علی شرط الشیخین و اقروه و ابنا خزیمة و حبان و الطحاوی عن ابی رافع مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۳۶۶، باب مولی القوم منهم)

۳۸۶۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن الحسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا آل محمد لاتحل لنا الصدقة۔

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) احمد عن ام کلثوم صلی الله تعالیٰ علی ابیهما و علیهما و مسلم عن مهران مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثله وهو عند الطحاوی عن ام کلثوم ان مولیٰ لنا یقال له هرمز او کیسان ۔ الحدیث۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۵"۔ (مسند احمد، ص ۳۲۹، ج ۱)

marfat.com

Marfat.com

۳۸۷۔الطبرانی عن ابن عباس یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ اہل بیت کیلئے صدقات کی کوئی چیز جائز نہیں۔(مولف) (کنزالعمال، ص۲۸۷،ج۶)

۳۸۸۔ احمد و ابوداؤد والنسائی و الحاکم و صححه و الطحاوی عن نهر بن حکیم عن جده عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحل لآل محمد منهما شی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آل محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں ہے۔(مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۶"۔(نسائی اول، ص ۳۳۶ باب عقوبة مانع الذکوٰۃ)

علم حدیث میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی وسعت نظر کی ایک جھلک۔

فائدہ:۔زکوٰۃ سادات کرام وسائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم، امام شعرانی میزان میں فرماتے ہیں اتفق الائمة الاربعة علی تحریم الصدقة المفروضة علی بنی هاشم و بنی عبدالمطلب وهم خمس بطون آل علی و آل العباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب، هذا من مسائل الاجماع و الاتفاق آه ملخصا اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبۃ بے شذوذ شاذ وعامہ شروح معتمدہ فتویٰ مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پرنور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد اس وقت جہاں تک فقیر (امام احمد رضا) کی نظر ہے بائیس صحابہ کرام اور ۳ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی الله تعالیٰ عنه روی عنه احمد والبخاری و مسلم، حضرت سیدناامام حسین رضی الله تعالیٰ عنه روی عنه احمد و ابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما روی عنه الامام الطحاوی و الحاکم و ابو نعیم و ابن سعد فی الطبقات و ابوعبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال و روی عنه الطحاوی حدیثاآخر و الطبرانی حدیثا ثالثا، حضرت عبدالمطلب بن ربیعة بن حارث بن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنه روی عنه احمد و مسلم و النسائی، حضرت سلمان

Marfat.com

فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان و الطحاوی و الحاکم و ابونعیم، حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان و لہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری و مسلم ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی و النسائی ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابورافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و الطحاوی و ابن حبان و ابن خزیمۃ و الحاکم، حضرت ہرمز یاکیسان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و الطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ اسحٰق بن راھویۃ و ابویعلیٰ الموصلی و الطحاوی و البزار و الطبرانی و الحاکم، حضرت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہما الطحاوی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال لہ صحابی، حضرت عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الثلثۃ الترمذی حضرت ام المومنین صدیقۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما روی عنہا الستۃ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا الطحاوی، حضرت ام المومنین جویریۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا روی عنہا احمد ومسلم . منہ (سبحانہ تعالیٰ۔ مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۸۶"

بھلائی کی راہ بتانے والا فاعل کی طرح مستحق ثواب ہے

۳۸۹۔ حدیث۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۹۹"۔ (الترغیب و الترھیب، ۱/۲۰ الترغیب فی نشر العلم)

حقیقی توکل یہ ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں کچھ نہ رہے اس پر تین حدیثیں

۳۹۰۔ لاحمد و الطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیۃ ثم توفی

marfat.com

Marfat.com

آخر فوجد فی مئزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں ایک دینار ملا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرے کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں دو دینار ملے تو حضور نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۶، ج ۶)

۳۹۱۔ ولاحمد و ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال توفی رجل من اھل الصفة فوجدوا فی شملته دینارین فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال کیتان۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کی چادر میں دو دینار ملے حضور سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۱، ج ۲)

۳۹۲۔ ولهما و للبخاری من سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنه کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فاتی بجنازة فقال هل ترك شیأ قالوا نعم ثلثة دنانیر فقال باصابعه ثلث کیات۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے کہ ایک جنازہ آیا تو حضور نے فرمایا کیا انہوں نے کچھ چھوڑا ہے صحابہ نے عرض کی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں تو حضور نے انگشت مبارک سے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (مسند احمد، ص ۶۳۹، ج ۴)

جو زکوۃ نہیں دے گا روز قیامت اسی مال سے اس کو داغا جائے گا

۳۹۳۔ حدیث صحیح ہے من اوکی علی ذهب او فضة و لم ینفقه فی سبیل اللہ کان جمرا یوم القیمة یکوی به. رواه احمد و الطبرانی و اللفظ له کلاهما بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

جس نے سونا یا چاندی پر بخیلی کی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا روز قیامت وہ انگارہ ہو جائے گا اور وہ اس سے داغا جائے گا۔ (مولف)

جس مال کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے

۳۹۴۔ فللبیهقی فی سننه عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما موقوفا و

Marfat.com

مرفوعا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مال ادی زکوٰتہ فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت الارض و کل مال لاتودی زکوٰتہ فھو کنز و ان کان ظاھرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے اگرچہ سطح زمین پر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (کنز العمال، ص ۱۷۴، ج ۶)

آدمی کو اپنی صنعت و حرفت پر قائم رہنے کی تاکید پر ایک حدیث۔

۳۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رزق فی شیٔ فلیلزمہ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن

جس کو جس چیز میں رزق دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو لازم کرلے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنز العمال، ص ۱۰، ج ۴)

جو اپنی ضروریات کے لائق مال رکھتا ہوا سے سوال حرام ہے

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل الناس اموالھم مکثرا فانما یسأل جمر جھنم فلیستقل منہ او یستکثر (لیکثر)

جو اپنا مال بڑھانے کو لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے اب چاہے تھوڑی لے یا بہت، رواہ احمد و مسلم و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۳۳، من سأل عن ظھر غنی) (مسلم اول، ص ۳۳۳، باب النھی عن المسئلۃ)

۳۹۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل من غیر فقر فانما یاکل الجمر۔

جو بے حاجت و ضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔ رواہ احمد و ابن خزیمۃ و البیضاء فی المختارۃ عن حبشی بن زیادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (الترغیب و الترھیب، ۱/ ۵۷۴، الترھیب من المسئلۃ و تحریمھا)

بلا ضرورت شرعیہ مال جمع کرنا یا کل کے لئے ادھار کھنا توکل کے خلاف ہے۔

۳۹۸۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شیٔ اذخرتہ لغد میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اعدد ذلک لاضیافک حضور کے مہمانوں کے خیال سے انہیں رکھا ہے فرمایا اما تخشی ان یکون لک دخان فی نار جھنم انفق یا بلال و لاتخش من

marfat.com

Marfat.com

ذوی العرش اقلالا۔

کیاڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہوا ہے بلال خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کرو۔ رواہ البزار بسند حسن و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط بسند حسن و البیهقی فی شعب الایمان و اللفظ الاول له عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال، ص۳۶۸، ج۶)

امیری سے غریبی بہتر ہے

۳۹۹۔ ایک بار انہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا عرض کی اس کی کیا سبیل ہے فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا، (ظاہر ہے کہ جب نہ مال چھپانا ہو نہ کسی کا سوال رد کیا جائے تو سائلین کسی وقت بھی کچھ پاس نہ چھوڑیں گے) عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا هو ذاك او النار۔

یا تو یوں کرنا ہوگا یا آگ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابوالشیخ فی الثواب و الحاکم فی المستدرك عن بلال رضی الله تعالیٰ عنه "فتاوی رضویہ، ج۴، ص۵۰۳"۔

دنیا میں آدمی بحیثیت مسافر رہے نہ مال جمع کرے نہ باقی رکھے کہ یہ فانی ہے اس پر تین حدیثیں۔

۴۰۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل وعد نفسك فی اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمسأ و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

دنیا میں یوں رہ گویا تو مسافر ہے کہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔ رواہ الترمذی و البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو فی صحیح البخاری برفع اوله ووقف آخره۔ (بخاری دوم، ص۹۴۹، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کن الخ) (ترمذی دوم، ص۵۹، باب ماجاء فی قصرالامل)

۴۰۱۔ ایک حدیث میں ہے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الاتعجبون من اسامة المشتری الی شهر ان اسامة لطویل الامل والذی نفسی بیده ماطرفت عیناى الا

Marfat.com

وظننت ان شفری لایلتقیان حتی یقبض الله روحی و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعه حتی اقبض و لا لقمت لقمة الاظننت انی لااسیغها حتی اغص بها من الموت و الذی نفسی بیده ان ماتوعدون لأت و ماانتم بمعجزین۔

کیااسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وعدے پر خریدی بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں توجب آنکھ کھولتا ہوں یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قصرالامل و ابونعیم فی الحلیة و الاصبهانی فی الترغیب و البیهقی عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال، ص۲۸۱،ج۳)

۴۰۲۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایایاایها الناس الا تستحیون اے لوگو کیا تمہیں شرم نہیں آتی، حاضرین نے عرض کی یارسول اللہ کس بات سے فرمایا تجمعون مالاتاکلون تبنون مالا تعمرون و تاملون مالاتدرکون الا تستحیون من ذلك۔

جمع کرتے ہوئے جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج۴، ص۵۰۶"۔(کنزالعمال، ص۴۳،ج۱۶)۔

مال کا چالیسواں حصہ بطور زکوٰۃ فی سبیل اللہ دینا فرض ہے

۴۰۳۔لابی داؤد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال لما نزلت هذه الآیة والذین یکنزون الذهب و الفضة کبر ذلك علی المسلمین فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی الله انه کبر علی اصحابك هذه الایة فقال ان الله لم یفرض الزکوٰة الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما فرض المواریث تکون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب آیت والذین یکنزون الخ نازل ہوئی تو یہ آیت مسلمانوں پر گراں ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری

marfat.com

Marfat.com

دشواری دور کراؤں گا پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ہو رہی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے بچے ہوئے مال کو پاکیزہ ستھرا کر دے۔ اور وراثت صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ متروکہ اموال تمہارے پسماندگان کو مل جائیں یہ (خوشخبری سن کر مارے خوشی کے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۵، باب حقوق المال)

قدیم موروثی جائیداد بیچنا منع ہے

۴۰۴۔ حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من عبد يبيع تالدا الاسلط الله عليه تالفا. رواه الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه۔

جس نے قدیم مال یعنی موروثی جائیداد بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور ایسے کو مسلط فرمائے گا جو اسے تلف کر دے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۲ ج ۳)

گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے

۴۰۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع عقر دار من غير ضرورة سلط الله على ثمنها تالفا يتلفه۔ رواه فی الاوسط عن معقل بن يسار رضی الله تعالیٰ عنه۔

جس نے گھر کی بنیاد بغیر ضرورت کے بیچی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسی چیز کو مسلط فرمائے گا جو اس کو ضائع کر دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنزالعمال، ص ۳۲ ج ۳)

ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کا نفقہ جمع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۰۶۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ينفق منه (ای مما افاء الله على رسوله من اموال بنی النضير) على اهله رزق سنة ثم يجمع مابقی منه مجمع مال الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے (یعنی بنو نضیر کے اموال غنیمت میں سے) اپنی ازواج مطہرات پر ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے پھر جو بچتا تھا اس کو اللہ کے بیت المال میں جمع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنة الخ)

۴۰۷۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی اھلہ نفقۃ سنتھم من ھذا المال ثم یاخذ مابقی فیجعلہ مجعل مال اللہ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال (غنیمت) سے اپنی ازواج کے لئے ایک سال کا نفقہ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس کو لے کر راہ خدا میں صرف فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنۃ الخ)

اولاد کے لئے اتنی جائیداد چھوڑنا جائز ہے جس سے وہ اس کے مرنے کے بعد نفع حاصل کرے

۴۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔ رواہ الشیخان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۸"۔ (بخاری اول، ص ۳۸۳، باب ان یترک ورثتہ اغنیاء الخ)

صدقہ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۰۹۔ حدیث تصدقوا علی اھل الادیان کلھا۔

یعنی تمام دین والوں پر تصدق کرو۔ حاصل حدیث یہ کہ جن کو دینا قربت ہے وہ کسی دین کے ہوں ان پر تصدق کرو اور یہ صرف اہل ذمہ کو شامل ہے نصرانی ہوں خواہ یہودی خواہ مجوسی خواہ وثنی کسی دین کے ہوں۔ (مولف)

۴۱۰۔ حدیث سے ثابت ہے کہ ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"

دنیا فانی ہے اس لئے اس میں صرف مال جمع کرنا بے عقلی ہے اور یہ کہ موت کب آئے گی معلوم نہیں

۴۱۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیوار پر کھجل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں فرمایا الامر اسرع من ذلک

کھجلہ اس سے قریب تر ہے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بخاری دوم، ص ۸۱۷، باب فی البناء)

marfat.com

Marfat.com

۴۱۲۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر دست اقدس رکھ کر فرمایا ھذا ابن آدم و ھذا اجلہ۔

یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے پھر دست انور پھیلا کر فرمایا و ثم املہ و ثم املہ۔ اور وہ اتنی دور اس کی امید ہے جتنی دور اس کی امید ہے۔ رواہ الترمذی و ابن حبان و بنحوہ النسائی و ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ترمذی دوم، ص۵۹، باب ماجاء فی قصر الامل)

۴۱۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الدنیا دار من لا دار لہ ولھا یجمع من لاعقل لہ۔

دنیا بے گھروں کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔ رواہ احمد و البیھقی فی شعب الایمان عن ام المومنین و ھذا عن ابن مسعود من قولہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(مسند احمد، ص۱۰۴ ج۷)

۴۱۴۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کنز دنیا یرید حیاۃ باقیۃ فان الحیاۃ بیداللہ الا وانی لااکنز دینارا و لادرھما و لااخباء رزقا لغد۔

جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو زندگی تو اللہ کے ہاتھ ہے سن لو میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں، رواہ ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

جس کی کفالت شرعاً ضروری ہے اس سے روگردانی کرنا گناہ ہے

۴۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفی بالمرء اثماان یضیع من یقوت۔

آدمی کو گناہ کافی ہے کہ جس کا قوت اس کے ذمہ ہے اسے ضائع چھوڑے۔ رواہ الامام احمد و ابوداؤد و النسائی و الحاکم و البیھقی بسند عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ ج۴، ص۵۰۷"۔(ابوداؤد اول، ص۲۳۸، باب فی صلۃ الرحم)

حضور پرنور سید التوکلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نفس کریم کے لئے کل کا کھانا بچا رکھنا پسند نہ فرماتے

۴۱۶۔ایک بار خادمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انھک ان ترفعی شیأ لغد فان اللہ یاتی برزق غد۔

Marfat.com

کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لئے کچھ اٹھا کر نہ رکھنا کل کی روزی اللہ کل دے گا۔ رواہ ابویعلی بسند صحیح والبیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۸"۔
(کنزالعمال، ص ۲۰۷، ج ۶)

سانپوں کے مار ڈالنے کے بارے میں چند حدیثیں

۴۱۷۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں فرمایا کہ جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۶ باب استحباب قتل الوزغ)

۴۱۸۔ دوسری حدیث میں ہے جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ رواہ الامام احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ص ۴۱۴، ج ۱)

۴۱۹۔ صحیح حدیث میں ہے اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثاۡرھن فلیس منا۔
سب سانپوں کو قتل کرو یا جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبداللہ و عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۴۲۰۔ حدیث میں ہے من قتل حیۃ او عقربا فکانما قتل کافرا۔
جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"۔

نماز فجر باجماعت پڑھنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے اس پر ایک حدیث۔

۴۲۱۔ مالک فی المؤطا عن شھاب عن ابی بکربن سلیمان بن ابی حثمۃ عن عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلاۃ الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاء ام سلیمن فقال لھا لم ار سلیمن فی صلاۃ الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشھد صلاۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی ان اقوم لیلۃ آہ۔ و رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن عبدالرحمن عن عمر و لفظہ لان اصلیھا فی جماعۃ احب الی من احی ما بینھما یعنی الصبح و العشاء۔
ایک دن امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمن بن ابی حثمہ کو جماعت صبح

marfat.com
Marfat.com

میں نہیں دیکھا حضرت فاروق اعظم نے بازار جاتے ہوئے کہ ان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان تھا ان کی ماں سے پوچھا تو ان کی ماں نے عرض کی کہ اس نے پوری رات نماز پڑھی اور صبح کو سو گیا اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہو سکا تو امیر المومنین نے فرمایا کہ مجھ کو جماعت صبح میں حاضر ہونا زیادہ محبوب ہے، پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۳"۔ (مؤطا مالک، ص ۴۶، ماجاء فی العتمة و الصبح)

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۴۲۲۔ عن علی بن ابی طالب روایت است۔ قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان مثل مصلی النوافل و علیه فریضة کمثل حبلی حملت فلما دنی نفاسها اسقطت فلا هی ذات حمل و لا هی ذات ولاد و کذلك المصلی لایقبل الله له نافلته حتی یودی الفریضة و مثل المصلی کمثل التاجر لایحصل له ربحه حتی یأخذ رأس ماله فکذلك المصلی بالنوافل لا یقبل الله نافلته حتی یودی الفریضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نفل پڑھنے والے کی مثال جس پر فرض باقی ہے اس حبلی کی طرح ہے کہ حاملہ تو ہوئی لیکن جب جننے کے قریب ہوئی تو حمل ساقط کر دیا تو وہ نہ حمل والی ہے اور نہ بچے والی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ نمازی کا نفل قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ فرض ادا کر لے، اور نمازی کی مثال اس تاجر کی طرح ہے کہ منافع اس کو فائدہ نہیں دے گا یہاں تک کہ وہ اصل مال لے لے ایسے ہی نفل پڑھنے والے کا نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ فرض ادا نہ کر لے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۷، ج ۷)

وقت ہونے سے پہلے جو افطار کر لیتے ہیں ان کی تعذیب و تہدید پر ایک حدیث

۴۲۳۔ اخرجه ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول بینا انا نائم اتانی رجلان فاخذا بضبعی فاتیابی جبلاوعرا. (وساق الحدیث الی ان قال) ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیبهم مشقة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال قلت من هولاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن خواب میں تھے کہ دو آدمی آئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک

Marfat.com

خوفناک پہاڑ پر لے گئے، یہاں تک فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جو منہ کے بل لٹکی ہوئی تھی ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے ان میں سے خون نکل رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے قبل رمضان میں روزے کا افطار کرتے ہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۴" (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۸، الترھیب من افطار شی الخ)

تین ارکان اسلام پر مشتمل دو حدیثیں

۴۲۴۔ ابو یعلی باسناد قال المنذری حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حماد بن زید ولا اعلمہ الا قد رفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال عری الاسلام و قواعد الدین ثلثۃ علیھن اسس الاسلام من ترک واحدۃ منھن فھو بھا کافر حلال الدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و الصلاۃ المکتوبۃ و صوم رمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ مباح القتل کافر ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا، فرض نمازیں اور رمضان کے روزے۔ (مولف) (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۹، الترھیب من افطار شی الخ)

۴۲۵۔ فی روایۃ من ترک منھن واحدۃ فھو باللہ کافر و لا یقبل منہ صرف و لاعدل و قد حل دمہ و مالہ. وروی ھذا سعید بن زید عن عمر بن مالک البکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم یشک فی رفعہ۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ کا منکر ہے نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل بلکہ اس کے جان و مال حلال ہیں۔ یعنی جو فرائض کا انکار کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۵"۔ (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۱۰ الترھیب من افطار شی الخ)

بے وجہ شرعی رمضان کا ایک روزہ بھی قضا کرنا ایسا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی عمر بھر کے روزوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس پر ایک حدیث

۴۲۶۔ اخرج الترمذی و اللفظ لہ و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و الحاکم و ابن خزیمۃ فی صحیحہ و البخاری تعلیقا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان

marfat.com

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لامرض لم یقضه. (لم یقض عنه) صوم الدهر کله و ان صامه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا پھر اگر وہ زندگی بھر روزہ رکھے تو یہ تمام روزے اس ایک روزہ کا نقصان پورا نہیں کر سکتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۵"۔ (ترمذی اول، ص ۱۵۳۔ باب ما جاء فی الافطار متعمدا)

بچے کو نماز کی ترغیب دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۲۷۔ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

مروا اولادکم بالصلوٰة و هم ابنأ سبع اضربوهم علیها و هم ابنأ عشر سنین۔

اپنی اولاد کو نماز کا زبانی حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور ان کو مار کر نماز کی ترغیب دو جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۷۱۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰة)

نابالغ بچہ مرفوع القلم ہوتا ہے حدیث میں ہے

۴۲۸۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن الصبی حتی یحتلم۔ رواه احمد وابوداؤد و الحاکم عن امیرالمومنین عمرو علی و النسائی و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں ازاں جملہ ایک یہ کہ بچہ مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۶"۔ (نسائی دوم، ص ۱۰۳، باب من یقع طلاقه من الازواج)

فضیلت شہر رمضان مبارک

۴۲۹۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہر مبارک کی نسبت فرمایا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه و من ادی فریضه فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه۔ الحدیث رواه ابن خزیمة و البیهقی۔

جس نے اس میں (رمضان میں) نیکی کا کوئی کام کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے غیر ماہ

Marfat.com

مبارک میں کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فریضہ ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۰"

شرع مطہر نے صوم وافطار کو رویت ہلال پر معلق فرمایا ہے حدیث میں ہے

۴۳۰۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صوموا لرویته و افطروا لرویته۔ اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و الحدیث مشهور۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأیتم الهلال الخ)

تفسیر بالرائے حرام وگناہ ہے حدیث میں ہے

۴۳۱۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من قال فی القرآن (کتاب الله) برائه فاصاب فقد اخطأ۔ اخرجه ابوداؤد والترمذی و النسائی عن جندب رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا تو درستگی کے باوجود اس نے خطا کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۴، باب الکلام فی کتاب الله بلا علم)

رویت ہلال سے متعلق چند حدیثیں

۴۳۲۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلثین۔ اخرجه البخاری و نحوه مسلم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس کی گنتی پوری کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۲"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا الخ)

۴۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله امده لرویته۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا مدار رویت پر رکھا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۸"۔ (مسلم ۱/ ۳۳۹ [illegible] (عشر الخ)

۲۹ کو اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ دن پورے کرنا چاہئے یہ حکم بارہ مہینے کیلئے ہے

marfat.com

Marfat.com

۴۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتان مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا۔

مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا ۔ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی ۲۹ دن کا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۴"۔ (مسلم ۱/ ۳۴۸، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال الخ)

۴۳۶۔ حدیث میں ہے لاتقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تكملوا العدة. الحديث ۔ رواه ابوداؤد و النسائی۔

مہینے سے آگے مت نکلو (یعنی جلدی نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کر لو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۷" (ابوداؤد اول، ص ۳۱۸ باب اذا اغمی الشهر)

یوم شک میں عوام الناس کو روزہ رکھنا منع ہے

۴۳۷۔ حدیث میں ہے من صام يوم الشك فقد عصى ابالقاسم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم قاسم نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۹"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأيتم الهلال الخ)

Marfat.com

تعارف

طرق اثبات الهلال

(ثبوت رویت ہلال کے طریقے)

۲۵ر محرم الحرام ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ رویت ہلال شریعت میں کس طرح ثابت ہوتی ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں متعدد دلائل شرعیہ اور نو حدیثوں سے اس کے جواب کو جس انداز سے منقح فرمایا ہے وہ امام احمد رضا کی دقت نظر اور ان فقہی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ثبوت رویت ہلال کیلئے سات طریقے ارقام کئے ہیں۔

۱۔ خود شہادت رویت یعنی خود چاند دیکھنے والے کی گواہی۔ ہلال رمضان مبارک کے لئے ایک ہی مسلمان عاقل بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے۔

یہ اس صورت میں ہے کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو چاند کی جگہ ابر یا غبار ہو اور بحال صفائی مطلع اگر ویسا ایک شخص جنگل سے آیا یا بلندی پر تھا تو بھی ایک ہی کا بیان کافی ہو جائے گا ورنہ ایک جماعت عظیم چاہئے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے جس کے بیان سے خوب غلبہ ظن حاصل ہو جائے کہ ضرور چاند ہوا۔

باقی گیارہ ہلالوں کے واسطے مطلقاً ہر حال میں ضرور ہے کہ دو مرد عادل یا ایک مرد و عورتیں عادل آزاد جن کا ظاہری و باطنی حال تحقیق ہو کہ پابند شرع ہیں قاضی شرع کے حضور بلفظ اشہد گواہی دیں۔

اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام اس کا قائم مقام ہے جب کہ تمام اہل شہر سے علم فقہ میں زائد ہو اس کے حضور گواہی دیں، اور اگر کہیں قاضی و مفتی کوئی نہ ہو تو مجبوری کو اور مسلمانوں کے سامنے ایسے عادل دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا بیان بے لفظ اشہد بھی کافی سمجھا جائے گا۔

marfat.com

Marfat.com

ان گیارہ ہلالوں میں ہمیشہ یہی حکم ہے مگر عیدین میں اگر مطلع صاف ہو اور مسلمان رویت ہلال میں کاہلی نہ کرتے ہیں اور وہ دو گواہ جنگل یا بلندی سے نہ آئے ہوں تو اس صورت میں وہی جماعت عظیم درکار ہے۔

۲- شهادة علی الشهادة یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی، اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا انہوں نے اس کی گواہی دی، یہ وہاں ہے کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔

۳- شهادة علی القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گزاریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا دو شاہدان عادل اس گواہی و حکم کے وقت حاضر دار القضا تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام قاضی شرع یا وہ نہ ہو تو مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گزریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں ورود کا حکم دیا۔

۴- کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فصل مقدمات کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گزری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام و نشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی ہو اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۵- استفاضہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن برنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

جس جگہ ان جماعتوں نے آکر رویت ہلال کی خبر دیں وہاں کے لوگوں کے لئے ان کی خبروں سے روزہ یا عید وغیرہ کرنا جائز و درست ہے۔

۶- اکمال عدت یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہ متصل کا ہلال

Marfat.com

آپ ہی ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو کہ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

۷- علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے توپیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ہلال سے شمار کیا ہے۔ مگر یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے ۲۹ کی شام کو توپوں کے فیر صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہوا کرتے ہوں ورنہ توپوں کی آواز ثبوت ہلال کے لئے معتبر نہ ہوگی۔

ثبوت ہلال کے شرعی طریقے یہ ہیں ان کے سوا جس قدر طرق لوگوں نے ایجاد کئے محض باطل ومردود اور ناقابل قبول ہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آج کل جہال میں غلط طریقے جو زیادہ رائج ہیں وہ بھی سات ہیں۔

۱- حکایت رویت یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے اس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں۔

۲- افواہ، شہر میں خبر اڑ جاتی ہے کہ فلاں جگہ چاند ہوا جاہل اسے تواتر واستفاضہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ جس سے پوچھئے سنی ہوئی کہتا ہے ٹھیک پتہ کوئی نہیں دیتا یا منتہائے سند صرف دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔

۳- خطوط واخبار۔

۴- تار (اسی طرح ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن) یہ سب خط سے بھی زیادہ بے اعتبار ہیں۔

۵- جنتریوں کا بیان یا نوشتہ کہ فلاں دن پہلی ہے۔

۶- قیاسات وقرائن مثلاً چاند بڑا تھا روشن تھا دیر تک رہا تو ضرور کل کا تھا، آج بیٹھ کر نکلا تو ضرور پندرہویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہوگا، اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انتیس کا ہوگا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھر ان پر عمل، جہالت ونادانی کے سوا کچھ نہیں۔

۷- کچھ استقرائی کچھ اختراعی قاعدے۔ مثلاً رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی، رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی، اگلے رمضان کی پانچویں اس رمضان کی پہلی ہوگی، چار مہینے برابر تیس تیس کے ہو چکے ہیں یہ ضرور ۲۹ کا ہوگا، تین مہینے پے در پے ۲۹ کے ہوئے ہیں یہ ضرور تیس کا ہوگا۔

یہ ساری باتیں بلا دلیل ہیں اور یہ سب محض نامعتبر ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

طرق اثبات الھلال

رویت ہلال کے بارے میں چند احادیث کریمہ۔

۴۳۸۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوموا لرویتہ و افطرو الرویتہ۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔(مولف) (اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحدیث مشھور) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۳۔ طرق اثبات الھلال"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال الخ)

۴۳۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین

اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۴۔ طرق اثبات الھلال"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶،باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا الخ)

۴۴۰۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لانکتب و لانحسب۔رواہ الشیخان و ابوداؤد والنسائی وغیرھم عن ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔یعنی مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑجائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کرو۔(مولف) (نسائی اول، ص ۳۰۲۔ ذکر اختلاف علی یحیی الخ)

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۴۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس و الاضحی یوم اضحی الناس. اخرجہ الترمذی بسند صحیح عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیدالفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عیدالاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔(مولف) (ترمذی اول، ص ۱۶۵۔

Marfat.com

باب ماجأ فی الفطر الخ)

۴۴۲۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فطرکم یوم یفطرون و اضحاکم یوم تضحون۔ رواہ ابوداؤد و البیھقی بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسلمانوں کا روزہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، روز عرفہ سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۵۔ طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۸۔ باب اذا اخطأ القوم الھلال)

قربانی کے لئے بھی رویت ہلال ضروری ہے

۴۴۳۔اخرج ابوداؤد و الدار قطنی عن امیر مکۃ الحارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عھد الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ننسک للرویۃ فان لم نرہ و شھد شاھدا عدل نسکنا بشھادتھما۔ قال الدار قطنی ھذا اسناد متصل صحیح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی کہ ہم چاند دیکھ کر قربانی کریں، اگر چاند نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ گواہی دیں تو ان کی گواہی سے قربانی کرلیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۶، طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۹، باب شھادۃ رجلین علی رویۃ الخ)

قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے اس پر تین حدیثیں

۴۴۴۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعۃ انتفاخ الاھلۃ۔

قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے نکلیں گے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلاً و یقال ھو للیلتین۔

علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا کہا جائے گا کہ دو رات کا ہے۔ رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابوالبختری سعید بن فیروز سے ہے قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ قال ترأینا الھلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث و قال بعض القوم ھو

marfat.com

Marfat.com

marfat.com

Marfat.com

تعارف

البدور الاجلة في امور الاهلة

(رویت ہلال کے تفصیلی احکام)

قدیم مصنفین و مولفین نے جس طرح اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کے مغلق و دشوار ہونے کی وجہ سے خود ہی شرح لکھی اور کبھی حاشیہ بھی لکھا اسی طرح امام احمد رضا بریلوی نے بھی جب یہ رسالہ تصنیف کیا تو اس کے مندرجات عام فہم نہ ہونے کے باعث خود ہی اس کی شرح تصنیف کی اور اس کا نام "نور الادلة لبدور الاجلة" رکھا، لیکن شرح بھی بجائے خود ایک مستقل رسالہ ہونے کے سبب اسے بھی سہل اور عام فہم کرنے کی ضرورت تھی لہذا اس پر حاشیہ آرائی کی گئی اور اس کا نام "رفع العلة عن نور الادلة" رکھا گیا اس طرح یہ رسالہ شرح اور حاشیہ سے مزین و آراستہ ہے اور متن میں کسی حدیث کا اندراج تو نہیں ہے البتہ اس کی شرح میں چھ اور حاشیہ میں نو حدیثیں ہیں اس طرح اس رسالے میں کل پندرہ حدیثیں ہیں، اور متن و شرح اور حاشیہ کا مجموعہ جہازی سائز کے سترہ صفحات پر مشتمل ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے خداداد علم و فکر اور اصابت رائے سے مسئلہ رویت ہلال کو جن دلائل شرعیہ و عبارات فقہیہ سے ثابت و واضح کیا ہے وہ ان کی فقہی بصیرت کا عظیم شاہکار اور قوت استدلال کا بین ثبوت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں ہیئت داں اور نجومیوں کے بعض مخترعات و خود ساختہ اصولوں کا بھی رد بلیغ کیا ہے اور بعض عوامی وہم و خیالات کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل کے لئے اس رسالۂ نافعہ کو دو فصلوں پر منقسم کیا اور دونوں فصلوں کے مندرجات کو ہلال و قمر کے عنوان سے موسوم کر کے لکھا ہے۔

فصل اول : رویت ہلال کے حکم اور اس کے متعلق مسائل و فوائد میں، یہ فصل پندرہ ہلال پر مشتمل ہے۔

فصل دوم : ان امور میں جن کا دربارۂ تحقیق ہلال کچھ اعتبار نہیں، یہ فصل بیس قمر پر

marfat.com

Marfat.com

مشتمل ہے۔

اس محققانہ رسالہ میں رویت ہلال کے جن مسائل وفوائد پر بحث و تمحیص کی گئی ہے ان کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ ۲۹ر شعبان کو غروب آفتاب کے بعد ہلال رمضان، یوہیں ۲۹ر رمضان کو ہلال عید کی تلاش فرض کفایہ ہے۔

☆ ۲۹ر رجب کو ہلال شعبان، ۲۹ر شوال کو ہلال ذیقعدہ اور ۲۹ر ذیقعدہ کو ہلال ذی الحجہ کی تلاش بھی ضروری ہے۔

☆ اہل ہیئت و نجوم کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ عادل ہوں یا کثیر ہوں۔

☆ چاند کو بڑا دیکھ کر یہ کہنا کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی، ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا یہ محض خام خیال ہے۔

جس جگہ قاضی شرع نہ ہو تو وہاں کے لوگ کس کے حضور رویت ہلال کی گواہی دیں تو اس سلسلے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جہاں ریاست اسلامی ہیں ان بلاد میں جو عالم دین سنی المذہب سب سے زیادہ علم فقہ رکھتا ہو وہ بحکم شرع سردار مسلمانان ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی دینی باتوں میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے فتووں پر عمل کریں، تو چاند دیکھنے والے پر بھی واجب ہے کہ اس شب کو اس کے حضور حاضر ہو کر ادائے شہادت کرے اور جہاں کوئی عالم بھی نہ ہو تو مجمع مسلمین مثل مسجد جامع وغیرہ میں گواہی دیں۔

اور گواہوں ہوں کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم ہیں

عادل　　مستور　　فاسق

عادل :- وہ جو مرتکب کبیر یا خفیف الحرکات نہ ہو، اس کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے۔

مستور :- پوشیدہ حال جس کی کوئی بات مسقط شہادت معلوم نہیں، اس کی گواہی ہلال رمضان میں مقبول ہے۔

فاسق :- جو ظاہر اً بد افعال و بد کردار ہو، اس کی گواہی کہیں مقبول نہیں۔

Marfat.com

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاهله

شرح

نور الادلة للبدور الاجلة

چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۴۷۔ حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رأی الھلال صرف وجھہ عنہ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ مبارک اس کی طرف سے پھیر لیتے۔ رواہ ابوداؤد عن قتادۃ مرسلا و لاشواھد و سندہ ثقات۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شر کی چیز ہے افادہ المناوی فی التیسیر۔ اقول۔ یا یہ کہ کفار نے اس کی عبادت کی، اور شرع میں اسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دعا کرنی آئی تو پسندیدہ ہوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے مشابہت لازم نہ آئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۳، نور الادلہ"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۲۹۵، باب مایقول الرجل اذا رأی الھلال)

من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ہے

۴۴۸۔ ترمذی نسائی حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا یا عائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب۔

اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے، یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا و من شر غاسق اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۴، البدور الاجلہ"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۷۴، سورۃ المعوذتین)

رویت ہلال کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۴۹۔ صحیحین وغیرہما میں بطرق کثیرہ بست صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی کہ

marfat.com

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں صوموا لرویته و افطروا لرویته فان اغمی علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلثین۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال الخ)

۴۵۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انا امة امیة لانکتب و لا نحسب الشھر ھکذا و ھکذا و الشھر ھکذا و ھکذا۔

ہم امی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں، دونوں انگلیاں تین بار اٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا یعنی انتیس اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے ہر بار سب انگلیاں کھلی رکھیں یعنی تیس۔ رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، نور الادلة"۔ (نسائی اول، ص ۳۰۲، ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی کثیر الخ)

حدیث شریف میں نماز عشاء کی نسبت ہے

۴۵۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلیھا لسقوط القمر لثالثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھا کرتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۹ البدور الاجلة"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۰، باب وقت العشاء الاخرة)

مسئلہ قضا سے متعلق ایک حدیث پاک

۴۵۲۔ حضور اقدس عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیأ فلایاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔

تم میرے حضور اپنے مقدمات پیش کرتے ہو اور شاید تم ایک دوسرے سے زیادہ اپنی حجت بیان کرنے میں تیز زبان ہو تو میں جو سنوں اس پر حکم فرمادوں پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق سے کچھ حکم کروں وہ اسے نہ لے کہ یہ تو ایک آگ کا ٹکڑا ہے اس کے لئے قطع کرتا ہوں۔ رواہ احمد و الستة عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۰ البدور الاجلة"۔ (مسلم اول، ص ۷۶، باب بیان ان حکم الحاکم الخ)

Marfat.com

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاهلة

شرح

نورالادلة للبدور الاجلة

حاشية

رفع العلة عن نور الادلة

ہلال شعبان کی تلاش کے حکم پر ایک حدیث

۴۵۳۔ اخرج الترمذی فی الجامع و الحاکم فی المستدرك عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے لئے شعبان کی ہلالی تاریخیں شمار کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۷ رفع العلة"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۸ باب ماجاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان)

رویت ہلال کی دعائیں

۴۵۴۔ حدیث میں رویت ہلال کی بہت دعائیں آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (ی) الله اکبر الله اکبر الحمد لله لاحول و لاقوة الا بالله اللهم انی اسئلك من خیر هذا الشهر و اعوذبك من شر القدر و من شر یوم المحشر۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں اے اللہ میں تجھ سے اس مہینے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور قدر اور یوم محشر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۵۔ (طب) عن عبادة بن الصامت هلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقك۔

اے خیر و رشد کے چاند میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ (مولف) "فتاوی

marfat.com

Marfat.com

رضویہ، ج ۴، ص ۳۷۵ د رفع العلة" (ابوداؤد، ۲/ ۲۹۵، ب مایقول الرجل اذا رای الهلال)

۴۵۶۔(د) عن قتادة بلاغا اللهم انی اسئلك من خير هذا، اللهم انی اسئلك من خير هذا الشهر و خير القدر و اعوذبك من شره۔

اے اللہ میں اس مہینے اور قدر کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۷۔ (طب) عن رافع بن خديج باسناد حسن اللهم اهله علينا باليمن و الايمان و السلامة و الاسلام۔

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے خیر و برکت اور امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کا چاند بنا دے۔ (مولف) (ترمذی، ۲/ ۱۸۳، ب ما یقول عند رؤیة الهلال)

۴۵۸۔ (ق ت ك حب) عن طلحة بن عبيد الله باسناد حسن و التوفيق لما تحب و ترضى (حب) عن طلحة (اطب) عن ابن عمر و السكينة و العافية و الرزق الحسن (سن) عن حذير السلمى مرسلا ربى و ربك الله۔

اور ایسے اعمال کی توفیق مانگتا ہوں جو تجھے محبوب و پسند ہیں، اور سکون و عافیت اور رزق حسن مانگتا ہوں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (مولف)

۴۵۹۔ (امی ت ك حب) عن طلحة (طب) عن ابن عمر الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا و عن قتادة بلاغا (سن) عن عبدالله بن مطرف اسئلك من خير هذا الشهر و نوره و بركته و هداه و طهوره و معافاته (سن) مثله اللهم ارزقنا خيره و نصرة و بركته و فتحه و نوره و نعوذبك من شرو شر مابعده مومص عن على موقوفا۔

میں اس مہینے کی بھلائی، اس کا نور، اس کی برکت و ہدایت، طہارت و عافیت، اور اس کی فتح و نصرت مانگتا ہوں اور ان سب اور ان کے مابعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۷۵ د رفع العلة"

رمضان و ذوالحجہ کے چاند سے متعلق ایک حدیث

۴۶۰۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شهر ان لا ينقصان شهر عيد رمضان و ذو الحجه، دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، دونوں عید کے مہینے رمضان اور ذی الحجہ، رواہ الامام احمد و الستة عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعض علماء نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے، صحیح بخاری میں ہے عن محمد

Marfat.com

لا یجتمعان کلاهما ناقص، امام سراء نے فرمایالا ینقصان جمیعا فی سنة واحدة، امام حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاان نقص رمضان تم ذوالحجة و ان نقص ذوالحجة تم رمضان.

رمضان ۲۹ کا ہوگا تو ذوالحجہ ۳۰ کا اور ذوالحجہ انتیس کا ہوگا، رمضان تیس کا۔ اور اس معنی کی مویدوہ حدیث ہے جو

۴۶۱۔ بطریق زید بن عتبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ شهرا عید لایکونان ثمانیة و خمسین یوما۔

عید کے دونوں مہینے ۵۸ دن کے نہیں ہوتے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۳، رفع العلة"۔(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب شهرا عید لاینقصان) (مسلم اول، ص ۳۴۹، باب بیان معنی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا الخ)

marfat.com
Marfat.com

تعارف

تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلاۃ و الصیام

(نماز اور روزے کے فدیہ کی مقدار کا بیان)

۱۰ر صفر ۱۳۱۶ھ کو بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور جزئیات فقہیہ سے مرصع و مشحون یہ محققانہ رسالہ تصنیف فرمایا جو ان کی جودت فکر پر شاہد عدل ہے، ہم جملہ سوال و جواب کا خلاصہ بطور اختصار س و ج کے عنوان سے ذیل میں تحریر کر رہے ہیں۔

س۔ نماز و روزے کا فدیہ کیا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج۔ ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ یا کفارہ میں ایک مسکین کی خوراک یا ایک شخص کا صدقۂ فطر ہے اور یہ سب گیہوں سے نیم صاع اور جو سے ایک صاع ہے، اور ایک صاع کا وزن دو سو ستر تولے ہے۔

س۔ گیہوں اور جو کے علاوہ دیگر غلوں کا اعتبار صاع کے حساب سے ہوگا یا نہیں؟

ج۔ گندم و جو کے سوا دیگر غلہ کسی قسم کا دیا جائے اس میں وزن کا کچھ لحاظ نہ ہوگا بلکہ اسی ایک صاع جو یا نیم صاع گندم کی قیمت ملحوظ رہے گی اگر اس کی قیمت کی قدر ہے تو کافی ہے ورنہ ناکافی۔

س۔ فدیۂ صوم اگر کسی کے ذمہ بہت سا باقی ہو تو وہ کل بیک وقت ادا کرے یا بدفعات مختلفہ، اور متعدد روزوں کا فدیہ ایک ہی دن ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ فدیۂ صوم و صلاۃ بیک دفعہ ایک ہی شخص کو دینا جائز ہے اور بدفعات مختلفہ الگ الگ شخصوں کو بھی روا۔

س۔ مصارف فدیہ کون کون ہیں اور یہ سید کو دے سکتے ہیں یا نہیں اور اقرباء میں جو لوگ غریب و نادار ہیں ان کو دینے کا حکم ہے یا نہیں؟

ج۔ فدیہ کا مصرف صدقۂ فطر و کفارہ یمین و سائر کفارات و صدقات واجبہ کے مثل ہے، سید یا ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور جو صاحب فدیہ کی اولاد میں ہے یا صاحب فدیہ جس کی اولاد میں ہے انہیں

Marfat.com

نہیں دے سکتے۔

س۔ غلہ دینا بہتر ہے یا اس کی قیمت؟

ج۔ قیمت افضل ہے مگر قحط میں کھانا دینا بہتر ہے۔

س۔ اگر کسی غریب و مفلس کے ذمہ روپیہ قرض ہے اور وہ فدیہ لینے کا مستحق ہے تو اسے قرض کا روپیہ فدیہ میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ دین و قرض معاف کر دینے سے فدیہ مطلقاً ادا نہ ہوگا جبتک وصول کر کے فدیہ میں نہ دیں۔

س۔ فدیہ ادا کرتے وقت زبان سے کہنا ضروری ہے یا صرف نیت کافی ہے؟

ج۔ دینے والے کی نیت کافی ہے لفظ کی حاجت نہیں۔

س۔ شیخ فانی اور موتی کے فدیہ میں کیا کوئی فرق ہے؟

ج۔ حیات و ممات میں مقدار فدیہ یکساں ہے لیکن شیخ فانی اور موتی کے فدیہ کی ادائگی اور اس کے وجوب میں متعدد فرق ہیں۔ (تفصیل اس رسالہ میں مذکور ہے)

س۔ غیر شیخ فانی اگر اپنی زندگی ہی میں قضا شدہ روزوں کا فدیہ دینا چاہے تو وہ روزے اس سے ساقط ہوں گے یا نہیں؟

ج۔ غیر فانی اپنی زندگی میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ اس پر قضا فرض ہے اور پیش از قضاء اگر قضاء آجائے تو فدیہ کی وصیت واجب ہے۔

س۔ موتی کے ذمہ اگر روزہ باقی رہ گیا تو اس کے وارث یا اقرباء اس کے بدلے میں روزہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ کوئی کسی کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ مردہ ہو یا زندہ۔

مسائل فدیہ کی تفصیلات پر مشتمل یہ رسالہ مبارکہ دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حدیث

تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلاۃ و الصیام

کوئی کسی کے بدلے میں نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو اس کی فرضیت ساقط نہ ہوگی

۴۶۲۔ حدیث شریف میں ہے لایصوم احد عن احد ولایصلی احد عن احد ۔

اخرجہ النسائی فی سنتہ الکبریٰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کوئی کسی کے بدلے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۱

تفاسیر الاحکام"

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے تو روزے معلق رہتے ہیں

۴۶۳۔ حدیث میں ہے صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۶۷"

اللہ کے قرض سے متعلق ایک حدیث

۴۶۴۔ حدیث میں ارشاد ہوا فدین اللہ احق ان یرضی۔

اللہ کا قرض رضامندی یعنی ادا کر دینے کا زیادہ مستحق ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۹۸"

اگر کوئی حالت جنابت میں روزہ رکھے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل و نقص نہیں آتا ہے

اس پر دو حدیثیں

۴۶۵۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جبکہ نہاتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری اول ص ۲۵۸، باب الصائم یصبح جنبا)

۴۶۶۔ صحیح مسلم و موطا مالک و سنن ابی داؤد و نسائی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ماتقدم وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال (واللہ) انی ارجو (لارجو) ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی (البیع).

marfat.com

Marfat.com

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی اور میں سن رہی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خود ایسا کرتا ہوں اس نے عرض کی حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ عزوجل نے ہمیشہ کے لئے پوری معافی عطا فرمادی ہے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سے زیادہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے۔ یعنی اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۵"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۵، من اصبح جنبا فی شہر رمضان)

عبادت کی پانچ چیزیں

۴۶۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **خمس من العبادة قلة الطعم والقعود فی المساجد والنظر الی الکعبة والنظر الی المصحف والنظر الی وجه العالم.**

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا اور مسجد میں بیٹھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه (کنزالعمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

۴۶۸۔ دار قطنی وغیرہ کی روایت یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **خمس من العبادة النظر الی المصحف والنظر الی الکعبة والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم وهی تحط الخطایا والنظر فی وجه العالم.**

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں مصحف کو دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور ماں باپ کو دیکھنا اور زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۶"۔ (کنزالعمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

دعا کے بارے میں ایک حدیث

۴۶۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے **الدعاء مخ العبادة۔**

دعاء مغز عبادت ہے رواہ الترمذی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷"۔ (ترمذی دوم ص ۱۷۵ باب ماجاء فی فضل الدعاء)

Marfat.com

تعارف

ھدایۃ الجنان باحکام رمضان

(صبح صادق و صبح کاذب اور سحر و افطار کے مسائل کا بیان)

۷ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ میں نقشۂ سحر و افطار اور مسائل رمضان سے متعلق ایک اشتہار حاضر خدمت کیا گیا کہ آیا یہ نقشہ اور مسائل درست ہیں یا نہیں؟

سائل کا ارسال کردہ اشتہار اگرچہ شامل رسالہ نہیں ہے لیکن امام احمد رضا بریلوی کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشتہار بہت کثیر اغلاط پر مشتمل تھا۔

چنانچہ امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں علم توقیت کے ذریعہ جہاں صبح صادق اور صبح کاذب کی معرفت کرائی اور خود کے ایجاد کردہ سات نقشوں کے ذریعہ سے صبح صادق و صبح کاذب کی پہچان بتائی، وہیں پر اشتہار کے غلط و نادرست مندرجات کی ۳۰ وجوہات سے گرفت کی ہے اور ایک صحیح جواب دلائل شرعیہ کی روشنی میں ارقام فرمایا ہے۔

اور صبح صادق و کاذب کی پانچ طریقوں سے انتہائی صحت کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔ ۲۴ صفحے کے اس جلیل القدر رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ صبح کاذب و صادق کی شناخت و معرفت شرعاً کتنی اہم ہے اور وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے اور اس میں مسائل سحر و افطار کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اور اس رسالۂ نافعہ میں صرف دو حدیث مبارکہ شریک تحریر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

ھدایۃ الجنان باحکام رمضان

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے

۴۷۰۔ ابوداؤد دارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ.

جسے بے علم فتویٰ دیا گیا اس کا وبال فتویٰ دینے والے پر۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۲۲ ھدایۃ الجنان"۔(ابوداؤد دوم ص ۵۱۵، باب التوقی فی الفتیا)

ثبوت رویت ہلال کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۴۷۱۔ حدیث کریب کہ انھوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ میں دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے کریب نے کہا کیا آپ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویت و حکم پر اکتفا نہ کریں گے فرمایا لاھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے (مولف) صفائے مطلع کی صورت میں ائمہ ایک کی گواہی نہیں مانتے ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی بنا پر نہ مانی ہو اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم تو بے نصاب شہادت ثابت ہو ہی نہ سکتا تھا منہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۳۲ ھدایۃ الجنان"(مسلم ۱/ ۳۴۸، باب بیان ان لکل بلد رویتھم الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

مومن نجس نہیں ہے

۴۷۲۔ شیخین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعدنا فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد فقال این کنت یا اباھریرۃ فقلت لہ فقال سبحن اللہ یا اباھریرۃ ان المومن لاینجس.

(ایک سفر میں) حالت جنابت میں میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوئی حضور نے میرا ہاتھ پکڑا میں حضور کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حضور بیٹھ گئے پھر میں نے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے پڑاو پر آیا اور غسل کر کے جب واپس آیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے واقعہ بتایا فرمایا سبحان اللہ اے ابوہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷" (بخاری اول ص ۴۲، باب عرق الجنب وان المسلم لاینجس، مسلم اول ص ۱۶۲، باب الدلیل علی ان المسلم الخ)

تعجیل افطار اور تاخیر سحری مستحب ہے

۴۷۲۔ (جب آفتاب تمام وکمال ڈوبنے پر یقین ہو جائے فوراً روزہ کا افطار سنت ہے)

حدیث میں فرمایا لاتزال امتی بخیر ماعجلوا الفطر واخروا السحور.

ہمیشہ میری امت خیر سے رہے گی جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کریں۔ مگر اتنی جلدی جائز نہیں کہ غروب مشکوک ہو اور افطار کر لے یا سحری میں اتنی دیر لگائے کہ صبح کا شک پڑ جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۴۹"

کھجور یا چھوہارے یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے

۴۷۳۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں بسند حسن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان

marfat.com

Marfat.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات لتمیرات وان لم تکن تمیرات فحسا حسوات من ماء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قبل کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرماتے

(مولف) (ترمذی ص ۵۰ ... مستحب عند الافطار)

دعائے افطار پر مشتمل ایک حدیث

۳۷۴۔ ابو داؤد عن معاذ بن زهرة انه بلغه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلی رزقك افطرت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت عرض کرتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۱" (ابوداؤد اول ص ۳۲۲ باب القول عند الافطار)

Marfat.com

تعارف

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

(دعائے افطار بعد افطار پڑھنے کا بیان)

۱۵ ار رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ میں سوال پیش ہوا کہ دعائے افطار بعد افطار پڑھی جائے یا قبل افطار ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دلائل کثیرہ وافراہ سے ثابت کیا کہ افطار کی دعا بعد افطار پڑھنا ہی احوط وانسب ہے۔

پھر پانچ اعتبارات لفظیہ وعرفیہ سے بھی واضح کیا کہ بعد افطار ہی دعا پڑھنا چاہئے کہ یہ زیادہ لائق وپسندیدۂ رب عزوجل ہے۔ اور متعدد وجوہ ونصوص سے اپنے موقف کی تائید وتوثیق اور نفس مسئلہ کی صراحت ووضاحت کرنے کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

یہ اس مسئلہ میں اخیر کلام ہے کہ امید کرتا ہوں یہ تحقیق وتفصیل اس تحریر کے غیر میں نہ ملے۔

دلائل شرعیہ سے مملو اس گرانقدر اور وقیع رسالہ میں ۱۲۱ احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے کے بعد وہ دعائیں پڑھتے تھے جو مندرجہ ذیل احادیث میں مذکور ہیں۔

۴۷۵۔ ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی عن معاذ بن زہرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے کہ اسی نے میری اعانت فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۴۷۶۔ ابن السنی نے کتاب مذکور اور طبرانی نے معجم کبیر اور دار قطنی نے سنن میں موصولاً یوں تخریج کی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال اللھم لک صمنا وعلی رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا تو قبول فرما کہ تو سنتا جانتا ہے۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۴۷۷۔ نیز حدیث ابی داؤد ونسائی ودار قطنی وحاکم وغیرہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت فرماتے تھے کہ پیاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۳ العروس المعطار"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۱، باب القول عند الافطار)

Marfat.com

تعجیل افطار کے استحباب پر مشتمل ایک حدیث

۴۷۸۔ رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ان احبی (احب) عبادی الی اعجلهم فطرا.

مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔ رواہ الامام احمد والترمذی وحسنه وابنا خزیمة وحبان فی صحیحیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه تعالیٰ وتقدس۔(ترمذی اول ص ۱۵۰، باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

غروب آفتاب وقت افطار ہے

۴۷۹۔ الحاکم وصححه عن سهل بن سعد والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنهما وهذا حدیث سهل قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا فاوفی علی شئی فاذا قال غابت الشمس افطر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو کسی آدمی کو حکم فرماتے کہ بلندی سے آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ کہتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرمالیتے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار"

۴۸۰۔ ولفظ حدیث ابی الدرداء امر رجلا یقوم علی نشز من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر.

ابودرداء کی حدیث میں ہے کہ قریب غروب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر کھڑا ہو کر آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرماتے۔(مولف)

۴۸۱۔ وفی کشف الغمة عن جمیع الامة الامام العارف سیدی عبدالوهاب الشعرانی قدس سره الربانی کانت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها تقول رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاها فی فیه.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت روزہ میں دیکھا کہ چھوہارا لے کر غروب شمس کا انتظار فرماتے جب سورج ڈوب جاتا تو چھوہارا تناول فرمالیتے۔(مولف)

marfat.com
Marfat.com

تسبیح فاطمہ

۴۸۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے تسبحون دبر کل صلاۃ عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا.

ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ، اور دس بار اللہ اکبر کہتے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب الدعاء بعد الصلاۃ)

اللہ اکبر کہنے کے بارے میں تین حدیثیں

۴۸۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا.

جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار" (بخاری دوم، ص ۴۲۰، باب التسبیح اذا ھبط وادیا)

۴۸۴۔ حدیث بخاری یکبر علی کل شرف

ہر بلندی پر تکبیر کہتے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع)

۴۸۵۔ صحیحین میں ہے عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا غائبا ولکن تدعون سمیعا بصیرا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا دیکھتا ہے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبۃ)

بہترین دعا اور بہترین ذکر کے بارے میں دو حدیثیں

۴۸۶۔ جامع ترمذی میں ہے عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الدعاء دعاء عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو

Marfat.com

علی کل شئی قدیر. قال الترمذی حدیث حسن غریب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کی دعا ہے اور اس سے بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے نبیوں نے فرمائی وہ یہ ہے لاالہ الا اللہ الخ۔ (مولف) "فتاویٰ رضوی ج۴ ص ۲۵۵، العروس المعطار" (ترمذی دوم ص۱۹۹، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتعوذہ الخ)

۴۸۷۔ ترمذی نسائی ابن ماجۃ ابن حبان حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ حسنہ الترمذی وصححہ الحاکم.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر لاالہ الااللہ اور افضل دعاء الحمد للہ ہے۔ (مولف) (ابن ماجۃ دوم ص۲۷۸، باب فضل الحامدین، (ترمذی دوم ص۱۷۶، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

روزے کی جزاء کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۴۸۸۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: الصوم لی وانا اجزی بہ۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں یا میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص ۲۵۵، العروس المعطار"۔ (نسائی اول ص۳۰۸، فضل الصیام الخ)

روزہ دار کو افطار کرانے کی فضیلت پر مشتمل چند احادیث کریمہ

۴۸۹۔ ابن خزیمۃ فی صحیحہ ومن طریقۃ البیھقی وابوالشیخ ابن حبان فی الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فضائل شھر رمضان قال من فطر فیہ صائما کان مغفرۃ لذنوبہ وعتق من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شئی قالوا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم. الحدیث.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے فضائل میں فرمایا کہ جو رمضان میں روزہ دار کو افطار کرائے تو گناہوں سے اس کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی ہو جائے گی اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہوگا بغیر

marfat.com

Marfat.com

کسی نقصان کے جتنا اس کو ہوگا، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا نہیں ہے کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ (مولف)"فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۶، العروس المعطار"

(ترمذی ۱/ ۱۶۶، باب ماجاء فی فضل من فطر صائما)

۴۹۰۔ وفی روایة ابی الشیخ فقلت یا رسول الله افرأیت من لم یکن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأیت ان لم یکن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأیت ان لم یکن عنده قال فشربة من ماء.

اور ایک روایت میں ہے کہ میں (سلمان فارسی) نے عرض کی یارسول اللہ اس کے لئے کیا حکم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے فرمایا مشت بھر کھانا ہی سہی، میں نے عرض کی اگر اس کے پاس روٹی کا لقمہ بھی نہ ہو حضور نے فرمایا کہ پانی ملا ہوا دودھ ہی سہی، پھر میں نے عرض کی اگر وہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دینا۔ (مولف)"فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

(الترغیب والترھیب ۲ / ۱۴۴، الترغیب فی اطعام الطعام)

۴۹۱۔ وفی حدیث ابی داؤد وغیره بسند صحیح عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة.

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عباد کے یہاں تشریف لائے انھوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا حضور نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا اور ملائکہ نے تم کو دعائے رحمت و مغفرت دی (مولف)(ابوداؤد دوم ص ۵۳۸، باب فی الدعاء لرب الطعام)

۴۹۲۔ وفی لفظ افطرنا مرة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقربوا الیه زیتا فاکل واکلنا حتی فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة وافطر عندکم الصائمون.

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ افطار کیا تو زیتون پیش کیا گیا تناول کے بعد حضور نے فرمایا کہ تمہارا کھانا ابرار نے کھایا اور فرشتوں نے دعائے مغفرت کی اور روزہ داروں نے افطار کیا۔ (مولف)(مشکوۃ ص ۳۶۹، باب

Marfat.com

الضیافة الفصل الثانی)

روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا پیش کرے تو وہ کیا کرے ؟.

۴۹۳۔الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی احدکم طعامہ وھو صائم فلیقل بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحنک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم.

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا (وقت افطار) پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہے بسم اللہ والحمد للہ الخ۔(مولف)

دعائے افطار

۴۹۴۔ حدیث طبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال بسم اللہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے بسم اللہ اللھم الخ۔(مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

بیت الخلاء کی دعاء

فی حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواہ الائمۃ احمد والستۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو فرماتے اللھم انی اعوذبک الخ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار" (بخاری دوم ص ۹۳۶، باب الدعاء عند الخلاء)

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۵۔ بیہقی و شعب الایمان اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً روایت کی فی رجب یوم و لیلة من صام ذلك اليوم و قام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقين من رجب و فيه بعث الله تعالىٰ محمدا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو اور وہ ۲۷ رجب ہے اسی تاریخ کو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قال البیهقی منکر۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۷"

۴۹۶۔ نیز ابن سنی میں بطریق ابان بن عیاش حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعاً مروی فی رجب ليلة يكتب للعامل فيها حسنات مائة سنة و ذلك لثلث بقين من رجب فمن صلى فيه اثنتى عشر ركعة يقراء فى كل ركعة فاتحة الكتاب و سورة من القرآن و يتشهد فى كل ركعة و يسلم فى آخرهن ثم يقول سبحن الله و الحمد لله و لااله الا الله و الله اكبر مائة مرة و يستغفر مائة مرة و يصلى على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مائة مرة و يدعو لنفسه بما شأ من دنياه او آخرته و يصبح صائما فان الله يستجيب دعاءه كله الا ان يدعو فى معصية۔

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں بعد سلام سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر سو بار استغفار سو بار درود سو بار اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے

marfat.com

Marfat.com

اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔قال البیھقی ھو اضعف من الذی قبلہ قال ابن حجر فیہ متھمان۔

۴۹۷۔فوائد نہاد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و دعا عند افطارہ کانت کفارۃ عشر سنین۔

۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اسناد ہ منکر۔

۴۹۸۔جزء ابی معاذ مروزی میں بطریق شہر بن حوشب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا وھو الیوم الذی ھبط فیہ جبریل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرسالۃ۔

جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور وہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔(فضائل اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔منہ۔"فتاوی رضویہ، ج۴، ص۶۵۸"

دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت

۴۹۹۔صوم وغیرہ اعمال صالحہ کے لئے بعد رمضان مبارک سب دنوں سے افضل عشرۂ ذی الحجہ ہے۔حدیث میں ہے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ تعالیٰ من ھذہ الایام (العشر) قالوا یا رسول اللہ و لا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجلا خرج بنفسہ و مالہ ثم لم یرجع من ذلك بشیء۔

ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور نہ راہ خدا میں جہاد، فرمایا اور نہ راہ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنی جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔رواہ البخاری و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ و الطبرانی فی الکبیر بسند جید و البیھقی کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما و الطبرانی فیہ بسند صحیح عن ابن مسعود و البزار فی مسندہ بسند حسن و ابویعلی بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحہ عن جابر عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔(ترغیب اول، ص

Marfat.com

۱۵۸۔ باب ماجاً فی العمل فی ایام العشر)(بخاری اوّل، ص: ۱۳۲، باب فضل العمل فی ایام التشریق)

۵۰۰۔ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام احب الی اللہ تعالیٰ ان تعبد (یتعبد) لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھابقیام لیلۃ القدر۔

اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں ان کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و البیھقی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۹"۔(ترمذی اول، ص ۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)

صوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فضیلت پر تین حدیثیں

۵۰۱۔ الائمۃ الستۃ الا البخاری عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ قال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔(مولف)(مسلم اول ص ۳۶۸، باب استحباب صیام ثلثۃ ایام الخ)

۵۰۲۔ ولابی یعلی بسند صحیح عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صام یوم عرفۃ غفرلہ ذنب سنتین متتابعین.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے پے در پے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔(مولف) (الترغیب والترھیب ۲ / ۱۱۲، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

۵۰۳۔ وللطبرانی بسند حسن والبیھقی واللفظ لہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صیام یوم عرفۃ کصیام الف یوم.

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کے مثل ہے۔ (مولف)(الترغیب والترھیب

Marfat.com

۲/۱۱۲،الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

صوم عرفہ وصوم عاشوراکی فضیلت پر دوحدیثیں

۵۰۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه وسنة خلفه ومن صام عاشوراء غفرله سنة. رواه الطبرانی بسند حسن فی معجمه الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه.

جس نے یوم عرفہ کاروزہ رکھااس کے اگلے پچھلے دوسال کے گناہ معاف ہوگئے۔اور جس نے عاشوراء (دسویں محرم) کاروزہ رکھااس کے ایک سال کے گناہ معاف ہوگئے۔(مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۶۵۹"(الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۲،الترغیب فی صیام یوم عرفة)

۵۰۵۔الطبرانی فی الکبیر والصغیر عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند لابأس به عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة. (یوما)

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب تیس نیکیاں ہیں(مولف) (الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۳، الترغیب فی صیام شهر الله المحرم)

صوم نفل میں سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں

۵۰۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان.

رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کی وجہ سے۔رواہ الترمذی واستغربه والبیهقی فی الشعب وفیه صدقة بن موسیٰ۔"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۶۵۹"(الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۷،الترغیب فی صوم شعبان)

۲۷رجب کے روزہ کی فضیلت وبرکت پر ایک حدیث پاک

۵۰۷۔ حدیث موقوف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ستین شهرا.

جو ۲۷رجب کاروزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے پانچ برس کے روزوں کا ثواب لکھے۔

"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۶۶۰"

سالانہ وماہانہ اور ہفتہ وارانہ چند روزوں کے فضائل

۵۰۸۔ شش عید وایام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب لاتا ہے،

marfat.com

Marfat.com

اور روزہ دو شنبہ وروزہ پنج شنبہ وروزہ چہار شنبہ وپنج شنبہ کہ دوزخ سے آزاد ہیں وروزہ چہار شنبہ وپنج شنبہ وجمعہ کہ جنت میں گوہر ویاقوت وزبرجد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنج شنبہ یا شنبہ بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۶۰" (الترغیب والترہیب ۲ / ۱۱۰، ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶، کتاب الصوم)

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

۵۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ معی۔

رمضان مبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۰"۔ (الترغیب والترہیب ۲ / ۱۸۲ الترغیب فی العمرۃ فی رمضان)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

(حرمین طیبین میں سکونت کرنے کا بیان)

۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ والدین اور اولاد کو چھوڑ کر حرمین شریفین میں سکونت اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا نے بھی اس کا مدلل و مفصل جواب زبان عربی میں تحریر کیا جیسا کہ آپ کا طریقہ ہے کہ سوال جس زبان اور جس نہج پر ہوتا ہے اسی زبان و بیان اور اسی انداز سے اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں یہ ان کی شان تحقیق و تدقیق کی اونیٰ مثال ہے، لہذا اس سوال کے جواب میں انھوں نے احادیث مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اقوال ائمہ اور ارشادات فقہاء سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین میں سکونت و بود و باش اختیار کرنا محمود و پسندیدہ کام نہیں ہے کہ وہ غایت ادب و احترام اور نہایت اجلال و اکرام کا مقام ہے، اگر وہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ کے مماثل ہے تو وہاں کا ایک گناہ بھی تو سو ہزار کے برابر ہے۔

اور بعض ائمہ نے سکونت کے جواز بلا کراہت کا قول کیا ہے، لیکن امام احمد رضا نے حرمین طیبین میں مجاورت کے مکروہ ہونے کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور امامنا الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا ہے کہ اجازت والدین کے باوجود حرم کعبہ میں سکونت و مجاورت بہتر نہیں، اور اگر والدین کی رضا نہ ہو یا اولاد صغار و مفلس و محتاج ہوں تو بدرجہا اولیٰ وہاں ہجرت کر جانا ناجائز و ممنوع ہوگا۔

مسئلہ سکونت حرمین پر اس تحقیقی رسالے میں ۱۸ احادیث شامل مضمون ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال

۵۱۰۔ اخرج احمد والشیخان وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلوٰۃ علی وقتھا قلت ثم ای قال برالوالدین قلت ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی پھر فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (مولف) (بخاری اول ص ۷۶، باب فضل الصلوۃ لوقتھا)

والدین کی رضاجوئی کی اہمیت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ اخرج الترمذی وابن حبان والحاکم والطبرانی عن عبداللہ بن عمرو والبزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالدین وسخط الرب فی سخط الوالد، ولفظ البزار الوالدین فی الموضعین.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۳، صیقل الرین"۔ (ترمذی دوم ص ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی خدمت جہاد کے برابر ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۵۱۲۔ اخرج احمد والستۃ الا ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ومسلم وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجھاد فقال احی والداک قال نعم قال

Marfat.com

ففیهما فجاهد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر جہاد کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہیں تو حضور نے فرمایا کہ انھیں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ (مولف)(بخاری اول ص ۴۲۱، باب الجهاد باذن الابوین)

۵۱۳۔ اخرج مسلم فی روایة له عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال فهل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاهما حی قال فتبتغی الاجر من الله تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے ہجرت وجہاد پر بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوں حضور نے فرمایا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے اس آدمی نے عرض کیا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں حضور نے فرمایا تو کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کہ اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۳۱۳، کتاب البر والصلة والادب)

۵۱۴۔ واخرج ابو داؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه بلفظ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال جئت ابایعك علی الهجرة وترکت ابوی یبکیان قال فارجع الیهما فاضحکهما کما ابکیتهما.

انہیں سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں حضور نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ پھر انہیں اس طرح ہنساؤ جس طرح تم نے انھیں رلایا ہے۔ (مولف)(ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان)

۵۱۵۔ اخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال هل لك احد

marfat.com

Marfat.com

بالیمن قال ابوای قال اذنالك قال لا قال فارجع الیهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا فبرهما.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت شریفہ میں آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے اس نے کہا کہ میرے والدین ہیں حضور نے فرمایا ان دونوں نے تم کو اجازت دے دی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں حضور نے فرمایا کہ تم والدین کے پاس جا کر اجازت مانگو اگر وہ اجازت دیدیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۴ صیقل لربن" ۔(ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو الخ)

۵۱۶۔ اخرج النسائی وابن ماجة والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم والطبرانی باسناد جید عن معاویة بن جاهمة ان جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه جاء الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اردت ان اغزو وقد جئتك استشیرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند (تحت) رجلیها.

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مقدسہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے حضور مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو حضور نے فرمایا کیا تمہاری ماں ہے انھوں نے عرض کیا کہ ہاں میری ماں موجود ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی خدمت لازم کرلو کیونکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مولف) (نسائی دوم، ۵۳، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے اس پر دو حدیثیں

۵۱۷۔ ولفظ الطبرانی قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استشیره فی الجهاد فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما.

اور طبرانی کے لفظ یہ ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ کروں تو حضور نے فرمایا کیا تمہارے

Marfat.com

ہیں میں نے عرض کیا ہاں فرمایا کہ دونوں کی خدمت لازم کرلو کیونکہ جنت دونوں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مولف)(الترغیب والترھیب ۳/۳۱۶،الترغیب فی برالوالدین)

۵۱۸۔ اخرج هذا اعنی الطبرانی عن طلحة بن معوية السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت یا رسول الله انی ارید الجهاد فی سبیل الله قال امك حیة قلت نعم قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الزم رجلیهما فثم الجنة.

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا عزم رکھتا ہوں فرمایا تمہاری ماں زندہ ہیں میں نے کہا ہاں حضور نے فرمایا ان کے قدموں کو لازم کرلو یعنی ان کی خدمت کرو کہ جنت وہیں ہے(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۷۶ صیقل الرین "۔(الترغیب والترھیب ۱/۳۱۶، الترغیب فی برالوالدین)

مومن کامل کی معرفت پر ایک حدیث

۵۱۹۔اخرج البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما (اصل میں بیاض ہے) الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر من هجر ما نهی الله تعالیٰ عنه.

مومن کامل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو منہیات سے باز رہے۔(مولف) (بخاری ۱/۶ باب المسلم من سلم الخ)

فقیہ عالم راہ راست سے نہیں بہک سکتا بخلاف جاہل عابد کے کہ اس کا بہکنا ممکن ہے

۵۲۰۔ اخرج الترمذی وابن ماجة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔(مولف) (ترمذی دوم ص ۹۷، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ابن ماجہ اول ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

جریج راہب نے ماں کی پکار کا جواب نہیں دیا اس پر ایک حدیث

۵۲۱۔ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال لو کان جریج الراهب فقیها

Marfat.com

ه عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولی من عبادة ربه۔ اخرج الحسن بن سفیان فی مسنده
ع والحکیم المولیٰ الترمذی فی نوادره وابن قانع فی معجمه والبیهقی فی شعب الایمان عن
ث شهر بن حوشب عن حوشب بن یزید عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جریج راہب اگر فقیہ عالم ہوتا تو جان لیتا کہ ماں کی پکار پر لبیک کہنا اپنے رب کی نفل عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی ایک مرتبہ جریج عبادت میں مشغول تھا کہ اس کی ماں نے آکر آواز دی جریج نے جواب نہیں دیا تو اس کی ماں نے بددعا کردی کہ اے اللہ جریج کا منہ کالا کردے اس کے بعد ایک فاحشہ عورت نے اس پر بدکرداری کا الزام لگادیا تھا۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۵ صیقل الرین "۔ (کنزالعمال ص ۵۵ ج ۲۲)

توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں حدیث میں ہے

۵۲۲۔ اخرجه احمد والترمذی وابن ماجة والحاکم عن انس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد آدم تو خطاکار ہیں لیکن ان خطاکاروں کے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷، صیقل الرین "۔ (ابن ماجۃ دوم ص ۳۲۳، باب ذکر التوبة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۲۳۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم فقهه (ای ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما) فی الدین . اخرجه الشیخان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ اس (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دین میں فقیہہ بنادے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷ صیقل الرین "۔ (بخاری اول ص ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

۵۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه الکتاب۔ اخرجه الشیخان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ ان (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو علم دے دے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷ صیقل الرین "۔ (بخاری اول ص ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

مکہ معظمہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا حدیث میں ہے

۵۲۵۔ عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما من بلدة یواخذ العبد فیها بالهمة

Marfat.com

قبل العمل الا مكة.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس میں گناہ کرنے سے پہلے صرف عزم گناہ پر مواخذہ ہو۔ (مولف)

ساکنان مکہ کے بارے میں ایک حدیث پاک

۵۲۶۔وقال سعید بن المسیب للذی جاء من اهل المدینة یطلب العلم ارجع المدینة فانا نسمع ان ساکن مکة لایموت حتی یکون الحرم عنده بمنزلة الحل لما یستحل من حرمها.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ سے حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ لوٹ جائے کہ ہم نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ کا باشندہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ حرم ان کے نزدیک حل کے مثل ہو جائے گا کہ وہ حرم کو حل تصور کرے گا۔ (مولف)

مکہ میں گناہ سرزد ہو جانے کے بارے میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان

۵۲۷۔وعن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خطیئة اصیبها بمکة اعز علی من سبعین خطیئة بغیرها.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکہ کا ایک گناہ زیادہ بھاری ہے دوسری جگہ کے ستر گناہوں سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۸، صیقل الرین"

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

کسی عورت کو غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لامرأۃ ان تومن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا مع ذی رحم محرم یقوم علیھا.

حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا بھی سفر کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔ یعنی بچہ یا مجنون یا بے غیرت فاسق نہ ہو ایسا اگر محرم ہو تو اس کے ساتھ بھی سفر حرام ہے کہ اس سے حفاظت نہ ہو سکے گی یا نا حفاظتی کا اندیشہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۲" (الترغیب والترھیب ۴/ ۷۲ ترھیب المرأۃ ان تسافر)

مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے

۵۲۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے وہ لبیک کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود علیک حتی ترد مافی یدیک.

نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت مقبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھوں میں ہے واپس نہ دے دے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۵" (الترغیب والترھیب ۲/ ۱۸۱، الترغیب فی النفقۃ فی الحج)

مدینہ کی افضلیت پر ایک حدیث پاک

۵۳۰۔ طبرانی کی حدیث ہے المدینۃ افضل من مکۃ.

مکہ سے مدینہ افضل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۷" (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۱۳)

Marfat.com

تعارف

انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ

(آداب سفر مقدمات حج احکام حج احرام طواف اور طریقہ حج وغیرہ کا بیان)

حج کے احکام و مسائل میں ۳۵ صفحات پر مبسوط یہ رسالۂ مبارکہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر و بیشتر رسائل کا حال ہے کہ وہ کسی نہ کسی استفتاء کا جواب ہوتے ہیں، بلکہ یہ آپ کے بعض احبا کی طلب پر ایک مستقل تالیف ہے چنانچہ خود وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"یہ چند حرف ہدایت حجاج کے لئے ہیں، ان میں اکثر کتاب مستطاب "جواہر البیان شریف تصنیف لطیف اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا و مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب قادری برکاتی قدس سرہ الشریف سے التقاط کئے ہیں۔"

"۳ شوال ۱۳۲۲ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادۂ حج ہے، بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے آمین"

اس رسالۂ عجالہ میں چھ فصلیں ہیں اور ایک وصل اور ہر فصل و وصل کے مندرجات نمبروار ذکر کئے گئے ہیں۔

فصل اول : آداب سفر و مقدمات حج میں، اس میں ۴۸ ہدایات و نصیحتیں ہیں۔

فصل دوم : احرام اور اس کے احکام اور داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد حرام میں۔ اس میں ۲۰ مسائل و قواعد شرعیہ ہیں۔ اور مسئلہ نمبر ۹ کے ضمن میں ان ۵۳۰ چیزوں کا ذکر ہے جو حالت احرام میں کرنا حرام و ممنوع ہیں۔

فصل سوم : طواف و سعی صفا و مروہ کا بیان، اس میں ۳۶ ہدایات و طریقے ہیں جو حاجیوں کے لئے قابل لحاظ ہیں۔ اور اس فصل میں ایک نقشہ کے ذریعہ سے مسجد حرام، مقام

marfat.com

Marfat.com

ابراہیم، باب السلام، باب الصفا، تمام محلوں کے مقامات رکن شامی و عراقی، ملتزم و سنگ اسود، چاہ زمزم اور صفا و مروہ وغیرہ سمجھا گیا ہے اور ہر ایک کی تفصیل و تعیین بھی کی گئی ہے۔

فصل چہارم: منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف، اس میں ۲۴ مسائل و ترتیبات ہیں۔

فصل پنجم: منیٰ و مزدلفہ و باقی افعال حج میں، اس میں ۵۷ طریقہ حج و زیارت وغیرہا مذکور ہیں۔

فصل ششم، جرم اور ان کے کفارے، اس فصل میں ۶۰ مسائل و تہدیدات ہیں ان میں سے بعض کے ارتکاب سے دم لازم ہوگا اور بعض سے صدقہ۔

فصل ہفتم: حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس وصل میں روضۂ کریم کے ۴۰ آداب و فضائل کا بیان ہے۔

مسائل حج و احرام اور طواف وغیرہ پر مشتمل اس مفید عوام و خواص جلیل القدر رسالے میں ۸ حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

Marfat.com

احادیث

انوار البشارۃ فی مسائل الحج و الزیارۃ

ایک آدمی کو تنہا سفر کرنا منع ہے

۵۳۱۔ حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۹۱ انوار البشارۃ"۔ (مشکوۃ ۲/ ۳۳۹، باب آداب السفر الفصل الثانی)

درود پاک پڑھنے کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا یکفی همك ویغفر لك ذنبك. ایسا (جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے گا) کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۰۱ انوار البشارۃ"

آب زمزم کے بارے میں تین حدیثیں

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارۃ"۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۴۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کھ بھر کر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۵۔ حدیث چاہ زمزم میں نظر کرنا دافع نفاق ہے۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارۃ"

ایک مفید و نافع دعاء

۵۳۶۔ حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخشدوں گا غم دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہے (دعا یہ ہے) اللهم انك تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سوالی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللهم انی اسئلك ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ماکتت لی

marfat.com

Marfat.com

ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم الراحمین.

الٰہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخش دے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے ملتزم سے لپٹ کر دعاء کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۵۳۷۔ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں یا واجد یا ماجد لاتزل عنی نعمة انعمتها علی.

اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

"فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۰۲۔ انوار البشارۃ"

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت و برکت

۵۳۸۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔"

فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۲۲۷ انوار البشارۃ "(الترغیب والترھیب ۲/ ۲۱۵، الترغیب فی الصلاۃ فی المسجد الحرام)

Marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد پنجم

قواعد شرعیہ وفقہی جزئیات ومسلمات کا عظیم وجلیل شاہکار "فتاوی رضویہ جلد پنجم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محققانہ وفاضلانہ بصیرت، فکر رسا اسلوب تحقیق اور نادر انداز استدلال کا واضح وروشن ثبوت ہے۔

اس فقہی انسائیکلوپیڈیا کے مضامین کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، اور کتاب الحدود والتعزیر پر مشتمل ہیں۔

کتاب النکاح : میں ۵۵۰ مسائل شرعیہ پر علمی وتحقیقی بحث کی گئی ہے اور اس میں یہ ابواب ہیں :

باب المحرمات : باب الولی، باب الکفاءۃ فی النکاح، باب المھر، باب الجھاز، باب نکاح الکافر، باب المعاشرۃ اور باب القسم۔

کتاب الطلاق : کے ضمن میں ۳۷۴ مسائل شرعیہ مذکور ہیں اور اس میں یہ ابواب ہیں۔

باب الکنایہ، باب التعلیق، باب الایلاء، باب الخلع، باب الظھار، باب العدۃ، باب الحداد (سوگ)، باب النسب، باب الحضانۃ (پرورش) اور باب النفقہ۔

کتاب الایمان : کے تحت ۴۳ مسائل اور دو ابواب ہیں۔ باب النذر، باب الکفارہ۔

کتاب الحدود والتعزیر میں ۳۵ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح یہ جلد ۱۰۰۲ تحقیقی وعلمی فتووں پر مبسوط ومشحون ہے۔

مذکورہ ابواب کے علاوہ ضمناً اس جلد میں فقہ کے ہزارہا مسائل ودیگر فوائد مزید ہیں جو ۴۷ مختلف عنوانات کے تحت زینت افروز تصنیف ہو رہے ہیں۔ یعنی :۔

نماز، روزہ، حج، جنائز، حیض، رضاع، رجعت، لعان، عنین، عتاق، سیر، شرکت، وقف، بیوع، قرض کفالت، قضا، رسم الافتاء والمفتی، شہادۃ، وکالت، دعوی، اقرار، صلح، امانت، عاریت،

marfat.com

Marfat.com

ہبہ، اجارہ، ولاء، اکراہ، ہجر، غصب، ضمان، تقسیم، مزارعہ، ذبح، حظر واباحت، اشربہ، رہن، فرائض، عقائد، تفسیر، فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ، تاریخ، فضائل ومناقب، مہمات، اور ردوہابیہ و غیرھم من المبتدعین۔

اور زیر تبصرہ اس جلد میں معلومات افزااور انتہائی وقیع وگرانقدر دس رسائل علمیہ بھی شامل تحریر ہیں، اور جو ۳ رسائل دستیاب نہ ہونے کے سبب شریک اشاعت نہیں ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں:

۱-حق الاحقاق فی حادثۃ من نوازل الطلاق۔ (حالت غصہ میں طلاق دینے کا بیان)

۲- الکاشف الدھاق باضافۃ الطلاق۔ (اضافت طلاق کا بیان)

۳- الجواھر الثمین فیما ینعقد بہ الیمین۔ (انعقاد قسم کا بیان)

میں نے جملہ دس رسائل میں سے ۷ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اپنے مقام پر آئے گا اور جن ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱-عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار، (مجرد اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے بیس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں اور کتب مذہب کی نصوص وعبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ مرد وزن کے مجرد اقرار سے انعقاد نکاح دیانۃ ثابت نہ ہوگا، اگرچہ قضاء ثابت ونافذ ہو جائے گا، یعنی جن الفاظ سے کسی امر کی خبر مقصود ہو ان سے نکاح منعقد نہ ہوگا، انعقاد نکاح کے لئے لفظ انشاء وعقود کا ہونا ضروری ہے جب کہ دو شاہد بھی ان کی اس گفتگو کو عقد نکاح سمجھیں۔

۲- البسط المسجل فی امتناع الزوجۃ بعد الوطی للمعجل۔ (مہر کے لئے وطی کے بعد بھی زوجہ کو منع نفس کا حق ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر مہر معجل کے عوض نکاح ہو پھر وطی وتصرف بھی ہو جائے تو اس کے باوجود زوجہ کو اختیار ہے کہ جب تک مہر معجل وصول نہ کرلے اپنے آپ کو تسلیم نہ کرے اور اس طرح منع نفس سے وہ ناشزہ ونافرمان بھی نہ ہوگی، پھر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالیشان سے اس مسئلہ کی مزید تائید و توثیق کی گئی ہے۔

۳- رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق۔ (طلاق کے کنائی الفاظ کے بیان میں)

اس رسالے میں طلاق بائن ورجعی کے کثیر الفاظ شمار کئے گئے ہیں، یعنی ۱۲۵ ایسے الفاظ

Marfat.com

مذکور ہیں کہ اگر طلاق کی نیت ہو تو ان سے طلاق بائن واقع ہو گی، اور ۳۵ وہ الفاظ ہیں جن سے بغیر نیت کے بھی طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور ۳۷ طلاق رجعی کے الفاظ ہیں کہ بغیر نیت کے طلاق رجعی واقع ہو گی اور ۲۰ الفاظ سے بحالت نیت طلاق رجعی پڑے گی، اس طرح کل الفاظ طلاق ۲۵۳ ہوتے ہیں کہ ۱۶۰ الفاظ سے طلاق بائن پڑے گی اور ۹۳ سے طلاق رجعی۔

اور اختتام رسالہ میں ۹۸ الفاظ طلاق کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

اور یہ محققانہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک نادر الوجود شاہکار ہے کہ الفاظ طلاق پر مشتمل ایسا جامع بیش بہا مجموعہ شاذ ہی دیکھنے کو ملے، اور یہ رسالہ نافعہ ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس جلد کے حاشیہ پر کثیر علمی نکات و متعدد فوائد فقہیہ جو مذکور ہیں وہ تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت ابوالبرکات محمد محی الدین مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں۔

اور یہ بے عدیل و مثیل مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۹۹۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد کے جملہ رسائل و مسائل میں ۱۸۰ احادیث مبارکہ کا بر محل حاجت و مناسبت، شمول مصنف کی فاضلانہ و محدثانہ شان کا مظہر ہے فلله در المصنف علیه الرحمة و اجزه عنا خیرا کثیرا۔

marfat.com

Marfat.com

تعارف

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

(ہندو بنگالہ میں نکاح کے غلط مراسم کا ازالہ)

جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ کو الگ الگ مقامات سے ایک ہی نہج کے دو سوالات آئے جن کا ماحصل یہ ہے کہ ہندوستان و بنگال (بنگلہ دیش) میں نکاح کے جو طریقے رائج ہیں کہ اجازت کسی کے لئے لی جاتی ہے، نکاح خواں کوئی اور ہوتا ہے یا سرے سے عورت شرم و حیاء کے سبب اذن دیتی ہی نہیں خاموش رہتی ہے یا پھر روتی ہے تو شرعاً نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو فاضلانہ و محققانہ جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

"اگر عورت عاقلہ بالغہ ہے تو اس کا اذن شرعاً معتبر و درست ہے، اور دوشیزہ کا سکوت و خاموش رہنا بھی اذن کے مترادف ہے مگر یہ اسی وقت ہے جب کہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی"

"اور مذہب راجح پر یہ نکاح، نکاح فضولی ہوتے ہیں، اور نکاح فضولی کو مذہب حنفی میں باطل جاننا محض جہالت و نادانی ہے بلکہ باجماع حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت اصیل پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے نافذ ہو جائے اور رد کر دے تو باطل ہو جائے"۔

"پھر اجازت جس طرح قول سے ہوتی ہے یونہی اس فعل یا حال سے بھی ہو جاتی ہے جس سے رضامندی سمجھی جائے اور ہمارے بلاد میں جب یہ طریقہ نکاح رائج و معلوم ہے کہ وکیل خود نہ پڑھائے گا بلکہ دوسرے سے پڑھوائے گا تو کہہ سکتے ہیں کہ حسن اذن میں دوسرے کو اذن دینے کا بھی عرفاً اذن مل جانا ثابت ہے، اور وکیل کو جب اذن توکیل ہو تو بیشک اسے اختیار ہے کہ خود پڑھائے یا دوسرے کو اجازت دے"

اس کے علاوہ مسئلہ کی اور بہت ساری شقیں، شرطیں اور قیدیں ذکر کرتے ہوئے، نکاح کے اذن و استیذان اور فضولی و اصیل و وکیل کے احکام کا تفصیلی بیان اور عقدہ مسئلہ کا حل کچھ اس

Marfat.com

خوبصورتی سے فرمایا ہے کہ سبحن اللہ۔

جہاں نکاح فضولی کو باطل کہنے والوں کی خوب خبر لی ہے وہیں نکاح فضولی معلوم یا مظنون خرابیوں کی نشاندہی بھی کی ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمائی ہیں۔ بالجملہ یہ رسالہ حضرت مصنف کی فضیلت و وسعت نظر، استحضار جزئیات و اخروی و خیر خواہی امت مرحومہ پر شاہد عدل ہے۔ اور سولہ صفحے کے اس رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

بالغہ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جائے گی .

۱-قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم البکر تستاذن فی نفسها و اذنها صمتها. رواه احمد و الستة الا البخاری عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ بالغہ سے اذن لیا جائے گا اور اس کا سکوت بھی اذن ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۰۳۔ ماحی الضلالة" (مسلم اول، ص ۴۵۵، باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل انتم تارکولی صاحبی۔

تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے ؟ (مولف) یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ باتیں ہو گئیں پھر میں نے نادم ہو کر ان سے کچھ معذرت طلب کی لیکن انہوں نے معذرت طلب کرنے سے انکار کر دیا، یہ سن کر حضور نے تین بار ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور کی بارگاہ میں آگئے ان کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا، حضور کو رنجیدہ دیکھ کر حضرت عمر دوزانو بیٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں ان سے زیادہ قصوروار ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری و مدد کی فهل انتم تارکولی صاحبی، تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے ؟ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۱۴۔ ماحی الضلالة۔ (بخاری ار ۷ ۵۱، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

جھوٹی گواہی دینے کی ہولناک وعیدوں پر مشتمل تین حدیثیں

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں عدلت شهادة الزور الا شراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله.

جھوٹی گواہی خدا کے ساتھ شریک کرنیکی برابر کی گئی جھوٹی گواہی خدا کے لیے شریک بتانے کے ہمسر ٹھہرائی گئی جھوٹی گواہی خدا کا شریک ماننے کے ساتھ کی گئی۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن خریم بن فاتك رضی الله تعالٰی عنه۔(ابوداؤد دوم ص۵۰۶، باب فی شهادة الزور)

۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الا انبئکم باکبر الکبائر قول الزور او قال شهادة الزور.

کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ سب کبیروں سے بڑا کبیرہ کونسا ہے۔ بہتوٹ کی بات یا فرمایا جھوٹی گواہی۔رواہ الشیخان عن انس رضی الله تعالٰی عنه۔(بخاری اول ص ۳۶۲،باب ماقیل فی شهادة الزور الخ)

۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لن تزول قدما شاهد الزور حتی یوجب الله له النار.

جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ رواہ ابن ماجة والحاکم وصحح سنده عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما۔" فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۱۳۴"(ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۷۳، باب شهادة الزور)

مسلمان کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لینا جائز نہیں

۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه.

marfat.com

Marfat.com

مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی دلی مرضی کے لے لے۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ص ۵۹۱ ج ۶

ظلم وگناہ پر اعانت کرنا حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام۔

جو کسی ظالم کے ساتھ چلا اس کی مدد کرنے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے وہ بیشک اسلام سے نکل گیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۵" (کنز العمال ص ۲۸۴ ج ۳)

شہادت کے متعدد طریقے پر ایک حدیث

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید۔

جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے گھر والوں کے بچانے میں مارا جائے وہ شہید۔ اخرجہ الائمۃ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحاحھم عن سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۶" (نسائی دوم ص ۱۷۲ من قاتل دون دینہ)

تجدید ایمان امر محمود ہے اس پر دو حدیثیں

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم۔

بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بسند حسن والحاکم فی المستدرک عن عمرو بسند صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ (کنز العمال ص ۲۳۴ ج ۱)

۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جددوا ایمانکم اکثروا من قول لا الہ الا اللہ۔

اپنے ایمان تازہ کرو لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ابی

marfat.com

Marfat.com

ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (مسند احمد ص ۳۷۳ ج ۳)

بے حضور دو گواہ نکاح فاسد ہے

۱۱۔ حدیث میں فرمایا الزوانی اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ۔

زناکار ہیں جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۵"

(ترمذی ا ۱۳۰، باب ماجاء لا نکاح الا ببینۃ)

ولیمہ بعد نکاح سنت ہے

۱۲۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاۃ۔

ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ دونوں معنی محتمل ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۹۰" (بخاری دوم ص ۷۷۷، باب الولیمۃ ولو بشاۃ، مسلم اول ص ۴۵۸، باب الصداق وجواز کونہ الخ)

کافروں سے دینی کام میں مدد لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانستعین بمشرک.

اخرجہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۱۷" (ابن ماجہ دوم ص ۲۰۸، باب الاستعانۃ بالمشرکین)

غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح دینا شرعاً منع ہے حدیث میں ہے

۱۴۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن السوم علی سوم اخیہ والخطبۃ علی خطبۃ اخیہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کے نرخ پر دوسرے کو نرخ کرنے اور کسی کے منگیتر کو نکاح کا پیام دینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۱" (مسلم اول ص ۴۵۴، باب تحریم الخطبۃ علی خطبۃ اخیہ الخ)

قسم توڑنے کی ایک صورت

۱۵۔ اخرج الامام احمد ومسلم فی صحیحہ والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیات الذی ھو خیر ولیکفر عن یمینہ

marfat.com

Marfat.com

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں درباۂ قسم حکم دیا ہے کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۲" (مسلم دوم ص ۴۸ باب ندب من حلف یمینا فرای الخ)

تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

۱۶۔ حدیث میں ہے یا علی لاتؤخر ثلثا الصلاۃ اذا حانت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا. او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

اے علی تین باتوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جبکہ وقت آجائے اور نماز جنازہ میں جبکہ حاضر ہو اور عورت کے نکاح میں جبکہ اس کا کفو ملجائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (ترمذی اول ص ۲۰۶، باب ماجاء فی تعجیل الجنازۃ)

خطبہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۷۔ خطبہ میں مطلقاً قیام افضل ہے مگر خطب ناقلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں۔ حدیث میں ہے۔ ابن جریر عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا اومعرورم التیمی قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصعد المنبر قعد دون مقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اوصیکم بتقوی اللہ واسمعوا و اطیعوا من ولاہ.

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر وہاں قعود فرمایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک رہتے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں تقوی کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم سنو اور ان کی اطاعت کرو جن کو اللہ نے تمہارے امر کا والی بنایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۸"

بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں

۱۸۔ حدیث مشہور ہے لاتنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا۔

کسی عورت کا اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔ (مولف) (یعنی جب تک عورت نکاح یا عدت میں ہے اس وقت تک اس کی پھوپھی اور خالہ سے اس کے شوہر کو نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۸۵" (مسلم ۱/ ۴۵۳، باب تحریم الجمع بین المرأۃ الخ)

Marfat.com

غیر شرعی شرطین باطل وفاسد ہیں

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مابال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فھو ردوان کانت مائة (مرة). شرط شرط اللہ احق واوثق. (رواہ الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا)

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں اگرچہ سو بار لگائے تو وہ مردود ہے صرف اللہ کی شرط حق اور لائق وثوق ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۰۷" (ترمذی دوم ص ۳۳، باب ماجاء فی الرجل یتصدق الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کو علم سکھاتے ہیں

۲۰۔ حدیث میں فرمایا انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم. رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم سب کو علم سکھاتا ہوں (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (مسند احمد ص ۹۴ سم ج ۲)

شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۲۱۔ حدیث میں ارشاد ہے لانکاح الا بولی وشاھدی عدل۔

ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی نابالغہ کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے اور زندہ دو گواہوں کی گواہی تو وہ سب کے لئے شرط ہے) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۱۰" (ترمذی ۱/۱۲۹، باب ماجاء لانکاح الا بولی)

جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا معشر الشبان (الشباب) من استطاع منکم الباء ة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء.

اے گروہ جوانان تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ نکاح پریشان نظری

marfat.com

Marfat.com

وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں کہ کسر شہوت نقصانی کردیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۱۴۷" (بخاری دوم ص ۷۵۸، باب من لم یستطع فلیصم)

مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے

۲۳۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالات فی المہور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیۂ کریمہ وآتیتم احدٰھن قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا اللھم کل احد افقه من عمر حتی المخدرات فی المحال.

اے اللہ ہر ایک عمر سے زیادہ جانتا ہے یہاں تک کہ پردہ نشین خواتین بھی۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۱۹۴"

کنیز کی تعلیم وتادیب اور اسکی تزویج کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رجل کانت له امة فغذاها فاحسن غذاءها ثم ادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها وتزوجها فله اجران.

یعنی جو کوئی کنیز رکھتا ہے اسے کھلائے پھر ادب سکھائے اور بہتر سکھائے اور علم پڑھائے اور خوب پڑھائے پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے وہ شخص دوہرا ثواب پائے۔ رواہ الائمة احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (بخاری اول ص ۳۰، باب تعلیم الرجل امته واھله، ابن ماجہ اول ص ۱۳۲، باب ترجمہ یعتق منه الخ)

جانور یا انسان کسی پر بے وجہ شرعی لعنت کرنی جائز نہیں

۲۵۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوا دیا کہ ملعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۴۰"

متعہ پہلے جائز تھا پھر روز خیبر حرام ہو گیا

۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں حدیث سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھاالناس انی کنت آذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ عزوجل قد حرم ذلك الی یوم القیمة.

اے لوگو میں نے پہلے تمہیں اجازت دی تھی عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اور اب بیشک اللہ عزوجل نے اسے حرام فرمادیا قیامت تک۔(مسلم اول، ص ۴۵۱، باب نکاح المتعة الخ)

۲۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن متعة النساء یوم خیبر و عن (اکل) لحوم الحمر الانسیة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔(مسلم اول، ص ۴۵۲، باب نکاح المتعة الخ)

۲۸۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال انما کانت المتعة فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدة لیس له بها معرفة فیتزوج المرأة بقدر مایری انه یقیم فتحفظ له متاعه(متاعا) وتصلح له شانه (شینه) حتی اذا نزلت الآیة الا علی ازواجهم اوماملکت ایمانهم قال ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام.

متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لئے عقد کرلیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اس کے کاموں کی درستی کرتی جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بی بیوں اور کنیزوں کے اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔(ترمذی اول ص ۲۱۳، باب ماجاء فی نکاح المتعة)

۲۹۔ حازمی کتاب الناسخ والمنسوخ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی غزوۂ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر الیهن وقال من هولاء النسوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے انہیں دیکھا فرمایا یہ عورتیں کون ہیں قلنا یا رسول اللہ نمتعنا منهن ہم نے عرض کی یارسول اللہ ان سے ہم نے متعہ کیا ہے قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فینا خطیبا فحمد اللہ واثنی

marfat.com

Marfat.com

علیه ثم نهی عن المتعة.

یہ سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسارۂ مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا خطبہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۳"

جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے

۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یحرم من الرضاعة مایحرم من الولادة. رواہ الجماعة الا ابن ماجة عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا.

جو ولادت سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۲"

(بخاری دوم ص ۷۶۴، باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم الخ) (مسلم اول ص ۴۶۶ کتاب الرضاع)

Marfat.com

تعارف

ہبۃ النسا فی تحقق المصاہرۃ بالزنا

(زنا سے ثبوت مصاہرت کا بیان)

۲ر شوال المکرم ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر ہو گئی تو ضرورت طلاق ہے یا نہیں؟

جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے نظریہ حنفیہ کے مطابق صرف حکم حرمت لکھنے پر قناعت نہیں کی بلکہ نظریہ حنفیہ کی حقانیت کے اثبات اور تائید و تقویت میں نصوص کتاب و سنت کا اور عبارات کتب فقہ و اقوال ائمہ کا انبار لگا دیا چنانچہ آیۃ کریمہ حرمت مصاہرت کے متعلق حضرت مجیب ارشاد فرماتے ہیں "اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسیطرح صحبت کی اگرچہ بلا نکاح اگرچہ بروجہ حرام اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی۔ یہی ہمارے ائمہ کرام واکابر صحابۂ کرام وجماہیر ائمہ تابعین واکابر مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب و موقف ہے۔ مگر مخالفین مثلاً بعض شافعیہ وغیر مقلدین کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اور وہ دلیل میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ لایحرم الحرام الحلال یعنی حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا یہ حدیث سخت ضعیف وساقط اور ناقابل احتجاج ہے اور اس کے راوی اسحٰق بن ابی فروہ پر کلام کرتے ہوئے متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ محدثین کے نزدیک یہ متروک ہے پھر اپنے حنفی موقف و مسلک کی تائید و حمایت میں چند حدیثیں پیش کیں اور واضح کیا کہ جس طرح وطی حلال سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح وطی حرام وزنا سے بھی۔

لہذا حرمت مصاہرت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا یعنی اس حرمت کے پیدا

marfat.com

Marfat.com

ہونے سے مرد وزن کو جدا ہو جانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا زائل و فسخ کر دینا فرض ہو جاتا ہے مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہو جاتا، یہاں تک کہ شوہر جب تک متارکہ نہ کرے اور بعد متارکہ عدت نہ گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کرلے، اور قبل متارکہ شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے۔

ولہذا ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کہے جائیں وہ طلاق نہیں بلکہ متارکہ کہلاتے ہیں اگرچہ بلفظ طلاق ہوں، اور اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو وہ صحیح النسب ہے اور ماں باپ دونوں کی وارث بھی۔ لیکن زن و شو آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

غرضیکہ حرمت مصاہرت کے ثبوت و تحقیق پر مشتمل نو صفحے کے اس رسالے میں سات حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

Marfat.com

احادیث

ھبة النسأ فی تحقق المصاھرة بالزنا

جس طرح نکاح سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح زنا سے بھی ہو جاتی ہے کہ حرمت کے لئے نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا بلکہ مناط حرمت مطلقاً وطی ہے اس پر چند حدیثیں

۳۱۔ ابن حبان کتاب الضعفاء میں ہے حدثنا الحسن بن سفین نا اسحاق بن بھلول نا عبدالله بن نافع نا المغیرة بن اسمعیل بن ایوب بن مسلمة عن عثمان بن عبدالرحمن عن ابن شھاب الزھری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنھا قالت سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل یتبع المرأة حراما اینکح ابنتھا او یتبع الابنة حراما اینکح امھا فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحرم الحرام الحلال انما یحرم ماکان بنکاح حلال .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے، یا بیٹی سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا حرمت تو وہی وطی لاتی ہے جو نکاح حلال سے ہو (یہ روایت ضعیف بلکہ موضوع ہے لہذا واجب الترک ہے چنانچہ امام احمد رضا آگے فرماتے ہیں کہ۔ مولف) ابن حبان نے اسے روایت کر کے کہا عثمان بن عبدالرحمن ھو الوقاصی یروی عن الثقات الاشیاء الموضوعات لایجوز الاحتجاج به۔ یہ عثمان بن عبدالرحمٰن وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کر دیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳ ۲ ھبة النسأ"

۳۲۔ سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں آئی حدثنا یحیی بن معلی بن منصور ثنا اسحق بن محمد الفروی ثنا عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنھما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لایحرم الحرام الحلال۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعل حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (مولف)

marfat.com

Marfat.com

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۸" ھبۃ النساء (ابن ماجہ اول ص ۱۴۶ باب لایحرم الحرام الحلال)

۳۳۔ فتح القدیر میں ہے قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت بامرأۃ فی الجاھلیۃ افانکح ابنتھا قال لا اری ذلک ولا یصح ان تنکح امرأۃ تطلع من ابنتھا علی ما تطلع علیہ منھا.

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں فرمایا میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ بیٹی کی اس چیز پر مطلع ہو جس چیز پر اس کی ماں کی مطلع تھا۔ (فتح القدیر ۳/ ۱۲۹ کتاب النکاح)

۳۴۔ اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من نظر الی فرج امرأۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا وبنتھا.

جو کسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں۔

۳۵۔ دوسری حدیث میں ہے ملعون من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا.

ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

۳۶۔ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ.

جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

۳۷۔ نیز مصنف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے فی الذی یزنی بام امرأتہ قال حرمتا علیہ۔

یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام ہو گئیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۵۱ ھبۃ النساء"

Marfat.com

حدیث

فتاوٰی رضویہ جلد پنجم

قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں حدیث میں ہے

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء. رواه احمد والترمذی والحاکم عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه ورجاله رجال مسلم.

بیشک دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں (ما یلیق بشانہ) وہ جس طرح چاہتا ہے اسے بدلتا ہے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۲۵۴" (ترمذی دوم، ص ۳۶، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

(بد عقیدوں سے نکاح کی ممانعت کا بیان)

ربیع الاول شریف ۱۳۱۶ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ سنیہ عورت کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع؟ اس سوال کے ساتھ جو جواب مرقوم ہے وہ دس جلیل القدر و مقتدر علمائے بدایوں و بہار کے دستخطوں سے مزین و آراستہ ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں ثابت و واضح کیا کہ وہابی ہو یا رافضی، جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے خالص ہے، اگرچہ صورت، صورت سوال کی عکس ہو کہ مرد سنی ہو اور عورت وہابیہ، بہر دو صورت ایسا نکاح شرعاً نادرست اور ممنوع و گناہ ہے پھر بد مذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے چھ دلیلیں قائم کی گئی ہیں اور ہر دلیل کے ضمن میں پہلے آیات قرآنیہ پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا نکاح ناجائز و حرام ہے۔

اس کے علاوہ متعدد وجوہ سے وہابیہ نجد کے کفریات و باطل عقائد طشت از بام کئے گئے ہیں۔

اور اخیر میں امام احمد رضا نے تحریر فرمایا ہے کہ

"الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بد مذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا۔

اور اس رسالۂ حقہ کے جلوۂ تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی استقامت فی الدین کی کتنی اعلیٰ منزلوں پر فائز تھے اور وہ عوام مسلمین کو ہر لحظہ کتنا پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے۔ اور آپ کے سینہ میں کیسا درد مند و ناصح قوم و ملت دل تھا؟ اور یہ منصفانہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۰ حدیثیں شامل اولہ ہیں۔

Marfat.com

احادیث

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے

۳۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امرء قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان کان کما قال و الا رجعت علیه۔

جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (مسلم اول، ص ۵۷۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیه الخ)

۴۰۔ صحیحین وغیرھا میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے لیس من دعا رجلاً بالکفر او قال عدوالله و لیس کذلك الا عاد علیه۔

جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔

"فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۵۹" ازالة العار۔ (مسلم اول، ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من الخ)

زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان للزوج من المرأة لشعبة ماهی لشیٔ۔

عورت کے دل میں شوہر کے لئے جو راہ ہے کسی کے لئے نہیں۔ رواه ابن ماجة و الحاکم عن محمد بن عبدالله بن جحش رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۵۔ باب ماجأ فی البکأ علی المیت)

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب۔

آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ رواه الائمة احمد و الستة

marfat.com

Marfat.com

الا ابن ماجة عن انس و الشیخان عن ابن مسعود ز احمد و مسلم عن جابر و ابوداؤد عن ابی ذر و الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی هریرة و ابی موسیٰ وغیرهم رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۵ ازالة العار" (بخاری دوم، ص ۹۱۱، باب علامة الحب فی الله الخ) (مسلم دوم، ص ۳۳۲، باب المرء مع من احب)

بدمذہبوں سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث

۴۳۔ حدیث صحیح صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایاهم لایضلونکم و لایفتنونکم۔

گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۰ باب النهی عن الروایة الخ)

عورت نرم دل اور کسی بات میں جلد اثر پذیر ہوتی ہے

۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رویدك یا انجشة بالقواریر۔

اے انجشہ ان شیشیوں کو مہلت دو۔ یعنی ایک قافلے میں حضرت انجشہ حدی خوانی کر رہے تھے جس میں بعض ازواج مطہرات بھی تھیں تو حضور علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا اور عورات کو بروجہ نزاکت قارورہ سے تشبیہ دی۔ (مولف) (بخاری دوم، ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

عورت دین اور عقل میں ناقص ہوتی ہے اور یہی حدیث کا ارشاد ہے کہ

۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدین فرمایا ہے۔ (بخاری اول، ص: ۴۴، باب ترك الحائض الصوم)

محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے حدیث میں ہے

۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حبك الشیٔ یعمی و یصم۔

محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبدالله بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۹۹۔ باب فی الهوی)

غور و فکر کے بعد دوستی اختیار کرو

۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم

Marfat.com

من یخالل۔

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ترمذی دوم، ص ۶۳، باب من البر و الصلۃ)

قلب کو قلب کہتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ مقلب ہوتا ہے۔

۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ۔

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۲، ازالۃ العار" (ابن ماجہ اول، ص ۱۰، باب فی القدر)

عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے

۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعظم الناس حقا علی المرأۃ زوجھا۔ عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے۔ رواہ الحاکم و صححہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷" ازالۃ العار۔ (کنز العمال، ص ۲۳۶، ج ۲۱)

شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق و لو کان من قدمہ الی مفرق راسہ قرحۃ تنجس بالقیح و الصدید ثم استقبلتہ فلحستہ ماادت حقہ۔

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت اگر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ و احمد و الترمذی عن انس بن مالک و فصل

marfat.com

Marfat.com

السجود احمد و ابن ماجة و ابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی و الترمذی و ابن ماجة عن ابی هریرة و احمد عن معاذ بن جبل و الحاکم عن بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار"(ابوداؤداول، ص ۲۹۱۔ باب فی حق الزوج علی المرأة) (مسند احمد، ص ۳۳۲، ج ۳)

بدمذہب وبدعتی کی تعظیم حرام ہے

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی۔ رواہ ابن عدی و ابن عساکر عن ام المومنین الصدیقة الحسن بن سفین فی مسنده و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل و السجزی فی الابانة عن ابن عمر و کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلاً فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار"(مشکوٰۃ اول، ص ۳۱۔ باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

کافرومنافق کو سردار کے لقب سے یاد کرنا ممنوع اور باعث غضب الٰہی ہے

۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقدا سخطتم ربکم عزوجل۔

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواہ ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه۔(ابوداؤدروم، ص ۶۸۰۔ باب لایقول المملوک ربی و ربتی)

۵۳۔ حاکم نے صحیح مستدرک میں باقادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقداغضب ربه۔

جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۸ ازالة العار"(کنزالعمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

Marfat.com

چیز دے کر پھیر لینا ایسا ہے جیسے کتے کا قے کر کے اسے کھا لینا

۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا بیان فرمایا۔ العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء۔

اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھا لیتا ہے۔ ہمارے لئے بری مثل نہیں۔ (رواہ الائمة احمد و الستة بالفاظ شتیٰ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما) (ابن ماجہ دوم، ص ۱۷۴۔ باب الرجوع فی الهبة) (مسند احمد، ص ۲۵۸، ج ۱)

بدمذہب جہنمیوں کے کتے اور مخلوق میں سب سے برا ہے

۵۵۔ ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصحاب البدع کلاب اهل النار۔

بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۶۔ امام دار قطنی کی روایت یوں ہے حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نا محمد بن عبدالله المخرمی نا اسمٰعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهل البدع کلاب اهل النار۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اهل البدع شر الخلق و الخلیقة۔

بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

بدمذہب کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا پینا وغیرہ سب ناجائز ہے۔

۵۸۔ عقیلی و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواکلوهم و لا تناکحوهم۔

بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۹ مازالة العار"

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے

۵۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ارأیت الحمو یا رسول اللہ جیٹھ دیور کا حکم ارشاد ہو فرمایا الحمو الموت۔

یہ تو موت ہیں۔ (دیور سے زیادہ احتیاط لازم ہے کہ نرے اجنبی سے طبعی ... ہے نہ اسے جلد ہمت پڑ سکتی ہے نہ وہ بے تکلف گھر میں آسکتا ہے بخلاف دیور کے اس نے حدیث میں اس کو موت فرمایا کہ جس طرح موت سے ڈر ہوتا ہے دیور سے بھی عورت خوف کرے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۲۷۸" (بخاری دوم، ص ۷۸۷۔ باب لایخلون رجل بامراۃ الخ)

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حدیث میں ہے

۶۰۔ احمد و النسائی و الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثۃ لاینظر اللہ الیہم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ و المرأۃ المترجلۃ المتشبہۃ بالرجال والدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر نہ کرے گا ماں باپ کو آزار دینے والا اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی اول، ص ۳۵۷۔ المنان بما اعطی)

۶۱۔ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء ومد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی وضع کی عورت اور شرابی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۷۹" (مسند احمد، ص ۱۸۱ ج ۲)

مرتکب حرام کے ساتھ میل جول رکھنے والا بھی اسی کے مثل ہے۔

۶۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم و آکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ

Marfat.com

قلوب بعضهم ببعض فلعنهم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم. الحدیث۔

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے مولوی مانع آئے انہوں نے نہ مانا اب وہ مولوی ان کے پاس بیٹھے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کے دل دوسرے پر مارے اور ان سب کو ملعون کر دیا داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان پر۔" فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۲۸۰"(کنز العمال، ص ۴۱، ج ۳)

گناہ کی نحوست فاعل کے سوا اوروں پر بھی ہوتی ہے

۶۳۔ حدیث میں ہے الذنب شؤم علی غیر فاعله (الی قوله) و ان رضی به شارکه. یعنی گناہ کرتا ایک ہے اور اس کا وبال اوروں پر بھی پڑتا ہے کہ جو اس پر راضی ہو وہ بھی شریک گناہ ہے۔ رواه فی مسند الفردوس عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۱" (کنز العمال، ص ۴۲، ج ۳)

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن علی بناتکن و لا اخواتکن.

مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نکاح کے لئے پیش نہ کرو۔ (مولف) (حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے ایک مرتبہ یہ گزارش کی کہ یارسول اللہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے ہم نے یہ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ تو میری رضاعی بہن ہیں وہ میرے لئے حلال نہیں اور نہ تمہاری بہن میرے لئے حلال ہے پھر حضور نے یہ فرمایا کہ مجھ پر اپنی الخ) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۴"(بخاری دوم، ص ۷۶۶۔ باب قوله وربائبکم اللاتی الخ)

عورت کو شوہر سے بگاڑنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأة علی زوجها. جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواه الامام احمد و ابن حبان و البزار و الحاکم و قال صحیح و اقروه عن بریرة و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة و ابویعلی بسند جید و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس و فی الصغیر و نحوه فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔" فتاوی

marfat.com

Marfat.com

رضویہ ج ۵، ص ۲۸۶" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن غصب امراۃ علی زوجھا)

قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے حدیث میں ہے

۶۶۔ صحیح بخاری شریف میں ہے لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ۔ جب حضرت امام حسن مثنیٰ کا وصال ہوا تو ان کی بیوی حضرت فاطمہ صغریٰ نے ایک سال تک ان کے مزار پر قبہ ڈالے رکھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۹۰" (بخاری اول، ص ۱۷۷۔ باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور الخ)

ثیبہ عورت اجازت ولی کے بغیر اپنا نکاح کر سکتی ہے حدیث میں ہے

۶۷۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الایم احق بنفسھا من ولیھا. رواہ الائمۃ مالک و احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ و غیرھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

بیوہ عورت اپنے نکاح کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۳۳۲" (مسلم اول، ص ۴۵۵۔ باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

Marfat.com

تعارف

تجویز الرد عن تزویج الا بعد

(ولی ابعد کی تزویج ولی اقرب رد کر سکتا ہے)

۱۰ رجب ۱۳۱۵ھ کو پانچ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس میں مسائل ولایت و مناکحت وغیرہ کا استفسار کیا گیا تھا، ان تمام سوالات اور جوابات کا خلاصہ بطور اختصار بالترتیب اس طرح ہے۔

۱- ولی ابعد ولی اقرب کی غیبت میں اگر نکاح کر دے تو ولی اقرب خلاف مرضی ہونے کے سبب اسے فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جب غیبت منقطعہ نہ ہو تو نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوگا اگر وہ اجازت دے دے تو باقی رہے گا ورنہ رد ہو جائے گا۔

۲- غیبت کی تفسیر میں قول معتمد علیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں سات اقوال پیش فرمائے اور ان میں اس قول کو ماخوذ و معتمد علیہ قرار دیا کہ جب اس کی رائے لینے تک کفو حاضر انتظار نہ کرے اور اس پر اظہار کرنے میں یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے تو یہ غیبت، غیبت منقطعہ ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب شہر ہی میں روپوش ہو اور پتہ نامعلوم یا رسائی نہیں اور انتظار باعث فوت کفو ہو تو یہ غیبت بھی غیبت منقطعہ سمجھی جائے گی، اور ولی بعید کو جو مراتب ولایت پر اس اقرب کے متصل ہے حق ولایت حاصل ہوگا، اور اگر اقرب ہزار کوس دور ہے اور کفو حاضر نہیں یا انتظار پر راضی ہے تو یہ غیبت منقطعہ نہیں اس صورت میں ولی بعید نکاح کر دے گا تو نافذ نہ ہوگا بلکہ اجازت اقرب پر موقوف رہے گا۔

۳- ولی ابعد سے کیا مراد ہے عصبہ یا مطلق وارث؟

اس سے ہر ولی بعید مراد ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ وہی مراد ہے جو اس ولی اقرب کے متصل ہو یعنی باقی تمام اولیاء میں کوئی اس سے اقرب نہ ہو سب اس سے نیچے ہوں یا برابر مثلاً باپ کی غیر موجودگی میں دادا، بھائی اور چچا موجود ہیں تو ولایت دادا کے لئے ہے نہ کہ بھائی و چچا کے واسطے، اسی

marfat.com

Marfat.com

طرح اگر دادا بھی نہیں ہے تو حق ولایت بھائی کو ہے نہ کہ چچا کو، اسی اعتبار سے جو زیادہ قریب ہوگا وہ ولی ہوگا۔

۴- اگر ولی ابعد نے غیر برادری میں نکاح کر دیا تو کیا حکم ہوگا؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ۲۷ صورتیں ارقام کی ہیں اور ان کے حکم کا ضابطہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

☆ اگر غیبت غیر منقطعہ تھی اور ولی غائب پدر یا جد غیر معروفین بسوئے اختیار ہیں تو یہ نکاح مطلقاً ان کی اجازت پر موقوف، اگرچہ غیر کفو و غبن فاحش سے ہو۔

☆ اگر غائب مذکور معروف بسوئے اختیار تو نکاح مطلقاً باطل محض اگرچہ غیبت پدر میں جد صحیح غیر معروف بسوئے اختیار نے کیا ہو۔

☆ اگر ولی غائب غیر اب و جد ہے تو کفو سے بے غبن فاحش اجازت غائب پر موقوف، اور غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل، اگرچہ اس ولی غائب بغیبت غیر منقطعہ کے سوا صغیرہ و صغیرہ کا باپ یا دادا غیر معروف بسوئے اختیار غائب بغیبت منقطعہ زندہ موجود ہو کہ غیبت منقطعہ مثل موت ہے۔

☆ اگر غیبت منقطعہ تھی تو غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل۔

☆ اور اگر نکاح کفو سے بے غبن فاحش ہے تو مطلقاً تام و نافذ مگر ولی مزوج اگر جد ہے تو لازم بھی ہو گیا ورنہ غیر لازم۔

۵- زید ۱۰۰ کوس کے فاصلے سے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری دختر زینب کا نکاح میری اجازت کے بغیر نہ کرنا مگر اس کی والدہ نے زید کو دریافت کئے بغیر زینب کا نکاح کر دیا تو زید آنے کے بعد یہ نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں صورت متعددہ اور شقوق مختلفہ تحریر کرنے کے بعد فرمایا کہ

مذہب معتمد میں بحالت غیبت اقرب ولی ابعد کو بے اجازت اقرب اپنی رائے سے صغیرہ کا نکاح کر دینے کا اختیار صرف اس ضرورت سے دیا جاتا ہے، کہ سر دست صغیرہ کیلئے کوئی کفو خواستگار حاضر و موجود ہے اور اسے اتنی مہلت منظور نہیں کہ ولی اقرب واپس آئے یا اس کا جواب لیا جائے اگر اتنا انتظار کرتے ہیں تو اس دیر کے باعث کفو موجود نکاح پر راضی نہ ہوگا اور موقع ہاتھ سے نکل

Marfat.com

جائے گا، فوات کفو کے سبب صغیرہ کو نقصان پہنچے گا کہ کفو ہر وقت میسر نہیں آتا کیا معلوم پھر ہاتھ نہ لگے، لہذا ضرورت اس ولی اقرب کے بعد کے درجے کا جو ولی حاضر ہے شرع مطہر اسے اجازت دیتی ہے کہ تو کردے، وجہ یہ کہ احراز کفو شرع مطہر میں سخت مہم و مہتم بالشان ہے اور کفو حاضر کا ہاتھ سے کھو دینا ضرور باعث نقصان ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالے میں دلائل کثیرہ و نصوص فقہیہ صریحہ فراہم کیے ہیں جو ان کے استحضار و قوت استدلال پر شاہد عدل ہیں۔ اور یہ رسالہ جدید سائز کے ۱۳ صفحات پر مبسوط و مربوط ہے اور اس میں صرف ۳ حدیثیں نقل تحریر ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

تجویز الرد عن تزویج الابعد

کفو کی موجودگی میں نکاح کو مؤخر کرنا درست نہیں اس پر تین حدیثیں۔

۶۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی ثلث لاتؤخرھا الصلاۃ اذا آنت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔

اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرنا نماز جب اس کا وقت آئے اور جنازہ جب حاضر ہو اور زن بے شوہر جب اس کے لئے کفو پائے۔ رواہ الترمذی و الحاکم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب ماجأ فی تعجیل الجنازۃ)

۶۹۔ دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاء کم الاکفأ فانکحوھن و لا تربصوا بھن الحدثان۔

جب تمہارے پاس کفو آئیں تو لڑکیاں بیاہ دو اور ان کے لئے حادثوں کا انتظار نہ کرو۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ یعنی دیر میں شاید کوئی حادثہ پیش آئے کہ فی التاخیر آفات۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۸۷ ۳ تجویز الرد"

۷۰۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا اتاکم من ترضون خلقہ و دینہ فزوجوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض و فساد عریض۔

جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کا چال چلن دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کر دو ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ھریرۃ و ابن عدی عن ابن عمر و الترمذی و البیھقی فی السنن عن ابی حاتم المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۸۷ ۳ تجویز الرد" (ترمذی اول، ص ۲۰۷۔ باب ماجأ فیمن ترضون الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

ولاء سے متعلق چند احادیث کریمہ

۷۱۔حدیث میں ہے الو لاء لحمة کلحمة النسب۔

ولاء ایک رشتہ ہے مثل رشتہ نسب کے۔اخرجه الحاکم و البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔"فتاوی رضویہ،ج۵،ص۴۵۶"

۷۲۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم من انفسهم۔

جس کی ولاء جس قوم کے لئے ہو وہ انہیں میں گنا جاتا ہے۔ رواه الشیخان عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔(بخاری دوم،ص۱۰۰۰۔باب مولیٰ القوم من انفسهم)

۷۳۔حدیث۔ من اسلم علی یدیه رجل فله ولاء ةٗ.

جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اس کا رشتہ ولاء اسی سے قرار پائے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الدارقطنی و البیهقی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اہل فارس کے ایمان واسلام سے متعلق ایک حدیث پاک

۷۴۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من اسلم من اهل فارس فهو قرشی۔

اہل فارس سے جو اسلام لائے وہ قرشی ہے۔رواه ابن النجار عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔(قریش نے فارس فتح کیا اس کے لوگ ان کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوئے منہ)"فتاوی رضویہ،ج۵،ص۴۵۷"

اپنے معظم کی تعظیم وتوقیر کرو

۷۵۔حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی خاطر کرو۔"فتاوی رضویہ ج۵، ص۴۵۶"۔(ابن ماجہ دوم،ص۲۷۲۔باب اذااتاکم کریم الخ)

marfat.com

Marfat.com

زنا کا عذاب صرف زانی وزانیہ پر ہے ولد الزنا پر اس کا وبال نہیں

۷۶۔ حدیث میں ہے لیس علی ولد الزنا من وزر ابویه شیء۔

ولد الزنا پر اپنے ماں باپ کے گناہ سے کچھ نہیں۔ رواه الحاکم عن الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔

ولد الزنا کے بارے میں تین حدیثیں

۷۷۔ حدیث صحیح میں ولد الزنا کی نسبت اس قدر وارد ہے کہ ولد الزنا شر الثلثة۔

حرام کا بچہ اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و الحاکم و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ (مسند احمد، ص ۵۹۸، ج ۲)

۷۸۔ دوسری حدیث میں حدیث مذکور کی تشریح وارد ہوئی کہ ولد الزنا شر الثلثة اذا عمل بعمل ابویه۔

حرامی اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہے جب کہ ان کی طرح وہی کام کرے۔ رواه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن۔

۷۹۔ حدیث فرخ الزنا لایدخل الجنة۔

زنا کا چوزہ جنت میں نہ جائے گا۔ رواه ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند ضعیف۔ (یعنی غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ منہ) "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۴۵۸"

قرض معاف کر دینا عظیم کار ثواب ہے

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نفس عن غریمه او محی عنه کان فی ظل العرش یوم القیمة۔

جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو۔ رواه الامام احمد و مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و الامام البغوی فی شرح السنة عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه و قال هذا حدیث حسن۔ (کنز العمال، ص ۱۲۱، ج ۶)

۸۱۔ اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مرا اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی۔ رواہ الشیخان عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔اور اسے جنت میں جگہ بخشی۔ ورواہ عنه و عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما۔ مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔ رواہ مسلم عن ابی مسعود عنه و عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۸۸" (مسلم دوم، ص ۱۸۱، باب فضل انظار المعسر الخ)

طلاق کا اختیار مرد کو ہے

۸۲۔ حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالساق۔

طلاق دینے کا اختیار اس کو ہے جس نے مہر دے کر ملک بضع حاصل کی۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۲۱"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۵۲۔ باب طلاق العبد)

مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۸۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا ثلاث جدهن جدو هزلهن جد النکاح و الطلاق و العتاق۔ یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا وقوع قصداً بھی ہو جاتا ہے اور بلا قصد بھی وہ یہ ہیں نکاح، طلاق اور آزاد کرنا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۳۲" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۸۔ باب فی الطلاق علی الهزل)

عامۂ ازواج مطہرات و بنات مکرمات حضور پرنور سید الکائنات علیه و علیهن افضل الصلاة و اکمل التحیات کا مہر اقدس پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اس مضمون پر دو حدیثیں۔

۸۴۔ مسلم فی صحیحه عن ابی سلمة قال سألت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونش قالت اتدری ماالنش قلت لاقالت نصف اوقیة فتلك خمسة مائة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ نش کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا نصف اوقیہ تو مہر کے کل پانچ سو درہم ہوئے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۴۵۸۔ باب الصداق و جواز کونه الخ)

marfat.com

Marfat.com

۸۵۔ احمد و الدارمی و الاربعة عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت ماعلمت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکح شیأ من نساء ہ و لا انکح شیأ من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات و بنات مکرمات کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کیا ہو۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۸۶ (ترمذی اول، ص ۲۱۱۔ باب ماجأ فی مهور النساء)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر کے بارے میں چند احادیث طیبہ۔

۸۶۔ اخرج ابن سعد فی طبقاته اخبرنا خالد بن مخلد ثنا سلیمن هو ابن بلال ثنی جعفر بن محمد عن ابیه اصدق علی فاطمة درعا من حدید۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوہے کی ایک زرہ مہر میں دیا۔ (مولف)

۸۷۔ وعن عازم عن حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال لعلی حین زوجه فاطمة اعطها درعك الحطمیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت بتول زہرا سے کر دیا تو حضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ فاطمہ کو حطمیہ زرہ مہر میں دے دو۔ (حطمیہ وہ زرہ جو ایک شخص حطمہ نامی کی جانب منسوب ہے، اور بقول بعض تلوار کو توڑ دینے والی زرہ اور بعضوں کے نزدیک ایسی زرہ جو بھاری اور چوڑی ہو) (مولف) قال الحافظ فی الاصابة هذا مرسل صحیح الاسناد۔

۸۸۔ ابوداؤد فی سننه عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال لما تزوج علی فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیأ قال ما عندی شیء قال این درعك الحطمیة۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دو عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۲۸۹۔ باب فی الرجل یدخل بامراته. الخ)

marfat.com

Marfat.com

۸۹۔ احمد فی مسندہ من طریق ابن ابی نجیح عن ابیہ عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت واللہ مالی من شیٔ ثم ذکرت حلتہ (صلتہ) و عائدتہ فخطبتہا الیہ فقال وھل عندک من شیٔ قلت لاقال فاین درعک الحطمیۃ التی اعطیتک یوم کذاو کذا قلت ھو عندی قال فاعطھا ایاھا۔

ایک آدمی نے سنا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح دوں گا پھر میں نے سوچا کہ بخدا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے اس کے بعد مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطاو بخشش یاد آئی تو میں نے حضرت بتول زہرا کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیغام دے دیا حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے، جسے میں نے تمہیں فلاں دن دیا تھا میں نے عرض کی وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا اسی کو مہر میں دے دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۳۹۳"۔ (مسند احمد، ص ۱۲۹، ج ۱)

۹۰۔ابن اسحاق فی السیرۃ الکبریٰ حدثنی ابن ابی نجیح عن مجاھد عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ انہ خطب فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل عندک من شئی قلت لا قال فما فعلت الدرع التی سلحتکھا یعنی من مغانم بدر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام نکاح دیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہ فرمایا تم نے اس زرہ کو کیا کیا جو میں نے تمہیں پہنائی تھی یعنی بدر کی غنیمت میں سے (مولف)

۹۱۔ اخرج الائمۃ احمد فی المناقب وابوداؤد وابوحاتم الرازی وابن حبان فی صحیحہ کلھم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعضھم اتم سیاقا من بعض قال جاء ابوبکر ثم عمر یخطبان فاطمۃ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسکت ولم یرجع الیھما شیئا فانطلقا الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامر انہ یطلب ذلک قال علی فنبھانی لامر کنت عنہ غافلا فقمت اجرردالی حتی اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت تزوجنی فاطمۃ قال عندک شئی فقلت فرسی وبدنی قال فاما فرسک فلا

marfat.com

Marfat.com

بدلك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة وثمانين درهما فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها طیبا وامرهم ان یجهزوها فجعل لها سریر مشروط ووسادة من ادم حشوها لیف وقال لعلی اذا اتتك فلا تحدث شیئا حتی اتیك فجأت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت وانا فی جانب وجا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم . الحدیث

حضرت ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام لے کر خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے اس کے طلب کرنے کے لئے کہیں حضرت علی نے کہا کہ مجھے ان دونوں نے ایسے معاملہ کی تنبیہ کی جس سے میں غافل تھا پھر میں چادر سمیٹتے ہوئے اٹھا اور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فاطمہ سے میرا عقد فرما دیجئے حضور نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے ؟ میں نے عرض کی میرے پاس میرا گھوڑا اور میرا اونٹ ہے حضور نے فرمایا گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے رہا اونٹ تو اسے فروخت کر دو تو میں نے اسے چار سو اسی درہم میں فروخت کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں لا کر رکھ دیا حضور نے ان میں سے ایک مشت لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ اور جہیز تیار کرنے کا بھی حکم فرمایا تو ان کے لئے ایک بان کی چارپائی بنوائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال تھی اور حضور نے حضرت علی سے فرمایا، جب فاطمہ تمہارے گھر آئے تو میرے آنے تک ان سے کچھ بات نہ کرنا پھر حضرت فاطمہ ام ایمن کے ساتھ آکر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئی اور میں بھی ایک گوشہ میں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۹۳"

۹۲۔ وفی الخمیس فی روایة خطبها فزوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اربعة مائة وثمانین درهما . الخ

فاطمہ کے لئے پیغام نکاح دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو اسی درہم مہر پر عقد فرمایا۔ (مولف)

۹۳۔ اخرج الحافظ رضی الدین ابوالخیر احمد بن اسمٰعیل القزوینی

Marfat.com

الحاکمی وابوعلی الحسن بن شاذان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضا فی حدیث طویل قال فیہ فی خطبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی بن ابی طالب فاشھدوا انی قد زوجتہ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ثم قال انتھبوا فانتھبنا ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ثم قال ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوجک فاطمۃ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت بذلک فقال قد رضیت بذلک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع اللہ شملکما واعز جد کما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فواللہ لقد اخرج منھما الکثیر الطیب.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں علی سے فاطمہ کا نکاح کردوں تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے چار سو مثقال چاندی پر اس سے نکاح کردیا بشرطیکہ علی اس پر راضی ہو جائے پھر حضور نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت منگا کر فرمایا کہ اسے لوٹو ہم نے انھیں لوٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ چار سو مثقال چاندی پر تم سے فاطمہ کا عقد کردوں کیا تم اس سے راضی ہو علی نے عرض کی یارسول اللہ میں اس سے راضی ہوں پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متفرق امور کو جمع فرمادے اور تمہارے نصیبے کو معزز بنادے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں سے بہت زیادہ طیب وطاہر اولاد ظاہر کرے حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا ان دونوں سے بہت زیادہ طیب اولاد ظاہر فرمائی۔ (مولف) ورواہ ابن عساکر نحوہ من طریق محمد بن شھاب بن ابی الحیاء عن عبدالملک بن عمر بن یحیٰی بن معین عن محمد بن دینار عن ھشیم عن یونس بن عبد عن الحسین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھما. "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۳"

۹۴۔ رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما تزوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد ان یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس لی شئی فقال اعطھا درعک فاعطاھا درعہ ثم دخل بھا. لفظ ابی داؤد ورواہ النسائی۔

marfat.com

Marfat.com

بیشک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دینے سے پہلے جانے سے منع فرمادیا علی نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور نے فرمایا اپنی زرہ دیدو تو حضرت علی نے فاطمہ کو زرہ دیدی پھر دخول فرمایا۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۹۵"

(ابوداؤد اول ۲۸۹، باب فی الرجل یدخل بامرأته الخ)

شئی موہوب واپس لینا منع ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں) لایحل للرجل ان یعطی عطیة فیرجع فیها رواه الائمة احمد والاربعة عن ابن عمر وابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال فی المنتقی صححه الترمذی.

آدمی کے لئے حلال نہیں کہ دی ہوئی چیز واپس لے لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۳۲" (ترمذی دوم ص ۳۴، باب ماجاء فی کراهیة الرجوع فی الهبة)

صعوبت سفر سے متعلق ایک حدیث

۹۶۔ حدیث، السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم طعامه وشرابه ومنامه (نومه) فاذا قضی احدکم نهبه (نهمته) فلیعجل الی اهله او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ کھانے پینے اور سونے سے باز رکھتا ہے جب ضرورت پوری ہوجائے تو واپسی میں اہل و عیال کی طرف عجلت کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۶۹"

(بخاری ۱/ ۲۴۲ باب السفر قطعة من العذاب)

بیوی سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے والا مومن کامل ہے

۹۷۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور فرماتے ان من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقاً والطفهم باهله.

یعنی جو سب سے زائد خوش خلق ہو اپنے اہل کے ساتھ سب سے اچھے برتاؤ والا ہو وہ سب سے زائد ایمان میں کامل ہوگا۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۲۱۹ باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها)

۹۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی.

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں اپنی اہل کے لئے تم سب

Marfat.com

سے بہتر ہوں۔(مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۴۳،باب حسن معاشرۃ النساء)

دو بیویوں کے مابین عدل و مساوات پر ایک حدیث

۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له امرأتان فمال الی احدهما دون الاخریٰ جاء یوم القیٰمة واحد شقیه مائل.

جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہے دوسری کی طرف نہیں یعنی دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کی ایک کروٹ جھکی ہوئی ہوگی۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۱" (ابوداؤد اول ص ۲۹۰، باب فی القسم بین النساء، نسائی اول ص ۹۴، میل الرجل الی بعض نسائه الخ)

ایفائے عہد کی نیت ہو اور وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے

۱۰۰۔ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی ولکن الخلف ان یعدالرجل ان لا یفی. رواه ابو یعلی فی مسنده عن زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن.

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وفا نہ کر سکے تو یہ خلف وعد نہیں ہے ہاں خلف وعد یہ ہے کہ آدمی وعدہ کر لے اور ایفاء کی نیت نہ ہو۔ (مولف)(یعنی اگر عذر شرعی سے وعدہ خلافی ہو گئی تو وہ جرم نہیں)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۶" (کنزالعمال ص ۲۰۰ ج ۳)

غیر کی مخطوبہ کو پیغام نکاح دینا منع ہے

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح اویترك . اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه.

کوئی کسی کی منگیتر کو پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۷"(مسلم اول ص ۴۵۴،باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه الخ)

ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں

۱۰۲۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالکم لا ام نسائکم میں تم مردوں کی ماں ہوں تمہاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۱۱"

marfat.com

Marfat.com

تعارف

اطائب التهانی فی النکاح الثانی

(نکاح ثانی کے احکام)

۹ر صفر ۱۳۱۲ھ کو سوال کی صورت میں نکاح ثانی اور نکاح بیوگان سے متعلق ایک فتویٰ بھیجا گیا جس میں یہ جبروتی حکم لگایا گیا تھا کہ جو لوگ نکاح ثانی سے انکار کریں یا عیب لگائیں اور برا جانیں یا نکاح کرنے والے پر طعن و تشنیع کریں تو یہ سب لوگ کافر ہیں وغیر ذلک

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں سب سے پہلے یہ واضح کیا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل ہند کے افکار و نظریات کیا ہیں پھر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نکاح کب فرض وواجب ہے اور کب سنت یا مباح ہوتا ہے اس کے بعد دلائل ساطعہ واضحہ سے اصل مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ نکاح ثانی میں جاہلان ہند کے دو فرقے ہو گئے ہیں۔

۱۔ اہل تفریط، کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ و عار جانتے اور معاذ اللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

۲۔ اہل افراط، کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہ جہال مشددین ہیں کہ انھوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی و فرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعاً اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جاہلان ہند جو اسے ننگ و عار سمجھتے ہیں آیا اس بنا پر ہے کہ اسے از روئے شریعت ہی حلال نہیں جانتے ایسا ہو تو بیشک کفر ہے مگر انصافاً ایسا نہیں اس سے اس کا اصلاً ثبوت نہیں بلکہ از روئے رسم و رواج لوگوں کے نزدیک ایک ننگ و عار کی بات ہے بخیال طعن و بدنامی اس سے اجتناب و احتراز ہے تو ایسے خیالات پر ہرگز حکم تکفیر نہیں ہو سکتا، اور نکاح ثانی مطلقاً فرض یا واجب یا سنت نہیں بلکہ عامۂ زناں کے لئے نہایت درجہ مباح ہی ہے اور مباح پر طعن صرف اسی صورت میں کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی اباحت ضروریات دین سے ہو اور باوصف اس کے یہ شخص اسے شرعاً مباح نہ جانے، اور نکاح ثانی کی اباحت تو بیشک ضروریات دین سے ہے۔ کہ

Marfat.com

تمام مسلمین اس سے آگاہ اور متعدد آیات وسیر گواہ۔ خلاصۂ مقصود یہ کہ عوام ہند جو نکاح بیوہ کو باتباع رسم مردود ہنود ننگ وعار سمجھتے ہیں اور کیسی ہی حالت حاجت وضرورت شدیدہ ہو معاذ اللہ حرام کے مثل اس سے احتراز رکھتے ہیں، بہت برا کرتے اور سخت برا کرتے ہیں اور حق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نکاح ثانی مثل نکاح اول فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ وحرام سب کچھ ہے، اس کے صور واحکام کی تفصیل مختصر ایہ ہے۔

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالباً اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ کی ادائیگی نہ ہو سکے گی اسے نکاح ممنوع وناجائز ہے اگر کرے گی گنہگار ہو گی یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

۲۔ اگر یہ خود مرتبۂ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچا جب تو اسے نکاح حرام قطعی ہے۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے بلکہ ترغیب دینی خود خلاف شرع ومعصیت ہے۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہوا انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی ہے،۔۔۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو بیشک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی اور اگر ان کے اولیاء اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پروائی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے۔

۶۔ اگر ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہو گا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے۔ ان دونوں کا حکم یہ ہے کہ بحالت سعت بیشک نکاح کی ترغیب تاکید کیجائے اور اس سے انکار پر سخت اعتراض پہنچتا ہے، اور در صورت اباحت نہ نکاح پر اصلا جبر کا اختیار نہ اس سے انکار پر کچھ اعتراض وانکار، کہ مباح کو شرع مطہر نے مرضی مکلف پر چھوڑا ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔

اس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ وجزئیات فقہیہ کے ذریعہ سے اس مسئلہ کو نہایت حسین

marfat.com

Marfat.com

وجمیل انداز میں نکھار کر پیش کیا ہے اور دلائل کثیرہ سے وہابی فتوی کا وقیع و بلیغ رد فرمایا حتی کہ ان کی کج فہمی و جہالت سے پردہ اٹھ گیا۔ اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کرنے کے بعد اختتام رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی بطور اظہار حقیقت و تحدیث نعمت فرماتے ہیں "امید کرتا ہوں کہ یہ سب مباحث رائقہ و دلائل فائقہ حصۂ خاصۂ خامۂ فقیر، اور اس مسئلہ کی توضیح اس مطلب کی تنقیح میں آپ ہی اپنی نظیر ہوں"۔

الحاصل مسئلہ دائرہ کی تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ جلیل القدر رسالہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۳۴ حدیثیں مخملۂ ادلۂ مبحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

اطائب التهانی فی النکاح الثانی

نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے

۱۰۳۔حدیث میں آیامن تزوج فقد استکمل نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی.

جس نے نکاح کیااس نے اپنا آدھادین پورا کر لیاباقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۹،اطائب التهانی"(مشکوۃ روم ص ۲۶۸، کتاب النکاح الفصل الثالث)

لڑکی کی عمر جب بارہ برس ہو جائے تواس کا نکاح کر دیناچاہئے حدیث میں ہے

۱۰۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکتوب فی التوراة من بلغت له ابنة اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فائم ذلك علیه.

اللہ عزوجل تورات شریف میں فرماتا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح نہ کر دے اور یہ دختر گناہ میں مبتلا ہو تواس کا گناہ اس شخص پر ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن امیرالمومنین عمر الفاروق وعن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔

بیجا تشدد ناجائز اور سبب ہلاکت ہے

۱۰۵۔رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں هلك المتنطعون۔

ہلاک ہوئے بیجا تشدد کرنے والے۔رواہ الائمة احمد ومسلم وابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۰"اطائب التهانی(ابوداؤد روم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

غیبت زنا سے سخت تر ہے

۱۰۶۔حدیث ابن ابی الدنیا وابی الشیخ عن جابر بن عبدالله وابی سعید

marfat.com

Marfat.com

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی ویتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لایغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبہ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنیوالے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ جس کی غیبت کی معاف نہ کردے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۲" "طائف التہانی (کنزالعمال ص ۳۳۳ ج ۳)

زیادہ تر عورتیں شوہروں کی ناشکری کے سبب جہنم میں جائیں گی

۱۰۷۔ حدیث صحیح میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ رأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اھلھا النساء.

میں نے دوزخ ملاحظہ فرمائی تو آج کی برابر کوئی چیز سخت و شنیع نہ دیکھی اور میں نے اہل دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھیں، فقالوا یا رسول اللہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یعنی حضور اس کا کیا سبب ہے قال بکفرھن فرمایا ان کے کفر کے باعث قیل یکفرن باللہ عرض کی گئی کیا اللہ عزوجل سے کفر کرتی ہیں قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں لو احسنت الی احدٰھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط اگر تو ان میں کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی بات خلاف مزاج تجھ سے دیکھے تو کہے میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول ص ۹، باب کفران العشیر الخ)

عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئیں

۱۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المرأۃ خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بھا وبھا عوج وان ذھبت تقیمھا کسرتھا وکسرھا طلاقھا.

عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے ہرگز کسی راہ پر تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی اگر تو اس سے نفع لے تو اس کے ساتھ نفع لے اور سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ ونحوہ احمد وابن حبان والحاکم عن سمرۃ بن

Marfat.com

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حاصل یہ کہ پسلی ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی عورت بھی بائیں پسلی سے بنی ہے نہ نبھے تو طلاق دیدے مگر ہر طرح موافق آئے یہ مشکل ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۳" اطائب التہانی (مسلم اول ص ۴۷۵، باب الوصیۃ بالنساء)

عورتوں کو حقوق شوہر کی رعایت و معرفت میں جہاد کے برابر ثواب ہے

۱۰۹۔ ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بارگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولتمند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنیوالیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعۃ ازواجھن والمعرفۃ بحقوقھم وقلیل منکن من یفعلہ

شوہروں کی اطاعت اور ان کے حق پہچاننا اور اس کے کرنیوالیاں تم میں تھوڑی ہیں۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۴" اطائب التہانی (الترغیب والترھیب ۳/۵۳، ترغیب الزوج فی الوفاء الخ)

عورتیں اگر شوہروں کی فرمانبرداری کریں تو جنت میں جائیں

۱۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاملات والدات مرضعات رحیمات باولادھن لولا ما یاتین الی لزواجھن لدخل مصلیاتھن الجنۃ.

حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں پر مہربانیں اگر نہ ہوتی وہ تقصیر جو اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان کی نماز پڑھنے والیاں سیدھی جنت میں جاتیں۔ اخرجہ الامام احمد وابن ماجہ والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابن ماجہ اول ص ۱۴۶، باب فی المرأۃ تودی زوجھا)

شوہروں کے حقوق سے عورتیں عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہیں اس پر تین احادیث کریمہ

۱۱۱۔ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یونہی بیٹھی رہوں فرمایا فان حق الزوج علی

marfat.com

Marfat.com

الزوجة ان سألها نفسها وهی علی ظهر قتب ان لاتمنعه نفسها ومن حق الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت وعطشت ولا یقبل منها ولاتخرج من بیتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملئکة السماء وملئکة الارض وملئکة الرحمة وملئکة العذاب.

تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عبث بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور گھر سے بے اذن شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے زمین کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جبتک پلٹ کر آئے، یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی لاجرم لا اتزوج ابدا ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۴" اطائب التہانی (کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۲۱)

۱۱۲۔ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کی اس نے مجھے پیام دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من حقه لو سال منخراه دما او قیحا فلحسته بلسانها ما ادت حقه لو کان ینبغی لبشران یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها بما فضله الله علیها۔

مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اس کے دونوں نتھنے خون ہو یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اسے اپنی زبان سے چاٹے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی اگر آدمی کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے اسے سجدہ کرے کہ خدا نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے، یہ ارشاد سن کر وہ بی بی بولیں والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا. قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی۔ رواہ البزار والحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال ص ۲۴۰ ج ۲۱)

۱۱۳۔ ایک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اطیعی اباك اپنے باپ کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جبتک حضور یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت به قرحة فلحستها او انتشر منخراه صدیدا او دما ثم ابتلعته ماادت حقه شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوهن الا باذنهن عورتوں کا نکاح نہ کرو جبتک ان کی مرضی نہ ہو۔ رواہ البزار وابن حبان فی صحیحه عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ امام حافظ زکی الملۃ والدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند جید اور اس کے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۵" اطائب التہانی (الترغیب والترہیب ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفا الخ)

ہر مومن مسلم کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

۱۱۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان اوفاجرا وان عمل الکبائر.

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے نیک ہو یا بد چاہے اس نے کتنے ہی گناہ کبیرہ کئے ہوں۔ اخرجه ابوداؤد وابو یعلی والبیهقی فی سننه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

۱۱۵۔ مولائے سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی کل میت ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔ اخرجه ابن ماجة عن واثلة والد ابی الطفیل رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب فی الصلوة علی اهل القبلة)

۱۱۶۔ حضور سید عالم مولائے اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی من قال لا اله الا الله. اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی معجمیه الکبیر و ابونعیم فی حلیة الاولیاء عن عبدالله بن الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما.

marfat.com

Marfat.com

جس نے وحدانیت کی گواہی دی اس کا جنازہ پڑھو۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۵۸۶"

طبرانی نبہانی (کنزالعمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیام نکاح دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله ولكن لا احب ان اتزوج وبنی صغار.

یارسول اللہ کچھ حضور سے مجھے بے رغبتی تو ہے نہیں مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں نکاح کروں اور میرے بچے چھوٹے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر نسأ ركبن الا بل نساء قريش احناه على طفل فی صغره وارعاه على بعل فی ذات يده عرب کی تمام عورتوں میں بہتر زنان قریش ہیں اپنے بچے پر اس کے بچپن میں سب سے زیادہ مہربان اور خاوند کے مال کی سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والیاں۔ رواه الطبرانی عنها رضی الله تعالیٰ عنها برجال ثقات قالت خطبنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت فذكره۔

(بخاری و مسلم)(مشکوۃ ص ۲۶۷، کتاب النکاح الفصل الاول)

۱۱۸۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا یوں عرض کی یارسول اللہ لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظيم فاخشی ان اضيع حق الزوج۔

یارسول اللہ بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں اور شوہر کا حق بڑا ہے میں ڈرتی ہوں کہ حق شوہر مجھ سے فوت نہ ہو۔ اخرجه ابن سعد بسند صحيح عن الشعبی مرسلا۔

۱۱۹۔ تیسری حدیث میں ہے خطبها صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت لولدين بين يديها كفی بهذا رضيعا و بهذا ضجيعا۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کے لئے فرمایا اپنے دو بچوں کی طرف کہ سامنے موجود تھے اشارہ کر کے عرض کی یہ دودھ پینے اور یہ ساتھ سونے کو بہت ہے۔ رواه عن ابی نوفل بن عقرب ايضا مرسلا۔

۱۲۰۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ سے بیوہ ہوئیں امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کر دیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام دیا انکار کر دیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امرأة غیری و انی امرأة مصیبة و لیس احد من اولیائی شاهداً۔

میں رشک ناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات سے شکر رنجی کا خیال ہے) اور عیالدار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے بلکہ عذر سن کر ان کے علاج و جواب ارشاد فرما دیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے (چنانچہ ایسا ہی ہوا ام المومنین ام سلمہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی میں نہیں صلی الله تعالی علی بعلهن و علیهن و بارك وسلم) اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ رواه احمد و النسائی وغیرهما عنها رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۷"۔ اطائب التهانی۔ (نسائی دوم، ص ۷۶۔ انکاح الابن امه)

۱۲۱۔ ابن ابی عاصم کی روایت میں ہے منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ انا انا فکبیرة السن۔ میری عمر زیادہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اکبر منك میں تم سے بڑا ہوں۔ رواه من طریق عبدالواحد بن ایمن عن ابی بکر بن عبدالرحمن عنها رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التهانی

شوہر کی وفات کے بعد اگر عورت نے نکاح نہ کیا اور دونوں جنتی ہوں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔

۱۲۲۔ ابن سعد ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امرأة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة۔

جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے۔ اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

عنہ سے کہا تھا آؤ ہم تم عہد کریں کہ جو پہلے مر جائے دوسرا اس کے بعد نکاح نہ کرے مگر یہ علم الٰہی میں امہات المومنین میں داخل ہونے والی تھیں حضرت ابو سلمہ نے قبول نہ فرمایا۔ رواہ من طریق عاصم الاحول عن زیاد بن ابی صایم عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۳۔ احمد فی المسند حدثنا ابو احمدثنا ابان بن عبداللہ البجلی عن کریم بن ابی حازم عن جدتہ سلمیٰ بنت جابر ان زوجہا استشہد فاتت عبداللہ بن مسعود فقالت انی امرأۃ استشہد زوجی و قد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاہ فترجو لی ان اجتمعت انا وھو ان اکون من ازواجہ قال نعم۔

حضرت سلمی بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر شہید ہوئے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور کہا میرے شوہر نے شہادت پائی اور لوگ مجھے پیام دے رہے ہیں میں نکاح سے انکار رکھتی ہوں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ اگر میں اور وہ جمع ہوئے تو میں آخرت میں ان کی زوجہ ہوں فرمایا ہاں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التہانی۔ (مسند احمد، ص ۲۶۵، ج ۱)

بیوہ عورت اگر اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں رہے اور دوسرا نکاح نہ کرے تو جنت میں داخل ہوگی۔

۱۲۴۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا و امرأۃ سفعاء الخدین کھاتین یوم القیمۃ وامی بیدہ یزید بن زریع السبابۃ و الوسطیٰ امرأۃ یمت (امت) من زوجہا ذات منصب و جمال حبست نفسہا علی یتاماھا حتی بانوا او ماتوا۔

میں اور چہرہ کا رنگ بدلی ہوئی عورت روز قیامت ان دو انگلیوں کے مثل ہوں گے۔ (راوی نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا یعنی جیسے یہ دو انگلیاں پاس پاس ہیں یوہیں اسے روز قیامت میرا قرب نصیب ہوگا) وہ عورت کہ اپنے شوہر سے بیوہ ہوئی عزت والی صورت والی باعفیہ اس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنی جان کو رکھا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوئے یا مر گئے۔ چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۱۰۰۔ باب فی فضل من عال یتامی)

۱۲۵۔ ابن بشران انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

وسلم فرماتے ہیں ایما امرأة قعدت علی بیت اولادھا فھی معی فی الجنة۔
جو عورت اپنی اولاد پر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گی

۱۲۶۔ابو یعلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من یفتح باب الجنة الا انی اریٰ امرأة تبادرنی فاقول لھا مالك و من انت فتقول انا امرأة قعدت علی ایتام لی۔

سب سے پہلے جو دروازہ جنت کھولے گا وہ میں ہوں مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کرے گی میں فرماؤں گا تجھے کیا ہے اور تو کون ہے وہ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں کہ اپنے یتیموں پر بیٹھی رہی۔ امام عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں اسنادہ حسن انشاء اللہ تعالیٰ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۰"۔ اطائب التھانی۔(الترغیب و الترھیب ۳/۳۴۹ الترغیب فی کفالة الیتیم)

لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں

۱۲۷۔ حدیث میں ہے حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ۔

لوگوں سے وہ باتیں کہو جنہیں وہ پہچانیں کیا یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ و رسول کی تکذیب کریں۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ موقوفا علیہ و الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔(کنزالعمال، ص ۱۸۷، ج ۱۰)

۱۲۸۔حدیث، امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم۔
ہمیں حکم ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقول کے کلام کریں۔ رواہ الامام ابوعبدالرحمن السلمی و من طریقة الدیلمی و الحسن بن سفین فی مسندہ و ابوالحسن التمیمی فی کتاب العقل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۳"۔ اطائب التھانی۔(کنزالعمال، ص ۱۴۳، ج ۱۰)

عورت شوہر کی جائداد پر نگراں ہوتی ہے اس پر ایک حدیث۔

۱۲۹۔ صحیحین میں ہے عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض من مال و لامملوك و لا شیٔ غیر ناضح و غیر فرسہ

marfat.com
Marfat.com

فكنت اعلف فرسه و استقى الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اكن احسن اخبز و كان يخبز جارات لى من الانصار و كن نسوة صدق و كنت انقل النوى من ارض الزبير التى اقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على راسى وهى منى على ثلثى فرسخ فجئت يوما و النوى على راسى فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانى ثم قال اخ اخ ليحملنى خلفه فاستحييت ان اسير مع الرجال و ذكرت الزبير و غيرته و كان اغير الناس فعرف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انى قد استحييت فمضى فجئت الزبير فقلت لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و على راسى النوىٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لاركب فاستحييت منه و عرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى كان اشد على من ركوبك معه قالت حتى ارسل الى ابوبكر بعد ذلك بخادم يكفينى سياسة الفرس فكانما اعتقنى۔

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو اونٹ اور گھوڑے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جائداد نہیں تھی میں ان کے گھوڑے کے لئے بیرون شہر دو میل پر جا کر دانہائے خرما جمع کرتی اور گھر کا پانی خود بھر کر لاتی اور ڈول مرمت کرتی اور خود خمیر کرتی لیکن اچھی روٹی پکانا نہیں جانتی تو انصار کی لڑکیاں روٹی پکا دیتیں جو کامل اور قابل تعریف عورتیں تھیں اور حضرت زبیر کی زمین جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی وہ شہر سے دو میل پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی، ایک بار پلٹتے ہوئے راہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے ملے حضور نے مجھے بلایا اور اونٹ کو بیٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمالیں میں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیا کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ بہت غیرت مند انسان ہیں رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیا کہ میں شرما رہی ہوں تو روانہ ہو گئے۔ میں جب حضرت زبیر کے پاس آئی تو ان سے پورا حال کہا تو انہوں نے فرمایا کہ واللہ تمہارا گٹھلیاں سر پر لے کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت ہوا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہو لیتی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میرے والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد ہمارے لئے ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کے سائس ہونے کو کافی تھا گویا کہ انہوں نے

marfat.com

Marfat.com

مجھے اس کام سے نجات دے دی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۲۔ طائف التہانی" (بخاری ۲/ ۷۸۶۔ باب لغیرۃ الخ)

/ تعمیر و توسیع کعبہ پر ایک حدیث پاک

۱۳۰۔ صحیحین میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجدر امن البیت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا و لو لاان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنكر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابه بالارض و فی اخری ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبیت فهدم فادخلت فیه ما اخرج منه و الزقته بالارض و جعلت له بابین بابا شرقیا و بابا غربیا فبنیت به اساس ابراهیم۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی تو پھر کیوں اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا حضور نے فرمایا کہ تمہاری قوم میں نفقہ کی تنگی ہو گئی تھی میں نے عرض کی کہ اس کے دروازہ کو اتنی بلندی پر کیوں نکالا حضور نے فرمایا ایسا اس لئے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر وہ لوگ زمانۂ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتے جس کے باعث مجھے خوف ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی تو میں موجودہ عمارت کو ڈھا کر حطیم کو اس میں داخل کر دیتا۔ جس کو ان لوگوں نے بیت اللہ سے نکال دیا ہے اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک شرقی اور ایک غربی پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی بنیاد پر عمارت بناتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۵" طائف التہانی۔ (بخاری دوم، ص ۵۷۰ باب ما یجوز من اللو الخ)

عوام کے سامنے حقائق عالیہ و دقائق غالیہ جیسی باتیں کرنا جو ان کے مدارک و مفہوم سے وراء ہوں ممنوع ہے اس مضمون پر چار احادیث کریمہ

marfat.com

Marfat.com

۱۳۱۔ حدیث۔ ماحدث احدکم قوما بحدیث لا یفهمونه الا کان فتنة علیهم۔

تم میں کوئی شخص کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث کہ ان کی سمجھ سے وراہو بیان نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ العقیلی و ابن السنی و ابونعیم فی الریاضة وغیرهم عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۳۲۔ دوسری روایت میں ہے لاتحدثوا من امتی من احادیثی الا ماتحتمله عقولهم فیکون فتنة علیهم۔

میری امت سے میری حدیثیں نہ بیان کرو مگر وہ جو ان کی عقلیں اٹھالیں کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ عنه ابونعیم و من طریقه الدیلمی و فیه فکان ابن عباس یخفی اشیاء من حدیثه و یفشیها الی اهل العلم۔ (کنزالعمال، ص ۱۴۳، ج ۱۰)

۱۳۳۔ تیسری روایت میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابن عباس لاتحدث قوما حدیثا لاتحتمله عقولهم۔

اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کر جو ان کی عقل میں نہ آئے۔ رواہ عنه فی مسند الفردوس۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۰، ج ۱۰)

۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ماانت بمحدث قوما حدیثا لاتبلغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنة۔

توجب کسی قوم سے وہ حدیث بیان کرے گا جس تک ان کی عقل نہ پہنچے وہ ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ مسلم فی مقدمة صحیحه۔ (مسلم اول، ص ۹ باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم حاصل کئے

۱۳۵۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال حفظت عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعائین فامااحدهمافبثثته و اما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم. رواه البخاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کئے۔ ایک کو تو میں نے پھیلایا لیکن اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو یہ حلق کٹ جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۹۳"۔ اطائب التہانی۔ (بخاری اول، ص ۲۳،

Marfat.com

باب حفظ العلم)

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں

۱۳۶۔ حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الاسلام یعلو و لا یعلی۔ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اخرجہ الرؤیانی و الدار قطنی و البیھقی والضیأ فی المختارۃ و الخلیل کلھم عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۹۶"۔ اضائب التھانی۔ (بخاری ۱/ ۱۸۰۔ باب اذا اسلم الصبی فمات الخ)

marfat.com
Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

عورت کے ساتھ حسن معاشرت کی ترغیب سے متعلق

۱۳۷۔ حدیث میں ارشاد ہوا کہ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۲۔

صحت حلالہ کے لئے وطی شرط ہے۔

۱۳۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لاحتی تذوقی عسیلته و یذوق عسیلتك۔

(حضرت رفاعہ نے جب اپنی اہلیہ کو طلاق مغلظہ دے دی اور بعد عدت ان کا نکاح عبدالرحمن بن زبیر سے ہوا اور ان سے وطی نہیں ہوئی اور وہ شوہر اول سے طالب نکاح تھیں اس پر) حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ابھی نہیں یہاں تک کہ تم اس کا شہد چکھ لو اور وہ تمہارا شہد چکھ لے۔ (مولف) (یعنی کم از کم ایک بار مجامعت ہو جائے)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۲۶"۔ (بخاری اول، ص ۳۵۹۔ باب شهادة المختبئ الخ)

حلالہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۳۹۔ حدیث، لعن اللہ المحلل و المحلل له۔

یعنی محض حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح ثانی کرنے اور کرانے والے پر یعنی شوہر اول و شوہر ثانی دونوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (یعنی فساد نیت کے باعث وہ مستحق لعنت ہیں ورنہ حسن نیت سے نکاح حلالہ موجب ثواب ہے) (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۵"۔ (ابوداؤد ار ۱۸۴ باب فی التحلیل)

بے وجہ شرعی بیوی کو تین طلاق دینا حماقت و نادانی ہے۔

۱۴۰۔ فی سنن ابی داؤد عن مجاهد قال کنت عند بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فجأ رجل فقال انه طلق امرأته ثلثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال

marfat.com

Marfat.com

ایطلق احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس فان الله عزوجل قال و من یتق الله یجعل له مخرجا عصیت ربك و بانت منك امرأتك، ثم ذکر ادلته بروایة المؤطا عن ابن عباس و عن ابن مسعود و کابی داؤد عن ابن عباس وابی هریره معاومثله عر ابن عمر قال وروی ایضاً عن عبد الله بن عمروبن العاص وامند عبد الرزاق عن علقمه عن ابن مسعود و وکیع عن امیرالمومنین علی و امیر المومنین عثمان بن عفان و قد قدمه امیرالمومنین عمر و اورده براویة ابن ابی شیبة و الدار قطنی عن ابن عمر عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

مجاہد نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں ہیں راوی نے کہا کہ تو آپ نے سکوت کیا حتی کہ مجھے ظن ہونے لگا کہ آپ اس کی مطلقہ کو اس کی طرف لوٹا دیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں کا کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حماقت کا ارتکاب کر بیٹھے گا (پھر کسی عالم سے مثلاً ابن عباس سے) کہے گا اے ابن عباس! اللہ عزوجل نے تو فرمایا ہے کہ ومن یتق الله الآیة (یعنی جو اللہ کا ڈر رکھے گا اللہ اس کے لئے کوئی راہ نکال دے گا (تو اے تین طلاقیں دینے والے! تو نے تقویٰ چھوڑ کر) اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور (حق رجعت ختم ہو گیا اب) تیری عورت نکاح سے باہر ہو گئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۶"۔ (ابوداؤد ار ۲۹۹۔ باب بقیة نسخ المراجعة الخ)

صرف مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے

۱۴۱۔ حدیث میں فرمایا لعن الله الذواقین و الذواقات۔

اللہ تعالیٰ نے بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۳"

مہر کا اقرار کرنے کے بعد اسے قرض نہ سمجھنا مورث عذاب ہے۔

۱۴۲۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مرد عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی وزانیہ اٹھائے جائیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۰۹"

عورت کو شوہر سے اور غلام کو آقا سے بدظن کرنا منع ہے

۱۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأة علی

marfat.com

Marfat.com

زوجها او عبدا علی سیدہ. رواہ ابوداؤد و النسائی و الحاکم بسند صحیح وابن حبان فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو عند احمد بسند صحیح و الحاکم و قال صحیح و اقرہ و البزار وابن حبان عن بریدۃ و عن الطبرانی فی الاوسط و الصغیر عن ابن عمر و عند ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۳۷۶"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن خبب امراۃ علی زوجہا)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

آکدالتحقیق بباب التعلیق

(مسئلہ تعلیق میں ایک دیوبندی فتویٰ کا رد بلیغ)

۶/ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے بوقت مغرب کہا کہ اگر تو نماز نہیں پڑھے گی تو تجھ پر دو طلاق معلق ہے اس کے بعد عورت نے نماز عشاء نہ پڑھی مگر فجر کی نماز اس نے ادا کی، اس شخص نے بعد فجر رجعت کرلی پھر دو سال کے بعد اس نے اسی عورت کو اور دو طلاقیں دیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

اس سوال کے جواب میں دیوبندی عالم نے لکھا کہ اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلی کہ نہ اس سے طلاق واقع ہوئی اور نہ حاجت رجعت، ہاں بعد کی دو طلاقیں رجعی واقع ہوئیں لہذا رجعت کرلے، وغیر ذلك من الخرافات و الهفوات و الجهالات۔

سیدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس کے جواب میں دلائل قاہرہ باہرہ سے ثابت و واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صورت مستفسرہ میں اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی نہ صرف تجدید نکاح کی ضرورت بلکہ بغیر حلالہ کے وہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی"۔

اس کے بعد دیوبندی فتویٰ کے مزخرفات ولغویات پر بحث کرتے ہوئے ۲۵ وجوہات سے اس کی گرفت کی اور متعدد دلائل وجزئیات فقہ سے اس کا تعاقب کرتے ہوئے گھر تک پہنچادیا۔

یہ محققانہ رسالہ چونکہ فارسی زبان میں ہے اور ہم نے اختصاراً اس کا خلاصہ پیش کیا ہے، اور سوال سے قبل اسی رسالہ میں سائل کے جو معروضات مندرج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ علم ودانش میں یہی سوال اس سے پہلے بھی بھیجا گیا تھا، اور امام احمد رضا نے جو جواب ارقام کیا تھا اس پر ایک دیوبندی فتویٰ کے ساتھ ارسال خدمت کیا گیا تو امام احمد رضا نے جو مسکت جواب مع دلائل ونصوص فقہ کے حوالہ قلم کیا ہے وہ آپ کی فقاہت ولیاقت علمیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ منصفانہ رسالہ بڑے سائز کے ۱۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ احد عشیں شریک تحقیق ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

آکد! لتحقیق بباب التعلیق

غیر کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت کو برباد کرنا کوتاہ نصیبی ہے

۱۴۴۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند البیھقی فی شعب الایمان من اسوء الناس منزلۃ من اذھب آخرتہ بدنیا غیرہ۔ لوگوں میں سب سے برا مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت اپنے غیر کی دنیا کے پیچھے ضائع کردے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۷۷۶۔ آکد التحقیق"

طلاق اور حق رجعت کے بارے میں چار احادیث کریمہ

۱۴۵۔ ترمذی وابن مردویہ وحاکم بافادۂ تصحیح و بیہقی در سنن از ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کنند قالت کان الناس و الرجل یطلق امرأتہ ماشاء ان یطلقھا و ھی امرأتہ اذا ارتجعھا وھی فی العدۃ و ان طلقھا مائۃ مرۃ او اکثر حتی قال لامرأتہ واللہ لا اطلقک فتبینی و لا اوبک ابدا قالت و کیف ذلک قال اطلقک فکلما ھمت عدتک ان تنقضی راجعتک فذھبت المرأۃ حتی دخلت علی عائشۃ فاخبرتھا فسکتت عائشۃ حتی جأ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاخبرتہ فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنی بیویوں کو جب چاہتے ہیں طلاق دیدیتے ہیں اور عدت کے اندر رجعت کر لیتے ہیں تو وہ عورت ان کی بیوی ہی رہتی ہے اگرچہ سو بار یا اس سے زیادہ طلاق دیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے نہ طلاق دوں گا کہ مجھ سے جدا ہو جائے گی اور نہ کبھی رجعت کروں گا عورت نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے مرد نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت ختم ہونے والی ہو گی تو میں رجعت کر لوں گا تو اس عورت نے حضرت عائشہ کے پاس آکر یہ بات بتائی تو آپ خاموش رہیں حتی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضور کو حضرت عائشہ نے واقعہ کی خبر دی تو حضور نے بھی

marfat.com
Marfat.com

تشکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا الطلاق مرتان الخ کہ طلاق رجعی دو بار ہے اس کے بعد بھلائی سے روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (مولف) (ترمذی اول ص ۲۲۶۔ باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، باب)

۱۴۶۔ نیز ابن مردویہ و بیہقی ازام المومنین روایت آرند۔ قالت لم یکن للطلاق وقت یطلق امرأته ثم یرجعها مالم تنقضی العدة و کان بین رجل و بین اهله بعض مایکون بین الناس فقال والله لاترکنك لاایما و لاذات زوج فجعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی راجعها ففعل ذلك مرارا فانزلَ الله فیه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان فوقت لهم الطلاق ثلاثا یراجعها فی الواحدة و فی الثنتین و لیس فی الثالثة رجعة حتی تنکح زوجا غیره۔

دوسری روایت میں آیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا پھر اختتام عدت سے قبل رجعت کرلیتا اور مرد و عورت کے درمیان ایسی کوئی بات ہو جاتی جو عام لوگوں میں ہو جاتی ہے تو مرد کہتا کہ خدا کی قسم میں ضرور تجھ کو چھوڑ دوں گا ایسی کہ تو نہ تو بے شوہری ہو سکے اور نہ شوہر والی ہے، پھر وہ طلاق دیدیتا جب اختتام عدت قریب ہوتا تو رجعت کرلیتا ایسا ہی بار بار کیا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں الطلاق مرتان الخ نازل فرما کر لوگوں کے لئے تین طلاقیں مقرر فرمادی کہ پہلی اور دوسری میں رجعت کرسکتا ہے مگر تیسری میں بغیر حلالہ کے حق رجعت نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۷۸۲"۔ بحذف التحقیق

۱۴۷۔ ابوداؤد و نسائی و بیہقی از عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت آرند ان الرجل کان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها و ان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اگر چہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا تو بھی وہ رجعت کا مستحق بنا رہتا تھا تو یہ (دستور جاہلیت) ختم فرمادیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۲۹۰ باب فی نسخ المراجعة الخ)

۱۴۸۔ اجلۂ امام مالک و شافعی و عبد بن حمید و ترمذی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و بیہقی از عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آرند قال کان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان

marfat.com

Marfat.com

تنقضی عدتها کان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الی امرأته فطلقها حتی اذا ما جأ وقت انقضأ عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال والله لا اوبك الی و لا تحلین ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا پھر انقضائے عدت سے پہلے رجعت کر لیتا ایسا کرنیکا اسے حق حاصل تھا اگرچہ ہزار بار طلاق دیتا تو ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب انقضائے عدت کا وقت ہوا تو رجعت کر لیا پھر طلاق دے کر کہا کہ قسم خدا کی نہ میں تجھے لوٹاؤں گا اور نہ کبھی تو آزاد ہو گی تو اللہ تعالیٰ نے الطلاق مرتان کی آیت نازل فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۸۳ ۷"۔ آکد التحقیق۔ (مؤطا مالک، ص ۲۱۵۔ جامع الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اپنی بیوی کو طلاق دینے اور رجعت کرنے کے بارے میں چند روایتیں۔

۱۴۹۔ فی صحیح البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال طلق ابن عمر امرأته وهی حائض فذکر عمر رضی الله تعالیٰ عنه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لیراجعها قلت تحتسب قال فمه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا حضور نے مراجعت کا حکم فرمایا میں (عمر) نے عرض کی یہ طلاق محسوب ہو گی فرمایا کہ خاموش رہو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۰۔ و عن قتادة عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مره فلیراجعها قلت تحتسب قال ارأیته ان عجز و استحمق۔

(اور یونس بن جبیر والی روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر سے) حضور نے فرمایا کہ اسے رجوع کر لینے کا حکم دو میں نے عرض کی کیا وہ طلاق محسوب ہو گی فرمایا کیا تم نے (رجعت کے وجوبی حکم سے) یہ رائے قائم کر لی کہ اگر اس نے نکما پن کیا ہے اور دانستہ حماقت کر بیٹھا ہے تو وہ دی ہوئی طلاق لغو ہو گی۔ (نہیں ہوئی اور تمہارا خیال غلط ہے وہ ضرور گنی جائے گی) (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

Marfat.com

۱۵۱۔ و عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حسبت علی بتطلیقۃ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ پر وہ (حیض میں دی ہوئی طلاق) ایک طلاق محسوب ہوگی، یعنی وہ لغو نہیں ٹھہری بلکہ گنی گئی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۲۔ و فی صحیح مسلم عن عبیداللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نحوہ و قال فی آخرہ قال عبیداللہ قلت لنافع ماصنعت التطلیقۃ قال واحدۃ اعقدبھا۔

عبیداللہ نے کہا کہ میں نے نافع سے کہا کہ اس طلاق کا کیا کیا یعنی اس کا حکم کیا ہوا فرمایا کہ ایک طلاق شمار ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۳۔ و عن سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن ابیہ و فیہ کان عبداللہ طلقھاتطلیقۃ فحسبت من طلاقھا و ارجعھا عبداللہ کما امرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور ایک روایت میں آیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک طلاق دی تو وہ شمار ہوئی اور انہوں نے رجعت کرلی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۴۔ وفی لفظ آخر قال قال ابن عمر فراجعتھا وحسبت لھا التطلیقۃ التی طلقتھا۔

ابن عمر نے کہا کہ میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق محسوب ہوئی جو میں نے دی تھی۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۶، کتاب الطلاق)

۱۵۵۔ وعن ابن سیرین عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ امر ان یراجعھا قلت افحسبت علیہ قال فمہ او ان عجز واستحمق۔

(اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں) ابن عمر کو حکم ہوا کہ وہ رجعت کرلیں میں (عمر) نے عرض کی کیا وہ طلاق اس پر محسوب ہوگی فرمایا کہ چھوڑ دو یا فرمایا کہ کیا اگرچہ وہ نکما ہوگیا اور حماقت کر بیٹھا۔ (جب بھی شمار ہوگی۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۳" کذا التحقیق۔ (مسلم ۱/۴۷۷)

marfat.com
Marfat.com

کتاب الطلاق)

۱۵۶۔ وعن انس بن سرین قال قلت فاعتددت بتلك :التطليقة التى طلقت وهى حائض قال مالى لا اعتدبها وان كنت عجزت.

انس بن سیرین نے کہا کہ تو آپ (ابن عمر) نے اپنی وہ طلاق جو بحالت حیض دی تھی شمار کی؟ فرمایا مجھے کیا عذر تھا کہ اسے شمار نہ کرتا اگرچہ میں پھوہڑ پن کر بیٹھا تھا۔ (مولف) (معلم ا/ ۳۷۷، کتاب الطلاق)

۱۵۷۔ عبدالحق اشبیلی در احکام و بیہقی در سنن از عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردند ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هى واحدة.

(ایک روایت میں ہے کہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ابن عمر کی) حیض والی طلاق ایک طلاق ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۴" اکمد التحقیق۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

نکاح کرنے اور طلاق نہ دینے کے حکم پر مشتمل ایک حدیث

۱۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تزوجوا ولاتطلقوا فان الله لایحب الذواقین والذواقات وفی لفظ لاتطلقوا النساء الا من ریبة فان الله تعالیٰ لایحب الذواقین ولاذواقات.

نکاح کرو اور جبتک عورت کی طرف سے کوئی شک نہ پیدا ہو (یعنی بے حاجت صحبہ) طلاق نہ دو کہ اللہ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الا شعری رضی الله تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۶۷۸"

ماں باپ کے نافرمان وشرابی اور دیوث پر جنت حرام ہے

۱۵۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثة قد حرم الله علیهم الجنة مدمن الخمر والعاق لوالدیه والدیوث الذی یقیر فی اهله الخبث.

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے شرابی اور ماں باپ کا موذی اور دیوث کہ اپنے اہل میں گندی بات پر قرار رکھے۔ رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۸۱۲" (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

نسب بدلنا حرام اور باعث لعنت ہے

۱۶۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا من ادعی الی غیر ابیه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه یوم القیٰمة صرفا ولا عدلا.

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل، بخاری و مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

marfat.com

Marfat.com

روایت کی ہے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۵"(مسلم اول ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ الخ)

مدت حمل پر دو حدیثیں

۱۶۱۔امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھم یرجمھا فقال لہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن کان لك علیھا سبیل فلا سبیل لك علی ما فی بطنھا فترکھا حتی ولدت ولدا قد نبت ثناہ یشبہ اباہ.

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ عورت پر حد لگانے کا جواز تو ہے مگر جو اس کے پیٹ میں ہے اس کے لئے کیا راہ ہے حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا اس کے اگلے چاروں دانت پیٹ ہی میں نکل چکے تھے صورت میں اپنے باپ سے مشابہ تھا فلما رأہ الرجل قال ولدی ورب الکعبۃ ۔جب ان صاحب نے اس بچے کو دیکھا کہا خدا کی قسم میرا بچہ ہے۔ ذکرہ فی الفتح۔(مولف) (ہمارے ائمہ نے اکثر مدت حمل دو سال رکھی ہے۔منہ)

۱۶۲۔دار قطنی و بیہقی اپنے اپنے سنن میں ولید بن مسلم سے راوی امام دار الھجرۃ عالم المدینۃ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ھذہ جارتنا امراۃ محمد بن عجلان امراۃ صدق وزوجھا رجل صدق حملت ثلثۃ ابطن فی اثنی عشرۃ سنۃ کل بطن فی اربع سنین.

یہ ہیں ہماری ہمسائی محمد بن عجلان کی بی بی، یہ سچی عورت اور وہ سچے مرد، ان کے تین حمل بارہ برس میں ہوئے ہر حمل چار سال میں۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۹"

عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے

۱۶۳۔حدیث میں ہے ذنب العالم ذنب واحد وذنب الجاھل ذنبان۔

عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دوہرا گناہ۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۷۳"

(کنز العمال ص ۱۰۰ ج ۱۰)

ماں اور بچے کے درمیان تفریق پیدا کرنا باعث لعنت ہے

۱۶۴۔سنن ابن ماجہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله علی من فرق بین الوالدة وولدها.

اللہ کی لعنت اس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۹۲"

(ابن ماجہ ۲ ، ۱۶۳، باب النہی عن التفریق بین السبی)

تفسیر بالرائے حرام ودخول نار کا سبب ہے

۱۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار. رواه الترمذی وصححه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما.

جو قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے سے کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف)(ترمذی دوم ص ۱۲۳، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه)

شناعت طلاق پر دو حدیثیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الحلال الی الله الطلاق. رواه ابوداؤد وابن ماجة والحاكم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وفی لفظ للحاكم بسند صحيح عنه موصولا.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔ (مولف)(ابوداؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

۱۶۷۔ ولابی داؤد عن محارب بن دثار مرسلا ما احل الله شيئا ابغض اليه من الطلاق.

کوئی حلال چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسند نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۷" (ابوداؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

اہمیت رضائے والدین پر ایک حدیث

۱۶۸۔ حدیث میں فرمایا وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك فاخرج.

اگر والدین تمہیں تمہارے مال واہل سے نکل جانے کا حکم دیں تو نکل جاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۶۰۳"

تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں البتہ چار مہینے دس دن عدت فرض ہے

۱۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لامرأة تومن بالله واليوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا. رواه

marfat.com

Marfat.com

البخاری ومسلم عن امی المومنین ام حبیبة وزینب بنت جحش رضی الله تعالیٰ عنهما.

کسی عورت کو حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ مردے پہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے بجز شوہر کے سوگ کے، کہ اس پر چار ماہ دس روز سوگ کرے گی۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۳۸"(ابوداؤد دوم ص ۳۱۴، باب حد الحزن الذی عنه زوجه)

تسبیح و تحمید پر مشتمل دو محبوب کلموں کی فضیلت

۱۷۰۔قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحن الله العظیم. رواه البخاری.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر خفیف میزان میں ثقیل رحمٰن کو پیارے وہ سبحن الله وبحمده سبحن الله العظیم ہیں۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۰" (بخاری دوم ص ۹۳۸، باب فضل التسبیح)

قسم دینا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۱۷۱۔ فی الحدیث ان الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه عبر رؤیا فاخبره النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اصاب بعضا واخطأ بعضا لافتا للصدیق رضی الله تعالیٰ عنه ان نجهره واقسم علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تقسم.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر بتائی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ انھوں نے بعض میں درستگی کی ہے اور بعض میں غلطی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حضور کی قسم کھائی کہ ہم اسے ضرور ظاہر کریں گے تو حضور نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۳۴"(ابوداؤد دوم ص ۴۶۶، باب فی القسم هل یکون یمینا)

Marfat.com

تعارف

الجوھرالثمین فی علل نازلۃ الیمین

(یمین طلاق کی علتوں کا بیان)

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو ایک سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے لڑکے سے کسی بات پر ناراض ہو گیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کو میرے گھر میں چھوڑے رہے گی تو تجھ پر تین طلاق، اس کے بعد عورت نے اس لڑکے کو ہاں یا نا کچھ نہیں کہا پھر کچھ مدت کے بعد لڑکے کا باپ اس سے راضی ہو گیا، اس صورت میں عورت پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔

یہ سوال چونکہ فارسی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا بریلوی نے بھی زبان فارسی میں اس کا مفصل ومدلل جواب تحریر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ بطور اختصار یہ ہے۔

صورت مسئولہ میں عورت پر ضرور تین طلاقیں واقع ہو گئیں کہ طلاق جس شرط پر معلق تھی وہ پائی گئی کیونکہ لڑکے کی ماں نے اسے مکان میں رہنے سے منع نہیں کیا نہ بالفعل نہ بالقول لہذا شخص مذکور کی عورت اس کے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ بے حلالہ اس کے لئے کبھی حلال نہ ہو سکے گی۔ اور امام احمد رضا نے مزید توضیح وتصریح کی خاطر صورت سوال کی روشنی میں خود ہی دس شبہات قائم کئے اور ان کے جوابات بھی فقہ حنفی سے ارقام کئے ہیں اور اس مسئلہ کے کسی بھی گوشۂ تحقیق کو تشنہ وناکمل نہیں چھوڑا ہے اور اس مسئلہ کی تحقیق وتشریح کے ضمن میں اور بہت سے مسائل کی وضاحت وصراحت بھی کی گئی ہے۔

تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ رسالۂ ثمینہ ۱۹ صفحات پر مبسوط ومرقوم ہے اور اس میں صرف پانچ حدیثیں مذکور ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

الجوھر الثمین فی علل نازلۃ الیمین

حیلہ شرعیہ پر ایک حدیث

۱۷۲۔اخرج ابن المنذر عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ بلغہ ان ایوب علیہ الصلاۃ والسلام حلف لیضربن امرأتہ مائۃ فی ان جاء تہ فی زیادۃ علی ماکانت فاتی بہ من الخبز الذی کانت تعمل علیہ وخشی ان تکون قارفت من الخیانۃ فلما رحمہ اللہ وکشف عنہ الضر علم برأۃ امراتہ مما اتہمہا بہ فقال اللہ عزوجل وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وھو مائۃ عود فضرب بہ کما امرہ اللہ تعالیٰ۔

حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے (قسم اس بات پر کھائی تھی کہ ایک روز) وہ دس سے زیادہ روٹیاں لے کر آئیں جتنی مزدوری میں ملا کرتی تھیں اور آپ کو کھٹک ہوئی کہ کہیں وہ زیارت برخلاف دیانت نہ ہو پھر جب اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور تکلیف دور فرمائی تو اپنی زوجہ کا اس قصور سے بری ہونے کا علم ہوا جس کا آپ کو گمان ہوا تھا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ سو تنکوں کی ایک جھاڑو بنا کر ایک دفع مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے گھاس کی سو تنکوں پر مشتمل ایک جھاڑو لے کر اس سے مارا جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا تھا۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۳۔ الجوھر الثمین"

قسم توڑ کر کفارہ دینے کے بارے میں چند حدیثیں

۱۷۳۔ فرمودہ اند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیرا منہا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک۔

جب تم کسی بات کی قسم کھا بیٹھو پھر دیکھو کہ اس کا خلاف شرعا بہتر ہے تو بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔(مولف)رواہ البخاری ومسلم عن سمرۃ بن جندب واحمد ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ والنسائی وابن ماجۃ عن عوف بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنهم وعبدالرزاق عن ابن سیرین مرسلا وابوبکر بن شیبة والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه من قوله۔(بخاری دوم ص۹۸۰، باب قول الله لایواخذ کم الله الخ)

۱۷۴۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاریٰ غیرها خیرا منها الا کفرت عن یمینی وآتیت الذی هو خیر.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بخدا جب میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کو بہتر جانوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور جو بہتر ہوگا ضرور اسی کو کروں گا(مولف) رواه احمد وعبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری والطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن ابی الدرداء والحاکم عن ام المومنین الصدیقة والطبرانی عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهم وعبدالرزاق عن ام المومنین عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما من قوله وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وابناء حمید وجریر والمنذر وابوالشیخ والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه بمعناه وفی الباب غیرهم رضی الله تعالی عنهم.

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۹"۔الجوہر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰،باب قول الله لایؤاخذکم الله الخ)

۱۷۵۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله لان یلج احدکم بیمینه فی اهله آثم له عند الله من ان یعطی کفارته التی افترض الله علیه.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص اپنی اہلیہ کو تکلیف دینے، پریشان کرنے کے لئے قسم کھالے اور قسم پر اڑا رہے تو بخدا اس کا یہ اڑا رہنا قسم توڑنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جبکہ قسم توڑنے کی اجازت پھر اس کا کفارہ ادا کرنے کا حکم خود اللہ ہی نے دیا ہے۔(مولف) رواه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۰"۔الجوہر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول الله لایؤاخذ الله کم الله الخ)

ثبوت زنا کے لئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷۶۔ عبدالرزاق در مصنف خود گوید انبانا معمر عن الزهری قال سال رجل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الرجل یجد مع امرأته رجلا یقتله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا تسمعون الی ما یقول سیدکم قالوا لا تلمه یا رسول الله فانه رجل غیور والله ماتزوج امرأة قط الا بکرا ولا طلق امرأة قط فاستطاع احدنا ان

marfat.com

Marfat.com

یتزوجها فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بی اللہ الا بالبینۃ. قلت والسائل ھو سیدنا سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

یعنی امام زہری سے مروی ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی نامحرم مرد کو پائے تو کیا وہ اس کو قتل کر سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سائل کی غیرت کی طرف حاضرین کو توجہ کرتے فرمایا خود ان کی غیرت مندی کو سراہتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو کہ تمہارا سردار (سائل) کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور ان کو ملامت نہ کیجئے کیونکہ بیشک یہ ہیں ہی بڑے غیرتمند شخص (حتی کہ) بخدا انہوں نے کنواری کے علاوہ کبھی کسی عورت سے نکاح نہیں کیا ہے اور نہ کبھی کسی عورت کو (غیرت و عار کی وجہ سے) طلاق دی ہے تاکہ ہم میں کوئی شخص ان کی مطلقہ سے نکاح نہ کر سکے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ بجز چار عینی شاہدوں کی شہادت کے کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔ یعنی نامحرم مرد و زن کو خلوت میں دیکھ لینا زنا کا شرعی ثبوت نہیں لہذا نہ قتل کی اجازت ہوگی نہ الزام زنا کی بلکہ وہ صرف تعزیر کے مستحق ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۳۔ الجوھر الثمین"

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

منت ونذر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ بخاری شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ہے من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی طاعت الٰہی مثل نماز روزہ وصدقہ وغیرہا کی منت مانی وہ بجالائے اور جو کسی گناہ کی منت مانی وہ باز رہے۔ (بخاری دوم ص ۹۹۱، باب النذر فیما لایملك الخ)

۱۷۸۔ حدیث شیخین لاتنذروا فان النذر لایغنی من القدر شیئا وانما یستخرج به من البخیل.

نذر نہ مانو تقدیر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی اس سے تو فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔ (مولف) (یعنی یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائے گی جو نعمت نصیب میں نہیں وہ مل جائے گی جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائے گی یہ اعتقاد فاسد ہے ایسی ہی نذر سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ منہ)" فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۶۶" (مسلم دوم ص ۴۴، کتاب النذر)

منظور ومنکر شرعی چیز کو بقدر استطاعت بدل دینے کی تاکید پر ایک حدیث پاک

۱۷۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان.

جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنٰی درجہ ہے۔ (مولف)" فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۸۴"۔ (مسلم اول ص ۵۱، باب بیان کون النهی عن المنکر الخ)

پڑوسی کے حق کی نگہداشت ایمان کی دلیل ہے

۱۸۰۔ حدیث میں فرمایا المومنون من امن جارہ بوائقه

مومن وہ ہے جس کے ہمسائے اس کی ایذاؤں سے امان میں ہوں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۹۰"

Marfat.com

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

معارف و تحقیقات عالیہ اور جزئیات فقہیہ و کلامیہ کا گراں مایہ مجموعہ "فتاویٰ رضویہ جلد ششم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فکر و اعتقاد اور خیر خواہی ملت و جذبۂ اصلاح معاشرت اور آپ کی جودت طبع اور فقہی و سیاسی و مذہبی بصیرت کا عکس جمیل ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث پر رہوار قلم کو جنبش دی گئی ہے

کتاب السیر، کتاب المفقود، کتاب الشرکۃ، کتاب الوقف

ابواب فقہ کے اعتبار سے اس جلد میں کتاب اللقطہ و کتاب اللقیط بھی شامل ہونی چاہیے لیکن شاید زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب اس مضمون کی کوئی تحریر شریک اشاعت نہ ہو سکی ہے۔

کتاب السیر، آغاز کتاب سے ۳۱۴ صفحات تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں کل ۳۴۱ مسائل ہیں اور اس کے مسائل زیادہ تر کفریہ الفاظ کا تفصیلی بیان اور ہر لفظ کا شرعی حکم اور کافر و مرتد ہونے والے افراد کے لئے حدود و تعزیر کا بیان وغیرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب المفقود میں صرف ۶ مسائل ہیں۔

کتاب الشرکۃ، ۱۰ مسائل پر مشتمل ہے۔

کتاب الوقف ص ۳۲۹ سے اخیر کتاب تک محیط و حاوی ہے اس میں ۳۶۹ مسائل ہیں اور اس میں وقف سے متعلق متعدد احکام مثلاً متولی کے حقوق و فرائض اور اس کے تصرفات کی نوعیت احکام مساجد و مقابر، مصارف وقف اور اس کے متعلقات اور وقف کا اجارہ غرضیکہ سارے ابواب و مسائل پر محققانہ و فاضلانہ بحث، حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی شان امتیازی و بلند مقامی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اس طرح یہ جلد ۷۲۶ مسائل محققانہ پر مبسوط و مشتمل ہے۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل و عنوانات پر گفتگو کے ساتھ ساتھ ان ۴۶ مضامین پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

تفسیر[1]، اصول[2] تفسیر، حدیث[3]، اصول[4] حدیث، فوائد[5] حدیثیہ، اصول[6] فقہ، فوائد[7] اصولیہ، فوائد[8] فقہیہ، فوائد[9] علمیہ، عقائد[10]، کلام[11] رد بدمذہباں[12]، امر بالمعروف و نہی[13] عن المنکر، نماز[14]، زکوٰۃ[15]، جنائز[16]، اضحیہ[17]، ذبائح[18]، نکاح[19]، طلاق[20] بیوع[21]، اجارہ[22]، ہبہ[23]، اکراہ[24] غصب[25] وکالت[26] شہادۃ[27]، دعوی[28]، حیل[29] مداینات[30] فرائض[31]، نفقہ[32]، یمین[33] حدود[34] و تعزیر، ترغیب[35] و ترہیب، حظر[36] و اباحت، جرح[37] و تعدیل، اسماء الرجال[38]، تاریخ[39] سیر[40] رسم الافتا[41] المفتی، نحو[42]، فضائل[43] و مناقب، تصوف[44] و روحانیت، حجر[45]، مناظرہ[46]۔

زیر نظر جلد میں اصلاح فکر و اعتقاد اور معلومات بیکراں پر مشتمل ۸ تحقیقی رسائل شامل ہیں۔

جن میں سے میں نے ۶ رسائل علمیہ سے احادیث کا استخراج و اندراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور ۲ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ دونوں رسالے یہ ہیں۔

۱۔ دامان باغ سبحن السبوح (کذب باری محال ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے کذب باری تعالیٰ محال ہے، کے مسائل و عنوان پر بحث کی ہے اور کثیر دلائل و متعدد وجوہات و تمثیلات سے روشن و آشکار کیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

۲۔ جوال العلو لتبیین الخلو۔ (مسئلہ خلو کا واضح بیان)

ایک سائل نے کسی وقف کے مسئلہ کو خلوٗ سمجھ کر ایک سوال کیا، تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کا جو جواب تحریر کیا ہے اس کے اشاریے اس طرح ہیں۔

☆ خلوٗ کی تعریف اور اس کا حکم

☆ خلوٗ اور سکنی کا فرق

☆ دوامی پٹہ کی ایک جائز صورت

☆ اجارہ داری اور اس کا حکم

☆ صورت مسئولہ کا تعلق خلوء سے نہ ہونے کا بیان

☆ مسئلہ خلوء میں علمائے کرام کی متعدد بحثیں اور ان کے کلام میں تطبیق و توفیق۔

☆ مسئلہ دائرہ کی شرعی اور تاریخی حیثیت۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں علوم و معارف اور حکم و بصائر کی ایک عظیم دنیا

marfat.com

Marfat.com

آباد فرمادی ہے اور ذیل کے ۴ علمی رسائل دستیاب نہ ہونے کے باعث شریک اشاعت نہ ہو سکے ہیں، وہ یہ ہیں۔

۱-اللواء المعقود لبیان حکم امرأۃ المفقود۔ مفقود الخبر کی بیوی کا حکم اور اس کا بیان۔

۲- المجل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد۔ گستاخ رسول مرتد و کافر ہے۔

۳-البارقة اللمعا علی ساعد من نطق بالکفر طوعا۔ ہنسی خوشی میں بھی کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۴-المقال الباهر منکر الفقه کافر۔ فقہ کا منکر کافر ہے۔

اسلامی مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۵۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۴۲ حدیثیں زینت فتاوی و بنائے استدلال ہیں۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

ہجرت پر دو حدیثیں

۱-قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا ھجرۃ بعد الفتح ۔ (رواہ الشیخان)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے (یعنی بعد فتح مکہ مکرمہ وہاں سے ہجرت کی ضرورت نہیں کہ وہ بھی اب دارالاسلام ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۱۳۱۔ باب المبایعۃ بعد فتح مکۃ الخ)

۲-فی الحدیث. من فر بدینہ من ارض الی ارض و ان کان شبرا من الارض استوجبت لہ الجنۃ و کان رفیق ابیہ ابراھیم و نبیہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جو اپنے دین کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگا پھرے اگرچہ بالشت بھر ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اسے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱"۔

دین نام ہے مسلمان کی خیر خواہی کا اس پر ایک حدیث۔

۳- قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصح لکل مسلم۔

یعنی دین یہ ہے کہ آدمی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳"۔ (مسلم اول، ص ۵۵، باب بیان ان الدین النصیحۃ)

جزیرۂ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں حدیث میں ہے

۴-قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرزمین عرب میں دو دین یعنی اسلام و غیر اسلام جمع نہیں ہوں گے۔ یعنی اب یہاں صرف اہل اسلام رہیں گے تو اہل کفر و شرک (اہل غیر قبلہ) کو بسنے مستقل رہنے کی یہاں اجازت نہ دی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵"۔

(کنز العمال، ص ۱۳۵ ج ۱۷)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

نابغ النور علی سوالات جبلفور
(چند سوالات جبل پور کا شرعی مدلل بیان)

۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ کو سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

علمائے اہلسنت پر حکم تکفیر لگانا، جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت و موالات قائم کرنا، اور ترک موالات کا یہ مفہوم گڑھنا کہ ترک موالات کا حکم صرف یہود و نصاریٰ سے ہے عام کافروں سے نہیں، اور بعض آیات قرآنیہ کے مفاہیم و معانی بدلنا اور مشرک و بت پرستوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دینا، مسجدوں میں کافروں کو لانا اور ہندو لیڈروں سے مسجدوں میں منبروں پر بٹھا کر تقریر کرانا۔ وغیرہ۔

مذکورہ تمام باتوں کے ارتکاب کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم عائد ہوگا۔

یہ باتیں اس وقت کی ہیں جب کہ ترکی میں خلافت اسلامیہ قائم کرنے کا شور و غلغلہ تھا اور ہندوستانی بساط سیاست پر یہی مسائل گرم تھے اور وہابیوں کی جمعیۃ العلماء کے مفتیوں نے اسے مسلمانوں میں مقبول و محبوب بنانے کے لئے بالکل مذہبی رنگ دے دیا تھا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی اور ان کے ہمنوا علماء کو ان مسائل کی شرعی حیثیت سے اختلاف تھا، ان کا نظریہ تھا کہ ترکی حکومت بلاشبہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور اس کی امداد و اعانت بقدر استطاعت ہر مسلمان کو کرنا چاہئے لیکن اس حکومت کو، خلافت اسلامیہ، قرار دینا اور اس کی حمایت و تائید کے نام پر غیر شرعی افعال خود کرنا اور دوسروں کو حکم دینا جو سراسر کفر و ارتداد ہیں، کہاں کی دانشمندی ہے؟

یہ رسالہ اسی ہنگامی اور اختلافی دور کی ایک تحریر ہے جس میں مذکورہ بالا سوالات کے جوابات قرآن و حدیث اور نصوص شرعیہ کے حوالوں سے نہایت تفصیل و وضاحت سے دیئے گئے ہیں کہ

"علمائے اہلسنت یقیناً حق پر ہیں ان کے مخالفین گمراہ و ضال ہیں، جماعت اہل سنت میں

Marfat.com

اختلاف و تفرقہ ڈالنا حرام ہے، موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے اس میں یہود و نصاریٰ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ ۲۰ سے زائد آیات کریمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد حرام و کفر ہے اور جو لوگ آیات کتاب اللہ کا معنی و مفہوم دل سے گڑھتے ہیں وہ ضرور مکذب و محرف قرآن ہے اور وہ بحکم قرآن کافر و نامسلمان"۔

گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے باقی رکھیں، اور ہندوؤں کی جے بولنا انہیں مسجدوں میں لانا اور ان کی خوشنودی کی خاطر غیر شرعی حرکات کرنا یقیناً حرام و شیطنت ہے۔

اس رسالے کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے سینے میں ایک درد مند دل تھا جو اصلاح معاشرہ اور تقاضائے شرعیہ و اسلامیہ کو پورا کرنے کے لئے بے چین و مضطرب رہتا تھا۔

یہ رسالہ حقہ ۱۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۳ حدیثیں موجود ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

نابغ النور علی سوالات جبلفور

کافروں کی تعظیم وتوقیر جائز نہیں حدیث میں ہے

۵-ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا اور حب بھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۱۰۔ نابغ النور"۔

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ شرعاً کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر ایک حدیث۔

۶-رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امری قال لاخیہ کافر فقد بأبھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔ رواہ مسلم و الترمذی و نحوہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۱۱۔ نابغ النور"۔ (مسلم لول، ص۵۰ ج۱ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ الخ)

عالم دین اور مسلمان بوڑھے کی توہین باعث نفاق ہے

۷-رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ثلثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط۔

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسنہ الترمذی لمتن غیرہ و رواہ ابوالشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عندہ زیادۃ لفظ بین النفاق۔ "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۱۲۔ نابغ النور"۔ (کنز العمال، ص۲۰، ج۲۱)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

علم دین کی توہین اور عالم دین کی تذلیل حرام ہے

۸-اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و ابن مردویة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و ابن جریر عن زید بن اسلم و عن محمد بن کعب وغیرهما قال رجل فی غزوة تبوك فی مجلس یوما مارأینا مثل قرأنا هولاء و لا ارغب بطونا و لا اکذب السنة و لا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأیته متعلقا بحلقة ناقة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یقول یا رسول الله انا کنانخوض و نلعب و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ابا لله و آیاته و رسوله کنتم تستهزؤن۔

ایک شخص نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مجلس میں کہا کہ ہم نے اپنے ان قاریوں یعنی عالموں کے مانند کوئی نہیں دیکھا: نہ ان سے زیادہ پیٹو نہ ان سے زیادہ جھوٹا اور نہ وقت جنگ ان سے زیادہ کوئی بزدل تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پہنچی اور قرآن بھی نازل ہوا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناقہ کی رسی سے لپٹ کر کہہ رہا تھا یارسول اللہ ہم لہو و لعب میں مشغول تھے یعنی معذرت کر رہا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ کیا تم اللہ و رسول اور ان کی آیتوں سے استہزاء کرتے ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۴"

بھلائی کی راہ بتانے والے اور عالم دین اور بوڑھے مسلمان کی شان میں گستاخی اور توہین کرنے والا منافق ہے۔

۹- خطیب حضرت ابوہریرہ اور ابوالشیخ ابن حبان کتاب التوبیخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذوالشیبة فی الاسلام و ذوالعلم و معلم الخیر۔

marfat.com

Marfat.com

تین مخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بھلائی سکھانے والا۔ (مولف) (یعنی مومن کامل کی شان نہیں کہ بوڑھے مسلمان اور عالم و معلم خیر کی تکریم نہ کرے)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۶"۔ (کنز العمال، ص ۲۰، ج ۲۱)

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں اری ربك یسارع فی هواك۔

میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و نسائی۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۴۰۔ باب التی وهبت نفسها الخ)

۱۱۔ حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کلهم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۹"

اولیاء اللہ سے عداوت و دشمنی کرنا اللہ عزوجل سے جنگ کرنے کے مترادف ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان فرمادیا اس سے لڑائی کا۔ رواہ البخاری فی صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴"۔ (بخاری دوم، ص ۹۶۳ باب التواضع)

Marfat.com

تعارف

المبین ختم النبیین

(عقیدۂ ختم نبوت کا بیان)

۸ ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یا نہیں۔ اور 'النبیین' پر جو الف لام ہے وہ استغراق کا ہے یا عہد خارجی کا؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ۔ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیھم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لا نبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفا و خلفا ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

پھر امام احمد رضا نے الف لام پر بحث و تمحیص کے بعد ثابت و واضح کیا ہے کہ 'النبیین' پر الف لام استغراقی ہے اور جنھوں نے الف لام عہد خارجی کا کہا ہے ان کا متعدد وجوہات سے رد بلیغ فرمایا ہے۔ اور اسی رسالے میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابانہ ختم النبوۃ" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں، اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے۔ وللہ الحمد۔

تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود و ملعون اور خائب و خاسر۔

اور اس منصفانہ رسالہ میں امام احمد رضا نے قرآن کریم سے ان تمام مقامات و مواضعات کا استقصا کیا ہے جہاں جہاں نبی و رسول کا ذکر آیا ہے اور اس پر شاندار بحث فرمائی ہے۔

افسوس کہ یہ رسالۂ مبارکہ نامکمل دستیاب ہوا اور اسی حالت میں اسے شائع کر دیا گیا ہے جس میں صرف گیارہ صفحات ہیں اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۸ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

المبین ختم النبیین

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم قرآن خاتم النبیین ہیں اس کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۳۔ صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرھا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۸۴ کتاب الفتن)

۱۴۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ماا حسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ (بخاری اول،

Marfat.com

ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)(مسلم دوم، ص ۲۴۸ باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۶۔ صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔

میری اور انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔(مسلم دوم، ص ۲۴۸۔باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۷۔ مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و اجملها و ترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۶۴ المبین"۔(ترمذی دوم، ص ۱۱۳۔باب ماجاء مثل النبی و الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین)

۱۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین.

تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین بارك و سلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۶۵۔ المبین"۔(بخاری اول، ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)

اللہ تعالیٰ کے ازلی و ابدی ہونے کے معنی پر دو حدیثیں

۱۹۔ حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلك شیٔ و انت الاخر فلیس بعدك شیٔ۔

تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔(مولف)

رواه مسلم فی صحیحه و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبة وغیرهم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔(مسلم دوم، ص ۳۴۸۔باب

marfat.com

Marfat.com

الدعاء عند النوم)

۲۰۔ و للبیهقی فی الاسماء و الصفات عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یدعو بهو لاء الکلمات اللهم انت الاول فلا شیٔ قبلك و انت الآخر فلا شیٔ بعدك. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا فرماتے تھے کہ الٰہی تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۲۶۶۔ الحصین"

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

زمانہ رسالت میں مسجدیں محصور نہیں ہوتی تھیں

۲۱۔ صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال کانت الکلاب تقبل و تدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زمانۂ رسالت میں مسجد شریف میں کتے آتے جاتے تھے۔ (غالباً ایسا اس لئے ہوتا تھا کہ مسجد میں دیوار یا حصار وغیرہ نہیں تھا۔ اور یہ کہ کتوں کے آنے کے سبب سے مسجد کو دھوتے بھی نہیں تھے کہ کتا نجس العین نہیں ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۸۵"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۔ باب اذا شرب الکلب فی الاناء)

بدمذہبوں اور بدعقیدوں کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کی ممانعت پر چار حدیثیں

۲۲۔ (رافضہ وہابیہ دیابنہ کے بارے میں) حدیث میں فرمایا کہ لاتجالسوھم و لا تواکلوھم و لاتشاربوھم و اذا مرضوا لاتعودوھم و اذا ماتوا فلاتشھدوھم و لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔

نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۰"

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ معھم۔

جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۴۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھوی الکفرۃ فھو معھم۔

جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۱"

marfat.com

Marfat.com

۲۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیأتی قوم لهم نبز یقال لهم الرافضة یطعنون السلف و لا یشهدون جمعة و لا جماعة فلا تجالسوهم و لا تواکلوهم و لاتشاربوهم و لاتناکحوهم و اذا مرضوا فلا تعودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم و لاتصلوا علیهم ولاتصلوا معهم۔

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بدلقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۹۴"

اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۲۶۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتاه اخوه متنصلا فلیقبل ذلك منه محقا او مبطلا فان لم یفعل لم یرد علی الحوض۔

جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہوا آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوض کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ رواه الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ص ۲۱۷، ج ۳)

برا گمان کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔

گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواه الائمة مالك و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۷"۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۶۔ باب قوله یاایها الذین آمنو اجتنبوا الخ)

مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے

۲۸۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استشارنی ربی فی امتی ثلثا۔

مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص

Marfat.com

۱۲۴"۔(کنز العمال، ص ۔ ، ج ۱۲)

وحدت الوجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں اس پر لبید شاعر کا قول آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی

۲۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدق کلمة قالها الشاعر کلمة لبید، الا کل شئ ماخلا الله باطل۔

سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ، سن لو اللہ عزوجل کے سوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۲"۔(بخاری دوم، ص ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

تمام انبیائے کرام علیہم السلام بحیات حقیقی دنیاوی زندہ ہیں اس پر دو حدیثیں

۳۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر فنبی الله حی یرزق۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔(ابوداؤد اول، ص ۲۱۴۔ باب فی الاستغفار) (نسائی اول، ص ۲۰۳۔ اکثار الصلوٰة الخ)

۳۱۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبیاء احیأ فی قبورهم یصلون۔

انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۶"۔(شرح الصدور مترجم ص ۱۶۹)

کسی مومن کو عار دلانا منع ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عیّر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله۔ رواه الترمذی عن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و حسنه۔

یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۹"۔(ترمذی دوم، ص ۔ ۔ باب من ابواب البر والصلة)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مخلوق الٰہی ہے اور وہ سب سے پہلی مخلوق ہے۔

۳۳۔ مصنف عبدالرزاق میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

علیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۰"

نور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اور حدیث

۳۴۔ حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۰"

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سہو و نسیان سے پاک ہیں

۳۵۔ حدیث میں ہے انی لاانسی و لکن انسیٰ لیستن بی۔

میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۰"۔ (موطا مالک، ص ۳۵، العمل فی السہو)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق خدا میں افضل و اعلیٰ ہیں

۳۶۔ شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۵"

جو زیادہ متقی ہے اسے کسی جماعت کا والی مقرر کیا جائے

۳۷۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و رسولہ۔

جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ رواہ الحاکم صححہ و الطبرانی و العقیلی و ابن عدی و الخطیب عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۸"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۶)

اگر نماز میں دنیاوی منافع حاصل ہوتے تو لوگ نماز میں ضرور حاضر ہوتے اس پر دو حدیثیں:

۳۸۔ حضور بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او

Marfat.com

مرماتین حسنتین لشهد العشاء۔

قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے (جن کے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے) تو ضرور نماز عشاء میں حاضر آتا۔ (نسائی اول، ص ۱۳۶۔ التشدید فی التخلف عن الجماعة) (بخاری اول، ص ۸۹۔ باب وجوب صلوۃ الجماعة الخ)

۳۹۔ طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو ان رجلاً دعا الناس الی عرق مرماتین لاجابوہ و هم یدعون الی هذه الصلوٰة فی جماعة فلا یأتونها۔

اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔ (کنز العمال، ص ۳۷۵، ج ۷)

آدمی اگر اللہ تعالیٰ سے حیا کرے تو اس سے گناہ سرزد نہ ہو حدیث میں ہے

۴۰۔ ابن عدی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا استحیی من الله استحیاءك من رجلین من صالحی عشیرتك۔

اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔ (یعنی اگر اللہ سے حیا کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہو۔) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۶"

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام احتلام سے پاک و منزہ ہیں۔

۴۱۔ طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دیلمی مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان.

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۷"

اللہ صاحب کا اطلاق ناجائز نہیں اس پر ایک حدیث

۴۲۔ حضرت عزت عزوجلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز حدیث میں وارد ہے۔ اللهم انت الصاحب فی السفر و الخلیفة فی المال و الاهل والولد۔

marfat.com

Marfat.com

انہی تو سفر میں صاحب و مالک ہے اور مال اور اہل و عیال کا بڑا محافظ ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰"۔ (مسند احمد، ص ۴۲۳، ج ۱)

فقیہہ اور مفتی کی فضیلت

۴۳۔ فی الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقیہہ بنا دیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰"۔ (بخاری ار ۱۔ باب من یرد الله خیرا الخ)

دو بیویوں میں سے اگر کسی سے زیادہ محبت ہو یا کسی سے بغض ہو تو اس پر مواخذہ نہیں البتہ ظاہر اعدل و مساوات ضروری ہیں

۴۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا قسمی فیما املك فلا تواخذنی فیما لا املك۔

(ازواج مطہرات کی باری کی برابری کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ سے عرض کیا) یہ میری تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں الٰہی اس پر مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک نہیں۔ یعنی میلان طبع اگر کسی زوجہ کی جانب زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں کیونکہ محبت میں ضعف و شدت اختیار بشر میں نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۰"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۰۔ باب فی القسم بین النساء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں

۴۵۔ حدیث میں ہے لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی۔

میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں بیشک میں تو اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مولف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین محبوب چیزیں حدیث میں یہ ہیں

۴۶۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبب الی من دنیاکم الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلوٰة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ (مولف) (رواه الامام احمد و

Marfat.com

النسائي والحاكم و البيهقي عن انس رضي الله تعالیٰ عنه بسند جيد)۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۴"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸۔ ج ۷)

جو مشرکین کے ساتھ بود و باش اختیار کرے یا ان کا مجمع بڑھائے وہ انہیں کے مثل ہے

۴۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرك و سكن معه فانه مثله۔ رواه ابوداؤد بسند حسن و علقه الترمذي عن سمرة بن جندب رضي الله تعالیٰ عنه۔

جو مشرک کے ساتھ یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔ (مولف) (ابوداؤد، ص ۳۸۵۔ باب فی الاقامة بارض الشرك) (ترمذی اول، ص ۲۸۹۔ باب ماجاء فی کراهية المقام بين اظهر المشركين)

۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سود مع قوم فهو منهم۔ رواه الخطيب عن انس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه۔

جو کسی قوم کے مجمع میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (مولف)

۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كثر سواد قوم فهو منهم. رواه ابويعلیٰ فی مسنده و علی بن معبد فی كتاب الطاعة و المعصية عن عبدالله بن مسعود وابن المبارك فی الزهد عن ابی ذر من قوله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۵۰"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۹)

فساد قلب فساد جسم کا باعث ہے حدیث میں ہے

۵۰۔ قال نبينا الحق المبين صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ ٹکڑا خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ دل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۲"۔ (بخاری ار ۱۳۔ باب فضل من استبراء لدينه)

ایسی بات مت کہو جس میں معذرت کرنی پڑے

۵۱۔ حدیث میں ہے ایاك و ما يعتذر منه فان الخير لا يعتذر منه۔

marfat.com

Marfat.com

ہر اس بات سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے مگر اچھی بات سے معذرت کرنی نہیں پڑتی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۶"۔ (کنزالعمال، ۳/ ۲۸۳)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں

۵۲۔ حدیث خلقت الخلق لاعرفهم كرامتك و منزلتك عندى و لولاك ماخلقت الدنيا. رواه ابن عساكر عن سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه۔

اے میرے حبیب میں نے خلق کو اس لئے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو بتلادوں اور اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۱۱"

بالغہ لڑکی یا بالغ لڑکے سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ باپ سے ہوگا حدیث میں ہے۔

۵۳۔ بیہقی نے شعب الایمان میں امیر المومنین عمر وانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مكتوب فى التوارة من بلغت له ابنة اثنتى عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه۔

جس کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور لڑکی سے کچھ گناہ صادر ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔ حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۴۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سعید وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من ولد له ولد فليحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه۔

جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھا ادب دے پھر جب وہ بالغ ہو اس کا نکاح کر دے اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یوں ہے کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ (اور بیٹے پر بھی)

جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ ہوگا۔

۵۵۔ حدیث صحیح ہے من سن فى الاسلام سنة سيئة فعليه و زرها ووزر من عمل بها الى يوم القيمة لا ينقص من اوزارهم شيأ۔

جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں

Marfat.com

گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۱"۔(مسلم دوم، ص ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

ظالم کی ظلم پر مدد کرنا حرام ہے حدیث میں ہے

۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیشک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۵"

مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنی حرام ہیں

۵۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما بنیت المساجد لما بنیت له و فی اخریٰ للذکر والصلوٰة و قراءة القرآن۔

مسجدیں تو صرف اس لئے بنیں جس لئے بنیں وہ تو اللہ کی یاد اور نماز اور تلاوت قرآن کے لئے بنیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۱"۔(ابن ماجہ اول، ص ۵۶۔ باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جنت کو وجد آگیا

۵۸۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں عتبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عتبہ اور انس دونوں اور ازدی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدھما الکریم و علیھما الصلوٰة والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنة میسا کما تمیس العروس۔

جنت خوشی سے جھومنے لگی جیسے نئی دلہن فرحت سے جھومے (کنز العمال، ص ۱۰۶، ج ۱۳)

عسقلان اور غزہ کی فضیلت

۵۹۔ امام احمد مسند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القیمة سبعون الفا بغیر حساب علیھم۔

عسقلان دو دلہنوں میں کی ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر

marfat.com

Marfat.com

حساب نہیں۔(مسند احمد، ص ۹۹ ج ۳)

۶۰۔ مسند الفردوس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لمن اسکنہ اللہ تعالیٰ احد العروسین عسقلان او غزہ۔

شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۱۹۹"۔(کنز العمال، ص ۲۵۰ ج ۱۳)

تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا ہوا کھاتا ہے

۶۱۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم واللہ المعطی۔

ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۰"۔(بخاری اول، ص ۱۶۔ باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہ فی الدین)

سورۂ رحمٰن قرآن عظیم میں دلہن ہے

۶۲۔ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکل شیء عروس و عروس القرآن الرحمن۔

ہر شی کی جنس میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دلہن ہے۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۱"۔(کنز العمال، ص ۵۱۵ ج ۱)

روز جمعہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۳۔ حاکم صحیح مستدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمۃ علی ہیأتہا و یبعث الجمعۃ زہراً منیرۃ اہلہا یحفون بہا کالعروس تہدی الی کریمہا۔

بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کیے ہوئے جیسے نئی دلہن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں۔

کعبہ اللہ کی عظمت پر ایک حدیث

۶۴۔ امام اجل ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم میں

Marfat.com

فرماتے ہیں قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبۃ تحشر کالعروس المزفوفۃ (قال الشارح الی بعلھا) و کل من حجھا یتعلق باستارھا یسعون حولھا حتی تدخل الجنۃ فیدخلون معھا۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لے جاتے ہیں، تمام اہل سنت جنھوں نے حج مقبول کیا اس کے پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ اور اس کے ساتھ یہ سب داخل جنت ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۵۔ نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے منہ الحدیث یزف علی بینی و بین ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام الی الجنۃ۔

یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے۔ یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لے جائیں گے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

شام کو ستر ہزار اور صبح کو ستر ہزار ملائکہ روضۂ انور کی زیارت و طواف کرتے ہیں۔

۶۶۔ امام اجل ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ اور ابن النجار کی کتاب الدرر الثمینۃ فی تاریخ المدینہ میں کعب احبار سے راوی کہ انہوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابو عبداللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ روی ابن المبارک عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا قالت ذکروا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار۔

یعنی امام ابن المبارک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوں ہیں طواف کرتے اور صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوں ہیں ستر ہزار رات میں

marfat.com

Marfat.com

حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولہا کی طرف لے جاتے ہیں۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۱"

اللہ و رسول کی عطا سے حاجت مند حاجت روا ہو جاتا ہے۔

۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله۔

ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتاج تھا اللہ و رسول نے اس کو دولت مند کر دیا۔ (یہ اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے زکوۃ دینے میں کمی کی)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۲"۔ (ابوداؤد لول، ص ۲۲۹، باب فی تعجیل الزکوٰۃ)

روحوں کی تخلیق جسموں سے دو ہزار برس پیشتر ہوئی

۶۸۔ حدیث میں ہے ان الله تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام۔

اللہ تعالیٰ نے روحیں جسموں سے دو ہزار برس پہلے بنائیں۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۹"

موٹے عالم پر ایک حدیث

۶۹۔ حدیث میں فرمایا ان الله یبغض الحبر السمین۔

اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے عالم کو یعنی اس کے بے جا موٹاپے کے سبب۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۰۹"

Marfat.com

تعارف

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح
(ذات باری تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے)

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ میں امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق سوال ہوا کہ امکان کذب کے قائل پر شرعاً کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس محققانہ رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل و براہین سے نہایت شافی ایک فیصلہ کن و مسکت جواب تحریر فرمایا جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے :-

"اللہ عزوجل کی بے شمار صفتیں ہیں مثلاً سننا، دیکھنا، پیدا فرمانا وغیرہ اور ہر عاقل جانتا ہے کہ صفت سمع کا تعلق انہیں چیزوں سے ہوگا جو سنی جاتی ہیں، لیکن یہ صفت سمع ان اشیاء سے متعلق نہ ہوگی جو دیکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع معاذ اللہ ناقص ہے کہ وہ سب چیزوں کو نہیں سن سکتی، یہی حال دیکھنے کا ہے کہ رب کی صفت بصر کا تعلق ان چیزوں سے ہوگا جو دیکھنے کے دائرے میں آتی ہیں یونہی صفت خلق کا تعلق محالات یا واجبات سے نہ ہوگا بلکہ صرف ممکنات سے ہوگا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا کچھ قصور نہیں کہ ان امور سے متعلق نہیں ہوئیں بلکہ قصور ان امور ہی کا ہے وہ صفت الٰہی کے لائق و مطابق نہیں"

"لہٰذا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت کلام بھی ہے اور اس کا تعلق بھی انہیں امور سے ہے جو دائرۂ تکلم میں آئیں اور کلام میں بھی وہ کلام جو ممکن ہو"

"کذب باری تعالیٰ چونکہ محال ہے اس لئے اس کی صفت کلام کا تعلق کذب سے ہو ہی نہیں سکتا"

اور امام احمد رضا نے اس امر کے ثبوت میں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے، عالم اسلام کے تیس مقتدر و جلیل القدر علماء اعلام کی عبارتیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا باجماع علماء و عقلاء محال ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ، چار تنزیہات اور ایک خاتمہ کے عنوان سے مولوی

marfat.com
Marfat.com

اسماعیل دہلوی کے اس قول کی متعدد طریقوں سے دھجیاں اڑائی ہیں کہ

"اگر کذب الٰہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہوگا، حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی یہ محال ہے تو واجب کہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہو" (معاذ اللہ)

مقدمہ، میں ہدایت عوام اور ازالۂ اوہام کے لئے یہ تمہید ہے۔

"مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کے سب صفات، صفات کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں، یوہیں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا"

اور صفت کے بروجہ کمال ہونے کا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج و باہر نہ ہو، نہ یہ معنی کہ موجود و معدوم اور باطل و موہوم میں کوئی شئ و مفہوم اس کے تعلق کے بغیر نہ رہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو"۔

تنزیہات چار ہیں۔

تنزیہ اول :-اس میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ۳۰ ارشادات متین ہیں جن سے بحمداللہ شمس کی طرح روشن و آشکار کہ "کذب الٰہی بالاجماع محال ہے اور اسے قدیم سے ائمہ اہل سنت میں مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال ہے"

تنزیہ دوم :-اس میں دلائل قاہرہ و حجج باہرہ کا دریا موجزن نظر آتا ہے چنانچہ

اس تنزیہ میں کذب باری عزاسمہ کے محال صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر ۳۰ دلیلیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی پانچ دلیلیں ائمہ کرام و علمائے عظام کے ارشادات عالیہ سے منقول و ماخوذ ہیں اور باقی ۲۵ دلیلیں امام احمد رضا بریلوی نے بذریعہ علم لدنی و فیض ربانی سے رقم کی ہیں۔

تنزیہ سوم :- یہ رد ہذیانات لئام وہابیہ (اسماعیل دہلوی مقتول) میں ہے۔ اس تنزیہ میں امام وہابیہ پر مسلسل ۳۵ ایرادات قائم فرمائے ہیں جنہیں بعنوان "تازیانہ" موسوم کیا گیا ہے۔

تنزیہ چہارم :-یہ علاج جہالات جدیدہ میں ہے۔

Marfat.com

اس تنزیہہ میں امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع قرار دینے والوں کی متعدد وجوہات سے خبر لی گئی ہے اور دس دلائل وحجج سے اسے روشن وواضح کیا گیا ہے کہ خلف وعید کو امکان کذب سے کوئی تعلق نہیں۔

خاتمہ :- یہ تحقیق حکم قائل میں ہے یعنی جو لوگ امکان باری تعالیٰ کے قائل ومعتقد ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اگرچہ امکان کذب کے قائلین پر متعدد طرق سے کفر لازم آتا ہے، مگر امام احمد رضا نے بروش متکلمین کرام احتیاط برتی اور ان کے اکفار سے کف لسان فرمایا ہے، مگر یہ ضرور فرمایا ہے کہ ان کی بدعت وضلالت میں کوئی شک نہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے عام مسلمانوں جیسا سلوک وبرتاؤ کرنا جائز نہیں"۔

اور سات اصلوں میں امکان کذب کے قول سے جتنی وجوہات سے کفر لازم آتا ہے ان کا استقصا کیا گیا ہے۔

اس رسالۂ عالیہ میں مسئلہ امکان کذب کی جو تحقیق وتفصیل اور تدقیق وتشریح کی گئی ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور اس رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی وسعت علمیہ، کثرت مطالعہ، قوت حافظہ اور تیزی ذکاوت اور سلامت فکر وفہم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جو تحقیق افادہ فرمائی ہے اسے فراز عرش تک پہنچادیا ہے۔

اور اس رسالے کے مغلقات ومشکلات کی تسہیل وتوضیح کی خاطر اکثر مقامات پر حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے اور اس رسالے کے نام کے بارے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

میں نے جس طرح اس رسالے کا تاریخی نام "سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح" رکھا یونہی ان تازیانوں کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب "دو صد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ" رکھوں۔ چونکہ کل دلائل وتازیانے وہذیانات وغیرہ کی تعداد دو سو ہے۔

یہ محققانہ منصفانہ عظیم ووقیع رسالہ جہازی سائز کے ۶۲ صفحات پر مبسوط ومشتمل ہے اور اس میں ۶ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں

۷۰۔ حدیث میں ارشاد فرمایا انی و ان داعبتکم فلا اقول الاحقا اخرجه احمد و الترمذی باسناد حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگرچہ تم سے کبھی مزاح بھی کرتا ہوں تو حق ہی کہتا ہوں۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲۰، ص باب ماجأ فی المزاح)

مقام صدیق کی رفعت و بلندی پر ایک حدیث

۷۱۔ حدیث ان الله یکره فوق سمائه ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض . رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر و الحارث فی مسنده و ابن شاهین فی السنة عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو آسمان کے اوپر (جیسی اس کی شان ہے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمین میں خلاف اولیٰ بھی کرنا ناپسند ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۳۰" "سبحن السبوح" (کنز العمال، ص ۱۶۹، ج ۱۲)

جو قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و ابو الدرداء و حذیفہ بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج و ابو حکیم شامی و انس بن مالک و ابو ہریرہ رضی صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا۔ روی الشیرازی فی الالقاب و الخطیب و من طریقه ابن الجوزی بوجه آخر و ابونصر السنجری فی الابانة عن اصول الدیانة و الدیلمی فی مسند الفردوس و من طریق الامام الشافعی و ابن عدی فی الکامل و البیهقی

Marfat.com

فی الاسماء و الصفات۔ "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۲۴۱۔ سبحن السبوح"۔

۷۳۔ امام لالکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں انبأ نا الشیخ ابو حامد بن ابی طاھر الفقیہ انبأنا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد ھارون الخضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفیان بن عیینۃ عن عمر و بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فھو کافر۔

یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے۔

۷۴۔ بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن ابائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولایستتاب۔

قتل کیا جائے اور اس سے توبہ نہ لیں۔ "فتاوی رضویہ ج۶ ص۲۴۱۔ سبحن السبوح"

گناہ آشکار کی توبہ بھی آشکار اور خفیہ کی خفیہ

۷۵۔ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئۃ فاحدث عندھا توبۃ السر بالسر و العلانیۃ بالعلانیۃ۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔ رواہ الامام احمد فی کتاب الزھد و الطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج۶، ص۲۷۲۔ سبحن السبوح"۔ (الترغیب و الترھیب ۴/۱۰۶ الترغیب فی التوبۃ الخ)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

القمع المبین لآمال المکذبین

(مسایرہ وشرح مواقف وسیالکوٹی کی عبارات میں امکان کذب باری کے قائلین کی آرزوؤں کا قلع وقمع)

شوال المکرم ۱۳۲۹ھ کو حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی ایک عبارت کو بنائے سوال بنا کر استفسار کیا گیا، کہ کذب اگر ممتنع بالذات ہوتا تو دنیا میں کسی سے جھوٹ واقع نہ ہوتا تو ماننا پڑے گا کہ کذب ممتنع بالغیر ہے، اور ممتنع بالغیر امکان ذاتی کے منافی ومغایر نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے کتب عقائد وعلم کلام کے حوالوں اور ذاتی تحقیقات ومعلومات کی روشنی میں جو جواب تحریر کیا ہے وہ باب عقائد کے زریں اصولوں میں سے ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ۔

"جس طرح اجتماع نقیضین واِرتفاع نقیضین اپنی ذات میں محال ہیں یوہیں اگر مطلق جھوٹ خود اپنی ذات میں محال ہوتا تو کبھی کوئی شخص جھوٹ نہیں بول سکتا مگر کروڑوں لوگ جھوٹ بول رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جھوٹ خود اپنی حد ذات میں محال نہیں، ہاں جب اسے اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرو تو ضرور محال ہے کہ ذات الٰہی بالذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ نقائص ہے تو اس پر کذب محال بالذات ہے، بعینہ اس کی مثال وہی اجتماع نقیضین ہے کہ مطلق اجتماع کسی کا ہو اپنی حد ذات میں محال نہیں ورنہ کبھی کوئی دو چیزیں جمع نہ ہو سکتیں، ہاں نقیضین کا اجتماع محال بالذات ہے کہ ذات نقیضین منافی اجتماع ہے۔ مگر مطلق اجتماع کہ ماہیت مطلقہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ لاکھوں جگہ موجود اور اس کے سبب اجتماع نقیضین ممکن نہیں ہو سکتا وہ قطعاً محال بالذات ہے۔ یوہیں مطلق کذب کہ طبیعت مرسلہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ ہزاروں جگہ موجود اور اس کے سبب معاذاللہ کذب باری ممکن نہیں ہو سکتا وہ یقیناً محال بالذات ہے"۔

پھر اس جواب کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

"یہ ہے اس عبارت کی تقدیر جس سے ملا سیالکوٹی صاحب کے اعتراض کی تشریح بھی ہو گئی اور اس سے جواب کی خوب توضیح بھی، کہ یہاں کلام کذب خاص میں ہے، نہ کہ مطلق طبیعت کذب میں، اور کلی کا امکان اس کے ہر فرد کے امکان کو مستلزم نہیں"

اور اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہیہ پر بھی بحث کی گئی ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ کو ازل سے ابد تک ہر چیز کا تفصیلی علم ہے اس کے علم و معلومات سے کائنات کا کوئی ذرہ خارج و باہر نہیں"

"اور اس کا علم ازلاً ابداً غیر متناہی ہے"

اور اس رسالہ میں معتزلہ کے اس عقیدۂ فاسدہ کی بھی خبر لی گئی ہے کہ "بندہ اپنے افعال کا خالق ہے"

امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے نہایت واضح انداز میں روشن و آشکار کیا ہے کہ

"ائمہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا اصلاً کسی شئ کا کوئی خالق نہیں، بندوں کے افعال اختیاریہ بھی تمام وکمال اسی کے مخلوق ہیں، بندہ صرف کاسب ہے خالق و مختار مطلق نہیں"

یہ محققانہ رسالہ اگرچہ ناتمام ملا ہے کہ کچھ اجزاء غائب ہیں اور اس کو اسی حال میں شائع کر دیا گیا ہے تاہم مسئلہ دائرہ کی وضاحت وصراحت میں جو مواد موجود ہیں وہ پندرہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس میں جو تحقیقات وتدقیقات اور خالص علمی ابحاث ہیں وہ امام احمد رضا کے راسخ فی العلوم نور جلالت علمیہ کا آئینہ دار ہیں۔ رسالہ کی ناتمامی کے باوجود بحث کی ناتمامی کا احساس نہیں ہوتا کہ کافی ووافی مواد موجود ہیں فللہ در المصنف علیہ الرحمۃ اور رسالہ مذکورہ میں ایک حدیث پاک آئی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حدیث

القمع المبین لآمال المکذبین

تقدیر پر بحث کرنا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۷۶۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اجتمع ار: من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ینظرون فی القدر و الجبر فمنہم ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فنزل الروح الامین جبرئیل علیہ الصلاۃ و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتک فقد احدثوا فخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملتمعا لونہ متوردۃ و جنتاہ کانما تفقأ بحب الرمان الحامض فنہضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاسرین اذرعہم ترعدا کفہم و اذرعہم فقالوا تبنا الی اللہ و رسولہ فقال اولی لکم ان کدتم لتوجیون اتانی الروح الامین فقال اخرج الی امتک یا محمد فقد احدثت ۔اہ

چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث کرنے لگے ان میں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح الامین حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ چہرہ اقدس کا رنگ (شدت جلال سے) دہک رہا ہے دونوں رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں، صحابۂ کرام دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھرتھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بہتر ہو اور نہ تم معاتبت کے قریب تھے کہ جبریل امین نے میرے پاس آکر عرض کی آپ اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۲، ص ۲۹۵۔ القمع المبین"

Marfat.com

تعارف

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(قادیانیوں کے مسیح کذاب پر عذاب و عقاب)

۲۱ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو مع دس مختصر جوابات کے ایک استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر مرتد ہو گیا تو اس کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے اور وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی آغاز جواب سے پہلے نہایت دلچسپ انداز میں فرماتے ہیں کہ

مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے، فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلا شک نہیں مگر لاواللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال۔

پھر اسی مسیح کذاب کی ناپاک تحریروں سے دس عظیم کفریات کو آشکار کیا ہے اور ہر ایک کا مدلل جواب بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے بعد جملہ جواب میں لکھتے ہیں کہ

مرزائی لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے تو زنائے محض ہوگا اور جو اولاد ہو تیقناً ولد الزنا ہو،

"اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا، اور مہر معجل تو فی الحال خود ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل تو وہ اپنی اجل معلوم پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دار الحرب کو چلا

marfat.com

Marfat.com

جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا تو اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوی ولایت اس کے تصرفات موقوف ہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے"

مسیح کذاب اور اس کے پیروکاروں سے متعلق احکام پر مشتمل گیارہ صفحے کے اس رسالے میں ۵ حدیثیں حوالہ قلم ہیں۔

Marfat.com

احادیث

السوء و العقاب علی المسیح الکذاب

امت مرحومہ میں محدث اکبر و صاحب فراست صادقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب۔

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی هریرة و احمد و مسلم والترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری اول، ص ۵۲۱۔ مناقب عمر بن الخطاب الخ)

حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اگر نبی ہونے کا احتمال ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

۷۸۔ اور فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عقبة بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۹۹۔ السوء و العقاب"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۹۔ مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، باب)

ہمارے رسول جنات وانسان سب کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من شیء الا یعلم انی رسول الله الا کفرة الجن و الانس۔

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه و صححه خاتم الحفاظ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۱۔ السوء والعقاب"۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۱۲)

marfat.com

Marfat.com

نمازی کے لئے وہ خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے جس پر وہ نماز پڑھتا ہے۔

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من صباح و لارواح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضا یاجارة هل مربك الیوم عبدصالح صلی علیك او ذكر الله فان قالت نعم راء ت ان لها بذلك فضلاً۔

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاویٰ رضویہ، ج۶، ص۳۰۲۔ السوء و العقاب"۔ (کنزالعمال، ص۱۸۹، ج۷)

مسیلمہ کذاب کے کاذب ہونے پر ایک حدیث

۸۱۔ طبرانی معجم کبیر میں وبرحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة كذاب۔

بیشک میں ذرہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانۂ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے۔" فتاویٰ رضویہ ج۶، ص۳۰۵۔ السوء والعقاب"

Marfat.com

تعارف

حجب العوار عن مخدوم بہار

(مخدوم بہار کی ایک عبارت سے عار واعتراض کا ازالہ)

۸ر شعبان ۱۳۳۹ھ کو سوال ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی نے مخلوق کو لفظ چمار سے مثال دی ہے، اور یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے مینگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے؟

اس رسالہ مبارکہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں حضرت مخدوم بہار شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے دفع شبہات فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ

کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق وثبوت کے کبیرہ کا انتساب جائز نہیں۔

اور اس سلسلے میں روایت واخبار کے چند نہایت قیمتی اصول وطریقے افادہ فرمائے ہیں جو ان کے رشحات قلم کی نفیس وجلیل جلوہ ریزی ہے۔

۱- کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام منسوب ہونا ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصاً حضرات اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

۲- کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں،--بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں خصوصاً حضرت شیخ اکبر ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں کھلے ہوئے صریح کفر بھر دیئے ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے۔

"قریش اعلیٰ جد مصطفیٰ بود واو دو پسر داشت یکے را نام ہاشم بود دوم را نام تیم، پیغامبر از نسل ہاشم است وابو بکر از نسل تیم است۔ کوئی جاہل سا جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرا تیم "ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق، نہ کہ معاذ اللہ توہین شان رسالت، یہ وہابیہ میں سے کسی کا الحاق ہے۔

۳- احیاء العلوم میں ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق حرام ہے، ہاں

marfat.com

Marfat.com

یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے مولی علی اور ابولولوٴ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے، تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلاً جائز نہیں۔

۴۔ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاً حصہ نہیں رکھتے۔اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے۔

اول،وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سردار مطلق حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ واولیاء واہل سنت و صحابہ پھر دیگر علماء و صلحاؤ اتقیا پھر سلاطین اسلام پھر عام مومنین، نیز صحائف دینیہ (مصحف شریف و کتب حدیث وفقہ) و صفات جمیلہ (ایمان و علم) و اعمال صالحہ (نماز وحج وغیرہ) اخلاق فاضلہ (زہد و تواضع) اور اماکن مقدسہ (کعبہ مکرمہ وروضۂ منورہ) غرض جملہ اشخاص واشیاء جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔

دوم،وہ کہ عظمت دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انہیں کوئی علاقہ قرب نہیں بلکہ دوری ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین (وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین) پھر باقی ضالین، نیز صفات رذیلہ (کفر و ضلال) و اعمال خبیثہ (زنا و شرب خمر) اخلاق رذیلہ (عجب و تکبر) اور اماکن مجسہ (معابد کفار) غرض دنیا و ما فیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں،

جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعظیم، تعظیم الٰہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعظیم ہے، تو محل تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقیناً وہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں، علاقۂ قرب والے تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگر مخدوم صاحب نے کہیں پر لفظ مینگنی کا استعمال کیا ہے تو اس غیر خدا کی تحقیر و توہین کے لئے کہ جس کی تعظیم، تعظیم الٰہی نہیں اور جسے مولیٰ عزوجل سے کچھ علاقۂ قرب نہیں بیشک وہ مینگنی سے حقیر تر ہے"

بخلاف اسمٰعیل دہلوی کے کہ اس نے چوڑھے چمار اور چمار سے بھی ذلیل اور ناکارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کمتر، یہ ناپاک الفاظ صراحۃً تمام انبیاء کرام واولیاء عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو کہے جو کھلی ضلالت و گمراہی اور گمراہ گری ہے۔

۵۔وہابیہ ان تاویل و تعبیر میں سے کچھ نہیں مانتے۔

الحاصل یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر نادر و جامع اور اس میں ۸ احادیث مبارکہ زینت عنوان و بحث ہیں۔

Marfat.com

احادیث

حجب العوار عن مخدوم بهار

کسی علمی کتاب اور اس کے مصنف پر اعتماد و عدم اعتماد پر ایک حدیث

۸۲۔ خطیب بغدادی بطریق عبدالرحمٰن سلمی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا اذا وجد احدکم کتابا فیه علم لم یسمعه عن عالم فلیدع بانأ و مأ فلیتفعه فیه حتی یختلط سواده فی بیاضه۔

جب تم میں کوئی ایک کتاب پائے جس میں علم کی بات ہے اور اسے کسی عالم سے نہ سنا تو برتن میں پانی منگا کر وہ کتاب اس میں ڈبودے کہ سیاہی سپیدی سب ایک ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۰۸۔ حجب العوار"

جس چیز کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب ہے اس علاقہ کے سبب اس کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم و تکریم ہے

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم و حامل القرآن غیر الغالی فیه و الجافی عنه و اکرام ذی السلطان المقسط۔

بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔ رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۰، حجب العوار"۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵۔ باب فی تنزیل الناس منازلهم)

دنیا ملعون ہے

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الا ما کان منها لله عزوجل۔

دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے

marfat.com

Marfat.com

ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ و الضیاً فی المختارۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔(کنزالعمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

۸۵۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما۔

دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ قرب ہے اور عالم یا طالب علم دین۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(ابن ماجہ ۲/ ۳۱۲۔ باب مثل الدنیا)

۸۶۔اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔

دنیا لعینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۱۔ حجب العوار"۔(کنزالعمال، ص ۱۰، ج ۳)

استاد کے لئے تواضع کرنے کا حکم ہے

۸۷۔حدیث میں ہے تواضعوا لم تتعلمون منہ و تواضعوا لمن تعلمو نہ و لا تکونوا جبابرۃ العلماء۔

جس سے علم سیکھتے ہو اس سے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے

۸۸۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ۔

اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔(مسلم دوم، ص ۱۶۰۔ باب تحریم الذبح لغیر اللہ الخ)

مہمان کا اکرام مکارم اخلاق سے ہے

۸۹۔حدیث کا ارشاد ہے۔ من ذبح لضیفہ ذبیحۃ کانت فداتہ من النار۔

جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہو جائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۲۔ حجب العوار"

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

جسے نکاح پر قدرت نہ ہو وہ روزہ رکھے

۹۰۔ جنھیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد ہوا ہے من لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء. رواه احمد و الستة عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسوق الحدیث و ان کان فی الرجال فالنساء شقائقهم بعضکم من بعض۔

یعنی جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اپنے اوپر روزے لازم کرلے کہ یہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہ مردوں میں ہے تو عورتیں ان کی مثل ہیں کیونکہ تمہارا بعض بعض سے ہے یعنی تخلیق انسان میں ایک دوسرے کے اسباب کو دخل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۳۱۵"۔ (بخاری اول، ص۲۵۵۔ باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة)

صدقہ جاریہ کی تین چیزیں

۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له. رواه مسلم فی صحیحه و البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و الترمذی والنسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب انسان مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے (یعنی ان تین چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد ملتا رہے گا) اول صدقہ جاریہ دوم علم نافع (یعنی ایسی دینی تصنیف جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا وہ کوئی شاگرد چھوڑے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے) سوم نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۳۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۹۸۔ باب ماجاء فی الصدقة عن المیت)

ظالم محروم ہے

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق۔

marfat.com

Marfat.com

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۳"۔ (بخاری اول، ص ۳۱۴۔ باب من احیی ارضا مواتا الخ)

منیٰ و عرفات میں سائبان بنانے کے بارے میں ایک حدیث

۹۳۔ جاء الاثر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وحدث باسناده الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت یا رسول الله الا نتخذ لك بمنی شیا تستظل فیه فقال یا عائشة انها مناخ لمن سبق۔

(مثلاً موقف عرفات میں کوئی شخص ایک حجرہ بنائے کہ جس سال یہ حج کو جائے دوسرا وہاں وقوف نہ کر سکے اس کی ہرگز اجازت نہیں اس سلسلے میں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی سائبان بنادیں تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ تو اس کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔ (مولف) یعنی یہ پہلے آنے والے کا حق ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۶"۔

معمولات شرعیہ کے علاوہ کسی عمل کیلئے دل کو مجبور کرنا اندھا کرنے کے مترادف ہے۔

۹۴۔ قال سیدنا عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان القلب اذا اکره عمی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دل کو جب مجبور کیا جائے گا تو اندھا ہو جائے گا۔ یعنی اکراہ قلب کے ساتھ کوئی کام کرنا نہیں چاہئے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۹"

ہر شخص اور ہر چیز کو ان کے اصلی مقام پر رکھنا چاہئے

۹۵۔ حدیث میں ہے من استرعی الذئب فقد ظلم۔

جس نے بھیڑیے کو چرواہا بنایا بیشک اس نے بکریوں پر ظلم کیا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۷۳"

دین سراسر نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین وعامتهم۔

Marfat.com

دین نصیحت ہے اللہ کی، یعنی اس پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری کرنا، اور دین نصیحت ہے اس کی کتاب کی یعنی اس کی کتاب کو حق اور کلام اللہ ماننا، اور دین نصیحت ہے اس کے رسول کی یعنی ان کی رسالت اور ماجاء بہ کی تصدیق کرنا، اور دین نصیحت ہے ائمہ مسلمین کی یعنی حق بات پر ان کی معاونت واطاعت کرنا، اور دین نصیحت ہے عامیوں کی یعنی ان کو نیکی کی راہ دکھانا اور ان کی ایذا سے بچنا۔ (مولف) رواہ احمد ومسلم وابوداؤد و النسائی عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۳۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصیحۃ الخ) (مسلم ۱/ ۵۴۔ باب بیان ان الدین النصیحۃ)

مسجد یا بازار میں بھالا احتیاط سے لے جانا چاہئے

۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا و معہ نبل فلیمسک علی نصالھا بکفہ لایعقر مسلما۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی مسجد یا بازار سے گزرے اور اس کے ساتھ بھالا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کا پھل ہاتھ سے پکڑلے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۴"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۶۔ باب من کان معہ سہام الخ)

مفقود الخبر شوہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں امرأۃ المفقود امرأتہ حتی یأتیھا البیان۔

مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امیر المومنین مولیٰ المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ وکیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۱۴"

توکل علی اللہ پر ایک حدیث

۹۹۔ صحیح حدیث میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استغنی باللہ اغناہ اللہ و من استعف اعفہ اللہ۔

جو اللہ عزوجل کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا اور

marfat.com

Marfat.com

جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادے گا۔ رواہ الامام احمد و النسائی و الضیأ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" (فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۱۵)

مال کما کر برائی میں خرچ کرنا باعث عذاب ہے۔

۱۰۰۔ (دنیا کی ظاہری زینت و حلاوت اور مال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب متخوض فیما شأت نفسہ من مال اللہ و رسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار۔

بہت وہ کہ اللہ و رسول کے مال میں اپنی خواہش نفس کے مطابق دھنستے ہیں ان کے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔ رواہ احمد و الترمذی و قال حسن صحیح عن خولۃ بنت قیس و البیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (ترمذی ۲/ ۶۲۔ باب ماجأ فی اخذ المال)

انسان لالچی و حریص ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان لابن آدم واد من ذھب لابتغی الیہ ثانیا و لو کان لہ وادیان لا بتغی الیھما ثالثا و لا یملأ جوف بن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے اور دو جنگل ہوں تو تیسرا اور چاہے اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک اور تائب کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔ رواہ احمد و الشیخان عن ابن عباس والترمذی عن انس و البخاری عن ابن الزبیر و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و احمد عن ابی واقد و البخاری فی التاریخ و البزار عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔" (فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۷۱۔ (مسند احمد، ص۲۸۷ ج۶)

ترک جماعت کی وعید شدید پر ایک حدیث پاک۔

۱۰۲۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے لو صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف لترکتم سنۃ نبیکم و لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم و فی روایۃ ابی داؤد لکفرتم۔

یعنی اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہوگے اور گھروں میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ایمان سے نکل جاؤ گے۔ (مسلم ۱/ ۲۳۲۔ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ الخ)

Marfat.com

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے کہ اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے

۱۰۳۔ شیخین کی حدیث میں ارشاد ہوا من اکل من هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مصلانا۔

جو اس گندے پیڑ میں سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۹۴)

۱۰۴۔ اور فرمایا فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم.

یعنی یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا ایسا نہیں بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۱"۔ (مسلم ۱/ ۲۰۹۔ باب نهی من اکل ثوما الخ)

کسی وارث کو میراث دینے سے فرار اختیار کرنا جنت سے محرومی کی دلیل ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فر عن میراث وارثه قطع الله میراثه من الجنة۔

جو بلاوجہ شرعی اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ جنت سے اس کا حصہ قطع کردے۔ (رواه ابن ماجة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۹"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۹۸۔ باب الحيف فى الوصية)

تعمیر مسجد کے سبب بشارت جنت پر ایک حدیث

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة۔

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں مکان تعمیر فرمائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۴"۔ (مسلم ۱/ ۲۰۱۔ باب فضل بناء المسجد الخ)

کسی جانور کو بھی بلاوجہ تکلیف دینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۰۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت امرأة النار فى هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاكل من حشاش الارض فوجبت له النار۔

ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھ کر رکھا تھا نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا

marfat.com

Marfat.com

کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور گھاس کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جملۃ فوجبت من روایۃ الامام احمد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن حبان کی حدیث میں ہے فھی تنھش قبلھا و دبرھا۔ وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی ہے کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے)

"فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۰۲"۔ (بخاری ۱/ ۳۶۷۔ باب خمس من الدواب فواسق الخ)

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو ضائع کرنا ہے

۱۰۸۔ امام عبداللہ نسفی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ الحدیث فی المسجد یاکل الحسنات کما تاکل البھیمۃ الحشیش۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

۱۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیکون فی آخر الزمان قوم یکون حدیثھم فی مساجدھم لیس للہ فیھم حاجۃ۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مسجد میں دنیاوی باتیں و بیع و شراء اور گم شدہ شئ کی تلاش وغیرہ سب منع ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شراءکم و بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے ناسمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ رواہ ابن ماجۃ عن مکحول عن واثلۃ و عبدالرزاق فی مصنفہ عن مکحول عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ، ۱/ ۵۵۔ باب مایکرہ فی المساجد)

۱۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لااربح اللہ تجارتك و اذا رأیتم من ینشد ضالۃ فی المسجد فقولوا لاردداللہ علیك۔

جب تم کسی کو مسجد میں کچھ بیچتے یا مول لیتے دیکھو تو اس سے کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو دیکھو کہ اپنی کوئی گم شدہ چیز مسجد میں لوگوں سے پوچھتا ہے تو اس سے کہو اللہ تجھے تیری چیز نہ ملائے۔ رواہ الترمذی و قال حسن صحیح و النسائی و ابن خزیمۃ و

Marfat.com

الحاکم بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ترمذی ۱/ ۷ ۲۴۔باب النہی عن البیع فی المسجد)

۱۱۲۔ دوسری صحیح روایت میں ہے ارشاد فرمایا اس سے کہو لاردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا۔

اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں ہیں کہ ان میں آکر گمشدہ چیزوں کی تفتیش کرو۔ رواہ مسلم عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔(ابن ماجہ ۱/ ۵۶۔باب النہی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے

۱۱۳۔ حدیث صحیح میں ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانوروں کو باہم لڑانے سے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(ابوداؤد ۱/ ۳۴۶۔ باب فی التحریش بین البھائم)

امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر بھی ضروری ہے۔

۱۱۴۔(گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تحتی (پردہ یا خیمہ) والے چھتری (جہاز کے اوپر کا حصہ) پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تحتی والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں کہ یہیں سے پانی بھر لیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے وہی نہ ڈوبیں گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روکدیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔ رواہ البخاری و الترمذی عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۴"۔(ترمذی ۲/ ۴۰۔باب ماجاء فی تغییر المنکر الخ باب منہ)

۱۱۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ

marfat.com

Marfat.com

کھانا پینا نہ چھوڑتا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانو الا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ یعنی ان پر لعنت اس لئے ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہ تھے بیشک یہ ان کا بہت ہی برا کام تھا۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۴"۔(ابوداؤد ۲/ ۵۹۶۔ باب الامر و النھی)

تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۶۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من بنی للہ مسجدا زاد فی روایۃ و لو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من در و یاقوت۔

جو اللہ عزوجل کے لئے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۰"۔(الترغیب و الترھیب۔ ۱/ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ الترغیب فی بناء المسجد)

مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل و ما ریاض الجنۃ یا رسول اللہ قال المساجد قیل و ما الرتع قال سبحن اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کی کیاریوں پر گزرو تو ان میں چرو، ان کا میوہ کھاؤ، عرض کی گئی یارسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا مسجدیں، عرض کی گئی وہ چرنا کیا ہے فرمایا یہ کہنا سبحن اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ رواہ الترمذی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۴۴۱"۔(ترمذی ۲/ ۱۹۱۔ باب من ابواب الدعوات)

امامت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی قراءت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی تھی اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ۔

اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو،

Marfat.com

کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۳"۔ (بخاری ۱/ ۹۸۔ باب من شکا امامه اذا طول الخ)

طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں

۱۱۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الامنافق۔ طلاق کی قسم نہیں کھاتا مسلمان نہ اس کی قسم لے مگر منافق۔ (رواه ابن عساکر عن انس رضی الله تعالیٰ عنه) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۵"۔ (کنز العمال، ۲۲/ ۲۱۵)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے حدیث میں ہے

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلوٰة او لتخطفن ابصارهم۔

وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی۔ رواہ مسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۴"۔ (مسلم ۱/ ۱۸۱۔ باب النهی عن رفع البصر الی السماء الخ)

مسجد کی دیوار غربی میں ایسی چیز رکھنی منع ہے جس سے نمازی کا دل بٹے

۱۲۱۔ سنن ابی داؤد کی حدیث کہ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں (اس) مینڈھے کے (جو سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ ہوا) سینگ نصب تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمرها فانه لا ینبغی ان یکون فی قبلة البیت شیء یلهی المصلی۔

انہیں ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۵"۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۷۷۔ باب الصلوٰة فی الکعبة)

مسلمان کی قبر پر بیٹھنا یا چلنا ناجائز ہے

۱۲۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان اطأ علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من اطأ علی قبر مسلم، اوما هذا معناه۔

مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہنچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۸۰"۔ (الترغیب و الترهیب، ۴/ ۳۷۴۔ الترهیب من الجلوس علی القبر)

جو شخص از خود کسی منصب کا خواہش مند ہو وہ منصب اسے دینا نہیں چاہئے

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لن نستعمل علی عملنا من

Marfat.com

ارادہ۔

ہم ہرگز اپنے دینی کام پر اسے مقرر نہ کریں گے جو خود اس کی خواہش کرے۔ رواہ احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۵"۔ (بخاری ۱/ ۳۰۱۔ باب استیجار الرجل الصالح الخ)

رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دینے کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارۃ تأخذ الفتیلۃ فتحرق اھل البیت۔ رواہ احمد۔ و الطبرانی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن سرجس و الحدیث فی الصحیحین من وجوہ۔

جب تم سونے لگو تو چراغ گل کر دو کہ کہیں چوہا فتیلہ لے جائے اور گھر والوں کو جلا دے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۸۴"۔ (بخاری ۲/ ۹۳۱۔ باب لایترک النار فی البیت الخ)

مومن کی فراست و دانائی پر ایک حدیث

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۲/ ۹۰۵۔ باب لایلدغ المومن الخ)

اللہ تعالیٰ قلوب و اعمال کو دیکھتا ہے

۱۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ لاینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورت اور مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۹۵"۔ (مسلم ۲/ ۳۱۷۔ باب تحریم ظلم المسلم الخ)

مسجد کے بارے میں ایک حدیث

۱۲۷۔ مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی تذھب الارضون کلھا یوم القیمۃ الا المساجد فانھا ینضم بعضھا الی بعض۔

قیامت کے دن تمام زمین ختم ہو جائے گی مگر مسجدیں کہ وہ جمع کر کے داخل جنت کی جائیں

Marfat.com

گی۔ یعنی مسجدیں جنت کا ایک حصہ ہو جائیں گی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۲"۔
(کنزالعمال، ۷/ ۴۲۰)

نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے

۱۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل۔

یعنی میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۵۹"۔ (بخاری ۱/ ۶۲۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت الخ)

مشرکوں سے استمداد و استعانت منع ہے اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۱۲۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی نهیت عن زبدالمشرکین۔ رواه ابوداؤد و الترمذی عن عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنه وهو حدیث حسن صحیح۔

بیشک مجھے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ (مولف) (ترمذی ۱/ ۲۸۶۔ باب ماجأ فی قبول هدایا المشرکین)

۱۳۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لاانقبل شیأ من المشرکین۔ رواه احمد و الحاکم عن حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

ہم مشرکوں کی کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ (مولف) (مسند احمد ۴/ ۴۰۵)

۱۳۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا) انی لاقبل هدیة مشرك۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (مولف) (کنزالعمال، ۶/ ۶۲)

۱۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانستعین بمشرك۔ رواه احمد و ابوداؤد و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۰"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۸۔ باب الاستعانة بالمشرکین)

مومن مردوں کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے

۱۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتذکروا موتاکم الا بخیر

marfat.com

Marfat.com

فانهم قد افضوا الی ماقدموا۔

مردوں کا ذکر بھلائی ہی سے کرو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۲"۔ (نسائی اول، ص ۲۷۴، النهی عن ذکر الهلکی الابخیر)

مردے کو تکلیف دینی زندے کی تکلیف کے برابر ہے

۱۳۴۔ فی حدیث عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انی اکره اذی المسلم فی مماته کما اکره اذاه فی حیاته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس طرح مسلمان کو اس کی زندگی میں ایذا دینا ناپسند کرتا ہوں اسی طرح بعد موت بھی اس کو ایذا دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۴۹۱"

تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے

۱۳۵۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو المسلم حرام الا ثلثة ملاعبته اهله و تادیبه لفرسه و مناضلته بقوسه۔

مسلم کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں، وہ تین چیزیں ان یہ ہیں: بیوی سے ملاعبت، گھوڑدوڑ اور تیر اندازی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵۰۵"

کسی مفضول شخص کو افضل پر والی و سردار بنانا خیانت کے مترادف ہے۔

۱۳۶۔ حدیث من استعمل علی عشرة من فیهم ارضی لله تعالیٰ فقد خان الله و رسوله والمومنین۔

جس نے دس شخصوں پر کسی ایسے کو مقرر کیا کہ نظر شرع میں اس سے بہتر ان میں موجود تھا تو اس نے اللہ و رسول اور مسلمان سب کی خیانت کی۔

قبر مسلم کا ادب واجب ہے اس پر بلا ضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا یا اس پر بیٹھنا ناجائز ہے۔

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یجلس احدکم علی جمرة تحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیر له من ان یجلس علی قبر۔

بیشک تم میں کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

Marfat.com

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۷"۔(مسلم ۱/ ۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مسلمانوں کو مشرک کاتب رکھنے کی ممانعت پر دو حدیثیں۔

۱۳۸۔عن شرح السیر الکبیر ان امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتتخذ احد امن المشرکین کاتبا علی المسلمین

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ کسی مشرک کو مسلمانوں پر کاتب و محاسب مقرر نہ کرنا۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵۰۶"

۱۳۹۔امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

(یعنی فرض کرلو کہ وہ مر گیا اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو۔تفسیر لباب التاویل ۔ منہ پارہ ۶)"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۵"

اپنے سے بہتر کو امام بنانے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۴۰۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے افضلوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ تم میں اور تمہارے رب میں واسطہ عرضداشت ہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۶"

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

۱۴۱۔احادیث کثیرہ صحیحہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاترفع صلاتھم فوق رؤسھم شبرا رجل ام قوما وھم لہ کارھون. الحدیث۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اس کی اقتدا ناگوار ہو۔ ھذا لفظ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن۔

(ابن ماجہ ۱/ ۶۹۔ باب من ام قوما وھم لہ کارھون)

marfat.com

Marfat.com

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید پر ایک حدیث

۱۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له سعة و لم یضح فلایقربن مصلانا۔

جس کا ہاتھ پہنچتا ہو (یعنی قربانی کی وسعت ہو) اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ رواه الامام احمد و اسحاق بن راهویة و ابوبکر بن ابی شیبة و ابن ماجة و ابویعلی و الدار قطنی و الحاکم و صححه عن ابی هریرة و فی الباب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ۶، ص ۵۲۱"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۲۔ باب الاضاحی واجبة هی ام لا)

Marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

فقہی مباحث جلیلہ اور متعدد مضامین عالیہ کا گنجینہ گراں مایہ "فتاوی رضویہ جلد ہفتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال شان تفقہ اور عظمت فقاہت کا شفاف آئینہ ہے۔

یہ جلد مندرجہ ذیل ابواب فقہ پر مشتمل و محیط ہے۔

کتاب البیوع ، کتاب الکفالة، کتاب الحوالة، کتاب الشهادة، کتاب القضا و الدعاوی،

کتاب البیوع، آغاز کتاب سے ۲۶۲ صفحات تک پھیلا ہوئی ہے اور اس میں ۲۸۵ مسائل اور مندرجہ ذیل ابواب ہیں۔

شرائط بیع، ایجاب و قبول، خیار شرط، خیار تعیین، بیع مطلق، بیع فاسد و باطل، بیع مکروہ، بیع فضولی، اقالہ، مرابحہ، تصرفات بیع و ثمن، قرض، ربوا، استحقاق، بیع سلم، استصناع، صرف، بیع تلجئہ، بیع وفا، متفرقات بیع،

کتاب الکفالة، ص ۲۶۳ سے ص ۲۸۴ تک ہے اور اس میں ۱۳ مسائل ہیں۔

کتاب الحوالة، ص ۲۸۴ سے ص ۲۹۰ تک ہے اس میں صرف ۸ مسائل ہیں۔

کتاب الشهادة، ص ۲۹۱ سے ص ۳۱۰ تک ہے اور اس میں ۲۲ مسائل ہیں۔

اور آخر الذکر کتاب القضا والدعاوی، ص ۳۱۱ سے لے کر اخیر کتاب تک مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۱۵۴ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح اس جلد میں کل ۴۹۳ محققانہ فتاوی شامل ہیں، ان میں سے بعض ایسا مفصل و مدلل ہے کہ بجائے خود ایک کتاب ہے اور امام احمد رضا کے علم و تحقیق پر واضح و بین دلیل ہے۔ لگتا ہے کہ آپ گویا وقت کے عظیم قاضی القضاۃ ہیں بلکہ معلم و استاد قاضی القضاۃ

اور اس جلد میں کچھ ایسے مسائل کا بھی ذکر ہے جو بالکل حادث و نو پید ہیں اور جن میں ابتلائے عام ہے مثلاً کچہری کا نیلام، چٹھی کے ذریعہ فروخت، بیمہ، بینک کاری اور کمپنیوں کے حصص کی بیع وغیرہ اور ہر مسئلہ کو امام احمد رضا نے جس دقت نگاہ سے حل کیا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اس کے علاوہ اس جلد میں ہزارہا مسائل کی وضاحت وصراحت کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ۶۶ عنوانات ومباحث پر بھی ضمناً گفتگو کی گئی ہے۔

بیع موقوف، بیع وقف، رہن، اجارہ، غصب، ہبہ، وقف مسجد، شرکت، وکالت، شفعہ، مداینات، اقرار، عاریت، وصیت، میراث، مہر، ولایت، حظر واباحت، حجر واکراہ، امانات، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، طہارت، نماز، امامت، زکوٰۃ، طلاق، نکاح موقت ومکروہ، منطق، نحو، لغت، معانی وبیان، زبان وبیان، مناظرہ، تحکیم، تاریخ، سیر، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، اصول روایت، توقیت، ریاضیات، فقہی پہیلی، فضل العلم، توبہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، عبرت وموعظت، ترغیب وترہیب، قذف، حدود وتعزیر، نسب، قسم، بروصلہ، آداب معاشرت، دفع مطاعن، الحیل، جوا، امور عامہ، اصول انتظام، تصحیح مسائل، اخلاق وتمدن۔

زیر نظر جلد میں تحقیقات جدیدہ اور معارف عالیہ پر مشتمل ۴ رسالے بھی شریک ہیں، ان میں سے ۳ رسالوں سے احادیث کا میں نے استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

اور ایک رسالہ میں کسی حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہے۔

۱-انصح الحکومۃ فی فصل الخصومۃ۔ (قضیہ ہائے شرکت ومیراث کا خیر خواہانہ فیصلہ)

اس رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی نے شرکت ومیراث کے ایک طویل الاذیال مسئلہ پر نہایت محققانہ بحث کی ہے۔ جو ان کی ذہانت وقوت استحضار کی واضح دلیل ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بے شک آپ اپنے عہد کے منفرد مرجع اہل افتاء وقضا ہیں۔ بجا طور پر آپ سب کے راہنما ومحسن ہیں۔

اور یہ علمی وتحقیقی مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۶۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں مع جملہ رسائل ومسائل کے مکررات کو چھوڑ کر ۱۹۴ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثنا شریک تحقیق ہیں۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

بغیر ایجاب وقبول کی بیع منع ہے حدیث میں ہے

۱۔مالك و احمد و ابوداؤد و ابن ماجة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر ایجاب و قبول کی بیع سے منع فرمایا ہے۔یعنی بیعانہ کرنے سے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۵"۔(ابوداؤد ۲/ ۹۴ باب فی العربان)

شی غیر موجود کی بیع جائز نہیں مگر بیع سلم جائز ہے حدیث میں ہے

۲۔انه علیه الصلوٰة و السلام نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو آدمی کے پاس نہیں ہے اور بیع سلم کی رخصت دی ہے۔بیع سلم چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۳"

۳۔ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے نہی فرمائی ہے جو آدمی کے پاس موجود نہیں ہے اور بیع مع شرط سے بھی منع فرمایا ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۵"

دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے

۴۔نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه.

marfat.com

Marfat.com

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۷۳"۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۲۔ باب ماجاء فی النهی عن البیع الخ)

کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا حدیث میں ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل مولود یولد علی فطرة الاسلام.

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵"

(کنز العمال، ۱/ ۲۳۳)

بائع کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت مشتری کو معاف کردے تو جائز ہے اس پر ایک حدیث پاک

۶۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال غدوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا علی ناضح قد اعی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مالبعیرك فقلت قداعی فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فزجره فدعا له فما زال بین یدی الابل قد امها یسیر فقال لی کیف تری بعیرك فقلت بخیر قد اصابته برکتك فقال افتبیعه باوقیة فبعته علی ان لی فقار ظهره الی المدینة فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت علیه بالبعیر فاعطانی ثمنه و رده علی۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں صبح سویرے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا اور میں بار بردار اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ چلنے سے اس طرح عاجز آگیا کہ گویا چلے گا ہی نہیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جابر تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا میں نے عرض کی نہیں چل رہا ہے آپ اس کے پیچھے آئے اور اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے تیز چلنے کی دعا فرمائی پھر اونٹ کے آگے چلتے رہے اور فرمایا اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو میں نے عرض کی بہتر ہے آپ ہی کی برکت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کروگے تو میں نے اسے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ شریف تک اس کی پشت پر جاؤں گا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لا چکے تو میں صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا تو حضور نے مجھے اس کی قیمت واپس دے دی اور اونٹ بھی مرحمت فرمادیا۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۶۳"۔ (مسلم ۲/ ۲۹۔ باب بیع البعیر و استثناء رکوبه)

دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ہوتی

Marfat.com

۷۔قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم.
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو چیزیں مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔
(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۴۷"

بیع سلم میں قرار داد سے زیادہ لینا سود ہے

۸۔حدیث میں ہے۔ لا تاخذ الا سلمك او راس مالك۔
نہ لو مگر بیع سلم کی شرط پر جو طے ہوا یا اصل مال۔ یعنی بغیر اختلاف جنس و قدر کے زیادتی حرام ہے اور اگر جید و ردی کی قید ہے تو بھی بیع ناجائز ہے۔(مولف)

شریر شاعر کو حفظ آبرو کے لئے کچھ دینا جائز ہے مگر اس کے لئے اس کا لینا حرام ہے

۹۔روی الخطابی فی الغریب عن عکرمة مرسلا قال اتی شاعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا بلال اقطع لسانه عنی فاعطاه اربعین درهما۔
بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک شاعر آیا تو حضور نے فرمایا کہ اے بلال میری طرف سے اس کی زبان بند کر دو یعنی کچھ دے دو تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاعر کو چالیس درہم دیئے۔ شاعروں کا یہ وطیرہ تھا کہ اگر کسی کے دربار سے اس کو کچھ ملتا تو اس کی تعریف کرتے ورنہ ہجو لکھتے تو دستور کے مطابق لوگ شاعروں کو ان کی زباں بندی کی خاطر کچھ دیتے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی شاعر کی زباں بندی کے لئے حضرت بلال کو دینے کا حکم فرمایا۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۸۳"(کنز العمال، ۳/۴۸۶)

کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا حلال نہیں

۱۰۔ جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه.
کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اس کی جی کی خوشی سے۔ رواه الدار قطنی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

۱۱۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم اللہ من مال المسلم علی المسلم۔
مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی چھڑی بے اس کی مرضی کے لے لے اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر سخت حرام کیا ہے۔ رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۲۸"

Marfat.com

ولدالزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا حدیث میں ہے

۱۲۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الولد للفراش و للعاهر الحجر۔

بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۔ (بخاری ۱/ ۶ ۔ ۲۔ باب تفسیر المشبهات الخ)

ظلم تاریکیاں لاتا ہے

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الظلم ظلمات یوم القیمة۔

ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو جائے گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۷ ص ۷ ۔ ۴۔ (بخاری ۱/ ۳۳۱۔ باب الظلم ظلمات یوم القیمة)

اللہ ورسول لاوارث کے بھی مولیٰ ہیں

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الله و رسوله مولیٰ من لا مولیٰ له۔

جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کے ولی ووالی و مولیٰ اللہ ورسول ہیں جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵"۔ (ترمذی ۲/ ۳۰۔ باب ماجاً فی میراث الخال)

قرض کی زیادتی سود ہے

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل قرض جر منفعة فهو ربا۔

قرض پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ رواه الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم۔ (کنزالعمال، ۶/ ۱۳۸)

سود کھانا حرام و گناہ کبیرہ اور سود کی لعنتوں اور وعیدوں پر مشتمل چند احادیث کریمہ۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله اکل الربا و موکله و کاتبه و شاهده.

اللہ کی لعنت سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہ پر۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بسند صحیح عن ابن مسعود و احمد و النسائی و ابدل شاهده بمانع الصدقة بسند صحیح عن امیر المومنین علی رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۷۳۔ باب فی آکل الرباء و موکله)

۱۷۔ وهو عند مسلم عنه بلفظ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربا وموکله و کاتبه و شاهدیه و قال هم سواء۔

Marfat.com

سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۷۵"۔ (مسلم ۲/ ۲۷ ۲۔ باب الربا)

۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکل درھما من ربوا فھو مثل ثلث و ثلثین زنیۃ و من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ۔

ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و صدرہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عند اللہ من ثلثۃ و ثلثین زنیۃ یزنیھا فی الاسلام۔

بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود و ایضا عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۰"۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درھم ربا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد عند اللہ من ستۃ و ثلثین زنیۃ۔

سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ بسند صحیح و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن حنظلۃ غسیل الملئکۃ۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

۲۱۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عنداللہ فی الخطیئۃ من ست و ثلثین زنیۃ یزنیھا الرجل۔

ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و البیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدرھم ربا اشد جرما عند اللہ من سبعۃ و

marfat.com

Marfat.com

بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر جرم ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا سبعون حوبا ایسرها کالذی ینکح امه. و فی روایة سبعون بابا ادناها کالذی یقع علی امه۔

سود ستر گناہ ہے جن میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔ رواہ ابن ماجة و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابن جریر و رواہ البیهقی بسند لاباس به باللفظ الثانی کلهم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰) (ابن ماجہ ۲/ ۱۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الربا ابواب الباب منه عدل بسبعین حوبا ادناها فجرة کاضطجاع الرجل مع امه.

بیشک ربا کے کئی دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔ رواہ ابن منذة و ابونعیم عن الاسود بن وهب بن عبدمناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ۴/ ۱۰۹)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثة و سبعون حوبا اهونها مثل اتیان الرجل امه۔

سود اکہتر دروازے ہے یا فرمایا تہتر گناہ ہے جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔ رواہ عبدالرزاق عن رجل من الانصار رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا اثنان وسبعون بابا ادناهن مثل اتیان الرجل امه۔

سود کے بہتر دروازے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال، ۴/ ۵۸)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناها کالذی یاتی امه فی الاسلام۔

marfat.com

Marfat.com

بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ۳/ ۵۸)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا ثلث و سبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امہ.

سود کے تہتر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرطھما و البیھقی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ۳/ ۵۸)

۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الربا نیف و سبعون بابا اھونھن بابا مثل من اتی امہ فی الاسلام و درھم من ربا اشد من خمسۃ و ثلثین زنیۃ۔

سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں ان سب میں ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرنا اور سود کا ایک درھم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(الترغیب و الترھیب، ۳/ ۸الترھیب من الربا)

۳۰۔ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا سبعون بابا اھونھا مثل نکاح الرجل امہ۔

سود ستر دروازے ہیں ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہیں۔ رواہ ابن عساکر بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔(کنزالعمال، ۴/ ۱۰۸)

۳۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرھا کمن اتی امہ فی الاسلام و درھم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیۃ۔

سود بہتر گناہ ہے سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البغوی وغیرھما و صلرہ عن عبدالرزاق بلفظ بضعۃ و سبعون۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔(الترغیب و الترھیب ۳/ ۷ الترھیب من الربا)

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الربا ثلث و سبعون حوبا ادناھا حوبا کمن اتی امہ فی الاسلام و درھم من الربا کبضع و ثلثین زنیۃ۔

marfat.com

Marfat.com

ورم چنداور تیس زنا کے مانند ہے۔ رواہ عبدالرزاق۔(کنزالعمال، ۳/ ۱۱۰)

۳۳۔ کعب احبار فرماتے ہیں **لان ازنی ثلثا و ثلثین زنیة احب الی من آکل درهما ربا یعلم الله انی اکلته من ربا۔**

بیشک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔ رواہ الامام احمد عنه بسند جید۔ "فتاوٰی رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔(مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

قرض ادا کرنے کا اگر سچا ارادہ ہو اور ادا نہ کر سکے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ درگزر فرما کر قرض خواہ کے مطالبہ سے نجات بخشے گا۔

۳۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اخذ اموال الناس یرید اداءها ادی الله عنه و من اخذها یرید اتلافها اتلفه الله۔**

جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالٰی اس کی طرف سے ادا فرمادے اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالٰی اسے ہلاک کردے۔ اخرجه احمد و البخاری و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه۔(بخاری ۱/ ۳۲۱۔باب من اخذ اموال الناس الخ)

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **من ادان دینا ینوی قضائه اداه الله عنه یوم القیمة۔**

جو کوئی دین لے کر اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالٰی روز قیامت اس کی طرف سے ادا فرما دے گا۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن میمون الکروی رضی الله تعالٰی عنه باسناد صحیح۔(کنزالعمال، ۶/ ۱۲۶)

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فانا ولیه۔**

میرا جو امتی کسی دین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اس کا ولی و کفیل کار ہوں۔ رواہ احمد باسناد جید ابویعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالٰی عنها۔(مسند احمد ۷/ ۲۲۲)

۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **من داین بدین و فی نفسه وفاءه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غریمه بما شأ. الحدیث۔**

Marfat.com

جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اس کے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے راضی کردے۔ رواہ الحاکم و بنحوہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۳"۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۲۸)

مسلمانوں سے دھوکہ وفریب جائز نہیں

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا من غشنا۔

جو مسلمانوں کے خلاف خیر خواہی معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ہریرۃ و الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۱/ ۷۰۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا الخ)

۳۹۔ حدیث میں ہے لیس منا من غش مسلما او ضرہ اوماکرہ۔

ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بدخواہی کرے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔ رواہ الامام الرافعی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۶"۔ (کنز العمال، ۴/ ۳۳)

اللہ تعالیٰ طیب ہے

۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ طیب لایقبل الا انطیب۔

بیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۰۶"

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا (مگر پہننا ثابت نہیں ہے) اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا زن و ارجح۔

تول اور زیادہ دے۔ (زیادہ دینا حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احسان ہے) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۱"۔ (ابن ماجہ ۱/ ۲۴۲۔ باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن)

سود کی حرمت و وعید پر دو حدیثیں

۴۲۔ صحیح حدیث میں فرمایا الربا ثلثۃ وسبعون حوبا ایسرھن کان یقع الرجل علی امہ۔

سود کھانا تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے

marfat.com

Marfat.com

زنا کرے۔(ابن ماجہ ۲/ ۱۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۴۳۔ حدیث میں ہے من اکل درھم ربا وھو یعلم کان کمن زنی بامه ستا و ثلثین مرة۔

جو دانستہ ایک درم سود کھائے وہ اس کے مثل ہو جس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۲۴"

اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۴۔ ابوداؤد فی سننه عن ابی تمیمة الھجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اختك ھی فکره ذلك و نھی عنه۔

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے میری بہن تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیری بہن ہے؟ پھر حضور نے ایسا کہنے کو برا جانا اور اس سے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸"

کسی قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ہے

۴۵۔ فی صحیح البخاری و صحیح مسلم عن جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضانی و زادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور پر میرا دین تھا تو حضور نے مجھے میرا دین ادا فرما دیا اور زیادہ کر کے عطا فرمایا۔ کسی قرض خواہ کو اس کا قرض بطور احسان و کرم اور مروت کے زیادہ دینا جائز ہے۔ (جب کہ اس کو زیادہ کی تمنا نہ ہو) (مولف) (بخاری ۱/ ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۶۔ روی الشیخان عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجأ یتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم یجدوا الا سنا فوقھا فقال اعطوه فقال اوفیتنی اوفاك الله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک شخص کا دو سالہ قرض تھا وہ شخص بارگاہ رسالت میں تقاضا کرنے کے لئے آیا تو حضور نے خدام سے

marfat.com

Marfat.com

فرمایا کہ اسے ایک دو سالہ اونٹ دیدو، صحابۂ کرام نے دو سالہ اونٹ طلب کیا مگر تین سالہ کے سوا کوئی دوسرا دستیاب نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی کو دیدو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے وفا فرمایا تو اللہ عزوجل آپ سے وفا کرے یعنی آپ نے میرا قرض پورا کیا تو اللہ عزوجل آپ کا کام پورا کرے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کی ادائیگی خوب تر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (بخاری ۱/ ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۷۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوزان زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک وزن کرنے والے سے فرمایا کہ تول اور جھکتا تول۔ سبحان اللہ کیا جود و احسان ہے شہ جود و عطا کا اور کیا خوب طریقہ تعلیم ہے معلم آداب حسنہ و خصائل حمیدہ کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مولف) رواہ احمد و الاربعۃ و ابن حبان و الحاکم عن سوید بن قیس العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الترمذی حسن صحیح و قال الحاکم صحیح و ھذا الوزان فی مکۃ۔ حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے اور یہ وزن کرنے والا مکہ میں تھا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابویعلی فی المسند و ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ھذا الوزان فی المدینۃ۔ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وزن کرنے والا مدینہ میں تھا۔ ممکن ہے کہ وزن کرنے والا مکہ میں الگ ہو اور مدینہ میں الگ یا پھر یہ کہ دونوں جگہ ایسا واقعہ ہوا ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۴۔ باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن)

فقیر صدقہ میں ملی ہوئی چیز غنی کو ہدیۃً دے سکتا ہے اور غنی لے بھی سکتا ہے کہ نیت و حالت سے حکم بدل جاتا ہے

۴۸۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھی (ھو) لھا صدقۃ و لنا ھدیۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶"۔ (نسائی ۱/ ۳۶۷۔ اذا تحولت الصدقۃ)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے حدیث میں ہے

۴۹۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ مانوی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے

marfat.com

Marfat.com

لئے اس کی نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (بخاری ار ۲۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جہاں تک ہو سکے اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ

۵۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاہ المسلم فلینفعہ. رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال، ۱۰ار ۳۳)

Marfat.com

تعارف

کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم
(کرنسی نوٹ کے تفصیلی احکام)

۲۱ر محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو مکہ مکرمہ میں نوٹ سے متعلق بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتا پیش ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نوٹ مال ہے یا دستاویز کی طرح کوئی سند ہے؟ اگر نوٹ مال ہے تو اس پر مال کے تمام احکام مثلاً زکوٰۃ، مہر، بیع وشراء اور قرض وغیرہ اور دیگر معاملات جو بذریعہ مال کئے جاتے ہیں وہ جاری ہوں گے یا نہیں؟

یہی سوالات امام احمد رضا بریلوی سے قبل مکہ معظمہ کے مفتی احناف شیخ جمال بن عبداللہ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے تو انہوں نے علمائے ربانی کی شان وعظمت کے مطابق جواب دیا تھا کہ علم، علما کی گردنوں میں امانت ہے"

یعنی یہ چونکہ جدید مسئلہ تھا اور اس کا جزیہ ان کی نگاہ میں نہ ہونے کے سبب سے اس کا جواب رقم نہیں کیا۔

لیکن جب امام احمد رضا بریلوی دوسری دفعہ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں حرمین شریفین کی حاضری اور حج بیت اللہ کے لئے گئے تو علماء حرمین میں سے امام حرم حضرت احمد میرداد اور ان کے استاذ مولانا حامد احمد محمد جدّاوی نے نوٹ سے متعلق یہی سوالات امام احمد رضا کی بارگاہ میں حاضر کئے، جب یہ سوالات پیش ہوئے تو امام احمد رضا کی طبیعت علیل وناساز تھی اس کے باوجود ڈیڑھ دن کی قلیل مدت میں جزئیات فقہ کے حوالوں سے (حالانکہ اپنی کتابیں پاس نہیں رکھتے تھے۔ محض یادداشت پر) علم وتحقیق کے میدان میں جو خامہ آرائی کی ہے وہ ان کی فقہی جامعیت پر شاہد عدل ہے اور عربی فصاحت وبلاغت تو گویا منہ سے بول رہی ہے۔ انہوں نے جو جواب اس رسالہ میں حوالۂ قلم کیا ہے اس کی دھمک آج بھی عرب وعجم میں محسوس کی جارہی ہے، ان کے فرمان عالیشان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

نوٹ کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے اور کاغذ مال متقوم ہے لہذا نوٹ بھی مال متقوم ہوگا، پھر اس پر صح

marfat.com

Marfat.com

القدیر کے حوالے سے یہ جزیہ پیش کیا کہ لو باع کاغذة بالف یجوزہ و لایکرہ۔ اگر کوئی اپنے کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کو بیچے تو بلا کراہت جائز ہے، اور آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے، لہذا جب نوٹ مال ہے تو اس میں بھی جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

اور مال کی یہ تعریف کی ہے، کہ مال وہ چیز ہے جس کی شان یہ ہو کہ وقت حاجت اس سے نفع لینے کے لئے اٹھا رکھا جائے،

پھر مال کی چار قسمیں کی گئیں ہیں۔

اول، وہ کہ ہر حال میں ثمن ہی ہے جیسے سونا چاندی۔

دوم، وہ کہ ہر حال میں مبیع ہے جیسے کپڑے چوپائے وغیرہ۔

سوم، وہ جن کی ذات میں کوئی ایسا وصف ہے جس کے سبب کبھی ثمن کبھی مبیع ہوتے ہیں۔

چہارم، وہ کہ حقیقۃ کوئی متاع ہو اور اصطلاحاً ثمن جیسے پیسے۔

مال کی ان چاروں قسموں کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نوٹ کا تعلق قسم چہارم سے ہے کہ اصل میں یہ ایک متاع ہے اس لئے کہ ایک پرچہ کاغذ ہے اور اصطلاح میں ثمن ہے کہ اس کے ساتھ ثمن کا سا معاملہ کیا جاتا ہے اور یہ رقمیں (دس، بیس، سو وغیرہ) کہ اس پر مرقوم ہیں یہ اس کی ثمنیت کا ثمن اصلی سے اندازہ ہے۔

لہذا جب نوٹ کی حقیقت واضح و ثابت ہو گئی کہ یہ مال بھی ہے اور ثمن اصطلاحی بھی نہ کہ دستاویز و سند، تو اس پر وہ تمام احکام شرعیہ جاری ہوں گے جو مال پر ہوتے ہیں، مثلاً۔

☆ جب نوٹ مقدار نصاب ہو گا اور دیگر شرطیں بھی پائی جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

☆اسے مہر میں بھی دیا جا سکے گا۔

☆اگر کوئی نوٹ چوری کر لے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جب کہ اس کی تمام شرطیں موجود ہوں۔

☆اگر کوئی کسی کا نوٹ تلف کر دے تو اس کے تاوان میں نوٹ ہی دینا آئے گا اور ضائع کرنے والے کو خاص روپیہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

☆نوٹ کے بدلے روپیہ کی بیع جائز ہے۔

Marfat.com

☆کوئی چیز خرید کر قیمت میں نوٹ دینا درست ہوگا اور بیع نافذ بھی ہو جائے گی۔

☆نوٹ قرض دینا بھی جائز ہوگا۔

غرضیکہ ثمن خلقی پر جو احکام جاری ہوتے ہیں وہی احکام اس ثمن اصطلاحی پر بھی نافذ و جاری ہوں گے اور امام احمد رضا نے اس جواب کو جن دلائل و براہین سے مرصع و مبرہن کیا ہے وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہے۔

اور علمائے حرمین طیبین نے جب اسے دیکھا تو رشک و انبساط سے ان کی آنکھیں کھل گئیں اور علمائے حرم نے اس بے مثال جواب باصواب کی تائید و تصویب بھی کی، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- شیخ ابوالخیر میرداد قاضی حنفیہ۔

۲- شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ۔

۳- حضرت عبداللہ صدیق۔

۴- الشیخ فاضل سید اسماعیل خلیل حنفی حافظ کتب الحرم قدس سرھم،

فقہ کے جزئیات نادرہ پر مشتمل یہ گرانقدر رسالہ بزبان عربی حرم محترم میں تصنیف کیا گیا، پھر افادۂ عام کے لئے خود اپنی ملکی زبان اردو میں اس کا ترجمہ فرمایا اور کہیں کہیں حاشیہ آرائی بھی کی ہے۔

تحقیقات جدیدہ سے مملو یہ محققانہ رسالہ بڑے سائز کے ۷۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۰ احد یثیں شامل تحریر و بنائے دلیل ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم

بیع وشراء کے بارے میں چند حدیثیں

۵۱۔نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکائی بالکائی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین سے دین کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۴۷"۔کفل الفقیہ۔(کنزالعمال،۴/۴۳)

۵۲۔ هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا اختلف هذا الاصناف فبیعوا کیف شئتم۔

یہ ہیں ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فرمارہے ہیں جب جنس مختلف ہو تو جیسے چاہو بیچو۔ رواه مسلم عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۶۲"۔ کفل الفقیہ۔(مسلم ۲/۲۵۔باب الربا)

۵۳۔قال سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو چیزیں مختلف قسم کی ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۶۶"۔ کفل الفقیہ۔

۵۴۔ قال علیه الصلاة و السلام اذا تبایعتم بالعینة و اتبعتم اذ ناب البقر ذللتم و ظهر علیکم عدوکم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو اور بیلوں کی دم کے پیچھے چلو (یعنی کھیتی اور زراعت میں پڑو) تو ذلیل ہو جاؤ گے۔(اس لئے کہ اس وقت جہاد چھوٹ جائے گا اور طبیعت نامردی کی عادی ہو جائے گی) اور تمہارا دشمن تم پر غالب آجائے گا۔ رواه احمد و ابوداؤد و البزار و ابویعلی و البیهقی عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ابن حجر سنده ضعیف و له عند احمد اسناد آخر امثل من هذا اه و فی سنده

Marfat.com

ابوعبدالرحمن الخراسانی اسحق بن اسید الانصاری قال ابن ابی حاتم لیس بالمشهور و قال ابوحاتم لایشتغل به و قال الذهبی جائز الحدیث ثم اعاده فی الکنی فعد الحدیث من مناکیره و قال فی التقریب فیه ضعیف۔ آه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۳"۔ کفل الفقیہ۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۹۰۔ باب فی النهی عن العینة)

غبن کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۵۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المغبون لامحمود و لاماجور۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غبن کھانے میں نہ ناموری نہ ثواب۔ رواه اصحاب السنن عن الحسین بن علی و الطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی و الخطیب عن سیدنا علی کرم الله تعالیٰ علی وجوههم الکرام۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۶"۔ کفل الفقیہ۔ (کنزالعمال، ۴/ ۱۰)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں

۵۶۔ البخاری فی الادب المفرد عن ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ان ترك شیأ منها فقد ترك واجبا علیه لاخیه یسلم علیه اذا لقیه و یجیبه اذادعاه و یشمته اذا عطس و یعوده اذا مرض و یحضره اذا مات و ینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ترک کرے تو اپنے بھائی کا ایک حق چھوڑے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا، ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، اور وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یاوہ پکارے تو جواب دے، اور جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے، اور اس کی موت میں حاضر ہو، اور اگر اس سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۸۱"۔ کفل الفقیہ۔ (کنزالعمال، ۹/ ۱۶)

قرض پر زیادتی سود ہے

۵۷۔ قال سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل قرض جر

marfat.com

Marfat.com

منفعة فهو ربا.

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔رواہ الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ (کنز العمال،۶/ ۱۳۸)

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۵۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراھا زن وارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک پاجامہ خریدا۔(اور وہاں قیمت تول کر دی جاتی تھی) تولنے والے سے فرمایا کہ تول اور زیادہ دے۔احسانا زیادہ دینا جائز ہے۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۹۲"۔کفل الفقیہ۔(ابن ماجہ ار ۲۴۴۔باب ماجأ فی الرجحان فی الوزن)

ربا کی ممانعت وحرمت پر دو حدیثیں

۵۹۔ روی الشیخان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جأ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر برنی فقال لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من این ھذا قال کان عند ناتمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوّہ عین الربا عین الربا لاتفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر بہ۔

بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خرمائے برنی لائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تم نے کہاں سے لئے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ہمارے پاس خراب چھوہارے تھے ہم نے اس کے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اف خاص ربا ہے خاص ربا ہے ایسا نہ کر مگر جب ان کو خریدنا چاہو تو اپنے چھوہاروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اسی شئ کے بدلے ان کو خریدو۔(مسلم ۲/ ۲۶۔باب الربا)

۶۰۔ و ایضاً لھما عنہ و عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعمل رجلاً علی خیبر فجأہ بتمر جنیب فقال اکل تمر خیبر ھکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من ھذا بالصاعین بالثلث فقال

Marfat.com

لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا۔

نیز بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما دونوں سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ کر کے بھیجا وہ خدمت اقدس
میں خرمائے جنیب لے کر حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے سب
چھوہارے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو، دو
صاع تین صاع کو لیتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنے چھوہارے روپیوں
سے بیچ کر روپیوں سے یہ چھوہارے خرید لو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص: ۱۹۵" "کفل الفقیہ (موطا امام
محمد، ص ۳۵۴۔ باب الربوا فیما یکال او یوزن)(مسلم ۲/ ۲۶ باب الربا)

marfat.com
Marfat.com

تعارف

کاسر السفیہ الواھم فی ابدال قرطاس الدراھم
(نوٹ کو مال نہ تسلیم کرنے والوں کے شبہات کا ازالہ)

اس رسالہ کی تصنیف کی حاجت کیوں پیش آئی اور اس کے وجود میں آنے کا پس منظر کیا ہے وہ خود امام احمد رضا بریلوی کے الفاظ مبارکہ میں یہ ہے آپ رسالہ کے آغاز میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"الحمد للہ رسالہ مبارکہ "کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم" (اس رسالہ میں نوٹ کے جملہ احکام و مسائل کی عظیم و جلیل تحقیق و تفصیل ہے) نے نوٹ کے متعلق جملہ مسائل ایسے بیان نفیس سے روشن کئے کہ اصلاً کسی مسئلہ میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہی یہ رسالہ مکہ معظمہ میں وہیں کے دو علمائے کرام کے استفتاء پر نہایت قلیل مدت میں تصنیف ہوا،

اس وقت تک رقم سے کم یا زیادہ کو نوٹ بیچنے کے بارے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا خلاف معلوم تھا، ان کا فتویٰ اگرچہ وہاں (مکہ معظمہ میں) موجود نہ تھا مگر اس کا مضمون ذہن میں تھا، بفضلہ تعالیٰ گیارہویں مسئلہ میں اس کا وافی و شافی رد گزرا کہ مصنف کو کافی، اور لو ہام کا نافی ہے"

"اور یہ معلوم بھی نہ تھا کہ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی آنجہانی نوٹ کو تمسک ٹھہرا کر سرے سے مال ہے خارج، اور کم و بیش در کنار برابر کو بھی اس کی خرید و فروخت ناجائز کر چکے ہیں، تاہم بالہام والقائے الٰہی شروع کتاب میں اس پر بقدر کفایت بحث ہوئی جس نے حق کے چہرے سے نقاب اٹھائی اور سفاہت سفہا گھر پہنچائی"

اس کے بعد اب حاجت نہ تھی کہ اس وہم یا اس سفاہت کی طرف مستقل توجہ ہو، لیکن نفع مسلمین و برادران دینی کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان دونوں تحریروں کو ذکر کروں اور ان کے فقرے فقرے کا جہاں جہاں اس کتاب میں رد مذکور ہوا ہے اس کا پتہ و نشان بتادوں اور باقتضائے توجہ مستقل جو بعض مباحث، تازہ خیال میں آئیں اضافہ کروں۔

مذکورہ وجہ تالیف اور زیر نظر رسالہ کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فتویٰ کی بنیاد یہ ہے کہ نوع مال ہے اور ثمن اصطلاحی ہے اس لئے اس کا حکم

Marfat.com

بھی وہی ہوگا جو فقہائے امت نے ثمن اصطلاحی کا قرار دیا ہے اور مانعین و مخالفین کے فتووں کی بنیاد یہ کہ نوٹ مثل تمسک ہے، مال ہے ہی نہیں کہ اس کی بیع و شراء کا سوال پیدا ہو، اس کے ذریعہ در اصل ان روپیوں کی بیع ہوتی ہے جو اس پر تحریر ہوتے ہیں اس لئے کمی زیادتی سود ہے،

لیکن امام احمد رضا نے اس رسالہ میں مانعین کا رد بلیغ کرتے ہوئے اصل دعویٰ پر دلائل کا انبار لگادیا اور مخالفین کے مزعومات پر ۱۳۸ ایرادات قائم فرمائے ہیں جن سے ان کے استحضار قلم اور جولانی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔

اور اس رسالہ میں تردید کے لئے دو عنوان منتخب کئے گئے ہیں۔

ایک بلفظ "سفاہت" دوسرے بلفظ "وہم"

لفظ "سفاہت" سے تحریر گنگوہی کی طرف اشارہ ہے اور لفظ "وہم" سے فتوائے مولوی لکھنوی صاحب کی طرف، اس طرح سے گنگوہی کے فتویٰ کا ۱۸ طریقوں سے رد بلیغ کیا گیا ہے اور فتوائے مولوی لکھنوی صاحب پر ۲۰ وجوہات سے کلام کیا گیا ہے۔

یہ فاضلانہ و منصفانہ رسالہ ۳۱ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں اور اس رسالے کا دوسرا تاریخی نام "الذیل المنوط لرسالة النوط" (۱۳۲۹ھ) بھی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

کاسر السفیہ الواھم فی ابدال قرطاس الدراھم
الذیل المنوط لرسالۃ النوط

ہدیہ میں زیادہ عوض دینا منع نہیں بلکہ سنت ہے حدیث میں ہے

۶۱۔ رواہ احمد والترمذی و النسائی بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات. الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھے ایک اونٹنی نذر کی تو میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۰۱"۔ کاسر السفیہ۔ (ترمذی ۲/۲۳۱۔ فضل ثقیف و بنی حنیفۃ)

فتویٰ دینے پر جرأت بیجا دخول نار کا سبب ہے

۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار

تم میں جو شخص فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت رکھتا ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۲۶"۔ کاسر السفیہ۔ (کنز العمال، ۱۰/۱۰۶)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

ناحق ظلماً کسی کی زمین وغیرہ لینا حرام و ممنوع ہے

۶۳۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من الارض شیأ بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔

جو کسی قدر زمین ناحق لے لے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسادیا جائے گا۔

(بخاری ۱/ ۳۳۲۔باب اثم من ظلم شیأ من الارض)

۶۴۔ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من طریق المسلمین شبرا جأ یوم القیٰمة یحمله من سبع ارضین

یعنی جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت بھر دبالے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لے کر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔اخرجه الضیأ والطبرانی بسندحسن۔"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۳"۔

(کنزالعمال، ۳/ ۲۸۶)

دو بیویوں کے درمیان عدل و مساوات کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کانت عنده امرأتان فلم یعدل بینهما جأ یوم القیٰمة و شقه ساقط

جس کے دو بیبیاں ہوں اور وہ انہیں برابر نہ رکھے قیامت کے دن اس حال پر آئے کہ اس کی ایک طرف کی کروٹ گری ہوئی ہو۔ رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۵"۔(ترمذی ۱/ ۲۱۷۔ باب ماجأ فی التسویة بین الضرائر)

marfat.com

Marfat.com

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید

۶۶۔فی البخاری عن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا علی الصدقة فلما قدم قال ھذا لکم و ھذا لی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایھدی لہ ام لا۔

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایک صاحب کو تحصیل زکوٰۃ پر مقرر فرما کر بھیجا تھا انہوں نے اموال زکوٰۃ حاضر کئے اور کچھ مال جدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں فرمایا اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تحفے ملتے ہیں۔ یعنی یہ ہدایا اسی منصب کی بناء پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۲"۔ (بخاری ۲/ ۱۰۶۴۔ باب ھدایا العمال)

اولاد کو حقوق پدری کا خیال نہ کرنا عذاب شدید کا باعث ہے

۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایدخلون الجنة العاق لوالدیہ والدیوث و الرجلة من النساء۔

تین شخص ہیں کہ جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ستانے والا اور دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔ رواہ النسائی و البزار باسنادین نظیفین و الحاکم فی صحیحہ المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۹۳"۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۰)

منکرین تقدیر کی عبادت مقبول نہیں ہوتی

۶۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثة لا یقبل اللہ عزوجل منھم صرفا و لاعدلا عاق و منان و مکذب بقدر

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے نہ فرض ماں باپ کو ایذا دینے والا اور صدقہ دے کر فقیر پر احسان رکھنے والا اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنة باسناد حسن عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۰)

والدین کا نافرمان ملعون ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ۔

ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو

Marfat.com

اپنے ماں باپ کو ستائے، رواہ الطبرانی و الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۳۰۔ الترھیب من عقوق الوالدین)

رضائے رب رضائے والدین میں پوشیدہ و مضمر ہے

۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رضا اللہ فی رضا الوالد و سخط اللہ فی سخط الوالد۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن عمر و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/ ۱۲ باب ماجأ من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی نافرمانی کا عذاب دنیا ہی میں ہو جاتا ہے

۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ تعالیٰ منھا ماشأ الی یوم القیمۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیات قبل الاموات۔

سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔ رواہ الحاکم و الاصبھانی و الطبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴"۔ (کنزالعمال، ۲۲/ ۶۶)

ماں باپ سے مخاصمت بے حیائی بیباکی اور ناشکری ہے اور یہ کہ اولاد کے مال میں والدین کا حق ہوتا ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تعقن والدیك و ان امراك ان یخرج من اھلك و مالك۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے جورو بچوں مال متاع سب سے نکل جا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر۔ (کنزالعمال، ۲۱/ ۶۲)

۷۳۔ دوسری روایت میں ہے اطع والدیك و ان اخرجاك من مالك و من کل شیٔ ھو لك۔

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند ضعیف کلاھما عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

(کنزالعمال، ۲۱/ ۶۲)۔

۷۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انت و مالك لابیك۔

تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا۔ یہ اس وقت ارشاد ہوا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے ماں باپ میرا سب مال لے لینا چاہتے ہیں، یعنی پھر میں اور میرے بال بچے کیا کھائیں گے فرمایا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے تجھے اس سے انکار نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن ماجۃ بسند صحیح عن جابر و الطبرانی فی الکبیر عن سمرۃ بن جندب و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۶۷۔ باب ماللرجل من مال ولدہ)

حقوق والدین اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک

۷۵۔ حدیث میں ہے ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید ان یاخذ مالہ

یارسول اللہ میرے ماں باپ میرا مال لے لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ لی انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو عرض کی حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ، اتنے میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان تک نہ لایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی نہ سنے وہ سناؤ ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے۔ پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

غذوتك مولودا و منتك یافعا　　تعل بما احبنی علیك و تنهل

اذا لیلة ضاقتك بالسقم لم ابت　　لسقمك الا ساهرا اتململ

تخاف الردی نفسی علیك و انها　　لتعلم ان الموت حتم موكل

كانی انا المطروق دونك بالذی　　طرقت به دونی فعینی تهمل

Marfat.com

فلما بلغت السن و الغاية التی الیك مراما فیك كنت اوصل
جعلت جزائی غلظة و فظاظة كانك انت المنعم المتفضل
فلیتك اذا لم ترع حق ابوتی فعلت كما الجار و المجاور یفعل
واولیتنی حق الجوار و لم تكن علی بمال دون مالك تبخل

میں نے تجھے غذا پہنچائی جب سے تو پیدا ہوا اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا ہوا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے، میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہنچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت خوئی کیا گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا لحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ میں کا حق تو مجھے دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا ہی تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابیك جا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الصغیر و البیهقی فی دلائل النبوة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حکم سعادت تو یہ ہے مگر بالجملہ قضاً باپ بیٹے کی ملک جدا ہے۔ باپ اگر محتاج ہو تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴۔۳۹۵"۔ (کنز العمال، ۲۲/۵۷)

مقام تہمت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث

۷۶۔ حدیث میں ہے اتقوا مواضع التهم۔

تہمت کی جگہوں سے بچو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۲۳"

بیع معدوم و غیر موجود جائز نہیں حدیث میں ہے۔

۷۷۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاهاء و هاء

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشیاء ربوی کی بیع دست بدست اور

Marfat.com

مثل بمثل ہی کی صورت میں جائز ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۴۷"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۰۔ باب بیع الشعیر بالشعیر)

چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں العجماء جبار۔ رواہ مالك و احمد و الستة عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

یعنی بے زبان جانور کا کیا ہوا نقصان رائیگاں ہے (اس کا قصاص وضمان مالک سے بھی نہیں لیا جائے گا جب کہ اس میں مالک کی غلطی کا دخل نہ ہو) (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۷۴" (بخاری ۱/ ۲۰۳۔ باب فی الرکاز الخمس)

مدعی کا حلف اگر سن لیا جائے تو ہر جھوٹا بازی لے جائے گا

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال و اموالهم و لكن اليمين على المدعى عليه۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

یعنی اگر محض دعویٰ سنا کر لوگوں کو بدلہ کا مال مل جایا کرتا تو بہت سے لوگ اس کا ضرور دعویٰ کیا کرتے (لیکن شریعت میں ایسا نہیں ہے) بلکہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۰۹"۔ (مسلم ۲/ ۷۴۔ کتاب الاقضیہ) (کنز العمال، ۶/ ۱۰۵)

اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے

۸۰۔ حدیث میں ہے لاضرر و لاضرار فی الاسلام

اسلام میں نہ ایذا ہے نہ ایذا رسانی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۴۳"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۷۱۔ ماجاء فی الکفارات)

اکرام شہود پر ایک حدیث

۸۱۔ خطیب وابن عساکر اور مالک اپنے جزء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم الظلم

شاہدوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے حقوق ظاہر کرتا اور ظلم دور فرماتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۴۵"۔ (کنز العمال، ۶/ ۷۶)

Marfat.com

شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کر سکتا۔

۸۲۔ روی عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال للمدعی الك بینة قال لاقال لك یمینه

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدعی سے فرمایا کیا تمہارے لئے کوئی گواہ ہے اس نے عرض کیا نہیں تو حضور نے فرمایا کہ تب تو تمہارے لئے اس کی قسم ضروری ہے (کیونکہ مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۔، ص ۳۹۱"

مومن کی شرافت پر ایک حدیث

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المومن غر کریم و الفاجر خب لئیم۔ رواه ابوداؤد و الترمذی و الحاکم بسند جید عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه

مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور فاجر دغا باز بخیل و رذیل۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۰۱"۔ (ترمذی ۲/ ۱۷۔ باب ماجأ فی البخل)

رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے اور دینا بھی حرام ہے مگر اپنے اوپر سے اگر ظلم و زیادتی دفع کرنے کے لئے دے تو حرج نہیں

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله الراشی و المرتشی و الرائش الذی یمشی بینهما۔

اللہ کی لعنت رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے دلال پر۔ رواه الامام احمد عن ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۱۷"۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۷۶)

مشورہ کرنا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مقدسہ ہے

۸۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما ان الله و رسوله لغنیان عنها و لکن جعلها الله رحمة لامتی فمن استشار منه لم یعدم رشدا و من ترکها لم یعدم غیا۔ رواه ابن عدی و البیهقی فی الشعب بسند حسن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

بیشک اللہ اور اس کے رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے تو میری امت میں سے جو مشورہ چاہے گا تو وہ ہدایت سے دور نہیں ہوگا اور جو اس کو ترک کر دے گا تو وہ گمراہی سے دور نہیں ہوگا۔ حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے امت کے لئے

marfat.com

Marfat.com

سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔(مولف)

۸۶۔امام حسن بصری فرماتے ہیں قد علم الله انه مابه اليهم من حاجة و لكن ارادان يستن به من بعده۔رواه سعيد بن منصورفي سننه وابنا المنذر وابی حاتم و البيهقي۔

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشورہ کی حاجت نہیں ہے، لیکن (مشورہ لینے کے حکم میں) اس کی مشیت یہ تھی کہ آپ کے بعد والوں کے لئے مشورہ لینا مسنون ہو جائے۔(مولف)"فتاوی رشویہ، ج ۷، ص ۳۸۱"

Marfat.com

تعارف

الهبة الاحمدية فی الولاية الشرعية و العرفية

(ولایت شرعیہ وعرفیہ کا فرق اور ان کی وضاحت)

۷ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۳ھ کو مع جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ ہندوستان میں عدالت دیوانی کا انگریز جج شرع محمدی کے بموجب قاضی ہے یا نہیں؟

اس سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس کا ماحصل یہ ہے کہ

حنفی مذہب کی رو سے ملک ہندوستان کی موجودہ حالت میں دیوانی عدالت کا جج غیر مسلم بمنزلۂ شرعی قاضی کے ہے اور اس کے فیصلے اسی طرح شرعاً قابل نفاذ ہوں گے جس طرح ایک قاضی کے ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ فیصلے مذہب اسلام کے مطابق اور شریعت محمدی کے موافق ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے نصوص و جزئیات فقہ سے اس رسالے میں اس کا رد بلیغ کرتے ہوئے جو جواب رقم کیا ہے مختصراً اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

منصب قضاۃ کے لئے جو شرائط ہیں ان کے پیش نظر غیر مسلم جج قاضی شرع نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے نافذ کردہ احکام و فرامین واجب العمل ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر قاضی مسلم رشوت خوری کرے تو اس کا فرمان مسلمانوں پر قابل عمل ہونے میں علماء وائمہ نے اختلاف کیا ہے چہ جائے کہ غیر مسلم کی تقلید و تحکیم مسلمانوں پر واجب و ضروری ہو۔

اور مذکورہ فتویٰ پر ۳۰ تنقیدات و ایرادات قائم کی ہیں،

اور امام احمد رضا نے مسئلہ ولایت و حاکمیت کی توضیح و تشریح کی خاطر سب سے پہلے اس رسالے میں سات مقدمات وضع کئے اور ولایت کی جامع و مانع تعریف کی ہے، پھر ولایت عرفیہ و شرعیہ کے مابین متعدد فرق بتائے ہیں اور واضح کیا ہے کہ آج کل کی ولایت و حاکمیت اور بادشاہی محض عرفی ہے.....ولایت مجبرہ کی تعریف یہ ہے۔

دوسرے پر حکم نافذ کرنا۔ چاہے وہ تسلیم کرے یا انکار کرے،..... اس کی دو قسمیں ہیں

marfat.com

Marfat.com

ولایت عرفیہ، ولایت شرعیہ، اور دونوں ولایتوں میں حسب نتائج ولوازم اور مقاصد جو فرق ہیں ان کی بہت تعبیرات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- ولایت عرفیہ غلبہ واستیلا سے حاصل ہوتی ہے اور ولایت شرعیہ بعطائے شرع،

۲- عرفیہ ملکی مسئلہ ہے اور شرعیہ مذہبی ودینی۔

۳- عرفیہ مقصد سلاطین ہے اور شرعیہ مقصود خاص دین۔

۴- عرفیہ عالم اسباب میں احکام تکوینیہ کا آلہ ہے، یعنی "کن لاتکن" یہ امر واقع ہو یہ نہ ہو"

اور شرعیہ احکام تشریعیہ الٰہیہ کا مثلاً "کن مکن" "یہ کرو یہ نہ کرو"

۵- عرفیہ تصرفات کے ثمرات حسیہ کی مثمر ہوتی ہے اور شرعیہ معانی دینیہ کی۔

۶- عرفیہ سے شئ غیر موجود، موجود ہو جاتی ہے اور شرعیہ سے حکم شرعی غیر حاصل، حاصل۔

۷- عرفیہ دنیا میں موثر ہے اور شرعیہ عقبیٰ میں معتبر۔

۸- عرفیہ کی نافرمانی قوانین سلاطین کی خلاف ورزی ہے اور شرعیہ کی نا حفاظی اللہ عزوجل کی معصیت۔

۹- عرفیہ کا لحاظ عام ہے کہ بادشاہ کی ہر رعیت پر ہے مسلم ہو یا کافر اور شرعیہ کا لحاظ خاص، کہ اس سے صرف مسلمانوں کو کام ہے۔

۱۰- عرفیہ کا عمل خاص ہے کہ ہر بادشاہ کی قلمرو تک محدود اور شرعیہ کا عمل دنیائے اسلام پر عام ہے شرق میں ہو یا غرب میں۔

۱۱- عرفیہ فوج وسپاہ اور تیغ وسلاح کے سایہ میں ہے اور شرعیہ فقیر ومحتاج کو بھی بقدر عطا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظلی عطیہ۔

اور پر جو دونوں ولایتوں کے فرق بیان ہوئے ان کا ملاحظہ ہر عاقل پر دو امر واضح کر دے گا۔

اول، یہ کہ ہر سلطنت کو اسلامی ہو یا غیر اسلامی اپنے ملک پر ولایت عرفیہ ہوتی ہے۔

دوم، یہ کہ یہی ولایت عرفیہ مطمح نظر سلاطین ہے اسی میں منازعت ان کے نزدیک بادشاہ کی مخالفت قرار پاتی ہے، وہ یہی ولایت چاہتے ہیں۔

اور ولایت شرعیہ کسی نامسلم سلطنت کو مقصود ہوتا تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتا ہے تو پھر کس

Marfat.com

طرح اس کا مقرر کردہ غیر مسلم حاکم قاضی شرع کے مماثل ہو سکتا ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں ولایت کی تحقیق و تدقیق اور اس کے نظائر و امثال کی ایک دنیا آباد فرمادی ہے جس سے امام احمد رضا کی شان اجتہاد و قوت خداداد جھلکی پڑتی ہے۔

مسئلہ ولایت کی تشریح و توضیح میں یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۲۳ صفحات پر محیط و حاوی ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر ۵ حد یثیں زینت تحقیق و تمثیل ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

الهبة الاحمدية فی الولاية الشرعية و العرفية

توبہ ورجوع الی اللہ کے بارے میں چار حدیثیں

۸۷۔ابوداؤدوترمذی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اصر من استغفر

جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔(ابوداؤد ۱/ ۲۱۲۔ باب فی الاستغفار)

۸۸۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قدیم لایبطل الحق شیٔ مراجعة الحق خیر من التمادی فی الباطل

بیشک حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔ یہ فرمان امیر المومنین نے اپنے قاضی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال فرمایا۔ رواہ الدار قطنی و البیهقی و ابن عساکر عن ابی العوام البصری

۸۹۔حدیث۔ خیر الخطائین التوابون

خطاکار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔ رواہ احمد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم و صححه عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔(ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳۔باب ذکر التوبة)

۹۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانیة بالعلانیة۔

جب گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔ رواہ الامام احمد فی الزهد و الطبرانی فی الکبیر عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۰۔الهبة الاحمدیه". (کنز العمال، ۴/ ۱۲۰)

مسئلہ قضاسے متعلق ایک حدیث اور یہ کہ حق تلفی صاحب حق کے بغیر معاف نہیں ہوتی۔

۹۱۔ صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انکم تختصمون الی فلعل

Marfat.com

بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحو مما اسمع فمن قضيت له بحق مسلم فانما هى قطعة من النار فلياخذها او ليتركها

ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔رواہ الائمة مالك و احمد و الستة عن ام سلمة رضى الله تعالىٰ عنها۔" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۱۱۔الهبة الاحمدیه"۔(بخاری ۱/ ۳۳۲۔باب قول الله وهو الدالخصام)(ابوداؤد ۲/ ۵۰۴۔ باب قضأ القاضى اذا اخطأ)

marfat.com
Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

دل کا فیصلہ بھی کبھی کارگر ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون. رواہ البخاری و احمد فی التاریخ عن وابصة بن معبد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه۔

اپنے دل کا بھی فیصلہ دیکھو اگرچہ مفتی فتوی صادر کر چکے ہوں۔ یعنی اگر کسی بات میں تردد ہو تو اگر کسی پہلو پر دل مطمئن ہو تو اچھا ہے ورنہ اگر دل میں خلش ہے تو سمجھو کہ گناہ و معصیت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۴۸۱"۔ (مسند احمد ۵/ ۲۶۸)

اپنے بھائی کو بقدر استطاعت نفع پہنچانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۹۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحه عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۵۵۱"۔ (مسند احمد ۴/ ۲۵۶)

حسن سلوک کے ساتھ عورتوں پر نرمی کرنے کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الله الله فی النساء فانهن عوان بین ایدیکم۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کہ وہ تمہارے ہاتھ میں قید ہیں (یعنی زیادہ شدت و سخت گیری سے عورتوں کے ساتھ پیش آنا نہیں چاہئے بلکہ رفقت و نرمی سے پیش آنا چاہئے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۵۵۷"

Marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

فقہی تحقیقات و مسائل کا عظیم و جلیل شاہکار "فتاوی رضویہ جلد ہشتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ژرف نگاہی اور خداداد تحقیق و فقہی صلاحیت کا آئینہ دار ہے۔

اس جلد میں ان عناوین و مباحث پر نہایت جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

کتاب الوکالۃ، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربۃ، کتاب الامانات، کتاب العاریۃ، کتاب الھبۃ، کتاب الاجارۃ، کتاب الاکراہ، کتاب الحجر، کتاب الغصب، کتاب الشفعۃ، کتاب القسمۃ، کتاب المزارعۃ، کتاب الذبائح، کتاب الصید، کتاب الاضحیۃ، باب العقیقۃ،

مذکورہ مباحث جلیلہ و مضامین عالیہ کے علاوہ اس جلد میں دیگر ہزارہا مسائل بیان ہوئے ہیں ان میں سے خاص طور پر ان ۴۴ عنوانات پر ضمناً روشنی ڈالی گئی ہے۔

بیوع، ربوا، شرکت، غصب، وقف، قرض، فرائض، وصایا، ولایت، دعویٰ، قضا، حدود و تعزیر، روزہ، حج، نکاح، نفقہ، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، سیر، تاریخ، منطق، لغت، زبان و بیان، توقیت، ہیئت، طب، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، تنقید، جرح و تعدیل، رد بد مذہباں، مناظرہ، تقابل ادیان، اسرار شریعت، قانون فطرۃ، حظر و اباحت، ترغیب و ترہیب، علم الحیوانات، تصوف اور اخلاق۔

ان موضوعات کثیرہ پر مشتمل اس جلد میں ۶۲۷ سوالوں کے تحقیقی و علمی جوابات ہیں، اور اس جلد میں ۷ محققانہ گرانقدر رسائل شامل ہیں۔ ان میں سے ۵ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

ذیل کے دو رسالے زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب دستیاب نہ ہو سکے لہذا شریک اشاعت نہیں ہوئے یہ علم امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات و تالیفات کے ساتھ ہوا ہے۔

۱- افقہ المجاوبۃ عن الحلف الطالب علی طلب الموائبۃ۔

marfat.com

Marfat.com

(مسئلہ شفعہ میں مدعی اور مدعی علیہ کے حالات اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین اختلافات کی تطبیق و توفیق)

۲-المنح الملحية فيما نهى عن اجزاء الذبيحة۔
(حیوان ماکول اللحم کے کن کن اجزاء کھانے کی ممانعت ہے ان کا بیان)

اور جن دو رسالوں سے احادیث کا استخراج نہیں کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱-فتح المليك فى حكم التمليك (تملیک وہبہ کی تعریف و تفریق کا بیان)

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے لفظ تملیک وہبہ پر بحث کی ہے کہ

اصل وضع میں تملیک ہبہ سے عام ہے کہ وہ تملیک عین بالعوض کا نام ہے، اور ہبہ خاص، کہ تملیک عین بلا عوض کا نام ہے۔ اس لئے لفظ تملیک، بیع ہبہ وصیت وغیرہا سب جگہ بولا جاتا ہے، مگر خاص انشائے عقد وایجاب وقبول کے وقت اس سے عرفاً ہبہ ہی متبادر ومتفاہم ہوتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین جو اختلاف ہے امام احمد رضا نے نہایت حسین و جمیل انداز سے ان کے درمیان تطبیق و توفیق دی ہے اور اختلاف کو رفع و دفع فرمایا ہے۔

۲-اجود القرىٰ لطالب الصحة فى اجارة القرىٰ (دیہات کی توفیر و اجارہ (ٹھیکہ) کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالہ میں یہ واضح کیا ہے کہ دیہات کے زمیندار جو اپنی زمینداری کی آمدنی ٹھیکہ پر دیتے ہیں کہ یہ علاقہ اتنے کا اور یہ اتنے کا، تو یہ ٹھیکہ شرعاً باطل و ناجائز ہے۔

پھر اصولی دلیل کے بعد خاص مسئلہ کا جزیہ بھی کتب فقہ کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔

اور اس ناجائز اجارہ پر جو عملدرآمد ہو اس کے تدارک کی کیا سبیل ہے؟ اور آئندہ اس معاملہ میں کیا ترمیم ضروری ہے تاکہ یہ حدود شرع میں ہو اور متعاقدین کا مقصد بھی حاصل ہو، یہ ساری تفصیل اس مختصر سے رسالہ میں موجود ہے۔

تحقیقات رائقہ پر مشتمل یہ مجموعۂ فتاوی جہازی سائز کے ۵۴۸ صفحات پر مبسوط و محیط ہے، اور مع جملہ رسائل و مسائل کے اس جلد میں مکررات کو چھوڑ کر ۸۹ حدیثیں زینت مباحث و مضامین ہیں۔

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناپسند ہے

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالعائد یعود فی قیئہ رویاہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

ہمارے لئے بری مثل نہیں، اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھالیتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۳۵۷، باب لایحل لاحد ان یرجع فی ھبتہ و صدقتہ)

۲۔ سنن اربعہ میں ہے حضور اقدس سید العلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الرجل یعطی العطیۃ ثم یرجع فیھا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئہ۔ رووہ عن ابن عمرو ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم و صححہ الترمذی۔

عطیہ دے کر واپس لینے والے آدمی کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو آسودہ ہو کر کھانے کے بعد قے کر دیتا ہے پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۵" (ترمذی ۲/ ۳۴ باب ماجاء فی کراھیۃ الرجوع فی الھبۃ)

تحریر ہبہ کے جواز پر ایک حدیث

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاءک من ھذا المال شیء و انت غیر مشرف ولا سائل فخذہ فتمولہ فان شئت کلہ و ان شئت تصدق بہ و مالا فلا تتبعہ نفسک۔ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

(حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کوئی چیز عطا کی تو حضرت عمر نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ حضور کسی اور بھائی حاجت مند کو مرحمت فرمادیں اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس مال میں سے جب تمہارے پاس کچھ آئے

marfat.com

Marfat.com

جب کہ تم منتظر اور سائل نہ ہو تو اسے لے کر اس کے مالک بن جاؤ پھر اگر کھانا چاہو کھالو اور صدقہ کرنا چاہو صدقہ کر دو اور جب ایسا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے تابع مت بنا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۹"۔ (بخاری ۱/ ۱۹۹، باب من اعطاه الله شيأ من غير مسألة الخ)(مسلم ۱/ ۳۳۴، باب جواز الاخذ بغير سوال)

خیانت پر گواہ ہونا منع ہے

۴۔ بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتی ہیں کہ حضور اس پر گواہ ہو جائیں، ارشاد فرمایا اکل بنيك نحلت مثل هذا۔

کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی ہبہ کیا ہے عرض کی نہ فرمایا لاتشهدني على جور، مجھے جور پر گواہ نہ کر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۴"۔ (مسلم ۲/ ۳۷، باب كراهة تفضيل بعض الاولاد في الهبة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجتے تو ان سے آسانیاں کرنے کو فرماتے

۵۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں يسروا ولا تعسروا و بشروا ولاتنفروا۔

آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو اور خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ اخرجه احمد و الشيخان و النسائي عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۸"۔ (مسلم ۲/ ۸۲، باب تامير الامام الامراء على البعوث الخ)

مزدور کو اس کا حساب ٹھیک ٹھیک دینے اور غدر نہ کرنے وغیرہ کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ثلثة انا خصمهم يوم القيٰمة و من كنت خصمه خصمته، رجل اعطى بي ثم غدر و رجل باع حرا و اكل ثمنه و رجل استاجر اجيرا فاستوفى منه و لم يوفه اجره۔

قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر

Marfat.com

غالب آؤں گا ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی، رواہ الائمة احمد و البخاری و ابن ماجة و ابویعلیٰ وغیرھم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۴"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۷، باب اثم من باع حرا)

شراب اور اس کی تجارت حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الخمر و شاربھا و ساقیھا و مبتاعھا و بائعھا و عاصرھا و معتصرھا و حاملھا و المحمولة الیہ ۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجة و زاد الترمذی و آکل ثمنھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور جو اسے پئے جو پلائے جو مول لے جو بیچے جو نچوڑے، جو نچڑوائے جو اٹھا کر لائے جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے جو اس کے دام کھائے ان سب پر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۷۶" (ابن ماجہ ۲/ ۲۵۰، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجہ)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

کتاب المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر
(منی آرڈر اور اس کی فیس کے تفصیلی احکام)

۲۰ر رمضان ۱۳۱۱ھ میں سوال پیش ہوا کہ منی آرڈر کے لئے جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ ربوا ہے یا کیا؟

امام احمد رضا نے کتب فقہ اور جزئیات شرعیہ کے حوالوں سے اس رسالہ میں جو جواب تحریر کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ روپے بھیجنے کے عوض ڈاک خانہ میں جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ سود و ربوا نہیں ہے کیونکہ وہ ایک طرح کا اجارہ ہے اور ڈاکخانہ ایک اجیر مشترک کی دکان ہے جو بغرض تحصیل اجرت کھولی گئی ہے، یہ فیس روپیہ کے وہاں لے جانے اور رسید واپس لانے کی اجرت ہے، جس طرح ٹکٹ، لفافہ یا کارڈ وغیرہ قیمتاً لئے جاتے ہیں کہ یہ اس کے لانے لے جانے کی اجرت بھی ہے اور قیمت بھی اور یہی عقد اجارہ ہے۔

پھر اس رسالے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ڈاک خانے کی ذمہ داری دو قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ وہ جن میں آفس ذمہ دار و ضامن قرار پاتا ہے جیسے پارسل رجسٹری بیمہ و منی آرڈر۔

۲۔ وہ جس میں آفس ذمہ دار و ضامن نہیں ہوتا ہے جیسے خطوط و پاکٹ بیرنگ و با ٹکٹ لفافے وغیرہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ادائے ضمان بر بنائے قرض نہیں بلکہ ضوابط کی اس تقسیم پر مبنی ہے، حالانکہ وہاں قرض کا اصلاً احتمال نہیں۔

اور اس رسالہ میں امام احمد رضا نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے جس میں گنگوہی نے منی آرڈر کی فیس کو سود و ربا قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ عقد اجارہ نہیں بلکہ قرض ہے اسلئے اس پر زیادہ لینا سود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے گنگوہی کے اس فتویٰ کی تردید کرتے ہوئے جزئیات فقہ سے یہی ثابت کیا ہے کہ

Marfat.com

اصلاً یہ معاملہ اجارہ ہی ہے اور ڈاک خانہ کی فیس وغیرہ اجارہ ہی کے لئے ہے اس لئے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، البتہ اس میں تاوان کی شرط ہوتی ہے اس لئے قرض ہونے کا بھی ایک پہلو مترشح ہے لیکن اس سے اسکے عقد اجارہ ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

اور اگر کوئی منی آرڈر کرتے وقت یہ شرط لگائے کہ یہی روپیہ پہنچانا ہوگا پھر بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا کہ منی آرڈر کے سلسلے میں یہ مشہور و معروف ہے کہ اصل نہیں بلکہ بدل پہنچایا جاتا ہے اور تمام ممالک کا یہی عرف بھی ہے لہذا ایسی شرط لگانے کے بعد بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں عرف کی حیثیت عرفی پر ایک جامع بحث فرمائی ہے، پھر عرف کی چار قسمیں اور ان کے تفصیلی احکام اور دلائل ارقام کئے ہیں۔

افسوس کہ یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل دستیاب ہوا ہے اس کے باوجود بڑے سائز کے ۱۹ صفحات پر مبسوط ہے اور مسئلہ منی آرڈر پر اس محققانہ رسالے میں ۸ حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

احادیث

کتاب المنیٰ و الدرر لمن عمد منی آرڈر

قرض پر زیادتی سود ہے

۸۔حدیث میں ہے کل قرض جر منفعة فهو ربا۔ (رواه الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم)

قرض پر جو منافع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۳"۔ کتاب المنی۔ (کنزالعمال، ۶/ ۱۳۸)

مشروط بیع منع ہے

۹۔حدیث : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من بیع الشرط. رواه ابوحنیفة قال حدثنی عمر و بن شعیب عن جده عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من طریق الامام، رواه الطبرانی فی معجمه الاوسط و الحاکم فی علوم الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع شرط سے منع فرمایا ہے (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۴"۔ کتاب المنی۔

پوری امت مرحومہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی

۱۰۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (مولف)(کنزالعمال، ۱۳/ ۱۳۷)

اللہ کا دست قدرت سواد اعظم کے ساتھ ہے

۱۱۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ید الله علی الجماعة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔ (مولف)(ترمذی ۲/ ۳۹ باب فی لزوم الجماعة)

۱۲۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بالجماعة و العامة۔

Marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم جماعت اور عامیوں کو لازم پکڑو۔

(مولف)(مشکوٰۃ ۱/ ۳۱، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثالث)

۱۳۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بڑی جماعت کا اتباع کرو۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"۔(مشکوٰۃ ۱/ ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ الفصل الثانی)

تعلیم قرآن پر اجرت صدر اول میں ممنوع تھی مگر اب حادث و ضرورت کے سبب جواز پر فتوی ہے

۱۴۔ حدیث اقدس میں ہے تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان یطوقك اللہ طوقا من نار فاقبلھا۔

اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے گلے میں آگ کا طوق ڈالے تو اسے لے لے، رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ و فی الباب عن عبدالرحمن بن شبل و ابی ھریرۃ و عبدالرحمن بن عوف و ابی کعب و ابن بریدۃ و ابی الدرداء وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"

شروع زمانہ میں بیع مخابرہ ممنوع تھی مگر بعد میں تعامل ناس کے سبب جواز پر فتوی دیا گیا۔

۱۵۔ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا من لم یذر المخابرۃ فلیؤذن بحرب من اللہ و رسولہ۔

جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔ رواہ ابوداؤد و الطحاوی و فی الباب عن رافع بن خدیج و ثابت بن الضحاك و زید بن ثابت و انس بن مالك و ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۳، کتاب المنی"۔(ابوداؤد ۲/ ۸۳ باب فی المخابرۃ)

marfat.com

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

باپ اگر محتاج ہے تو بیٹے کا مال لے سکتا ہے ورنہ بغیر رضائے پسر نہیں لے سکتا حدیث میں ہے

۱۶۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان (من) اطیب ما اکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه. قال فی الفتح اخرجه اصحاب السنن الاربعة عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها صح قلت و الدارمی و البخاری فی التاریخ قال حسنه الترمذی قلت و صححه ابو حاتم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کا زیادہ طیب کھانا اس کی خود کی کمائی سے ہے اور اس کی اولاد اس کی کمائی سے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۰" (ابوداؤد ۲/ ۴۹۷ باب الرجل یا کل من مال ولده)

خلق خدا پر ظلم وزیادتی حرام ہے

۱۷۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیدشر الناس منزلة یوم القیٰمة من یخاف لسانه او یخاف شره.

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جس کی زبان سے اور شر سے دوسرے لوگ خائف رہتے ہوں۔ (مولف) اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغیبة عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

۱۸۔ وخود فرمودہ سید الانام علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام لایبغی علی الناس الا ولد بغی و الا من فیه عرق منه۔

لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والا ولد الزنا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال، ۱۱/ ۱۳)

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لمسلم ان یأخذ عصا

Marfat.com

اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم الله من مال المسلم علی المسلم۔

رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی چھڑی اس کے دل کی خوشی کے بغیر لے، ایسا اس لئے فرمایا کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے سختی سے حرام فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۵" (مسند احمد ۵۹۱/۶)

اجیر پر ضمان واجب نہیں حدیث میں ہے

۲۰۔ (ابوحنیفه) عن بشیر الکوفی عن محمد بن علی عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لاضمان علی قصار و لا صباغ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں ہے۔ یعنی اگر ان لوگوں سے کپڑا ضائع ہو جائے تو تاوان نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۹"

حق شفعہ پر ایک حدیث

۲۱۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة. اخرجه الامام البخاری وغیره عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما.

جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے پڑ جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔ (مولف) (شفیع کے لئے حق شفعہ بعد بیع ثابت ہوتا ہے شی کی جب تک بیع نہ ہو شفیع مزاحمت نہیں کر سکتا پڑوس میں رہنے والے دو شخص آپس میں ایک دوسرے کے شفیع کہلاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۶۰" (بخاری ۱/ ۳۰۰ باب الشفعة فیما لم یقسم الخ)

شرعاً حلف منکر پر ہے نہ کہ مدعی پر

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر.

مدعی کے لئے گواہ اور منکر پر قسم ہے۔ (رواه الدار قطنی و البیهقی و ابن عساکر عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال النووی سند البیهقی حسن صحیح) "فتاوی

marfat.com

Marfat.com

رضویہ،ج۸، ص۲۷۱"(کنزالعمال،۶/۱۰۵)

اپنے آپ کوذلت ورسوائی کے لئے پیش کرنا منع ہے

۲۳۔ جأ الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی المومن ان یذل نفسه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو اپنی ذلت کے کام سے بچنا چاہئے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج۸، ص۳۰۲"

قربانی کرنے کا طریقہ اور یہ کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا بہتر ہے حدیث میں ہے۔

۲۴۔ احمد ودارمی وابوداؤد وابن ماجہ از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی قال ذبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات و الارض . الحدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کئے ہوئے ذبح فرمایا جب ان کا منہ قبلہ کو کیا تو یہ پڑھا انی وجهت وجهی الخ۔(ابوداؤد ۲/۳۸۶، باب ما یستحب من الضحایا)

۲۵۔ بخاری و مسلم ودارمی وابن ماجہ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آورند قال ضحی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکبشین املحین فرأیته واضعا قدمه علی صفاتحهما یسمی و یکبر فذبحهما بیده۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا (مولف)"فتاوی رضویہ،ج۸، ص۳۱۷"۔(بخاری ۲/۸۳۵، باب وضع القدم علی صفح الذبیحة)(مسلم ۲/۱۵۵، باب استحباب استحسان الضحیة الخ)

کسی کی زمین ناحق ظلماً لینا حرام وگناہ کبیرہ ہے اس پر چار حدیثیں

۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاخذ احد شبرا من الارض بغیر حقه الا طوقه الله الی سبع ارضین الی یوم القیٰمة۔

جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا اللہ تعالیٰ وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈال دے گا۔ رواه مسلم عن ابی هریرة و الشیخان

Marfat.com

عن ام المومنین و عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(مسلم ۲/ ۳۳، باب تحریم الظلم و غصب الارض وغیرھا)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیأ بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔

جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبالے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسادیا جائے گا۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(بخاری ۱/ ۳۴۲، باب اثم من ظلم شیأ من الارض)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما رجل ظلم شبرا من الارض کلفه اللہ عزوجل ان یحفره حتی یبلغ آخر سبع ارضین، ثم یطوقه یوم القیٰمة حتی یقضی بین الناس.

جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کر اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔ رواہ احمد و الطبرانی و ابن حبان فی صحیحه بسند جید عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۲۳۹"(مسند احمد ۵/ ۱۸۴)

۲۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ شیأ من الارض بغیر حله طوقه اللہ من سبع ارضین لایقبل اللہ منه صرف و لاعدل۔

جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رواہ احمد و الطبرانی عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۲۴۰"(مسند احمد ۱/ ۳۱۰)

ذبح شرعی کیا ہے؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الذکاة مابین اللبة و اللحیین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح شرعی لبہ اور جبڑے کے مابین ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۳۲۰"

حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں

۳۱۔ اخرج الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو بن عدی و

Marfat.com

البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا المرارة و المثانة و الحیا و الذکر و الانثیین و الغدة و الدم و کان احب الشاة الیه مقدمها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کی سات چیزوں کو ناپسند یعنی حرام رکھتے تھے، مرارہ یعنی پتہ، مثانہ یعنی پھکنا، حیا یعنی فرج، ذکر، انثیین، یعنی خصیے، غدود اور دم یعنی خون مسفوح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کا دستہ پسند فرماتے تھے (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۴"

جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے وہ مردہ ہے اور اس کا کھانا حرام ہے

۳۲۔ روی الحافظ ابوعیسیٰ محمد الترمذی عن ابی واقدی اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یحبون اسنمة الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقطع من البهیمة وهی حیة فهو میتة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور زندہ دنبہ کی چکتی محبوب رکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔ یعنی جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے مردہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۷"(ترمذی ار ۳۷ ۲، باب ماجأ ماقطع من الحی فهو میت)

Marfat.com

تعارف

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیأ

(اولیاءاللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کے ذبح شرعی کے حکم میں)

۲۵ ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ کو سوال ہوا کہ اولیاء اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ۔

ذبیحہ کی حلت و حرمت میں ذبح کرنے والے کی نیت کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا، مثلاً مسلمان کا جانور کوئی مجوسی ذبح کرے تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک مسلم تھا، اور مجوسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال، اگرچہ مالک مشرک تھا، اسی طرح زید کا جانور عمرو ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے تو حرام ہو جائے گا اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے، اور ذبح کرنے والا تکبیر سے ذبح کرے تو حلال ہو جائے گا اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے۔

ذابح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت و تعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک کی نیت خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کی تھی۔

یوہیں ذابح نے خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کیا تو حلال ہے اگرچہ مالک کی نیت کسی غیر کے واسطے تھی، پھر یہ کہ ذبح کرنے والے مسلمان کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل و بعد کا اعتبار نہیں، مثلاً ذبح سے ایک آن پہلے تک خاص اللہ عزوجل کے لئے نیت تھی، ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لئے نیت کی اور جانور نے اسی حالت میں جان دی تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا وہ پہلی نیت کچھ نفع نہ دے گی۔

یوہیں اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لئے ارادہ تھا، ذبح کے وقت اس سے تائب ہو کر مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے لئے ارادت دم کی تو ذبیحہ حلال ہو گیا، یہاں وہ پہلی نیت کچھ نقصان نہ دے گی۔

مذکورہ تمام صور و احکام میں ذبح کرنے والے کی حالت و نیت کا اعتبار کرنا اور ماننا اور اولیاء اللہ کے نام پر کئے ہوئے جانوروں میں ان نیات و اعتبارات کا انکار کر جانا محض تحکم باطل ہے جس

Marfat.com

پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں،

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں نیت و اعتبار کی تحقیق و تمثیل کا ایک طویل سلسلہ قائم فرمایا ہے، اور اصل مسئلہ کو دلائل کثیرہ اور وجوہات متعددہ سے واضح کیا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ۔

"مسلمان کی نیت صالحہ کا اعتبار نہ کر کے اس پر بدگمانی کرنا بحکم قرآن و حدیث ناجائز و حرام ہے"

اور اس رسالے کے اخیر میں تنبیہا تحریر کرتے ہیں کہ

"یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زمان ان میں سخت خطا کرتے ہیں"

سات صفحہ کے اس مختصر سے رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر ۳ حدیثیں مرقوم ہیں۔

Marfat.com

احادیث

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیاء

بہترین روزہ اور بہترین نماز

۳۳۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان احب الصیام الی اللہ تعالیٰ صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی اللہ عزوجل صلوٰۃ داؤد۔

بیشک سب روزوں میں پیارے اللہ تعالیٰ کو داؤد کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری داؤد کی نماز ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الا الترمذی فعندہ فضل الصیام وحدہ۔ "فتاوی رضویہ ج۸، ص ۳۴۳" "سبل الاصفیاء"

(بخاری ۱/ ۴۸۶، باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد الخ)

کسی پر بلاوجہ گمان کرنا حرام ہے

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث

گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمۃ مالک و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/ ۸۹۶، باب قولہ یاایہا الذین آمنوا اجتنبوا الخ)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہینہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اس پر ایک حدیث

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا

تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہینہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لا الہ الا اللہ کہہ دیا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (مولف) رواہ مسلم عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۴۳" سبل

marfat.com

(مسلم [illegible] لا الہ الا اللہ)

Marfat.com

گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۶۔ حدیث میں ہے نهی علیه افضل الصلاة و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روز خیبر پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ ورنہ شروع اسلام میں گدھے کا گوشت حلال تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۵"

(بخاری ۲/ ۸۲۹، باب لحوم الحمر الانسیة)

پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ اور دانتوں سے شکار کرنے والا درندہ حرام ہے حدیث میں ہے

۳۷۔ انه صلی الله تعالٰی علیه وسلم نهی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر درندے کیلے والے اور ہر پرند پنجہ والے کے کھانے سے منع فرمایا۔ (اس میں راز یہ ہے کہ ان چیزوں کی خصلت شر غالب ہے، تو اندیشہ ہے کہ ان کا گوشت کھانے سے کچھ خصلت ان کی سی آدمی میں پیدا ہو جائے لہذا انسان کی عزت کے لئے ان کا کھانا حرام ہوا۔ جیسے کہ اس کی عزت ہی کے لئے حلال جانور حلال کئے گئے۔ منہ۔) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۶" (بخاری ۲/ ۸۳۰، باب اکل کل ذی ناب من السباع) (ابوداؤد ۲/ ۵۳۳، باب ماجاء فی اکل السباع)

جربث حلال ہے کہ یہ ایک کثیر الوجود مچھلی ہے اور سواحل پر ارزنی سے پکنے والی ہے

۳۸۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مبسوط میں روایت فرماتے ہیں عن عمرو بن شوذب عن عمرة بنت ابی طیخ قالت خرجت مع ولیدة لنا فاشعرینا جربثة

Marfat.com

بقفیز حنطة فوضعناها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ماطیبه و ارخصه واوسعه للعیال۔

یعنی عمرۃ بنت ابی طیخ نے کہا میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہ سمائی ایک طرف سے سر نکلا رہا ایک طرف سے دم اتنے میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا گزر ہوا فرمایا کتنے کو لی میں نے قیمت عرض کی فرمایا کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۲"

marfat.com

Marfat.com

تعارف

هادی الاضحیۃ بالشأ الھندیۃ

(دنبہ اور بھیڑ کی قربانی کا تفصیلی بیان)

رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ بھیڑ اور بھیڑے (نر و مادہ) کے بارے میں کیا حکم ہے اور ان کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

بلا شبہ بھیڑ، بکریوں اور انعام میں شمار ہوتی ہے اور اس کی قربانی جائز ہونے میں مسلمانوں کا اجماع و توارث ہے۔

ائمہ و علماء نے اس میں کبھی کوئی اختلاف نہ کیا،

اور سوال کے ہمراہ جو جواب منسلک تھا اس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بھیڑ کا شمار قربانی کے جانوروں میں نہیں ہے اس لئے اس کی قربانی جائز نہیں۔

امام احمد رضا نے قرآن و حدیث اور کتب فقہ و لغات کے حوالوں سے ثابت و واضح کیا ہے کہ دنبہ یا بھیڑ غنم میں شامل و داخل ہے لہذا اس کی قربانی بلا شبہ جائز ہے۔

اور اس فتویٰ کا متعدد وجوہات سے رد و ابطال کیا ہے اور ۲۵ تنبیہات کے ذریعہ اس مسئلہ کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ گویا کہ رسالہ متذکرہ، مسئلہ کی فقہی تحقیق اور حکم شرعی کی تعیین کے علاوہ علم الحیوانات کے جزئیات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔

اور یہ رسالہ زبان عربی میں ہے اس کی مسجع و منقی عبارتیں امام احمد رضا کی عربیت میں مہارت اور کمال فصاحت و بلاغت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور یہ رسالہ رائقہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

Marfat.com

حدیث

هادی الاضحیه بالشأ الهندیة

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کریمہ ہے حدیث میں ہے

۳۹۔ الامام احمد و ابن ماجة و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه الصلاة و السلام قالوا فما فیها یار سول اللہ قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرة من الصوف حسنة۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام نے پوچھا یارسول اللہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پوچھا ہم کو ان میں کیا ملے گا حضور نے فرمایا ان کے ہر بال کے برابر نیکی ملے گی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی اون (پشم) کے بارے میں کیا ارشاد ہے فرمایا اس کے بھی ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۰۹" هادی الاضحیة۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۳۳، باب ثواب الاضحیة)

marfat.com

Marfat.com

تعارف

انفس الفکر فی قربان البقر

(گائے کی قربانی کے بارے میں ترغیب و تہدید)

شوال ۱۲۹۸ھ کو سوال پیش ہوا کہ گائے کی قربانی کس درجہ اہم ہے اگر کوئی اسے جائز جانے اور نہ کرے یا اسے حلال جانے اور نہ کھائے یا کسی کے منع کرنے پر گائے کی قربانی نہ کرے تو کیا حکم ہے۔

یہ وہ وقت تھا کہ جب آزادی حاصل کرنے کی تحریک زوروں پر تھی اور ہندو مسلم اتحاد کے نعرے بلند ہو رہے تھے ہندوؤں کی خوشنودی میں بہت سے نام نہاد مسلم لیڈروں کا نظریہ ترک گاؤ کشی بن گیا تھا اور اپنے نظریہ کے پھیلانے میں کوشاں تھے۔ تو راہنمائی قوم کا حق ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سے ثابت و واضح کیا کہ

گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے اعتبار سے واجب نہیں لیکن اگر کوئی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مذہب اسلام کی توہین و تذلیل ہوگی اس لئے اس وقت گائے کی قربانی باقی و جاری رکھنا واجب لعینہ ہے اور اس کا تارک مرتکب حرام و گنہگار ہوگا۔

اور گائے کے گوشت و پوست کے کثیر فوائد بھی اس رسالے میں بتائے ہیں جو انسان کی زندگی میں کام آتے ہیں۔

پھر ہنود کے اس خیال باطل کی معقول تردید کی ہے کہ "کسی بھی جاندار کو قتل کرنا نہیں چاہئے"

امام احمد رضا نے ہنود کے اس قول مذکور کا رد بلیغ انہیں کی مذہبی کتابوں اور عقلی دلیلوں سے ایسے واضح انداز میں کیا کہ جس سے ایک طرف آپ کی دینی و مذہبی حمیت و پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف نظریہ ہنود کی نامعقولیت و غیر واقعیت کا پتہ لگتا ہے اور اخیر میں لکھتے ہیں کہ۔

"بالجملہ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، براہ جہالت وہاں ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کو توہین اور خود کو ذلت کے لئے پیش کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے، اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بجاہٹ بجا رکھنے کے لئے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہرگز جائز نہیں،

Marfat.com

یہ رسالہ اس دور زوال کی لازوال تصنیف ہے جب کہ گاندھی جی کی خوشنودی اور ہنود کی رضامندی کے لئے کچھ نام نہاد مسلمانوں نے گائے کی قربانی و ذبح بند کرنے کرانے کی سعی لاحاصل بلکہ ناپاک کوشش کی تھی تو مجدد ملت امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس محققانہ و منصفانہ رسالہ کے ذریعہ ان کی بکواس و لغویات و خرافات کا پردہ فاش کر کے بروقت جواب باصواب عطا فرمایا تھا جس سے قوم مسلم کے درمند افراد کے دلوں میں اسلامی روح بیدار ہوئی اور اس طرح ان لوگوں کی یہ سازش ناکام ہوئی۔

یہ رسالۂ حقہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے مقصد و مفہوم میں نہایت جامع و مدلل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حدیث

انفس الفکر فی قربان البقر

عہد رسالت میں عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت پر ایک حدیث

۴۰۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها۔

جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے، رواہ الشیخان و احمد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (یہ حکم دور رسالت میں تھا مگر جب زمانۂ رسالت سے بعد ہوا ائمہ دین نے جوان عورتوں کو ممانعت فرمادی جب اور فساد پھیلا، علماء نے جوان و غیر جوان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی۔ منہ۔)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۴۴"

انفس الفکر۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد الخ)

Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

صلور اور انقلیس نام کی مچھلیاں کھانا حلال نہیں

۴۱۔ حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتاکلوا الصلور و لا الانقلیس۔

مارماہی وبام کے مشابہ ایک سانپ ہے اسے نہ کھاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۳۔ ۳"

منہ میں بدبو ہونے کی صورت میں قرآن پڑھنا منع ہے

۴۲۔ حدیث میں ہے طیبوا افواھکم فانھا طرق القرآن۔

اپنے منہ پاکیزہ رکھو کہ وہ قرآن کا راستہ ہیں، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۵"

(کنزالعمال، ۱/ ۵۳۳)

ماکول اللحم جانور ذبح شرعی ہی سے حلال ہوتا ہے ورنہ ذبح شرعی کے علاوہ اگر دوسرے طریقے سے ہلاک کیا جائے تو حلال نہیں اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۴۳۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا ماانھرَ الدم و ذکر اسم اللہ علیہ فکلوا۔ الحدیث

رواہ الستۃ عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس کا خون بہایا جائے یعنی بطور ذبح شرعی اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۲۷، باب ما انھر الدم من القصب الخ)

۴۴۔ اور فرمایا انھر الدم بما شئت و اذکر اسم اللہ۔ رواہ احمد و النسائی و ابوداؤد وابن ماجۃ و ابن حبان و الحاکم عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس چیز سے چاہو خون بہاؤ یعنی ذبح کرو اور اللہ کا نام لو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۳۹۰، باب الذبیحۃ بالمروۃ)

۴۵۔ اور وارد ہوا کل ما فری الاوداج۔ الحدیث رواہ ابن ابی شیبۃ عن رافع بن خدیج و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com

Marfat.com

جس کی رگ گردن کاٹی جائے اسے کھاؤ۔ یعنی جس حلال جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے اس کا کھانا بلا شبہ جائز ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۶" (کنز العمال ۶/ ۱۵۳)

گائے اور اونٹ میں سات سات آدمیوں کی قربانی ہوتی ہے اس پر چار حدیثیں

۴۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ضحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه بالبقر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۴ باب من ذبح ضحیة غیره)

۴۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل و البقر کل سبعة منا فی بدنة.

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴ باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۸۔ صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے اشترکنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة کل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر مایشترك فی الجزور فقال ما هی الامن البدن۔

حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴ باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۹۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۱" (ترمذی ۱/ ۲۷۶، باب الاشتراك فی الاضحیة) (نسائی ۲/ ۲۰۳ باب ما تجزئ عنه البدنة فی الضحایا)

Marfat.com

آدمی کا حشر اس کے دوستوں کے ساتھ ہوگا حدیث میں ہے

۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت۔

تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔ (مسلم ۲/۳۳۱، باب المرء مع من احب)

۵۱۔ ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ما احب رجل قوما الاحشره الله معهم او كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

"فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۵۴"

اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ کتنا ہے؟

۵۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كان يحب ان يعلم منزلته عندالله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه۔

جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔ رواه الحاكم فى المستدرك و الدار قطنى فى الافراد عن انس و ابونعيم فى الحلية عن ابى هريرة و عن سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۷" (کنز العمال ۱/ ۳۹۲)

دینی معاملات کو کمزور ہوتے دیکھنا مسلمان کی شان نہیں بلکہ بقدر قدرت اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش لازم ہے

۵۳۔ حدیث میں ہے ليس منا من اعطى الدنية فى ديننا۔

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دبتی رکھنے دے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۸"

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے

۵۴۔ صحیح حدیث میں ہے من دل على خير كان كمن مثله۔

جو بھلائی کی راہ بتائے وہ بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۵۹" (مشکوۃ اول، ص ۳۲، الفصل الاول من كتاب العلم مفهوماً)

قربانی کے جانور کا عیب و نقص سے محفوظ ہونا ضروری ہے اس پر تین حدیثیں

۵۵۔ روى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يضحى بالشرقاء

marfat.com

Marfat.com

و المقابلة و المدابرة و الخرقاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرقاء یعنی جس جانور کا کان لمبائی سے کٹا ہو، مقابلہ یعنی آگے کا حصہ کٹا ہو لیکن کٹ کر نہ گرے بلکہ معلق رہے، مدابرہ یعنی کان کا آخری حصہ کٹا ہو اور خرقاء یعنی جس کے کان میں سوراخ ہو کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۶۹" (نسائی ۲/ ۲۰۳، الخرقاء وھی التی تخرق اذنھا)

۵۶۔ روی فی السنن عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نستشرف العین و الاذن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر لیتے ہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۲۰۳، الشرقاء وھی مشقوقة الاذن)

۵۷۔ قال محمد بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال استشرفوا العین و الاذن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر خریدو، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۰"

قربانی کا گوشت اور اس کے چمڑے کا حکم، حدیث میں ہے

۵۸۔ عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیة من ضحایاھم و یحملون فیھا الودک فقال وما ذاک قالوا نھیت ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نھیتکم من اجل الدافة فکلوا و ادخروا و تصدقوا۔ اخرجہ احمد و البخاری و مسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ قربانی کے چمڑوں کی مشک بناتے اور ان میں چربی وغیرہ رکھتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، صحابہ نے عرض کی کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے تو ہم کو ممانعت وارد ہوئی ہے یعنی آپ نے منع فرمایا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے سبب منع فرمایا تھا مگر اب کھاؤ جمع رکھو اور صدقہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۸۸، باب حبس لحوم الاضاحی)

Marfat.com

تعارف

الصافیۃالموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

(چرم قربانی کا بیان)

۲۹ر ذی القعدہ ۱۳۰۶ھ میں سوال پیش ہوا کہ قربانی کی کھال کو کارِ خیر میں خرچ کرنے کے لئے بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟اور اس کے مصارف کیا ہیں؟

اس کے جواب میں حضرت امام احمد رضا بریلوی نے یہ عربی رسالہ تصنیف فرمایا اور جو مدلل و مفصل جواب تحریر کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

شرعاً مصرف قربانی کی تین جہتیں ہیں۔ کھانا، جمع کرنا، کار ثواب میں لگانا۔

جس طرح قربانی کا گوشت کھانا، جمع کرنا اور فقرأ و مساکین کو دینا درست و باعث ثواب ہے، اسی طرح قربانی کی کھال کا حکم ہے کہ یا تو اسے اپنے مصرف میں لانے کے لئے باقی رکھے یا اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کردے یا کار خیر مثلاً مدرسہ و مسجد وغیرہ میں صرف کرے، لیکن اسے بغرض تمول بیچنا جائز نہیں، اور اگر کوئی تمول کی نیت سے فروخت کردے تو اس کی قیمت صدقہ کردینی واجب ہے اور اگر بغرض تصدق بیچے تو کوئی حرج نہیں۔

اور اس رسالے میں مسئلہ چرم قربانی کی وضاحت و صراحت کی خاطر مسائل بیع و تمول، تملیک، صدقہ، مصارف صدقہ اور اطلاقات صدقہ پر متعدد وجوہات سے دلائل و حوالجات کی روشنی میں ایسی عمدہ اور شاندار بحث کی گئی ہے جو امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

مسئلہ چرم قربانی سے متعلق کثیر جزئیات فقہ پر مشتمل یہ عظیم رسالہ ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۸ احدیثیں شریک مسائل و فضائل ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

احادیث

الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور جمع رکھنا سب جائز و درست ہے

۵۹۔ اخرج ابوداؤد فی سننه بسند صحیح رواته کلهم من رجال الصحیحین ما خلا مسددا فثقة حافظ من شیوخ البخاری عن نبشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تأکلوها فوق ثلث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا و ادخروا واتجروا الا وان هذه الایام ایام اکل و شرب و ذکر الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زائد روکنے سے منع کیا تھا اس کا مقصد مسکینوں پر آسانی تھی اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمادی تو اب کھاؤ جمع کرو اور کار ثواب میں صرف کرو سنو یہ دن ہی کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ (مولف)(ابوداؤد ۲/ ۳۸۹، باب حبس لحوم الاضاحی)

۶۰۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا و ادخروا و تصدقوا۔

کھاؤ اور جمع کرو اور صدقہ کرو، (مولف) رواه احمد و البخاری و مسلم وغیرهم عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۳۹۶، الصافیۃ الموحیۃ"

(مسلم ۲/ ۱۵۸، باب بیان ما کان من النهی الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۱۔حدیث جعلت لی الارض مسجدا و طهورا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پوری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے۔ (مولف)(بخاری ۱/ ۶۲ باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت الخ)

مٹی کی طہارت پر ایک حدیث

۶۲۔حدیث التراب طهور۔

مٹی پاک ہے، (مولف)

Marfat.com

قربانی کے گوشت سے متعلق تین حدیثیں

۶۳۔ عند احمد و الشیخین وغیرھم فی حدیث سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه کلوا واطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف)(بخاری ۲/ ۸۳۵، باب مایوکل من لحوم الاضاحی الخ)

۶۴۔ عند احمد و مسلم و الترمذی من حدیث بریدة رضی الله تعالیٰ عنه کلوا ما بداء لکم و اطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت جتنا چاہے کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف)(ترمذی ۱/ ۲۷۷، باب فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث)

۶۵۔ و عند مسلم وغیره من روایة ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه کلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور روک رکھو اور جمع کرو، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۷ "الصافیة الموحیة۔(مسلم ۲/ ۱۵۹، باب بیان ماکان من النهی الخ)

قربانی کا چمڑا اپنے مصرف کیلئے بیچنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۶۔ ان الحاکم روی فی تفسیر سورة الحج من مستدرکه بطریق زید ن الخباب عن عبدالله بن عیاش المصری عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له. رواه البیهقی ایضاً فی سننه الکبریٰ قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یخرجاه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کی کھال بیچی اس کی قربانی نہیں۔ یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۸" الصافیة الموحیة۔(الترغیب و الترهیب ۲/ ۱۵۶، "الترغیب فی الاضحیة)

صدقہ صرف یہ نہیں کہ فقراء و مساکین پر خرچ کیا جائے بلکہ اہل و عیال کو حلال روزی کھلانا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے حدیث پاک میں ہے

۶۷۔ روی احمد و الطبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك

marfat.com
Marfat.com

صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادموں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ (مولف)(کنزالعمال ۶/ ۲۵۷)

۶۸۔ وله فیه عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما انفق الرجل فی بیته و اهله وولده وخدمه فهو له صدقة۔

آدمی اپنے گھر میں جو کچھ اہل و عیال اور خادموں پر خرچ کرتا ہے سب صدقہ ہے۔ (مولف)

بہترین صدقہ لوگوں کو پانی پلانا ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا تاه سعد بن عبادفرضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی المأ فحفر بئرا وقال هذه لام سعد۔ کما اخرجه ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن سعد و ابویعلی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا ہے، تو کونسا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ ماں سعد کے لئے ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۵۰۶" الصافیة الموحیة۔ (ابوداؤد ار ۲۳۶، باب فی فضل سقی الماء)

صدقہ کی ایک قسم

۷۰۔ فی جامع الترمذی وغیره الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ار ۸۵ باب فی الجمع فی المسجد مرتین)

ہر اچھا کام صدقہ ہے اس پر چند حدیثیں

۷۱۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس تعدل بین الاثنین صدقة بینهما و تعین الرجل علی دابته فتحمل

Marfat.com

علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة و الکلمة الطیبة صدقة و دل الطریق صدقة و تمیط الاذی عن الطریق صدقة۔

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ ہے تو دو آدمیوں کے بیچ انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا صدقہ ہے اس کا بوجھ لاد دینا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے، راستہ سے کوڑا کرکٹ دور کر دینا صدقہ ہے، (مولف) اخرجہ احمد و الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۲/ ۷۰۲)(مسلم ۱/ ۳۲۵، باب بیان ان اسم الصدقة یقع الخ)

۷۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من رجل یصاب بشیٔ فی جسدہ فیتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجة وحط عنہ خطیئة۔

آدمی کے جسم میں تکلیف ہو تو جو اس پر صدقہ کرے اور مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور گناہ معاف کرے گا۔ (مولف) اخرجہ احمد و الترمذی و ابن ماجة عن ابی الدرداء و احمد و الضیاء نحوہ عن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہما باسناد صحیح۔

۷۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث ابی ھریرۃ المار کل خطوة تخطوھا الی الصلاۃ صدقة۔

مسجد کی طرف بڑھنے والا قدم صدقہ ہے، (مولف)(مسند احمد ۳/ ۶۹)

۷۴۔ وجاء فی حدیث کل تکبیرة صدقة۔

ہر تکبیر صدقہ ہے۔ (مولف)(مسند احمد ۶/ ۲۱۲)

۷۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل معروف صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ (مولف) اخرجہ احمد و البخاری و آخرون عن جابر و احمد و مسلم و ابوداؤد عن حذیفة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود والبیهقی فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسلم ۱/ ۳۲۴، باب بیان ان اسم الصدقة الخ)

۷۶۔ زاد عبد بن حمید و الحاکم و صححہ فی حدیث جابر ھذا و ماانفق المسلم من نفقة علی نفسہ و اھلہ کتب لہ بھا صدقة۔

مسلمان نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے جو خرچ کیا اس پر صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ" ج ۸، ص ۵۰۸ "الصافیة المرجیة۔ (کنز العمال، ۶/ ۲۵۷)

marfat.com
Marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال جس جانور کو قربانی کے لئے بھیجا اس کی ناک میں سونے یا چاندی کا حلقہ تھا

۷۷۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ من فضۃ و فی روایۃ من ذھب یغیظ بذلک المشرکین۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال ایک اونٹ قربانی کے لئے بھیجا جو ابو جہل کا تھا (جو جنگ بدر میں اموال غنیمت میں ہاتھ آیا تھا) اس کے سر یعنی ناک میں چاندی یا سونے کا ایک حلقہ تھا (یعنی اس کی نکیل) جس سے مشرکین جلتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۵۳۲" (ابوداؤد ار ۲۴۴، باب فی الھدی)

قربانی کے گوشت و پوست اور جھول کے احکام پر مشتمل چند حدیثیں اور یہاں جھول سے مراد وہ ہے جو خاص شتران ہدی کے لئے بنتیں کہ سنت ہے اور ان سو جانوروں کی جھولیں مراد ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر قربان کیا تھا۔

۷۸۔ بخاری میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اتصدق بجلال البدن التی نحرت و بجلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور ان کی کھالیں صدقہ کردوں۔ (مولف) (بخاری ار ۲۳۰ باب الجلال للبدن)

۷۹۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) امرنی فقسمت لحومھا ثم امرنی فقسمت جلالھا و جلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نے حکم فرمایا تو میں نے قربانی کا

Marfat.com

گوشت تقسیم کردیا پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں اور چمڑے تقسیم کردیئے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب لایعطی الجزار من الهدی شیأ)

۸۰۔ (انہیں سے روایت ہے) ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور ان کے تمام گوشت، پوست اور جھول کو تقسیم کردیں، (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب یتصدق بجلود الهدی)

۸۱۔ (روایت علی) اهدی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ کی قربانی فرمائی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ان کے گوشت، پوست اور ان کی جھول کو تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے ان سب کو تقسیم کردیا۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب یتصدق بجلال البدن)

۸۲ صحیح مسلم شریف میں ہے امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی بدنه و ان اتصدق لحومها و جلودها و اجلتها۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جانوروں کے پاس کھڑا رہوں اور ان کے گوشت و پوست اور جھول کو صدقہ کردوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۳" (مسلم ۱/ ۴۲۳، باب الصدقة بلحوم الهدایا الخ)

۸۳۔ مؤطا شریف میں ہے مالك عن نافع ان عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنة القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانوروں پر کتان اور اون کی جھولیں ڈال کر کعبہ مکرمہ کو بھیجتے پھر ان جھولوں کو کعبہ پر ڈال دیتے تھے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الهدی حین یساق)

۸۴۔ مالك انه سأل عبدالله بن دینار ما کان عبدالله بن عمر یصنع بجلال بدنه حین کسیت الکعبة هذه الکسوة قال کان یتصدق بها۔

marfat.com

Marfat.com

امام مالک نے عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کی جھولیں کیا کرتے ہیں جب سے بیت مکرم پر غلاف چڑھایا جانے لگا ہے۔ عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ ان کو غربا پر تصدق کرتے ہیں (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۵" (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الهدی حین یساق)

۸۵۔ ابن المنذر نے بطریق اسامہ بن زید نافع سے روایت کی ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلبسها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها، قال نافع ربما دفعها الی بنی شیبة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور پر لون اور منقش جھولیں ڈالتے اور مدینہ سے باہر نکل کر تہہ کر کے رکھ چھوڑتے، عرفہ کے دن پھر پہناتے اور بعد نحر انہیں بیت مکرم کا غلاف کرتے پھر انہیں مساکین پر تصدق کرتے تھے، نافع نے کہا کہ بسا اوقات ابن عمر نے انہیں بنی شیبہ کے غرباء کو بھی دیا ہے۔ (مولف)

گردش زمانہ پر ایک حدیث

۸۶۔ صحیح بخاری میں خطبۂ حجۃ الوداع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہم ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السمٰوات و الارض۔ وفیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای شهر هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس ذوالحجة قال فای یوم هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس یوم النحر۔

زمانہ اپنی حالت میں گھومتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے، اسی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ حضور نے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کی اللہ و رسول زیادہ جانیں فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے۔ یعنی حضور نے اس انداز سے تخاطب اس لئے فرمایا تاکہ یوم نحر کی عظمت کا حال لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح اس دن کی حرمت ہے اسی طرح میرے بعد بھی تم لوگ احترام کرو گے اور یہ کہ حضور نے اسی دن فرمایا کہ کیا میں نے خدا کا پیغام تم تک نہیں پہنچایا۔ (بخاری ۲/ ۸۳۳، باب من قال الاضحی یوم النحر)

Marfat.com

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے

۸۷۔ صحیحین میں زیاد بن جبیر سے ہے رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنته ینحرها قال ابعثها قیاما مقیدة سنة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اونٹ کو قربانی کے لئے بٹھا رہے ہیں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کے مطابق اسے تین پیروں پر کھڑا کرو۔ (پھر نحر کرو) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۸"۔ (بخاری ۱/ ۲۳۱، باب النحر الابل المقیدة)

حضرات حسنین کریمین کے عقیقہ کے بارے میں ایک حدیث

۸۸۔ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما کبشا کبشا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۹۲، باب فی العقیقة)

عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے

۸۹۔ حدیث میں ہے الغلام مرتهن بعقیقته۔

لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۷" (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۵، باب العقیقة)

marfat.com

Marfat.com

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱	قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ	۷
۱۶۶	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدثنی جبریل سمعت رب العزت یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی	۶۹
۱۷۸	ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا	۷۷
۴۲۴	عری الاسلام و قواعد الدین ثلثۃ علیھن اسس الاسلام من ترک واحدۃ منھن فھو بھا کافر حلال الدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و الصلوٰۃ المکتوبۃ و صوم رمضان	۱۷۶
۴۲۵	فی روایۃ من ترک منھن واحدۃ فھو باللہ کافر و لا یقبل منہ صرف و لاعدل وقد حل دمہ و مالہ	۱۷۶
۹	ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسالوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم	۲۳۳
۱۰	جددوا ایمانکم اکثروا من قول لا الہ الا اللہ	۲۳۳
۱۸۰	المومنون من امن جارہ بوائقہ	۳۰۰
۳۵	(حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہینہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لاالہ الا اللہ کہہ دیا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لاالہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا) افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالھا ام لا	۴۱۰

Marfat.com

۵۲ من كان يحب ان يعلم منزلته عندالله فلينظر كيف منزلة الله عنده فانّ الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه ۴۲۰

۵۳ ليس منا من اعطى الدنية فى ديننا ۴۲۰

۵۴ من دل على خير كان كمن مثله ۴۲۰

باب الاعمال بالنيات

۲۰۱ ان الله عزوجل ليُعطى العبد على نيته مالا يعطيه (على العمل) ۸۹

۴۹ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل امرئ ما نوىٰ ۳۶۸

باب الوضوء

۵۶ لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضاء ۲۶

۸۰ لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول ۳۳

باب الغسل

۴۷۲ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا جنب فاخذ بيدى فمشيت معه حتى قعدنا فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا اباهريرة فقلت له فقال سبحن الله يا اباهريرة ان المومنين لا ينجس ۲۰۰

باب الصلوٰة

۷۳ لا تصلوا صلاة فى يوم مرتين ۳۲

۷۴ لا يصلى بعد صلاة مثلها ۳۲

marfat.com

Marfat.com

۱۱۴	خمس صلوات کتبهن الله علی العباد فمن جاء بهن فلم یضیع منهن شیأ استخفا فا بحقهن کان له عندالله عهد ان یدخل فی الجنة و من لم یأت بهن فلیس له عندالله عهد ان شاء عذبه و ان شاء ادخله الجنة	۴۷
۳۶۰	لما حضر ابابکر الموت دعا عمر فقال اتق الله یا عمر واعلم ان له عملا بالنهار لا یقبله باللیل و عملا باللیل لا یقبله بالنهار و اعلم انه لا یقبل نافلة حتی تودی الفریضة	۱۵۱
۳۶۱	(جس نے فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہوا) ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔	۱۵۲
۳۶۲	فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم یقبل منه و اهین	۱۵۲
۳۶۳	اربع فرضهن الله فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیأ حتی یأتی بهن جمیعا الصلاة و الزکوٰة و صیام رمضان و حج البیت	۱۵۲
۳۶۸	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انہوں نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جواب دیا دعه فانه فقیه ۔	۱۵۶
۴۲۷	مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع و اضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین	۱۷۷
۴۵۱	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلیها (ای العشاء) لسقوط القمر لثالثة	۱۸۹
۵۱۰	عن عبدالله بن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلوٰة علی وقتها قلت ثم ای قال بر الوالدین قال ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله	۲۱۵
۳۸	والذی نفسی بیده لم یعلم احدهم انه یجد عرقا سمینا اومر ماتین حسنتین لشهد العشاء	۳۱۷

Marfat.com

۳۹ لو ان رجلا دعا الناس الی عرق مرماتین لا جابوه وهم یدعون ۳۱۸
الی هذه الصلوة فی جماعة فلا یأتوتها

۴۶ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبب الیّ من دنیاکم الطیب و ۳۱۹
النساء و جعلت قرة عینی فی الصلوة

۸۰ ما من صباح و لارواح الاوبقاع الارض ینادی بعضها یا جارة ۳۳۷
هل مربك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر الله فان قالت
نعم راء ت اذ لها بذلك فضلاً

۱۱۸ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی ۳۴۹
قرأت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض
کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی اور معاذ سے
فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ

۱۲۰ لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلوة او ۳۵
لتخطفن ابصارهم

۱۲۱ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں مینڈھے کے سینگ نصب تھے حضور ۳۵
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمرها فانه لا ینبغی ان
یکون فی قبلة البیت شئ یلهی المصلی

باب صلاة الجمعة

۲۸ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶
کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے
ہوگئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لا تعد لم فعلت اذا
صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تکلم او تخرج فان
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل
صلاة بصلاة حتی تتکلم او تخرج

۶۳ ان الله تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمة علی هیأتها و یبعث ۳۲۳

marfat.com
Marfat.com

الجمعة زهراً منيرة اهلها يحفون بهـ كالعروس تهدى الى كريمها

باب العيدين

۱۸۱	عن ام عطية امرنا ان تخرج الحيض يوم العيدين و ذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و تعتزل الحيض عن مصلاهن قالت امراء ة يا رسول الله احدٰنا ليس لها جلباب قال تلبسها صاحبتها من جلبابها	۸۰
۴۴۱	الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم اضحى الناس	۱۸۳
۴۴۲	فطركم يوم يفطرون و اضحاكم يوم تضحون	۱۸۴

باب الصفوف

۱۱۵	اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر	۴۷
۱۱۶	عن انس قام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و صففت انا واليتيم من ورائه	۴۸
۱۱۷	عن عبدالله بن عتبة قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت ورائه فقربنى فجعلنى بحذائه عن يمينه فلما جاء يرفأ تاخرت فصففنا ورائه	۴۸

باب الجماعة

۴۱	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کیے سے فرض نہ ہوجائے	۲۱
۴۲۱	بن الخطاب فقد سليمان بن ابى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمان بين السوق و المسجد فمر على الشفا ام سليمن فقالٰ لها لم ارسليمن فى صلاة الصبح فقالت انه بات يصلى فغلبته	۱۷۴

Marfat.com

عن عمر عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فى الجماعة ۱۷۴
احب الى ان اقوم ليلة۔ و فى لفظ لان اصليها فى جماعة احب
الى من ان احى ما بينهما يعنى الصبح و العشاء
۴۲۲ ان مثل مصلى النوافل و عليه فريضة كمثل حبلى حملت فلما ۱۷۵
دنى نفاسها اسقطت فلاهى ذات حمل ولاهى ذات ولا دو
كذلك المصلى لا يقبل الله له نافلته حتى يودى الفريضة و مثل
المصلى كمثل التاجر لا يحصل له ربحه حتى ياخذ راس ماله
فكذلك المصلى بالنوافل لا يقبل الله نافلته حتى يودى الفريضة
۱۰۲ لو صليتم فى بيوتكم كمايصلى هذا المتخلف لتركتم سنة ۳۴۵
نبيكم و لو تركتم سنة نبيكم لضللتم و فى رواية لكفرتم

باب الامامة

۱۴۰ اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم ۳۵۴
۱۴۱ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له ۳۵۴
كارهون

باب فضيلة المؤذن

۱۶۳ المؤذنون المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه و اذا مات ۶۸
لم يدور فى قبره
۱۶۴ المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة ولايدورون فى قبورهم ۶۸

باب المساجد

۱۶۹ لتزخرفنها كما زخرفت اليهود و النصارىٰ ۷۵
۱۷۰ ابنوا المساجد و اتخذوها جما ۷۵
۱۷۱ ابنوا مساجدكم جما و ابنوا مدائنكم مشرفة ۷۵
۱۷۴ لو رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما احدث النساء ۷۶
لمنعهن المساجد كما منعت نساء بنى اسرائيل

marfat.com
Marfat.com

۱۷۵	لا تمنعوا اماء الله مساجد	۷۶
۱۷۶	كان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه يعس فى المسجد بعد العشأ فلا يرى احد الا رجلا قائما يصلى	۷۷
۱۸۳	لو ادرك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما احدث النسأ لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل	۸۰
۱۸۴	نهى عمر رضى الله تعالىٰ عنه النسأ عن الخروج الى المساجد فشكون الى عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فقالت لو علم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما علم عمر ما اذن لكن فى الخروج	۸۱
۱۸۵	قال ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه المراءة عورة و اقرب ما تكون الى الله فى قعر بيتها فاذا اخرجت استشرفها الشيطن وكان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه يقوم يحصب النسأ يوم الجمعة يخرجهن من المسجد و كان ابراهيم نساءه الجمعة و الجماعة	۸۱
۲۱	كانت الكلاب تقبل و تدبر فى المسجد فى زمان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم	۳۱۴
۵۷	انما بنيت المساجد لما بنيت له، و فى اخرىٰ للذكر و الصلوة و قراءة القرآن	۳۲۲
۹۷	اذا مر احدكم فى مسجدنا او فى سوقنا و معه بنل فليمسك على نصالها بكفه لا يعقر مسلما	۳۴۴
۱۰۳	من اكل من هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مصلانا	۳۴۶
۱۰۴	فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم	۳۴۶
۱۰۶	من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة	۳۴۶
۱۰۸	الحديث فى المسجد ياكل الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش	۳۴۷

Marfat.com

۱۰۹	سیکون فی آخر الزمان قوم یکون حدیثهم فی مساجدهم لیس لله فیهم حاجة	۳۴۷
۱۱۰	جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شراء کم بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم	۳۴۷
۱۱۱	اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و اذا رأیتم من ینشد ضالة فی المسجد فقولوا لا رد الله علیك	۳۴۷
۱۱۲	فی روایة، لا ردها الله علیك فان المساجد لم بتن لهذا	۳۴۷
۱۱۶	من بنی لله مسجدا زاد فی روایة و لو کمفحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة زاد فی روایة من در و یاقوت	۳۴۹
۱۱۷	اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل و ما ریاض الجنة یا رسول الله قال المساجد قیل و ما الرتع قال سبحن الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر	۳۴۹
۱۲۷	روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی تذهب الارضون کلها یوم القیمة الا المساجد فانها ینضم بعضها الی بعض	۳۵۱
۴۰	اذا استاذنت احدکم امراء ته الی المسجد فلا یمنعها	۴۱۷
۶۱	جعلت لی الارض مسجدا و طهورا	۴۲۳
۶۲	التراب طهور	۴۲۳

باب التسلیم

۲۴۵	اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفرلك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له	۱۰۸

باب المصافحة

۵	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او رحب بهم	۳۰۷

marfat.com

Marfat.com

باب صلاة الجنازة

۱۹نمبر کے بعد ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی النجاشی لا صحابه ثم ۱۲
قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الی المصلی ثم قام فصلی
بهم کما یصلی علی الجنازة

۲۹ من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له ۱۷

۴۵ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال لما وضع رسول الله صلی الله ۲۲
تعالیٰ علیه وسلم السریر قال لا یقوم علیه احد هو امامکم حیا و
میتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیه صفا صفا لیس
لهم امام و یکبرون و علی قائم بحیال رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم یقول السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته
اللهم انا نشهد ان قد ابلغ ما انزل الله الیه و نصح لامته و جاهد
فی سبیل الله حتی اعز الله دینه و تمت کلمته اللهم فاجعلنا ممن
تبع ما انزل الله الیه و ثبتنا بعده و اجمع بیننا و بینه فیقول الناس
آمین حتی صلی علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان

۴۶ لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی ۲۳
سریره دخل ابوبکر و عمر فقالا السلام علیکم ایها النبی و رحمة
الله و برکاته و معهما نفر من المهاجرین و الانصار قد رما یسع
البیت فسلموا کما سلم ابوبکر و عمر و هما فی الصف الاول
حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انا اشهد ان قد
بلغ ما انزل الیه و نصح لامته و جاهد فی سبیل الله حتی اعز الله
دینه و تمت کلماته فاومن به وحده لاشریك له فاجعلنا یا الهنا
ممن یتبع القول الذی انزل معه و اجمع بیننا و بینه حتی نعرفه و
تعرفه بنا فانه کان بالمومنین رؤفا رحیما لا ینبغی للایمان بدلا و
لا نشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون یدخل
علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان

Marfat.com

۴۷	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی و کفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی و سلموا تسلیما	۲۴
۴۹	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه	۲۴
۵۰	اول ما یتحف به المومن اذا دخل قبره ان یغفر لمن صلی علیه	۲۵
۵۱	ان اول ما یجازی به المومنین بعد موته ان یغفر لجمیع من تبع جنازته	۲۵
۵۲	ان اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته.	۲۵
۵۳	اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیه عزوجل ان یعذب من حمله و من تبعه و من صلی علیه	۲۵
۵۴	ان اول ما یبشر به المومنین ان یقال البشیرولی الله برضاه و الجنة قدمت خیر مقدم قد غفر الله لمن شیعك و استحاب لمن استغفر لك و قیل من شهد لك	۲۶
۵۷	سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب وہ (مسکینہ ام مجن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی، ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابہ کرام نے حضور کو جگانا خلاف ادب جانا (وفی روایة) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنها صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان توذونی بها عرض کی یارسول اللہ کرهنا ان نخرجك لیلا و نوقظك یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فحقرو اشانها و فی صحیح مسلم	۲۶

Marfat.com

۵۸	فلا تفعلوا ادعونی لجنائزکم	۲۷
۵۹	فلا تفعلوا لا یموتن فیکم میت ما کنت بین اظهرکم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة	۲۷
۶۰	قال (یزید بن ثابت) خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذنتمونی بها قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفی ما مات منکم میت ما کنت بین اظهرکم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة	۲۷
۶۱	ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذنونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاهله لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی ولا تدعوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی اخاف علیه یهود ان یصاب بسببی فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین الصبح	۲۸
۶۲	ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیأ الا شفعهم الله فیه	۲۸
۶۳	ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه	۲۹
۶۸	عن جابر امر بدفنهم بدمائهم و لم یغسلوا و لم یصل علیهم	۳۰
۶۹	ان هذه لقبور مملوءة علی اهلها ظلمة و انی انورها بصلاتی علیهم	۳۰
۷۰	عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم و صل	۳۰

Marfat.com

۷۱	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلیٰ علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل عشرة حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی صلی علیہ سبعین صلاة	۳۱
۷۲	حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادة المریض و اتباع الجنازة و اجابة الدعوة و تشمیت العاطس	۳۱
۷۵	عن عمر ادرك ابابکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہم کانوا اذا تضایق بہم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازة فی المسجد	۳۲
۷۶	عن عبداللہ بن سلام لما فاتتہ الصلاة علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء لہ	۳۲
۷۷	عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی الرجل تفجوأ الجنازة وہو علی غیر وضوء قال یتیمم و یصلی علیہا	۳۲
۷۸	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اذا فجئتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم	۳۳
۷۹	عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ اتی الجنازة وہو علی غیر وضوء فتیمم و صلی علیہا	۳۳
۸۱	اسرعوا بالجنازة	۳۴
۸۲	ثلاث لا تؤخروہن الصلوة اذا اتت و الجنازة اذا حضرت و الایم اذا وجدت لہا کفوا	۳۴
۸۳	عجلوا فانہ لا ینبغی لجیفة مسلم ان یحبس بین ظہری اہلہ	۳۴
۸۴	اذا مات احدکم فلا تحبسوہ و اسرعوا بہ الی قبرہ	۳۴
۸۵	ما من مومن یموت فیصلی علیہ امتہ من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلثة صفوف الا غفرلہ	۳۴
۸۶	من صلی علیہ ثلثہ صفوف اوجب	۳۵
۸۷	من صلی علیہ مائة من المسلمین غفرلہ	۳۵

Marfat.com

۸۸	ما من میت یصلی علیه امة من الناس الا شفعوا فیه	۳۵
۸۹	ما من رجل یصلی علیه مائة الا غفر الله له	۳۵
۹۰	من شهد الجنازة حتی یصلی علیها فله قیراط و من شهدها حتی تدفن فله قیراطان قیل و ما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرهما مثل احد	۳۵
۹۱	من اتبع جنازة حتی یقضیها دفنها کتبت له ثلثة قرارط القیراط منها اعظم من جبل احد	۳۶
۹۲	جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کیلئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔	۳۶
۹۳	من غسل میتا و کفنه و حنطه و صلی علیه و لم یفش علیه ما رأی خرج من خطیئة مثل ماولدته امه	۳۶
۹۵	جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔	۴۰
۹۶	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیه فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعا وهم لا یظنون الا ان جنازته بین یدیه	۴۰
۹۷	فصلینا خلفه و نحن لا نری الا ان الجنازة قدامنا	۴۰
۹۸	بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی۔ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔	۴۰
۹۹	معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔	۴۰

marfat.com

Marfat.com

۱۰۰ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ۴۲
معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك
الارض فتصل علیه قال نعم فضرب بجناحه علی الارض فرفع
له سریره فصلی علیه و خلفه صفان من الملئکة کل صف
سبعون الف ملك۔

۱۰۱ وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الا ۴۳
یسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة و المدینة
فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و جبریل و
الملئکة۔

۱۰۲ جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں ۴۳
فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة و لا اکمة الا
تضعضعت و رفع له سریره حتی نظر الیه فصلی علیه

۱۰۳ هل لك ان تصلی علیه فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیه ۴۳

۱۰۴ لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ۴۳
وسلم علی المنبر و کشف له مابینه و بین الشام فهو ینظر الی
معرکتهم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ الرایة زید بن
حارثة فمضی حتی استشهد و صلی علیه و دعا له و قال
استغفروا له وقد دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الرایة جعفر بن
ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم و دعا له و قال استغفروا له و قد دخل
الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء

۱۰۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج بهم فقال صلوا علی ۴۵
اخ لکم مات بغیر ارضکم قالوا من هو قال النجاشی

۱۰۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتاه موت النجاشی فقال ان ۴۵
اخاکم مات بغیر ارضکم فقوموا فصلوا علیه

Marfat.com

۱۰۹	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم صل علی آل ابی اوفی	۴۵
۱۱۰	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صل علی جنازة فکانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثة و الثانی اثنین و الثالث واحدا	۴۶
۱۱۱	المرأة وحدها صف	۴۶
۱۱۲	المراءة وحدها تکون صفا	۴۶
۱۸۶	عن ام عطیة نهینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا	۸۱
۱۸۸	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اوذن بجنازة فاتی اهلها فعزاهم کتب الله تعالیٰ قیراطان تبعها کتب الله قیراطین فان صلی علیها کتب الله له ثلثة قراریط فان شهد دفنها کتب الله له اربعة قراریط القیراط مثل احد	۸۲
۱۹۵	عن رحل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فلما رجع استقبله داعی امراء ته فجاء و جئ بالطعام	۸۴
۱۱۴	الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر	۲۷۴
۱۱۵	صلوا علی کل میت	۲۷۴
۱۱۶	صلوا علی من قال لا اله الا الله	۲۷۴

باب ادعیة الجنازة

۱۱۸	اللّهم اغفرلحینا و میتنا و شاهدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللهم من احیته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفهٗ علی الایمان اللهم لاتحرمنا اجرهٗ و لا تفتنا بعدهٗ	۵۰
۱۱۹	اللهم اغفر لهٗ و ارحمهٗ و عافهٗ واعفُ عنه و اکرم نزلهٗ و وسع مدخلهٗ و اغسلهٗ بالماء و الثلج والبرد و نقه من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و ابدله داراً خیرا من داره و اهلاً خیراً من اهله و زوجاً خیراً من زوجه و ادخله الجنة و اعذهٗ من عذاب القبر و من فتنة القبر و عذاب النار	۵۰

Marfat.com

۱۲۰ االلهم عبدك و ابن امتك يشهد ان لااله الا انت وحدك ۵۰
لاشريك لك و يشهد ان محمداً عبدك و رسولك اصبح فقيرا
الى رحمتك و اصبحت غنيا عن عذابه تخلىٰ من الدنيا و اهلها
ان كان زاكيا فزكه۔ و ان كان مخطئا فاغفر له اللهم لاتحرمنا
اجره و لا تضلنا بعده

۱۲۱ اللهم هذا عبدك ابن عبد بن امتك ماض فيه حكمك خلقته و ۵۰
لم يك شيأً مذكورا نزل بك و انت خير منزول به۔ اللهم لقنه
حجته و الحقه نبيه محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ثبته
بالقول الثابت فانه افتقر اليك و استغنيت عنه كان يشهد ان لا
اله الا الله فاغفر له ارحمه و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم
ان كان زاكيا فزكه و ان كان خاطئاً فاغفر له

۱۲۲ االلهم عبدك و ابن امتك احتاج الى رحمتك و انت غنى عن ۵۱
عذابه ان كا محسنا فزد فى احسانه و ان كا مسيئا فتجاوز عنه

۱۲۳ اللهم عبدك و ابن عبدك كان يشهد ان لا اله الا الله و ان ۵۱
محمدا عبدك و رسولك صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انت
اعلم به منا ان كان محسنا فزد فى احسانه و ان كان مسيئا
فاغفر له و لاتحرمنا اجره و لاتفتنا بعده

۱۲۴ اصبح عبدك هذا قد تخلى عن الدنيا و تركها لاهلها و افتقر ۵۱
اليك و استغنيت عنه و قد كان يشهد ان لا اله الا الله و ان
محمدا عبدك و رسولك صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اللهم
اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۲۵ اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هديتها للاسلام و انت ۵۱
قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانيتها جئنا شفعاء فاغفرلها
اللهم اغفر لاخواننا و اخواتنا و اصلح ذات بيننا و الف بين
قلوبنا اللهم (هذا عبدك) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخيراً و
انت اعلم به منا فاغفر لنا وله۔ روا۔ ابونعيم عن عبدالله بن

marfat.com
Marfat.com

الحارث بن نوفل عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلاة علی المیت اللهم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم

۱۲۶ اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتك و حبل جوارك فقه من فتنة ۵۱
القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه انك انت الغفور الرحیم

۱۲۷ االلهم اجرهامن الشیطن و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن ۵۲
جنبیها وصعد روحها و لقها منك رضوانا

۱۲۸ اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللهم ۵۲
اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وضعیرنا و کبیرنا و شاهدنا و غائبنا اللهم لاتحرمنا اجره و لا تفتنا بعده

۱۲۹ اللهم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ۵۲
حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد، اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان الکریم اذا امر بالسؤال لم یرده ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیه و ارحمه فی وحدته و ارحمه فی وحشته و ارحمه فی غربته و ارحمه فی کربته و اعظم له اجره و نورله قبره و بیض له وجهه و برد له مضجعه و عطر له منزله و اکرم له نزلهٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و اله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العٰلمین

باب التلقین

۱۳۰ جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو ۵۵

Marfat.com

تم میں ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانہ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدهٖ و رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبینا و بالقرآن اماما۔

۱۳۱ جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا ۵۶
تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا اله الا الله تین بار کہا جائے قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۲۷۴ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے نزع میں ۱۱۶
فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ماینحر جزور و یقسم لحمها حتی استأنس بکم و اعلم ماذا راجع به رسل ربی

۳۰۷ اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم ۱۲۵
احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلان فانه یسمع ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله و لکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منهما بید صاحبه و یقول انطلق بنا ما تقعد عند من لقن حجته

۳۰۸ اذا سوی علی المیت قبره وانصرف الناس عنه کان یستحب ۱۲۶
ان یقال للمیت عند قبره یا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

marfat.com

Marfat.com

باب التدفين

۱۳۴	ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين	۵۷
۱۳۵	هم القوم لا يشقى بهم جليسهم	۵۷
۲۶۹	ان الميت ليتبشر بتعجيله الى المقابر	۱۱۵
۳۱۹	القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار	۱۳۵

باب فى الكتابة على الكفن

۱۴۸	من كتب هذا الدعاء و جعله بين صدر الميت و كفنه فى رقعة لم ينله عذاب القبر و لا يرى منكرا ونكيرا وهو هذا لا اله الا الله و الله اكبر لا اله الا الله وحده لاشريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله و لاحول و لاقوة الا بالله العلى العظيم۔	۶۲
۱۵۰	ان فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت عليا فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت و دعت بثياب اكفانها فلبستها و مست من الحنوط ثم امرت عليا ان لا تكشف اذا هى قبضت و ان تدرج كما هى فى اكفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم كثير بن عباس وكتب و فى اطراف اكفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله۔	۶۳

باب الكفن فى ثوب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۵۱	عن سهل رضى الله تعالىٰ عنه ان امراء ة جاء ت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها اتدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بيدى فجئت لاكسوكها فاخذها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها فخرج الينا و انها ازاره فحسنها فلان فقال اكسينها ما احسنها قال القوم ما احسنت لبسها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها ثم سألته و علمت انه لا يرد قال انى و الله ما سألته لا لبسها انما سألته لتكون كفنى قال سهل فكانت كفنه۔	۶۳

Marfat.com

۱۵۲ عن ام عطية رضى الله تعالىٰ عنهما قالت دخل علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء و سدر واجعلن فى الآخرة كافورا او شيأ من كافور فاذا فرغتن فاذننى فلما فرغنا اذناه فالقى حقوه فقال اشعرنها اياه ۶۴

۱۵۳ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال لما ماتت فاطمة ام على رضى الله تعالىٰ عنها خلع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميصه و البسها اياه و اضطجع فى قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم يا رسول الله رأيناك صنعت شيأ لم تصنعه باحد قال انى البستها قميصى لتلبس من ثياب الجنة فاضطجعت معها فى قبرها لا خفف عنها من ضغطة القبر انها كانت احسن خلق الله صنيعا الى بعد ابى طالب ۶۴

۱۵۴ عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ان عبدالله بن ابى لما توفى جاء ابنه الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله اعطنى قميصك اكفنه فيه و صل عليه و استغفرله فاعطاه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميصه۔ ۶۵

۱۵۵ عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبدالله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفث من ريقه و البسه قميصه ۶۵

۱۵۶ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخرج لحاجته فتبعته بادواة فكسانى احد ثوبيه الذى جسده فخبأته لهذا اليوم و اخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اظفاره و شعره ذات يوم فاخذته فخبائته لهذا اليوم فاذا انامت فاجعل ذلك القميص دون كفنى فما يلى جسدى وخذ ذلك الشعر و الاظفار فاجعله فى فمى و على عينى و مواضع السجود منى۔ ۶۶

۱۵۷ عند على رضى الله تعالىٰ عنه مسك فاوصى ان يحنط به و قال هو فضل حنوط رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ۶۶

Marfat.com

۱۵۸	قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه	۲۷
۱۵۹	عن انس بن مالك انه كان عنده عصية لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات فدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه	۲۷

باب تحريم ايذاء الميت

۳۰	عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امراءة يكيدون راسها بمشط فقالت علام تنصون ميتكم	۱۷
۳۱	عن عائشة انها سئلت عن الميت يسرح راسه فقال علام تنصون ميتكم	۱۷
۳۲	ان كسر عظم المسلم ميتا ككسره حيا	۱۷
۳۳	لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا	۱۸
۳۴	لا تذكروا اهلكاكم الا بخير ان يكونوا من اهل الجنة تأثون و ان يكونوا من اهل النار فحبسهم ماهم فيه	۱۸
۳۵	لا تسبوا الاموات فتوذوا به الاحياء	۱۸
۳۶	اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه	۱۸
۳۷	عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا توذ صاحب هذا القبر	۱۸
۱۳۳	ان الميت يتاذى مما يتاذى منه الحی	۵۷
۱۳۶	لان امشی علی جمرة او سيف احب الی من ان امشی علی قبر	۵۸
۱۴۰	كسر عظم الميت و اذاه ككسره حيا و فی لفظ الميت يوذيه فی قبر ما يوذيه فی بيته	۵۸
۱۴۱	ذی المومن فی موته كاذا فی حيته	۵۹

Marfat.com

۱۴۲ عن عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال رأنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالسا علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا توذی صاحب القبر ۵۹

۲۷۷ ابو قلابہ بصری کہتے ہیں میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب کو قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلة ۱۱۷

۲۷۸ ابن مینا تابعی کہتے ہیں میں مقبرے میں گیا میں دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ کوئی شخص قبر سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا۔ مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ ۱۱۷

۲۷۹ قاسم بن محیمرہ کہتے ہیں اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں، پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا الیك عنی یا رجل و لا تؤذنی ۱۱۷

۲۸۰ کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا ۱۱۷

۲۸۱ احسنوا الکفن لا توذوا موتاکم بعویل ولا تاخیر وصیة ولا بقطیعة و عجلوا قضاء دینه واعدلوا عن جیران السوء ۱۱۸

۲۸۲ عن ابی الربیع کنت مع ابن عمر فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته فقلت لِم اسکته یا ابا عبدالرحمن قال انه یتاذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۱۱۸

۲۸۳ عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه رأی نسوة فی جنازه فقال ارجعن مازورات غیر ماجورات انکن لتفتن الاحیأ و توذین الاموات ۱۱۸

marfat.com

Marfat.com

۲۸۴	المیت یعذب ببکاء الحی علیه	۱۱۸
۲۸۵	اذی المومن فی موته کاذا فی حیاته	۱۱۹
۲۸۶	(عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال) کما اکره اذی المومن فی حیاته فانی اکره اذاه بعد موته	۱۱۹
۳۱۳	المیت یوذیه فی قبره ما یوذ به فی بیته	۱۲۹
۳۲۲	حضرت فیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فوالذی نفس محمد بیده ان احدکم لیبکی فیستغفر له صویحبه فیا عبادالله لا تعذبوا موتاکم	۱۳۶
۱۲۲	لان اطاء علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من ان اطاء علی قبر مسلم	۳۵۰
۱۳۳	لاتذکروا موتاکم الا بخیر فانهم قد افضوا الی ما قدموا	۳۵۲
۱۳۴	فی حدیث عبدالله بن مسعود انی اکره اذی المسلم فی مماته کما اکره اذاه فی حیاته	۳۵۳
۱۳۷	لان یجلس احدکم علی جمرة تتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیرله من ان یجلس علی قبر	۳۵۳

باب فی بیان سماع الاموات

۲۵۲	اذا وضعت الجنازة و احتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی و ان کانت غیر صالحة قالت یا ویلها این تذهبون بها سمع صوتها کل شئ الا الانسان و لو سمعه صعق	۱۱۰
۲۵۳	عن ابی هریرة مرفوعا اذا وضع المیت علی سریره، الحدیث	۱۱۰
۲۵۴	ان المیت یعرف من یغسل و یحمله و من یکفنه و من یدلیه فی حفرته	۱۱۰

Marfat.com

۲۵۵ ما من میت یموت الا وهو یعرف غاسله و یناشد حامله ان ۱۱۰
کان بشر بروح و ریحان و جنة النعیم ان یعجله و ان کان بشر
ینزل من حمیم و تصلیة جحیم ان یحبسه

۲۵۶ ما من میت یوضع علی سریره فیخطی به ثلاث خطا الا تکلم ۱۱۱
بکلام یسمعه ماشأالله الا الثقلین الجن و الانس یقول یا
اخوتاه و یا حملة نعشاه لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی و لا تلعبن
بکم کما لعبت بی خلفت ما ترکت لورثتی و الدیان یوم
القیٰمة یخاصمنی و یحاسبنی و انتم تشیعونی و تدعونی۔

۲۶۰ لا یقبض المومن حتی یری البشریٰ فاذا قبض نادی فلیس فی ۱۱۲
الدار دابة صغیرة و لا کبیرة الا وهی تسمع صوته الا الثقلین
الجن و الانس تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی
سریره قال ما ابطاء ما تمشون۔

۲۶۱ ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی یا اهلاه و یا جیراناه ۱۱۳
و یاحملة سریراه لا تغرتنکم الدنیا کما غرتنی۔

۲۶۲ اذا مات المیت فملك قابض نفسه فما من شئ الا وهویراه عند ۱۱۳
غسله و عند حمله حتی یوصله الی قبره

۲۶۳ ما من میت یموت الا وهو یعلم مایکون فی اهله بعده و انهم ۱۱۳
یغسلونه و یکفنونه لینظر الیهم

۲۶۴ ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف ۱۱۳
یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی
سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

۲۶۵ ما من میت الا وروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه و ۱۱۴
یکفنونه وهو یری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم
عن الرنة و العویل

۲۶۶ ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لیناشد بالله غاسله الا خففت ۱۱۴
[illegible] علیك۔

Marfat.com

۲۶۷	الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك	۱۱۴
۲۶۸	مامن میت یموت الا وروحه فی ید ملك ینظر الی جسده كیف یغسل و كیف یكفن و كیف یمشی به الی قبره	۱۱۴
۲۷۱	ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهرانیه و الناس ینظرون	۱۱۵
۲۸۸	مامن احد یمر بقبر اخیه المومن كان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام	۱۱۹
۲۸۹	اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام و عرفه و اذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام	۱۲۰
۲۹۰	قال ابورزین یا رسول الله ان طریقی علی الموتیٰ فهل من كلام اتكلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیكم یا اهل القبور من المسلمین و المومنین انتم لنا سلف و نحن لكم تبع و انا ان شاء الله بكم لاحقون قال ابو رزین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون و لكن لا یستطیعون ان یجیبوا	۱۲۰
۲۹۱	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیٰمة۔	۱۲۰
۲۹۶	ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا	۱۲۲
۲۹۷	ان المیت یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرین	۱۲۲
۲۹۸	ان المیت اذا دفن یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفین	۱۲۲
۲۹۹	والذی نفسی بیده ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم حین یؤلون عنه۔	۱۲۲
۳۰۰	فانه یسمع خفق نعالهم و نفض ایدیكم اذا ولیتم عنه مدبرین	۱۲۳
۳۰۱	عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال انه الآن یسمع خفق نعالكم۔	۱۲۳

Marfat.com

۳۰۲ اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال ۱۲۳
وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل له تدعو امواتا فقال ما انتم
باسمع منهم و لکن لا یجیبون۔

۳۰۳ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع ۱۲۴
اھل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیھم فقال یا فلان بن فلان و یا
فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد
وجدت ما وعدنی اللہ حقا قال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم
اجساد الا روح فیھا قال ماانتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم
لا یستطیعون ان یردوا علی شیأ۔

۳۰۴ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس ۱۲۴
کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم
و لکنھم لا یقدرون ان یجیبوا۔

۳۰۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ۱۲۴
و لکن لا یجیبون۔

۳۰۶ کانت امراء ۃ تقم المسجد فماتت فلم یعلم بھا النبی صلی اللہ ۱۲۵
تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرھا فقال ما ھذا القبر قالوا ام محجن
قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیھا
ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما
انتم باسمع منھا فذکر انھا اجابت ان اقم لمسجد

۳۰۹ جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر ۱۲۷
الحدیث الی ان قال) قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم حیثمامررت بقبر مشرك فبشرہ بالنار قال فاسلم الاعرابی
بعد وقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا
ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار۔

marfat.com
Marfat.com

۳۱۰ ان (عمر رضی الله تعالیٰ عنه) مر بالبقیع فقال السلام علیکم ۱۲۷
یااهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن و دیارکم
قد سکنت و اموالکم قد فرقت فاجابه هاتف یا عمر بن
الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناه فقد وجدناه و ما انفقناه
فقد ربحناه و ما خلفناه فقد خسرناه

۳۱۱ عن سعید بن المسیب قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی ۱۲۸
طالب فنادی یا اهل القبور السلام علیکم و رحمة الله تخبرون
باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا و علیك
السلام و رحمة الله و برکاته یا امیرالمومنین خبرنا عما کان
بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن و
اما اموالکم فقد اقتسمت و الاولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامیٰ
والبناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فهذه اخبار ما عندنا فما
عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان و انشرت الشعور و
تقطعت الجلود و سالت الاحداق علی الخدود و سالت
المناخیر بالقیح و الصدید و ما قدمناه ربحناه و ما خلفناه
خسرناه و نحن مرتهنون بالاعمال۔

۳۲۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر یوم بدر باربعةو عشرین ۱۳۸
رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث
مخبث و کان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان
ببدرالیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و تبعه
اصحابه و قالوا ما نری ینطلق الا لبعض حاجته حتی قام علی
شفة الرکی جعل یناديهم باسمائهم و اسماء آبائهم یا فلان بن
فلان و یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله و رسوله فانا قد
وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا قال
فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله ما تکلم من اجساد
لا ارواح لها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی
نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاهم
الله حتی اسمعهم قوله توبیخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

Marfat.com

۱۲۸ ۳۱۲ عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا امیر المومنین اس سے
بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ
میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ
کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ
ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیۃ
کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان
تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی
پہنچتی ہے خدا یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں
آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر
اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا
دروازے پر بیہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا رات گئے
ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتا دے ناچار قصہ کہا باپ
بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا
جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین
نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض
کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر
پر تشریف لے گئے لفظ حدیث یوں ہے فقال عمر یا فلان و لمن
خاف مقام ربہ جنتن فاجابہ الفتی من داخل القبر یا عمر قد
اعطانیھا ربی فی الجنۃ مرتین۔

باب فی الارواح

۹۹ ۲۳۴ ان الدنیا جنۃ الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین
تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منہ فجعل
یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔

۹۹ ۲۳۵ فاذا مات المومن یخلی سربہ یسرح حیث شاء

marfat.com
Marfat.com

۲۳۶ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ۹۹
ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر
دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما
المومنون فانہ ارواحھم فی الجنۃ وھی تذھب حیث شاءت۔

۲۳۷ ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شاءت و ۹۹
نفس الکافر فی سجین۔

۲۳۸ ان ارواح المومنین مرسلۃ تذھب حیث شاءت ۱۰۰

۲۳۹ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا کان یوم عید او یوم ۱۰۰
جمعۃ او یوم عاشوراء او لیلۃ النصف من الشعبان تأتی ارواح
الاموات و یقومون علی ابواب بیوتھم فیقولون ھل من یذکرنا
ھل من احد یترحم علینا ھل من احد یذکر غربتنا۔

۲۵۹ لقی سلمان الفارسی عبداللہ بن سلام فقال لہ ان مت قبلی ۱۱۲
فاخبرنی بما تلقی و ان مت قبلک اخبرتک۔

۳۱۶ اللھم رب الارواح الفانیۃ والا جساد الباليہ، الحدیث و لفظہ ۱۳۴
عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الجبانۃ یقول
السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ والا بدان البالیۃ و العظام
النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ المؤمنۃ اللھم ادخل
علیھم روحا منک و سلاما منا۔

۳۱۷ انما خلقتم للابد۔ ۱۳۴

۳۲۰ اذ حمل المیت علی نعشہ رفرف روحہ فوق النعش و یقول یا ۱۳۵
اھلی و یا ولدی۔

۳۲۱ اذا مات احدکم عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ و العشی ان کان ۱۳۵
من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ و ان کان من اھل النار فمن اھل
النار یقال لہ ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیٰمۃ

Marfat.com

۳۲۳ ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار ۱۳۶
کل یوم مرتین تغدو وتروح الی النار فیقال یا آل فرعون هذه
ماوکم حتی تقوم الساعة۔

۳۲۹ عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا ۱۳۹
الی موضع لا یعبره الاانسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه
فتقدم هشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل و
وقع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا
ان یوطوء ها الخیل فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه
ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فاوطوء ه
الخیل ثم اوطاء هو وتبعه الناس حتی قطعوه۔

باب زیارة القبور

۱۶۸ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن زائرات القبور و ۷۵
المتخذین علیها المساجد و السراج۔

۱۹۶ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل ۸۷
عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلم علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

۱۹۷ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء علی ۸۷
راس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
و ابوبکر و عمر عثمان ۔

۱۹۸ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی قبور الشهداء علی ۸۷
راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
و الخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔

۲۰۲ من مرّ علی المقابر و قراء قل هو الله احد احدی عشرة مرة ثم ۸۹
وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔

marfat.com
Marfat.com

۲۷۰ قالت عائشة كنت ادخل بيت الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و اقول انما هو زوجى و ابى فلما دفن عمر فوالله ما دخلت الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔ ۱۱۵

۲۷۲ مايكون الميت فى قبره اذا زاره من كان يحبه فى دار الدنيا ۱۱۵

۲۷۳ ما من رجل يزور قبر اخيه و يجلس عليه الا استأنس و رد عليه حتى يقوم۔ ۱۱۶

۲۹۲ ان الموتىٰ يعلمون بزوارهم يوم الجمعة يوما قبله و يوما بعده۔ ۱۲۱

۲۹۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك و نبيك يشهد ان هٰؤلاء شهداء و انه من زارهم او سلم عليهم الى يوم القيٰمة ردوا عليه۔ ۱۲۱

۲۹۴ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے با آواز کہا سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار، جواب آیا و عليك السلام يا ابا عبدالله، باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر میں گر گئے۔ ۱۲۱

۲۹۵ عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت ہے، ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من يخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقنى و كما اعرف الليل و النهار۔ ۱۲۲

Marfat.com

۳۲۲ عن عائشة قالت قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال قولى ۱۳۵
السلام عليكم اهل الديار من المومنين المسلمين و يرحم الله
المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بكم لاحقون۔

۳۲۷ توفى عبدالرحمن بن ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنهما بالحبشى ۱۳۷
قال فحمل الى مكة دفن فيها فلما قدمت عائشة رضى الله
تعالىٰ عنها اتت قبر عبدالرحمن بن ابى بكر فقالت

وكنا كندمانى جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كانى و مالكا لطول اجتماع لم نبت ليلة معا

ثم قالت والله لو حضرت ما دفنت الا حيث مت و لو شهدتك
ما زرتك۔

۳۳۳ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر ۱۴۱
شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر
تشریف لے جاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین و
اتاكم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء الله بكم لاحقون، و
لفظ النسائى مكان قوله اتاكم الى مؤجلون و انا و اياكم
متواعدون و غدا ومواكلون، ولابن ماجة من وجه آخر و اشار
اليه النسائى ايضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بكم لاحقون۔

باب البناء على القبور۔

۵۹

۱۴۳ نهى عن التخصيص و التقصيص و عن البناء فوق القبر ۵۹

۱۴۴ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى مات ۵۹
فيه لعن الله اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مسجدا
قالت ولو لا ذلك لا برزوا قبره

۱۷۲ نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقعد على القبر و ان ۷۶
يجصص و ان يبنىٰ عليه

marfat.com
Marfat.com

باب الموت

۱۳۲ من احب لقاء الله احب الله لقاءہ و من کرہ لقاء الله کرہ الله لقاءہ ۵۷

۱۳۷ انما خلقتم للابد ۵۸

۱۳۹ حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے ایک لنجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لنجھے نے اس سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ ۵۸

۲۵۱ ماشبهت خروج المومن من الدنيا الا مثل خروج الصبى من بطن امه من ذلك الغم و الظلمة الى روح الدنيا ۱۱۰

باب الشهيد

۲۲۳ المراءة تموت بجمع شهيد ۹۴

۲۵۷ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ان الشهيد اذا استشهد انزل الله تعالىٰ جسدا كاحسن جسد ثم يقال لروحه ادخلى فيه فينظر الى جسده الاول ما يفعل به و يتكلم فيظن انهم يسمعون كلامه و ينظر اليهم فيظن انهم يرونه حتى ياتيه ارواحه يعنى من الحورالعين فيذهبن به۔ ۱۱۱ —

۸ من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد و من قتل دون دينه فهو شهيد و من قتل دون اهله فهو شهيد ۲۳۳

باب النوحة

۱۶۷ عن حرير بن عبدالله البجلى رضى الله تعالىٰ عنه كنا نعد الاجتماع الى اهل الميت وصنعهم الطعام من النياحة ۷۲

Marfat.com

باب العيادة والتعزية

۱۸۹ من عزى مصابا فله مثل اجر صاحبه ۸۲

۱۹۰ من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة ۸۳

۱۹۱ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما من مومن يعزى اخاه بمصيبة ۸۳
الا كساه الله تعالىٰ من حلل الكرامة يوم القيٰمة

۱۹۲ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لسيدتنا البتول الزهراء رضى ۸۳
الله تعالىٰ عنها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قال اتيت اهل
هذا الميت فترحمت اليهم و عزيتهم بميتهم

۱۹۳ كان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس يجلس اليه ۸۳
نفر من اصحابه فيهم رجل له ابن صغير ففقده النبى صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم فقال مالى لا ارى فلانا قالوا يا رسول الله بنيه
الذى رأيته هلك فلقيه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله
عن بنيه فاخبره انه هلك فعزاه عليه۔

۱۹۴ لما جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قتل ابن حارثة و ۸۴
جعفر بن رواحة جلس يعرف فيه الحزن

باب الزكوٰة

۳۳۴ لا زكوٰة فى مال حتى يحول عليه الحول ۱۴۵

۳۳۷ ما خالطت الصدقة او مال الزكوة مالاً الا افسدته ۱۴۷

۳۳۸ ما تلف مال فى بر ولا بحر الا بحبس الزكوٰة ۱۴۷

۳۳۹ من ادى زكوٰة ماله فقد اذهب الله شره ۱۴۷

۳۴۰ حصنوا اموالكم بالزكوٰة و داووا مرضاكم بالصدقة ۱۴۷

۳۴۱ ان تمام اسلامكم ان تودوا زكوٰة اموالكم ۱۴۸

۳۴۲ من كان يومن بالله و رسوله فليود زكوٰة ماله ۱۴۸

۳۴۳ جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن ۱۴۸

marfat.com

Marfat.com

اس زرد سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے
اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ
تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن
کہ پچاس ہزار برس کا ہے یوہیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام
مخلوق کا حساب ہو چکے۔

۳۴۴ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم ۱۴۸
پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر
رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔

۳۴۵ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ۱۴۸
سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

۳۴۶ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے ۱۴۸
روپیہ پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی
بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں
جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

۳۴۷ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ ۱۴۹
دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے
میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب
اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا سیطوقون ما
بخلوا بہ یوم القیٰمۃ۔

۳۴۸ وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا ۱۴۹
جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں
جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے
منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۳۴۹ جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ ۱۴۹
بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی
جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا
بدن چبا ڈالے گا۔

Marfat.com

۳۵۰ وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ ۱۴۹

۳۵۱ فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ ۱۴۹

۳۵۲ زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ ۱۵۰

۳۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔ ۱۵۰

۳۵۴ قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ ۱۵۰

۳۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (شب اسریٰ) کچھ لوگ دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپالوں کی طرح چرتے پھرتے تھے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کہ یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ ۱۵۰

۳۵۶ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دو گی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ ۱۵۰

marfat.com

Marfat.com

۳۵۷ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دو گی انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ ۱۵۱

۳۵۸ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ ۱۵۱

۳۵۹ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ ۱۵۱

۳۶۴ امرنا باقام الصلاة ایتاء الزکوٰة و من لم یزك فلا صلاة له ۱۵۳

۳۶۵ من اقام الصلاة و لم یؤت الزکوٰة فلیس بمسلم ینفعه عمله ۱۵۳

۳۹۳ من او کی علی ذهب او فضة و لم ینفقه فی سبیل الله کان جمرا یوم القیٰمة یکویٰ به۔ ۱۶۷

۳۹۴ کل مال ادی زکوته فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت الارض و کل مال لا تودی زکوٰته فهو کنز و ان کان ظاهرا ۱۶۷

۴۰۳ لما نزلت هذه الآیة والذین یکنزون الذهب و الفضة کبر ذلك علی المسلمین فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی الله انه کبر علی اصحابك هذه الآیة فقال ان الله لم یفرض الزکوٰة الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما فرض المواریث تکون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔ ۱۷۰

۴۰۶ کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینفق منه (ای مما افاء الله علی رسوله من اموال بنی النضیر) علی اهله رزق سنة ثم یجمع ما بقی منه مجمع مال الله عزوجل ۱۷۱

۴۰۷ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی اهله نفقه ستتهم من هذا المال ثم یاخذ مابقی فیجعله مجعل مال الله۔ ۱۷۱

باب حرمة الزکوٰة علی بنی هاشم

۳۷۲ ان الصدقة لا تنبغی لمحمد و لا لآل محمد انما هی اوساخ الناس ۱۶۰

Marfat.com

۳۷۳	لا یحل اهل البیت من الصدقات شئ انما هی غسالة الا یدی	۱۶۰
۳۷۴	عن علی قال قلت للعباس سل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یستعملك الصدقات فسأله فقال ماکنت لا استعملك علی غسالة ذنوب الناس	۱۶۰
۳۷۵	ان آل محمد لا یحل لهم الصدقة و ان مولیٰ القوم من انفسهم	۱۶۱
۳۷۶	کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتحل لهم الصدقة فجعل لهم خمس الخمس	۱۶۱
۳۸۴	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لاتحل لنا الصدقة	۱۶۴
۳۸۵	ان الصدقة لا تحل لنا	۱۶۴
۳۸۶	انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة	۱۶۴
۳۸۷	لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شئ	۱۶۵
۳۸۸	لا یحل لآل محمد منهما شئ	۱۶۵

باب الصدقة

۲۰۰	عن سعد بن عبادة انه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بیئرا وقال هذه لام سعد	۸۹
۲۰۴	ما علی احدکم اذا اراد ان یتصدق للہ صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیه اجرها وله مثل اجورهما بعد (بغیر) ان لا ینقص من اجورهما شئ	۹۰
۲۰۷	افضل الصدقة الماء	۹۱
۲۰۸	جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانی پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے	۹۱
۲۰۹	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیمه علی من لقی صلقة	۹۱
۲۱۰	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسمك فی وجه اخیك صدقة	۹۱

marfat.com

Marfat.com

۲۱۱	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دل الطريقة صدقة	۹۱
۲۱۲	ارشاد الرجل فى ارض الضلال صدقة	۹۲
۲۱۳	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اسماع الاصم صدقة	۹۲
۲۱۴	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا رجل يتصدق على هذا فيصلى معه	۹۲
۲۱۶	اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها فلا ينقص من اجره شئ	۹۲
۲۱۷	من حج عن ابيه او عن امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل عشر حجج	۹۲
۲۲۵	اليد العليا خير من اليد السفلىٰ	۹۴
۲۳۲	ما اطعمت زوجك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة و ما اطعمت نفسك فهو لك صدقة۔	۹۵
۳۷۷	ایک بی بی انصاریہ در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لهما اجران اجر القرابة و اجر الصدقة	۱۶۲
۳۷۸	ان الصدقة على المسكين صدقة و على ذى الرحم اثنتان صدقة وصلة	۱۶۲
۳۷۹	يا امة محمد والذى بعثنى بالحق لا يقبل الله صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الى صلته و يصرفها الى غيرهم والذى نفسى بيده لا ينظر الله اليه يوم القيٰمة	۱۶۲
۳۸۱	ما المعطى من سعة بافضل من الاخذ اذا كان محتاجا	۱۶۳
۳۸۲	لاتحل الصدقة لغنى ولذى مرة سوى	۱۶۳
۴۰۵	تصدقوا على اهل الاديان كلها	۱۷۲

Marfat.com

۴۱۰	ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے	۱۷۲
۴۶۲	صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔	۱۹۵
۶۹	اذ اتاه سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد	۴۲۵
۷۰	الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه	۴۲۵
۷۱	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس تعدل بین الاثنین صدقة بینهما و تعین الرجل علی دابته فتحمل علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة و الکلمة الطیبة صدقة و دل الطریق صدقة و تمیط الاذی عن الطریق صدقة	۴۲۵
۷۲	ما من رجل یصاب بشئ فی جسده فیتصدق به الا رفعه الله به درجة و حط عنه خطیئة	۴۲۶
۷۳	فی حدیث ابی هریرة المار کل خطوة تخطوها الی الصلاة صدقة	۴۲۶
۷۴	وجاء فی حدیث کل تکبیرة صدقة	۴۲۶
۷۵	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل معروف صدقة	۴۲۶
۷۶	فی حدیث جابر هذا و ماانفق المسلم من نفقة علی نفسه و اهله کتب له بها صدقة	۴۲۶

باب الهدیة

۱۲۹	انی نهیت عن زبد المشرکین	۳۵۲
۱۳۰	انی لا نقبل شیأ من المشرکین	۳۵۲
۱۳۱	انی لا اقبل هدیة مشرك	۳۵۲
۴۸	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هی لها صدقة و لنا هدیة	۳۶۸

Marfat.com

۶۱	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منه ست بکرات	۳۷۹
۶۶	استعمل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم و هذا لی قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هلا جلس فی بیت ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا	۳۸۱
۱	لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالعائد یعود فی قیئه	۳۹۶
۲	مثل الرجل یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئه	۳۹۶
۴	بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے نعمان کو ایک غلام ہبہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں چاہتی ہیں کہ حضور ان پر گواہ ہو جائیں ارشاد فرمایا اکل بنیك نحلت مثل هذا عرض کی نہ فرمایا لا تشهدنی علی جور	۳۹۷

باب الحج

۲۰۳	من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار وکان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ	۹۰
۲۰۵	اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما و استبشرت ارواحها و کتب عندالله برا۔	۹۰
۲۰۶	من حج عن ابویه و لم یحجا اجزاء عنهم و بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عندالله برا	۹۰
۲۱۵	من حج عن میت فللذی حج عنه مثل اجره	۹۲
۵۰۹	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرة فی رمضان تعدل حجة معی	۲۱۳

Marfat.com

۵۲۹ جو مال حرام لیکر حج کو جاتا ہے وہ لبیک کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے لا ۲۲۱
لبیک ولا سعدیک و حجک مردود علیک حتی ترد مافی یدیک

۶۴ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبۃ تحشر کالعروس ۳۲۳
المزفوفۃ (قال الشارح الی بعلھا) و کل من حجھا یتعلق
باستارھا یسعون حولھا حتی تدخل الجنۃ فیدخلون معھا۔

۹۳ عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الا نتخذ لک بمنی شیأ ۳۴۳
تستظل فیہ فقال یا عائشۃ انھا اناخ لمن سبق۔

باب فضائل مکۃ

۵۲۵ ما من بلد یواخذ العبد فیھا بالھمۃ قبل العمل الا مکۃ ۲۱۹

۵۲۷ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطیئۃ اصیبھا بمکۃ اعز علی من ۲۲۰
سبعین خطیئۃ بغیرھا۔

باب فضیلۃ المدینۃ

۱۷۳ انھا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضۃ ۷۶

۵۲۶ قال سعید بن المسیب للذی جاء من اھل المدینۃ یطلب العلم ۲۲۰
ارجع المدینۃ فانا نسمع ان ساکن مکۃ لایموت حتی یکون
الحرم عندہ بمنزلۃ الحل لما یستحل من حرمھا

۵۳۰ المدینۃ افضل من مکۃ ۲۲۱

۵۳۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں ۲۲۵
چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کیلئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی
جائیں۔

باب فی ماء زمزم

۱۶۲ آیۃ ما بیننا و بین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم ۶۸

۵۳۳ زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کیلئے ہے ۲۲۴

باب فضیلۃ العرب

۴ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان ۳۰۴

marfat.com
Marfat.com

باب رؤية الهلال

۴۳۰	صوموا لرويته و افطروا لرويته	۱۷۸
۴۳۲	فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين	۱۷۸
۴۳۳	ان الله امده لرؤيته	۱۷۸
۴۳۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتان مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا یعنی ۲۹ دن کا۔	۱۷۹
۴۳۶	لا تقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تكملوا العدة	۱۷۹
۴۴۰	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انا امة امية لا نكتب و لا نحسب	۱۸۳
۴۴۴	من اقتراب الساعة انتفاخ الاهلة	۱۸۴
۴۴۵	من اقتراب الساعة ان يرى الهلال قبلا و يقال هو لليلتين	۱۸۴
۴۴۶	عن سعيد بن فيروز قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة قال ترأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن ليلتين قال فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قال قلنا ليلة كذا و كذا فقال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مده للروية فهو لليلة رأيتموه	۱۸۴
۴۴۷	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا رأى الهلال صرف وجهه عنه۔	۱۸۸
۴۴۸	حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا يا عائشة استعيذى بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب	۱۸۸
۴۴۹	صوموا لرويته و افطروا لرويته فان اغمى عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلثين۔	۱۸۸

Marfat.com

۴۵۰ انا امة امية لا نكتب و لا نحسب الشهر هكذا و هكذا و الشهر هكذا و هكذا۔ ۱۸۹

۴۵۳ احصوا هلال شعبان لرمضان۔ ۱۹۰

۴۵۴ (رویت ہلال کی دعائیں) الله اكبر الله اكبر الحمد لله لاحول و لا قوة الا بالله اللهم انى اسئلك من خير هذا الشهر و اعوذبك من شر القدر و من شر يوم المحشر۔ ۱۹۰

۴۵۵ هلال خير و رشد آمنت بالذى خلقك ۱۹۰

۴۵۶ اللهم انى اسئلك من خير هذا، اللهم انى اسئلك من خير هذا الشهر و خير القدر و اعوذبك من شره ۱۹۱

۴۵۷ اللهم اهله علينا باليمن و الايمان و السلامة و الاسلام ۱۹۱

۴۵۸ والتوفيق لما تحب و ترضى، و الكسينة و العافية و الرزق الحسن، ربى و ربك الله ۱۹۱

۴۵۹ الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا، اسئلك من خير هذا الشهر و نوره و بركته و هداه و طهوره و معافاته، اللهم ارزقنا خيره و نصره و بركته و فتحه و نوره و نعوذبك من شر و شرما بعده مومص۔ ۱۹۱

۴۶۰ شهر ان لا ينقصان جميعا فى سنة واحدة ۱۹۱

۴۶۱ شهرا عيد لا يكونان ثمانية و خمسين يوما ۱۹۲

۴۷۱ حدیث کریب کہ انہوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ کو دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے۔ کریب نے کہا کیا آپ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت و حکم پر اکتفا نہ کریں گے فرمایا لا هكذا امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ۱۹۹

باب الصوم

۸۸ صيام الصب لا لك و لا عليك ۱۹۹

Marfat.com

۴۲۳ عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول بیننا انا نائم اتانی رجلان فاخذ بضبعی فاتیابی جبلا وعرا (و ساق الحدیث الی ان قال)ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیبهم مشقة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال قلت من هٰؤلاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم ۱۷۵

۴۲۶ من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لا مرض لم یقضه صوم الدهر کله و ان صامه ۱۷۶

۴۲۹ من تقرب فیه (الی فی شهر رمضان) بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه و من ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه ۱۷۷

۴۳۷ من صام یوم الشك فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۱۷۹

۴۶۲کے بعد لا یصوم احد عن احد و لا یصلی احد عن احد ۱۹۵

۴۶۵ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدرکه الفجر وهو جنب من اهله ثم یغتسل و یصوم ۱۹۶

۴۶۶ ان رجلا قال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو واقف علی الباب و انا اسمع یا رسول الله انی اصبح جنبا و انا ارید الصیام فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا اصبح جنبا و انا ارید الصیام فاغتسل و اصوم فقال الرجل یا رسول الله انك لست مثلنا قد غفر الله لك ماتقدم و ما تاخر فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال انی ارجو ان اکون اخشاکم لله و اعلمکم مما اتقی۔ ۱۹۶

۴۸۸ الصوم لی و انا اجزی به ۲۰۶

۴۹۵ فی رجب یوم و لیلة من صام ذلك الیوم و قام تلك اللیلة کان کمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقین من رجب وفیه بعث الله تعالیٰ محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۲۰۹

Marfat.com

۴۹۶ فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة و ذلك ۲۰۹
لثلث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشر رکعة یقراء فی
کل رکعة فاتحة الکتاب و سورة من القرآن و یتشهد فی کل
رکعة و یسلم فی آخر هن ثم یقول سبحن الله و الحمد لله و
لا اله الا الله و الله اکبر مائة مرة و یستغفر مائة مرة و یصلی
علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه
بما شأ من دنیاه او آخرته و یصبح صائما فان الله یستجیب
دعاءه کله الا ان یدعو فی معصیة۔

۴۹۷ بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و ۲۱۰
دعا عند افطاره کانت کفارة عشر سنین۔

۴۹۸ من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله له صیام ستین ۲۱۰
شهرا وهو الیوم الذی هبط فیه جبریل علی محمد صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم بالرسالة۔

۵۰۰ ما من ایام احب الی الله تعالیٰ ان تعبد له فیها من عشر ذی ۲۱۱
الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة و قیام کل لیلة منها
بقیام لیلة القدر۔

۵۰۱ سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة ۲۱۱
قال یکفر السنة الماضیة و الباقیة۔

۵۰۲ من صام یوم عرفة غفرله ذنب ستین متابعین۔ ۲۱۱

۵۰۳ صیام یوم عرفة کصیام الف یوم۔ ۲۱۱

۵۰۴ من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه و سنة خلفه و من صام ۲۱۲
عاشوراء غفرله سنة۔

۵۰۵ من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة ۲۱۲

۵۰۶ افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان ۲۱۲

۵۰۷ من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ۲۱۲
ستین شهرا۔

marfat.com
Marfat.com

۵۰۸ شش عید ولیام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب ۲۱۲
لاتا ہے، اور روزہ دو شنبہ و روزہ پنجشنبہ و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ کہ دوزخ
سے آزاد ہیں و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو جنت میں گوہر و یاقوت و زبر
جد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ یا شنبہ
بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

۳۳ ان احب الصیام الی اللہ تعالیٰ صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی ۴۱۰
اللہ عزوجل صلوۃ داؤد۔

باب الافطار

۴۷۲ لا تزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر و اخروا السحر ۲۰۰

۴۷۳ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی ۲۰۰
رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات و ان لم تکن تمیرات
فحسا حسوات من ماء

۴۷۴ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک ۲۰۱
صمت و علی رزقک افطرت

۴۷۵ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد ۲۰۳
للہ الذی اعاننی فصمت و رزقنی فافطرت

۴۷۶ اذا افطر قال اللھم لک صمنا و علی رزقک افطرنا فتقبل منا انک ۲۰۳
انت السمیع العلیم

۴۷۷ اذا افطر قال ذھب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء ۲۰۳
اللہ تعالیٰ۔

۴۷۸ ان احبی عبادی الی اعجلھم فطرا ۲۰۴

۴۷۹ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر ۲۰۴
رجلا فاوفی علی شئ فاذا قال غابت الشمس افطر

۴۸۰ امر رجلا یقوم علی نشز من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر ۲۰۴

Marfat.com

۴۸۱ كانت عائشة تقول رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو صائم يترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاها فى فيه ۲۰۴

۴۸۹ من فطر فيه (الى فى رمضان) صائما كان مغفرة لذنوبه و عتق من النار و كان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شئ قالوا يا رسول الله ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم ۲۰۶

۴۹۰ فى رواية افرأيت من لم يكن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأيت ان لم تكن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأيت ان لم يكن عنده قال فشربة من ماء ۲۰۷

۴۹۱ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جاء الى سعد بن عباد فجاء بخبز وزيت فاكل ثم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم افطر عندكم الصائمون و اكل طعامكم الابرار و صلت عليكم الملئكة۔ ۲۰۷

۴۹۲ و فى لفظ افطرنا مرة مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقربوا اليه زيتا فاكل و اكلنا حتى فزغ قال اكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملئكة و افطر عندكم الصائمون۔ ۲۰۷

۴۹۳ اذا قرب الى احدكم طعامه وهو صائم فليقل بسم الله و الحمد لله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت و عليك توكلت سبحنك و بحمدك تقبل منى انك انت السميع العليم۔ ۲۰۸

۴۹۴ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا افطر قال بسم الله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت۔ ۲۰۸

باب الاضحية

۲۲۰ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ضحى بكبشين املحين احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۹۳

۲۲۱ زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ و ذبح الآخر عن محمد و آل محمد۔ ۹۳

Marfat.com

۲۲۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند التضحیة اللهم لك و منك عن محمد و امته	۹۳
۴۴۳	عهد الینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ننسك للروية فان لم نره و شهد شاهدا عدل نسکنا بشهادتهما۔	۱۸۴
۴۹۹	ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله تعالیٰ من هذه الایام (العشر) قالوا یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه و ماله ثم لم یرجع من ذلك بشیئ۔	۲۱۰
۱۴۲	من کان له سعة و لم یضح فلا یقربن مصلانا۔	۳۵۵
۲۴	ذبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموات و الارض	۴۰۵
۲۵	ضحی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکبشین املحین فرأیته واضعا قدمه علی صفاحهما یسمی و یکبر فذبحهما بیده	۴۰۵
۳۹	قال اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا رسول الله ماهذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه الصلاة و السلام قالوا فما فیها یا رسول الله قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول الله قال بکل شعرة من الصوف حسنة۔	۴۱۴
۴۶	ضحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه بالبقر	۴۱۹
۴۷	امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل و البقر کل سبعة منافی بدنة۔	۴۱۹
۴۸	اشترکنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة کل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر ما یشترك فی الجزور فقال ما هی الا من البدن۔	۴۱۹
۴۹	قال کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔	۴۱۹

Marfat.com

۵۵	نهی ان یضحی بالشرقاء و المقابلة و المدابرة و الخرقاء	۴۲۰
۵۶	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نستشرف العین و الاذن۔	۴۲۱
۵۷	انه قال استشرفوا العین و الاذن۔	۴۲۱
۵۸	عن عائشة قالت قالوا یا رسول الله ان الناس یتخذون الا سقیة من ضحایاهم و یحملون فیها الودك فقال و ماذاك قالوا نهیت ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نهیتکم من اجل الدافة فکلوا و ادخروا و تصدقوا۔	۴۲۱
۵۹	قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تاکلوها فوق ثلث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا و ادخروا و اتجروا الا و ان هذا الایام ایام اکل و شرف و ذکر الله عزوجل۔	۴۲۳
۶۰	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا و ادخروا و تصدقوا۔	۴۲۳
۶۳	فی حدیث سلمة بن الاکوع کلوا و اطعموا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۴	من حدیث بریدة رضی الله تعالیٰ عنه کلوا ما بداء لکم و اطعموا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۵	من روایة ابی سعید الخدری کلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۶	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له۔	۴۲۴
۷۷	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهدی عام الحدیبیة جملا کان لابی جهل فی راسه برة من فضة و فی روایة من ذهب یغیظ بذلك المشرکین۔	۴۲۷
۷۸	عن علی امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اتصدق بحلال البدن التی نحرت و بجلودها۔	۴۲۷

Marfat.com

۷۹ عن علی، امرنی فقسمت لحومها ثم امرنی فقسمت جلالها و جلودها۔ ۴۲۷

۸۰ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها۔ ۴۲۸

۸۱ اهدی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔ ۴۲۸

۸۲ امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی بدنه و ان اتصدق لحومها و جلودها و اجلتها۔ ۴۲۸

۸۳ عن نافع ان عبدالله بن عمر کان یجلل بدنة القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔ ۴۲۸

۸۴ مالك انه سأل عبدالله بن دینار ماکان عبدالله بن عمر یصنع بجلال بدنه حین کسیت الکعبة هذه الکسوة قال کان یتصدق بها۔ ۴۲۸

۸۵ ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلسبها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها قال نافع و ربما دفعها الی بنی شیبة۔ ۴۲۹

۸۶ خطبۂ حجة الوداع هے که حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے دهم ذی الحجه کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات و الارض و فیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای شهر هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس ذو الحجة قال فای یوم هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس یوم النحر۔ ۴۲۹

۸۷ عن زیاد بن جبیر رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنته ینحرها قال ابعثها قیاما مقیده سنة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۴۳۰

Marfat.com

باب العقيقة

۸۸	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما کبشا کبشا۔	۴۳۰
۸۹	الغلام مرتهن بعقیقته۔	۴۳۰

باب الذبح

۸۸	لعن الله من ذبح لغیر الله	۳۴۱
۸۹	من ذبح لضیفه ذبیحة کانت فداته من النار	۳۴۱
۳۰	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذکاة ما بین اللبة و اللحیین	۴۰۶
۴۴	انهر الدم بما شئت و اذکر اسم الله	۴۱۸
۴۵	کل ما فری الاوداج	۴۱۸

باب الدين يسر

۳	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدین النصح لکل مسلم	۳۰۴
۹۶	الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین و عامتهم	۳۴۳
۵	یسروا ولا تعسروا و بشروا ولاتنفروا۔	۳۹۷

باب الضلالة والبدعة

۴۰	من دعا الی ضلالة ان علیه من الا ثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذلك من آثامهم شیا	۲۰
۴۳	ایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم	۲۴۷
۵۱	من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام	۲۴۹
۵۲	لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقد استخطتم ربکم عزوجل	۲۴۹
۵۳	اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه	۲۴۹

Marfat.com

۵۵	اصحاب البدع كلاب اهل النار	۲۵۰
۵۶	اهل البدع كلاب اهل النار	۲۵۰
۵۷	اهل البدع شر الخلق و الخليقة	۲۵۰
۵۸	لا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواكلوهم و لا تناكحوهم	۲۵۰
۲۲	لاتجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و اذا مرضوا فلا تعدوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم	۳۱۴
۲۳	من احب قوما حشره الله معهم	۳۱۴
۲۴	من هو الكفرة فهو معهم	۳۱۴
۲۵	سيأتى قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة يطعنون السلف و لا يشهدون جمعة و لا جماعة فلا تجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و لا تناكحوهم و اذا مرضوا فلا ودوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم و لا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم۔	۳۱۵
۵۵	من سن فى الاسلام سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيٰمة لا ينقص من اوزارهم شأ	۳۲۱

باب الكفر

۱۱۳	الدواين ثلثة فدير ان لا يغفر الله منه شيأ و ديوان لا يعبأ الله منه شيأ و ديوان لا يترك الله منه شيأ فاما الديوان الذى لايغفر الله منه شيأ فالاشراك بالله و اما الديوان الذى لا يعبأ الله منه فظلم العبد نفسه فيما بينه و بين ربه من صوم يوم تركه لو صلاة تركها فان الله تعالىٰ يغفرذلك ان شاء و يتجاوز و اما الديوان الذى لا يترك الله منه شيأ فمظالم العبد بينهم القصاص لا محالة۔	۴۶
۳۹	ايما امراء قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان كان كما قال و الا رجعت عليه۔	۲۴۶
۴۰	عن ابى ذر، ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدوالله و ليس كذلك الاعاد عليه۔	۲۴۶

Marfat.com

۶۰	ایما امرئ قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما فان کان کما قال و الارجعت علیه	۳۰۷
۸۱	انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب	۳۳۷

باب البیوع

۴۰۴	ما من عبد یبیع تالدا الا سلط الله علیه تالفا	۱۷۱
۴۰۵	من باع عقر من غیر ضرورة سلط الله علی ثمنها تالفا یتلفه	۱۷۱
۱	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان	۳۵۸
۲	نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم	۳۵۸
۳	نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط	۳۵۸
۴	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه	۳۵۸
۶	عن جابر قال غدوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا علی ناضح قد اعی فلا یکارد یسیر فتلاحق بی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ما لبعیرك فقلت قد اعی فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فزجره فدعا له فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر فقال لی کیف تری بعیرك فقلت بخیر قد اصابته برکتك فقال افتبیعه باوقیه فبعته علی ان لی فقار ظهره الی المدینة فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت علیه بالبعیر فاعطانی ثمنه و رده علی۔	۳۵۹
۷	قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔	۳۶۰
۸	لا تاخذ الا سلمك او راس مالك	۳۶۰
۴۱	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے فرمایا زن و ارجح	۳۶۶
۵۱	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکالی بالکالی	۳۷۳

marfat.com

Marfat.com

۵۲	اذا اختلف هذا الاصناف فبیعوا کیف شئتم	۳۷۳
۵۴	قال علیه الصلوٰۃ و السلام اذا تبایعتم بالعینة و اتبعتم اذناب البقر ذللتم و ظهر علیکم عدوکم۔	۳۷۳
۵۸	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراها زن و ارجح	۳۷۵
۷۷	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا هاء و هاء۔	۳۸۴
۶	ثلثة انا خصمهم یوم القیٰمة و من کنت خصمه خصمته رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا و اکل ثمنه و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منه و لم یوفه اجره	۳۹۷
۹	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من بیع الشرط	۴۰۱
۱۵	من لم یزر المخابرة فلیوذن بحرب من الله و رسوله	۴۰۲
۲۱	اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة۔	۴۰۴

باب الربوا

۳۶۷	زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انہوں نے جو حج و جہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمادے گا۔	۱۵۶
۳۷۰	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرمے وہاں سے لائے، فرمایا کیا خیبر کے سب خرمے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یارسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرمے تین سیر اور نو سیر دے کر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدارهم جنیبا۔	۱۵۷

Marfat.com

۱۵۷ ۳	بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دے کر یہ تین سیر لئے فرمایا اوہ عین الربا عین الربا لا تفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر بہ۔	
۱۵	کل قرض جر منفعۃ فھو ربا	۳۶۱
۱۶	لعن اللہ آکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدہ	۳۶۱
۱۷	لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ و قال ھم سواء	۳۶۱
۱۸	من اکل درھما من ربوا فھو مثل ثلث و ثلثین زنیۃ و من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ۔	۳۶۲
۱۹	لدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عنداللہ من ثلثۃ و ثلثین زنیۃ یزنیھا فی الاسلام	۳۶۲
۲۰	درھم ربا یاکلہ الرجل وھو یعلم اشد عنداللہ من ستۃ و ثلثین زنیۃ۔	۳۶۲
۲۱	ان الدرھم یصیبہ الرجل من الربا اعظم عنداللہ فی الخطیئۃ من ست و ثلثین زنیۃ یزنیھا الرجل	۳۶۲
۲۲	لدرھم ربا اشد جرما عنداللہ من سبعۃ و ثلثین زنیۃ۔	۳۶۲
۲۳	الربا سبعون حوبا ایسرھا کالذی ینکح امہ	۳۶۳
۲۴	ان الربا ابواب الباب منہ عدل بسبعین حوبا ادناھا فجرۃ کاضطجاع الرجل مع امہ۔	۳۶۳
۲۵	الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثۃ و سبعون حوبا ادونھا مثل اتیان الرجل امہ۔	۳۶۳
۲۶	الربا اثنان و سبعون بابا ادناھن مثل اتیان الرجل امہ۔	۳۶۳

marfat.com

Marfat.com

۲۷	ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناها كالذى يأتى امه فى الاسلام۔	۳۶۳
۲۸	الربا ثلث و سبعون بابا ايسرها مثل ان ينكح الرجل امه۔	۳۶۴
۲۹	الربا نيف و سبعون بابا اهونهن بابا مثل من اتى فى الاسلام و درهم من ربا اشد من خمسة و ثلثين زنية۔	۳۶۴
۳۰	الربا سبعون بابا اهونها مثل نكاح الرجل امه۔	۳۶۴
۳۱	الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرها كمن اتى امه فى الاسلام و درهم من الربا اشد من بضع و ثلثين زنية۔	۳۶۴
۳۲	الربا ثلث و سبعون حوبا ادناها حوبا كمن اتى امه فى الاسلام و درهم من الربا كبضع و ثلثين زنية۔	۳۶۴
۳۳	کعب احبار فرماتے ہیں لان ازنى ثلثا و ثلثين زنية احب الى من آكل درهما ربا يعلم الله انى اكلته من ربا۔	۳۶۵
۴۲	الربا ثلثة و سبعون حوبا ايسرهن كان يقع الرجل على امه۔	۳۶۶
۴۳	من اكل درهم ربا وهو يعلم كان كمن زنى بامه ستا و ثلثين مرة۔	۳۶۷
۵۵	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المغبون لا محمود و لا ماجور	۳۷۴
۵۹	جاء بلال الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بتمر برنى فقال له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اين هذا قال كان عندنا تمر ردى فبعت منه صاعين بصاع فقال اوّه عين الربا عين الربا لاتفعل و لكن اذا اردت ان تشترى فبع التمر ببيع آخر ثم اشتر به	۳۷۵
۶۰	ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاء ہ بتمر جنيب فقال اكل تمر خيبر هكذا قال لا والله يا رسول الله انا لنا خذ الصاع من هذا بالصاعين بالثلث فقال لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا۔	۳۷۵
۸۴	لعن الله الراشى و المرتشى و الرائش الذى يمشى بينهما۔	۳۸۶

marfat.com

Marfat.com

باب الدین

۸۰	من نفس عن غریمه او محی عنه کان فی ظل العرش یوم القیٰمة	۲۵۹
۸۱	اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مرا اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی اور اسے جنت میں جگہ بخشی، مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔	۲۵۹
۳۴	من اخذ اموال الناس یرید اداء ها ادی الله عنه و من اخذ یریدا تلافها اتلفه الله۔	۳۶۵
۳۵	من ادان دینا ینوی قضاء ه اداه الله عنه یوم القیٰمة	۳۶۵
۳۶	من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فاناولیه	۳۶۵
۳۷	من داین بدین و فی نفسه وفاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غریمه بما شاء۔	۳۶۵
۳۸	لیس لنا من غشنا۔	۳۶۶
۳۹	لیس منا من غش مسلما او ضره او ما کره۔	۳۶۶
۴۵	عن جابر بن عبدالله قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضانی و زادنی	۳۶۷
۴۶	کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم یجدوا الا سنا فوقها فقال اعطوه فقال اوفیتنی اوفاك الله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء۔	۳۶۷
۴۷	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لوزان زن و ارجح	۳۶۸

باب اداء القرض

۱۳	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیه (فی روایة حتی تردها)	۱۰

marfat.com

Marfat.com

۳۶۴	فدین اللہ احق ان یرضیٰ۔	۱۹۶

باب المیراث

۲۶	لانورث ما ترکناہ صدقۃ	۲۹
۲۷	فاذا مت فھو الی ولی الامر من بعدی	۳۰
۳۰۸	انک ان تذرو رثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔	۱۷۲
۱۰۵	من قرعن میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ	۳۴۶

باب التوکل

۳۹۰	توفیٰ رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیۃ ثم توفی آخر فوجد فی مئزرہ دینار ان فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔	۱۶۶
۳۹۱	توفی رجل من اھل الصفۃ فوجدوا فی شملتہ دینارین فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کیتان۔	۱۶۷
۳۹۲	من سلمۃ بن الاکوع کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی بجنازۃ فقال ھل ترک شیأ قالوا نعم ثلثۃ دنانیر فقال باصابعہ ثلث کیات۔	۱۶۷
۳۹۵	من رزق فی شیٔ فلیلزمہ۔	۱۶۸
۳۹۸	حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شئ ادخرتہ لغد اور ایک روایت ہے اعددت ذلک لا ضیافتک، فرمایا اما تخشی ان یکون لک دخان فی نار جھنم انفق یا بلال و لا تخش من ذوی العرش اقلالا۔	۱۶۸

Marfat.com

۳۹۹ ایک بار انہیں بلال سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا ۱۶۹
عرض کی اس کی کیا سبیل ہے، فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع
نہ کرنا عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا ھو ذاك او النار۔

۴۰۰ کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل و عد نفسك فی ۱۶۹
اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا
امسیت فلا تحدث، نفسك بالصباح۔

۴۰۱ اسامہ بن زید نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی ۱۶۹
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا تعجبون من اسامة
المشتری الی شهر ان اسامة تطویل الامل والذی نفسی بیده
ماطرفت عیناای الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض الله
روحی ولا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعه حتی اقبض و
لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بها الموت و
الذی نفسی بیده ان ما توعدون لآت و ما انتم بمعجزین۔

۴۰۲ ایها الناس الا تستحیون، حاضرین نے عرض کی یارسول اللہ کس ۱۷۰
بات سے فرمایا تجمعون ما لاتاکلون و یبنون مالا تعمرون و
تاملون مالا تدرکون الا تستحیون من ذلك۔

۴۱۱ عبداللہ بن عمر کو دیوار پر کھکل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے ۱۷۲
عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں، فرمایا الامر اسرع
من ذلك۔

۴۱۲ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر ۱۷۳
دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله، پھر دست انور
پھیلا کر فرمایا وثم امله و ثم امله۔

۴۱۳ من الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لا عقل له۔ ۱۷۳

۴۱۴ من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بیدالله الا و انی لا اکنز ۱۷۳
دینارا و لا درهما ولا اخباء رزقا لغد

Marfat.com

۴۱۶	ایک بار خادمہ نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انهك ان ترفعی شیأ لغد فان الله یاتی برزق غد۔	۱۷۳
۹۹	من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله	۳۴۴
۱۰۰	رب متخوض فیما شأت نفسه من مال الله و رسوله لیس له یوم القیٰمة الا النار۔	۳۴۵

باب الکسب

۱۶	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه	۴۰۳

باب الحلال والحرام

۲	لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه	۲۳۲
۳۰	یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة	۲۳۹
۳۲	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لا یحرم الحرام و الحلال	۲۴۲
۱۰	لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه	۳۶۰
۱۱	لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم الله من مال المسلم علی المسلم	۳۶۰
۱۹	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ما حرم الله من مال المسلم علی المسلم	۴۰۳
۳۱	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا المرارة و المثانة و الحیاء و الذکر والانثیین و الغدة و الدم و کان احب الشاة الیه مقدمها۔	۴۰۶

Marfat.com

۳۲	قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یحبون اسنمة الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقطع من البهیمة وهی حیة فهو میتة۔	۴۰۷
۳۶	نهی علیه افضل الصلاة و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة۔	۴۱۱
۳۷	نهی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر	۴۱۱
۳۸	عن عمرة بنت ابی طبیخ قالت خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بفقیز حنطة فوضعناها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ماطیبه و ارخصه و اوسعه للعیال۔	۴۱۱

باب النهی عن السوال

۱۸۷	ان الله کره لکم ثلثا قیل و قال و کثرة السوال و اضاعة المال	۸۲
۳۸۰	سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے تو وہ ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا۔	۱۶۳
۳۸۳	من سأل الناس وله ما یغنیه جاء یوم القیٰمة و مسئلته فی وجهه خموش۔	۱۶۴
۳۹۶	من سأل الناس اموالهم مکثرا فانما یسأل جمر جهنم فلیقل منه او یستکثر۔	۱۶۸
۳۹۷	من سأل من غیر فقر فانما یاکل الحمر۔	۱۶۸
۳	اذا جاء ک من هذا المال شئ و انت غیر مشرف ولا سائل فخذه فتموله فان شئت کله و ان شئت تصدق به و مالا فلا تتبعه نفسک۔	۳۹۶

marfat.com

Marfat.com

باب فی اللہ عزوجل

۱۹	انت الاول فلیس قبلك شیٔ و انت الآخر فلیس بعدك شیٔ	۳۱۲
۲۰	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھولاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شیٔ قبلك و انت الاخر فلا شیٔ بعدك	۳۱۳
۲۹	اصدق کلمۃ قالھا الشاعر کلمۃ لبید۔ الاکل شیٔ ما خلا اللہ باطل	۳۱۶
۴۰	استحیی من اللہ استحیاء ك من رجلین من صالحی عشیرتك	۳۱۸
۴۲	اللھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی المال والاھل والولد	۳۱۸
۸۴	الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ماکان منھا للہ عزوجل	۳۴۰
۸۶	الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ	۳۴۱
۱۲۶	ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔	۳۵۱
۴۰	ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب	۳۶۶

باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۰	انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم	۲۳۶
۱۰	ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں اری ربك یسارع فی ھواك	۳۰۹
۱۱	حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کنھم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یامحمد	۳۰۹
۳۳	یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك	۳۱۶
۳۴	رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔	۳۱۷

Marfat.com

۳۵	انی لا انسی و لکن انسیٰ لیستن بی۔	۳۱۷
۳۶	شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	۳۱۷
۴۱	ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان	۳۱۸
۴۵	حدیث میں ہے۔ لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی	۳۱۹
۵۲	خلقت الخلق لاعرفهم کرامتك و منزلتك عندی ولولاك ما خلقت الدنیا	۳۲۱
۶۱	انما انا قاسم والله المعطی	۳۲۳
۶۶	روی ابن المبارك عن عائشة انها قالت ذکروا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار ہر روز ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں یوہیں ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۲۴
۶۷	ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله	۳۲۵
۷۰	انی و ان داعبتکم فلااقول الا حقا۔	۳۲۹
۷۹	ما من شئ الا یعلم انی برسول الله الا کفرة الجن و الانس	۳۳۶
۱۲۸	جعلت لی الارض مسجد او طهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل	۳۵۲

باب حیاۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳۸	ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء	۲۰

Marfat.com

۲۳۰	ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی الله حی یرزق	۳۱۶
۲۳۱	الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون۔	۳۱۶

باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۷۹	من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه و من رأنی فی منامه رأنی یوم القیٰمة شفعت له و من شفعت له شرب من حوضی و حرم الله جسده علی النار۔	۷۷
۲۴۰	لله تعالیٰ ملکا اعطاه اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلها) قائم علی قبری (زاد الی یوم القیٰمة) فما من احد یصلی علی صلاة الا بلغنیها	۱۰۷
۲۴۱	کثروا الصلاة علی فان الله تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك یامحمد ان فلان بن فلان یصلی علیك الساعة۔	۱۰۷
۳۲۵	اکثروا علی من الصلاة فیه فان صلاتکم معروضة علی قالوا یا رسول الله و کیف تعرض صلاتنا علیك و قد ارمت یا رسول الله قال ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔	۱۳۶
۳۲۶	اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملئکة و ان احدا لم یصل علی الاعرضت علی صلاته حتی یفرغ منها۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت قال ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی الله حی یرزق۔	۱۳۷
۵۳۲	(درودپاک کی نسبت) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا یکفی همك و یغفرلك ذنبك۔	۲۲۴

باب ختم النبوة

۱۳	انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی	۳۱۱

Marfat.com

۱۴	فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لا نبی بعدی۔	۳۱۱
۱۵	مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔	۳۱۱
۱۶	مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔	۳۱۲
۱۷	مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و اجملها و ترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔	۳۱۲
۱۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین	۳۱۲

باب الشفاعة

۶۴	اعطیت شفاعة (هذا فی حدیث) اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی	۲۹
۶۵	اذا کان یوم القیٰمة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر	۲۹
۳۱۴	شفاعتی یوم القیٰمة حق فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها۔	۱۲۹

باب فضائل القرآن

۴۳۱	من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطاء	۱۷۸
۱۶۵	من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار۔	۲۹۴
۶۲	لکل شئ عروس و عروس القرآن الرحمٰن	۳۲۳
۷۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا۔	۳۲۹

Marfat.com

۷۳	تسعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فهو کافر	۳۳۰
۷۴	امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی تسبت فرماتے انه یقتل ولا یستتاب۔	۳۳۰
۸۳	ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم و حامل القرآن غیر الغالی فیه و الجافی عنه و اکرام ذی السلطان المقسط۔	۳۴۰
۱۴	تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان یطوقك الله طوقا من نار فاقبلها۔	۴۰۲
۴۲	طیبوا افواهکم فانها طرق القرآن	۴۱۸

باب حامل القرآن

۱۶۵	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحی الله الی الارض ان لا تاکلی لحمه فتقول الارض ای رب کیف اکل لحمه و کلامك فی جوفه۔	۶۸

باب فضیلة العلم والعلماء

۳۹	ذنب العالم واحد و ذنب الجاهل ذنبان قیل و لم یارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم العالم یعذب علی رکوبه الذنب و الجاهل یعذب علی رکوبه الذنب و ترك التعلم۔	۲۰
۹۴	لو کان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس۔	۳۶
۱۰۵	اتقوا زلة العالم و انتظروا فیئته	۴۴
۴۶۷	خمس من العبادة قلة الطعم و القعود فی المسجد و النظر الی الکعبة و النظر الی المصحف و النظر الی وجه العالم	۱۹۷

Marfat.com

۴۶۸	خمس من العبادة النظر الى المصحف و النظر الى الكعبة و النظر الى الوالدين و النظر فى زمزم وهى تحط الخطايا و النظر فى وجه العالم	۱۹۷
۵۲۰	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد۔	۲۱۸
۷	ثلثة لا يستخفف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشيبة فى الاسلام و ذو العلم و امام مقسط	۳۰۷
۸	عن محمد بن كعب وغيرهما قال رجل فى غزوة تبوك فى مجلس يوما ما رأينا مثل قرائنا هولاء ولا ارغب بطونا ولا اكذب السنة ولا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأيته متعلقا بحلقة نافة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو يقول يا رسول الله انا كنا نخوض و نلعب و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول ابا الله و آياته و رسوله كنتم تستهزؤن۔	۳۰۸
۹	ثلثة لا يستخف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشيبة فى الاسلام ذو العلم و معلم الخير۔	۳۰۸
۴۳	من يرد الله به خيرا يفقه فى الدين	۳۱۹
۶۹	ان الله يبغض الحبر السمين	۳۲۵
۸۲	اذا وجد احدكم كتابا فيه علم لم يسمعه عن عالم فليدع باناء و ماء فليتفعه فيه حتى يختلط سواده فى بياضه۔	۳۴۰
۸۵	الدنيا ملعونة ملعون مافيها الا ذكرالله و ما و الاه و عالما او متعلما۔	۳۴۱
۸۷	تواضعوا لمن تتعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لا تكونوا جبابرة العلماء	۳۴۱
۹۱	اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔	۳۴۲

Marfat.com

باب الفتیا

۲۲۷	من افتی بغیر علم لعنته ملئکة السموات و الارض	۹۴
۴۷۰	من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه	۱۹۹
۶۲	اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار	۳۷۹
۹۲	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون۔	۳۹۳

باب فضیلة امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة	۴۰۱

باب الاولیاء

۱۲	الله عزوجل فرماتا ہے من عادی ولیا فقد اذنته بالحرب	۳۰۹

باب الامارة

۱۷۷	السطان ظل الله فی الارض فمن اکرمه اکرمه الله ومن اهانه اهانه الله	۷۷
۱۸۰	اقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدری ماتصنع فاقبل علیه فقال نعم انی لم آت الحجر انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول لاتبکوا علی الدین اذا ولیه اهله و لکن ابکو علی الدین اذا ولیه غیر اهله	۷۸

باب الاطاعة

۱۰۶	لا طاعة لاحد فی معصیة الله	۴۴
۱۷	عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا قال سمعت عمر بن الخطاب و صعد المنبر قعد دون مقعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بمقعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال اوصیکم بتقوی الله و اسمعوا و اطیعوا من ولاه	۲۳۵

Marfat.com

۱۱	قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ید اللہ علی الجماعۃ	۴۰۱
۱۲	قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بالجماعۃ و العامۃ	۴۰۱
۱۳	قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم	۴۰۲

باب الولاء

۵۵	انا اولی بالمومنین من انفسھم	۲۶
۷۱	الولاء لحمۃ کلحمۃ النسب	۲۵۸
۷۲	مولی القوم من انفسھم	۲۵۸
۷۳	من اسلم علی یدیہ رجل فلہ ولاءہ	۲۵۸
۷۴	من اسلم من اھل فارس فھو قرشی	۲۵۸
۱۴	اللہ و رسولہ مولی من لا مولی لہ	۲۵۸

باب النکاح

۳۶۶	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانۂ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے ہی اوپر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ و کنیز شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواھما حرام	۱۵۶
۱	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم البکر تستاذن فی نفسھا و اذنھا صماتھا	۲۳۱
۱۱	الزوانی اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ	۲۳۴
۱۲	عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاۃ	۲۳۴
۱۴	ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن السوم علی سوم اخیہ و الخطبۃ علی خطبۃ اخیہ	۲۳۴
۱۶	یا علی لا تؤخر ثلثا الصلاۃ اذا حانت و الجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا	۲۳۵

Marfat.com

۱۸	لا تنكح المراءة على عمتها و لا على خالتها	۲۳۵
۲۱	لا نكاح الا بولى و شاهدى عدل	۲۳۶
۲۲	يا معشر الشبان من استطاع منكم الباء ة فليتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج و من لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء	۲۳۶
۲۴	رجل كانت له امة فغذاها فاحسن غذاء ها ثم ادبها فاحسن تاديبها و علمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها و تزوجها فله اجران	۲۳۷
۳۱	سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يتبع المراء ة حراما اينكح ابنتها اويتبع الابنة حراما اينكح امها فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايحرم الحرام الحلال انما يحرم ماكان بنكاح حلال	۲۴۲
۳۳	قال رجل يا رسول الله انى زنيت بامراء ة فى الجاهلية افانكح ابنتها قال لا ارى ذلك و لا يصح ان تنكح امراء ة تطلع من ابنتها على ما تطلع عليه منها۔	۲۴۳
۳۴	من نظر الى فرج امراء ة بشهوة حرمت عليه امها و بنتها	۲۴۳
۳۵	ملعون من نظر الى فرج امراء ة و بنتها	۲۴۳
۳۶	من نظر الى فرج امراء ة و بنتها لم ينظر الله اليه يوم القيٰمة	۲۴۳
۴۱	ان للزوج من المراء ةلشعبة ما هى لشئ	۲۴۶
۴۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدین فرمایا۔	۲۴۷
۶۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن على بناتكن ولا اخواتكن	۲۵۲
۶۷	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الايم احق بنفسها من وليها	۲۵۳
۶۹	اذا جاء كم الاكفاء فانكحوهن و لا تربصوا بهن الحدثان	۲۵۷

Marfat.com

۷۰	اذا اتاکم من ترضون خلقه و دینه فزوجوه الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض و فساد عریض۔	۲۵۷
۱۰۱	لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح او یترك	۲۶۶
۱۰۳	من تزوج فقد استکمل نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی	۲۷۰
۱۰۴	مکتوب فی التوارة من بلغت له ابنته اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك علیه	۲۷۰
۱۱۹	خطبها (الی ام هانی) صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت لولدین بین یدیها کفی بهذا رضیعا و بهذا ضجیعا	۲۷۵
۱۲۰	ام المومنین ام سلمہ اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ سے بیوہ ہوئیں امیر المومنین صدیق اکبر نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کر دیا پھر فاروق اعظم نے پیام دیا انکار کر دیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امراءة غیری و انی امراءة مصیبة و لیس احد من اولیائی شاهدا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے رشک کیلئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔	۲۷۵
۱۲۱	ایک روایت میں ہے کہ من جملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ انا انا فکبیرة السن، حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا انا اکبر منك۔	۲۷۶
۱۲۲	ابن سعد ام المومنین ام سلمہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امراءة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة	۲۷۶
۱۲۳	عن سلمی بنت جابر ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود فقالت انی امراءة استشهد زوجی و قد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاهم فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجه قال نعم	۲۷۷

Marfat.com

۱۲۴ انا و امراء ة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيٰمة و اومى بيده يزيد ۲۷۷
بن زريع السبابة و الوسطى امراء ة يمت من زوجها ذات منصب
و جمال حبست نفسها على يتاما ها حتى بانوا او ماتوا

۱۲۵ ايما امراء ة قعدت على بيت اولادها فهى معى فى الجنة ۲۷۷

۱۲۶ انا اول من يفتح باب الجنة الا انى ارى امراء ة تبادرنى فاقول ۲۷۸
لها مالك و من انت فتقول انا امراء ة قعدت على ايتام لى

۹۰ جنہیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد
ہوا فمن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء۔ وسوق الحديث و
ان كان فى الرجال فالنساء شقائقهم بعضكم من بعض۔

باب المتعة

۲۶ يا ايها الناس انى كنت آذنت لكم فى الاستمتاع من النساء و ۲۳۷
ان الله عزوجل قد حرم ذلك الى يوم القيٰمة

۲۷ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن متعة النساء ۲۳۸
يوم خيبر و عن لحوم الحمر الانسية

۲۸ عن ابن عباس قال انما كانت المتعة فى اول الاسلام كان ۲۳۸
الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المراء ة بقدر ما
يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه و تصلح له شانه حتى اذا انزلت
الآية الاعلى ازوجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل
فرج سواهما فهو حرام۔

۲۹ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں ہم نے ۲۳۸
کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم فنظر اليهن و قال من هولاء النسوة قلنا يا رسول الله
تمتعنا منهن قال فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
حتى احمرت و جنتاه و تمعروجهه و قام فينا خطيبا فحمدالله
و اثنى عليه ثم نهى عن المتعة۔

Marfat.com

باب المهر

۲۳ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں ۲۳۷
مغالات فی المهور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید
فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیہ کریمہ و آتیتم احدٰھن
قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا
جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع
فرمایا اللھم کل احد افقه من عمر حتی المخدرات فی المحال

۸۴ عن ابی سلمة قال سألت عائشة کم کان صداق النبی صلی ۲۶۰
الله تعالیٰ علیه وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثنتی عشرة
اوقیة و نش قالت اتدری ماالنش قلت لا قالت نصف اوقیة
فتلك خمسة مائة دراهم

۸۵ عن امیرالمومنین عمرالفاروق الاعظم قالت ما علمت رسول ۲۶۱
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیأ من نسائه ولا انکح
شیأ من بناته علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة

۸۶ عن جعفر بن محمد بن ابیه اصدق علی فاطمة درعا من حدید ۲۶۱

۸۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لعلی حین زوجه فاطمة ۲۶۱
اعطها درعك الحطمیة

۸۸ عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله ۲۶۱
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیأ قال ما عندی شئ قال
این درعك الحطمیة

۸۹ عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول الله ۲۶۲
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت والله مالی من شئ ثم
ذکرت حلته و عائدته فخطبتها الیه فقال وهل عندك من شئ
قلت لا قال فاین درعك الحطمیة التی اعطیتك یوم کذا و کذا
قلت هو عندی قال فاعطها ایاها۔

Marfat.com

٩٠ عن على انه خطب فاطمة فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه ٢٦٢
وسلم هل عندك من شئ قلت لا قال فما فعلت الدرع التى
سلحتكها يعنى من مغانم بدر۔

٩١ جاء ابوبكر ثم عمر يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ ٢٦٢
عليه وسلم فسكت و لم يرجع اليهما شيأ فانطلقا الى على
يامرانه بطلب ذلك قال على فنبهانى لامر كنت عنه غافلا
فقمت اجر ردائى حتى اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
فقلت تزوجنى فاطمة قال عندك شئ فقلت فرسى و بدنى قال
فاما فرسك فلابد لك منها و اما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة
و ثمانين درهما فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال اى بلال ابتع بها طيبا و
امرهم ان يجهزوها فجعل لها شرير مشروط و وسادة من ادم
حشوها ليف و قال لعلى اذا اتتك فلا تحدث شيأ حتى آتيك
فجاء ت مع ام ايمن حتى قعدت فى جانب البيت و انا فى
جانب و جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، الحديث

٩٢ فى رواية خطبها فزوجها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ٢٦٣
اربعة مائة و ثمانين درهما، الخ

٩٣ عن انس ايضا فى حديث طويل قال فيه فى خطبة النبى صلى ٢٦٣
الله تعالىٰ عليه وسلم ثم ان الله امرنى ان ازوج فاطمة من على
بن ابى طالب فاشهدا انى قد زوجته على لربع مائة مثقال فضة
ان رضى بذلك على ثم دعاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا و دخل على فتبسم النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى وجهه ثم قال ان الله عزوجل
امرنى ان ازوجك فاطمة على اربعمائة مثقال فضة ارضيت
بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم جمع الله شملكما و اعز جدكما و بارك
عليكما و اخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج
منهما الكثير الطيب۔

Marfat.com

۹۴ ان علیا لما تزوج بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۶۴
اراد ان یدخل بها فمنعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
حتی یعطیها شیأ فقال یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
لیس لی شیٔ فقال اعطها درعك فاعطاها درعه ثم دخل بها۔
۱۴۲ جو مرد و عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی ۲۸۴
اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی وزانیہ اٹھائے جائیں گے۔

باب العدل بین النساء

۴۴ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا قسمی فیما املك فلا
تواخذنی فیما لا املك
۶۵ من کانت عنده امراء تان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیٰمة
وشقه ساقط
۹۴ الله الله فی النساء فانهن عوان بین ایدکم

باب الطلاق

۲۶۰
۸۲ الطلاق لمن اخذ بالساق
۸۳ ثلث جدهن جد وهزلهن جد النکاح و الطلاق و العتاق ۲۶۰
۱۰۸ ان المراء ة خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لك علی طریقة ۲۷۱
فان استمتعت بها وبها عوج و ان ذهبت تقیمها کسرتها و
کسرها طلاقها۔
۱۴۰ عن مجاهد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل فقال انه طلق ۲۸۳
امرأته ثلثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال ایطلق
احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس فان الله
عزوجل قال و من یتق الله یجعل له مخرجا عصیت ربك و
بانت منك امراء تك

Marfat.com

١٣٥ عن عائشة قالت كان الناس و الرجل يطلق امراء ته ماشأ ان ٢٨٧
يطلقها و هى امرأته اذا ارتجعها و هى فى العدة و ان طلقها
مائة مرة او اكثر حتى قال لامرأته و الله لا اطلقك فتبينى و لا
اوبك ابدا قالت و كيف ذلك قال اطلقك فكلما همت عدتك
ان تنقضى راجعتك فذهبت المراء ة حتى دخلت على عائشة
فخبرتها فسكت عائشة حتى جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى
نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان
١٥٨ تزوجوا ولا تطلقوا فان الله لايحب الذواقين و الذواقات، و ٢٩٢
فى لفظ لا تطلقوا النسأ الا من ريبة فان الله تعالىٰ لا يحب
الذواقين و الذواقات۔
١٦٦ ابغض الحلال الى الله الطلاق ٢٩٣
١٦٧ ما احل الله شيأ ابغض اليه من الطلاق ٢٩٣

باب الرجعة

١٣٦ عن عائشة، قالت لم يكن للطلاق وقت يطلق امرأته ثم يرجعها ٢٨٨
مالم تنقضى العدة و كان بين رجل و بين اهله بعض مايكون
بين الناس فقال و الله لاتركنك لا ايما و لاذات زوج فجعل
يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى راجعها ففعل ذلك
مرارا فانزل الله فيه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح
باحسان۔ فوقت لهم الطلاق ثلاثا يراجعها فى الواحدة و فى
الثنتين و ليس فى الثالثة رجعة حتى تنكح زوجا غيره۔
١٣٧ ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها و ان طلقها ٢٨٨
ثلاثا فنسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او
تسريح باحسان۔

Marfat.com

۱۴۸ عن عروة قال كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان ۲۸۸
تنقضى عدتها كان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الى
امرأته فطلقها حتى اذا ما جأ وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم
طلقها ثم قال و الله لا ادبك الى و لا تحلين ابدا فانزل الله
الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔

۱۴۹ طلق ابن عمر امرأته وهى حائض فذكر عمر للنبى صلى الله ۲۸۹
تعالىٰ عليه وسلم فقال ليراجعها قلت تحتسب فمه۔

۱۵۰ عن ابن عمر مره فليراجعها قلت تحتسب قال ارأيته ن عجزو ۲۸۹
استحمق۔

۱۵۱ عن ابن عمر قال حسبت على بتطليقة ۲۹۰

۱۵۲ عن ابن عمر نحوه و قال فى آخره قال عبيدالله قلت لنافع ما ۲۹۰
صنعت التطليقة قال واحدة اعقد بها۔

۱۵۳ و عن سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه وفيه كان عبدالله طلقها ۲۹۰
تطليقة فحسبت من طلاقها و ارجعها عبدالله كما امره رسول
الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

۱۵۴ قال ابن عمر فراجعتها و حسبت لها التطليقة التى طلقتها۔ ۲۹۰

۱۵۵ عن ابن عمر انه امر ان يراجعها قلت افحسبت عليه قال فمه او ۲۹۰
ان عجزو استحمق

۱۵۶ و عن انس بن سيرين قال قلت فاعتددت بتلك التطليقة التى ۲۹۱
طلقت وهى حائض قال مالى لا اعتدبها وان كنت عجزت۔

۱۵۷ عن عبدالله بن عمر، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال ۲۹۱
هى واحدة۔

باب الحلالة

۱۳۸ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا حتى تذوقى ۲۸۳
عسيلته و يذوق عسيلتك

۱۳۹ لعن الله المحلل و المحلل له ۲۸۳

Marfat.com

۱۴۱	لعن الله الذواقين و الذواقات	۲۸۴

باب حقوق الزوجين

۴۹	اعظم الناس حقا على المراءة زوجها	۲۴۸
۵۰	لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق و لو كان من قدمه الى مفرق راسه قرحة تنجس بالقيح و الصديد ثم استقبلته فلحسته ما ادت حقه۔	۲۴۸
۶۵	ليس منا من خبب امراءة على زوجها	۲۵۲
۹۷	جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور فرماتے ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقاو الطفهم باهله	۲۶۵
۹۸	خيركم خيركم لاهله و انا خيركم لاهلى	۲۶۵
۹۹	من كان له امراء تان فمال الى احدهما دون الاخرىٰ جاء يوم القيٰمة و احد شقيه مائل	۲۶۶
۱۰۷	رأيت النار فلم ار كاليوم منظرا قط افظع و رأيت اكثر اهلها النساء فقالوا يا رسول الله، اس کا کیا سبب ہے، قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير و يكفرن الاحسان لو احسنت الى احدٰهن الدهر ثم رأت منك شيأ قالت ما رأيت منك خيرا قط۔	۲۷۱
۱۰۹	ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بارگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں ہے سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں۔ اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنے والیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعة ازواجهن و المعرفة بحقوقهم و قليل منكن من يفعله	۲۷۲

Marfat.com

۱۱۰ حاملات والدات مرضعات رحیمات باولادھن لولا ما یأتین ۲۷۲
الی ازواجھن لدخل مصلیاتھن الجنة

۱۱۱ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ۲۷۲
عرض کی یارسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے،
کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح
کروں ورنہ یوہیں بیٹھی رہوں، فرمایا فان حق الزوج علی الزوجة ان
سألھا نفسھا وھی علی ظھر قتب ان لا تمنعه نفسھا و من حق
الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت و
عطشت ولایقبل منھا ولاتخرج من بیتھا الا باذنه فان فعلت لعنتھا
ملئکة السمأ و ملئکة الارض و ملئکة الرحمة و ملئکة العذاب۔

۱۱۲ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ۲۷۳
ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا
اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا
میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کہ اس نے مجھے پیام
دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ
کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من
حقه لو سال منخراه دما او قیحا فلحسته بلسانھا ما ادت
حقه لو کان ینبغی لبشر ان یسجد بشر لامرت المراء ة ان
تسجد لزوجھا اذا دخل علیھا بما فضله الله علیھا۔

۱۱۳ یک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العلمین ۲۷۳
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی
نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا اطیعی اباک، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو
حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جب تک حضور یہ بتائیں کہ ا
خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت
به قرحة فلحستھا او انتشر منخراه صدیدا او دما ثم

Marfat.com

ابتلعته مالادت حقه، اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق
لا اتزوج ابدا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
لاتنکحوهن الا باذنهن۔

۱۱۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی ۲۷۵
طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا
عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله و لکن لا احب ان
اتزوج و بنی صغار، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناه علی طفل فی
صغره و ارعاه علی بعل فی ذات یده۔

۱۱۸ دوسری حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۷۵
انہیں پیام دیا یوں عرض کی یا رسول الله لانت احب الی من
سمعی و بصری و حق الزوج عظیم فاخشی ان اضیع حق الزوج
۱۲۹ عن اسماء بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر و ماله فی الارض ۲۷۸
من مال ولا مملوك ولا شیء غیر ناضح و غیر فرسة فکنت
اعلف فرسه و استقی الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اکن
احسن اخبز وکان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوة
صدق و کنت انقل النویٰ من ارض الزبیر التی اقطعه رسول الله
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی راسی وهی منی علی ثلثی
فرسخ فجئت یوما و النویٰ علی راسی فلقیت رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ
اخ لیحملنی خلفه فاستحیت ان اسیر مع الرجال و ذکرت
الزبیر و غیرته و کان اغیر الناس فعرف رسول الله صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت
لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی راسی
النویٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لارکب فاستحییت منه و
عرفت غیرتك فقال والله لحملك النویٰ کان اشد علی من
رکوبك معه قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم
یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔

Marfat.com

۱۳۷ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ ۲۸۳

۱۴۳ لیس منا من خبب امراءۃ علی زوجھا او عبدا علی سیدہ ۲۸۴

۱۵۹ ثلثۃ قد حرم اللہ علیھم ومد من الخمر و العاق لوالدیہ والدیوث الذی یقیر فی اھلہ الخبث۔ ۲۹۲

باب مدۃ الحمل

۱۶۱ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عوت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا، ان عمرھم یرجمھا فقال لہ معاذ ان کان لک علیھا سبیل فلا سبیل لک علی ما فی بطنھا فترکھا حتی ولدت ولدا قد نبتت ثناياہ یشبہ اباہ ۲۹۳

۱۶۲ امام مالک نے فرمایا ھذہ جارتنا امراءۃ محمد بن عجلان امرأۃ صدق و زوجھا رجل صدق حملت ثلثۃ ابطن فی اثنی عشرۃ سنۃ کل بطن فی اربع سنین۔ ۲۹۳

باب الحداد

۱۶۹ لایحل لا امراءۃ ان تومن باللہ و الیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشھر و عشرا ۲۹۴

باب النسب

۱۶۰ من ادعیٰ الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیٰمۃ صرفا و لا عدلا۔ ۲۹۲

۱۰ کل سبب و نسب منقطع یوم القیٰمۃ الا سببی و نسبی

۱۱ کل صھر او سبب او نسب ینقطع یوم القیٰمۃ الاصھری و نسبی

۱۳۵ لا یدخل الجنۃ ولد زانیۃ

marfat.com

Marfat.com

۱۳۶ لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا و من فیه عرق منه

۱۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الولد للفراش و ۳۶۱
للعاهر الحجر

باحقوق الوالدین

۱۳۸ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ۵۸
ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے
گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

۵۱۱ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضا الرب فی رضا الوالدین و ۲۱۵
سخط الرب فی سخط الوالد، و لفظ البزار الوالدین فی
الموضعین،

۵۱۲ جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاستاذنه فی ۲۱۵
الجهاد فقال احی والداك قال نعم ففیهما فجاهد

۵۱۳ اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ۲۱۶
ابایعك علی الهجرة و الجهاد ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال
فهل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی
الاجر من الله تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن
صحبتهما۔

۵۱۴ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ۲۱۶
جئت ابایعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان قال فارجع
الیهما فاضحکهما کما ابکیتهما۔

۵۱۵ ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۱۶
علیه وسلم فقال هل لك احد بالیمن قال ابوای قال اذنا لك
قال لا قال فارجع الیهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا
فبرهما۔

Marfat.com

٥١٦	ان جاهمة جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اردت ان اغزوا و قد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجليها۔	٢١٧
٥١٧	و لفظ الطبرانى قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما۔	٢١٧
٥١٨	عن طلحة بن معوية السلمى قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت يا رسول الله انى اريد الجهاد فى سبيل الله قال امك حية قلت نعم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الزم رجليها فثم الجنة۔	٢١٨
٥٢١	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال لو كان جريح الراهب فقيها عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولى من عبادة ربه	
١٦٣	لعنة الله غلى من فرق بين الوالدة و ولدها	٢١٩
١٦٨	و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك فاخرج	٢٢٠
٦٧	ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه والديوث و الرجلة من النساء	٣٨١
٦٨	ثلثة لا يقبل الله عزوجل منهم صرفا ولا عدلا عاق و منان و مكذب بقدر	٣٨١
٦٩	ملعون من عق والديه ملعون من عق والديه ملعون من عق والديه	٣٨١
٧٠	رضا الله فى رضا الوالد و سخط الله فى سخط الوالد	٣٨٢
٧١	كل الذنوب يؤخر الله تعالىٰ منها ماشأ الى يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله لصاحبه فى الحيات قبل الموت	٣٨٢
٧٢	لا تعقن والديك و ان امراك ان يخرج من اهلك و مالك	٣٨٢
٧٣	اطع والديك و ان اخرجاك من مالك و من كل شئ هو لك	٣٨٢
٧٤	انت و مالك لابيك	٣٨٣

Marfat.com

۷۵ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید ۳۸۳
ان یاخذ مالہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ
لہ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا
مال لے لینا چاہتے ہو عرض کہ حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ
میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی
قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ اتنے میں جبریل
علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف
کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان
تک نہیں لایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے
اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی
نہ سنے وہ سناؤں ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے
معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے، پھر یہ اشعار
عرض کرنے لگے

غدوتك مولودا و منتك يافعا تعل بما احبنى عليك و تنهل
اذا ليلة ضاقتك بالسقم لم ابت لسقمك الاساهرا اتململ
تخاف الردى نفسى عليك او انها لتعلم ان الموت حتم الموكل
كانى انا المطروق دونك بالذى طرقت به دونى فعينى تهمل
فلما بلغت السن و الغاية التى اليك مراحا فيك كنت اوصل
جعلت جزائى غلظة و فظاظة كانك انت المنعم المتفضل
فليتك اذا لم ترع حق ابوتى فعلت كما الجار و المجاور يفعل
و اوليتنى حق الجوار و لم تكن على بمال دون مالك تبخل

ان اشعار کو سنکر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابيك۔

Marfat.com

باب حقوق الاولاد

٥٣ مكتوب فى التوارة من بلغت له ابنته اثنتى عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه ٣٢١

٥٤ من ولدله ولد فليحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه ٣٢١

باب الاخوة

٣ من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه ٧

٢٢٦ احب الاعمال الى المولىٰ تعالىٰ ادخال السرور فى قلب المسلم ٩٣

٥١٩ المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده و المهاجر من هجر ما نهى الله تعالىٰ عنه۔ ٢١٨

٤٢ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب ٢٤٦

٤٦ حبك الشئ يعم و يصم ٢٤٧

٤٧ الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل ٢٤٧

٧٥ اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ٢٥٨

٢٦ من اتاه اخوه متنصلا فليقبل ذلك منه محقا او مبطلا فان لم يفعل لم يرد على الحوض ٣١٥

٣٢ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله ٣١٦

٥٠ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من استطاع منكم ان ينفع اخاه المسلم فلينفعه ٣٢٠

٥٦ ان للمسلم على اخيه ست خصال واجبة ان ترك شيأ منها فقد ترك واجبا عليه لاخيه يسلم عليه اذا لقيه و يجيبه اذا دعاه و يشمته اذا عطس و يعوده اذا مرض و يحضره اذا مات و ينصحه اذا استنصحه ٣٧٣

Marfat.com

۹۳	من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه	۳۹۳
۵۰	فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت	۴۲۰
۵۱	مااحب رجل قوما الا حشره الله معهم او كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم	۴۲۰

باب اليمين

۳۱۵	من حلف بغير الله فقد اشرك	۱۳۰
۳۶۹	حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے رب العزت عزجلالہ نے فرمایا وخذ بيدك ضغثا فاضرب ولا تحنث، یعنی سو تنکیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عثكا لافيه مائة شمراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔	۱۵۶
۱۵	من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فليات الذى هو خير وليكفر عن يمينه	۲۳۴
۱۷۱	ان الصديق عبر رؤيا فاخبره النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه اصاب بعضا و اخطأ بعضا لافئا للصديق ان نجهره و اقسم عليه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا تقسم۔	۲۹۵
۱۷۲	عن سعيد بن المسيب انه بلغه ان ايوب عليه الصلاة و السلام حلف ليضربن امراء ته مأته فى ان جأته فى زيادة على ما كانت فاتى به من الخبز الذى كانت تعمل عليه وخشى ان تكون قارفت من الخيانة فلما رحمه الله و كشف عنه الضر علم براء ة امراء ته مما اتهمها به فقال الله عزوجل وخذ بيدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وهو مائة عود فضرب به كما امره الله تعالىٰ۔	۲۹۷

Marfat.com

١٧٣	اذا خلف على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأت الذى هو خير وكفر عن يمينك	٢٩٧
١٧٤	انى والله ان شاء الله لا احلف على يمين فارىٰ غيرها خيرا منها الا كفرت عن يمينى و آتيت الذى هو خير۔	٢٩٨
١٧٥	والله لان يلج احدكم بيمينه فى اهله آثم له عندالله من ان يعطى كفارته التى افترض الله عليه۔	٢٩٨
١١٩	ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الا منافق	٣٥٠
٧٩	لو يعطى الناس بدعواهم لادعى الناس دماء رجال و اموالهم و لكن اليمين على المدعى عليه	٣٨٥
٨١	اكرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم الظلم۔	٣٨٥
٨٢	عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال للمدعى الك بينة قال لا قال لك يمينه	٣٨٦
٢٢	البينة على المدعى و اليمين على من انكر	

باب الشهادة

٣	عدلت شهادةالزور الا شراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله۔	٢٣٢
٤	الا انبئكم باكبر الكبائر قول الزور او قال شهادة الزور	٢٣٢
٥	لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار۔	٢٣٢

باب الظلم والتعدى

١٤	ليس لعرق ظالم حق	١٠
٧	من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام	٢٣٣
٥٦	من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام	٣٢٢

Marfat.com

٩٢	ليس لعرق ظالم حق	٣٤٢
٩٥	من استرعى الذئب فقد ظلم	٣٤٣
١٣	الظلم ظلمات يوم القيٰمة	٣٦١
٦٣	من اخذ من الارض شيأ بغير حقه خسف به يوم القيٰمة الى سبع ارضين۔	٣٨٠
٦٤	من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيٰمة يحمله من سبع ارضين۔	٣٨٠
٩١	انكم تختصمون الى فلعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحومما اسمع فمن قضيت له بحق مسلم فانما هى قطعة من النار فلياخذها او ليتركها۔	٣٩١
١٧	شر الناس منزلة يوم القيٰمة من يخاف لسانه او يخاف شره	٤٠٣
١٨	لا يبغى على الناس الا ولد بغى و الا من فيه عرق منه	٤٠٣
٢٦	لا ياخذ احد شبرا من الارض بغير حقه الا طوقه الله الى سبع ارضين الى يوم القيٰمة	٤٠٥
٢٧	من اخذ من الارض شيأ بغير حقه خسف به يوم القيٰمة الى سبع ارضين	٤٠٦
٢٨	ايما رجل ظلم شبرا من الارض كلفه الله عزوجل ان يحفره حتى يبلغ آخر سبع ارضين ثم يطوقه يوم القيٰمة حتى يقضى بين الناس۔	٤٠٦
٢٩	من اخذ شيأ من الارض بغير حله طوقه الله من سبع ارضين لا يقبل الله منه صرف و لا عدل	٤٠٦

باب الغيبة

١٠٦	اياكم و الغيبة فان الغيبة اشد من الزنا ان الرجل قد يزنى و يتوب فيتوب الله عليه و ان صاحب الغيبة لا يغفرله حتى يغفرله صاحبه	٤٧٠

Marfat.com

باب التوبة

۵۲۲	كل بنى آدم خطاء و خير الخطائين التوابون	۲۱۹
۷۵	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۳۳۰
۱۰۱	لو كان لابن آدم و اد من ذهب لابتغى اليه ثانيا و لو كان له واديان لا بتغى اليهما ثالثا و لا يملا جوف ابن آدم الا التراب و يتوب الله على من تاب۔	۳۴۵
۸۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اصر من استغفر	۳۹۱
۸۸	عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قديم لا يبطل الحق شئ مراجعة الحق خير من التمادى فى الباطل	۳۹۱
۸۹	خير الخطائين التوابون	۳۹۱
۹۰	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۳۹۱

باب الصدق والكذب

۲۲۸	الكذوب قد يصدق	۹۵

باب لا ضرر فى الاسلام

۲۳۲	من ضار ضار الله به و من شاق شق الله عليه	۱۰۷
۸۰	حدیث میں ہے لا ضرر ولا ضرار فى الاسلام	۳۸۵
۸۳	المومن غر كريم و الفاجر خب لئيم	۳۸۶

باب الظن

۲۷	اياكم و الظن فان الظن اكذب الحديث	۳۱۵

باب الاطعمة

۲۲۹	لا ياكل طعامك الا اتقى	۹۵
۲۳۰	فى كل ذات كبد حرى اجر	۹۵

marfat.com

Marfat.com

۲۳۱	فیما یاکل ابن آدم اجرو فیما یاکل السبع والطیر اجر	۹۵
۲۳۳	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارین ان یوکل	۹۶
۱۰۷	دخلت امراء ة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاکل من حشاش الارض فوجبت له النار و فی روایة فهی تنهش قبلها و دبرها۔	۳۴۶
۴۱	لاتاکلوا الصلور ولا الا نقلیس	۴۱۸
۴۳	ما انهر الدم و ذکر اسم الله علیه فکلوا	۴۱۸
۶۷	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة	۴۲۴
۶۸	ما انفق الرجل فی بیته و اهله و ولده و خدمه فهو له صدقة	۴۲۵

باب شرب الخمر

۷	لعن الله الخمر و شاربها و ساقیها و مبتاعها و بائعها و عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة الیه	۳۹۸

باب المشورة

۲۸	استشارنی ربی فی امتی ثلثا	۳۱۵
۸۵	اما ان الله و رسوله لغنیان عنها ولکن جعلها الله رحمة لامتی فمن استشار منه لم یعدم رشد او من ترکها لم یعدم غیا۔	۳۸۶
۸۶	امام حسن بصری فرماتے هیں قد علم الله انه مابه الیهم من حاجة و لکن اراد ان یستن به من بعده۔	۳۸۷

باب الذکر

۱۲	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه	۹
۳۸۷	افضل الذکر لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله	۲۰۶

Marfat.com

۱۷۰ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ۲۹۵
ثقیلتان فی المیزان محبیتان الی الرحمن سبحن اللہ و بحمدہ
سبحن اللہ العظیم۔

باب التشبہ

۶۰ ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیٰمۃ العاق لوالدیہ و المراء ۃ ۲۵۱
المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال و الدیوث۔

۶۱ ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء و مدمن ۲۵۱
الخمر۔

باب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

۶۲ لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علما ؤھم فلم ینتھوا ۲۵۱
فجالسوھم فی مجالسھم و آکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ
قلوب بعضھم ببعض فلعنھم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم

۶۳ الذنب شؤم علی غیر فاعلہ (الی قولہ) و ان رضی بہ شارکہ ۲۵۲

۱۷۹ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأی منکم منکراً ۳۰۰
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ و ذلک
اضعف الایمان۔

۱۱۴ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال ۳۴۸
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں
کچھ لوگ سوار ہیں تہ تق والے چھتری پر پانی بھرنے آتے چھتری
والے تکلیف پاتے تہ تق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں
کہ یہیں سے پانی بھرلیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ
ہو، اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے
وہی نہ ڈوب گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ اور وہ
سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت
انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔

Marfat.com

۱۱۵ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ ۳۴۸
آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے
پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ کھانا پینا نہ چھوڑتا اس کے
سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر
لعنت اتاری اور فرمایا کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما
کانوا یفعلون۔

باب الکلام علی قدر عقول الناس

۱۲۷ حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ ۲۷۸
۱۲۸ آمرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم ۲۷۸
۱۳۱ ماحدث احدکم قوما بحدیث لا یفھمونہ الا کان فتنۃ علیھم ۲۸۱
۱۳۲ لا تحدثوا من امتی من احادیثی الا ما تحتملہ عقولھم فیکون ۲۸۱
فتنۃ علیھم
۱۳۳ یا ابن عباس لا تحدث قوما حدیثا لا تحتملہ عقولھم ۲۸۱
۱۳۴ قال عبداللہ بن مسعود، ماانت بمحدث قوما حدیثا لا تبلغہ ۲۸۱
عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ
۱۳۵ عن ابی ھریرۃ انہ قال حفظت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ ۲۸۱
وسلم وعائین فاما احدھما بثثتہ و اما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا
البلعوم۔

باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل انتم تارکولی ۲۳۱
صاحبی
۷۱ ان اللہ یکرہ فوق سمائہ ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض ۳۲۹

باب مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۷ قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی ۳۳۶
امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب

Marfat.com

۳۳۶ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۷۸

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۲۴ یزف علی بینی و بین ابراھیم علیہ الصلوۃ و السلام الی الجنۃ ۶۵

باب فضیلۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۷ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی ۲
اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضرت فاطمہ کے غسل دینے پر) اعتراض کیا
حضرت مرتضیٰ نے جواب دیا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمۃ زوجتک فی الدنیا و الآخرۃ۔

باب فضیلۃ اھل البیت

۶۰ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فھو لاحدی ثلث ۱۴۷
اما منافق و اما ولد زانیۃ و اما امرء حملت بہ امہ فی غیرطھر

۱۴۵ من صنع الی اھل بیتی یدا کا فأتہ علیھا یوم القیٰمۃ ۳۳۵

۱۴۵ من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی ۳۳۶
مکافأتہ اذا لقینی

باب فضیلۃ الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۳۲۲ جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم ۵۸
وعلیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنۃ
میسا کما تمیس العروس

مناقب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۲۱۹ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم فقھہ (ای ابن عباس) فی ۵۲۳
الدین

۲۱۹ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ الکتاب ۵۲۴

باب فضیلۃ اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰۸ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ ۲۴۶
تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقیہ منکم فلیامرہ فلیستغفر لہ

Marfat.com

۲۴۷	ایک روایت میں حضرت فاروق اعظم کو بالتخصیص حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔	۱۰۸
۲۴۸	حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی	۱۰۸
۲۴۹	ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق وامیر المومنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔	۱۰۹

باب التقدیر والتدبیر

۷۶	عن ثوبان مولیٰ رسول اله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اجتمع اربعون من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ینظرون فی القدر و الجبر فمنهم ابوبکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فنزل الروح الامین جبریل امین علیه الصلاة و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتك فقد احدثوا فخرج صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ملتمعا لونه متوردة و جنتاه کانما تفقأ بحب الرمان الحامض فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعد اکفهم فقالوا تبنا الی الله و رسوله فقال اولیٰ لکم ان کدتم لتوجبون اتانی روح الامین فقال اخرج الی امتك یا محمد فقد احدثت۔	۳۳۳

باب النذر

۱۷۷	من نذر ان یطیع الله فلیطعه و من نذر ان یعصیه فلا یعصه۔	۳۰۰
۱۷۸	لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیأ و انما یستخرج به من البخیل	۳۰۰

Marfat.com

باب الاستمداد

۲۵۰ عن ابی صالح عن مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال اصاب ۱۰۹
الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله استسق الله لامتك
فانهم قد هلکوا فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی
المنام فقال ایت عمر فاقراء السلام اخبرهم انهم سیسقون۔

باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین

۳۵۲
۱۳۲ انا لا نستعین بمشرك
۱۳۸ ۳۵۴ ان امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی سعد بن
ابی وقاص لاتتخذ احدا من المشرکین کاتبا علی المسلمین
۱۳۹ ۳۵۴ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں
کہ اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار،
ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے
تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی
بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

باب بناء الکعبة

۱۳۰ ۲۸۰ عن عائشة قالت سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن
الجدر امن البیت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی
البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه
مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من
شاؤا و لولان ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان
تنکر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابه
بالارض، و فی اخریٰ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال
لها یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبیت
فهدم فادخلت فیه ما اخرج منه و الزقته بالارض وجعلت له
بابین باب شرقیا و بابا غربیا فبنیت به اساس ابراهیم۔

Marfat.com

باب الهجرة

۱	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا هجرة بعد الفتح	۳۰۴
۲	من فر بدینه من ارض۔الی ارض و ان کان شبرا من الارض استوجبت له الجنة و کان رفیق ابیه ابراهیم و نبیه محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۰۴

باب قتل الحية

۴۱۷	جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے	۱۷۴
۴۱۸	جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا	۱۷۴
۴۱۹	اقتلوا الحیات کلها فمن خاف ثاؤهن فلیس منا	۱۷۴
۴۲۰	من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا	۱۷۴

باب الدعاء

۴	لیکثر من الدعاء	۷
۵	لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد۔ لا تقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء۔	۸
۶	تدعون الله فی لیلکم و نهارکم فان الدعاء سلاح المومن	۸
۷	ان الله یحب الملحین فی الدعاء	۸
۸	وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکفنه الناس یدعون و یثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع و انا فیهم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ بمنکبی من و رأی فالتفت الیه فاذا بعلی فترحم علی عمرو قال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك و ایم الله ان کنت لاظن ان یجعلك الله مع صاحبیك	۸
۹	و فی روایة انی لواقف فی قوم یدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول رحمك الله ان کنت لارجون ان یجعلك الله مع صاحبیك۔	۸

Marfat.com

۱۵ اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکة یومنون ما تقولون۔ ۱۰

۱۶ دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابی سلمة و ارفع درجته فی المهدیین و اخلفه فی عقبه فی الغابرین و اغفرلنا وله یا رب العلمین و افسح له فی قبره و نور له فیه۔ ۱۰

۱۷ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه و قال استغفروا لاخیکم و سلوا له التثبیت انه الآن یسأل ۱۱

۱۸ عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و لقها منك رضوانا قلت یا ابن عمر اشئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذا انی لقادر علی القول عن شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۱

۱۹ و فی اخریٰ فلما اخذ تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر فلما سوی اللبن علیها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و تلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۲

۲۰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۱۲

۲۱ عن امیر المومنین علی من ادی فریضة فله عندالله دعوة مستجابة ۱۳

Marfat.com

۲۲	اکثر الدعاء	۱۵
۲۳	اذا سال احدکم فلیکثر فانما یسأل ربه	۱۵
۲۴	اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم	۱۵
۲۵	لقد بارك الله لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها	۱۵
۲۶	اطلبوا الخیر دهرکم کله و تعرضوا النفحات رحمة الله فان الله تعالیٰ نفحات من رحمه یصیب بها من یشاء من عباده۔	۱۵
۲۷	لایزال یستجاب العبد مالم یدع باثم او قطیعة رحم مالم یستعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلك و یدع الدعاء۔	۱۶
۴۲	جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعا فرماتے اللھم صل علی آل فلان	۲۱
۴۳	انی بعثت الی اهل البقیع لا صلی علیهم	۲۱
۴۴	ان جبریل اتانی (فذکر الحدیث) فامرنی ان آتی البقیع فاستغفر لهم قلت له کیف اقول یا رسول الله قال قولی السلام علی اهل الدار من المومنین و المسلمین و یرحم الله المتقدمین منا و المتاخرین و انا ان شاء الله بکم لاحقون۔	۲۱
۴۸	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت	۲۴
۱۴۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم فاطر السموات الارض عالم الغیب و الشهادة و الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیوة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لاشریك لك و ان محمدا عبدك و رسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی من الخیر و انی لاعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیمة انك لا تخلف المیعاد۔ فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے۔	۶۲

Marfat.com

۱۶۰	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دردزہ کیلئے فرمایا تکتب لها شی من القرآن و تسقی۔	۶۷
۱۶۱	اذا عسرت علی المراءة ولادتها اخذ اناء نظیفا و کتب علیه قوله تعالیٰ کانهم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار بلغ فهل یهلك الا القوم الفسقون کانهم یوم یرونها لم یلبثوا الا عشیة او ضحٰها لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منه المراءة ینضح علی بطنها و فرجها۔	۶۷
۲۱۹	افضل الدعاء الحمد لله	۹۳
۲۴۳	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك	۱۰۸
۲۴۴	(و فی روایة) اشرکنا یا اخی فی صالح دعائك و لا تنسانا	۱۰۸
۲۸۷	علا بن حلاج نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے فرمایا یا بنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم الله و علی ملة رسول الله ثم شن علی التراب شنا ثم اقراء عند رأسی بفاتحة البقرة و خاتمتها فانی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ذلك	۱۱۹
۴۶۹	الدعاء مخ العبادة	۱۹۷
۴۸۲	تسبحون دبر کل صلاة عشرا و تحمدون عشرا و تکبرون عشرا	۲۰۵
۴۸۳	کنا اذا صعدنا کبرنا و اذا نزلنا سبحنا	۲۰۵
۴۸۴	یکبر علی کل شرف	۲۰۵
۴۸۵	عن ابی موسیٰ اشعری قال کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لا غائبا و لکن تدعون سمیعا بصیرا۔	۲۰۵

Marfat.com

۴۸۶ خیر الدعاء دعا عرفة و خیر ما قلت انا و النبیون من قبلی لا اله ۲۰۵
الا الله وحده لا شریك له له الملك و لله الحمد و هو علی کل
شی قدیر۔

۴۹۴ کے بعد کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الخلاء ۲۰۸
قال اللهم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث

۵۳۶ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخش دوں گا، اللهم ۲۲۴
انك تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی
فاعطنی سوالی و تعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللهم انی
اسئلك ایمانا یباشرقلبی و یقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی
الا ما کنت لی ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم
الراحمین۔

۵۳۷ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے ۲۲۵
لپٹے ہوئے یہ دعا کررہے ہیں یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمة
انعمتها علی۔

باب صفة الجنة

۳۱۸ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے ما لاعین راءت و لا اذن سمعت ۱۳۴

باب الشتیٰ

۱۸۲ لایاتی عام الا و الذی بعده شر منه ۸۰

۲۴۹ کے بعد مولی علی نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر ۱۰۹
اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المومنین یضر و ینفع

۳۸۹ الدال علی الخیر کفاعله ۱۶۶

۴۱۵ کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت ۱۷۳

۴۲۸ رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن ۱۷۷
الصبی حتی یحتلم

Marfat.com

۴۵۲	انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیأ فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔	۱۸۹
۵۲۸	لا یحل لامراء ة ان تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و لیلة الا مع ذی رحم محرم یقوم علیها	۲۲۱
۵۳۱	جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔	۲۲۳
۱۳	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لا نستعین بمشرك	۲۳۴
۱۹	ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب الله من اشترط شرطا لیس فی کتاب الله فهو رد و ان کانت مائة شرط شرط الله احق و اوثق۔	۲۳۶
۲۵	ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوادیا کہ ملعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔	۲۳۷
۳۸	ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء	۲۴۴
۴۴	رویدك یا انجشة بالقوارير	۲۴۷
۴۸	مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة۔	۲۴۸
۵۴	العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء	۲۵۰
۵۹	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یارسول اللہ ارأیت الحمو یا رسول الله فرمایا الحمو الموت	۲۵۱
۶۶	لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم ضربت امراء ته القبة علی قبره سنة۔	۲۵۳
۷۶	لیس علی ولد الزنا من وزر ابویه شئ	۲۵۹
۷۷	ولد الزنا شر الثلثة	۲۵۹

Marfat.com

۷۸	ولد الزنا شر الثلثة اذا عمل بعمل ابويه	۲۵۹
۷۹	فرخ الزنا لا يدخل الجنة	۲۵۹
۹۵	لا يحل للرجل ان يعطى عطية فيرجع فيها	۲۹۵
۹۶	السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه و شرابه و منامه فاذا قضى احدكم نهبه فليعجل الى اهله	۲۹۵
۱۰۰	ليس الخلف ان يعد الرجل و من نيته ان يفى ولكن الخلف ان يعد الرجل ان لا يفى	۲۶۶
۱۰۲	ام المومنين صديقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالكم لا ام نسائكم	۲۶۶
۱۰۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هلك المتنطعون	۲۷۰
۱۳۶	الاسلام يعلو و لا يعلى	۲۸۲
۱۴۴	من اسوء الناس منزلة من اذهب آخرته بدنيا غيره	۲۸۷
۱۶۳	ذنب العالم ذنب واحد و ذنب الجاهل ذنبان	۲۹۳
۱۷۶	سأل رجل صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال الرجل يجد الرجل مع امراء ته رجلا يقتله فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تسمعون الى ما يقول سيدكم قالوا لا تلمه يا رسول الله فانه رجل غيور و الله ما تزوج امراء ة قط الا بكرا و لا طلق امراء ة قط فاستطاع احد منا ان يتزوجها فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا بى الله الا بالبينة، قلت و السائل هو سيدنا سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه۔	۲۹۸
۳۷	من استعمل رجلا من عصابة و فيهم من هوارضى لله منه فقد خان الله و رسوله۔	۳۱۷
۴۷	من جامع المشرك و سكن معه فانه مثله	۳۲۰
۴۸	من سود مع قوم فهو منهم	۳۲۰
۴۹	من كثر سواد قوم فهو منهم	۳۲۰
۵۰	الا ان فى الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا وهى القلب	۳۲۰

Marfat.com

٥١	اياك و ما يعتذر منه فان الخير لا يعتذر منه	٣٢٠
٥٩	عسقلان احد العروسين يبعث منها يوم القيٰمة سبعون الفا بغير حساب عليهم	٣٢٢
٦٠	طوبى لماسكنه الله تعالىٰ احد العروسين عسقلان او غزة	٣٢٣
٦٨	ان الله تعالىٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفى عام	٣٢٥
٩٤	ان القلب اذا اكره عمى	٣٤٣
٩٨	امراءة المفقود امراءته حتى ياتيها البيان	٣٤٤
١١٣	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن التحريش بين البهائم	٣٤٨
١٢٣	انا لن نستعمل على عملنا من اراده	٣٥٠
١٢٤	اذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارة تأخذ الفتيلة فتحرق اهل البيت۔	٣٥١
١٢٥	لا يلدغ المومن من جحر واحد مرتين	٣٥١
١٣٥	كل لهو المسلم حرام الا ثلثة ملاعبته اهله و تاديبه لفرسه و مناضلته بقوسه۔	٣٥٣
١٣٦	من استعمل على عشرة من فيهم ارضى الله تعالىٰ فقد خان الله و رسوله و المومنين۔	٣٥٣
٥	كل مولود يولد على فطرة الاسلام	٣٥٩
٩	اتى شاعر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا بلال اقطع لسانه فاعطاه اربعين درهما	٣٦٠
٤٤	ان رجلا قال لامراءته يا اخية فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اختك هى فكره ذلك و نهى عنه۔	٣٦٧
٧٦	اتقوا مواضع التهم	٣٨٤
٧٨	رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرماتي هبى العحماء جبار	٣٨٥
٢٠	ان النبىٰ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لا ضمان على قصار ولا صباغ	٤٠٤
٢٣	ينهى المومن ان يذل نفسه	٤٠٥

marfat.com

Marfat.com

المآخذ

١	فتاوی رضویه جلد چهارم	رضا اکیڈمی بمبئی
٢	بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاة الجنائز	مشمولہ جلد چہارم
٣	النهی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز	
٤	الهادی الحاجب عن جنازة الغائب	
٥	المنة الممتازة فی دعوات الجنازة	
٦	الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن	
٧	جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت	
٨	بریق المنار بشموع المزار	
٩	جمل النور فی نهی النسا، عن زیارة القبور	
١٠	الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة	
١١	اتیان الارواح لدیارهم بعد الرواح	
١٢	حیات الموات فی بیان سماع الاموات	
١٣	الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین	
١٤	تجلی المشکوة لانارة اسئلة الزکوة	
١٥	اعزالاکتناه فی رد صدقة مانع الزکوة	
١٦	رادع التعسف عن الامام ابی یوسف	
١٧	الزبر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم	
١٨	طرق اثبات الهلال	
١٩	البدور الاجلة فی امور الاهله۔ مع شرح و حاشیه	
٢٠	شرح، نورالادلة للبدور الاجلة	
٢١	حاشیه، رفع العلة عن نور الادلة	
٢٢	تفاسیر الاحکام بغدیة الصلاة و الصیام	
٢٣	هدایة الجنان باحکام رمضان	

Marfat.com

۲۴	العروس المعطار فی زمن دعوة الافطار	مشمولہ جلد ۴
۲۵	صیقل الرین عن مجاورة الحرمین	مشمولہ جلد پنجم
۲۶	انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة	
۲۷	فتاوی رضویه جلد پنجم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۸	ماحی الضلالة فی انکحة الهندو بنجالة	
۲۹	هبة النساء فی تحقق المصاهرة بالزنا	
۳۰	ازالة العار بحجر الکرائم عن کلاب النار	
۳۱	تجویز الرد عن تزویج الابعد	
۳۲	اطائب التهانی فی النکاح الثانی	
۳۳	آکد التحقیق بباب التعلیق	
۳۴	الجوهر الثمین فی علل نازلة الیمین	
۳۵	فتاوی رضویه جلد ششم	رضا اکیڈمی بمبئی
۳۶	نابغ النور عن سوالات جبلفور	مشمولہ جلد ششم
۳۷	المبین ختم النبیین	
۳۸	سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح	
۳۹	القمع المبین لامال المکذبین	
۴۰	السوو العقاب علی المسیه الکذاب	
۴۱	حجب العوار عن ه ندوم بهار	
۴۲	فتاوی رضویه جلد هفتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۳	کفل الفقیهه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم	مشمولہ جلد هفتم
۴۴	کاسر السفیه الواهم فی ابدال قرطاس الدراهم	
۴۵	الهبة الاحمدیه فی الولایة الشرعیة و العرفیة	
۴۶	فتاوی رضویه جلد هشتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۷	المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر	مشمولہ جلد هشتم
۴۸	سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء	
۴۹	هادی الاضحیة بالشاة الهندیه	
۵۰	انفس الفکر فی قربان البقر	
۵۱	الصافیة الموحیة لحکم جلود الاضحیة	

Marfat.com

فہرست مضامین

جلد دوم

تعارف فتاوی رضویہ جلد چہارم	۴	مردے کی عیب جوئی منع ہے	۱۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم	۷	قبر پر ٹیک لگانا منع ہے	۱۸
جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا	۷	تعارف رسالہ النہی الحاجز	۱۹
علی و فاطمہ کی زوجیت	۷	احادیث رسالہ النہی الحاجز	۲۰
مسلمان کو نفع پہنچانا	۷	انبیاء زندہ ہیں	۲۰
کثرت دعاء کی ترغیب	۷	عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے	۲۰
جنازہ کے پاس دعا کرنا	۸	گناہ کی طرف بلانے والا	۲۰
حضور کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے	۹	حضور کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے	۲۱
خدا اور رسول کا ذکر	۱۰	زکوۃ لانے والوں کیلئے حضور کی دعاء	۲۱
بے ادا کئے قرض سے سبکدوشی نہیں	۱۰	اہل بقیع کیلئے حضور کی دعاء	۲۱
ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا	۱۰	جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا	۲۲
مریض کے لئے دعائے خیر	۱۰	حضور پر سب سے پہلے ملائکہ نے صلاۃ کی	۲۳
میت کی تدفین کے بعد دعاء	۱۱	رحمت عالم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی	۲۴
نجاشی پر جنازہ	۱۲	نماز جنازہ کی فضیلت	
ختم قرآن کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے	۱۲	حضور تمام مسلمین کے ولی ہیں	۲۶
تعارف رسالہ بذل الجوائز	۱۴	وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۲۶
احادیث رسالہ بذل الجوائز	۱۵	حضور کی نماز امت کیلئے رحمت ہے	۲۶
کثرت دعاء کی تاکید	۱۵	جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے	۲۸
دعا سے گھبرا کر دعاء چھوڑ دینا	۱۶	حضور کی شفاعت	۲۹
جمعہ کے بعد ظہر دوسری نماز نہ پڑھی جائے	۱۶	انبیاء کی میراث ترکہ نہیں	۲۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم	۱۷	شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں	۳۰
مسجد میں جنازہ مکروہ ہے	۱۷	حضور کی جنازہ پر نماز نور ظلمت ہے	۳۰
میت کو تکلیف دینا منع ہے	۱۷	جنازہ تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے	۳۰
مردے کو تکلیف دینا زندے کے مثل ہے	۱۷	شہدائے احد پر نماز	۳۱
مردے کو گالی دینا منع ہے	۱۸	مسلمان پر پانچ حقوق ہیں	۳۱

Marfat.com

ایک نماز دوبارہ نہیں ہوتی ۳۲
مسجد میں جنازہ مکروہ ہے ۳۲
تیمم سے جنازہ ۳۲
بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی ہے ۳۳
نماز جنازہ میں تعجیل محبوب ہے ۳۳
جنازے پر تکثیر جماعت محبوب ہے ۳۴
جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم ہے ۳۵
امام اعظم کے علم کامل ہونے کی بشارت ۳۶
تعارف رسالہ [illegible] ۳۷
احادیث رسالہ [illegible] ۴۰
نجاشی پر نماز جنازہ ۴۰
معویہ بن معویہ پر نماز جنازہ ۴۱
شہدائے موتہ پر نماز جنازہ ۴۳
عالم سے لغزش ہو جائے تو رجوع کا انتظار کرو ۴۴
معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ۴۴
نجاشی پر نماز جنازہ ۴۵
صلاۃ بمعنی رحمت ۴۵
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۴۶
جنازے میں تین صفیں ہونا بہتر ہے ۴۶
جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے ۴۶
اکیلی عورت ایک صف ہے ۴۶
بعض گناہ اللہ معاف نہیں فرمائے گا ۴۶
تارک نماز مستحق عذاب ہے ۴۷
اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم ۴۷
دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں ۴۸
ایک آدمی امام کی داہنی جانب کھڑا ہو ۴۸
تعارف رسالہ [illegible] ۴۹
احادیث رسالہ [illegible] ۵۰
[illegible] ۵۰

ترجمہ ادعیہ منقولہ ۵۲
طریقہ تلقین قبر ۵۵
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۵۷
موت کے وقت جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے ۵۷
زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے ۵۷
صالحین کے قریب دفن کرنا ۵۷
قبر پر چلنا منع ہے ۵۸
موت فنائے روح نہیں ۵۸
ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں ۵۸
روح اور جسم کی مثال ۵۸
مردے کو تکلیف دینا منع ہے ۵۸
قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے ۵۹
ولد الزنا کے بارے میں دو حدیثیں ۶۰
عرب و انصار کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے ۶۰
تعارف رسالہ الحرف الحسن ۶۱
احادیث رسالہ الحرف الحسن ۶۲
عہد نامہ لکھنا ۶۲
عہد نامہ کا ثبوت ۶۲
حضرت فاطمہ نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا ۶۳
حضور کی رداء میں کفن ۶۳
جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن ۶۶
آسانی ولادت کی دعاء ۶۷
آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینا ۶۸
مخلص موذن ۶۸
عامل بالقرآن کا جسم ۶۸
حضرت امام علی رضا کی روایت ۶۹
تعارف رسالہ جلی الصوت ۷۱
حدیث رسالہ جلی الصوت ۷۲
تعارف رسالہ بریق المنار ۷۳

Marfat.com

احادیث رسالہ بریق المنار ۷۵
عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں ۷۵
مساجد میں نقش و نگار ۷۵
مساجد میں کنگورے بنانا ۷۵
قبر پر بیٹھنا جائز نہیں ۷۶
مدینہ منورہ کی فضیلت ۷۶
عورتوں کا مسجد میں آنا ۷۶
مسجد میں شب باشی منع ہے ۷۷
اکرام سلطان کی تاکید ۷۷
ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا ۷۷
درود پاک کی برکت ۷۷
مروان کی نااہلی ۷۸
تعارف رسالہ جمل النور ۷۹
احادیث رسالہ جمل النور ۸۰
عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا ۸۰
بعد والا زمانہ زیادہ شر انگیز ہے ۸۰
عورتوں کا مساجد میں آنا ۸۰
جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے ۸۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۸۲
تین باتیں ۸۲
میت کی تعزیت ۸۲
بیمار کی عیادت ۸۲
شہدائے موتہ کی خبر شہادت ۸۴
میت کے گھر کا کھانا ۸۴
تعارف رسالہ الجہد المقل ۸۵
احادیث رسالہ الجہد المقل ۸۷
زیارت قبور ۸۷
مباح کام ۸۷
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۸۹
پانی افضل صدقہ ہے ۸۹
اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۸۹
قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے ۸۹
والدین کیطرف سے حج کرنا دوزخ سے آزادی ہے ۹۰
صدقہ کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے ۹۰
پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے ۹۱
صدقہ عام ہے انفاق مال وغیرہ کو ۹۱
میت کی طرف سے حج اور مالی خیرات ۹۲
مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے ۹۳
الحمد للہ بہترین دعاء ہے ۹۳
وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے ۹۴
صدقہ دینا لینے سے افضل ہے ۹۴
مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے ۹۴
بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے ۹۴
جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بولتا ہے ۹۵
نیکوکار کو کھانا کھلانا ۹۵
جاندار کو کھانا کھلانا ۹۵
اہل و عیال کو کھلانا صدقہ ہے ۹۵
فخر کی دعوت کھانا منع ہے ۹۶
تعارف رسالہ اتیان الارواح ۹۷
احادیث رسالہ اتیان الارواح ۹۹
مومنین کی روحیں ۹۹
تعارف رسالہ حیات الموات ۱۰۱
احادیث رسالہ حیات الموات ۱۰۷
امت کے درود حضور سنتے ہیں ۱۰۷
مومن کو تکلیف دینا منع ہے ۱۰۷
اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا ناجائز ہے ۱۰۸
حاجی کی دعاء ۱۰۸
حضرت اویس قرنی سے دعاء ۱۰۸

Marfat.com

حجر اسود ۱۰۹
قحط میں استسقاء ۱۰۹
مومن کا قبض روح ۱۱۰
مردہ دیکھتا سنتا ہے ۱۱۰
شہید کی روح ۱۱۱
بعد وفات معاہدہ ۱۱۲
قتلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے ۱۱۲
تعجیل تدفین ۱۱۵
اصحاب قبور سے حیا کرنا ۱۱۵
قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے ۱۱۵
مردوں کا جی بہلنا ۱۱۵
زندوں سے اموات ایذا پاتے ہیں ۱۱۶
مردوں کو ایذا دینا زندوں کی مانند ہے ۱۱۷
مردے کی تکلیف ۱۱۷
زندوں کا چلا کر رونا ۱۱۸
مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے ۱۱۸
زندوں کا رونا ۱۱۸
مرنے کے بعد ایذا ۱۱۹
سورۂ بقرہ کا آغاز و اختتام ۱۱۹
مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں ۱۱۹
مردے کلام و اصوات سنتے ہیں ۱۲۲
بدر کے مقتولین ۱۲۳
ام مجن سے حضور نے کلام فرمایا ۱۲۵
مردے کو تلقین ۱۲۵
کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں ۱۲۷
اہل بقیع سے کلام ۱۲۷
مردے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں ۱۲۸
دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کا واقعہ ۱۲۸
مردہ کا ایذا پانا ۱۲۹
جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا ۱۲۹
غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے ۱۳۰
تعارف رسالہ الوفاق المتین ۱۳۱
احادیث رسالہ الوفاق المتین ۱۳۴
روح کیلئے فنا نہیں ۱۳۴
روح کا عدم فنا ۱۳۴
جنت کی نعمت ۱۳۴
حقیقت قبر ۱۳۵
روح غیر فانی ہے ۱۳۵
مردہ کے حسنات و سیئات ۱۳۵
قبرستان کی دعاء ۱۳۵
فرعون اور اس کی ذریت ۱۳۶
زندوں کی آہ و زاری ۱۳۶
روز جمعہ درود پاک کی فضیلت ۱۳۶
عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی وفات ۱۳۷
صنادید قریش کی لاشیں ۱۳۸
شہدائے اجنادین ۱۳۹
مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے ۱۴۰
قبرستان میں کیا کہے ۱۴۱
تعارف رسالہ تجلی المشکوۃ ۱۴۲
احادیث رسالہ تجلی المشکوۃ ۱۴۵
حولان حول کے بعد زکوۃ فرض ہوتی ہے ۱۴۵
اہل بیت سے حسن سلوک ۱۴۵
تعارف رسالہ اعزالاکتناہ ۱۴۶
احادیث رسالہ اعزالاکتناہ ۱۴۷
بے زکوتی مال ہلاک ہو جائے گا ۱۴۷
زکوۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے ۱۴۷
زکوۃ ادا کرنا ایمان کی دلیل ہے ۱۴۸
زکوۃ نہ دینے کی وعید ۱۴۸

Marfat.com

مالداروں پر سخت عذاب ہوگا ۱۴۹
زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے ۱۵۰
فقراء کا مقام ۱۵۰
زکوۃ نہ دینے والوں کا حال ۱۵۰
عورتوں کو زکوۃ نہ دینے کی تہدید ۱۵۰
زکوۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے ۱۵۱
بے زکوۃ کے صدقہ نافلہ قبول نہیں ۱۵۱
فرض کے بغیر نفل قبول نہیں ۱۵۲
اسلام کے چار ارکان ۱۵۲
زکوۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ۱۵۳
زکوۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا ۱۵۳
تعارف رسالہ رادع التعسف ۱۵۴
احادیث رسالہ رادع التعسف ۱۵۶
طعن کرنا جائز نہیں ۱۵۶
حیلۂ شرعی ۱۵۶
سود کی ممانعت ۱۵۷
تعارف رسالہ الزہر الباسم ۱۵۹
احادیث رسالہ الزہر الباسم ۱۶۰
سادات کیلئے زکوۃ حلال نہیں ۱۶۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۱۶۱
قریبی رشتہ دار کو زکوۃ صدقہ دینا افضل ہے ۱۶۱
ہبہ کی چیز لینا جائز ہے ۱۶۳
خود حاجتمند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں ۱۶۳
آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں ۱۶۳
علم حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت ۱۶۵
بھلائی کی راہ بتانے والا ۱۶۶
حقیقی توکل ۱۶۶
بے زکوتی مال سے دوا جائے گا ۱۶۷
جس مال کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے ۱۶۷
اپنی حرفت پر قائم رہنا ۱۶۸
سوال حرام ہے ۱۶۸
توکل کیا ہے ۱۶۸
امیری سے غریبی بہتر ہے ۱۶۹
دنیا میں بحیثیت مسافر رہے ۱۶۹
زکوۃ چالیسواں حصہ ہے ۱۷۰
موروثی جائداد بیچنا منع ہے ۱۷۱
گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے ۱۷۱
ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا نفقہ ۱۷۱
اولاد کیلئے جائداد چھوڑنا ۱۷۲
صدقہ کے بارے میں دو حدیثیں ۱۷۲
دنیا فانی ہے ۱۷۲
کفالت ضروری ہے ۱۷۳
حضور علیہ السلام کا توکل ۱۷۳
سانپوں کا مارڈالنا ۱۷۴
فجر باجماعت کی تاکید ۱۷۴
فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں ۱۷۵
وقت افطار ۱۷۵
تین ارکان اسلام ۱۷۶
روزہ قضا کرنا ۱۷۶
بچوں کو نماز کی ترغیب ۱۷۷
نابالغ مرفوع القلم ہوتا ہے ۱۷۷
فضیلت شہر رمضان مبارک ۱۷۷
رویت ہلال ۱۷۸
تفسیر بالرائے حرام ہے ۱۷۸
رویت ہلال ۱۷۸
چاند کا حکم ۱۷۸
یوم شک ۱۷۹
تعارف رسالہ طرق اثبات الہلال ۱۸۰

Marfat.com

احادیث رسالہ طرق اثبات الھلال ۱۸۳
رویت ہلال ۱۸۳
عیدین ۱۸۳
قربانی ۱۸۴
قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے ۱۸۴
تعارف رسالہ البدور الاجلہ ۱۸۶
احادیث رسالہ البدور الاجلہ ۱۸۸
چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینا ۱۸۸
من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے ۱۸۸
رویت ہلال ۱۸۸
نماز عشاء ۱۸۹
مسئلہ قضا ۱۸۹
احادیث رفع العلہ ۱۹۰
ہلال شعبان ۱۹۰
رویت ہلال کی دعائیں ۱۹۰
رمضان وذوالحجہ کا چاند ۱۹۱
تعارف رسالہ تفاسیر الاحکام ۱۹۳
حدیث رسالہ تفاسیر الاحکام ۱۹۵
کوئی کسی کے بدلے میں نماز نہ پڑھے ۱۹۵
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۱۹۶
روزے معلق رہتے ہیں ۱۹۶
اللہ کا قرض ۱۹۶
حالت جنابت میں روزہ ۱۹۶
عبادت کی پانچ چیزیں ۱۹۷
دعاء کے بارے میں ایک حدیث ۱۹۷
تعارف رسالہ ھدایۃ الجنان ۱۹۸
احادیث رسالہ ھدایۃ الجنان ۱۹۹
بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے ۱۹۹
ثبوت رویت ہلال کیلئے دو گواہ ہونا ضروری ہے ۱۹۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۰۰
مومن نجس نہیں ہے ۲۰۰
تعجیل افطار ۲۰۰
کھجور سے افطار کرنا سنت ہے ۲۰۰
دعائے افطار ۲۰۱
تعارف رسالہ العروس المعطار ۲۰۲
احادیث رسالہ العروس المعطار ۲۰۳
دعاہائے افطار ۲۰۳
تعجیل افطار مستحب ہے ۲۰۴
غروب آفتاب وقت افطار ہے ۲۰۴
تسبیح فاطمہ ۲۰۵
اللہ اکبر کہنا ۲۰۵
بہترین دعاء ۲۰۵
روزے کی جزاء ۲۰۶
افطار کرانا ۲۰۶
روزہ دار کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا ۲۰۸
دعائے افطار ۲۰۸
بیت الخلاء کی دعاء ۲۰۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۰۹
ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت ۲۰۹
دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت ۲۱۰
صوم عرفہ کی فضیلت ۲۱۱
صوم عاشوراء کی فضیلت ۲۱۲
صوم نفل میں شعبان کے روزے کی فضیلت ۲۱۲
۲۷ رجب کے روز کی فضیلت ۲۱۲
چند روزوں کی فضیلت ۲۱۲
رمضان میں عمرہ کرنا ۲۱۳
تعارف رسالہ صیقل الرین ۲۱۴
احادیث رسالہ صیقل الرین ۲۱۵

marfat.com

Marfat.com

محبوب ترین اعمال ۲۱۵
والدین کی رضا ۲۱۵
والدین کی خدمت ۲۱۵
جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے ۲۱۷
مومن کامل کی معرفت ۲۱۸
فقیہہ عالم ۲۱۸
تجرتج راہب ۲۱۸
توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۲۱۹
ابن عباس کی فضیلت ۲۱۹
مکہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا ۲۱۹
ساکنان مکہ ۲۲۰
عمر فاروق کا فرمان ۲۲۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۲۱
عورت کو غیر محرم کیساتھ سفر کرنا جائز نہیں ۲۲۱
مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے ۲۲۱
مدینہ کی افضلیت ۲۲۱
تعارف رسالہ انوار البشارۃ ۲۲۲
احادیث رسالہ انوار البشارۃ ۲۲۴
تنہا سفر کرنا منع ہے ۲۲۴
درود پڑھنے کی فضیلت ۲۲۴
آب زمزم ۲۲۴
ایک مفید دعاء ۲۲۴
مسجد نبوی میں چالیس نماز پڑھنے کی فضیلت ۲۲۵

☆☆☆

تعارف فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۲۶
تعارف رسالہ ماحی الضلالۃ ۲۲۹
احادیث رسالہ ماحی الضلالۃ ۲۳۱
بالغہ سے اسکے نکاح کی اجازت لی جائیگی ۲۳۱
حضرت ابو بکر کی فضیلت ۲۳۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۳۲
جھوٹی گواہی کی وعید ۲۳۲
مسلمان کی چیز اس کی مرضی کے بغیر نہ لے ۲۳۲
ظلم پر اعانت حرام ہے ۲۳۳
شہادت کے متعدد طریقے ۲۳۳
تجدید ایمان امر محمود ہے ۲۳۳
بے گواہ نکاح فاسد ہے ۲۳۴
ولیمہ بعد نکاح سنت ہے ۲۳۴
کافروں سے مدد لینا منع ہے ۲۳۴
غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح شنیع ہے ۲۳۴
قسم توڑنے کی ایک صورت ۲۳۴
تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے ۲۳۵
خطبہ کے بارے میں ایک حدیث ۲۳۵
بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں ۲۳۵
غیر شرعی شرطیں ۲۳۶
حضور امت کو علم سکھاتے ہیں ۲۳۶
شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۲۳۶
نکاح کی طاقت نہ ہو تو روزے رکھے ۲۳۶
مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے ۲۳۷
کنیز کی تعلیم و تادیب ۲۳۷
لعنت جائز نہیں ۲۳۷
متعہ حرام ہے ۲۳۷
جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے ۲۳۹
تعارف رسالہ حبۃ النساء ۲۴۰
احادیث رسالہ حبۃ النساء ۲۴۲

Marfat.com

حرمت مصاہرت ۲۴۲

حدیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۴۴

قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں ۲۴۴

تعارف رسالہ ازالۃ العار ۲۴۵

احادیث رسالہ ازالۃ العار ۲۴۶

مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے ۲۴۶

زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے ۲۴۶

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا ۲۴۶

بدمذہبوں سے دور رہنے کی تاکید ۲۴۷

عورت نرم دل ہوتی ہے ۲۴۷

محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے ۲۴۷

غور و فکر کے بعد دوستی کرو ۲۴۷

قلب کو قلب کیوں کہتے ہیں ۲۴۸

عورت پر زیادہ حق شوہر کا ہے ۲۴۸

شوہر مستحق تعظیم ہے ۲۴۸

بدمذہب کی تعظیم حرام ہے ۲۴۹

کافر و منافق کو سردار کہنا منع ہے ۲۴۹

چیز دے کر پھیر لینا برا ہے ۲۵۰

بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں ۲۵۰

بدمذہب کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ۲۵۰

احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۵۱

بھائی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے ۲۵۱

تین شخص ۲۵۱

مرتکب حرام ۲۵۱

گناہ کی نحوست ۲۵۲

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں ۲۵۲

عورت ہرے بگاڑنا جائز نہیں ۱۲

قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے ۲۵۳

قبہ خود نکاح کر سکتی ہے ۲۵۳

تعارف رسالہ تجویز الرد ۲۵۴

احادیث رسالہ تجویز الرد ۲۵۰

نکاح مؤخر کرنا درست نہیں ۲۵۰

احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۵۸

ولاء سے متعلق چند حدیثیں ۲۵۸

اہل فارس کا ایمان ۲۵۸

اپنے معظم کی تعظیم کرو ۲۵۸

زنا کا عذاب ۲۵۹

ولد الزنا ۲۵۹

قرض معاف کرنا ۲۵۹

طلاق کا اختیار مرد کو ہے ۲۶۰

مذاق میں بھی طلاق ہوتی ہے ۲۶۰

حضرت فاطمہ کا مہر ۲۶۱

شئ موہوب واپس لینا منع ہے ۲۶۵

صعوبت سفر ۲۶۵

بیوی سے حسن معاشرت ۲۶۵

دو بیویوں کے مابین مساوات ۲۶۶

ایفائے عہد ۲۶۶

غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح ۲۶۶

ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں ۲۶۶

تعارف رسالہ الطائب التھانی ۲۶۷

احادیث رسالہ الطائب التھانی ۲۷۰

نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے ۲۷۰

Marfat.com

لڑکی کا نکاح ۲۷۰
بچا تشدد منع ہے ۲۷۰
غیبت زنا سے سخت تر ہے ۲۷۰
زیادہ تر عورتیں جہنم میں جائیں گی ۲۷۱
عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ۲۷۱
حقوق شوہر کی رعایت ۲۷۲
فرمانبرداری سے عورت جنت میں جائے گی ۲۷۲
عورتیں شوہر کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ۲۷۲
مسلم کا جنازہ پڑھا جائے گا ۲۷۳
حضور کا پیام نکاح دینا ۲۷۵
زوجین جنت میں جمع ہوں گے ۲۷۶
بیوہ عورت ۲۷۷
لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں ۲۷۸
عورت شوہر کی جائداد پر نگراں ہوتی ہے ۲۷۸
تعبیر کعبہ ۲۸۰
عوام کی سمجھ سے اونچی باتیں نہ کہنا چاہئے ۲۸۰
ابوجہل نے دو علم حاصل کئے ۲۸۱
اسلام غالب ہے ۲۸۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۸۳
حسن معاشرت کی ترغیب ۲۸۳
حلالہ کیلئے دخول شرط ہے ۲۸۳
طلاق دینا حماقت ہے ۲۸۳
مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے ۲۸۴
مہر کو قرض نہ سمجھنا موجب عذاب ہے ۲۸۴
عورت کو شوہر سے بدظن کرنا منع ہے ۲۸۴
تعارف رسالہ آکد التحقیق ۲۸۶
احادیث رسالہ آکد التحقیق ۲۸۷
آخرت کو برباد کرنا کوتاہ نصیبی ہے ۲۸۷
طلاق اور حق رجعت ۲۸۷
ابن عمر کی طلاق اور رجعت ۲۸۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۹۲
نکاح اور طلاق ۲۹۲
ماں باپ کے نافرمان ۲۹۲
نسب بدلنا حرام ہے ۲۹۲
مدت حمل ۲۹۳
عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ۲۹۳
ماں اور بچے کے درمیان تفریق کرنا باعث لعنت ہے ۲۹۳
تغییر بالرائے حرام ہے ۲۹۴
شناعت طلاق ۲۹۴
اہمیت رضائے والدین ۲۹۴
تین دن سے زیادہ سوگ حلال نہیں ۲۹۴
تسبیح و تحمید کے محبوب کلمے ۲۹۵
قسم دینا منع ہے ۲۹۵
تعارف رسالہ الجوہر الثمین ۲۹۶
احادیث رسالہ الجوہر الثمین ۲۹۷
حیلہ شرعیہ ۲۹۷
قسم توڑ کر کفارہ دیدیا ۲۹۷
ثبوت ہلال کیلئے چار گواہ ضروری ۲۹۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۰
منت و نذر ۳۰۰
منکر و منکر شرعی چیز ۳۰۰
پڑوسی کا حق ۳۰۰
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۴
ہجرت ۳۰۴
دین نام ہے خیر خواہی کا ۳۰۴
عرب میں غیر مسلم کی اقامت جائز نہیں ۳۰۴
تعارف رسالہ بانع النور ۳۰۵

Marfat.com

احادیث رسالہ بالغ النور ۳۰۷
کافر کی تعظیم جائز نہیں ۳۰۷
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے؟ ۳۰۷
عالم دین کی توہین باعث نفاق ہے ۳۰۷
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۸
عالم اور علم دین کی تذلیل حرام ہے ۳۰۸
بھلائی کی راہ بتانے والا ۳۰۸
اللہ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے ۳۰۹
اولیاء اللہ سے عداوت ۳۰۹
تعارف رسالہ المبین ۳۱۰
احادیث رسالہ المبین ۳۱۱
حضور خاتم النبیین ہیں ۳۱۱
اللہ تعالیٰ ازلی وابدی ہے ۳۱۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۱۴
زمانہ رسالت میں مسجد محصور نہیں تھی ۳۱۴
بدمذہبوں کے ساتھ نشست وبرخاست منع ہے ۳۱۴
معذرت قبول کرنا ۳۱۵
برا گمان جائز نہیں ۳۱۵
مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے ۳۱۵
وحدت الوجود ۳۱۶
انبیاء زندہ ہیں ۳۱۶
مومن کو عار دلانا منع ہے ۳۱۶
رسول کا نور مخلوق ہے ۳۱۶
حضور نسیان سے پاک ہیں ۳۱۷
حضور مخلوقات میں افضل ہیں ۳۱۷
متقی والی ہو ۳۱۷
ترغیب نماز ۳۱۷
حیا کرنے سے گناہ نہیں ہوگا ۳۱۸
انبیاء احتلام سے پاک ہیں ۳۱۸
اللہ صاحب کہنا منع نہیں ہے ۳۱۸
فقیہہ نور مفتی کی فضیلت ۳۱۹
دو بیویوں میں مساوات ۳۱۹
حضور علیہ السلام کھانے کے محتاج نہیں ۳۱۹
تین محبوب چیزیں ۳۱۹
مشرکین کے ساتھ بود وباش منع ہے ۳۲۰
فساد قلب ۳۲۰
معذرت کی بات نہ کرنا ۳۲۰
حضور باعث تخلیق کائنات ہیں ۳۲۱
بالغہ کا گناہ ۳۲۱
بری بات ایجاد کرنا ۳۲۱
ظالم کی مدد حرام ہے ۳۲۲
مسجد میں دنیاوی بات حرام ہے ۳۲۲
جنت کو وجد آگیا ۳۲۲
عسقلان اور غزہ کی فضیلت ۳۲۲
تمام جہاں حضور کا صدقہ کھاتا ہے ۳۲۳
سورۂ رحمٰن قرآن عظیم میں دلہن ہے ۳۲۳
روز جمعہ کی فضیلت ۳۲۳
کعبۃ اللہ کی عظمت ۳۲۳
حضرت علی کی فضیلت ۳۲۴
فرشتے روضہ انور کی زیارت کرتے ہیں ۳۲۴
حاجت مند کا حاجت روا ہونا ۳۲۵
روحوں کی تخلیق ۳۲۵
موٹے عالم ۳۲۵
تعارف رسالہ یمن المسیوح ۳۲۶
احادیث رسالہ یمن المسیوح ۳۲۹
مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ۳۲۹
مقام صدیق کی عظمت ۳۲۹
جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے ۳۲۹
گناہ کی توبہ ۳۳۰

marfat.com
Marfat.com

تعارف رسالہ الجمع المبین ۳۳۱
حدیث رسالہ الجمع المبین ۳۳۳
تقدیر پر بحث کرنا منع ہے ۳۳۳
تعارف رسالہ السوء والعتاب ۳۳۴
احادیث رسالہ السوء والعتاب ۳۳۶
محدث اکبر عمر ہیں ۳۳۶
حضور کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے ۳۳۶
رسول کی رسالت عامہ ۳۳۶
خطۂ زمین گواہ ہو جاتا ہے ۳۳۷
مسیلمہ کذاب کاذب ہے ۳۳۷
تعارف رسالہ حجب العوار ۳۳۸
احادیث رسالہ حجب العوار ۳۴۰
علمی کتاب ہو ہیں کا مصنف ۳۴۰
معظم اں عظیم ۳۴۰
دنیا ملعون ہے ۳۴۰
استاذ کیلئے تواضع کرنا ۳۴۱
غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے ۳۴۱
مہمان کا اکرام ۳۴۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۴۲
نکاح پر قدرت نہ ہو تو روزہ رکھے ۳۴۲
صدقہ جاریہ کی تین چیزیں ۳۴۲
ظالم محروم ہے ۳۴۲
مسجد و عرفات میں سائبان بنانے کا حکم ۳۴۳
دل کو مجبور نہ کرنا ۳۴۳
ہر چیز کو اس کے اصلی مقام پر رکھنا ۳۴۳
دین خیر خواہی کا نام ہے ۳۴۳
مسجد میں بھالا احتیاط سے لے جائے ۳۴۴
مفقود الخبر شوہر ۳۴۴
توکل علی اللہ ۳۴۴
مال کما کر برائی میں خرچ کرنا ۳۴۵
انسان لالچی ہے ۳۴۵
ترک جماعت کی وعید ۳۴۵
بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے ۳۴۶
وارث کو محروم کرنا منع ہے ۳۴۶
تعمیر مسجد ۳۴۶
جانور کو بھی تکلیف دینا منع ہے ۳۴۶
مسجد میں دنیا کی باتیں ۳۴۷
مسجد میں بیع و شراء ۳۴۷
جانوروں کو لڑانا منع ہے ۳۴۸
امر بالمعروف ۳۴۸
تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت ۳۴۹
مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے ۳۴۹
امامت سے متعلق ایک حدیث ۳۴۹
طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں ۳۵۰
نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا منع ہے ۳۵۰
دیوار قبلہ میں دل بہلنے والی چیز نہ چاہئے ۳۵۰
مسلمان کی قبر پر بیٹھنا جائز نہیں ۳۵۰
منصب کا خواہش مند ۳۵۰
رات کو سوتے وقت چراغ گل کرنا ۳۵۱
مومن کی فراست ۳۵۱
اللہ تعالیٰ قلوب دیکھتا ہے ۳۵۱
مسجد کے بارے میں ایک حدیث ۳۵۱
نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے ۳۵۲
مشرکوں سے استمداد منع ہے ۳۵۲

Marfat.com

مردوں کو نیکی سے یاد کرنا ۳۵۲
مردے کو تکلیف دینا منع ہے ۳۵۳
تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے ۳۵۳
افضل کو والی مقرر کرنا ۳۵۳
قبر مسلم کا ادب واجب ہے ۳۵۳
مشرک کاتب رکھنے کی ممانعت ۳۵۴
بہتر کو امام بنانے کی تاکید ۳۵۴
تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ۳۵۴
قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید ۳۵۵

☆☆☆

تعارف فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۵۶
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۵۸
بغیر ایجاب وقبول کی بیع منع ہے ۳۵۸
شئ غیر موجود کی بیع جائز نہیں ۳۵۸
دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے ۳۵۸
کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا ۳۵۹
قیمت معاف کردینا جائز ہے ۳۵۹
دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ۳۵۹
بیع سلم ۳۶۰
شریر شاعر ۳۶۰
مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر نہ لے ۳۶۰
ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا ۳۶۱
ظلم تاریکیاں لاتا ہے ۳۶۱
اللہ ورسول لاوارث کے مولی ہیں ۳۶۱
قرض کی زیادتی سود ہے ۳۶۱
سود کھانا حرام ہے ۳۶۱
قرض ادا کرنے کا ارادہ ۳۶۵
مسلمان سے دھوکہ جائز نہیں ۳۶۶
اللہ تعالی طیب ہے ۳۶۶
پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث ۳۶۶
سود کی حرمت وعید ۳۶۶
اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے ۳۶۷
قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ۳۶۷
ہدیہ لینا جائز ہے ۳۶۸
اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۳۶۸
اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ ۳۶۹
تعارف رسالہ کفل الفقیہ ۳۷۰
احادیث رسالہ کفل الفقیہ ۳۷۳
بیع وشراء کے بارے میں چند حدیثیں ۳۷۳
غبن کرنا جائز نہیں ۳۷۴
مسلمان پر چھ حقوق ہیں ۳۷۴
قرض پر زیادتی سود ہے ۳۷۴
پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث ۳۷۵
ربا کی ممانعت ۳۷۵
تعارف رسالہ کاسر الصفیہ ۳۷۷
احادیث رسالہ کاسر الصفیہ ۳۷۹
ہدیہ میں عوض دینا منع نہیں ۳۷۹
فتوی دینے پر جرأت ۳۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۸۰
ظلماً زمین لینا حرام ہے ۳۸۰
دو بیویوں کے درمیان مساوات ۳۸۰

Marfat.com

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید ۳۸۱
حقوق پدری ۳۸۱
منکرین تقدیر ۳۸۱
والدین کا نافرمان ملعون ہے ۳۸۱
رضائے والدین ۳۸۲
والدین کی نافرمانی کا عذاب ۳۸۲
باپ سے خصومت ۳۸۲
حقوق والدین ۳۸۳
مقام تہمت سے بچنے کی تاکید ۳۸۴
بیع معدوم جائز نہیں ۳۸۴
چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے ۳۸۵
مدعی کا حلف ۳۸۵
اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے ۳۸۵
اکرام شہود ۳۸۵
شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کرسکتا ۳۸۶
مومن کی شرافت ۳۸۶
رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے ۳۸۶
مشورہ کرنا سنت ہے ۳۸۶
تعارف رسالہ الھبۃ الاحمدیہ ۳۸۸
احادیث رسالہ الھبۃ الاحمدیہ ۳۹۱
توبہ الی اللہ ۳۹۱
ایک مسئلہ قضا ۳۹۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۹۳
دل کا فیصلہ ۳۹۳
اپنے بھائی کو نفع پہنچانا ۳۹۳
حسن سلوک ۳۹۳
☆☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۳۹۴
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۳۹۶
ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناپسند ہے ۳۹۶
نذر لوہ ہدیہ ۳۹۶
خیانت پر گواہ ہونا منع ہے ۳۹۷
آسانیاں کرنا ۳۹۷
مزدور کو حساب ٹھیک دینا ۳۹۷
شراب اور اس کی تجارت حرام ہے ۳۹۸
تعارف رسالہ کتاب المنی ۳۹۹
احادیث رسالہ کتاب المنی ۴۰۱
قرض پر زیادتی سود ہے ۴۰۱
مشروط بیع منع ہے ۴۰۱
امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی ۴۰۱
سولہ اعظم ۴۰۱
تعلیم قرآن پر اجرت ۴۰۲
بیع محاقلہ ۴۰۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۰۳
محتاج باپ بیٹے کا مال لے سکتا ہے ۴۰۳
ظلم حرام ہے ۴۰۳
بلا اجازت کسی کی چیز لینا منع ہے ۴۰۳
اجیر پر ضمان واجب نہیں ۴۰۴
حق شفعہ پر ایک حدیث ۴۰۴

Marfat.com

حلف منکر پر ہے ۴۰۴

اپنے کو ذلت کیلئے پیش کرنا منع ہے ۴۰۵

قربانی کا طریقہ ۴۰۵

ناحق کسی کی زمین لینا حرام ہے ۴۰۵

ذبح شرعی کیا ہے؟ ۴۰۶

حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں ۴۰۶

زندہ جانور کا عضو جدا کرنا ۴۰۷

تعارف رسالہ سبل الاصفیاء ۴۰۸

احادیث رسالہ سبل الاصفیاء ۴۱۰

بہترین روزہ اور بہترین نماز ۴۱۰

گمان کرنا حرام ہے ۴۱۰

حضرت اسامہ سے ایک واقعہ ۴۱۰

احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۱۱

گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے ۴۱۱

پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ ۴۱۱

جریث حلال ہے ۴۱۱

تعارف رسالہ ھادی الاضحیہ ۴۱۳

حدیث رسالہ ھادی الاضحیہ ۴۱۴

قربانی سنت ابراہیم ہے ۴۱۴

تعارف رسالہ الفس الفکر ۴۱۵

حدیث رسالہ الفس الفکر ۴۱۷

عورتوں کا مسجد میں جانا ۴۱۷

احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۱۸

سلور اور الیس مچھلی ۴۱۸

منہ میں بدبو ہو تو قرآن پڑھنا منع ہے ۴۱۸

قربانی کے جانور میں سات آدمیوں کی شرکت ۴۱۸

آدمی کا حشر اسکے دوستوں کیساتھ ہوگا ۴۲۰

اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ ۴۲۰

اعلاء کلمۃ اللہ ۴۲۰

نیکی کی راہ بتانے والا ۴۲۰

قربانی کا گوشت اور چمڑا ۴۲۱

تعارف رسالہ الصافیۃ الموحیۃ ۴۲۲

احادیث رسالہ الصافیۃ الموحیۃ ۴۲۳

قربانی کا گوشت ۴۲۳

حضور کی خصوصیت پر ایک حدیث ۴۲۳

مٹی کی طہارت پر ایک حدیث ۴۲۳

قربانی کا گوشت ۴۲۴

قربانی کا چمڑا ۴۲۴

صدقہ کی قسمیں ۴۲۴

بہترین صدقہ ۴۲۵

صدقہ کی ایک قسم ۴۲۵

ہر اچھا کام صدقہ ہے ۴۲۵

احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۲۷

حضور کی قربانی کا جانور ۴۲۷

قربانی کا گوشت و پوست ۴۲۷

گردش زمانہ پر ایک حدیث ۴۲۹

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے ۴۲۹

حسنین کریمین کا عقیقہ ۴۲۹

عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے ۴۲۹

marfat.com

Marfat.com

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلددوم

باب الایمان	۴۳۱	باب النوحة	۴۶۳
باب الأعمال بالنیات	۴۳۲	باب العیادة والتعزیة	۴۶۴
باب الوضوء	۴۳۲	باب الزکوٰة	۴۶۴
باب الغسل	۴۳۲	باب حرمة الزکوٰة علی بنی هاشم	۴۶۷
باب الصلوٰة	۴۳۲	باب الصلقة	۴۶۸
باب صلاة الجمعة	۴۳۴	باب الهدیة	۴۷۰
باب العیدین	۴۳۵	باب الحج	۴۷۱
باب الصفوف	۴۳۵	باب فضائل مکة	۴۷۲
باب الجماعة	۴۳۵	باب فضیلة المدینة	۴۷۲
باب الامامة	۴۳۶	باب فی ماء زمزم	۴۷۲
باب فضیلة المؤذن	۴۳۶	باب فضیلة العرب	۴۷۲
باب المساجد	۴۳۶	باب روية الهلال	۴۷۳
باب التسلیم	۴۳۸	باب الصوم	۴۷۴
باب المصافحة	۴۳۸	باب الافطار	۴۷۷
باب صلاة الجنازة	۴۳۹	باب الاضحیة	۴۷۸
باب ادعیة الجنازة	۴۴۵	باب العقیقة	۴۸۲
باب التلقین	۴۴۷	باب الذبح	۴۸۲
باب التلفین	۴۴۹	باب الدین یسر	۴۸۲
باب فی الکتابة علی الکفن	۴۴۹	باب الضلالة و البدعة	۴۸۲
باب الکفن فی ثوب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۴۴۹	باب الکفر	۴۸۳
باب تحریم ایذاء المیت	۴۵۱	باب البیوع	۴۸۴
باب فی بیان سماع الاموات	۴۵۳	باب الربوا	۴۸۵
باب فی الارواح	۴۵۸	باب الدین	۴۸۸
باب زیارة القبور	۴۶۰	باب اداء القرض	۴۸۸
باب البناء علی القبور	۴۶۲	باب المیراث	۴۸۹
باب الموت	۴۶۳	باب التوکل	۴۸۹
باب الشهید	۴۶۳	باب الکسب	۴۹۱

Marfat.com

باب الحلال و الحرام ۴۹۱
باب النهی عن السوال ۴۹۲
باب فی الله عزوجل ۴۹۳
باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۳
باب حیان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۴
باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۵
باب ختم النبوة ۴۹۵
باب الشفاعة ۴۹۶
باب فضائل القرآن ۴۹۶
باب حامل القرآن ۴۹۷
باب فضیلة العلم و العلماء ۴۹۷
باب الفتیا ۴۹۹
باب فضیلة امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۹
باب الاولیاء ۴۹۹
باب الامارة ۴۹۹
باب الاطاعة ۴۹۹
باب الولاء ۵۰۰
باب النکاح ۵۰۰
باب المتعة ۵۰۳
باب المهر ۵۰۳
باب العدل بین النساء ۵۰۳
باب الطلاق ۵۰۶
باب الرجعة ۵۰۷
باب الحلالة ۵۰۸
باب حقوق الزوجین ۵۰۹
باب عدة الحمل ۵۱۲
باب الحداد ۵۱۲
باب النسب ۵۱۲
باب حقوق الوالدین ۵۱۳
باب حقوق الاولاد ۵۱۶
باب الاخوة ۵۱۹
باب الیمین ۵۱۷

باب الشهادة ۵۱۸
باب الظلم و التعدی ۵۱۸
باب الغیبة ۵۱۹
باب التوبة ۵۲۰
باب الصدق و الکذب ۵۲۰
باب لا ضرر فی الاسلام ۵۲۰
باب الظن ۵۲۰
باب الاطعمة ۵۲۰
باب شرب الخمر ۵۲۱
باب المشورة ۵۲۱
باب الذکر ۵۲۱
باب التشبه ۵۲۲
باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ۵۲۲
باب الکلام علی قدر عقول الناس ۵۲۳
باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۳
باب مناقب عمر رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۳
باب مناقب علی رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۴
باب فضیلة فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها ۵۲۴
باب فضیلة اهل البیت ۵۲۴
باب فضیلة الحسنین رضی الله تعالیٰ عنهما ۵۲۴
باب فضیلة اویس القرنی رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۴
باب التقدیر و التدبیر ۵۲۵
باب النذر ۵۲۵
باب الاستمداد ۵۲۶
باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین ۵۲۶
باب بناء الکعبة ۵۲۶
باب الهجرة ۵۲۷
باب قتل الحیة ۵۲۷
باب الدعاء ۵۲۷
باب صفة الجنة ۵۳۱
باب الشتی ۵۳۱

Marfat.com

معلومات سے بھرپور فکر انگیز بصیرت افروز سوچ کے نئے
در وا کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

جمال السنۃ

ابو العلاء محمد محی الدین بہانگیر

شبیر برادرز
042-7246006
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com